قطب الاقطاب، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
مہاجر مدنی قدس سرہ کی طرف سے

محبت نامے

☆ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب قدس سرہ

اور

☆ حضرت مولانا یوسف صاحب قدس سرہ

کے نام

﴿ جلد اول ﴾

کتب خانہ یحیوی ۔ سہارنپور ۔ انڈیا

نام کتاب	:-	محبت نامے (جلد اول)
مرتب	:-	مولانا حبیب الرحمٰن صاحب
صفحات	:-	۷۹۷
سن اشاعت	:-	۱۴۲۸ھ مطابق ۲۰۰۷ء
تعداد	:-	۲۰۰۰
بار	:-	اول
ناشر	:-	کتب خانہ یحیوی ۔ سہارن پور ۔ انڈیا ازہرا کیڈمی ۔ لندن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا و مسلما:

آہ۔

پچھلے سال ایک روز حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ نے فون کیا اور فرمایا کہ 'حضرت پیر صاحب کو محبت نامے چاہئے۔ اور بھی تقاضے آرہے ہیں۔ آپ کے پاس جو سی ڈی محفوظ ہوں گی وہ یا ان کی نقل بھیج دیں۔'۔ میں نے عرض کیا کہ وہ کام دار العلوم ہی میں ہوا تھا اور وہیں سی ڈی تیار کرنے کے بعد میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دی تھیں ان کی نقل اپنے پاس محفوظ نہیں رکھی۔ اس پر حضرت نے فرمایا کہ

'وہ سی ڈیز اس وقت نہیں مل رہیں۔ ایسا کیجئے کہ گذشتہ طباعت کا عکس لے کر اسے اس طرح تیار کیجئے کہ وہ من و عن پہلی طباعت کے مطابق ہو۔ حتی کہ جہاں پہلا صفحہ ختم ہوتا ہو وہیں ختم ہونا چاہئے اور جہاں سے اگلا صفحہ شروع ہوتا ہو وہیں سے شروع ہونا چاہئے۔'

شاید یہ حضرت پیر صاحبؒ سے شدت محبت و تعلق کا اثر تھا کہ جس کی وجہ سے حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ اس طباعت کو بعینہ ویسا ہی دیکھنا چاہتے تھے جیسی حضرت پیر صاحبؒ کے ملاحظہ میں رہی اور جس کے متعلق انہوں نے پسندیدگی کے کلمات فرمائے۔ باہمی محبت و قلبی احترام کی یہ ادنی جھلک ہے جس کے مظاہر ہم سب لوگ آئے روز دیکھا کرتے تھے۔

حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روز بھائی سروش مسعود صاحب (جو حضرت کی کتابوں کی ہندوستان میں طباعت کی نگرانی کر رہے تھے) کو فون پر فرمایا کہ 'محبت ناموں کی تین جلدوں کی بجائے اگلی طباعت میں اس کی دو جلدیں بنا دیں'۔ بعد میں حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ نے خود ہی انہیں تعیین کے ساتھ فرمایا کہ پہلی جلد فلاں جگہ پوری کیجئے اور دوسری جلد اس سے آگے شروع کی جائے۔

سوائے اس ضروری تعارفی نوٹ، جلدوں کی تبدیلی اور کمپوزنگ کی چند غلطیوں کی اصلاح کے (یہ کام حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ میں ہو چکا تھا۔ خیال تھا کہ سفر حج سے واپسی پر یہ مکمل کام حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ آہ) یہ کتاب من وعن پہلی طبع کی شکل ہی میں پیش کی جا رہی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدا ومصلیا ومسلما:

'محبت نامے' قطب الاقطاب شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ کی طرف سے حضرت مولانا عبدالرحیم اور حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہما کے نام تحریر کئے گئے مجموعے کا ایک حصہ ہیں, کیونکہ بقول مولانا عبدالرحیم صاحب

'حضرت کے مکاتیب کا ایک ذخیرہ تو مطبخ کی آتش زنی کی نذر ہوگیا تھا اور ایک حصہ اقامت گاہوں کے بدلنے کی نذر ہوگیا'

اور بقول مولانا یوسف متالا صاحب

'متعدد بار کے سرقے کی نذر ہوگیا۔ پہلی مرتبہ سہارنپور طالبعلمی کے زمانے میں اور آخری مرتبہ یہاں برطانیہ میں جب فائلیں ترتیب شدہ رکھی گئی تھیں۔'

پھر بھی ایک سے زائد ضخیم جلدوں میں قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

محبت نامے (Love Letters) کا نام سینکڑوں ان مکاتیب میں آپ کی نظر سے گذرے گا, نیز اس لئے بھی کہ یہ جملہ مکاتیب جانبین کی طرف سے عشق ومحبت سے ہی بھرپور ہیں۔ عشق ومحبت کے علاوہ جو موضوع آپ کو ان مکاتیب میں نظر آئیں گے چاہے وہ علمی ہوں، یا اصلاحی، یا انتظامی وہ صرف ایک بہانہ ہوتے تھے۔ جیسا کہ حضرت شیخ قدس سرہ نے ایک مکتوب میں یہ تحریر فرمایا کہ:

'مجھے تو تمہیں خط لکھنے کیلئے کوئی بہانہ چاہئے, بلکہ بہانے کی بھی ضرورت نہیں'

اور یہ عشق ومحبت جانبین [کی طرف] سے اس درجے تک تھی کہ حضرت مولانا ابو الحسن علی میاں صاحب ندویؒ نے مولانا تقی الدین سے فرمایا کہ

'حضرت شیخ مولوی یوسف کو جس طرح دیکھتے ہیں یہ بہت قابل رشک ہے, اور...

ایک دفعہ مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ حضرۃ شیخ رحمہ اللہ کی خدمت میں کچے گھر حاضر ہوئے۔ پہنچتے ہی مصافحہ اور معانقہ کے بعد حضرۃ شیخ رحمہ اللہ نے مولانا یوسف صاحب کے ہاتھ لے کر بوسہ دینے لگے اور فرمایا کہ

'لا! تیرے رخسار کو بھی چوموں'۔

اور فرمایا کہ

تیرا خط پڑھ کر اس قدر مزہ آیا کہ میں نے اس کو اندر باہر بار بار پڑھوایا۔ اندر بچوں سے میں نے کہا کہ دیکھو یوسف! کیا لکھتا ہے؟

دراصل ہوا یہ تھا کہ حضرۃ مولانا یوسف صاحب نے اس مرتبہ برطانیہ سے سہارنپور خدمت میں حاضری کی اجازت کیلئے جب لکھا تھا تو حضرۃ شیخ رحمہ اللہ نے انہیں ان کے ذاتی اور مسجد کے حالات کی بنا پر منع فرمادیا تھا۔ اس پر ادھر سے شکوہ گیا اور اس میں محبت کے دعوے کے ساتھ دلائل تحریر تھے۔ اور اک یہ بھی کہ

'بارہ پندرہ برس بیت گئے، والدہ کی زیارت سے محروم ہوں۔ کتنے بھائی بہن ہیں جو اب جوان ہوں گے جن کی اب تک کبھی زیارت نہیں ہوئی۔ ان سب محبتوں کو قربان کرنے کے بعد حاضری کیلئے اجازت چاہتا ہوں تو فرمادیتے ہیں 'نہیں'۔

ایک دفعہ مولانا عبدالرحیم صاحب کے آنے کی اطلاع کے بعد حضرت شیخ رحمہ اللہ جب اندر زنانے میں تشریف لے گئے تو گھر والوں سے فرمایا کہ

'آج کچھ اچھا پکا لینا'

اس پر پوچھا گیا کہ کسی کے آنے کی اطلاع ہے، تو حضرت نے فرمایا

'ارے تین عاشقوں کا معشوق آرہا ہے'

کسی نے پوچھا کہ وہ تین عاشق کون اور معشوق کون؟ تو حضرت نے مولانا عبدالرحیم صاحب

کا نام لینے کے بعد عاشقوں کے بارے میں فرمایا

'باوا، بیٹا اور نصیر'

مراد حضرت شیخ رحمہ اللہ خود، صاحبزادہ حضرت مولانا طلحہ صاحب مدظلہم العالی اور مولانا نصیر الدین صاحب تھے۔

اس جانبین کے تعلق کا نتیجہ تھا کہ سنہ ۹۲ ہجری/۱۹۷۳ء کے ایک گرامی نامے میں حضرت شیخ نے مولانا احمد ادا صاحب گودھروی کو تحریر فرمایا کہ

'تمہاری ہی تحریک پر تمہارے دولاڈلے عبدالرحیم یوسف میری طرف متوجہ ہوئے۔ وہ تو نہ معلوم کہاں تک پہنچ گئے'

اوراب کچھ رموز کے بارے میں:

ان محبت ناموں کیلئے حضرت مولانا یوسف متالا صاحب نے فرمایا تھا کہ 'فہرست نہ بنائیں' بلکہ مختلف موضوعات کی طرف اشارے کیلئے رموز وضع کرلیں۔ مثلاً علمی کاوشوں یا مراکز علمیہ کے تذکرے کی نشاندہی کیلئے کتاب، اور ڈانٹ ڈپٹ کیلئے اور عتاب کیلئے جوتا۔ یہ اس لئے کہ ہم سب خدام ایک مرتبہ ایک اہم ذمہ داری کو چھوڑ کر باغ میں تفریح کیلئے چلے گئے تھے۔ وہاں سے واپسی پر جیسے ہی میں اپنی حاضری لگوانے کیلئے اوپر کتب خانے میں حاضر ہوا تو حضرت شیخ نے [بہت ڈانٹ کر] فرمایا کہ

'نکل جا یہاں سے!'

اس خفگی پر نادم کھڑا رہا تو دوسرے لمحے ارشاد ہوا

'ابے نکل جا!'

[دوسری دفعہ آواز میں سختی پہلے سے بھی زیادہ تھی] اس پر بھی ہٹنے کا ارادہ نہیں کیا تو فرمایا

'عاقل! جوتا لا'

حضرت کی اس تجویز کی موافقت کی تو مرتب کو ہمت نہ ہوئی مگر جوتے کی بجائے اس کا متبادل انجکشن تجویز کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے

رموز کے معانی

کتاب	:		تعلیم، مدرسہ، تدریس، طلبہ وغیرہ سے متعلق مضامین کیلئے
لالٹین	:		تصوف اور سلوک سے متعلق مضامین کیلئے
چابیاں (keys)	:		معاشرتی اور انتظامی الجھنوں کا حل اور ان سے بچنے کی تدابیر سے متعلق
پھول	:		محبت ناموں میں عاشقوں کی دلجوئی اور ان سے لاڈ پیار کا مضمون
چراغ (دیا)	:		ادب اور آداب کی تعلیم
لیموں	:		چٹ پٹے فقرے (پہلے دن سے حضرت شیخ نے مولانا یوسف صاحب سے فرما دیا تھا کہ ''میرے یہاں فقرے بہت چلیں، کبھی ان فقروں کا برا نہ منانا'')
چھتری	:		مختلف وظائف اور جھاڑ پھونک کے اسلامی شرعی طریقے
انجکشن	:		عتاب، ڈانٹ، تنبیہ، اظہارِ ناپسندیدگی

ان رموز کے متعلق چند باتیں ذہن میں رکھنے کی قارئین سے درخواست ہے:

اول: آپ ان مکاتیب میں امور بالا کے علاوہ بھی متعدد نہایت مفید اور اصلاحی مضامین دیکھیں گے جن کیلئے کوئی رمز لگا ہوا نہیں۔ شوق مدینہ، اکابر کے احوال، شیخ رحمہ اللہ کی یاد ایام، خوابوں کی تعبیر ہند و پاک کی تاریخ، وہاں کی معاشرتی تفصیل، باہمی تعلقات کی نوعیت، اپنے یہاں کی مجبوریاں، دینی کام کی حفاظت اور بقا کیلئے مدبرانہ طرز عمل، عبرت کے قصے، دوستوں کے لطائف وغیرہ متعدد چیزیں ایسی ہیں جن کیلئے قارئین کو کوئی رمز نہیں ملے گا۔ اس لئے ذرا توجہ سے مطالعہ کرنے والوں کو متعدد نادر چیزیں ان میں ملیں گی۔ ایسے خطوط جو بظاہر بالکل عام لگتے ہیں وہ بھی مذکورہ بالا فوائد میں سے کسی فائدے کی وجہ سے یہاں درج کئے گئے ہیں۔

۲: جن مضامین کیلئے رموز متعین ہیں وہاں بھی شاید بعض جگہوں پر یوں محسوس ہو کہ رمز لگا ہوا نہیں ہے۔ اس کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ کئی جگہ عبارت ایسی معنیٰ خیز ہے کہ وہاں کیلئے کوئی سا رمز متعین کر سکنا مشکل معلوم ہوا، خصوصاً جبکہ اسی صفحے پر یا اس پیراگراف سے پہلے یا بعد اس نوع کا کوئی رمز لگایا جا چکا تھا۔ اس لئے ایسے مقامات پر فیصلہ پڑھنے والوں پر چھوڑ دیا گیا۔

۳: رموز بعض ایسی جگہوں میں بھی شاید نہ ملیں جہاں پہلے کہیں تفصیل سے بیان کی ہوئی بات کی طرف مختصر اشارہ ہے۔

۴: ممکن ہے کہ بعض مقامات پر اختلاف کی گنجائش موجود ہو۔ رموز لگانے والے کو اپنی کم فہمی اور جہالت کا اعتراف ہے۔ ایسی جگہوں پر وہ قارئین کرام سے معذرت کا خواہاں ہے۔ یقیناً بزرگوں کا رمز شناس ہونا بہت بڑی دولت ہے جس کے حصول کا ہر طالبعلم متمنی ہوا کرتا ہے۔

۵: اس مجموعے میں کہیں کہیں دیگر حضرات کے مکاتیب بھی آ گئے ہیں۔ یہ وہ مکاتیب ہیں جو حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ نے حضرت مولانا یوسف یا مولانا عبدالرحیم صاحب کو کسی مناسبت سے ارسال فرمائے تھے۔ اس لئے ان کو بھی شامل کر لینا مناسب سمجھا گیا۔

حضرت سید نفیس شاہ صاحب دامت برکاتہم نے 'مکاتیب شیخ الحدیثؒ کے نام سے حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ کے ان مکاتیب کو جمع فرمایا ہے جو حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائپوری رحمۃ اللہ علیہ کے نام لکھے گئے۔ باریک تحریر میں یہ گرامی نامے تقریباً ۷۰۰ صفحات پر محیط ہیں۔ شاہ صاحب دامت برکاتہم ان کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں:

'ان مکاتیب کی کثرت تعداد، حضرت اقدس [مولانا عبدالقادر رائپوریؒ] کے لئے القابات، آداب اور پیامات اور نہایت درجہ حسنِ عقیدت و محبت سے بھرپور انداز تحریر یہ حقیقت واضح کرتے ہیں کہ حضرت شیخؒ کے گہرے دلی تعلق اور محبت و اخلاص، جو انہیں حضرت اقدس رائپوریؒ سے تادمِ آخر رہی، یہ خطوط دراصل اس کی منہ بولتی تصویر ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت [رائپوریؒ] کے پاکستان میں قیام کے دوران، جبکہ حضرت اقدس رائپوریؒ سے ظاہری ملاقات ممکن نہ تھی، حضرت شیخ الحدیثؒ تقریباً ہر دوسرے دن خط لکھ کر 'منظر' بلکہ حضرت اقدسؒ کی مجلس میں معنوی طور پر 'حاضر' رہنا چاہتے ہیں اور فی الحقیقت حضرت شیخ اپنے اس مقصد میں کامیاب رہے اور ہمہ وقت حضرتِ اقدسؒ کی توجہ میں رہے اور خوب رہے۔

حضرت شیخ الحدیثؒ قطب الارشاد حضرت رائپوری قدس سرہ سے مکاتبت اور مخاطبت کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا موقع بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ جاننے والوں میں کسی شخص کے بارے میں اگر معلوم ہوا کہ وہ حضرت کی طرف پاکستان جا رہا ہے تو وقت کی تنگی کے باوجود دستی رقعہ، مختصر ہی سہی، فوراً لکھ کر حضرتؒ کی خدمت میں پہنچانے کی تاکید کے ساتھ اس کے حوالے کر دیتے تھے۔'

مندرجہ بالا تحریر میں حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ کے جس معاملے کا اپنے بڑوں کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے ان 'محبت ناموں' کو پڑھتے ہوئے قاری محسوس کرے گا کہ وہی فکر اور کڑھن حضرت نور اللہ مرقدہ میں اپنے مخصوص خدام کیلئے بھی تھی۔ انہیں اپنے

چھوٹوں سے بھی اتنا ہی پیار تھا جتنا اپنے بڑوں سے ,اور یہ بھی حضرت نور اللہ مرقدہ کے خصائص وکمالات میں سے ہے۔ بڑوں سے استفادہ میں انہوں نے جس تندہی اور جانفشانی سے کام لیا، افادہ اور چھوٹوں کی تربیت میں وہ اس سے کہیں بڑھ کر فکرمند، مضطرب اور بے چین نظر آتے ہیں۔

اپنے چھوٹوں کی معمولی کامیابیوں پر از حد مسرت کا اظہار، ان کی حوصلہ افزائی، ان کی کاوشوں کی قدردانی، لذت مناجات میں ان کو یاد رکھنا، ان کی غلطیوں پر روک ٹوک ہی نہیں بلکہ کڑھن اور قلق، ان کی معمولی تکلیفوں پر بے قرار ہو جانا وغیرہ امور حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی زندگی میں جس طرح نظر آتے ہیں ان سے پتا چلتا ہے کہ '**این المتحابون بجلالی؟**' کا مصداق کون لوگ ہیں اور انہیں '**یغبطهم النبیون والشهداء**' کا بلند رتبہ کیوں کر ملتا ہے۔

بقول حضرت سید نفیس شاہ صاحب دامت برکاتہم:

'بعض رقعوں بلکہ خطوں کے مندرجات تو اس قدر رسمی ہیں کہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ محض محبوب سے لذتِ مخاطبت و ہمکلامی کے حصول کیلئے تحریر کئے گئے ہیں۔ گویا حضرت شیخ کا اصل مقصد غالب کے الفاظ میں اس کے سوا کچھ نہ تھا ؎

خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو
ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے'

حبیب الرحمٰن، جامع مسجد گلاسگو
۲/ذوالحجہ ۱۴۲۷ھ
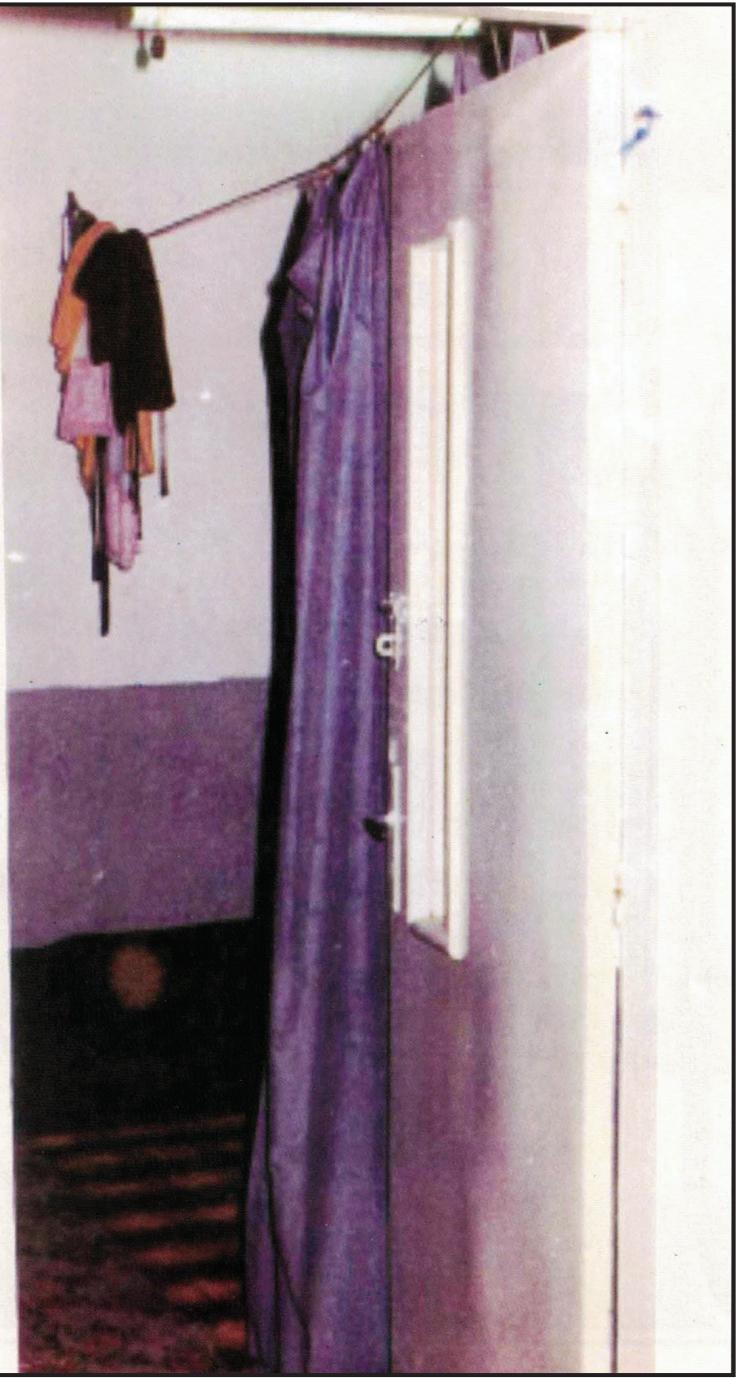
نوٹ:-بعض مکاتیب کے اخیر میں آئندہ دیگر چند حضرات مثلاً مولانا شاہد صاحب مولانا حبیب اللہ صاحب مدنی، مولانا اسماعیل بدات صاحب وغیرہ کے مکتوب الیہ کے نام بھی خطوط اس میں پائیں گے، تو اشکال ضرور ہوگا کہ حضرتؒ کے مکاتیب میں ان حضرات کے خطوط کیسے آگئے، مگر حضرت کے مکتوب کے اخیر میں اگر جگہ ہوتی تو حضرت شیخؒ فرمادیتے کہ اگر تجھے کچھ لکھنا ہوتو اپنی طرف سے لکھ دے، تو یہ خطوط حضرت کی اجازت سے لکھے گئے ہیں۔ اگرچہ ان میں دوستانہ شکوے شکایت، نوک جھونک بھی کہیں پائی جاتی ہے، جو ان حضرات کی موجودہ شخصیتوں کے شایان شان شاید کسی کونظر نہ آئے، مگر اس کو ان حضرات کی اس وقت کی کم سنی پر محمول کیا جائے۔

از
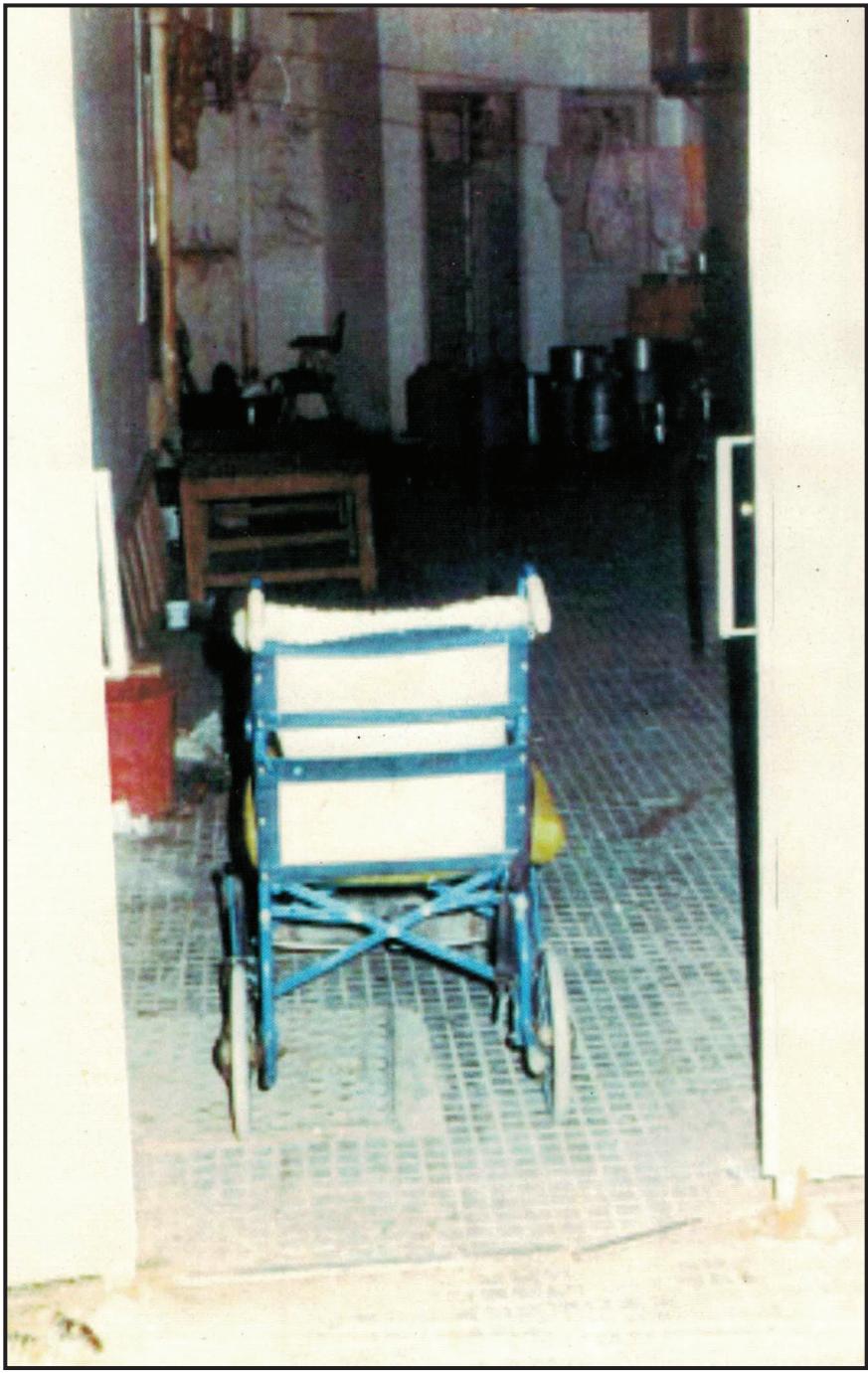
مرتب

مدینہ منورہ میں مدرسۃ العلوم الشرعیہ کا صدر دروازہ۔
یہ عمارت توسیع حرم نبوی کے بعد اب احاطہ حرم کا حصہ بن چکی۔

مدرسہ شرعیہ میں اس حجرے کا دروازہ جہاں حضرت شیخ رحمہ اللہ وصال کے وقت مقیم تھے۔

وہیل چیئر جو حیات مبارکہ کے اخیری ایام میں حضرت شیخ رحمہ اللہ کے زیر استعمال رہی۔

وہ بستر جہاں حضرت شیخ رحمہ اللہ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔

قریب میں وہ بوتلیں (drips) اور سٹینڈ بھی نظر آرہا ہے جنہیں آخری لمحات میں مصروف خدمت رہنے کی سعادت میسر آئی۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ نے ۹ شوال ۹۰ ھ کو یہ تحریر ارسال فرمائی:

عزیز عبدالرحیم! تمہاری دلداری کے واسطے ایک عجیب چیز بھیج رہا ہوں۔ یہ کوئی صاحب ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اس سیہ کار سے بیعت کی درخواست کی، اور تمہیں معلوم ہے کہ..'

یہ تحریر حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کا وہ مبارک گرامی نامہ ہے جو انھوں نے اس بیعت کی درخواست پر اپنے چچا بانی تبلیغ حضرت مولانا الیاس صاحب قدس سرہ کی خدمت عالی میں بھیجا۔

اس میں حضرت مولانا الیاس صاحب رحمہ اللہ کا جواب بھی نظر آ رہا ہے جو انہوں نے اس کے آخر میں تحریر فرمایا۔

منی السلام علی من لست انساہ
وللجمیل لسانی قط ذکراہ
ان غاب عنی فان القلب مسکنہ
ومن اقام بفؤادی کیف انساہ — بقلمہ

یاران لب بربند کہ ملائکہ سخن می‌شنود
[illegible]
زکریا [illegible]

الحمد للہ ہر آن چیز کہ خاطر می‌خواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

[illegible]
[illegible]

[illegible]
یا اللہ
وصلی اللہ تبارک وتعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ وبارک وسلم
برحمتک یا ارحم الراحمین [illegible]
[illegible]
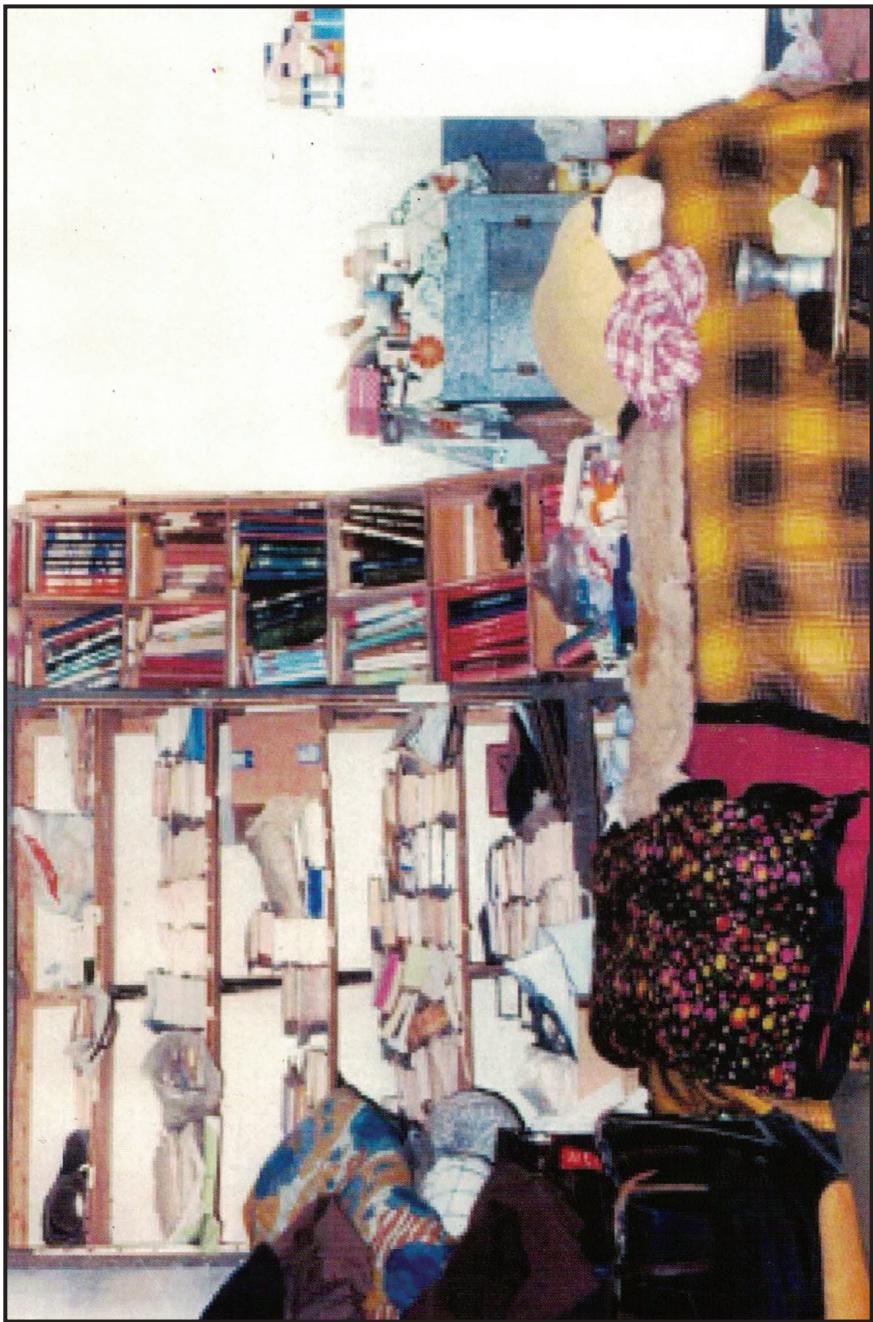
حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ کے دست مبارک سے لکھے ہوئے چند اشعار جو مولانا یوسف متالا صاحب کے نام انہوں نے بہ کمال شفقت ومحبت اس وقت تحریر فرمائے جب آنکھوں میں موتیا اتر آنے کی وجہ سے وہ خود لکھنے پڑھنے سے معذور ہو چکے تھے۔
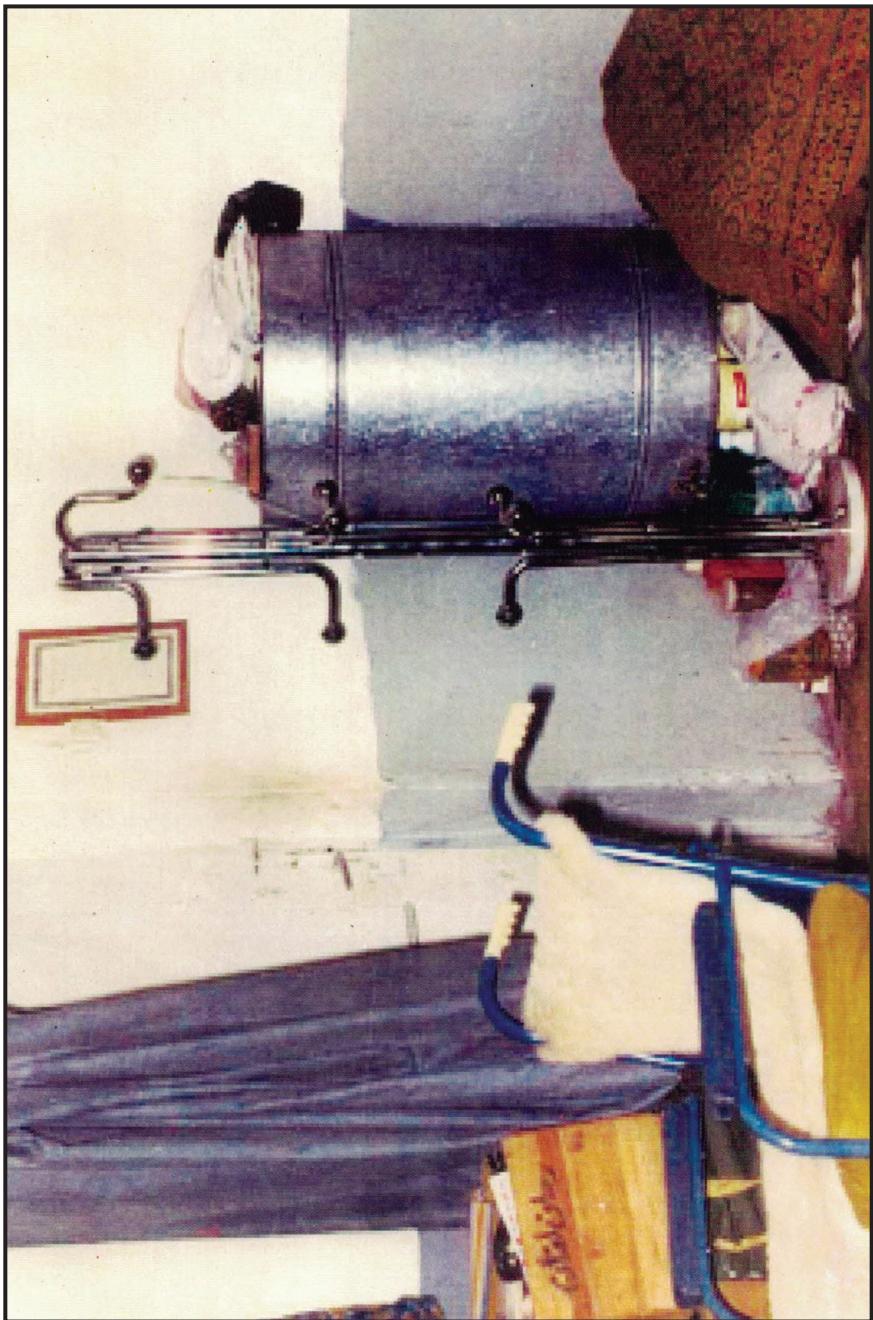
مدرسہ شرعیہ میں حضرت شیخ کے حجرہ مبارکہ میں حضرت کے زیر استعمال تولیے
اور وہ چادریں جو پردہ کرانے کیلئے استعمال کی جاتی تھیں۔

بستر مبارک کی ایک اور تصویر، سرہانے حضرت کا پاندان، اگالدان اور وہ پرانی لنگی رکھی ہے، جو آخری لمحات میں منہ پونچھنے کیلئے
اس اللہ کے بندے کے زیر استعمال رہی جس کی مجلس ذکر میں ائمہ حرم بھی مؤدب حاضر ہو کر کسب فیض کیا کرتے تھے۔

وہیل چیئر، پنکھا اور کموڈ

زمزم کا ٹینک، جو حضرت شیخ رحمہ اللہ کے حجرہ مبارکہ میں تھا۔

☆...... 1 ......☆

1384 - 1387 هجری

/

1964 - 1967 عیسوی
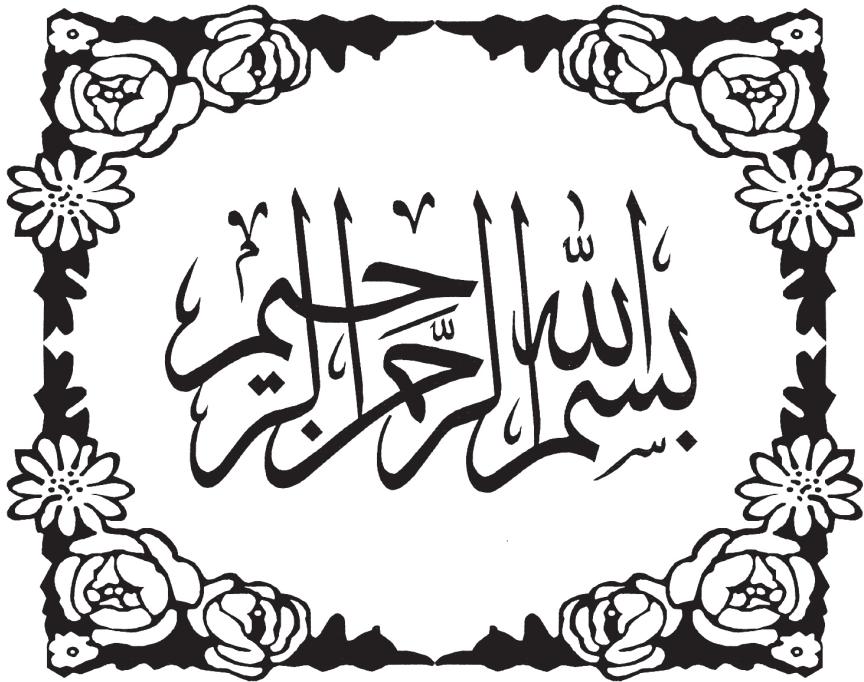
''میں اپنے دوستوں کو تفریحی فقروں میں متنبہ کرنا چاہتا ہوں منہ چڑھا کر ڈانٹنے کی عادت نہیں۔ جو اس سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو بہت فائدہ ہوتا ہے اور جو لاپروائی کر کے نقصان اٹھاتے ہیں اس سے بہت قلق ہوتا ہے۔''

(یکم جون ۷۵ء/۲۲/ جمادی الاولیٰ ۹۵ھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿1﴾

ایک یادگار مکتوب:

حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ نے ۹ شوال ۹۰ھ/ ۷ دسمبر ۱۹۷۰ء کو یہ تحریر مولانا عبدالرحیم متالا صاحب کے نام ایک لفافہ پر ارسال فرمائی:

’عزیز عبدالرحیم ! تمہاری دلداری کے واسطے ایک عجیب چیز بھیج رہا ہوں۔ یہ کوئی صاحب ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اس سیہ کار سے بیعت کی درخواست کی, اور تمہیں معلوم ہے کہ...‘

یہ تحریر حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کا وہ مبارک گرامی نامہ ہے جو انہوں نے بیعت کی سب سے پہلی درخواست پر اپنے چچا بانی تبلیغ حضرت مولانا الیاس صاحب قدس سرہ کی خدمت عالی میں بھیجا، اس کے آخر میں حضرت مولانا الیاس صاحب رحمہ اللہ کا جواب بھی نظر آ رہا ہے جو انہوں نے اس کے آخر میں تحریر فرمایا۔ بیعت کی درخواست کرنے والے یہ صاحب مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے ایک بنگلہ دیشی طالبعلم تھے جن کا نام مولوی عبد الصبور ابن حاجی شرف الدین تھا۔ اس سے گذشتہ سال انہوں نے دورۂ حدیث کی تکمیل کی تھی۔

اس یادگار مکتوب کا عکس اس حصہ اول کے شروع میں ملاحظہ فرمائیں

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: بانی تبلیغ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

تاریخ روانگی: ۱۳۴۶ھ/ ۱۹۲۶ء

مخدومی جناب چچا صاحب قبلہ زادمجدکم و مدت فیوضکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں بحمد اللہ بخیریت ہوں۔ میں نے چند روز ہوئے ایک مفصل لفافہ ارسال کیا ہے پہنچا ہوگا۔ آج جس اہم ضرورت سے یہ عریضہ لکھ رہا ہوں وہ اپنی نوعیت میں عجب ایک قصہ ہے۔ میں متحیر ہی نہیں ہوں بلکہ سخت پریشان ہوں کہ کیا کروں۔ مجھے رنج کی وجہ سے ضبط بھی مشکل ہے مگر آپ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں۔

ایک قصہ آج یہ پیش آیا کہ مدرسہ کے ایک طالب علم عبدالصبور نامی بنگالی جو گذشتہ سال کے فارغ التحصیل ہیں میرے پاس آئے اور ڈرتے ڈرتے بڑی تمہید کے بعد انہوں نے ایک طویل داستان سنائی جس کا حاصل یہ تھا کہ میں گذشتہ سال سے بیعت کی خواہش رکھتا ہوں۔ تھانہ بھون بھی گیا مگر میرا دل نہیں لگا۔ رمضان میں اور اس سے قبل میں نے متعدد مرتبہ کچھ خواب دیکھے جن میں مجھے یہ کہا گیا کہ زکریا سے پوچھو۔ میں نے مفصل خواب نہیں سنے۔ غرض اس سے آپ مقصد تو خود ہی سمجھ گئے ہوں گے میں اس کی سب بات سن کر سخت متحیر یا نہ بیٹھا رہا۔

مولوی جی! آپ سے کیا مبالغہ کروں اس کا تو آپ کو خود بھی یقین ہوگا میں سچ عرض کرتا ہوں مجھے اس وقت کا ملال اور بلکہ اس کے بعد سے اب تک دل چاہتا تھا کہ خود

نظام الدین آؤں مگر آنے سے ہی کیا ہوتا۔غرض میں نے ان سے یہ کہا کہ تمہیں تو میرا حال معلوم ہے میں تو اس مذاق کا ہوں ہی نہیں۔دوستی اور مذاق کا آدمی ہوں مگر میرے اس مذاقی فقرے پر بھی وہ کانپتا تھا۔اس وجہ سے میری خود بھی ہنسی مذاق کی زیادہ ہمت نہ پڑی۔اس کا بیان ہے کہ میں شروع سے جب سے تو آیا ہے روزانہ ارادہ کرتا رہا مگر میری ہمت نہ ہوئی۔

مولوی جی!اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ اس کے آگے کیا لکھوں سخت متحیر ہوں۔ یا اللہ کیا قیامت آنے والی ہے۔مولوی جی مجھے سخت پریشانی ہے اور بڑی دقت درپیش ہے وہ یہ کہ مجھے صاف انکار کرتے ہوئے حضرت کا خوف غالب ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ چند سال ہوئے میرے ساتھ یہ قصہ پیش آچکا ہے۔مجھے حضرت نے اپنے سفر میں اپنے یہاں بخاری پڑھانے کو فرمایا تھا۔میں نے سوچا کہ بخاری کا سبق,حضرت کی کتاب,میں لونڈا, میں نے اسے ناموزوں سمجھا اور انکار کر دیا۔حضرت خوب ناراض ہوئے اور مجھ سے خفا ہو گئے۔ یہ بڑا لمبا قصہ ہے۔غرض اس وجہ سے مجھے سخت کشمکش ہے۔میرا دل تو چاہتا ہے؎

احمد تو عاشقی بمشیخت ترا چہ کار

دیوانہ باش سلسلہ شد شد نشد نشد

مجھے آپ سے یہ نہیں پوچھنا کہ میں کیا کروں، بلکہ مجھے صرف یہ پوچھنا ہے کہ اگر میں صاف ٹکا سا جواب دے دوں اور یہی میری حقیقتاً خواہش ہے تو حضرت کی خفگی کا سبب تو نہیں؟ مجھے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھنے کی بھی جرأت نہیں۔یا اللہ کیا کروں؟

مجھے اس کے جواب کی عجلت ہے اس لئے لفافہ بند لکھ کر ارسال کرتا ہوں کہ آپ کو لفافے کی وجہ سے تاخیر نہ ہو۔اس کا یہ بھی بیان ہے کہ اب پھر اس مجبوری کو کہا کہ میں ایک جگہ مدرس ہو گیا ہوں۔وہاں جانے کی تجویزیں ہیں۔

چچی جان کو اس لئے سلام نہیں لکھا کہ وہ یہ نہ دریافت فرمائیں کہ اور کیا لکھا ہے۔ میرے اس عریضہ کو واپس کردیں۔

فقط والسلام

زکریا عفی عنہ، سہارنپور

چہارشنبہ [۱۳۴۶ھ]

جواب: [حضرت مولانا الیاس صاحب نے اس مکتوب کا یہ جواب تحریر فرمایا]:

بزرگوں کے ارشاد میں عجائب قدرت مضمر ہوتے ہیں, آپ ہرگز انکار نہ کریں۔ تعمیل ارشاد کی محض نیت کریں۔ حکم کا ادب و وقعت فرماتے ہوئے، اپنے آپ کو بدرجہا نااہل یقین کریں, دستور یونہی ہے۔

والسلام

بندہ محمد الیاس

2

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: محرم ۱۳۸۴ھ/ مئی ۱۹۶۴ء

محترم المقام قبلہ وکعبہ مکرمی بھائی مولوی عبدالرحیم صاحب اعلی اللہ درجاتکم !

بعد سلام مسنون، عرض اینکہ آپ کا خط کچھ دن ہوئے ملا تھا مگر چونکہ تعطیل لے کر مکان گیا ہوا تھا اس لئے جواب نہ دے سکا لہٰذا معاف فرمادیں اگر چہ اس مرتبہ آپ کی شکایت کو بجا نہ لا سکا۔ خیر, نرولی چونکہ جی نانی اور نانا مکرم اور ہاجرہ خالہ (ان کی صاحبزادی) حج کر کے آئے ہوئے ہیں اس لئے ان کے تقاضے کی بناء پر مکان جانا ہوا۔ تمام کی طبیعت

وغیرہ سب حالات اب تو بفضلہٖ تعالیٰ بہت ہی ٹھیک ہیں اور گاؤں والوں میں صلح بھی ہوگئی ہے لہٰذا کوئی فکر والی بات نہیں رہی۔

افریقہ سے نرولی کوئی خط نہیں ملا۔ سب اسی کی راہ دیکھ رہے ہیں نہ معلوم کیا بات ہے مجھے ملا تو میں ضرور آپ پر بھیجوں گا انشاء اللہ۔ آج ہی [اس عریضہ کے] ساتھ آپ کے مکان سے دیئے ہوئے پیسے ۲۰/روپے بھی بھیج رہا ہوں۔

حضرت شیخ کا آپ کے دست مبارک سے لکھا ہوا خط ملا پڑھ کر مسرت ہوئی۔ حضرت نے دوپہر کے ترک طعام کو قابل غور فرمایا تو بھائی تقریباً تین ماہ سے ترک کیا ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ کوئی ضعف نہیں بلکہ شام میں بھی تقلیل کی ضرورت ہے۔ دوپہر کا اس لئے ترک کیا کہ بھائی جب کھانا سامنے ہوتا ہے تو میں اتنا نفس پرست ہوں کہ آقائے پاک نیز مشائخ کے اقوال مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے تقلیل نہیں کرسکتا۔ بلکہ جب بیٹھتا ہوں تو قلندرانہ خوردونوش شروع ہوتا اور پھر وہ دینی دنیوی [اور] صحت ہر اعتبار سے زبردست نقصان کا باعث بنتا ہے لہٰذا ترک اولیٰ سمجھا گیا۔ [البتہ] جب کوئی موقع ہوتا ہے یا مکان وغیرہ جانا ہوتا ہے تو تمام اوقات پھر کھانا شروع کردیتا ہوں اور بدہضمی وغیرہ کچھ نہیں ہوتی لہٰذا ترک بہتر سمجھا۔

آپ نے بھائی شبیر کے ساتھ تعلق کے متعلق لکھا تو حتی المقدور ناچیز ان کو خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور تعلق ٹھیک ہے بلکہ یہ خود میرے محسن ہیں تو مجھے خود اپنے اعتبار سے بھی ان کے اعزاز واکرام کی ضرورت ہے۔ مگر کیا کروں ہر اعتبار سے کمزور ہوں اس لئے شاید ان کے مطالبات حسب منشا پورے نہ ہوتے ہوں۔ علی پٹیل کے متعلق آپ نے دریافت کیا کہ تعلق رکھتا ہے کہ نہیں تو بھائی میں نے اپنی عادت کے مطابق حسب ضرورت ان کے ساتھ تعلق رکھا تھا مگر اب نہ معلوم میں ان کے ساتھی عبدالعزیز کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا

شاید اس لئے انہوں نے میرے ساتھ تعلق بالکل چھوڑ دیا تو مجھے تو اپنی من مانی مل گئی اب مجھے کیا ضرورت ہے؟

معمولات پر تھوڑا بہت عمل ہے دعا فرماویں اب امتحان سہ ماہی تقریباً قریب ہے لہٰذا اب زوردار محنت شروع کرنی ہے اللہ مدد فرماوے۔ سنا گیا کہ وہ کفلیتوی طالب تو ان دنوں یہاں سے روانہ ہوا تو نہ معلوم اس نان کھٹائی کا جو بالکل تازہ تھی کیا حال ہوا ہوگا خیر اب ایک اور آدمی یہاں سے شاید آئے گا کچھ دنوں میں، ان کے ساتھ کچھ اللہ نے فراغت دی اور وسعت دلی دی تو بھیج دیں گے۔

اپنی کتابوں پر حسب ضرورت محنت نہ ہونے پر بہت ندامت ہوتی ہے مگر یہ ندامت اپنے درجہ میں رہ جاتی ہے آگے عمل تک نہیں پہونچاتی خدا ہی رحم کرے۔ مکان پر ایک دن دوپہر کو وضو کر کے قبلہ رخ ہو کر سو گیا تھا تو خواب آیا کہ ہاتھ میں ہدایہ اور نورالانوار ہے تو نورالانوار تو برابر [ٹھیک] اٹھائی مگر ہدایہ اس قدر بوجھل ہوگئی کہ اٹھا ہی نہ سکا۔ [بلکہ] اس کے ساتھ ہی ہاتھ نیچے جھک گیا اور نیچے کیچڑ تھا تو کتاب ایک کونے کی طرف [سے] تھوڑی ملوث ہوگئی۔

تعبیر تو تقریباً ظاہر ہی ہے لہٰذا دعا فرماویں کہ اللہ کتابوں کا حق پورا پورا ادا کرادے۔ طبیعت تو بفضلہٖ تعالیٰ بہت ہی ٹھیک ہے مگر باطن کے علاج کے جاری رکھنے کی سخت ضرورت ہے۔ مولوی کفایت اللہ صاحب پر خط بھی لکھا مگر اس کا کچھ پتہ نہیں کہاں پر ہیں۔ فی الحال حضرت شیخ سے سلام و دعا کی درخواست۔ حضرت شیخ کی صحت کے لئے بعد ختم قرآن و ختم خواجگاں میں نے دعا کروائی تھی۔

فقط

یوسف نرولوی

﴿3﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۲/محرم الحرام ۱۳۸۴ھ/ یکم جون ۱۹۶۴ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ذوالمجد والمنن محترم محسنم بھائی مولوی عبدالرحیم صاحب زید مجدکم وکرمکم!

بعد سلام مسنون، طالب خیر مع الخیر ہے۔ آپ کے چند گرامی نامے پے در پے پہونچے پڑھ کر مسرت ہوئی عبدالستار [میرے] آنے سے آٹھ دن قبل یہاں آیا اس لئے نان کھٹائی وغیرہ کھانے کی چیز تو بھیج نہیں سکا، [پھر] جس شام کو میں سورت گیا تھا اس وقت وہ آیا، یہاں آکر رات کو معلوم ہوا کہ وہ فوراً صبح کو جانے والا ہے اس لئے کپڑا وغیرہ بھی نہ بھیج سکا۔ البتہ ولاچھا کا ایک انگریزی لڑکا جو آپ کے پاس آتا رہتا تھا جسے حضرت شیخ مولانا احمد اللہ صاحب سے بھی کچھ تعلق ہے وہ آنے والا ہے نیز ڈابھیل کا ایک لڑکا بھی آئے گا بہر حال کبھی نہ کبھی انشاءاللہ بھیج دوں گا۔

اب آپ نے جو قلق اور فکر کا اظہار کیا تو بالکل بے جا کیا کیوں کہ میرے خط کو آپ نے غور سے پڑھا ہی نہیں اس لئے اس کے مصداق تک آپ کی رسائی نہ ہوئی۔ میرے خط کا مطلب یہ ہرگز نہ تھا جو آپ نے لکھا بلکہ میرا مقصد آپ نے جو پہلے خط میں لکھا تھا کہ ضعف ہو جائے گا اس کا انکار تھا کہ چند مہینے سے یہ معمول ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ کچھ اثر نہیں۔

اب رہی حضرت شیخ مدظلہم کی بات تو خدا کی قسم میں نے یہ عزم کرلیا تھا کہ ایک دو دن میں ضرور سورت جاؤں گا۔ اتنے میں آپ کا گرامی نامہ پہونچ گیا خیر آج ہی حضرت شیخ پر حکیم فخرالدین صاحب کا مشورہ لکھ رہا ہوں اس خط میں نہیں لکھتا کیونکہ آپ کو ضرور انشاءاللہ اس پر

اطلاع ہوجائے گی۔ میری طبیعت کے متعلق آپ ذرا بھی فکر نہ کریں اللہ بڑا رحیم وکریم ہے۔

افریقہ سے نہ تو نرولی کوئی خط ہے نہ یہاں مجھے کوئی خط ملا ہے۔ شاید آپ کو ملا ہوتو مطلع فرماویں۔ مولوی سرکار کے یہاں خدا نے فرزند عنایت فرمایا نام یوسف رکھا ہے۔ آپ نے لکھا کہ نورالعینی اور......نہیں ملی تو بھائی یہ دونوں چیزیں بھیجی نہیں۔ شرح منیة المصلی کے بارے میں غلطی ہوگئی وہ تو ڈابھیل ایک طالب کو دینے کی تھی۔ نورالعینی شبیر نے نہیں دی اور ساتھ میرے اوپر کچھ قرضہ بھی ہے [جو] کچھ زیادہ ہے اس لئے نہ بھیج سکا۔ حضرت شیخ کے لئے عطر بھی اسی لئے نہیں بھیج سکا۔ انشاء اللہ ایک دو ماہ میں قرض ادا کر کے پھر کچھ نہ کچھ بھیج دوں گا۔

بھائی وہ ازار صرف دو انچ تنگ ہے اس میں کیا حرج؟ ایک دفعہ ایسا ہوگا پھر عادت ہوجائے گی آپ کو ہمیشہ تو پہننے کی ضرورت نہیں ہوتی اکثر تو لنگی پہنتے ہو پھر بھی اگر نہ ہو سکے تو خیر۔ آئندہ ہفتہ میں منگل کے دن سہ ماہی امتحان شروع ہوگا تین دن ہوگا دعا فرماویں آج خط بھی اسی لئے بہت جلد لکھا ہے کہ رات کو دو بجے تک کی بیداری ہے نیند کا سخت غلبہ ہے۔

آپ ہو سکے تو ورتھی ایک خط لکھ دیں۔ میں نے سند بھیج دی اس کے باوجود کسی نے کوئی خط نہیں لکھا مولوی سعید صاحب پوچھتے تھے کہ مولوی عبدالرحیم صاحب کب آویں گے میں نے کہا آئندہ سال۔

تذکرۃ الخلیل پڑھنے سے مجھے بہت ہی فائدہ ہوا ہے خاص کر حضرت شیخ کی بہت ہی محبت پیدا ہوگئی خدا خوب خوب مستفیض فرماوے۔ امسال آم کی بہت ہی گرانی ہے تقریباً لنگڑا جو دس روپے میں ملتا تھا ایک سو روپے من ملتا ہے۔

خیر ناچیز کی علمی عملی ترقیات کے لئے ضرور ضرور ہمیشہ دعا فرماویں آپ بہت ہی مبارک مقام پر ہیں خدا مجھ کو بھی ایسے ہی بلکہ حضرت شیخ کی معیت میں پوری زندگی گذارنے

کا شوق عطا فرماوے اور اپنے نیک بندوں کی محبت سے مالا مال کرے۔

فقط والسلام

یوسف نرولوی

آئندہ ہفتہ صالح ...... کی شادی ہے۔ میری ذرا بھی فکر نہ کریں کیونکہ تقریباً تمام تر طلبہ نہایت محبت کی نگاہ سے ناچیز کو دیکھتے ہیں۔

﴿4﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۸/مارچ ۱۹۶۵ء/ ۲۶/ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ

محترم المقام قبلہ مکرم جناب بھائی عبدالرحیم صاحب زادکم اللہ علماً وعملاً ورزقاً!

بعد سلام مسنون، نہایت مؤدبانہ گذارش ہے کہ گذشتہ روز آپ کا خط ملا اور بہت زیادہ قلق ہوا کہ اس ناکارہ کا خط آپ کو نہیں پہونچا حالانکہ اس میں سب کچھ تفصیل در تفصیل لکھا تھا۔

عرض ہے کہ کچھ دن پہلے والدہ محترمہ کا خط ملا طبیعت ٹھیک ہے۔ انہوں نے کئی روز سے تقریباً رمضان سے آپ کے نام ہم دونوں کا مشترکہ خط لکھا تھے جواب نہ ملنے پر پریشان ہیں دوسرا یہ کہ ناچیز مدرسہ کے انجمن وغیرہ کے کسی کام کے عہدہ پر نہیں ہے کھانا پینا پڑھنا شیوہ ہے۔

گاؤں کی حالت ٹھیک ہے لوگ مطمئن ہیں بعضے بھیل گاؤں چھوڑ کر چلے گئے ہیں کھیتی کا کام بہت ٹھیک چل رہا ہے ناچیز نے اب تک چشمہ نہیں نکلوایا انشاء اللہ دیکھیں گے۔

آپ کا قصیدہ مولوی شمس الدین صاحب کو نہیں دے سکا ہوں کیوں کہ علاج وغیرہ میں کچھ مقروض ہو گیا ہوں اتنے دو ماہ میں صرف ایک یا دو دفعہ چاول کھائے ہیں خیر روڈیشیا

کے متعلق بھائی محمد علی صاحب سند کی نقل لینے کو آنے والے ہیں اب تک نہیں آئے ہیں آج کل خط لکھوں گا ناچیز کو کمزوری زیادہ لاحق ہوگئی ہے دعا فرماویں۔ فقط

نرولی سب کی طبیعت وغیرہ ٹھیک ہے بھائی غلام محمد نرولی میں مدرس ہے ۵۰/ ماہواری تنخواہ ہے تقریباً دس دن میں ہمارا نرولی جانا ہوگا انشاء اللہ آپ کے پورا سال رہنے سے نہایت خوشی ہوئی۔ واقعتاً قسمت والے ہیں نیک بختی کی گیند لے جاتے ہیں خدا اور بھی مزید ترقی عطا فرماوے۔

امسال کچھ علمی رغبت خدا کے فضل وکرم اور آپ لوگوں کی دعاؤں سے زیادہ ہے طبیعت کی ناسازگی کی بنائی پر تھوڑی بہت حتی الوسع محنت کر لیتا ہوں اساتذہ کرام کی نظر شفقت بھی زیادہ ہے بھائی یعقوب فی الحال ترکیسر میں پڑھ رہا ہے وہاں پر مدرسہ قائم ہوگیا ہے کچھ عربی دوم تک شاید تعلیم ہے۔

میرے متعلق کسی قسم کی فکر نہ کریں معاملہ بالکل ٹھیک ہے گاؤں والے لڑکے کے ہمراہ علی خانپوری نے میرے توسط سے آپ پر جو عطر بھیجا تھا وہ شاید کہ آپ کا مطلوبہ تھا تو آپ نے اس کے اوپر بلا واسطہ جواب لکھا کہ نہیں؟ نہ لکھا ہو تو لکھ دیں۔

میں انشاء اللہ آپ کے لئے نیز حضرت شیخ کے لئے کسی آنے والے کے ساتھ عطر بھیجوں گا نیز عید قربانی بعد مکان سے اگر ہوسکا تو آپ کے پیسے بھی بھیج دوں گا نیز قصیدہ بھی لاکر دے دوں گا۔ آپ کے قرض میرے دس روپے عبدالعزیز نے ادا کئے ہیں دوسرے دس اس ہفتہ میں انشاء اللہ بھیج دوں گا۔......کو میں نے بہت مطمئن کر دیا ہے فکر نہ کریں آپ کے خط کے ساتھ محمد عزیز پر بھی خط لکھا تھا نہ معلوم ملا کہ نہیں؟ فقط والسلام

تمام کو خصوصاً حضرت شیخ کی خدمت میں سلام و دعا کی درخواست، مولوی یونس کو سلام و دعا کی درخواست۔ فقط یوسف احقر الانام یوسف نرولوی

﴿5﴾

از: مولانا اسماعیل بدات صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ذیقعدہ ۸۴ھ/ مارچ ۶۵ء

مشفق لکھوں مہربان لکھوں
آپ کو کیا القاب لکھوں

ذوالمجد والمنن قبلہ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب زاداللہ تعالیٰ علمہ وعملہ

بعد سلام مسنون، سیاہ کار اسماعیل بدات بخیر وعافیت رہ کر آنجناب کی عافیت کیلئے بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہے۔ امید ہے کہ آنجناب و جملہ احباب بخیر وعافیت ہوں گے۔

عزیزم آنجناب کا خط طویل مدت پہلے ملا تھا اور احقر نے بھی کئی روز سے خط لا کے رکھا تھا لیکن سیاہ کار کی کاہلی اور عدم فرصتی کی وجہ سے جلدی نہیں لکھ سکا لہٰذا حضرت والا سے سیاہ کار کو امید قوی ہے کہ آپ ضرور معاف کردو گے والعذر عند کرام الناس مقبول۔

عزیزم آپ نے ترمذی کی کاپی طلب کی تھی اور احقر نے وعدہ تو نہیں کیا تھا بلکہ سکوت اختیار کیا تھا اور بھیجنے میں نقصان بھی ہے کیوں کہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ نقل ہے علی آچھودی کی کاپی سے اور اس کا علم اور مطالعہ کہاں تک ہے جس کی وجہ سے غلطیاں بہت واقع ہوگئی ہیں اور ساتھ ساتھ بہت سی جگہ پر تحریر سمجھ میں نہ آنے کی وجہ سے بیاض چھوڑ دیا تھا وہ آپ کو معلوم ہے اور امسال حضرت الاستاذ مدظلہ تقریر بھی بہت زیادہ کرتے ہیں تو ان تمام باتوں کی وجہ سے احقر نے بھیجنا گوارہ نہیں کیا اور برابر اس کی اصلاح میں مصروف ہوں کہ دوپہر کا قیلولہ ترمذی کی نظر ہوگیا ہے پھر بھی کچھ باقی رہ جائے تو رات کو اصلاح کرتا ہوں آپ خود ہی غور کریں کہ ایسی حالت میں احقر کیسے بھیج سکتا ہے۔

عزیزم آپ جیسے مخلص احباب اور حضرت شیخنا المعظم کی دعا کی برکت ہے کہ احقر اِمسال کافی محنت کے ساتھ پڑھتا ہے اور رات کو بھی تقریباً ایک ڈیڑھ بجے تک برابر کتابوں کا مطالعہ کرتا ہوں جب کہ احقر نے آتے وقت حضرت شیخ مدظلہ سے دعاء کی درخواست کی تھی کہ حضرت آپ دعا کریں کہ احقر امسال دورہ پڑھنے والا ہے تو شیخ نے فرمایا تھا کہ خداوند قدوس تمہیں حدیث پاک کے ظاہری و باطنی علوم سے نوازے تو واقع میں یہ حضرت کی اور آپ حضرات کی دعاؤں کی برکت ہے کہ خداوند قدوس نے سیاہ کار کو محنت کرنے کی توفیق عطاء کی۔

عزیزم آپ ضرور دعا کریں اور حضرت شیخ مدظلہ سے اور دیگر احباب سے بھی دعا کی درخواست کریں کہ خداوند قدوس اور زیادہ محنت کر کے پڑھنے کی توفیق عطاء کرے اور لغویات سے باز رکھے۔ عزیزم سہارنپور آنے کا ارادہ تو ضرور ہے لیکن ابھی تک طے نہیں کیا ہے کیوں کہ یوسف بھی انکار کرتا ہے اور شبیر انگار نے ابھی تک پختہ ارادہ نہیں کیا ہے اگر شبیر تیار ہو جاوے تو ہم دونوں ضرور انشاء اللہ آئیں گے۔

میں نے اس وجہ سے پختہ ارادہ نہیں کیا ہے کہ چونکہ پیسے کا معاملہ ہے اور گھر سے تو اتنے زیادہ پیسے مانگ نہیں سکتے کیوں کہ احقر نے ابھی تقریباً ۵۰ روپے کی کتابیں خریدی ہیں اس کے پیسے ادا کرنا ہے اور لامع کے پیسے بھی گھر سے ہی دئے ہیں تو آخر گھر والوں کی رعایت بھی ضروری ہے لیکن پھر بھی احقر کوشش کر رہا ہے۔ کچھ پیسے تقریباً آدھا خرچ تو موجود ہے آپ لوگ دعا کریں کہ خداوند قدوس اسباب مہیا کر دیوے تو انشاء اللہ ضرور حاضر خدمت ہو جاؤں گا۔

مولانا کا بھی اپنے صاحبزادہ کو حضرت کے پاس بھیجنے کا ارادہ ہے لہٰذا اس کے لئے بھی حضرت سے دعاء کی درخواست کریں فی الحال ہمارا اسباق زور و شور کے ساتھ چل رہے ہیں اور بڑا لطف آتا ہے۔

مؤطا مالک بھی مہتمم صاحب کے پاس گیارہ بجے چھٹی کے بعد ہوتی ہے ابھی تو بخاری شریف کی پانچویں حدیث حدیث ہرقل چل رہی ہے حضرت شیخ بھی امسال خوب تقریر فرمارہے ہیں آپ حضرات دعا کریں کہ خداوندقدوس اس اخیری سال میں محنت سے پڑھنے کی توفیق عطاء کرے اور اساتذہ کے ادب واحترام کی توفیق عطاء کرے۔

عزیزم معمولات روزانہ ناقص ادا ہوتے ہیں خصوصاً تسبیحات وغیرہ تو آپ دعا کریں کہ خداوندقدوس اس کمی کو پورا کرنے کی اور معمولات اور برابر پابندی کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطاء کرے اور ذکرتو برابر جاری ہے اور ذکرتو کرکے ہی سوتا ہوں چاہے رات کودو بج جاویں۔

عزیزم ایک خاص کام ہے اور وہ یہ ہے کہ **بذل المجھود** کی دوسری جلد آپ تلاش کریں چاہے پرانی ہو یا ردی ہی میں مل جاوے ضرور اس کو تلاش کریں اور مطلع کریں بس اور تو کیا لکھوں کوئی چیز سمجھ میں نہیں آتی بس اتنی درخواست ہے **یا اخی شیئا من دعائك ولا تنسنا۔**

فی الحال گاؤں کی کوئی خبر نہیں ہے گاؤں کے لئے حضرت شیخ سے خصوصی طور پر دعا کی درخواست کریں اور اگر بقرعید پر گھر جانا ہوا تو انشاءاللہ تقریر کرنے کا ارادہ ہے آپ دعا کیجئے کہ خداوندقدوس سینہ کو کھول دیوے اور زبان پر ایسی بات لاوے جو کہ لوگوں کے دلوں پر اثر کرے۔عبدالرحیم ملیک نے موسالی سے ملازمت چھوڑ دی ہے۔

دعائے خیر میں یادفرماتے رہیں اور حضرت شیخ مدظلہ سے سلام عرض کریں اور دعا کی درخواست کریں اور مولوی محمد یونس صاحب اور مولوی محمد ہاشم جوگواڑی اور مولوی غلام محمد صاحب ترکیسری اور مولوی اسماعیل صاحب کچھولوی وغیرہم سے سلام عرض کریں اور دعا کی درخواست کریں اور مولوی علی سارودی ،مولوی ہاشم بھٹئی ،عبدالقادر راون والا وغیرہم سلام

عرض کررہے ہیں اور دعا کی درخواست کررہے ہیں۔

عزیزم آپ نے لامع کے پیسے کا بہت جلدی تقاضہ کیا حالانکہ ایک مہینہ کا وعدہ تھا **فیالعجب والغرب** ۔ پیسے آپ کو پہونچے یا نہیں اطلاع بھی نہیں کی **فیالعجب والغرب** ۔ خیر ایسا ہی چلتا ہے۔ فقط والسلام

راقم السطور العبد العاصی الراجی الی عفو الباری

سیاہ کار اسماعیل بن ابراہیم بدات غفرلہ ولوالدیہ

بنام: مولانا غلام محمد صاحب ترکیسری:

عزیزم جناب مولوی غلام محمد صاحب ترکیسری صاحب سلمہ، بعد سلام مسنون، احقر اسماعیل بخیر و عافیت رہ کر آنجناب کی عافیت کیلئے بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہے۔

عزیزم آپ کے حالات تو معلوم ہی نہیں ہوئے آپ نے خط بھی نہیں لکھا کیا بات ہے۔ اگر احقر کی طرف سے کوئی تکلیف پہونچی ہو تو معاف کریں۔ دیگر یہ کہ آپ کے پیسے روانہ کرنے میں دیر ہوگئی ہے کیوں کہ ایسے عوارضات پیش آئے کہ جن کی وجہ سے روانہ نہیں کرسکا۔

ایک جگہ پر کتابیں کم قیمت میں مل رہی تھی تو میں نے لے لیں۔ تقریباً ۵۰ روپے کی کتابیں خریدی ہیں تو اس کی وجہ سے میں نہیں بھیج سکا لہٰذا معاف فرمادیں۔ فی الحال سیاہ کار تعطیل میں آستانہ عالی پر حاضری کی کوشش میں ہے انشاء اللہ اگر آنا ہوا تو پیسے آپ کو دست بدست پہونچ جائیں گے کچھ پیسے جمع ہوگئے ہیں آپ حضرات دعا کریں کہ خداوند قدوس غیب سے اسباب مہیا کردیوے اور دل کی تمنا پوری کرے، دعائے خیر میں یاد فرماتے رہیں اور اپنے دوست واحباب وغیرہم سے بھی دعاء کی درخواست کریں۔ فقط والسلام

محتاج دعا

اسماعیل بدات نرولوی غفرلہ ولوالدیہ

﴿6﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۹ محرم ۱۳۸۵ھ / [۱۰ مئی ۱۹۶۵ء]

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون،

کل کے ڈاک کے پلندوں میں تمہارا پرچہ بھی ملا۔ جس سے عزیز مولوی عبدالرحیم سلمہ کی شادی کی تفاصیل معلوم ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ مجھے عزیز موصوف کی شادی کی خبر کا بہت انتظار رہا۔ بار بار سہارنپور کے خطوط میں دریافت کرتا رہا اور عزیز غلام محمد نے [بھی] اپنی شادی کے فراغ کی خبر دی تھی۔ اس سے بھی دریافت کیا تھا مگر اس وقت تک فراغ کی خبر نہیں ملی تھی۔ تمہارے خط سے فراغ کی تفصیل سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ بندہ کی طرف سے مبارکباد بھیج دیں۔ بلکہ یہی پرچہ بھیج دیں۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ زوجین میں محبت عطا فرمائے اور اس تقریب سعید کو طرفین اور ان کے اقارب کے لئے دارین کی ترقیات کا ذریعہ بنائے۔

تم نے بہت ہی اچھا کیا کہ شادی میں شرکت کی۔ جب میں وہاں موجود نہیں تھا تو میری اجازت کی ضرورت نہیں تھی بالخصوص جب کہ ناظم صاحب اور مفتی مظفر صاحب کا مشورہ جانے کا تھا تو ضرور جانا چاہئے تھا۔ البتہ جو اسباق ناغہ ہو گئے ہیں وہ قاری مظفر صاحب اور مولوی یونس صاحب سے **اپنے التجاء اور الحاح اور میری سفارش سے پورا کرلو۔**

عزیز مولوی عبدالرحیم و غلام محمد، مولوی اسماعیل اور عبدالعزیز کو خط لکھو تو میرا بھی سلام لکھ دیں۔ تم نے خط میں [پہلے] خط نہ لکھ سکنے کی معذرت لکھی وہ صحیح ہے۔ لیکن

مولوی عبدالرحیم کی شادی کی اطلاع کی وجہ سے مجھے تمہارے خطوط کا شدت سے انتظار رہا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم یوسف، ۹محرم ۸۵ھ

﴿7﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: نامعلوم

تاریخ روانگی: ۱۳محرم ۸۵ھ / [۱۴مئی ۱۹۶۵ء]

عنایت فرمایم سلمہ!

بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے گرامی نامہ حضرت جی نمبر کے لئے مضمون کی طلب میں آیا تھا۔ اول تو گرامی نامہ اتنی تاخیر سے پہونچا کہ آپ کی تحریر کردہ تاریخ پر جواب پہونچ ہی نہیں سکتا تھا۔ اس کے علاوہ اس نا کارہ کو اس قسم کے مضامین لکھنے کی بالکل عادت نہیں اور نہ اس قسم کے مضامین سے مناسبت ہے۔

حضرت اقدس مدنی اور حضرت اقدس رائپوری نوراللہ مراقدھما کے وصال پر بہت سے احباب کے اصرار ہوئے ، اسی طرح دوسرے اکابر کے انتقال پر احباب کے اصرار ہوتے رہے مگر یہ نا کارہ انکار ہی کرتا رہا۔ اس نا کارہ کے حوالے سے ان اکابر کی سوانحوں میں جہاں کہیں مضامین چھپے ہیں اس کی صورت یہ رہی کہ تالیف کرنے والے احباب آ کر ان کے احوال دریافت کرتے رہے اور یہ نا کارہ اپنی معلومات سے جواب عرض کرتا رہا۔

عزیز مولوی محمد یوسف صاحب مرحوم کی ولادت ۲۵ جمادی الاولیٰ ۳۵ھ مطابق ۲۰ مارچ ۱۷ء سہ شنبہ کو ہوئی۔ ۲ جمادی الثانی دوشنبہ کو عقیقہ ہوا۔ اس کے بعد اس کے سوا کیا لکھوں۔

کان مملوکی فاضلی مالکی

إن هذا من اعاجیب الزمن

ابتدا میں وہ میرا چھوٹا بھائی تھا، میرا شاگرد تھا، زیرتربیت تھا۔ وہ میری نالائقی، سخت مزاجی کی وجہ سے اپنے والد صاحب یعنی میرے چچا جان نوراللہ مرقدہ کی بہ نسبت اس نا کارہ سے بہت زیادہ ڈرتا تھا۔ چچا جان کے احکام کو وہ پدرانہ ناز کی وجہ سے اور اپنے بچپن کی وجہ سے کبھی کبھی ٹال دیتا تھا لیکن اس نا کارہ کی سخت مزاجی کی وجہ سے میرے کہنے کو نہیں ٹالتا تھا۔ چچا جان کو بعض اوقات یہ ارشاد فرمانا پڑتا کہ 'یوسف سے فلاں کام لینا ہے تمہارے کہنے سے جلدی کرے گا'۔

دہلی کے حضرات کا چچا جان پر بہت اصرار ہوتا کہ صاحب زادہ سلمہ کو شادی میں ضرور ساتھ لاویں۔ مگر مرحوم اپنے طلب علم میں اس قدر منہمک تھا کہ اس کو یہ حرج بہت نا گوار گذرتا۔ بسا اوقات اگر اس کی نوبت آئی کہ ان اوقات میں اس نا کارہ کا دہلی جانا ہوا تو عزیز مرحوم مجھ سے جاتے ہی وعدہ لے لیتا کہ بھاجی! فلاں جگہ جانے کو آپ نہ کہیں۔ اور جب چچا جان ارشاد فرماتے کہ یوسف کو بھی ساتھ لے لیجیو تو میں یہی معذرت کرتا کہ اس نے آتے ہی مجھ سے یہ وعدہ لے لیا کہ میں نہ کہوں۔ یہ تو ابتدا تھی۔

اس کے بعد مرحوم نے ہوائی جہاز سے وہ پرواز کی کہ وہ آسمان پر پہونچ گیا اور یہ نا کارہ زمین ہی پر اس کی بلند پروازی کو دیکھتا رہا۔ چچا جان کے وصال کے بعد ہی ایک پرواز اس نے کی۔ جس کے متعلق اس نا کارہ اور حضرت اقدس رائپوری نوراللہ مرقدہ کا یہ خیال ہوا کہ چچا جان نوراللہ مرقدہ کی نسبت خاصہ منتقل ہوگئی اور ہر بات میں اس کا خوب خوب مشاہدہ ہوتا۔ اس کے بعد سے اس کی ترقیات کو دیکھتا رہا۔

حضرت مدنی قدس سرہ کی وفات کے بعد سے مرحوم میں ایک جوش کی کیفیت پیدا ہوئی اور کسی بڑے سے بڑے ذی وجاہت شخص کے سامنے بھی اپنی بات کو نہایت جرأت اور

بے خوفی سے کہنے کا ظہور ہوا اور بڑھتا چلا گیا۔ اس کے بعد حضرت اقدس رائے پوری نور اللہ مرقدہ کے وصال کے بعد اس کی گفتگو اور تقاریر میں انوار و تجلیات کا ظہور پیدا ہوا۔ کیا بعید ہے کہ ان دونوں حضرات کی خصوصی توجہات اور مرحوم کے ساتھ خاص شغف اور محبت کا ثمرہ یہ ہو۔

انہیں چیزوں کا یہ اثر ہوا جو اس نا کارہ نے شروع میں شعر میں ظاہر کیا تھا کہ پھر یہ نا کارہ اس سے مرعوب ہونے لگا کہ اس کے اصرار پر مجھے اس کی مخالفت دشوار ہوگئی۔ اس کا اثر تھا کہ گذشتہ سال اپنی انتہائی معذوریوں اور مجبوریوں کے، امراض کی شدت کے باوجود جب مرحوم نے اس پر اصرار کیا کہ تمہیں حج کو میرے ساتھ ضرور چلنا ہوگا تو میری انکار کی ہمت نہ ہوئی اور جب میں نے اپنے امراض کا اظہار کیا اور کہا کہ میرے اعذار کو نہیں دیکھتے؟ مرحوم نے کہا کہ خوب دیکھ رہا ہوں مگر میرا جی چاہتا ہے کہ آپ ضرور چلیں۔

آخیر میں اللہ جل شانہ نے اپنے لطف و کرم کی وہ بارش فرمائی کہ مجھ جیسے بے بصیرت کو [بھی] بہت سی چیزیں کھلی ہوئی محسوس ہوتی تھیں۔ اس قسم کی باتیں نہ لکھنے میں آتی ہیں اور نہ لکھنے کو دل چاہتا ہے۔ صرف ایک عورت کے خواب پر اس عریضے کو ختم کرتا ہوں۔ خواب تو مرحوم کے حادثہ کے بعد لوگوں نے عجیب عجیب دیکھے اور لکھے۔ لیکن یہ خواب چونکہ اس نا کارہ کے نزدیک لفظ بہ لفظ واقعہ ہے اس لئے لکھوا رہا ہوں۔ اس حادثے پر اپنے قلبی تعلقات کے موافق نیز اپنی قلبی ضعف و تحمل کے موافق اثرات تو بہت ہی عام ہوئے۔

ایک عورت کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ کسی وقت بھی چپ نہ ہوتی تھی۔ ہر وقت روتی رہتی تھی۔ بار بار وضو کرتی اور تسبیح لے کر بیٹھ جاتی۔ وہ اس حال میں ایک دفعہ وضو کر کے تسبیح لے کر بیٹھی تھی کہ اس کو غنودگی آ گئی۔ اس نے عزیز مرحوم کو دیکھا وہ فرما رہے ہیں کہ کیوں پاگل ہوگئی۔ مرنا تو سب ہی کو ہے۔ تعلق مالک سے پیدا کیا کریں، بندے سے نہیں۔ اس پر اس نے والہانہ انداز میں یوں کہا حضرت جی! آخر ایک دم ہی ہوا کیا؟ مرحوم نے کہا ”کچھ

بھی نہیں۔ کچھ دنوں سے جب میں تقریر کیا کرتا تھا تو مجھ پر تجلیات الٰہی کا خاص ظہور ہوتا تھا۔
اس مرتبہ جب میں رات کو تقریر کر رہا تھا تو ان کا اتنا زیادہ ظہور ہوا کہ میرا قلب ان کا تحمل نہ
کرسکا اور دورہ پڑ گیا۔ اس کے بعد مجھے ایک بہت بڑا گلاب کا پھول سنگھایا گیا۔ اس کے
ساتھ میری روح نکل گئی۔ بس اتنی ہی سی بات ہوئی''۔ فقط

عزیز مرحوم کی پہلی شادی میری سب سے بڑی لڑکی سے ۳ محرم ۵۴ھ کو مظاہر علوم
کے سالانہ جلسہ میں ہوئی تھی۔ حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ نے نکاح پڑھایا تھا۔ چونکہ پہلے
سے کوئی تجویز نہ تھی۔ عین وقت پر چچا جان نے فرمایا ''نکاح کا ارادہ ہے''۔ اس لئے اس
وقت رخصتی نہ ہوئی۔ تقریباً ایک سال بعد چچا جان کی آمد پر اسی طرح فوری طور پر بلا سابقہ
تجویز کے رخصتی ہوگئی۔ ۲۳، ۲۴ رمضان دوشنبہ اور سہ شنبہ کی درمیانی شب میں ۱۲ بج کر ۴۰
منٹ پر عزیز ہارون سلمہ کی ولادت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل وکرم سے اس کو اپنے باپ
دادا کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ فقط والسلام

زکریا، مظاہر علوم

۱۳ محرم ۸۵ھ،

بقلم محمد عاقل غفرلہ

﴿8﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

بنام: مولانا محمد یوسف متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۱۵ محرم ۸۵ھ/ [۱۶ مئی ۱۹۶۵ء]

عزیز گرامی قدر! عافاکم اللہ وسلم،

بعد سلام مسنون، بہت شدت کے انتظار کے بعد آج آپ کا نرولی سے چھوٹی خالہ

کا لکھوایا ہوا خط ملا۔ میں نے جو خط آپ کو لکھا تھا اس کا اب تک جواب نہ ملا۔ خیر اور اس خط پر آپ نے تاریخ بھی نہیں لکھی۔ خیر آج ہی آپ کا ہدیہ عطر پہونچ گیا, جزاکم اللہ۔ لیکن میری بدقسمتی کہ عطر سارا شیشی میں سے اس ڈبے میں گرا ہوا نکلا۔ تھوڑا سا شیشی میں ملا۔ خیر نیز کبیری شرح منیہ موصول نہیں ہوئی۔ دیگر تمام چیزیں پہونچ گئیں۔ ۱: کپڑا ۲،۲: لنگی ،۳: ۴ شیشیاں عطر کی ۴،۴: حلقہ ،۵: کاپی، ۶: نان خطائی ،۷: چشمہ ،۸:......

نورالعین [سرمہ] نہیں پہنچا۔ شاید بھیجا نہ ہو۔ خیر! بردارم آپ بہت سستی کرتے ہیں اور مجھ کمزور کو آپ کے خط کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ خصوصاً آپ کی طبیعت کا زیادہ فکر رہتا ہے۔ خیر اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وقوت کے ساتھ علم وعمل سے مالا مال کرے اور اپنے دین کی خدمت کے لئے قبول فرمائے۔ آمین

یہ ایک خط کی نقل ہے جو حضرت شیخ صاحب نے پاکستان کے ایک رسالے کے لئے (حضرت جی نمبر) مضمون کی طلب پر لکھوایا تھا۔ آپ کو ارسال ہے۔ دوستوں کو بھی پڑھوادیں۔ کیونکہ آپ حضرات ان چیزوں کے مشتاق ہیں اس لئے ارسال ہے۔ مولوی اسمٰعیل صاحب کا بہت بہت شکریہ ادا کریں اور کہہ دیں کہ بقیہ اصلاح کردہ اجزاء بھی کسی آنے والے کے ہاتھ بھیجتے رہیں۔ میں ان کو بھی انشاء اللہ مستقل خط لکھوں گا۔ اساتذۂ کرام کی خدمات میں مؤدبانہ سلام مسنون۔ فقط والسلام

احقر عبدالرحیم۔ ۱۵ محرم ۸۵ھ دوشنبہ

۲۰ روپے ابھی پہونچے نہیں ہیں۔ چھوٹی خالہ کی طبیعت کیسی ہے، اس سے واقف کریں۔ اور اس خط کو بھی محفوظ رکھیں۔ مجھے نزلہ، زکام سخت ہورہا ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کے نقصان سے آنکھوں کو، دماغ کو، اور بالوں کو اور بقیہ سارے اعضاء کو بھی محفوظ فرمائے۔ آمین۔ اسماعیل بھائی کا خط آج پہونچ گیا ہے۔

﴿9﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۷محرم ۸۵ھ [۲۸ مئی ۶۵ء]

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، عنایت نامہ پہونچا۔ یہ ناکارہ پہلے لکھ چکا ہے کہ تقلیل طعام کے بارے میں طبیب کا مشورہ اہم اور ضروری ہے۔ اس بارے میں جو کچھ مشورہ کرنا ہو طبیب ہی سے کرنا چاہئے۔ بندہ تو اتنا ہی کہہ سکتا ہے کہ اعتدال کی رعایت ضروری ہے۔ نہ افراط ہو نہ تفریط۔ صحابۂ کرامؓ کے تقلیل طعام کے قصے سب برحق، لیکن ان کے قویٰ ان چیزوں کے متحمل تھے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۔ ۲۷محرم ۸۵ھ

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، جہاں تک میرا اندازہ ہے، حضرت شیخ صاحب کی رائے بالکل ترک طعام کی نہیں ہورہی ہے، اگرچہ فی الحال آپ کو ضعف نہ ہو۔ اس لئے میرا مخلصانہ مشورہ آپ سے یہی ہے کہ تھوڑا سا دوپہر کو بھی کھالیا کریں اور پھر کبھی حضرت پر خط لکھنے کا اتفاق ہو تو اس کی اطلاع فرماویں۔

اس کا خیال رکھیں کہ دوسروں کے خطوط آپ نہ لکھیں۔ نیز لمبی باریک تحریر نہ لکھیں۔ مختصر اور سادہ مضمون لکھا کریں۔ حضرت کی مشغولی اور ضعف بصارت کو ہمیشہ سامنے رکھ کر خط لکھیں۔ یہ احقر کا ناقص خیال ہے پھر تو جیسی جناب کی رائے۔ لیکن آئندہ اپنے معمول (طعام کے بارے میں) سے احقر کو مطلع فرماویں تو بہتر ہوگا۔ امتحان کی کامیابی کے

لئے دل سے دعا کرر ہا ہوں اور انشاء اللہ کرتا رہوں گا۔ ان حضرات کو بعد سلام مسنون یہ پیغام پہنچا دیں اور درخواست دعاء۔

فقط والسلام

عبدالرحیم از سہارنپور

﴿10﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۸صفر ۸۵ھ / ۱۷جون ۶۵ء

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، عنایت نامہ پہنچا۔ امتحان کی کامیابی سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کامیابیاں عطا فرمائے۔ قوت حافظہ کے لئے اس ناکارہ کے رسالہ فضائل قرآن کے ختم پر ایک مجرب عمل لکھا ہے۔ اس کا اہتمام کریں۔ ویسے بھی اس ناکارہ کے رسائل کا مطالعہ میں رکھنا میری ملاقات کا بدل ہے۔

فقط والسلام

محمد زکریا عفی عنہ، سہارنپور،

بقلم احسان، ۱۸صفر ۸۵ھ

﴿11﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۰/صفر ۱۳۸۵ھ/ ۱۹/جون ۱۹۶۵ء

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت تمہارا ایکسپریس ڈیلیوری کارڈ پہونچا۔ اس کی بالکل ضرورت نہیں تھی۔ سہارنپور یہ خط معمولی ڈاک سے دیر میں پہونچتا ہے۔ مژدہ

عافیت سے بہت مسرت ہوئی اللہ کا شکر ہے لیکن جب تک صحت تامہ نہ ہو جائے آنے میں جلدی نہ کریں مبادا مرض کا کچھ اثر [باقی] رہنے سے [مرض] عود کر آئے۔

یہاں آج کل گرمی کی بہت زیادہ شدت ہے بارش بالکل نہیں ہوئی جس کی وجہ سے لو اب چل رہی ہے۔تم نے احیاء العلوم کے متعلق بہت اچھا کیا دریافت کرلیا میری نیت سے بالکل نہ لانا اس لئے کہ میرے پاس پہلے سے موجود ہے دوسری کی ضرورت نہیں۔اس ناکارہ کے پاس وہ بھی ہے اور اس کی شرح بھی موجود ہے۔ والدین کی خدمت میں بشرط سہولت سلام مسنون،

فقط والسلام

محمد زکریا عفی عنہ سہارنپور

بقلم احسان ۲۰ر صفر سنہ ۸۵ھ

از کاتب سلام مسنون والتجاء دعاء کاتب ۲۴ر جون کو دہلی جارہا ہے۔

﴿12﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۹ ربیع الاول ۸۵ھ [۸ جولائی ۶۵ء]

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، آپ کا مرسلہ ہدیۂ سنیہ عطر عزیز مولوی عبدالرحیم سلمہ کی معرفت پہنچ کر موجب منت ہوا۔اس تکلیف فرمائی کی بالکل ضرورت نہ تھی۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ آپ کو دارین میں اس کا بہترین بدلہ عطا فرماوے، اپنی رضا و محبت عطا فرماوے۔ مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماوے۔ نامرضیات سے حفاظت فرماوے۔ یہ ناکارہ آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم عبدالرحیم، ۹ ربیع الاول ۸۵ھ

﴿13﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۹ جمادی الاولیٰ ۸۵ھ [۱۵ ستمبر ۶۵ء]

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت عنایت نامہ پہونچا۔ **معمولات کی پابندی سے مسرت ہوئی**۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے دارین کی ترقیات سے نوازے۔ تہجد کی توفیق بھی نصیب فرماوے۔ نتیجۂ امتحان سے بھی مجموعی طور پر مسرت ہے۔ اللہ کا شکر ہے **نماز اور معمولات میں دل [نہ] لگنے کی پروانہ کریں۔ اہتمام سے کرتے رہیں۔ انشاء اللہ دل بھی لگنے لگے گا**۔ یہ ناکارہ بھی دل سے دعا کرتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۱۹ جمادی الاولیٰ ۸۵ھ

﴿14﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰ جمادی الثانی ۸۵ھ [۱۵ اکتوبر ۶۵ء]

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت عنایت نامہ پہونچا۔ تمہاری بیماری کی خبر سے قلق ہوا۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماویں۔ صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد بسم اللہ سمیت، الحمد شریف سات مرتبہ، اول آخر درود شریف سات سات مرتبہ اہتمام سے پڑھا کریں۔

عزیز مولوی عبدالرحیم نے بھی تمہارے لئے دعا کرنے کو کہا تھا۔ یہ ناکارہ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم عبدالرحیم، ۱۰ جمادی الثانی ۸۵ھ

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، حضرت صاحب سے دعا کی درخواست کردی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرماویں۔ احقر نے ایک خط بھی لکھا ہے جو آج انشاء اللہ پہونچ جائے گا۔ مژدۂ صحت کا شدت سے انتظار ہے۔ براہ کرم جلد از جلد مطلع فرماتے رہیں۔ اس وقت حضرت صاحب کے دست مبارک سے تمہارے لئے تعویذ لکھوایا ہے۔ انشاء اللہ آج روانہ کردوں گا۔ چھوٹی خالہ سے سلام مسنون و دعا کی درخواست کردیں۔ جملہ اعزہ و اقارب سے سلام مسنون۔ اور ایک بات یہ بھی ہے کہ حضرت نے جو عمل لکھوایا ہے تو اس کے پڑھ لینے کے بعد ورم کی جگہ اس طرح دم بھی کرلیا کریں کہ لب کا کچھ حصہ اس پر گرے اور پانی پر دم کر کے تھوڑا پی بھی لیا کریں۔

چونکہ ڈاک بہت ہی زیادہ جمع ہوگئی ہے اس لئے مختصر لکھوادیا ہے۔ اور احقر نے اس کا تکملہ کردیا۔ بہت ہی مجرب عمل ہے بہت اہتمام سے کریں۔ بھائی غلام احمد صاحب سے سلام مسنون۔

فقط
احقر الوریٰ عبدالرحیم
۱۰ جمادی الثانی ۸۵ھ، چہار شنبہ

﴾15﴿

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۷رجب ۸۵ھ [یکم نومبر ۶۵ء]

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت آپ کا ایکسپریس ڈیلیوری خط پہونچا۔ آپ نے جوابی پر اپنا پتہ بھی نہیں لکھا۔ ایسا نہیں چاہیئے تھا۔ بغیر پتے کے کارڈ راستے میں پھاڑ لئے جاتے ہیں۔ اس سے مسرت ہوئی کہ تعویذ سے فائدہ ہوا اللہ مبارک کرے۔ انشاء اللہ ختم بخاری شریف کے موقعہ پر آپ کو یاد رکھا جائے گا۔ خود مولوی عبدالرحیم ہی کو میں نے آپ کا کارڈ دے دیا ہے کہ وہ ختم کے موقعہ پر یاد دلا دے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم۔ ۷رجب ۸۵ھ

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، احقر بخیر ہے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بھی بخیر ہونگے۔ آج آپ کا خط پہونچ گیا۔ اللہ کا شکر ہے کہ طبیعت روبصحت ہے۔ اللہ کا احسان ہے مالک کا شکر ہے۔ اللہ کرے کہ امتحان میں بھی اچھی کامیابی نصیب ہو۔ اپنی طبیعت کے احوال جلد جلد بھیجتے رہیں۔ نیز یہ کہ آپ کی بیماری بالکلیہ ٹھیک ہوئی یا نہیں؟ اس کے متعلق ضرور تحریر کریں۔ ورم بالکل درست ہوگیا ہے یا نہیں؟ مجھے فکر ہو رہا ہے براہ کرم تحریر کریں۔

آپ نے جو شعبان میں جلد آنے کے متعلق پوچھا ہے تو میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ شعبان کی ۲۶، ۲۷ کو آویں۔ اس سے قبل نہ آویں۔ اس لئے کہ آپ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے آپ گھر اچھی طرح شعبان میں آرام کریں اور خوب اچھی طرح معمولات کی

پابندی کے ساتھ سیر وتفریح کریں اور بالکل اخیر شعبان میں آویں۔

دوسرا یہ کہ یہاں سردی بھی بہت ہوتی ہے اور **بیماری کا اثر جوانی کی وجہ سے معلوم نہیں ہوتا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کا اثر ہوتا ہے**۔ میرا مخلصانہ وہمدردانہ مشورہ عزیز کے لئے یہی ہے۔ پھر آپ کو اختیار ہے۔ مزید یہ کہ زیادہ محنت ہرگز نہ کریں۔ اتنی محنت کریں کہ جس سے اللہ جل شانہ کامیابی نصیب فرمادیں۔ آج والدہ کو بھی خط لکھ دیا ہے۔ عزیز شبیر سے سلام۔ وقت بالکل نہیں ہے۔ بہت مشکل سے کل سے لے کر آج ظہر تک یہ خط پورا کیا ہے۔ اس کا جواب اور آمد کی تاریخ کا ارادہ لکھیں۔ فقط والسلام

عبدالرحیم، ۸رجب ۸۵ھ

16

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۱۰رشعبان ۸۵ھ/۳ردسمبر ۱۹۶۵ء

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، پرسوں اتوار کی شب میں عشاء کے وقت تمہارا تار پہونچا تھا۔ کل دوشنبہ کو تمہارے خط کا شدت سے انتظار رہا خیال تھا کہ جب تم نے شنبہ کو تار دیا ہے تو ایک مفصل کارڈ بھی ملے گا مگر بڑی شدت سے انتظار رہا اور آج منگل کو بھی ابھی تک پہونچا نہیں۔

اہتمام کی وجہ سے خط لکھوا رہا ہوں بہت ہی فکر ہے مفصل اطلاعات ایک کارڈ پر روزانہ لکھتے ہی رہا کرو یہ میں پہلے دو خطوں میں لکھ چکا ہوں کہ میں نے اپنی انتہائی معذوری کے باوجود جب کہ حرارت بھی کئی دن سے ہے ۱۸رنومبر شنبہ کو دہلی کا وعدہ کرلیا ہے اور پنجشنبہ کو واپسی ہے۔

میرا تو خیال ایکسپریس خط لکھنے کا تھا مگر مولوی غلام محمد نے کہا کہ ایک دن لیٹ پہونچتا ہے میرا بھی تجربہ یہی ہے کہ معمولی ڈاک ۹ بجے پہونچتی ہے اور ایکسپریس اہتمام کی وجہ سے بعد ظہر پہونچے گا یہاں پر دعاؤں کا خاص طور سے بہت زیادہ اہتمام کیا جارہا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم یوسف، ۱۰ر شعبان ۸۵ھ

حضرت ہر وقت کچھ نہ کچھ وہاں کے متعلق دریافت کرتے رہتے ہیں آج چھاپی سے بھی خط آیا پالنپور سے ۷ ہزار مسلمان ہجرت کر رہے ہیں خدا تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔

﴿17﴾

از: مولانا محمد سعید صاحب رحمہ اللہ، مہتمم جامعہ حسینیہ، راندیر

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۴ر رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ/ ۵ر جنوری ۶۶ء

عزیزم یوسف متالا سلمہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آنعزیز کا خط پہونچا جس میں صرف ایک سال کے لئے حضرت شیخ الحدیث متعنا اللہ بفیوضہ الجاریۃ کی خدمت میں سہارنپور رہنے کی اجازت چاہی ہے۔ حسب طلب ایک سال کی اجازت دیتا ہوں حق تعالیٰ حضرت کے فیوضات سے آنعزیز کو بیش [از] بیش مالا مال فرماویں آمین۔ مبارک ایام میں جامعہ اور ناچیز کو دعا میں نہ بھولیں۔ بھائی عبدالرحیم و غلام محمد و مولوی کمال الدین، مولوی علی خانپوری وغیرہ سے سلام۔ والسلام خیر ختام

ناچیز محمد سعید راندیری

﴿18﴾

از: مولانا محمد سعید صاحب رحمہ اللہ، مہتمم جامعہ حسینیہ، راندیر

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۴؍جنوری ۶۷ء/۲۳؍رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ

عزیزم سلمہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، خیریت جانبین مطلوب

تمہارا خط پہونچا۔ گذشتہ سال تم نے جو مضمون اجازت لینے کے لئے لکھا تھا بعض باتوں کی وجہ سے خصوصی طور پر تم کو ایک سال کے لئے اجازت لکھ بھیجی تھی جس کے بعد کچھ ناپسندیدہ باتیں بھی اس کے اثرات میں یہاں پیدا ہوئی تھیں اساتذہ نے بھی یہی سمجھا تھا ایک سال والی بات بس یونہی ہے آگے دیکھ لیا جائے۔ لیکن میں نے تم پر اعتماد ہونا ظاہر کیا تھا وثوق کے ساتھ لیکن اب وہی بات سامنے آئی، جس سے دل کو افسوس ہوا خیر بہر حال اب ناچیز اجازت نامہ لکھ دینے سے مجبور ہے اور معذور۔ والسلام

ناچیز محمد سعید راندیری

﴿19﴾

از: مولانا عبد الرحیم متالا صاحب

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ/ جنوری ۱۹۶۶ء

عزیزم محترم عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے آپ کے خطوط پہونچتے رہے اور ان کے جوابات احقر اور حضرت والا کی طرف سے بھی جاتے رہے امید ہے کہ سب پہونچ گئے ہوں گے۔

آج کے خط سے اختلاج کی کیفیت سے بہت قلق ہوا لیکن یہ سب کمزوری کی وجہ

سے ہو رہا ہے انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا بندہ نے ایک ۱۰ روپے کا لفافہ تمہارے نام نرولی کے پتہ سے لکھا تھا جو تمہیں پرسوں مل جانا چاہئے تھا امید ہے کہ بدھ کے دن نہ سہی تو جمعرات کو تو ضرور مل گیا ہوگا اور وہ تمہارے لئے انشاء اللہ اکسیر عظیم بنا ہوگا۔

تمہاری بھابھی کا کئی دن سے کوئی خط نہیں آیا۔ میری طرف سے تو نہ پوچھنا لیکن اپنے طور پر پوچھ لینا کہ کیوں نہ لکھا؟ اس کے نام ایک منی آرڈر بھی روانہ کیا ہے اس کی رسید لکھوالینا رمضان المبارک کے بقیہ ایام کی حفاظت کی اس کو تاکید کر دینا۔

حضرت شیخ نے یہ سارا جھگڑا صرف اس لئے کیا ہے کہ رمضان میں پہونچ جاویں اس لئے آپ حتی الوسع بھائی محمد علی کو بھیج کر ان تک پہونچا دیں بھائی سے کہہ دیں تمہیں تکلیف تو ہوگی لیکن انشاء اللہ *حضرت اقدس کے کام کی وجہ سے بڑا اجر ملے گا*۔ بندہ ۴، ۵ دن تک گھر پہونچ جائے گا۔

﴿20﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۱ رفروری ۶۶ء/ یکم ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ

محترم المقام قبلہ مکرم جناب مولوی عبدالرحیم صاحب زید مجدکم وکرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ، بعد سلام مسنون، عرض اینکہ جمعہ کی شب کو آپ کی مرسلہ اشیاء پہونچ گئیں۔ ۲۵ روپے نان کھٹائی اور تین جوڑے کپڑے نیز والد صاحب کی خیریت سے بھی واقف ہوا اور حضرت شیخ مدظلہم سے بھی عرض کر دیا ہے۔

احقر کے تمام امور بفضلہٖ تعالیٰ اپنی خواہش کے مطابق پورے ہوئے اور مدرسہ قدیم میں لیٹنے کی اجازت مل گئی نیز ایک الماری کی بھی اجازت مل گئی ہے سامان وغیرہ کتب

وغیرہ کے رکھنے کے لئے اور اسباق اب تک شروع نہیں ہوئے انشاءاللہ پرسوں بدھ کے روز شروع ہو جائیں گے۔ والدہ محترمہ پر بہت روز ہوئے خط لکھ دیا تھا لیکن اب تک کوئی جواب نہیں آیا امید ہے کہ آ جائے گا اگر آپ حضرات پر کوئی خط ہو تو مطلع فرماویں۔

ایک ضروری امر عرض ہے کہ آپ کی جو مشکوۃ مکان پر ہے اس میں جو کچھ لکھا ہوا ہے وہ اگر صاف ہے اور کام آ سکتا ہے تب تو کوئی آنے والا ہو تو کتاب بھیج دیں اور اگر صاف لکھا ہوا نہیں ہے تو میری جماعت میں سے کوئی لینے کو تیار ہو تو قیمت سے بیچ کر پیسے بھیج دیں میں یہاں لے لوں گا تا کہ کچھ لکھنے کے کام آ سکے پھر جو کچھ آپ کی سمجھ میں آ سکے اور تو کیا عرض کروں۔

یہ خط سورت کے پتہ سے لکھا ہے خدا کرے کہ آپ سورت ہی میں ہوں۔ کب تک ہسپتال میں رہنا ہوگا تحریر فرماویں والد صاحب، بھائی صاحب وغیرہ کی خدمت میں سلام و دعا کی درخواست ہے۔ حضرت کی طبیعت ٹھیک چل رہی ہے ڈاک کا ہجوم بہت زیادہ ہے اب تو پرسوں شام سے پاکستانی ڈاک بھی شروع ہوگئی خدا ہی خیر کرے۔ مولوی سلیمان لکھ رہے ہیں اور مولوی غلام محمد عید الاضحیٰ کے بعد جانے کا کہہ رہے ہیں۔

ابھی آپ کا خط حضرت نے دیا اس میں میں نے لکھ دیا ہے اس سیاہ کار کے لئے ضرور بالضرور دعا فرماتے رہیں احقر تقریباً ہمیشہ معمول کے طور پر آپ کے لئے دعا کرتا ہے۔ مولوی معین الدین پرسوں کو پاکستان جا رہے ہیں بعد سلام جو کچھ ہوا ہو معافی کے لئے فرماتے ہیں۔ چھوٹی خالہ و دیگر خالاؤں کی خدمت میں بعد سلام دعا کی درخواست۔ اور کیا لکھوں؟ مولوی غلام محمد کی طرف سے بھی سلام قبول فرماویں۔

فقط والسلام

یوسف متالا،

مؤرخہ ۲۱رفروری، بروز دوشنبہ

﴿21﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ذیقعدہ ۸۵ھ/فروری-مارچ ۱۹۶۶ء

محترم المقام قبلہ مولوی عبدالرحیم صاحب زید مجدکم وکرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون، واضح ہو کہ آپ کا والا نامہ موصول ہوا تھا پڑھ کر واقعہ سے قلق ہوا افسوس سے کیا فائدہ سوائے دعائے مغفرت کے۔ آج بھائی غلام محمد صاحب کا مفصل خط ملا اور والدہ کے بھیجے ہوئے پیسے مجھے اب تک موصول نہ ہوئے انشاءاللہ پہونچ جائیں گے۔

دیگر یہ کہ آپ نے پیسوں کے بارے میں جو صورت لکھی اسکے متعلق مجھے کوئی اشکال نہیں البتہ ۲۵ روپے تو ماہانہ آتے ہیں اسکے بجائے ۳۰ بھیج دیا کرو تو انشاء اللہ میں اپنی طرف سے پانچ روپے نکال کر ۱۰ روپے آپ کے نام سے حضرت کی خدمت میں پیش کیا کرونگا کیونکہ تقریباً بیس روپے کی تو ضرورت ہوگی۔

مولوی غلام محمد کا آنا طے ہوگا تو انشاءاللہ تعالیٰ میں ضرور لکھوں گا ان کا آنا اب تک متعین نہیں ہے۔ حضرت شیخ مدظلہ کی طبیعت ملول ہی چل رہی ہے پھر بھی دن رات کے معمولات بحالہا ہیں والد صاحب کی علالت کے حال سے اور چچا جان کے حادثہ انتقال سے قلق کا اظہار فرما رہے تھے۔

میرے خیال میں آپ کے بارے میں حضرت شیخ کا یہی رجحان ہے کہ کسی عربی تعلیم میں مشغول ہو جائیں اگر چہ گھر والے تو مکان پر رہنے کو ترجیح دینگے خیر جو بھی مقدر ہو۔ ابھی بعد عصر کی مجلس میں خبر آئی کہ شیخ جی بڈھو کا انتقال ہوگیا دعاء فرمائیں اللہ مرحوم کو

جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عنایت فرماوے۔

ہولی کے موقع پر یہاں تو اطمینان رہا مگر اطراف میں کچھ مقامات پر فساد کے واقعات سنے گئے دعاء فرماویں۔ اللہ جل شانہ امن وامان قائم فرماوے اور موجودہ حالات کو درست فرماوے۔ میں نے ورسٹھی تعزیت کے لئے بھائی یعقوب کے نام خط لکھ دیا ہے۔

احقر کی کتابیں برابر اطمینان سے چل رہی ہیں اور مشکوۃ وجلالین کی کاپی لکھ رہا ہوں مشکوۃ کی مفصل تقریر جو کہ تقریباً ۱۰۰ کے قریب صفحات ہو چکے ہونگے اور جلالین میں کتاب اور حاشیہ کے علاوہ جو بات ہوتی ہے اسکو نقل کرتا ہوں۔ احقر کا ارادہ مشکوۃ شریف خرید کر مولوی یونس صاحب سے ان کی مشکوۃ لیکر اس میں جو کچھ لکھا ہے مکمل نقل کر لینے کا ہے۔ دعاء فرماویں اللہ جل شانہ مدد فرماوے میرے حق میں دعاء فرماتے رہیں یہاں مولوی اسماعیل مولوی غلام محمد اور بھائی شاہد وغیرہم سلام عرض کرتے ہیں تمام متعلقین خصوصاً چھوٹی خالہ سے بعد سلام دعاء کی درخواست۔ فقط والسلام

یوسف

22

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۷/ ذیقعدہ ۸۵ھ/ ۹/ مارچ ۱۹۶۶ء

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت عنایت نامہ پہونچا تم نے مدرسہ میں ناظرہ پڑھانا شروع کر دیا بہت اچھا کیا جب تک کوئی عربی کی تعلیم کا سلسلہ نہ ملے اس وقت تک ضرور کرتے رہیں البتہ اس کی تلاش رکھیں کہ کوئی جگہ عربی کی تعلیم کے لئے مل جائے والد صاحب کے افاقہ کی خبر سے بہت مسرت ہوئی کئی دن سے شدت سے انتظار تھا۔ عزیز

یوسف اور مولوی اسماعیل سے بھی بار بار دریافت کر رہا تھا کہ ان کے پاس کوئی اطلاع آئی ہو تمہارا خط اور یہ کارڈ عزیز مولوی یوسف کو دے رہا ہوں اگر کچھ لکھنا چاہیں گے تو لکھ دیں گے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم محمد عبداللہ غفرلہ، ۱۷/ذیقعدہ ۸۵ھ

از طرف بندہ زبیر الحسن وشاہد عفی عنہ سلام مسنون درخواست دعا وزیارت متمنی

﴿23﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۰ ذی الحجہ ۸۵ھ [۱۰ اپریل ۶۶ء]

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، تم اگر خط نہ لکھو تو میرے سر میں بھی کھجلی اٹھے کہ میں تمہیں خط لکھوں۔ اس کا مبنیٰ تو آپ کے گراں قدر ہدیہ کی واپسی تھی جس کو میں بعد میں لکھوں گا۔ آج کی ڈاک سے قریشی صاحب کا خط آیا کہ اپنی خیریت تار سے لکھو۔ تمہیں اس قسم کی چیزوں کا چونکہ یہاں کے قیام میں اہتمام بہت تھا اس لئے ۱: تو اس کی نقل بھیجنی ہے۔ آج کل پاکستان میں میری بیماری کی خبریں بہت پھیل رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے بڑے خطوط وہاں سے استفسار کے آرہے ہیں۔ ۲: کل مولوی اسماعیل نے آپ کی طرف سے یہ اطلاع دی کہ آپ نے ۱۰/روپیہ ہدیہ بھیجا ہے۔ میں نے کہا واپس کر دو انہوں نے کہا کہ حضرت خفا ہو جائیں گے۔ میں نے کہا بہت اچھا، خفا ہوں تو بیعت توڑ دیں بلکہ خفگی پر آپ ہی ٹوٹ جائے گی۔

پہلی تنخواہ کی تو دوسری صورت تھی اس وقت بھی مجھے گراں گذری تھی جیسا کہ اس

وقت لکھا تھا اگر آپ سیٹھ صاحب ہوتے تو اس سے زیادہ قبول کرتا اگر چہ تم اپنے آپ کو سیٹھ ضرور سمجھتے ہو کہ میری آمد پر ۵۰ ہزار خرچ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ مگر جن احوال کی بنا پر تم مجھ سے جدا ہو وہ میرے نزدیک نظر انداز ہونے کے قابل نہیں ہیں۔ تم جو کچھ میری نذر کرنا چاہا کرو وہ میری طرف سے اپنی اہلیہ محترمہ کی نذر کر دیا کرو کہ اس کی اور تمہاری پریشانی مجھے اپنی پریشانی سے زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے رزق کا دروازہ مفتوح فرماوے۔

مولوی سعید انگار کا خط آج کی ڈاک سے آیا۔ میں اس کا جواب براہ راست ہی لکھنا چاہوں تھا مگر جو روایات مجھے پہونچی ہیں ان کی بنا پر مجھے یہ گمان ہوا کہ میرے خط کے پہونچنے تک وہ غالبًا وہاں نہیں رہیں گے۔ اس لئے آپ کی معرفت وہ خط بھیج رہا ہوں۔ بعد ملاحظہ اگر وہ ہوں تو اہتمام سے ان تک پہونچا دیں اور اگر ابھی تک وہاں نہ پہونچے ہوں تو احتیاط سے رکھیں۔ اور اگر وہاں سے روانہ ہو چکے ہوں تب بھی احتیاط سے رکھیں اور جب ملیں اس وقت دے دیں۔ ورنہ مولوی تقی کے حوالہ کر دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد اسماعیل، ۲۰ ذی الحجہ
شب چہار شنبہ

﴿24﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: مولانا عبد الرحیم صاحب متالا

تاریخ روانگی: ۱۶/ربیع الاول ۱۳۸۶ھ/۳/جولائی ۱۹۶۶ء

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون! اس وقت تمہارا کارڈ ایک عشرہ کے بعد پہنچا اس سے پہلا کارڈ بخیر

رسی کا شنبہ کو ملا تھا,اس کے بعد آج دوشنبہ کو دوسرا ملا اور اس عشرہ میں میرے تین کارڈ جا چکے ہیں۔ یاد بے یاد میں اتنا فرق ہوتا ہے۔ ارادہ فوراً کارڈ لکھنے کا تھا مگر یوسف نے بتایا کہ ڈاک میں تمہاری خالہ کا خط بھی ہے,اس لئے لفافہ لکھوا رہا ہوں کہ اسی میں تمہاری خالہ کے خط کا جواب لکھوا کر یوسف کو دے دوں گا کہ وہ اپنا خط اور عزیزان مولوی اسماعیل، عبدالعزیز میں سے کوئی پرچہ رکھنا چاہیں گے تو اسی میں رکھ دیں گے۔

گاؤں والوں کے مدرسہ کیلئے اصرار پر تو کوئی پریشانی کی بات نہیں,محض مدرسہ اور ملازمت کیلئے گاؤں والوں کے اصرار کو بہانہ بنانا مناسب نہیں۔ یہ میں نے چلتے وقت بھی کہہ دیا تھا کہ کہیں عربی کی مدرسی مل جائے تو ضرور کر لینا۔معلوم نہیں کہ گاؤں والے تمہاری تنخواہ کیا تجویز کرتے ہیں۔

تمہارے جانے کے وقت ڈاک کا بہت ہی فکر تھا لیکن اللہ تعالیٰ مولوی اسماعیل کو جزائے خیر دے میرے اندازہ کے بالکل خلاف وہ بہت اچھی طرح نباہ رہے ہیں۔عزیز عبدالعزیز نے بھی ایک خط کا جواب از خود لکھ کر پیش کیا تھا بہت اچھا تھا,مگر چونکہ میرے خطوط میں عربی کی دعائیں اور عربی کے فقرے ہوتے ہیں اس کے علاوہ میں عبدالعزیز کے متعلق یہ چاہتا ہوں کہ اس کو کوئی فائدہ پہنچے۔اس کیلئے میں نے یہ طے کیا ہے کہ وہ قرآن شریف یاد کرے,کل سے شروع کر دیا ہے۔

دہلی کے فسادات کی یہاں کوئی خبر نہیں۔ نہ تو زبانی سننے میں آیا ہے اور نہ اخبارات سے کسی نے نقل کیا ہے۔عزیز مولوی انعام وغیرہ پرسوں آئے تھے کل صبح واپس گئے۔انہوں نے بھی فساد وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔آج بھی فریدی صاحب ایک بڑی جماعت کے ساتھ جس میں کلکتہ وغیرہ کے حضرات بھی ہیں انہیں بھی دہلی کے فساد کا کسی کو علم نہیں۔

تمہارا خط اور ساتھ ہی ڈاک میں خالہ صاحبہ کا بھی خط دونوں سن کر میں نے یوسف

سے کہا تھا کہ مولانا عبدالرحیم صاحب بالقابہ کی خدمت میں میری طرف سے ایک شعر لکھ دینا

کہ مراعاقبت نشاں نہ کرد

یہ حربہ ہم نے بھی بہت چلائے ہیں۔اور بارہا تمہیں اپنے اور حضرت نوراللہ مرقدہ کے خطوط کے واقعات سنائے ہیں۔اس کا وار آپ نے مجھ ہی غریب پر کیا۔

کیا گلے رقیب کے کیا طعنۂ اقربا

تو ہی اگر نہ چاہے بہانے ہزار ہیں

بہر حال نہایت طیب خاطر اور مسرت کے ساتھ تمہیں ملازمت کی اجازت ہے۔ البتہ یہ جی ضرور چاہتا ہے کہ عربی کی اونچی کتابوں کی کہیں جگہ مل جائے تو وہ استعداد کو بڑھانے اور باقی رکھنے کیلئے زیادہ مفید ہے۔محض محترمہ کا قرب یا خالاؤں کے اصرار سے علمی استعداد ضائع نہ ہو۔اہلیہ محترمہ اور خالہ کی خدمت میں سلام کہہ دیں۔

عزیز ابوالحسن اپنے سکول کے کام کیلئے حیدرآباد اور عزیز طلحہ کل کاندھلہ گیا ہوا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم محمد اسماعیل۔۱۶؍ربیع الاول ۶۶ ھ

25

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: مولانا عبدالرحیم صاحب متالا

تاریخ روانگی: ۲۰ ربیع الثانی ۸۶ ھ [۸؍اگست ۱۹۶۶ء]

عزیز گرامی قدر! عافاکم اللہ

بعد سلام مسنون، اس وقت تمہارا کارڈ بندے کے نام پہونچا جس کو میں نے

عزیز یوسف سلمہ سے سنا۔اس نے بیان کیا کہ خوداس کے نام آج کی ڈاک سے کارڈ آیا اور اس میں بھی یہی مضمون تھا جو میرے خط میں ہے۔تمہارے آپریشن کی خبر سے بہت ہی فکر ہے یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے کامیابی عطا فرماوے اور جلد صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔اگر چہ تم نے یہ لکھا تھا کہ جواب کی ضرورت نہیں لیکن میرا تو خود ہی تم کو پرسوں سے خط لکھنے کو جی چاہ رہا تھا۔

یہ ناکارہ بجز دعا کے اور کیا کرسکتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی تمہیں صحت عطا فرماوے۔یہ خط عزیز یوسف کو دے رہا ہوں تا کہ وہ اپنے خط کا جواب بھی اس پر لکھ دیں۔اپنی خالہ اور دوسرے اعزہ سے سلام مسنون کہہ دیں اور درود شریف کی تاکید سب کو کرتے رہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم غلام محمد،۲۰ ربیع الثانی ۸۶ھ

﴿26﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: مؤرخہ ۲۲/ ربیع الثانی ۸۶ھ [۱۰/اگست ۱۹۶۶ء] بروز چہارشنبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قبلہ مکرم، محترم المقام جناب مولانا عبدالرحیم صاحب زید مجدکم وکرم وشفی اللہ مرضکم

بعد سلام مسنون، عرض اینکہ خدا کرے کہ آج آپریشن ہوگیا ہو۔آج بدھ کی صبح کی نماز کے بعد دوبارہ میں نے حضرت کو یاد دلایا کہ آج آپریشن کا دن ہے تو فرمایا کہ بہت ہی

اچھا کیا تو نے یاد دلا دیا۔ خیر خط ملتے ہی ضرور خیریت کا کسی سے خط لکھوا دیں۔ میں اب تک افریقہ خط نہیں لکھ سکا۔ آج کل میں انشاء اللہ لکھ دوں گا۔

یہاں پر سب ہی کو بہت زیادہ قلق ہے۔ گویا اپنے ہی گھر کا کوئی آدمی بیمار ہے اس طرح سب پوچھتے رہتے ہیں۔ مولانا کفایت اللہ صاحب سورت آپ کی بیمار پرسی کے لئے آنے کا ارادہ کر رہے ہیں مگر اب تک کچھ متعین نہیں کہ کب آئیں گے۔ آنے سے قبل انشاء اللہ میں خط لکھ دوں گا۔

احقر کی طبیعت بہت ٹھیک ہے۔ بس یہ محض حضرت کا تصرف ہے کیونکہ پچھلے سالوں کی بہ نسبت میری طبیعت بہت ٹھیک چلتی ہے۔ حضرت مدظلہم نے اولاً مجھ سے پوشیدہ طور پر فرمایا تھا کہ چھتری لے آنا پیسے میں دے دوں گا بعد میں ہم تینوں اور مولوی عبداللہ سب کو چھتری کے پیسے دے دیئے۔ حضرت کی شفقتوں کو کہاں تک شمار کیا جاوے۔

دو تین روز قبل کھانے کے بعد سب کو بھیج کر مجھے تنہا رکھا اور مجھے اور مولوی طلحہ، مولوی ہارون کو خوب آم کھلائے اور پھر بعد میں مٹھائی کھلائی۔ کھانے پینے غرض ہر چیز میں حضرت کی بے حد شفقتیں ہیں اللہ جل شانہ قدردانی نصیب فرما کر اس کو دارین کی فلاح و بہبودی کا ذریعہ بناوے۔

حضرت نے مجھ سے آپ کا خط آیا تو پوچھا کہ میں لفافہ لکھوں یا کارڈ؟ تو کہے تو پندرہ والا لفافہ لکھ دوں۔ پھر غلطی سے مجھ سے لفافہ زبان سے نکل گیا جس کی بنا پر یہ لفافہ حضرت نے لکھ دیا ورنہ مجھے کوئی بات تو لکھنی نہ تھی۔ امتحان کے لئے بہت دعا فرماویں۔ گذشتہ امتحان کی طرح حضرت تو چلے جاتے ہیں تو میرے لئے یہاں مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ بہت ہی پریشانی رہتی ہے۔ اس بنا پر گذشتہ مرتبہ پرچوں میں کچھ گڑبڑ بھی ہوئی۔ اس لئے دعا فرماویں کہ **اللہ تعالیٰ حضرت کا مجھے ایسا عشق نصیب فرماوے کہ جس سے کاموں میں کچھ خلل** [نہ] آوے۔

حکیم الیاس کا چھوٹا بچہ عباس جس کو دم کرنے حضرت صبح کی نماز کے بعد تشریف لے جایا کرتے تھے کچھ روز ہوئے انتقال کر گیا۔تقریباً دس ماہ کی عمر تھی۔مولوی طلحہ صاحب بہت زیادہ پوچھتے رہتے ہیں۔بس اور کیا لکھوں، یہاں سب خیریت ہے۔

فقط والسلام

یوسف

﴿27﴾

از: مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: رجب ۱۳۸۶ھ/ اکتوبر-نومبر ۱۹۶۶ء

قبلہ مکرم المقام محسنم مولوی عبدالرحیم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون، آپ کے نام حضرت کے ارشاد کے تحت احقر نے خط لکھ دیا وہ ابھی سپرد ڈاک نہ کیا تھا کہ حضرت نے آپ کا کارڈ اور جوابی کارڈ عنایت فرمایا جس پر کچھ تعجب ہوا کہ والد صاحب کی اب تک ہسپتال سے واپسی کیوں نہ ہوئی کیونکہ مولوی ریاض بتا رہے تھے اب آپریشن کے بعد پندرہ بیس روز رہنا ہوگا اور اب تو اس سے بھی زائد ہو گئے خیر اس خط کے ملتے وقت انشاءاللہ واپسی ہو چکی ہوگی۔

دیگر یہ کہ دوسرے کارڈ میں مولوی منور صاحب نے کچھ تحریر فرما دیا ہے اور ویسے بھی احقر کے ساتھ بہت اچھا تعلق ہے۔حضرت آپ کے متعلق آپ کے جانے پر اور واپس نہ ہونے پر اظہار افسوس فرماتے رہتے تھے اور کل بھی جب یہ لکھ کر مجھے دیا تو بہت قلق کا اظہار فرماتے تھے اور فرمایا کہ میں تو اس سے بھی بڑھا ہوا تھا کہ جب ابتدا میں یہاں سے مکان گیا

تو اٹھارہ سال کے بعد حاضر ہوا تھا۔ الخ۔

لیکن بھائی صاحب اب تو ایک سال کی امید بھی نہیں۔ ایک دو روز پر حضرت شیخ مدظلہم وہ کلکتہ والے حاجی غلام رسول صاحب کے ساتھ تذکرہ فرما رہے تھے اسی اثناء میں حضرت کے اس اخیری سفر حج میں اذهب الى الهند فاذا جاء وقتك نطلبك والا واقعہ جو پیش آیا تھا اس کو لوٹایا اور فرمایا کہ میں کچھ آنے کے لئے تھوڑا آگیا تھا۔

نیز آپ کو معلوم ہے کہ اسی رمضان کی اخیر کی شب میں شاید بعد التراویح کی مجلس میں فرمایا تھا کہ یہ میری آپ حضرات سے الوداع ہے غرض کہ ان تمام واقعات وارشادات سے خدا نہ کرے آئندہ رمضان کی بھی امید نہیں ہے اور کل ہی تقریباً ۱۲ بجے غسل کے لئے کپڑے نکال رہے تھے ہم لوگ پاؤں مبارک دبا رہے تھے تو فرمایا کہ عشاق (حاجی) کی حاضری شروع ہوگئی یہ فرما کر اردو کا ایک شعر 'گر اجازت ہو تو حاضر ہو جاؤں' بار بار آواز کے ساتھ پڑھتے جاتے تھے اور خوب روتے جاتے تھے حتی کہ پھر نہ بول سکے اور گریہ شروع ہو گیا۔

اس لئے آپ ہمت کرلو اور آنے کے لئے عزم کرلو کہ اخیری سال حضرت کی خدمت میں گذر جائے جب اتنے سال ہو گئے تو اب کچھ ماہ کے خرچ سے کیا ہو جائے گا یہ صرف اس لئے لکھا کہ میں تو اپنی بدقسمتی کیا بلکہ نااہلیت کی بنائی پر بالکل ہی محروم ہوں اور نہ تو کچھ ذکر و شغل ہے اور نہ تو تعلیم میں کچھ زیادہ انہماک ہے کچھ نہیں بس ایسے ہی دن گذر رہے ہیں۔

یہاں دوسرے لوگ خصوصاً مولوی اسماعیل وغیرہ بہت کچھ لے رہے ہیں خاص کر مولوی غلام تو بہت ہی مشغول رہتے ہیں۔ آپ نے اور انہوں نے جو معمولات [شروع] کئے تھے وہ تمام کے تمام حتی کہ چھوٹے معمولات میں بھی شاید ہی کوئی ناغہ ہوتا ہو اور اب تو اس میں لگ گئے ہو تو اور کچھ صحبت میں رہ لو۔

خدا کرے کہ مجھ سیاہ کار کے لئے آپ ہی باعث فخر ہو جاؤ ان کو ہرگز تکلفات نہ سمجھیں۔ فقط یوسف

ضرور دعا فرماویں

....لیکن جب اللہ ستار ہے تو حضرت بھی میری سیاہ کاریوں کی ستاری فرما کر بہت کچھ بظاہر شفقت فرماتے ہیں۔

﴿28﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: [رجب ۱۳۸۶ھ/ اکتوبر-نومبر ۱۹۶۶ء]

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔ گذارش اینکہ احقر کا ارادہ اتوار یا پیر کو جانے کا تھا لیکن حضرت شیخ دام ظلہ نے تحریر فرمایا کہ آنے میں جلدی نہ کریں۔ آج کل یہاں بارش بالکل نہیں ہوئی جس کی وجہ سے گرمی بہت شدت سے ہے اور لو خوب چل رہی ہے اس لئے احقر نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا اب انشاء اللہ اتوار کی صبح کو واپسی کا ارادہ ہے۔

احقر سنیچر کی صبح کی گاڑی سے انشاءاللہ راندیر آئے گا اور وہاں سنیچر اور اتوار کی درمیانی رات میں ۳ بجے رات کو دہرادون سے واپس سہارنپور انشاء اللہ جائے گا اس لئے آپ براہ کرم آج ہی شام کو کمال الدین کو سورت بھیج دیں اور کنسیشن بنوالیں اور ساتھ ہی سیٹ ریزرو کرالیں۔ آپ اس کو تاکید کریں نہیں تو وہ آج کل پر ٹالتے رہیں گے اور خدانخواستہ پھر میرے لئے مشکل ہو جائے گا اگر ہو سکے تو آپ خود ہی ان کو لے کر سورت جاویں تا کہ کوئی اشکال نہ رہے سیٹ ضرور ریزرو کرالیں۔

چھوٹی خالہ بخیر ہیں دعا وسلام عرض کرتی ہیں بمبئی جانے کا داؤد ماموں کے ساتھ کچھ پروگرام بن رہا ہے دعا فرماویں اللہ جل شانہ کامیابی نصیب فرماوے میں اور تو کیا عرض کروں نان کھٹائی وغیرہ تیار رکھیں اور دوا حفاظت سے رکھیں۔ فقط والسلام

احقر عبدالرحیم بن سلیمان

﴿29﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: نامعلوم

تاریخ روانگی: ۱۸؍رجب ۸۶ھ [یکم؍نومبر ۱۹۶۶ء]

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت عنایت نامہ پہونچا لیکن جواب کے لئے جو آپ نے ٹکٹ رکھا وہ عدالتی رسیدوں کا ہے ڈاک کا نہیں اور اس ناکارہ کو اللہ کا فضل ہے کبھی عدالتی کاموں سے واسطہ نہیں پڑا۔ لیکن مولوی نصیر الدین صاحب نے یہ ٹکٹ یہ کہہ کر لے لیا کہ میں کام لے آؤں گا۔ اس لئے لفافہ کا جواب لکھوا رہا ہوں ورنہ میرا خیال تو یہ تھا کہ کارڈ پر مختصر لکھوا دوں گا۔

تمہارے خط سے قلق ہوا اس لئے کہ تمہارے ساتھ شروع میں بہت ہی امیدیں وابستہ تھیں اور ابتداء میں تم نے بہت زور کی ترقی بھی کی تھی نسبت کے متعلق تو یہ ناکارہ رمضان المبارک کی مجلس میں عشاء کے بعد بہت مفصل بیان کر چکا ہے۔ **نسبت کی چار قسمیں ہیں** اس رمضان میں آپ کی آمد ہوئی اور آپ یاد رکھیں گے تو پھر بھی کہہ دوں گا۔ اس لئے کہ یہ ناکارہ ایک مرتبہ اس مضمون کو اس واسطے بھی کہا کرتا ہے کہ اکثر دوستوں کو خیال لگا رہتا ہے۔

نسبت انعکاسی تو ذکر شغل کے اہتمام سے بہت جلد شروع ہو جاتی ہے اس سے اوپر کا درجہ نسبت القائی کا ہے وہ بھی بہت جلد مشائخ کی توجہ سے اکثر حاصل ہو جاتی ہے اور تم پر تو

اس ناکارہ کے علاوہ حضرت اقدس رائے پوری نوراللہ مرقدہ کی بھی بہت خصوصی توجہ رہی اور اس توجہ کا اثر تھا کہ تمہیں یاد ہوگا کہ ایک مجلس میں مولانا اشفاق رائے پوری صاحب نے اس کا اظہار بھی کردیا تھا اور اس ناکارہ کے نزدیک وہ اظہار قبل از وقت بھی تھا اور آپ کے لئے مضر بھی ہوا۔ اس لئے کہ نسبت جونسی بھی حاصل ہوجاوے اس کا حصول تو بہت آسان ہے اور بہت جلد ہوجاتا ہے لیکن اس کا تحفظ اور بقاء بہت مشکل ہے

؎ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

حضرت تھانوی نوراللہ مرقدہ کی تحریرات میں آپ نے بہت کچھ دیکھا لیکن خلفاء کی فہرست میں آپ نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ ہر سال حضرت ایک آدھ کے متعلق یہ بھی تحریر فرمادیا کرتے کہ یہ چونکہ دوسرے مشاغل میں لگ گئے اس لئے ان کا نام خلفاء کی تحریر سے خارج کردیا گیا۔ اس ناکارہ کو بھی بہت سے دوستوں کے ساتھ یہ تجربات ہوتے رہتے ہیں کہ وہ ایک زمانہ تک خوب کام کرتے ہیں اور خوب ترقیات ہوتی ہیں لیکن اس کے بعد ان میں کچھ تو مشاغل کے ہجوم کی وجہ سے اور کچھ شیطان کے حملے کی وجہ سے [کہ وہ ان میں] عجب خودنمائی اور اپنی برتری کا ایسا وسواس پیدا کرتا ہے کہ ترقی سے روک دیتا ہے۔

اس لئے مشائخ کا دستور یہ ہے کہ حصول نسبت کے بعد جلد اجازت نہیں دیتے بلکہ پختگی کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ اس کے بعد جن کو اللہ جل شانہ ترقیات سے نوازنا چاہتے ہیں اور ان سے کوئی کام لینا چاہتے ہیں تو ان کی استعداد بڑھتی چلی جاتی ہے اور جن سے یہ خدمت نہیں لینی ہوتی وہ نسبت تک پہونچ کر بھی معطل ہوجاتے ہیں۔

یہ آپ نے غلط لکھا کہ احوال کا مبنیٰ نسبت ہے۔ احوال تو شروع ہی میں شروع ہوجاتے ہیں اور نسبت اخیر میں پیدا ہوتی ہے۔ نسبت کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ القاء سے ہی پیدا ہو بلکہ سب سے **ابتدائی درجہ تو کثرت اذکار سے پیدا ہوتا ہے**۔ القاء کا درجہ اس کے بعد

کا ہے اس نا کارہ کی تو آپ کے اکابر کی وجہ سے انتہائی تمنا ہے کہ آپ اپنے بڑوں کا نعم البدل بنیں۔ مگر اس نا کارہ کی صرف تمنا سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ آپ کی محنت سے ہوتا ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے ایک موقعہ پر ایک آدمی سے پوچھا تھا کہ مانگ کیا مانگے ؟ انہوں نے عرض کیا کہ جنت میں آپ کی رفاقت۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کثرت سجود سے میری مدد کیجیو۔

اس میں سب سے بڑی بات اپنا غصہ اور بڑائی نکالنا ہے اور یہ دونوں چیزیں بہت ہی دیر میں نکلتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ میری بھی حفاظت فرمائے اور آپ کی بھی۔ بزرگوں نے لکھا ہے کہ سالک سے جو سب سے آخر میں عیب نکلتا ہے وہ حب جاہ ہے۔ ہم لوگ اپنے آپ کو ہر وقت حقیر فقیر نا کارہ کہتے رہتے ہیں، لیکن یہ چیزیں بجائے زبان کے اپنے دل میں ہوں تو زیادہ اچھا ہے۔

بہر حال اس نا کارہ کو آپ کے لئے دعا اور توجہ سے بالکل دریغ نہیں بلکہ اس کا ہمیشہ قلق رہا کہ آپ بہت اونچی پرواز کرنے کے بعد پھر نہ معلوم کا ہے میں پھنس گئے۔ اللہ تعالیٰ اس سیہ کار کو بھی کسی قابل بنادے اور آپ کو بھی۔ اہلیہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ نا کارہ ان کے لئے بھی دعا کرتا ہے۔ درود شریف کی کثرت مکارہ سے حفاظت، مقاصد کی کامیابی اور دارین کی ترقیات کا ذریعہ ہے آپ بھی اہتمام کریں، گھر والوں اور دوستوں کو بھی اس کی تاکید کریں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۱۸/ رجب ۸۶ھ، چہارشنبہ

﴿30﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۲ر شعبان ۸۴ھ/ ۱۵ر نومبر ۱۹۶۶ء

ماوائے دارین مرشد پاک صاحب دامت برکاتکم!

بعد سلام مسنون، مؤدبانہ گذارش یہ ہے کہ کئی روز سے ایک مشورہ کا ارادہ کررہا تھا مگر ہمت نہ پڑی اس لئے یہ عریضہ ارسال خدمت ہے۔

حضرت اقدس کے ساتھ نظام الدین جانے کو جی چاہ رہا ہے لیکن ایک دو باتیں مانع ہورہی ہیں ایک تو یہ کہ آپریشن کا ورم ابھی باقی ہے دوسرا یہ کہ گاہے گاہے درد بھی ہوجاتا ہے اس لئے ڈر اس بات کا ہے کہ خدانخواستہ سفر میں کوئی بات پیش آجاوے تو دقت ہوگی۔ احقر جب گھر سے آیا تھا تو سورت پہونچتے ہی تکلیف شروع ہوگئی تھی پھر وہاں سے دوالیکر چلا اس کے باوجود یہاں پہونچنے کے بعد ۵-۴ روز بہت بخار اور تکلیف رہی اس لئے میرا ارادہ یہ ہورہا ہے کہ نظام الدین ملتوی کردوں اور آئندہ جمعہ تک ایک ہفتہ کا اعتکاف یہیں کرلوں باقی جو حضرت کا مشورہ ہو۔ فقط والسلام

صحت کی دعا فرماویں۔ سگ آستانہ عالی، عبدالرحیم، ۲ر شعبان ۸۴ھ

﴿31﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: نامعلوم

تاریخ روانگی: ۴ شعبان ۸۶ھ [۱۷نومبر ۱۹۶۶ء]

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، آپ کا بہت طویل خط پہنچا۔ آپ کو میری

بیماری کا حال معلوم ہے کہ آنکھوں سے بالکل معذور ہوں۔ بڑی مشقت سے آتشی آئینے کی مدد سے پڑھتا ہوں۔ آپ نے اس سیہ کار کے لئے جو سنا وہ بالکل غلط سنا۔ **میں بلاتواضع وتصنع بہت سی مرتبہ ختمات میں اس لئے نہیں جاتا کہ میری وجہ سے اوروں کی دعائیں رد نہ ہو جائیں لیکن اوروں کو چونکہ اہمیت اس ناکارہ کی زیادہ ہوتی ہے اس لئے اس مجبوری کو جاتا ہوں۔**

حضرت اقدس رائپوریؒ ایک مرتبہ چلے کے لئے پیران کلیر تشریف لے گئے تھے۔ بہت دیر مراقبہ کیا وہاں سے بار بار القا ہوتا رہا، اپنا اپنا کرنا، اپنا اپنا بھرنا۔ غالباً حضرت اقدس رائپوریؒ سے آپ نے سنا ہوگا۔ خود مجھے میرے حضرتؒ نے ایک مرتبہ خط میں لکھا تھا کہ میری مثال کنویں کے نل کی سی ہے پانی کھینچنے والا جس قوت سے کھینچتا ہے، مبدا فیاض سے اسی قدر عطا ہوتا ہے۔ میں تو صرف نل کی طرح واسطہ ہوں۔ حقیقت بالکل یہی ہے۔

تمہارا یہ لکھنا کہ میں تبلیغی کام کو اپنی ترقی وتنزل کا سبب سمجھتا ہوں بالکل صحیح ہے اور یقیناً تبلیغی کام بہت ہی ترقیات کا سبب ہے اور جتنی بھی آپ اس میں کوشش کریں انشاء اللہ موجب ترقی ہے لیکن اس کے ساتھ دو چیزوں کی رعایت ضروری ہے ایک یہ کہ اس سے نہایت خائف رہنا چاہئے کہ اس سے کوئی شائبہ عجب کا پیدا نہ ہو کہ دینی کام بالخصوص تبلیغی کام کرنے والوں کے لئے شیطان اس راستے سے بہت زور دکھاتا ہے اور دوسرے **اس کام کے لئے بجلی کے مرکز پاور ہاؤس نظام الدین سے کنکشن نہایت ضروری ہے۔**

اس سے مسرت ہوئی کہ آپ نے ماہ مبارک میں آنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ سہولت کے اسباب پیدا فرمائے۔ اہلیہ محترمہ اور بچوں سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم۔ ۴ شعبان ۸۶ھ

﴿32﴾

از: مولانا محمد سعید صاحب رحمہ اللہ، مہتمم جامعہ حسینیہ، راندیر

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوش وخرم رکھے۔ فضائل درود شریف پچیس عدد خرید لیں اور اس طرف آنے والے کوئی صاحب بعد رمضان آویں تو ہمراہ روانہ کردیں کتنے پیسے بھیجے جاویں؟ فضائل قرآن اچھی چھپی یا نہیں دہلی مرکز کے کتب خانہ سے عکسی چھپی ہے سہارنپور والی جونئی چھپنے والی تھی اس سے اچھی تیار ہوئی ہو تو مطلع کرنا۔ موقع دیکھ کر حضرت مدظلہ کی خدمت میں سلام اور دعا کی درخواست میرے لئے بچوں کے لئے اور جامعہ کے لئے کرتے رہنا۔ خود خط اس لئے نہیں لکھا کہ حضرت جواب کی تکلیف فرماویں گے سب ساتھیوں سے سلام۔

محمد سعید راندیری

﴿33﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۱ر شوال ۸۶ھ [۲۲ر جنوری ۱۹۶۷ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارے دو خط ایک بندے کے نام اور ایک عزیز مولوی عبدالرحیم کے نام پہونچے۔ اور چونکہ عزیز عبدالعزیز اس وقت جارہا ہے

گاڑی کا وقت قریب ہے اس لئے مختصراً لکھوا رہا ہوں۔ معلوم نہیں تم نے مدرسہ میں خط بھیج دیا یا نہیں؟ اگر نہ بھیجا ہو تو فوراً ایک خط ضرور بھیج دو۔ میں نے چلتے وقت بھی تم سے بہت تقاضا کیا تھا کہ شروع شوال میں کارڈ بھیج دیں۔

عزیز عبدالعزیز کے ساتھ ۲۰ عدد گنے ارسال ہیں۔ خدا کرے خیریت سے پہونچ جاویں۔ اگر آم تم ساتھ نہ لا سکو تو کسی معتبر کے ہاتھ بعد میں بھیجنے کا انتظام کرتے آنا۔ جتنے سہولت سے لا سکو لے آنا۔ مجھے تو واقعی ان چیزوں کا شوق نہیں لیکن موسم نہ ہونے کی وجہ سے یہاں کے لوگوں کو بہت ہی زیادہ اعجوبہ معلوم ہوا اور وہ چونکہ بہت قلیل تھے اس لئے آٹھ آٹھ آدمیوں میں [بھی] ایک ایک نہ آسکا۔ ہمارے گھر والے تو بالکل ہی رہ گئے۔ ایک تجویز کیا تھا وہ بھی غلطی سے کسی کے پاس چلا گیا۔

میرا خیال یہ ہے کہ ابھی آنے میں عجلت نہ کرو۔ دو چار دن تاخیر ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔ اس لئے کہ پھر سال بھر جانا نہیں ہوگا اور سبق میں ابھی تاخیر ہے۔ البتہ خط نہ لکھا ہو تو فوراً لکھ دو۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم۔ ۱۱ر شوال ۸۶ھ

﴿34﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: جناب الحاج محمد سلیم صاحب، مکہ مکرمہ (۱)

تاریخ روانگی: ۲۵ر شوال ۸۶ھ [۵ر فروری ۱۹۶۷ء]

منی السلام علیٰ من لست أنساه ولا یمل لسانی قط ذکراه

إن غاب عنی فإن القلب مسکنه ومن یکن بفؤادی کیف انساه

وصل کی بنتیھیں اِن باتوں سے تدبیریں کہیں　　آرزوؤں سے پھرا کرتی ہیں تقدیریں کہیں
التفاتِ یار تھا اِک خوابِ آغازِ وفا　　سچ ہوا کرتی ہیں اِن خوابوں کی تعبیریں کہیں
بے زبانی ترجمانِ شوقِ بے حد ہو تو ہو　　ورنہ پیشِ یار کام آتی ہیں تقریریں کہیں
تیری بے اعتنائی کو آخر یہ کیا خیال آیا　　کہ میری پرسشِ احوال کو بچشمِ اشکبار آئیں

مکرم محترم الحاج محمد سلیم صاحب مدفیوضکم !

بعد سلام مسنون، اس ناکارہ کے حج کا مسئلہ محرم میں طے ہو چکا تھا اور متفقہ فیصلہ یہ قرار پا چکا تھا کہ عزیزان کے امسال سفر کے دوران میں اس ناکارہ کا اگر نظام الدین نہیں تو سہارنپور رہنا ضروری ہے۔ جس کی اطلاع یکے بعد دیگرے متعدد خطوط میں بھائی شمیم کو بھی کردی تھی اور دوسرے احباب کو بھی پوچھنے پر یہی کہتا رہا۔ سارے سال دوستوں کے بے حدو حساب منامات اور مکاشفات اس ناکارہ کے حج کے متعلق پہنچتے رہے اور میں سب کو یہ جواب لکھواتا رہا کہ خواب یا مکاشفہ میں زمانہ متعین نہیں ہوتا۔ حضرت یوسف علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام کے خواب کی تعبیر تو نہ جانے کتنے سال میں جا کر پوری ہوئی۔ اور خود سید البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمرہ والے خواب کی تعبیر ایک سال بعد پوری ہوئی۔

پچھلے صفحہ کا حاشیہ:

(۱) مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے مہتمم: انہوں نے ماہ مبارک میں ایک خواب دیکھا کہ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ مکہ مکرمہ تشریف لائے ہیں اور جبل ابی قبیس پر ان کا قیام ہے۔ چونکہ اس سال اکابر تبلیغ کی حج کے لئے مکہ تشریف آوری ہونی تھی، اس کی تعبیر انہوں نے یہ لی کہ شیخ رحمہ اللہ کو بھی خصوصی دعوت نامہ بھیجنا چاہیے چنانچہ انہوں نے ازخود حضرت شیخ رحمہ اللہ کیلئے ویزا ٹکٹ وغیرہ تیار کر کے نظام الدین بھیج دیا۔ شیخ کو یہ مؤکد دعوت نامہ موصول ہوا تو اس پر یہ مکتوب تحریر فرمایا۔ بعد ازاں اسی سال شیخ رحمہ اللہ بلا کسی سابقہ تیاری کے اچانک سفر حج پر تشریف لے گئے۔ (دیکھئے آپ بیتی نمبر ۳ پانچواں حج)

حضرات نظام الدین بھی بالخصوص مولوی عبید اللہ، مولوی محمد عمر صاحب بھی بعض مرتبہ اس قرارداد پر نظر ثانی کا تذکرہ کرتے رہے۔ میں یہی کہتا رہا کہ جو چیز ایسے مشورہ میں جس میں مکہ، مدینہ، کلکتہ، بمبئی، ہند و بیرون ہند کے بڑے مجمع نے طے کیا اس میں اب بار بار سوچ و بچار مناسب بھی نہیں اور جب اتنے بڑے مجمع نے اپنے مصالح کے تحت اس کو طے کیا تو میں اور تم اس میں تغییر کر دیں یہ مناسب نہیں۔

نہایت یکسوئی کے ساتھ یہ اوقات گذر رہے تھے کہ آپ کا ۲۶ جنوری کا دیا ہوا تار ۲۹ کو مجھے ملا۔ اس نے معاً طبیعت میں ایک ہیجان پیدا کر دیا۔ گذشتہ مناظر ایک ایک ہو کر دل میں اور آنکھوں میں گھومنے لگے ؎

تمہاری بزم کے منظر جو یاد آتے ہیں — نظر کے سامنے تصویر کھینچ جاتے ہیں

اندھیر ہوتی ہے دنیا کبھی نگاہوں میں — کبھی مژہ پر ستارے جھلملاتے ہیں

طبیعت نے بے چین کر دیا۔ آپ نے بھی ایسے تنگ وقت اظہار توجہ والتفات فرمایا کہ اب تو وقت بھی نہیں۔

عزیز مولوی یوسف صاحب مرحوم کے دور میں بھی اس ناکارہ نے اپنے امراض کی وجہ سے معذرت کر دی تھی لیکن مرحوم کے ظاہری زور کے علاوہ باطنی توجہات نے اتنا زور دکھایا کہ پاسپورٹ بھی کرامت ہی سے بنا تھا۔ اب میری حالت اس سے بہت آگے ہے اس کے باوجود میں نے عزیز مولوی انعام سلمہ سے کہہ دیا تھا کہ اگر تم یوں کہو کہ یوسف کے ساتھ چلا گیا اور میرے ساتھ نہیں تو میں انشاء اللہ مرتا مرتا بھی تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔ لیکن عزیز موصوف نے میری حالت کے علاوہ دوسری بعض وجوہات کی بنا پر اس ابتدائی مشورہ میں یہ اطمینان بھی دلا دیا تھا کہ میں اصرار نہیں کروں گا۔

اس کے باوجود عزیز موصوف ہی نے کہا کہ احتیاطاً پاسپورٹ وغیرہ تو ضرور تجدید

کرالینا چاہئے کہ جیسا وقت پر موقع ہو۔ میں نے کہا بڑی خوشی سے لیکن اگر یوں کہا جائے کہ منجانب اللہ فیصلہ امسال نہ جانے کا تھا تو بے محل نہ ہوگا۔ اس لئے کہ جو پاسپورٹ ظاہری اسباب کے خلاف ایک دن میں بن گیا تھا وہ اب تجدید کے وقت گم ہوگیا۔ یہاں کے احباب ابوالحسن، حافظ صدیق وغیرہ نہایت وثوق اور شدومد سے کہتے رہے کہ مولانا انعام صاحب کے ہاتھ میں ہم نے خود دیا مگر مولانا انعام صاحب فرماتے ہیں کہ میں لے کر نہیں آیا۔ تلاش یہاں بھی خوب کیا گیا اور نظام الدین میں بھی ان احباب نے خوب تلاش کیا مگر وہ نہ مل سکا۔

بابو عیاض صاحب نے عزیز ابوالحسن صاحب سے فوٹو منگوائے کہ دفتر سے اس کی نقل حاصل کی جائے لیکن اب تک اس کی کوئی تکمیل نہ ہوسکی۔ البتہ تمہارے اس خط نہ لکھنے کی تلافی نے ایک ہنگامہ مجھ بے چین کے دل میں پیدا کر ہی دیا ؎

آنکھ لگنے لگی ستاروں کی کاش مجھ کو بھی نیند آجائے
اب میرا آشیاں چمن میں نہیں فصل گل سے کہو کہ لوٹ آئے
اُف رے سعی تلاش کا انجام پھول ڈھونڈھے تو خار ہاتھ آئے

ایک طرف تو اہل بمبئی کے خطوط کا اژدھام شروع ہوگیا کہ تیرے ساتھ کتنے آدمی ہوں گے؟ کب پہنچے گا؟ بمبئی کتنا قیام ہوگا؟ دوسری طرف یہاں سے بمبئی تک کے راستے کے احباب کے خطوط نے ایک تلاطم پیدا کر رکھا ہے کہ ایک دن کو یہاں، دو دن کو یہاں اور یہ ناکارہ اس سوچ میں پڑ گیا ہے کہ مشائخ سلوک کا متفقہ ارشاد ہے کہ بے طلب اگر کوئی چیز ملے اور اس کو کوئی رد کردے تو پھر طلب پر بھی نہیں ملتی۔ اس سے بہت ڈر لگ رہا ہے کہ آپ کا یہ کرم اور میری یہ تقصیر کہیں دائمی حرمان کا سبب نہ بن جاوے۔

اس کے ساتھ آپ بھی سمجھیں کہ مدینہ پاک کی حاضری کا اگر انداز پیدا ہوجاوے اور اس کے اسباب بے طلب مہیا ہونے لگیں تو طبیعت پر کیا گذرے گی ؎

إذا ذكرتك والشوق يقتلني وارقتني احزان واوجاع
وصار كلي قلوبا فيك دامية للسقم فيها وللآلام اسراع

ہوا ٹھنڈی جو آتی ہے نکل کر ان کے کوچے سے
نکل جاتی ہیں سرد آہیں میرے ٹوٹے ہوئے دل سے

بہر حال اب تو کالمیت فی ید الغاسل بن رہا ہوں اور اس کا منتظر ہوں کہ اگر شعبان میں اس سیہ کار کا نام عشاق کی فہرست میں آچکا ہے تب تو انشاء اللہ حاضری ہے ہی۔ اس لئے کہ اسباب بھی مسبب الاسباب کے قبضہ میں ہیں اور اگر میری بداعمالیاں غالب ہیں تو میں اور آپ لاکھ کوشش کریں کچھ نہیں ہوسکتا۔ نفس وشیطان بھی حیلے اور مکائد جو مانع حاضری ہیں ایک ایک کر کے سامنے لاتے ہیں۔

[سب سے] اہم مسئلہ تو مدرسہ کی بخاری شریف کا ہے ایک صاحب جو دوسرے مدرسہ میں حدیث کے مدرس ہیں وہ صرف بخاری شریف کی وجہ سے اپنے مدرسہ سے یہ درخواست دے کر آئے ہیں کہ اگر رخصت منظور نہ ہو تو یہی استعفاء ہے اور بھی متعدد احباب یہ سمجھ کر کہ یہ چراغ سحر ہے دوسرے مدارس سے آئے ہیں۔ ایک میرے مخلص (۱) جو اپنے مدرسہ میں بڑے ہی محبوب تھے وہاں کے اکابر کو ناراض کر کے آئے ہیں اس کے ساتھ لامع ایسے موقع پر پہنچ گئی ہے کہ اس کے ختم ہونے کی میری بھی تمنا ہے کہ قریب پہنچ گئی ہے۔ اور یہ طبیعت گوارا نہیں کرتی کہ خواب دیکھ کر بھاگ آؤں۔ اگر حاضری ہو تو پھر کچھ دنوں وہاں کی خاک بھی نصیب ہونی چاہئے۔ دعا آپ بھی فرماتے رہیں۔ اس ناکارہ نے بھی استخارے تو محرم ہی سے شروع کر دیئے تھے۔ آپ کے تار کے بعد ایک ایک دن میں کئی کئی دفعہ شروع کر دیئے۔ کل کی ڈاک سے آپ کا رجسٹری اور بغیر رجسٹری دونوں خط مؤرخہ ۱۵ر شوال بیک

(۱) مراد ہمارے حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ ہیں۔ دیکھئے مکتوب نمبر 17

وقت یہاں کی ۲۳رشنبہ کو ملے۔ یہاں تو شنبہ کی ۲۳رمتعین ہے مگر آپ کے دونوں خطوط پر جمعرات ۱۵شوال لکھا ہوا ہے لیکن ڈاکٹر اسمعیل صاحب جو تقریباً ایک ہفتہ سے یہاں مقیم ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے خود بدھ کے دن مدینہ منورہ میں عید پڑھی اور اسی دن مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ میں تو کوئی سے کو بھی غلطی پر نہیں کہہ سکتا۔ دونوں مکہ میں مبارک جگہ کے رہنے والے ہیں۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ بھائی شمیم بھی مفصل خط کا ارادہ کر رہے ہیں۔ ان سے بعد سلام مسنون فرمادیں کہ

ترک عادت نہ کریں آپ عیادت نہ کریں

ان کو اس ناکارہ کو خط لکھنا تو درکنار, وہ اس میں بھی اپنی کسر شان سمجھتے ہیں کہ اس ناکارہ کے خطوط کی رسید ہی کسی دوسرے کے خط میں لکھ دیں۔

۳رشوال کو ایک اور رجسٹری ماموں یامین صاحب کے نام بھیجی تھی اس کو ۱۵رشوال تک ضرور پہنچ جانا چاہئے تھا لیکن اگر جناب ہی کے خط میں کوئی لفظ ایسا آجاتا کہ رجسٹری پہنچ گئی تو فی الجملہ اطمینان ہوجاتا۔ تقریباً ایک ہفتہ ہوا عزیز مولوی اظہار سلمہ راشد بن صوفی افتخار کو مدرسہ میں داخلہ کرانے کے لئے لائے تھے کہ وہ اس سال متوسط کتابوں میں مختصر، ہدایہ وغیرہ میں آگیا اور اپنے ساتھ اہلیہ عزیز طلحہ اور مصباح کی صاحبزادی کو بھی لائے تھے۔ دونوں اب تک یہیں ہیں۔

آپ کے خطوط کی خبر بھی گھر میں پہنچ گئی اور مجھ پر کل ہی سے ان کے دکھلانے کا تقاضا بھی شدید ہے مگر ابھی گھر میں نہیں دکھلائے اس لئے کہ آپ کے تار کی خبر پر بھی والدہ طلحہ کو تو دورہ پڑ گیا تھا اور بقول حکیم الیاس جب کبھی مستورات کے یہاں میرے جانے آنے کا تذکرہ شروع ہوجاتا ہے تو سب کو اختلاجی کیفیت سی شروع ہوجاتی ہے۔ میں نے تو تار کی اطلاع بھی نہ کی تھی مگر بچوں کی غفلت سے خبر ہوگئی۔ اس بنا پر خطوط کی خبر پر بھی تقاضے شروع ہو رہے ہیں۔

بہرحال یہ ناکارہ رمضان کے بعد سے اپنے ذاتی امراض میں، جو بڑھ گئے ہیں بالخصوص ٹانگوں کی تکلیف کہ رمضان کے بعد سے اب تک صبح کی نماز میں بھی نہ جا سکا کہ سردی صبح میں شدید ہوتی ہے اپنے کمرہ ہی میں جماعت کے ساتھ پڑھ رہا ہے، مبتلا ہونے کے ساتھ قلبی اضطراب میں بھی مبتلا ہو گیا۔

شب تاریک وبیم، موج گرداب چنیں حائل
کجا دانند حالِ ما سبک سارانِ ساحلہا

انتہائی لجاجت کے ساتھ تم سب عزیزوں اور دوستوں سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ جو اس سیہ کار کے حق میں خیر ہو اللہ جل شانہ سہولت کے ساتھ اس کے اسباب مہیا فرماوے۔ سب اعزہ بالخصوص مستورات سے نام بنام سلام وخیریت کہہ دیں۔

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم عبدالرحیم ۲۵ر شوال ۸۶ھ

﴿35﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۲۷ ذیقعدہ ۸۶ھ/ [۸ر مارچ ۱۹۶۷ء]

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت مولوی عبدالرحیم کا لفافہ ملا بجائے مستقل لکھنے کے میں نے سوچا کہ تمہارے پاس بھیج دوں اس کو بعینہ یا کارڈ پر نقل کر کے بھیج دیں۔

"عزیزم مولوی عبدالرحیم! بعد سلام مسنون اسی وقت یہاں کے اہل حدیث کے

شیخ الحدیث نے ایک آدمی کے ہاتھ تمہارا لفافہ بھیجا۔ اگر چہ انگریزی میں مدرسہ صولتیہ بھی لکھا ہوا تھا لیکن اردو میں چونکہ صرف شیخ الحدیث لکھا ہوا تھا وہاں بھیج دیا۔

تم نے جس ذوق وشوق اور جدائی پر رنج والم کا اظہار اشعار اور نثر میں کر کے اپنی شاعری اور ایڈیٹری کا اظہار کیا ہے اس سے تعجب ہوا۔ یہ ناکارہ تو تمہیں اس لائن سے بالخصوص شاعری سے بے بہرہ سمجھتا تھا۔ تم نے پکے پاسپورٹ کا اس میں بھی ذکر کیا اس سے پہلے خط میں بھی ذکر کیا۔ میں نے پہلے بھی لکھ دیا تھا کہ میری وجہ سے تو اس کا بالکل ارادہ نہ کرو ان لوگوں کا ارادہ جلدی ہی واپسی کا ہے یہ ناکارہ تم دونوں بھائیوں کے لئے خاص طور سے دل سے دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ علم وعمل میں ترقی عطاء فرمائے اپنی رضاء عطا فرمائے مرضیات پر زیادہ سے زیادہ عمل کی توفیق عطا فرمائے، نامرضیات سے حفاظت فرمائے۔

ہوائی جہاز پر سوار ہو کر تو میں نے بھی بہت غور سے دیکھنا شروع کیا تھا مگر مجھے کیا نظر آتا؟ جب کہ قریب کی نظر نہیں آتی۔ **بندہ کے خیال میں تو آنند کے مدرسہ کی مدرسی ضرور قبول کریں۔ ہرگز اس میں تساہل نہ کریں۔ اگر میری واپسی ہوگئی تب بھی وہاں رمضان گذار لینا کافی ہے۔ تعلیمی سلسلہ بہت اہم ہے۔**

عزیز یوسف سلمہ کے دورہ کا مجھے بھی قلق ہے اس کی وجہ سے تو میرا بھی جی چاہتا تھا کہ ایک آدھ سال کی اور تاخیر ہو جائے۔ پرسوں ایک صاحب ٹھیکیدار عبدالرزاق ہوائی جہاز سے آئے۔ انہوں نے کہا کہ بمبئی میں چند گجراتی لڑکوں نے خطوط دیئے تھے وہ کھوئے گئے۔ جس سے بہت قلق ہے غالباً آپ ہی کے خطوط ہوں گے۔ تمہاری شادی کے لئے بھی [یہ ناکارہ] دل سے دعا کرتا ہے، جہاں بھی تمہارے لئے خیر ہو [اللہ تعالیٰ] وہاں جلد از جلد اس مبارک کام کی تکمیل فرمائے۔

اس سے پہلے بھی ایک خط طلحہ کے لفافے میں بھیج چکا ہوں۔ مولوی یوسف تمہاری

نیابت کرر ہے ہیں اوران کے متعلق مضمون سنا دیا اور جتنے احباب تھے ان کوسلام سنا دیا۔ ابھی تک بھائی شمیم سے ملاقات نہیں ہوئی۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم یوسف تتلی غفرلہ ,۷/مارچ سہ شنبہ ۲۷/ذیقعدہ ۸۶ھ

﴿36﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۶/ذی الحجہ ۸۶ھ/ [۲۷/مارچ ۱۹۶۷ء]

عزیزم مولوی محمد یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون تمہارا تو غالبًا ایک ہی خط پہنچا تھا جس کا جواب لکھ چکا ہوں لیکن عزیز طلحہ کے ہر خط میں تمہارا ذکر تو ضرور ہوتا ہے اور تمہارے رنج وقلق کا تذکرہ ہوتا ہے جس سے دل پر چوٹ لگتی ہے۔ تعلق اس پاک ذات سے رکھنا چاہئے جو حی وقیوم مالک وخالق ورازق اور مربی ہے۔

عشق بامردہ نہ باشد پائیدار عشق را باحی وباقیوم دار

یہ ناکارہ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں علم وعمل کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ تمہاری اپنے مدرسہ سے جدائی اور پھر اس سیاہ کار کی وجہ سے اپنے محبوب مدرسہ کو خیر باد کہہ دینے کا مجھ پر مستقل بار ہے۔

اس وقت اس پرچہ کا خاص محرک یہ بھی ہے کہ ایک دستی پرچہ مولوی احمد غلام رسول گودھروی کا کوئی صاحب دے گئے۔ اس پر پتہ بھی نہیں ہے اور براہ راست لکھنا بھی مشکل ہے۔ ان کو ایک کارڈ لکھ دو کہ تم نے اس ناکارہ کے بمبئی آنے کی عدم اطلاع کا بہت قلق کیا۔ اس ناکارہ کو خود بھی اپنے بمبئی آنے کی اطلاع نہ تھی۔ عین وقت پر ارادہ ہوا گھر والوں کو بھی

اطلاع نہیں ہوسکی۔ نیز عزیزان مولوی عبدالرحیم، غلام محمد، اسماعیل وعبدالعزیز کو بھی ایک ایک کارڈ اس ناکارہ کی خیریت اور یہ کہ تم دوستوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔

اس کا قلق ہے کہ بمبئی سے جو لفافہ مولوی عبدالرحیم سے مفصل لکھوایا تھا وہ نہ پہنچ سکا حالانکہ مولوی غلام محمد کے بھائی نے اس پر ایکسپریس ڈیلیوری کے ٹکٹ بھی لگائے۔ نیز اپنے مدرسہ کے مہتمم صاحب اور مدرسین حضرات کو خط لکھو تو میری طرف سے سلام مسنون کے بعد لکھ دو کہ مدرسہ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔

مولوی غلام محمد کے خط کے مطابق ان کی شادی تو ہوچکی ہوگی لیکن عزیز مولوی عبدالرحیم کی شادی کا حال معلوم نہیں ہوسکا کہ کس مرحلہ پر ہے۔ خدا کرے کہ اس سے بھی باحسن وجوہ فراغ ہوگیا [ہو]۔ فقط والسلام

محمد زکریا عفی عنہ مکہ مکرمہ، بقلم احسان، ۱۶/ذی الحجہ ۸۶ھ

از کاتب بھی مذکورہ بالا اشخاص کو اور سب کو سلام مسنون پہنچادیں۔

﴿37﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۱/ذی الحجہ ۸۶ھ [یکم/اپریل ۱۹۶۷ء]

عزیزم مولوی محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون دو لنگیاں ارسال ہیں، یہ دونوں زمزم شریف میں کئی دفعہ کی بھیگی ہوئی ہیں اور عمرہ وطواف اور نمازوں میں حرم شریف میں میں نے ان کو خوب استعمال کیا ہے۔ یہ اس وجہ سے لکھ دیا ہے تاکہ تمہارا جی خوش ہو۔ لیکن یہ احتیاط رہے کہ ناپاکی میں استعمال نہ ہوں۔ ان میں سے ایک تمہاری ہے جو تم پسند کرو۔ دوسری عزیز مولوی غلام محمد کو دے دو۔ نیز مولوی عبدالرحیم سے کہہ دیں کہ وہ جی برا نہ

کرے اس کے پاس جو مشلح ہے وہ گذشتہ سفر میں میرے ساتھ رہا ہے یہ ساری چیزیں اس میں بھی موجود ہیں۔

فقط

محمد زکریا عفی عنہ، مکہ مکرمہ

بقلم احسان ۲۱/ذی الحجہ ۸۶ھ

﴿38﴾

از: مولانا یوسف صاحب متالا صاحب

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۴/محرم ۱۳۸۷ھ/ ۲۵/اپریل ۱۹۶۷ء

ذو المجد و المنن مولانا عبدالرحیم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بعد سلام مسنون، آج کئی روز کے بعد گرامی نامہ ملا۔ نیز آج ہی والدہ کا ایک اور خط بھی موصول ہوا، جو ساتھ ارسال ہے یہاں کا موسم اللہ کے فضل وکرم سے نہایت خوشگوار ہے۔ البتہ گرمی کی ابتدا ہے [گو] اب تک بہت معمولی گرمی ہے اس لئے کہ دوتین روز ہوئے عصر کے بعد زور کی بارش مع اولوں کے ہوئی جس سے کچھ ٹھنڈک ہوگئی تھی بہر حال فضا اچھی ہے۔ اب تک دہلی جانے کے بارے میں کچھ تردد تھا لیکن اب نہ جانے کا فیصلہ کرلیا ہے آگے مقدر۔

آپ کے نہ آنے میں تو خیر معذوری ہے لیکن صاحبین اور عبدالعزیز کے بارے میں خیال تھا کہ وہ ایک ہفتہ قبل پہونچ جاویں گے۔ مولوی غلام محمد صاحب کو تو معذوری ہے لیکن معلوم نہیں مولوی اسماعیل صاحب افریقہ سے خسر کے آنے کا انتظار کررہے ہیں یا آگئے ہوں تو پھر شادی کا انتظام کررہے ہیں۔

مولانا منور حسین صاحب نے آپ کی شادی کی تفصیل کے لئے مجھ سے فرمائش کی

تھی لیکن اب تک تو لکھ نہ سکا انشاء اللہ آئندہ زبانی سنا دوں گا۔ سہ ماہی کے لئے دعا کرتے اور کرواتے رہیں اور کیا لکھوں؟ آپ کا کرتہ تیار ہے آپ کی آمد کی وجہ سے روک لیا تھا اب انشاء اللہ روانہ کروں گا خالاؤں اور دیگر متعلقین خصوصاً چھوٹی خالہ اور بھابھی صاحبہ سے بعد سلام مسنون درخواست۔ دعاؤں میں تو آپ بالکل فراموش نہ فرمائیں۔

فقط والسلام

گنہگار بھائی یوسف

چہار شنبہ ۱۴ر محرم ۸۷ھ

﴿39﴾

از: مولانا کفایت اللہ صاحب پالنپوریؒ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۵ر محرم ۱۳۸۷ھ/ ۴ر مئی ۱۹۶۷ء

عزیزم مولوی یوسف صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ!

سلام مسنون، بندہ ہر طرح خیر و عافیت سے رہ کر جناب کی خیر و عافیت کا خواہاں ہے۔ بندہ کو پانچ مئی بروز جمعہ کو سہارنپور حاضر ہونا تھا۔ دو بھانجوں کو بھی ساتھ لانے کا ارادہ تھا مگر اسٹیشن ریزرویشن نہ ہوسکنے کی وجہ سے اب بندہ تنہا فرسٹ کلاس میں سیٹ ریزرو کرانے کی کوشش کرتا ہے انشاء اللہ ۱۲ر مئی بروز جمعہ حاضر ہوں گا۔ دعا فرمائیں جگہ مل جائے آج کل غیر مسلموں کی شادیاں کثرت سے ہو رہی ہیں۔ ان کے خاص ایام ہیں اس لئے جگہ ملتی نہیں۔

والسلام

محتاج دعا کفایت اللہ

۴ر مئی جمعرات

﴿40﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: خالہ حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۹؍صفر ۸۷ھ [۱۸؍مئی ۱۹۶۷ء]

ہمشیرہ سلمہا! بعد سلام مسنون، سب سے پہلے تو عزیز عبدالرحیم کی شادی کی مبارک باد، اوراس کے بعد جس سادگی سے نکاح ہوا اس سے اور بھی زیادہ مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی مبارک فرماوے اورتم سب گھر والوں کواس طرزِ نکاح کا بہترین بدلہ دونوں جہان میں عطافرماوے، جملہ مکارہ سے حفاظت فرما کردارین کی ترقیات سے نوازے، زوجین میں محبت عطافرما کراولادِ صالح عطافرماوے۔

مجھے عزیز یوسف کی زبانی یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ اس سلسلہ میں کچھ قرض ہوگیا اس سلسلہ میں میں نے عزیز موصوف سے ایک خط لکھوایا تھا اور عزیز عبدالرحیم سے زبانی بھی کہا تھا کہ اس کی جو مقدار ہو بے تکلف بتادیں۔ میں یہاں سے اس کا انتظام کرادوں اور جب سہولت ہوتب ادا کردیں۔ اس میں نہ مجھے کوئی دقت ہے اور نہ آپ کو کوئی گرانی اس میں ہونی چاہئے۔ آپ کو بھی دوبارہ لکھواتا ہوں کہ بے تکلف آپ عزیزان عبدالرحیم و یوسف پر لکھ دیں، میں یہاں ان کے حوالے کردوں گا اوراس کی کوئی عجلت نہیں۔ **عزیز عبدالرحیم میرے لئے اولاد سے بڑھ کر ہیں۔**

میرا تو یہ بھی دل چاہتا تھا کہ عزیز سلمہ کو ہی لکھ دوں کہ اگراس کی اہلیہ محترمہ یہاں آنے پر راضی ہوں تو انہیں ساتھ لیتے آویں مگراس خیال سے کہ نہیں لکھوایا کہ میرے یہاں مکان کی بہت تنگی ہے اور مستورات کا ہجوم بھی بہت زیادہ۔ ایسا نہ ہو کہ اس کو یہاں وحشت ہو۔ رئیس گھر کی رہنے والی غریبوں کے گھر میں اس کا گذارہ نہ ہو۔ میری طرف سے بعد سلام

مسنون، اس سے فرمادیں کہ مکان کی تنگی گوارا ہو تو ضرور آجاویں اور اگر یہاں آنے کے بعد مکان دیکھنے کے بعد مکان میں دل نہ لگے تو عزیز عبدالرحیم واپس پہنچادے گا، کوئی اشکال کی بات نہیں۔

عزیز عبدالرحیم کی ملازمت کے لئے بھی میں نے تو اس کو مکہ ہی سے لکھا تھا، کہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ آنند میں کوئی جگہ ہے تو اس کو قبول کرلیں انکار نہ کریں، مگر اس کو کچھ یہاں رہنے کا اشتیاق بہت غالب ہے اور اشتیاق سے زیادہ ان سب لوگوں کو میری موت کا فکر ہے، حالانکہ کسی کو کسی کا وقت معلوم نہیں، اس کے علاوہ عزیز موصوف کو یہاں کے قیام میں جو دینی منافع حاصل ہیں اگر غور کیا جاوے تو وہ بھی حقیقت میں بہت بڑی کمائی ہے، گویا بنک میں روپیہ جمع ہورہے ہیں جو وقت پر لے لیا جاوے گا۔ اس لئے افریقہ جانے میں تو مجھے زیادہ اشکال نہیں اس لئے کہ وہاں بھی دین کی خدمت اور نفع کی زیادہ امید ہے، لیکن یہاں کی ملازمت کی زیادہ اہمیت نہیں اس ناکارہ کی نظر میں۔ البتہ اس کی اگر آپ کی خواہش ہو تو مجھے انکار نہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

۹ر صفر ۸۷ھ، شنبہ

﴿41﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: خالۂ حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۷ر صفر ۸۷ھ [۲۶ر مئی ۱۹۶۷ء]

ہمشیرہ سلمہا! بعد سلام مسنون، دو تین دن سے عزیزان مولوی عبدالرحیم، یوسف و عبدالعزیز کی زبانی عزیز عبدالرحیم سلمہ کی اہلیہ سلمہا کی بیماری کی خبر سن کر بہت ہی فکر و قلق

ہوا۔ میں اسکو کئی دن سے برابر تقاضا کر رہا ہوں کہ جلد از جلد چلا جائے مگر وہ ایک تو سفر کی مشکلات کی وجہ سے دوسرے یہ کہ آئے ہوئے چند ہی روز گذرے ہیں، متامل تھا مگر وہ میرے اصرار پر آج ہی جانے کے لئے تیار ہو گیا۔ اسٹیشن پر ریزرویشن کے لئے آدمی بھیجا تھا وہ جواب لایا کہ ۱۳ جون سے پہلے کوئی سیٹ خالی نہیں اس لئے مجبوری ہوئی۔

ریلوں کے ہجوم کی خبر اوروں سے بھی سن رہا ہوں۔ بہت سے مہمانوں کے آنے کی اطلاع مل رہی ہے اور ایک دو دن کے بعد یہ اطلاع ملتی ہے کہ ریل میں جگہ نہ مل سکنے کی وجہ سے نہ آسکے۔ خیال یہ ہے کہ ابھی سے ۱۳، ۱۴ تاریخ کے لئے ریزرو کرلیا جائے۔ آپ کے رفع تشویش کے واسطہ یہ پرچہ لکھوا رہا ہوں۔ میری طرف سے عزیزہ سلمہا کو سلام مسنون کہہ دیں اور عیادت بھی کر دیں اور اس کی صحت کے مژدہ سے بواسطہ عزیزان عبدالرحیم و یوسف مطلع فرماویں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم یوسف، ۷ا صفر ۸۷ھ

﴿42﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۹/ شعبان ۸۷ھ [۲۱/ نومبر ۱۹۶۷ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، کل میوات سے واپسی پر تمہارا کارڈ پہونچا۔ بہت ہی مسرت ہوئی۔ اس لئے کہ مجھے تمہاری خیریت کا شدت سے انتظار تھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ تمہاری طبیعت روبصحت ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے تمہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ اس سے بھی بہت مسرت ہوئی کہ تمہارا امتحان بہت اچھی طرح پورا ہو گیا۔

اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے بہترین کامیابی نصیب فرماوے۔ تمہارے کارڈ سے گھر کے احوال سے بہت ہی کلفت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔ مولانا انعام صاحب کو بھی رات دعا کے لئے کہہ دیا ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۔۱۹/شعبان ۸۷ھ

ازاحقر عبدالرحیم، بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ احقر نے اور مولوی احمد صاحب نے ریزرویشن کے سلسلے میں ایک خط تمہیں لکھا تھا جو آپ کو پہونچ گیا ہوگا۔ اس کے بعد پتہ نہیں آپ نے اپنے ریزرویشن کا کیا کیا؟ ریزرویشن کرالیا یا نہیں؟ اگر نہ کرایا ہو تو ۲۵ نومبر شنبہ کو دہرا سے مولوی احمد صاحب کا ریزرویشن ہوا ہے تم بھی اس سے کرالو۔ اگر ریزرویشن نہ ہو تو ساڑھے تین روپے والی ٹکٹ خرید لیں۔ فقط والسلام۔

احقر الوریٰ عبدالرحیم

تمہارا نسخہ میرے پاس رہ گیا تھا وہ ارسال ہے۔ نیز ٹکٹ کے ۲۰ روپے بھی ارسال ہیں۔ تمہاری طبیعت کی وجہ سے مجھے بھی بہت ہی فکر لگا ہوا ہے بلکہ اس مرتبہ طبیعت یہاں قطعاً نہ لگی۔ رات سے اور بھی فکر ہو گیا میں اس وقت آنا چاہتا تھا لیکن پھر ارادہ ملتوی کر دیا۔ دعوات صالحات کا محتاج و متمنی ہوں۔ فقط والسلام

﴿43﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳/شعبان ۸۷ھ [۲۵/نومبر ۶۷ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے جانے کے بعد سے تم اندازے سے زیادہ

یاد آئے۔تمہارے ساتھ تو سفر میں ایک مونس موجود تھا لیکن یہ ناکارہ اور مجھ سے زیادہ عزیز عبدالرحیم کا منہ پرسوں سے بہت ہی اترا ہوا ہے کئی کئی بار اس نے تمہارا ذکر تذکرہ پرسوں سے مجھ سے کیا۔خدا کرے وہاں جا کر طبیعت اچھی ہوگئی ہو اور انشاءاللہ ہو ہی گئی ہوگی, اس لئے کہ وہاں خلاف طبع امور کیوں پیش آتے ہوں گے۔

آج عزیز عبدالرحیم نے آج ہی کے کسی خط کے حوالے سے وہاں کی پریشانیوں کا ذکر کیا اسلئے طبیعت اور بھی پریشان ہوگئی۔آج ہی سے مدرسہ میں ختم خواجگان منتقل ہوگیا اور تمہارے گاؤں کیلئے اس ناکارہ نے تو بہت ہی خصوصیت سے دعا کی اوروں سے بھی درخواست کی تھی۔تمہاری بخیر رسی کے خط کے لئے تو ابھی دو دن اور انتظار کرنا پڑے گا، بشرطیکہ تم نے آج لکھ دیا ہو۔اپنی خالہ صاحبہ اور دوسرے رشتہ داروں سے سلام مسنون کہہ دیں۔بھائی صاحب وغیرہ سے بھی۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم عبدالرحیم ،۲۳ رشعبان ۸۷ھ

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔آپ کو بہت ہی حسرت کے ساتھ الوداع کہا، اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے آپ کو خیریت سے رکھے، مکارہ سے محفوظ رکھے۔سورۃ کہف اور حصن حصین کا خاص اہتمام رکھیں کہ یہ مکارہ سے حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے۔بھائی محمد علی صاحب کے آج ہی دو خط پہونچے ہیں۔ان سے سلام مسنون کے بعد خیریت کہہ دیں اور بار بار خطوط لکھنے کا شکریہ ادا کردیں۔یہ ناکارہ بدل وجان ان کا ممنون ہے۔اب تو آپ وہاں پہونچ گئے ہیں وہاں کے حالات سے جلد اطلاع دیتے رہیں۔

آج اس وقت مولانا اسعد صاحب تشریف لائے تھے۔ حضرت نے بذاتِ خود ان کو اس طرف توجہ دلائی کہ پولیس بہت مظالم کر رہی ہے اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔ مولانا اسعد صاحب کو تو پورا علم ہے انہوں نے سارے احوال حضرت کو پھر سنائے۔ خیر تمہاری بھابھی سے سلام مسنون کہہ دیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ آج تمہارا خط مل گیا لیکن اب بندہ کوئی خط نہیں لکھے گا بعد رمضان ہی لکھے گا۔

حضرت کو جلد جلد خط لکھتے رہیں اور خاص طور سے اس میں یہ بھی لکھتے رہیں کہ سہارنپور چھوڑنے کا بہت ہی غم ہے۔ اس کو ہر خط میں خاص طور سے لکھیں۔ اپنی حضرت کے ساتھ محبت کو بھی لکھتے رہیں اور ایصالِ ثواب بھی کر کے لکھتے رہیں۔ اور کیا لکھوں؟ چھوٹی خالہ کی خیریت بھی لکھیں۔ والد صاحب سے مؤدبانہ سلام مسنون کے بعد گذارش دعا۔ بھائی صاحب سے سلام مسنون۔ تمہارے صندوق میں چاندی کے ورق ہیں ان کو علی الصباح آملہ کے ساتھ ایک ایک کھاویں۔

احقر الوریٰ عبدالرحیم۔ [۲۳؍شعبان ۸۷ھ]

44

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۶؍شعبان ۸۷ھ [۲۸؍نومبر ۶۷ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، بہت مشکل سے گن گن کے دن گذارے تھے۔ آج پختہ یقین تھا کہ آج کی ڈاک سے تمہارا کارڈ ضرور ملے گا۔ ڈاک کے آتے ہی بہت ہی مشکل سے آتشی آئینے سے مولوی اسمعیل کے آنے سے پہلے ساری ڈاک کو ٹٹولا جس میں ۵۲ خط تھے لیکن تمہارا کوئی کارڈ نہ ملا۔ اس کے بعد مولوی اسمعیل کے آنے پر ان سے دوبارہ ساری

ڈاک کا پوسٹ مارٹم کرایا مگر تمہیں وہاں جانے کے بعد عزیزوں اور دوستوں کی ملاقات سے کہاں فرصت ملی ہوگی؟ اگر تم پیر کو کوئی خط لکھ دیتے تو آج ضرور مل جاتا۔ یہ بھی معلوم نہ ہوسکا کہ تم گھر پہونچ گئے یا راستے میں کسی مخلص محسن نے قرنطینہ میں اتار لیا۔

تم سے زیادہ وہاں کے حالات کا شدت سے انتظار ہے اور تشویش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی خیر فرماوے۔ خوئے بد را بہانہ بسیار کی وجہ سے لکھواتا ہوں کہ تمہارا خط رمضان کے قواعد سے مستثنیٰ ہے۔ میرے نام نہ لکھو تو عبدالرحیم کے نام ضرور لکھتے رہو کہ وہاں کے حالات کی وجہ سے تشویش اور فکر رہے گا۔ ممکن ہے کہ تم پاسپورٹ کے انتظامات میں لگ گئے ہو۔ معلوم نہیں اس کی درخواست مرتب ہوگئی یا نہیں؟ عید لنڈن میں گذرے گی تو اور بھی زیادہ دوبالا ہوجائے گی۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۲۶؍شعبان ۸۷ھ

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ جاتے وقت آپ سے باصرار کہا تھا کہ جاتے ہی بخیر رسی کا خط لکھ دیں کیونکہ وہاں کے حالات کی وجہ سے انتظار رہے گا لیکن آج شدید انتظار کے باوجود آپ کا کوئی خط نہیں پہونچا۔ اس لئے بہت فکر ہورہا ہے۔ خدا کرے کل کوئی خط بخیر رسی کا پہونچ کر موجب سکون واطمینان ہو۔ اپنے یہاں کے حالات سے مطلع فرماتے رہیں۔ حضرت والا کو خطوط اور دعا کو لکھتے رہیں۔ قبلہ والد صاحب، بھائی صاحب، خالہ صاحبہ اور سب رشتے داروں سے سلام مسنون اور دعا کی درخواست۔

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم

۲۶؍شعبان ۸۷ھ، چہارشنبہ
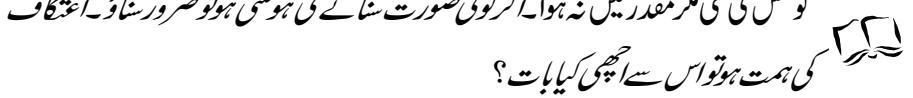
﴿45﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۷؍شعبان ۸۷ھ [۲۹؍نومبر ۶۷ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، بہت شدید طویل عریض انتظار کے بعد تمہارا خط پہونچا۔ مژدۂ بخیر رسی سے تو مسرت ہوئی لیکن راستے کی تکلیف سے بہت کلفت ہوئی, اور اس سے بڑھ کر گھڑی کھو جانے سے۔ عزیز عبد الرحیم یوں کہے کہ تین کھو چکے۔ یہ سن کر مجھے تو اپنی ایک بات یاد آئی۔ میں نے المنجد تین دفعہ خریدی اور ہر دفعہ میں کھوئی, بلکہ کسی نے قصداً چرالی۔ آخری دفعہ میں میں نے یہ فیصلہ کیا کہ انگریز کی کتاب میری شان کے مناسب نہیں۔ عزیز عبد الرحیم کے فقرے سے میری یہ سمجھ میں آیا کہ یہ ہاتھ کا کنگن بھی تمہاری شان کے موافق نہیں۔ اب جیب کی گھڑی خریدیو۔

تم اندازے سے زیادہ یاد آئے۔ تم نے جو مشورے پوچھے ہیں ان میں سے کوئی سمجھ میں نہ آیا کہ ان میں کون سی بات مشورہ طلب ہے:

نمبر۱: *اگر مانع قوی نہیں تو والد صاحب کی خدمت میں ٹھہرنا بہر حال اہم ہے۔*

نمبر۲: *تراویح میں قرآن سنانا نہایت ضروری نہایت اہم۔ ہم نے تو پار سال خود سننے کی کوشش کی تھی مگر مقدر میں نہ ہوا۔ اگر کوئی صورت سنانے کی ہوسکتی ہو تو ضرور سناؤ۔ اعتکاف کی ہمت ہو تو اس سے اچھی کیا بات؟*

تمہارے یہاں کے حالات کا بہت ہی فکر تھا۔ یہ معلوم ہو کر کہ تمہارے پہونچتے ہی تمہاری برکت سے امن ہو گیا، بہت مسرت ہوئی۔ کھجور کے متعلق یہ معلوم نہ ہوا کہ لنڈن جانے کی کوئی صورت ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اس کا بھی انتظار ہے کہ تمہارے پاسپورٹ کا سلسلہ

شروع ہوگیا یا نہیں؟

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۲۷؍شعبان ۸۷ھ

﴿46﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: یکم؍رمضان ۸۷ھ [۳؍دسمبر ۶۷ء]

عزیزم سلمہ، بعد سلام مسنون تمہارے جانے کے بعد سے ایک خط بخیر رسی کا پہونچا تھا۔ یہ بھی غنیمت ہے۔ مجھے تو تمہارے مشاغل کی کثرت سے اس کی بھی امید نہ تھی۔ پرسوں شنبہ کو مولوی عبدالرحیم تمہارے خط کو بہت ہی میری ڈاک میں تلاش کرتے رہے میں نے کہا کیوں وقت ضائع کرتے ہو؟ مگر ان کو بہت ہی حسن ظن تھا اس لئے بہت ہی تلاش کیا۔

آج دوشنبہ یکم رمضان کو سنا ہے کہ عزیز عبدالرحیم کے نام کوئی مخفی پرچہ تمہارا ان کی اہلیہ کے لفافے میں آیا ہے۔ بہرحال اس سے مژدۂ عافیت معلوم ہوکر بہت ہی مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ تمہیں خوش وخرم رکھے۔ یہاں تک لکھوانے کے بعد مولوی اسماعیل نے بتایا کہ تمہارا لفافہ ہے اس سے بہت مسرت ہوئی کہ جو چیز خلاف امید ہوا کرتی ہے اس سے مسرت زیادہ ہوا کرتی ہے یاد تو تم بھی مجھے اندازے سے زیادہ آئے مگر مقدرات کا کیا علاج؟

تمہارے مہتمم صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد لکھ دیں کہ یہ ناکارہ آپ کے لئے دونوں باتوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے دونوں امور حج وزیارت کی سعادت اور ذاتی مکان کی خریداری بسہولت نصیب فرماویں۔

دل سے دعا کرتا ہوں ۔ اللہ جل شانہ باحسن وجوہ تکمیل فرماوے ۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم

یکم/رمضان ۸۷ھ دوشنبہ

معلوم نہیں تمہارے پاسپورٹ کی درخواست دے دی گئی یا نہیں؟ معلوم نہیں کہ عید نیروبی میں ہوگی یا لندن میں؟ اگر لنڈن میں ہوئی تو پھر انشاء اللہ کئی عیدیں جمع ہوجائیں گی۔ فقط

نوٹ از مولانا عبدالرحیم صاحب:

حضرت شیخ واقعی بہت دعا گو ہیں اور بہت زیادہ متفکر۔ انشاء اللہ حضرت کی توجہ رنگ لائے گی ۔ آج کی تاریخ میں خدا کرے حافظ قاسم صاحب چھوٹ گئے ہوں , یا کوئی اور صاحب [ہوں تو] ان سے ان مظالم کے متعلق صحیح بات دریافت کر کے ضرور مطلع فرماویں، حضرت کو سنانا ہے۔ آج کا آپ کا خط جو میرے نام تھا پورا سنا۔ اس لئے جلد صحیح حالات سے مطلع کریں۔ ایک بات سمجھ میں نہیں آئی کہ پولیس پر مقدمہ بھی کیا ہے اور وہ پھر بھی ریمانڈ مانگتی ہے۔ یہ سمجھ میں نہیں آیا۔ *والد صاحب کے متعلق حضرت کو ضرور دعا کا لکھتے رہیں۔ اپنی طلب کا خط حضرت کو لکھا کریں۔*

عبدالرحیم

اسمعیل کے والد صاحب سے کھجور کی رسید جوابی کارڈ پر لکھوادیں، اسمعیل نے کہا ہے۔

میرا عشرۂ اولیٰ کا اعتکاف ہے۔ میری صندوق میں تقریباً ۳۰ پوڑیاں ہیں سفوف کی۔ ان کو روزانہ ایک ایک نہار منہ کھایا کریں جریان کی بہت عمدہ دوا ہے۔ آپ کی دوا کی تلاش کروں گا۔

﴿47﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۰ر رمضان ۸۷ھ [۵ر دسمبر ۶۷ء]

[کارڈ پر حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے صرف یہ شعر مرقوم ہے]

یاں لب پہ لاکھ لاکھ سخن اضطراب میں

واں ایک خاموشی میری سب کے جواب میں

زکریا ۳ر۹ر۸۷ھ

نیچے مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ کی یہ تحریر ہے:-

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلم ! بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ آپ کے خط کا شدت سے انتظار ہر دن رہتا ہے اور مجھ سے زیادہ حضرت کو۔ ڈاک میں یوسف نام کا کوئی خط ہوتا ہے تو حضرت فوراً پوچھتے ہیں کونسا ہمارے والا یوسف؟ جواب نفی میں سن کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ براہ کرم جلد از جلد حضرت کو خیریت کا اور حضرت سے اظہار تعلق اور اظہار طلب کا خط ضرور لکھا کرو کہ مشائخ خاص طور سے طلب کو دیکھتے ہیں۔

۴ر تاریخ کی پیشی کے حالات سے مطلع کریں۔ والدہ کا فی الحال کوئی خط نہیں ہے۔ دعوات صالحات کا سائل ہوں چھوٹی خالہ اور دیگر رشتے داروں سے سلام مسنون وگذارش دعا۔

احقر الوریٰ

بندہ عبدالرحیم

48

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ٦ رمضان ٨٧ھ [٨ دسمبر ٦٧ء]

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، عین انتظار میں تمہارا خط پہونچا۔ انتظار کا حال اس سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ رمضان میں بھی کئی خط لکھے تمہارے یہاں کے امن سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ میری توجہات تو پہلے سے بھی تھیں اور عزیز عبد الرحیم بہ نفس نفیس نور پھیلا رہے تھے اب تو آپ ہی کی برکات ہیں کہ امن ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اپنے حفظ و امن میں رکھے۔

لوگوں کو استغفار اور درود شریف کی کثرت کی تاکید کر دیں۔ مجروحین کی صحت کیلئے اور لوگوں کی انابت الی اللہ کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی نصیب فرماوے یقظہ اور نوم میں تم ہم غرباء کو یاد کر لیتے ہو یہ تمہارا احسان ہے لیکن اس کا قلق مجھے واقعی ہے کہ دونوں سال پورا سال قیام کے بعد عین رمضان میں جدائی ہوئی، لیکن مقدرات اختیاری نہیں ہوتے۔ بیماری بہر حال معذوری ہے ایک قرآن روزانہ ختم کرنے کا ہرگز ارادہ نہ کریں تمہاری صحت اس کی متحمل نہیں۔ **جتنا تحمل ہو سکتا ہو اتنا ہی کریں۔** شعر تو میں نہ جانے تمہیں کتنے لکھ چکا ہوں۔ رمضان میں تو جتنا لکھا ہے یہ بھی اندازے سے زائد ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبد الرحیم ٦/ رمضان ٨٧ھ

ازمولاناعبدالرحیم صاحب متالا:

محترمی عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔کل آپ کا گرامی نامہ پہونچا جس سے احوال سے واقفیت ہوئی۔ان لوگوں کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔اگر حافظ قاسم صاحب رہا ہوگئے ہوں تو ان سے احقر کا سلام مسنون کہہ دیں۔جب ان لوگوں نے اتنا مارا پیٹا تو ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند نہ ہوئی ؟یا اس کا کوئی اثر نہ ہوا؟

﴿49﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۷؍رمضان المبارک ۸۷ھ [۹؍دسمبر ۶۷ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، عین انتظار میں مسرت نامہ پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔اس کے سوا کیا کہوں کہ جملہ امور کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ تمہیں خوش و خرم رکھے، صحت و عافیت کے ساتھ تمہارے والدین کے لئے بھی دل سے دعا گو ہوں۔ رمضان میں تو یہ بھی بہت ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم۔۷؍رمضان ۸۷ھ

ازمولاناعبدالرحیم متالا صاحب:

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔آپ کا عنایت نامہ پہونچا تھا جس کا جواب ہمروزہ آپ کے لفافے پر بہت سا حرج کر کے لکھ چکا ہوں۔امید ہے آج پہونچ گیا ہوگا۔احتلام کے بند ہونے سے بہت ہی

مسرت ہوئی۔ اللہ جل شانہ محض اپنے انعام واحسان سے آپ کو جملہ امور سے شفاء کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔

یعقوب ساجی کا خط کئی دن سے نہیں آیا۔ آج ان کو لکھنے کے لئے لفافہ لایا ہوں لیکن آج تو وقت نہیں رہا کل انشاء اللہ ڈاک دیکھ کر لکھ دوں گا۔ آپ کے پاس آئے ہوں تو مطلع کریں۔ والدہ کا اور حضرت کا پرچہ اور احقر کا پرچہ ورتیٹھی سے آپ کے پاس پہونچ گیا ہوگا۔ آپ کے لئے خمیرہ گاؤزبان عنبری دہلی سے منگوایا ہے۔ انشاء اللہ بعد رمضان لے کر آؤں گا۔

میرا آج کا لفافہ بعد مطالعہ فوراً چاک کر دیں صرف ضرورۃً لکھا ہے۔ بندے نے مولوی اسمعیل کے ساتھ یہ بات طے کر لی ہے کہ ۶ ماہ بعد رمضان میں ملازمت کروں گا اور اس کے بعد میں سہارنپور آجاؤں گا اور پھر مولوی اسمعیل چلے جاویں گے اس مضمون کا ایک خط آج کمیٹی والوں پر ہم دونوں لکھ رہے ہیں اس پر اپنے گھر والوں کو بھی اپنی طرف سے بات کر کے راضی کر لیں۔ میری اس تجویز کا ذکر نہ کریں۔ اپنے طور پر بات کر لیں میں انشاء اللہ ۶، ۷ شوال کو پہونچ جاؤں گا۔

اپنی خیریت جلد لکھتے رہیں۔ گھبراویں نہیں یہ کوئی لاعلاج مرض نہیں ہے شادی کے بعد تو انشاء اللہ اچھا ہو ہی جائے گا۔ میں رمضان کے بعد اس واسطے پہلے آرہا ہوں کہ آپ کے ساتھ کچھ دنوں رہنا مل جاوے پھر معلوم نہیں کب زندگی میں ملاقات اور معیت نصیب ہوگی۔ مولوی یعقوب قاضی کے خط سے ان کے یہاں تولد دختر نیک اختر کی خوشخبری ہے۔ شبیر کے سامان کے متعلق سابقہ عریضے پر عمل کریں۔ **درود شریف آہستہ آہستہ حسب تحمل پڑھتے رہیں**۔ رمضان کی دعاؤں کا بے حد محتاج ہوں۔

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم

۷؍رمضان ۸۷ھ

﴿50﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۸/رمضان ۸۷ھ [۱۰/دسمبر ۶۷ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت ۸/رمضان کو ۱۲/بجے تمہارا محبت سے لبریز مسرت نامہ پہونچا۔ اس کو تو بار بار لکھنے کی ضرورت نہیں کہ تم اندازے سے زیادہ یاد آئے اور ظاہر ہے کہ جب یاد آئے ہوں گے تو میں دعا کے سوا کیا ثمرہ تمہاری یاد کا کرسکتا ہوں۔ دل سے دعا کرتا ہوں اللہ جل شانہ تمہیں دین ودنیا کی ترقیات سے نوازے۔

اس کا قلق واقعی ہے اور بہت زیادہ ہے کہ دو سال تمہارے یہاں کے قیام میں دونوں رمضان میں تم سے جدائی ہوگئی۔ اللہ کے تو ہر کام میں حکمتیں ہی ہیں، کیا بعید ہے کہ اللہ کے نزدیک اس میں بھی میرے لئے کوئی خیر مقدر ہو، لیکن اس کا قلق بہت زیادہ ہے۔ تم نے لکھا کہ ڈاک سے کھجوریں بھیجنے میں دس روپے خرچ ہوں گے، اب تو ڈاک سے بھیجنے کی میری رائے ہرگز نہیں ہے۔ اگر رمضان سے پہلے چلی جاتیں اور کارآمد ہوجاتیں تب تو کوئی حرج نہیں تھا، اب تو بعد رمضان یا جب بھی کوئی جانے والا ملے اس کے ہاتھ بھیج دیں۔ اب تو صرف تبرک کی حیثیت ہے۔

تمہارے والد صاحب کی شدت علالت سے بہت قلق ہوا۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ بندے کی طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت کردیں۔ تمہاری والدہ کا خط جو تمہارے نام آیا تھا اور اس میں ان کی طرف سے کچھ مختصر سا مضمون میرے نام بھی تھا وہ عزیز عبدالرحیم نے مجھے سنایا تھا، جس کو وہ اس خط کے ساتھ تمہارے پاس بھیجنے کا ارادہ کررہے ہیں۔ ان کے مضمون کا

جواب براہ راست عزیز عبدالرحیم کے ائرلیٹر پر کل ہی لکھوا چکا ہوں۔

تمہارے یہاں کے مقدمے کی تاریخ سے فکر ہے۔اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے سب کو نہایت سہولت کے ساتھ رہا کرادیں۔حافظ قاسم صاحب کی خدمت میں بسہولت ممکن ہو تو اس ناکارہ کے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں یہ ناکارہ آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ بہت ہی ترقیات سے نوازے۔ان کی مساعیٔ جمیلہ سے بہت مسرت ہوئی۔تمہارے اعتکاف کی خبر سے بہت مسرت ہے۔اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔اس ناپاک کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد کرلو تو اچھا ہے۔

عزیز عبدالرحیم کے نام جو تمہارا پرچہ ہے اس سے تمہاری بیماری کا حال معلوم ہوکر بہت ہی قلق ہوا۔یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔اللہ جل شانہ تمہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔بس اس سے زیادہ اور کیا کہوں ؎

بے زبانی ترجمانِ شوق بے حد ہو تو ہو

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۸؍رمضان ۸۷ھ

﴿51﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی؛ ۲۰ رمضان المبارک ۸۷ھ [۲۲ دسمبر ۶۷ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، میں آج تمہیں خط لکھنے کا خود ہی ارادہ کررہا تھا کہ شروع کرتے وقت تمہارا لفافہ بھی پہونچ گیا۔ میں تو اصل میں تمہاری معرفت حافظ قاسم

صاحب کو خط لکھنے کا ارادہ کر رہا تھا اس لئے کہ ان کا خط آیا رکھا تھا۔عزیز عبدالرحیم کی زبانی ان کے دینی حالات سن کر بہت ہی مسرت ہوئی۔تمہارے جانے کے وقت تو ایسے حالات معلوم نہ تھے ورنہ میں تمہارے ہاتھ ہی کھجوریں بھیجتا۔

آج کی ڈاک سے ایک پارسل رجسٹری کرا رہا ہوں اس میں سے ۲۰ دانے تو حافظ محمد قاسم صاحب کے ہیں اور باقی تمہارے اور اہلیہ مولوی عبدالرحیم کے علی التساوی۔تم نے خط میں لکھا کہ ہر وقت تیرے خط کا انتظار رہتا ہے اور ڈاکیہ کے انکار پر مایوسی ہو جاتی ہے۔ رمضان میں میرے خط کا انتظار موجب تعجب ہے۔اس کے باوجود میں اپنی عادت کے خلاف نہ معلوم کئی لکھ چکا ہوں پھر رنج وقلق کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔

تم نے رمضان کے بعد جلد از جلد یہاں آنے کو لکھا میرے نزدیک بالکل ارادہ نہ کریں۔یہاں کی آب و ہوا جب موافق نہیں، ہمیشہ بیمار رہتے ہو۔رمضان کے قیام کی کوئی صورت ہو جاتی تو بہت مفید تھا مگر مقدر سے پارسال بھی تم بیمار ہو گئے اور اس سال بھی جس کا بہت ہی قلق ہے۔رمضان کے بعد کوئی علمی مشغلہ تو یہاں ہے نہیں میرا خیال ہے کہ پاسپورٹ کی تیاری تک وہیں کسی **مدرسہ میں کوئی سبق بغیر تنخواہ بھی مل جاوے تو اسے غنیمت سمجھو**۔تمہاری مسلسل بیماری کی وجہ سے میرا مشورہ ابھی بالکل یہاں آنے کا نہیں ہے اور اب تو عزیز عبدالرحیم خود بھی وہیں آرہا ہے۔آپ کے لئے دل سے دعا گو ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم

۲۰ ر رمضان المبارک ۸۷ھ

52

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۴؍رمضان المبارک ۸۷ھ [۲۶؍دسمبر ۶۷ء]

نہ دوری دلیل صبوری بود　　　　که بسیار دوری ضروری بود

عزیزم سلمہ، بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا کارڈ پہونچا جس میں تمہاری بیماری کا حال ہے۔ اس سے اور فکر ہو گیا۔ اس سے پہلے خط میں عید کے بعد یہاں آنے کا ارادہ لکھا تھا جس کے جواب میں میں نے زور شور سے یہ لکھا تھا کہ یہاں آنے کا ارادہ نہ کریں۔ آج کے خط سے اس کی اور زیادہ تائید ہو گئی کہ جب اس طرف آنے کے محض ارادے سے تمہارا مرض عود کر آیا تو پھر تم ہی سوچو کہ ایسی حالت میں اپنے کو بیماری کا شکار بنانا نہیں تو کیا ہے؟

میں نے تو گذشتہ سال بھی شروع سال میں تم سے بار بار تقاضا کیا تھا کہ جب یہاں رہ کر صحت اچھی نہیں رہتی تو پھر دورہ بھی راندیر ہی میں پورا کرلو کہ صحت کی رعایت بہت ضروری ہے۔ اب تو دورہ بھی ہو چکا ہے کوئی محرک بھی آنے کا باقی نہیں رہا اس لئے میرا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ بعد رمضان یہاں کا ارادہ بالکل نہ کریں پاسپورٹ بننے تک اپنے مدرسہ جامعہ میں **اگر پڑھانے کا کوئی کام مل سکتا ہو تب تو بہت اچھا ہے چاہے بلا تنخواہ ہی کیوں نہ ہو۔ یہ نہ ہو سکتا ہو تو پھر دورہ کے اسباق میں سے کسی اہم سبق کی سماعت کرلو اور جو کتابیں رہ گئی ہوں ان میں سے ایک آدھ کتاب پاسپورٹ تیار ہونے تک پڑھ لو۔**

رمضان یہاں گذارنے کی تمنا تو میری اس سال بھی بہت رہی اور پار سال بھی، لیکن رمضان کے بعد تمہیں معلوم ہے کہ میں خود بھی دوسرے دھندے میں لگ جاتا ہوں۔ ما کل ما یتمنیٰ المرء یدرکہ۔　　　　فقط والسلام

بے تکلف ایک بات اور ہے اگر کچھ پیسے چاہئیں تو بے تکلف لکھ دو نذرانہ دینے میں بھی انکار نہیں اور قرض دینے میں بھی نہیں۔ انشاء اللہ لندن پہونچ کر تو لکھ پتی ہو ہی جاؤ گے۔ جب سہولت ہوادا کر دیجیو مگر صرف دینی حیثیت سے پیش کر سکتا ہوں سہو کا ران لنڈن کی حیثیت سے نہیں۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم عبدالرحیم، ۲۴؍رمضان المبارک ۸۷ھ

﴿53﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۲۷رمضان المبارک ۸۷ھ [۲۹دسمبر ۶۷ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت محبت نامہ پہونچا۔ پاس انفاس کی اجازت ہے شوق سے شروع کریں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اندر کے سانس کے ساتھ اللہ کا تصور ہو اور باہر کے ساتھ ھُو کا تصور ہو۔ اللہ جل شانہ مبارک فرماوے، استقامت اور ترقیات سے نوازے۔ آپ نے یہاں تین چلے گذارنے کا ارادہ ظاہر کیا لیکن جب آپ کی صحت یہاں اچھی نہیں رہتی ایسی حالت میں ارادہ نہ کریں۔ یہ ناکارہ آپ کے لئے دل سے دعا گو ہے۔ اللہ جل شانہ اپنی رضا و محبت عطا فرماوے، مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماوے، نامرضیات سے حفاظت فرماوے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم عبدالرحیم
۲۷؍رمضان المبارک ۸۷ھ

از مولانا عبدالرحیم متالا صاحب:

از احقر عبد الرحیم سلام مسنون و گذارشِ دعا۔ آپ کے لئے ہر وقت دل سے دعائیں کرتا ہوں اور انشاء اللہ کروں گا لیکن آپ بھی کبھی یاد کرتے ہیں یا نہیں؟ تم نے اپنی بھابھی کے متعلق کبھی کچھ نہیں لکھا کہ تم نے اس کو کیسا پایا؟ مجھے تو اس پر رمضان ضائع کرنے کا بہت غصہ ہے اور پھر بے پردگی تو مجھے ویسے بھی گوارا نہیں۔ اس کے اوپر مزید اس کی تفریح نے تو بہت زیادہ غصے کو تیز کر دیا اور کیا عرض کروں؟

تاریخ کی تعیین کی کوئی خبر ابھی تک دلی سے نہیں آئی، جنتا سے ریزرویشن کر دیا ہے۔ آج محمد علی کا منی آرڈر ۵۰ روپے کا پہونچ گیا لیکن کوپن پر کچھ نہیں۔ شاید نرولی سے آئے ہوں گے۔ ایک بات ہمیشہ پوچھنے کا ارادہ کیا اور بھول گیا وہ یہ کہ رات کی بس جو شام کی گاڑی کے پسنجر لے کر آتی ہے اس میں لوگوں کی آمد و رفت شروع ہوئی یا نہیں؟ اور کہاں اترتے ہیں۔ براہ کرم تحریر کریں۔

دعاؤں کا شدید محتاج
سیہ کار عبدالرحیم
۲۷؍ رمضان المبارک ۸۷ھ

﴿54﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹؍ رمضان المبارک ۸۷ھ [۳۱؍ دسمبر ۶۷ء]

عزیزم سلمہ، بعد سلام مسنون ایسے وقت پر تمہارا خط پہونچا کہ ماہ مبارک ختم پر ہے لیکن تمہارے خط کی وجہ سے سننا بھی پڑا اور فوری مختصر جواب بھی۔ آنے کے بارے میں تو اب بھی وہی مشورہ ہے جو پہلے لکھا جا چکا کہ یہاں تضییع اوقات ہوگا وہاں کوئی علمی کام

کر سکو گے۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ یہاں صحت کا کیا حال رہے؟ اس کے باوجود اگر تم آؤ تو میری طرف سے ممانعت تو نہیں ہے تمہاری آمد تو میرے لئے موجب مسرت ہے ہی مگر مجبوری کا کیا علاج؟ جہاں تک دعاؤں کا تعلق ہے تم نے اس سے اندازہ کر لیا ہوگا کہ میں نے باوجود رمضان ہونے کے کتنے خط تمہیں رمضان میں لکھ دیئے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۲۹؍رمضان المبارک ۸۷ھ

تمہیں خط لکھنے کے بعد حافظ قاسم صاحب کا خط ملا ان کے خط میں بندے کا سلام مسنون بھی لکھ دیں اور یہ بھی [کہ] آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ جل شانہ تمہاری مدد فرماوے۔

از مولانا عبدالرحیم متالا صاحب:

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، سب سے پہلے تو عید مبارک باد۔ اللہ جل شانہ تمہارے صیام، صلوۃ، اعتکاف، تراویح سب ہی عبادت کو قبول فرماوے۔ آمین۔ آپ کا خط پہونچا احوال سے واقفیت ہوئی۔ آج تو فرصت نہیں کہ کچھ لکھوں بجز دعا اور درخواست دعا کے۔ تمہاری بھابھی پر چونکہ دو خط بہت سخت لکھے ہیں اس لئے آج صرف اس کی تلافی کیلئے عید کارڈ ارسال کر رہا ہوں۔ انشاء اللہ اس کے برقع کا اہتمام شروع ہو جائے گا۔ دعا فرماویں۔ بھائی غلام محمد نے کئی چیزیں منگوائی ہیں اور روپے ۱۳ بھیجے۔ اگلی دوا کے پیسے بھی باقی ہیں۔ احقر الوریٰ، عبدالرحیم ۲۹؍رمضان ۸۷ھ

آج پیر کا دن ہے آئندہ پیر کو جنتا سے انشاء اللہ روانگی ہے۔ منگل کی شام کو گھر پہونچ جاؤں گا۔ لیکن یہ معلوم ہو جاتا تو اچھا تھا کہ شام کی بس چل رہی ہے یا نہیں؟ آج ہی ریزرویشن کی اطلاع آئی ہے والد صاحب، بھائی صاحب، بھابھی صاحبہ سب کو سلام مسنون۔

﴿55﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۴ شوال ۸۷ھ [۴ جنوری ۶۸ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے تمہارا خط پہونچا۔ اگر ڈاک سے جواب لکھواتا تب بھی پیر کو پہونچتا اور عزیز عبدالرحیم سلمہ بھی پیر ہی کو جانے کا ارادہ کررہا ہے، اس لئے میرا خیال ہوا کہ ان کے ذریعے سے زیادہ محفوظ پہونچے گا۔ تمہارے اعتکاف کے بخیر پورا ہونے سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے، قبول فرماوے۔ یہ ناکارہ بجز دعا کے اور کیا کرسکتا ہے؟

نرولی کے جدید فساد کی اطلاع سے بہت ہی قلق ہے، اللہ تعالیٰ ہی فضل فرماوے، حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل وکرم سے پولیس کے مظالم سے بھی حفاظت فرماوے۔ آیت کریمہ، استغفار اور درود شریف کی کثرت کی تاکید کرتے رہیں اور جو قرآن پاک پڑھے ہوئے ہیں ان سے روزانہ ایک مرتبہ سورۂ کہف پڑھنے کی بھی تاکید کرتے رہیں۔ معلوم نہیں تمہارے پاسپورٹ کا کیا ہوا ہے؟

میں نے پہلے بھی متعدد خطوط میں لکھا ہے پاسپورٹ تیار ہونے تک کا وقت ضائع نہ کیا جاوے۔ اپنے مدرسہ میں اگر پڑھانے کا کوئی سبق مل جاوے تو زیادہ اچھا ہے ورنہ حدیث کے اسباق سننے کا اہتمام کریں۔ بجز دعا کے اور کیا کروں؟

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۴ رشوال ۸۷ھ

﴿56﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۶ شوال ۸۷ھ [۲۶ جنوری ۶۷ء]

اینکہ می بینم بیداری ست یارب یا بخواب

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، کئی دن سے ایک کارڈ جیب میں ڈال رکھا تھا اور تمہیں اپنے قلم سے صرف ایک مصرعہ لکھنا چاہتا تھا

؎ یوں بھول جاؤ گے ہمیں وہم وگماں نہ تھا

لیکن آج کی ڈک سے اتفاقاً مولوی اسماعیل نے تمہارا کارڈ دکھایا۔ مجھے تو واقعی سوچ ہے کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں یا واقعہ ہے۔ تمہارے متعلق تمہیں بھی کئی خط لکھ چکا ہوں اور اس سلسلہ میں تمہارے مہتمم صاحب کو بھی خط لکھ چکا ہوں کہ تمہاری لندن روانگی تک وہاں مدرسہ میں کوئی سبق مل سکے تو اچھا ہے ورنہ حدیث کے اسباق کی سماعت کرلو۔ تمہارے خط میں اس کا کوئی ذکر نہیں بلکہ اس کے برعکس یہاں آنے کا ذکر ہے، جس کو میں باوجود اشتیاق ملاقات کے بار بار روک چکا ہوں کہ تمہاری صحت اپنے جذبات پر مقدم ہے ؎

کہ بسیار دوری ضروری بود

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تم مشکوٰۃ کی تقریر کو صاف کر رہے ہو۔ بہت مناسب ہے۔ تقاریر تو تمہارے پاس اور بھی ہوں گی۔ سبھی کو صاف کرلو تو اچھا ہے۔ اگر تم آؤ تو ابوداؤد کی تقریر ضرور ساتھ لانا۔ مولوی نذیر احمد اگر تعلیم کی نیت سے آرہے تھے تو ان کو شروع میں آنا چاہئے تھا۔ اب تو مدرسہ میں داخلہ ہر نوع کا بند ہو چکا ہے۔ میرے اوپر کرم فرمانے کے لئے آرہے ہیں تو سر آنکھوں پر۔

تمہارے آنے کی تو میری بالکل رائے نہیں۔ اگر پاسپورٹ میں تاخیر ہو تو وہیں مدرسہ میں ورنہ **مکان پر تقاریر صاف کرنے کا بہترین مشغلہ ہے**۔ مولوی اسماعیل کے نام تمہارا کوئی خط ابھی تک تو پہونچا نہیں۔ پیسے روانہ کرنے میں تم نے مجھ پر اور اپنے اوپر دونوں پر ظلم کیا۔ والد صاحب کی شدت علالت کی خبر سے بہت ہی قلق ہوا۔ ایسی حالت میں تو تمہیں والد صاحب کے پاس رہنا بھی بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کو صحت عطاء فرماوے۔

تمہارے یہاں کے امن کی خبر سے مسرت ہے۔ حدیث کا مضمون ہے کہ برا خواب دیکھ کر اعوذ پڑھ کر بائیں طرف تھوک دینے سے اس کی مضرت سے حفاظت ہوتی ہے۔ تمہارا ۲۳ کا کارڈ آج ۲۶ شنبہ کو ملا۔ مقدمات کی کامیابی کے لئے دل سے دعاء کرتا ہوں اور دعا کراتا رہتا ہوں۔

عزیز عبدالرحیم سلمہ کے نام ایک مستقل کارڈ اور ایک مضمون غلام محمد کے خط میں لکھ چکا ہوں۔ خدا کرے پہونچ گئے ہوں۔ اس سے اور عزیز غلام محمد سے سلام مسنون کہہ دیں اور والد صاحب سے سلام مسنون کے بعد عیادت کرلیں۔ اپنی خالہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں اور لندن خط لکھیں تو وہاں بھی سب سے سلام مسنون لکھ دیں۔

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد اسماعیل ۲۶ / شوال

﴿57﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۳۰ / ذیقعدہ ۸۷ھ [۱۲ / فروری ۶۸ء]

چھیڑ دیکھو کہ خط تو لکھا ہے میرے خط کی مگر رسید نہیں

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت مولوی اسماعیل نے تمہارا پرچہ دیا تم اپنے کسی خط میں میرے کسی خط کی رسید نہیں لکھتے۔ تمہارے والد صاحب کی شدت علالت کی خبر سے بہت ہی فکر وقلق اور رنج ہوا۔ تمہیں اس وقت خاص طور سے ان کی خدمت میں کثرت سے رہنا چاہیئے اور اس میں دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ تمہاری صحت کے مژدہ سے بہت مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ صحت وعافیت کے ساتھ رکھے، لیکن مشکل تو یہاں کی ہے کہ یہاں کی آب وہوا تمہیں موافق نہیں آتی، اس کا کیا علاج۔

تم بار بار یہ لکھتے ہو کہ میری دعاؤں سے محروم نہ ہو جاؤں۔ اس کو تو تمہارا دل ہی جانتا ہے اور میرے خطوط اس پر شاہد ہیں۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے تمہیں بھی اور اس سیہ کار کو بھی امراض ظاہرہ و باطنہ سے شفا عطا فرماوے۔ تمہارے یہاں کے مقدمات کیلئے ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہوں اور کراتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی مدد فرماوے۔ **اہل مقدمات سے توبہ واستغفار اور درود اور آیت کریمہ کی تاکید خود بھی کرتے رہیں** اور عزیز عبدالرحیم سے بھی تاکید کراتے رہیں۔

عزیز عبدالرحیم سلمہ سے بعد سلام مسنون، رات تمہارے معمہ خط کا جواب لکھوا چکا ہوں۔ مولوی نصیر الدین سے دوپہر کے کھانے میں میں نے اجازت مانگی تھی انہوں نے تمہاری عزیزہ کو اپنے گھر میں ٹھہرانے کی اجازت دے دی، لہذا شوق سے لے آؤ۔

مفتی عزیز الرحمٰن نے تمہاری تحریرات ایک لفافہ میں بھیجی تھیں اور یہ لکھا تھا کہ تمہارا پتہ صاف لکھوا کر تمہارے پاس بھیج دوں۔ اسی وقت مولوی اسماعیل سے معلوم ہوا، بلکہ انہوں نے خود ہی کہا کہ، وہ عزیز یوسف کی سند بذریعہ رجسٹری بھیجیں گے لہذا وہ لفافہ ان کے حوالے کر رہا ہوں۔ نیز تمہارے کل کے خط میں ایک پرچہ تھا جس میں لکھا تھا کہ وہ مفتی عزیز الرحمٰن کے پاس

بھیج دیا جائے ,یہ معمہ بھی میری سمجھ میں نہیں آیا۔لہذا وہ بھی اس کے ساتھ واپس کر رہا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم اسماعیل ،۳۰/ذیقعدہ ۸۷ھ

﴿58﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۸ ذیقعدہ ۸۷ھ [۱۷/فروری ۶۸ء]

عزیزم سلمہ بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے تمہارا لفافہ پہونچا۔اتنی سی بات کے واسطے لفافہ کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔ بہت مفصل مضمون لیکن کوئی بات بھی خاص نہیں۔ میں نے یوں سمجھ کر کوئی خاص بات ہوگی جیب میں رکھ لیا اس وقت سنا بھی نہیں۔ تمہارے دو سال کے نمبر سند کے ساتھ مولوی اسماعیل نے بھیج دیئے ہیں۔ غالباً آج پہونچ گئے ہوں گے۔تمہارے والد صاحب کی شدت علالت سے بہت فکر ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطاء فرماوے اور اپنے وقت پر اس ناکارہ کو بھی اور ان کو خاتمہ بالخیر کی دولت سے نوازے۔تمہارے والد صاحب کی یہ حالت جو تم نے لکھی بہت دنوں سے سن رہا ہوں۔اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔

مفتی عزیز الرحمٰن نے جو خطوط عبد الرحیم کے واپس کئے تھے وہ بھی سند کے ساتھ رجسٹری کر دیئے اور جو خط عبد الرحیم نے میرے پاس بھیجا تھا اس کا بھی کوئی مصرف سمجھ نہیں آیا اس لئے اس کو بھی ساتھ واپس کر دیا۔تمہاری آمد کے متعلق میں تو نہ معلوم کتنے خطوط میں لکھ چکا ہوں کہ تمہاری صحت کے پیش نظر میری رائے آنے کی نہیں ہے بار بار تجربہ ہو چکا ہے

کہ یہاں کی آب وہوا موافق نہیں آتی۔ آتے ہی بیمار ہوجاتے ہو اور تمہاری بیماری سے مجھے کلفت زیادہ ہوتی ہے۔ عزیز عبدالرحیم کے متعلق بھی میری رائے یہی ہے کہ قرارداد جو نصف سال کی ہوئی تھی اس کو پوری کریں۔

والد صاحب کی خدمت میں بھی سلام مسنون کے بعد عیادت کردیں۔ عزیزان عبدالرحیم وغلام محمد اوران دونوں کی اہلیہ اوراپنی خالاؤں سے سلام مسنون کہہ دیں۔ سند کی رسید کا شدت سے انتظار ہے۔ تمہارے نمبرات بھی دکھادیئے تھے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۸/ ذیقعدہ، شب پنج شنبہ

ازاحقر ہر دو کی خدمات میں سلام مسنون

59

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵ فروری ۶۸ء [۱۶ ذیقعدہ ۸۷ھ]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا کارڈ ملا۔ تمہارے والد صاحب کی روز افزوں شدت علالت کی خبر سے فکر قلق رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ قوت تامہ عطا فرماوے۔ بندہ کی طرف سے بھی سلام مسنون کے بعد عیادت کردیں۔ میرا خیال ہے کہ والد صاحب کی ایسی حالت کے درمیان میں تمہیں مستقل وہاں قیام کرنا چاہیئے اور عزیز مولوی عبدالرحیم شام چلے جایا کریں، صبح آجایا کریں۔ معلوم ہوا کہ وہ جگہ قریب ہے۔ والد صاحب کو کسی خدمت کی ضرورت نہ ہونا امر آخر ہے اور تم دونوں کی سعادت مندی

اور نیازمندی کا تقاضا یہ ہے کہ جتنا وقت ان کی خدمت میں گذار سکوا تنا اچھا ہے اور جب وہ تم کو رات کو اٹھا کر باتیں کرتے ہیں تو اور بھی زیادہ ضروری ہے۔

تم نے اپنے اس کارڈ میں اپنے پاسپورٹ کا کوئی ذکر نہیں لکھا کہ وہ کس مرحلہ پر ہے تمہارے مدرسہ کے شیخ الحدیث کے بھتیجے کی آمد تو سنا اس وجہ سے ملتوی ہوگئی کہ مدرسہ کے کسی مدرس کے جانے کی وجہ سے ان کی جگہ پر تقرر ہو گیا۔ بہت اچھا ہوا۔ تمہاری سند کے ساتھ عزیز عبدالرحیم کے امانتی خطوط جو مفتی عزیز الرحمٰن نے بھیجے تھے وہ پہونچ گئے یا نہیں؟ تم نے اپنے کارڈ میں اس کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ عزیزان عبدالرحیم و غلام محمد سے سلام مسنون کہہ دیں۔

یہاں رمضان کے بعد سے سردی کا بڑا زور ہے۔ منصوری پر خوب برف باری ہے اور قرب وجوار میں خوب اولے باری ہے جس کی وجہ سے سردی اپنے شباب پر ہے اور اس ناکارہ پر خاص طور سے اس کا اثر رہتا ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ مدظلہ

ازطرف اسماعیل سلام مسنون، مولوی عبدالرحیم سے کہیں تمہارا الفافہ پہونچا تھا۔ تعویذ ایک باندھنے اور ایک پینے کے لئے بھیج دیا گیا۔ آج کل سردی خوب زوروں پر ہے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرماوے۔ گھر پر سلام مسنون اور خیریت کہہ دیں۔ فقط والسلام

﴿60﴾

از: جناب یعقوب لمباڈا صاحب، پریسٹن، لنکا شائر، برطانیہ

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۱۳ فروری ۶۸ء [۱۴ ذیقعدہ ۸۷ھ]

مکرمی ومحترمی مولانا حافظ محمد زکریا صاحب دامت برکاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد گذارش ہے کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور آپ کی دعا سے باخیریت ہیں اور اللہ تعالیٰ سے آپ کی خیریت کے لئے دست بہ دعا ہیں۔

فرزند یوسف کے ہاتھ ارسال کردہ کھجوریں ملیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔آمین۔یادآوری کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔یوسف کو یہاں بلانے کے لئے کاغذات تیار کر کے آج یہاں سے ارسال کئے ہیں۔آئندہ تمام کام ہندوستان کی حکومت کے ہاتھ میں ہے۔دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کی اور ہماری مدد فرمائے اور یہ کام جلد بن جائے۔

ایک خاص عرض یہ ہے گھر میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی بیمار رہتا ہے۔بیوی کو۲۲ سال پہلے چیچک نکلے تھے۔اس وقت سے اس کی صحت ہمیشہ خراب رہتی ہے اور روزانہ کچھ نہ کچھ تکلیف ہوتی ہے۔اس لئے دعا کی گذارش ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بیماری دور فرمائے۔ باقی خیر ہے۔چونکہ مجھے اردو لکھنے کا محاورہ بہت کم ہے اسلئے اگر خط میں کوئی غلطی یا بےادبی نظر آئے تو معافی چاہتا ہوں۔فقط۔دعائے خیر میں ضرور یاد فرماتے رہیں۔یہاں سے بیوی بچے سب سلام عرض کرتے ہیں۔قبول فرمائیں اور مجھ ناچیز کا بھی سلام قبول فرمائیں۔

راقم طالب دعا، یعقوب لمباڈا

ایک بات یاد آگئی جو عرض کرتا ہوں امید ہے کہ آپ راہنمائی فرمائیں گے۔وہ یہ ہے کہ میں دہلی سے ماہنامہ ''آستانہ'' کا خریدار ہوں۔اس میں قرآن مجید کی تفسیر بھی آتی ہے۔تو یہ تفسیر معتبر ہے یا نہیں؟ یا اس سے معتبر کوئی تفسیر اردو میں مل سکتی ہے؟ برائے کرم رہبری فرمائیں۔مشکور ہوں گا۔

جواب از حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ:

تاریخ روانگی: مارچ ۶۸ء / ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے خسر کا خط آیا تھا۔میرا خیال تھا

کہ براہ راست خط بھیج دوں لیکن پھر یہ خیال ہوا کہ ان کا خط اور میرا جواب تم دیکھ لو۔ نیچے کا مضمون عزیز عبدالرحیم سے نقل کرا کر اردو یا گجراتی میں جیسا مناسب سمجھو بھیج دینا۔ اگر گجراتی میں بھیجیں تو لکھ دینا کہ اس نے تمہارے خط کا جواب لکھوا کر یہاں گجراتی کے لئے بھیج دیا تھا۔

عنایت فرمایم جناب الحاج محمد یعقوب صاحب سلمہ

بعد سلام مسنون، گرامی نامہ موجب مسرت ہوا۔ کھجوروں کے پہونچنے سے مسرت ہوئی جو عزیزم یوسف سلمہ کی کوشش سے پہونچ گئیں۔ مجھے تو کوئی لے جانے والا ملنا مشکل تھا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ عزیز یوسف کے کاغذات مکمل کر کے آپ نے بھیج دیئے۔ مجھے اس کے جلد جانے کا تقاضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو نہایت راحت، آرام اور سہولت کے ساتھ پہونچادے اور شادی کی مبارک تقریب کو باحسن وجوہ تکمیل کو پہونچاوے۔ آپ کی اہلیہ کی بیماری کی خبر سے بہت قلق ہوا۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد بسم اللہ سمیت، الحمد شریف، آیۃ الکرسی، قل أعوذ برب الفلق، قل أعوذ برب الناس تین مرتبہ، اول آخر درود شریف دس دس مرتبہ وہ خود پڑھیں یا کوئی اور پڑھ کر ان پر اس طرح دم کریں کہ لب کا کچھ حصہ ان پر گرے۔ گھر کے دوسرے بچوں پر بھی دم کر دیا کریں تو بہت اچھا ہے۔

آپ کے اور آپ کے گھر والوں کے لئے یہ ناکارہ برابر دعا کرتا ہے جب سے عزیزان عبدالرحیم و یوسف سے تعلق ہوا ہے اس وقت سے آپ کے گھر والوں سے سب سے تعلقات ہیں اور سب کے لئے دعا گو رہتا ہوں۔ آستانہ میں جو تفسیر کی جاتی ہے مجھے تو معلوم نہیں ہے کہ وہ تفسیر کن صاحب کی ہے۔ میں نے وہ رسالہ بھی نہیں دیکھا اس لئے اس کے متعلق تو کچھ نہیں کہہ سکتا البتہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کی تفسیر بہت معتبر ہے اور بہت اچھی ہے۔ ہندوستان میں تو شاید مشکل سے ملے تاہم آپ اگر فرماویں تو عبدالرحیم

ویوسف تلاش کر کے بھجوادیں گے بشرطیکہ آپ منظور فرماویں۔ اپنے سب اہل وعیال سے خاص طور سے اہلیہ یوسف سے سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ نا کارہ ان کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ فقط والسلام

﴿61﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: غالباً ذیقعدہ، ذی الحجہ ۸۷ھ/ مطابق فروری مارچ ۶۷ء

محترم المقام محسنم قبلہ بھائی عبدالرحیم صاحب مدفیوضکم وبرکاتکم! بعد سلام مسنون، اپنی حماقت سے لفافہ میں تعویذ رکھنا بھول گیا مبادا آپ نے حضرت کے خط میں لکھ دیا ہو کہ وہ تعویذ تو راستے میں نکال لیا گیا۔ بارش کی خبر سے بڑی مسرت ہوئی۔ یہاں تو پھر گرمی ہٹ کر خوب ہوگئی۔

گذشتہ کل اخبارات بھیجے ہیں۔ انشاء اللہ پہنچ گئے ہوں گے جو تقریباً چھ یا سات تھے۔ نیز مولانا طلحہ صاحب نے آپ کے نام ایک ماہ کیلئے روزنامہ دعوت جاری کرنے کیلئے وہاں خط لکھ دیا۔ شاید بائیس سے انہوں نے شروع کرایا ہے, شاید شروع ہوگیا ہوگا۔

احقر کے جو نمبرات معلوم ہوئے ہیں وہ حسبِ ذیل ہیں

بخاری	۲۰	مسلم	۲۰	ابوداؤد	۲۰
نسائی	۱۹	طحاوی	۱۸		

صرف ترمذی کے معلوم نہیں۔ شاید جماعت میں پھر انشاء اللہ اول نمبر ہو۔ دعا فرماویں اللہ جل شانہ خباثتِ نفس کو دور فرما کر اپنی رضا ومحبت کی راہ پر گامزن رکھے۔

مندرجہ ذیل درود شریف حضرت شیخ مدظلہم پڑھتے ہیں یہ اس لئے لکھا کہ کہیں آپ کا لکھا ہوا درود شریف دیکھا تھا جس کو آپ نے حضرت کی طرف منسوب کیا تھا۔ دو دفعہ اس کی شیخ سے میں نے تصحیح کی۔ فقط یوسف

اللھم صل و سلم و بارك علیٰ سیدنا و مولٰینا محمد النبی الامی نبی الرحمة وعلیٰ آله و صحبه و أتباعه كما هو اهله و كما تحب و ترضی و بعدد ماتحب و ترضی كلما ذكره الذاكرون و كلما غفل عن ذكره الغافلون۔

سب خالاؤں، اپنی پھوپھیوں بھائی بہنوں سب کو نام بنام سلام مسنون۔ چھوٹی خالہ و بھابھی صاحبہ اوران کی والدہ سے خاص طور سے سلام اور درخواستِ دعاء۔

☆...... 2 ......☆

1388 ھجری

/

1968 عیسوی

'دینی کام زیادہ جہاں ہوسکتا ہواس کوزیادتیٔ تنخواہ پر ہمیشہ مقدم رکھنا۔.....دنیوی زندگی چاہے کتنی ہی ہوجاوے، ختم ہونے والی ہےاوراخروی زندگی کبھی ختم ہونے والی نہیں۔اس لئے... میری درخواست یہ ہے کہ جہاں دین کا کام زیادہ ہوتنخواہ چاہے کم ہو وہاں کوشش زیادہ فرماویں کہ موت کا حال معلوم نہیں کب آجاوے۔اس لئے دین کا جتنا زیادہ سے زیادہ کام ہوسکے وہ غنیمت ہےاورروپیہ پیسہ ساتھ جانے والی چیزنہیں، اعمال حسنہ ساتھ جانے والے ہیں اورصدقۂ جاریہ بعدمیں بھی پہونچے والا ہے

(۶/جمادی الثانیہ۱۳۸۸ھ)

﴿62﴾

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: محرم-صفر ۸۸ھ/ مارچ-اپریل ۶۸ء

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، آج کل عشاء کے بعد بلکہ پہلے سے بھی کچھ دیر تو مسجد میں لگتی ہی ہے۔ مجھے اٹھاتے ہوئے ابوالحسن نے یوں کہا کہ یوسف آ گیا۔ کیونکہ عزیز یوسف کے آنے کی کوئی خیر خبر نہیں تھی اس لئے ذہن بھی منتقل نہ ہوا۔ اس نام کے کئی آدمیوں کے آنے کی خبر سنی تھی اس لئے میں نے پوچھا کہ کونسا یوسف؟ تو اپنے یوسف کا حال معلوم ہوا تو طبعی خوشی فطری چیز تھی مگر عقلاً جی خوش نہ ہوا۔

جب میں تمہیں بھی کئی دفعہ لکھ چکا تھا اور عزیز موصوف کو بھی بار بار لکھا تھا کہ پاسپورٹ بننے کے بعد تاخیر نہ کریں جلد چلا جائے اس لئے کہ اس کے خسر صاحب کا جمادی الثانیہ میں خط آیا تھا کہ امتحان کے بعد فوراً چلے آئیں تاخیر نہ کریں اور اس خط کے بعد سے عزیز موصوف پر بھی طبعی تقاضہ شروع ہو گیا تھا اور ہونا بھی چاہئے تھا۔

[مزید یہ کہ] ابھی چند روز ہوئے اس کے خسر صاحب کا خط براہ راست میرے پاس بھی آیا تھا کہ اس کو جلد از جلد بھیج دو جس کا جواب میں نے تمہاری ہی معرفت بھیجا تھا ایسی حالت میں مزید تاخیر مناسب نہیں تھی۔ اگر حیات مستعار باقی ہے اور جانے کے بعد عارضی آمد میں کچھ مشکل نہ ہو اور عزیز یوسف کو بھی اس وقت تک ہمارا خیال باقی رہے تو ماہ مبارک یہاں گذار دے۔

اور اس میں کوئی دقت ہو تو اس نا کارہ کی حجاز کی حاضری مقدر ہو کہ وہاں والوں کے

اصرار تقاضے رمضان ہی سے شروع ہو گئے ہیں اگر چہ اپنی اہلیت وہاں کی حاضری کی تو بالکل نہیں ہے لیکن مالک نے اپنے انعام واحسان سے اسی گندگی کے ساتھ کئی مرتبہ بلایا ہے اگر حاضری مقدر ہے تو پھر وہاں آجائے۔

تم نے حافظ سورتی صاحب کی خدمت میں خط لکھنے کا حکم دیا اسی دن تمہارے کارڈ پر ان کو مضمون لکھا دوسرے دن عزیز غلام محمد کے دس پیسے والے لفافہ پر مستقل پرچہ ان کے نام لکھا مگر عزیز یوسف سے یہ معلوم ہوا کہ وہ ساتھ ہی رات آگئے اور دیوبند اتر گئے اور اس وقت یہاں آنے والے ہیں قلق بھی ہوا کہ میرا پرچہ ان کی موجودگی میں پہونچ جاتا تو اچھا تھا۔

اللہ کرے کہ تمہارے یہاں کا معاملہ نہایت سہولت اور راحت کے ساتھ جلد از جلد نمٹ جائے۔ تمہاری اہلیہ کی بیماری کی خبر سے بہت ہی فکر وقلق رہتا ہے اگر چہ عزیز یوسف نے افاقہ کی خبر بتائی اور یہ بھی بتایا کہ خون بند ہے پھر بھی فکر رہتا ہی ہے اپنی اہلیہ اور خالہ سے سلام ودعوات۔ فقط والسلام

﴿63﴾

از: حضرت مولانا یوسف صاحب

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: محرم-صفر ۸۸ھ/ مارچ-اپریل ۶۸ء

ذوالمجد والمنن محترم المقام قبلہ مولانا عبدالرحیم دامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، عرض اینکہ خداوند قدوس کے فضل وکرم اور آپ کی توجہ ودعاؤں کی بدولت نہایت راحت وآرام کے ساتھ مع الخیر کل رات یہاں پہونچ گیا اور عشاء کی نماز میں جماعت میں شریک ہو گیا۔ اگر چہ سوار ہوتے وقت سورت میں تو بہت ہی فکر تھا کہ کیا ہو گا اور بہت زیادہ ہجوم بھی تھا اور سارا سامان بھی کھڑکی میں سے اندر ڈال دینا پڑا لیکن گاڑی چلنے کے

بعد پھر بہت اطمینان کی جگہ مل گئی اور ساری نمازیں اگر چہ فرداً فرداً مگر وقت پر سہولت سے ادا کرتے رہے۔

حسب ارشاد مولوی طلحہ صاحب وغیرہ کے لئے نمکین تو میں لے آیا مگر اتوار کی وجہ سے بازار بند تھا اس لئے عطر اور قلم نہ لے سکا حافظ صاحب نے ۵۰۰/روپے دیئے تھے وہ راندیر داؤد ورٹھی کے پاس رکھوا دیئے ہیں جب دل چاہے وہاں سے لے لیں۔ حضرت کی طبیعت ناساز ہی ہے دعا فرماویں اور کیا عرض کروں جو یہاں دیکھتا ہے وہ یہی کہتا ہے کہ بہت دبلا ہوکر آیا۔ فقط والسلام

احقر یوسف، بروز منگل

دعاؤں میں ضرور یاد فرماتے ہی رہیں چھوٹی خالہ بھابھی صاحبہ سب سے سلام

﴿64﴾

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: محرم-صفر ۸۸ھ/ مارچ-اپریل ۶۸ء

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، ابتدائی تمہارے ہی خط سے کئی دن ہوئے غلام محمد کی علیحدگی کا حال معلوم ہوا تھا۔ اسی وقت سے برابر ارادہ کر رہا تھا کہ اس کو منی آرڈر بھیجوں مگر کبھی منی آرڈر کی عادت نہیں پڑی، ہمیشہ سے اس میں بخل رہا۔ اس سے خیال ہوا کہ عزیز یوسف کے کرایہ سے لے کر اس کو دلوادوں۔

عزیز یوسف سے پوچھا کہ کس کے پاس امانت ہے تو اس نے تمہارا نام بتایا اس سے بہت مسرت ہوئی کہ اس میں بہت زیادہ سہولت ہے میں نے عزیز یوسف سے کہا کہ یہ رقم میں

سے ایک سو روپیہ مولوی غلام محمد کو دے دیں اور منسلکہ ورقہ بھی اس کو پھاڑ کر دے دیں۔

عزیز یوسف نے لندن جانے کا مجھ پر بہت تقاضہ کیا ہے میری رائے یہ ہے کہ اس کو جلد چلے جانا چاہیئے اور اللہ توفیق دے تو رمضان سے قبل واپس آجاوے تمہارا مقدمہ بھی پیر سے شروع ہو چکا ہوگا اس کا بھی فکر ہے اللہ تعالیٰ مدد فرماوے۔

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی:

ذوالمجد والمنن محترم المقام قبلہ بھائی صاحب مدفیوضکم وبرکاتکم!

بعد سلام مسنون عرض اینکہ آج ہی لفافہ ملا اس سے قبل آپ کے پرچوں کی رسیدیں لکھ چکا ہوں امید ہے کہ پہونچ چکی ہوں گی مفتی صاحب والا پرچہ ان کو بھیج دیا ہے گذشتہ جمعہ کو تو انہوں نے خود مجھ سے دریافت کیا تھا کہ تجھ پر کوئی خط آیا کہ نہیں؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو فرمایا کہ مجھ پر بھی اب تک اس سلسلہ میں کوئی خط نہیں آیا۔

بہرحال آج شام کو معلوم ہوجاوے گا بلکہ انشاء اللہ خود مفتی صاحب رقم ہی لے آویں گے اور خدا کو منظور ہے تو حسب ارشاد تقسیم کر کے بقیہ کل جمعہ ہی کو انشاء اللہ روانہ کروں گا احقر کی طبیعت ویسی ہی ہے۔

حضرت اقدس کی طبیعت بھی ویسی ہی چل رہی ہے اکثر دوپہر دسترخوان پر بھی نہیں آتے ویسے جسم کی وہی حالت ہے گذشتہ کارڈ میں بھی لکھ چکا ہوں کہ حضرت آئندہ کو حج کے لئے ضرور تشریف لے جاویں گے اس کو سرسری نہ سمجھیں اور توہمات اور افواہ پر حمل نہ کریں بالکل یقینی خبر ہے والدہ محترمہ کا کوئی خط آیا ہو تو مطلع فرماویں۔

گذشتہ رات میاں جی موسیٰ میواتی کو حضرت نے خلافت دی جو کہ مولانا الیاس صاحب کے ساتھیوں میں تھے بالکل بوڑھے سے ہیں۔ فقط

چھوٹی خالہ اور بھابھی صاحبہ سے سلام و درخواست دعا۔

﴿65﴾

از: مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: محرم-صفر ۸۸ھ/ مارچ-اپریل ۶۸ء

محترم ومکرم بھائی صاحب دامت برکاتہم،

بعد سلام مسنون، کھانے کے بعد شبیر کے لفافہ میں ایک رقعہ لکھ چکا ہوں حضرت کا کھانا تقریباً بلکہ حقیقتاً بالکل ہی بند ہے۔ تفریحی کوئی چیز بھی اب تو نہیں کھاتے حالانکہ بہت زیادہ فتوحات آتی رہتی ہیں۔ میں جو نمکین اشیاء لایا تھا اس کو تو اب تک دیکھا بھی نہیں۔ دوپہر دسترخوان پر جب بیٹھتے ہیں تو ساتھ ایک شخص کو بٹھاتے ہیں کہ وہ لوکاٹ چھیل کر دیا کرے صرف وہی کھاتے ہیں، وہ بھی زیادہ سے زیادہ پانچ سات کھاتے ہوں گے۔

فقط والسلام

﴿66﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: ۱۱-۱۲ اپریل ۶۸ء/ ۱۴-۱۵ محرم ۱۳۸۸ھ

ماوائے دارین حضرت اقدس اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر الحمد للہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ حضرت والا کے مزاج اقدس بھی بعافیت ہوں گے۔ اس وقت حضرت اقدس دام مجدہ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔

انشاء اللہ آج شام ہی ترکیسر جا کر مولوی غلام محمد صاحب کی خدمت میں ایک سو روپیہ اور حضرت اقدس کا گرامی نامہ پیش کروں گا۔ اس سعادت بخشی سے انتہائی مسرت ہوئی۔

چونکہ آج دوپہر کا مدرسہ ہے اس لئے بعد عصر ان کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا لیکن حضرت والا ایک گستاخی کی بھی جرات کر رہا ہوں ۔ امید ہے حضرت والا معاف فرماویں گے ۔

حضرت والا ! آج کل چینی بہت ہی گراں ہو رہی ہے تو عزیز یوسف کے ہمراہ دو تین روپے ارسال کر دیں تو احقر اس کی چینی خرید کر چینی والے ڈبے میں ملا دے گا ۔ اور گھر والوں کو ہدایت کرے گا کہ ختم ہونے سے پہلے اس میں اور چینی ملا دیا کریں ۔ نیز دو تین اٹھنیاں ہوں تو ان کو پیسوں میں ملا دی جائیں ۔

حضرت والا کے بخاری شریف کے تین روپے تھے ۔ اس میں ایک چوری ہو گیا تھا ۔ ایک احقر کے ایک جاننے والے کو دے دیا تھا اور ایک اہلیہ کو دے دیا ہے اس لئے وہ بھی نہ رہے ۔ اور پیسے تھے وہ بہت سے لوگوں کی مانگ پر ان کو دیدئے ۔

مولانا محمد عمر صاحب اجتماع کے دوسرے روز قلیل عصر تشریف لائے تھے اور بعد عصر دعا اور چائے نوش فرما کر کے قبیل مغرب تشریف لے گئے تھے ۔ احقر بھی دونوں روز اجتماع میں شریک تھا ۔ فقط والسلام

سگ آستانہ عالیہ عبدالرحیم

67

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: محرم-صفر ۸۸ھ/ مارچ-اپریل ۶۸ء

عزیز گرامی قدر و منزلت عبدالرحیم سلمہ!

آج دوپہر کھانے کے وقت عزیز مولوی اسماعیل کی زبانی شدت بیماری کی خبر معلوم ہوئی میں نے اسی وقت ایک جوابی کارڈ اس خیال سے منگایا کہ فوراً تمہیں لکھواؤں تا کہ تمہیں

پیر کو مل جائے اور ممکن ہے اس وقت تمہارے پاس کارڈ نہ ہو تو فوراً مجھے مل جائے اس لئے کہ عزیز یوسف منگل کو پہونچے گا اور دو دن مجھے شدید انتظار کرنا پڑے گا۔

یہ عزیز مولوی ...... کی لاپرواہی ہے کہ وہ کارڈ کھو دیا ہے۔ مجھے اس کا بہت ہی قلق ہوا کہ میرے اتنے اہتمام کی بھی ان دوستوں نے پرواہ نہ کی کہ میں نے کھانے کے بیچ میں جوابی کارڈ تلاش کر کے منگوایا۔ بہر حال انتظار مقدر میں تھا تمہاری خیریت کا شدت سے انتظار رہے گا بواپسی ایک کارڈ سے اپنی خیریت کی اطلاع کریں اور اطلاع کرتے رہیں۔

عزیز یوسف کے ہاتھ مولوی غلام محمد والی رقم بھی بھیج رہا ہوں اور تمہاری تعمیل حکم میں ...... وغیرہ بھیج رہا ہوں چونکہ مولوی یوسف بہت ہی زیادہ ضرورت سے زیادہ بھولے واقع ہوئے ہیں اور میرے معاملہ میں خاص طور سے وہ سادے رہتے ہیں اس لئے اندیشہ ہے کہ کہیں راستہ میں لفافہ ہی نہ پھینک دے۔

عزیز یوسف کے جانے کا طبعی قلق تو ظاہر ہے **بالخصوص اس وجہ سے کہ اس کے ذکر میں میرا بہت ہی جی لگتا ہے اسی لئے میں نے ذکر بتانا بھی اس کے حوالہ کر رکھا تھا** مگر مجبوری بہر حال معذوری ہے میرا خیال یہ ہے کہ زیادہ تاخیر نہ کی جائے۔ اللہ کرے کہ شعبان میں یہ یہاں آسکے (اور ہمارے ساتھ) رمضان گذار سکے بشرطیکہ یہ ناکارہ بھی اسی وقت تک زندہ رہے۔

تمہاری آمد آمد کی بھی خبریں سن رہا ہوں مگر بیماری کے (دوران آنے کا) ہرگز ارادہ نہ کریں اللہ تعالیٰ بہت جلد صحت عطا فرماوے۔ اپنی خالہ سے اور سہولت سے ہوسکتا ہو تو حافظ قاسم صاحب سے بھی سلام مسنون ودعوات۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم یوسف، شب یکشنبہ ۸۸ھ

﴿68﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: صفر ۸۸ھ/مئی ۶۸ء

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، کل کی ڈاک سے یہ لفافہ آیا تھا۔ کل جمعہ تھا اس لئے ڈاک کے سننے کا بالکل وقت نہیں ملا۔ آج کی ڈاک میں تمہارا کارڈ تھا اور جب میں جواب لکھوانے لگا اور تمہارے والد کے متعلق لکھوانے لگا تو مولوی اسماعیل نے بیان کیا کہ صاحب لفافہ نے اپنے والد کے متعلق لکھا ہے اس لئے مجھے اس کارڈ میں بدل الغلط کرنا پڑا لیکن جب اس وقت خط سنا تو معلوم ہوا کہ وہ تو تمہارے ہی والد کے متعلق تھا اور مولوی اسماعیل نے کہہ دیا کہ میں نے تو سرسری پڑھ کر کہہ دیا۔ اصل میں مولوی اسماعیل بھی ڈاک کی کثرت سے گھبرا گئے۔ تمہارے والد کے احوال سے جو خط میں لکھے ہیں بہت مسرت ہوئی۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ اگر مولوی تقی الدین سے ملاقات ہو تو ان سے کہہ دیں کہ آج کی ڈاک سے حاجی یوسف انگار کا خط آیا۔ جس میں انہوں نے مسجد کی توسیع کے قبول کرنے کا بہت بہت شکریہ لکھا اور اپنی بیماری بھی لکھی اور یہ بھی لکھا ہے کہ حاجی یوسف راوت اور مولوی سعید انگار آرہے ہیں۔ عزیز مولوی شبیر سے معلوم ہوا کہ آج سولہ کو افریقہ سے چل کر کل ۱۷ کو پہونچ جائیں گے۔ حاجی یوسف کا قیام تو صرف ایک ہفتہ ہند میں رہے گا۔ مولوی سعید کچھ قیام کریں گے۔ میں تمہیں براہ راست کارڈ لکھتا لیکن شبیر کی روایت صحیح ہے اور ان کا ہند میں قیام صرف ایک ہفتہ کا ہے جس میں سورت، ترکیسر اور سہارنپور سبھی کو نمٹانا ہے۔ آپ تو اس خط کے پہونچنے سے پہلے سہارنپور کے لئے روانہ ہو چکے ہوں گے اس لئے خط نہیں لکھا۔ عزیز مولوی عبدالرحیم سے سلام مسنون کے بعد سلیمان صاحب کو میری طرف

سے بیعت کرلیں، انتظار نہ کریں۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ سوانح یوسفی اپنے ساتھ لندن ضرور لے کر جاویں اور وہاں اردو جاننے والوں کو سنانے کا ضرور اہتمام کریں۔ انشاء اللہ تمہارے لئے بھی مفید ہوگا اور سننے والوں کے لئے بھی۔ نیز میری فضائل کی کتابیں جو تمہارے پاس ہوں وہ ضرور لے کر جاویں۔ وہ میری ملاقات کا بدل ہے۔ اگر چہ وہاں جا کر تمہیں دور افتادوں کا تو کیا خیال آوے گا کہ وہاں دن عید ہوگا اور رات لیلۃ القدر۔ پھر بھی احتمال ہے کہ کسی وقت یاد آجاوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

مئی ۶۸ء / صفر ۸۸ھ

69

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۶ / ربیع الاول ۸۸ھ [۲ / جون ۶۸ء]

عزیزم مولوی یوسف سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا جانے کے بعد صرف ایک مختصر کارڈ آیا جس میں تم نے لکھا تھا کہ نہایت عجلت میں یہ کارڈ لکھ رہا ہوں۔ مفصل کل کو لکھوں گا وہ کل تو آج تک ہوئی نہیں۔ تمہیں دوستوں کی دعوتوں سے فرصت نہیں، کسی کے خط کے حاشیہ پر دو سطریں تمہاری ملی تھیں جس میں تم نے فرط شوق میں اپنی روانگی ۲ یا ۵ مئی لکھی تھی مگر وہ خط ہی وسط مئی کا تھا جس سے میں نے اندازہ کرلیا تھا کہ فرط شوق میں لکھا گیا۔

اس وقت تو اس پرچہ کا مقصد یہ ہے کہ طویل سفر میں عین وقت پر خرچ کی ضرورت

پیش آیا کرتی ہے۔ مجھے کئی دوستوں سے سابقہ پڑا کہ انہوں نے حج سے واپسی میں جدہ میں جہاز میں بیٹھ کر یہ کہا کہ بمبئی میں اتر کر مزدوروں اور قلیوں اور گھر تک ٹکٹ کے دام بھی نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے اجنبی دیار میں بھی ہمیشہ میری ہر نوع کی مدد فرمائی...مدینہ پاک کی گنیوں والا قصہ (۱) تو میں نے بیسیوں دفعہ سنایا ہوگا...اس لئے میں نے احتیاطاً حاجی محمد یعقوب صاحب نمبر ۲۲۷ جامع مسجد بمبئی کو خط لکھ دیا ہے کہ تمہاری ہر قسم کی مدد کریں اور اخراجات میں ضرورت پیش آجاوے تو سو روپیہ تک میرے حساب میں تمہیں دے دیں۔ اگر اتفاقیہ ضرورت پیش آجاوے تو یہ خط دکھلا کر ان سے لے لیں کہ وہ میرے قدیم محسن ہیں۔ میرے مہمانوں کی اور عزیزوں کی ہمیشہ انہوں نے میری امید سے زیادہ مدد کی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کی بہتر سے بہتر مدد فرماوے۔

میں نے اس سے پہلے خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ اپنے لندن کا ڈاک کا پتہ اور اس سے زیادہ ضروری اگر تمہیں معلوم ہو تو اپنی قیام گاہ کا پتہ، سڑک کا کسی معروف جگہ کا ایسا لکھ دیں کہ جس سے اجنبی آدمی تم تک پہونچ سکے اور اگر یہاں معلوم نہ ہو تو وہاں جا کر اگر تمہیں جلدی فرصت مل سکے تو جلدی لکھ دیں۔ اس لئے کہ آج کل لندن کے احباب کے خطوط زیادہ آرہے ہیں۔ میں اپنے خاص دوستوں سے تمہاری ملاقات کو لکھ دوں۔

میرے تبلیغی رسائل تو تمہارے پاس سب ہوں گے جو نہ ہوں عزیز عبدالرحیم سے لیتے جاویں کہ وہاں بھیجنا تو مشکل ہے اور ابتداء ہی سے وہاں سنانا شروع کر دینا۔ **اگر شروع میں اس کا نظام بن گیا تو اس کا پورا کرنا آسان ہوگا** اور اگر شروع میں تم لغویات اور لذات میں لگ گئے تو پھر اس کا شروع کرنا دشوار ہوگا۔ وہاں کی تبلیغی جماعت سے بھی خاص طور سے میل پیدا کرنا اور تبلیغی اجتماعات میں بہت اہتمام سے شریک ہونا۔ میری تو خواہش تھی کہ

---

(۱) اس قصہ کی تفصیل کیلئے دیکھئے آپ بیتی نمبر ۴ کا باب ششم حجوں کی تفصیل، ۳۸ھ کا حج

وہاں جانے سے پہلے تم میں کچھ پختگی اور مجھ سے تعلق قوی بن جاتا مگر تمہارے استغناء نے پیدا نہ ہونے دیا۔

تمہارے والد صاحبؒ کے اس آخری فقرے نے کہ ’یوسف بول تو‘ اس سے یہ تو اندازہ ہو گیا تھا کہ میری خصوصیت نہیں تھی جو شخص ایسے شفیق باپ سے استغناء کر سکتا ہے اس کی کوئی دوسرا کیا شکایت کر سکتا ہے۔ لیکن اپنے اس خصوصی تعلق کی وجہ سے جو تم سے ہے اس کا فکر ضرور ہے کہ وہاں جا کر تم کسی دوسرے ماحول میں نہ پھنس جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہر نوع کی حفاظت فرماوے۔ ہر نماز کے بعد ۴۱ مرتبہ لاحول..الخ، اول آخر درود شریف سات سات مرتبہ کا اہتمام رکھنا اور خالی اوقات میں درود شریف کا اہتمام رکھنا۔ درود شریف کی جتنی زیادہ کثرت کرو گے اتنا ہی دارین کے اعتبار سے مفید ہوگا۔

یہ خط دراصل تمہارے ہی نام کئی دن سے لکھنے کو سوچ رہا تھا مگر میری طبیعت دو ہفتہ سے زیادہ خراب ہے کئی دن تک مسجد میں نماز کو اور سبق [کیلئے] اوپر بھی نہیں جا سکا لیکن پتہ مولوی عبدالرحیم کا اس لئے لکھوا رہا ہوں کہ اگر تم اس خط کے پہونچنے سے پہلے بمبئی روانہ ہو جاؤ تو وہ اپنے لفافہ میں اسے لندن بھیج دیں۔ لکھنے کو تو بہت کچھ جی چاہتا تھا مگر دوران سر اور گرمی کی شدت کی وجہ سے زیادہ تفصیل سے نہیں لکھواتا۔ *میرے رسائل اگر سنانے کا موقع نہ ہو تب بھی اس کے مطالعہ کا بہت اہتمام سے وقت نکالنا۔ انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔*

لندن کی تبلیغی جماعت کے امیر حاجی منور صاحب ہیں۔ گذشتہ سفر حج میں ان سے ملاقات بھی ہوئی۔ دوسرے مولوی یعقوب کاوی صاحب ہیں۔ مولوی اسماعیل سے معلوم ہوا کہ ان کی تمہارے خسر سے جان پہچان ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ دین کے کام میں اکثر لگے رہتے ہیں۔ حتی الوسع ان کے ساتھ لگے رہنا اور ان کی مدد کرنا۔ وہ ڈیوز بری میں رہتے ہیں۔

یہ خط علی الصباح لکھوایا تھا اور قصداً اس لئے نہیں ڈلوایا تھا کہ شاید آج کی ڈاک میں

تم دونوں میں کسی کا خط مل جائے تو اس کا جواب بھی اسی پر لکھوا دوں۔ مگر تمہیں مشاغل سے خط لکھنے کی فرصت کہاں؟ ناقص ہی ڈلوا رہا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ عزیز بمبئی کے لئے روانہ ہو جائے۔ آج کی ڈاک سے مولوی غلام محمد کا ۲۰ روپیہ کا منی آرڈر پہونچا۔ وصول کرنے کو تو بالکل جی نہیں چاہتا تھا۔ ڈاک میں اس کا خط بھی ہے مگر ابھی تک سننے کی نوبت نہیں آئی۔ ملاقات ہو تو شکریہ کے ساتھ کہہ دیں کہ آئندہ ایسا نہ کریں۔ غالبًا انہوں نے مولوی عبدالرحیم کی اتباع میں پہلی تنخواہ کا جزء بھیجا ہوگا۔ من سنّ سنّة سيّئةً میں تم بھی داخل ہو۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل۔ ۶ / ربیع الاول ۸۸ھ

از راقم سلام مسنون

﴿70﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب و مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہما

تاریخ روانگی: ۱۳/ ربیع الاول ۸۸ھ / ۹/ جون ۶۸ء

عزیزانم مولوی عبدالرحیم و مولوی یوسف سلمہما!

بعد سلام مسنون، میں نے منگل کے دن ایک دس پیسے والا لفافہ مفصل جس میں لندن کے متعلق کچھ ہدایات بھی تھیں لکھا تھا اور لفافہ پر احتیاطاً پتہ عزیز مولوی عبدالرحیم کا اس خیال سے لکھا تھا کہ عزیز یوسف کی روانگی کی تاریخ معلوم نہیں تھی۔ یہ خیال ہوا کہ شاید خط کے پہونچنے سے پہلے اگر اس کی روانگی ہو جائے تو عزیز عبدالرحیم اس کو اپنے لفافہ میں بند کر کے لندن بھیج دے۔

بدھ کے دن عزیز عبدالرحیم کا کارڈ [ملا] جس میں سورت سے جمعرات کو بمبئی کے لئے اور شنبہ کو بمبئی سے لندن کے لئے روانگی لکھی تھی۔ اسی وقت اس کا جواب بمبئی کے اس پتہ پر جو عزیز عبدالرحیم نے لکھا تھا اس پر لکھوا [دیا] جمعرات کے دن اسی مضمون کا کارڈ عزیز یوسف کا پہونچا۔ اس کے جواب کا وقت نہیں تھا۔ اس لئے کہ دونوں کارڈوں میں شنبہ کی صبح کو بمبئی سے ۸ بجے روانگی لکھی تھی۔

شنبہ کا دن اسی تصور میں گذر گیا کہ آج روانگی ہو چکی ہوگی۔ لندن کے تار کا تو انتظار نہیں تھا البتہ یہ خیال تھا کہ آج دوشنبہ کو عزیز عبدالرحیم کا خط بمبئی سے بخیر روانگی کا ملے گا اور انشاء اللہ ہفتہ عشرہ میں عزیز یوسف کا خط بھی لندن بخیر رسی کا مل جائیگا لیکن کل یکشنبہ کو گیارہ بجے دن کے جمعہ کا دیا ہوا ارجنٹ تار تیسرے دن ملا۔ جس میں لکھا تھا کہ بہت مشکل ہے۔

افسوس اس تار سے کل گیارہ بجے سے اب تک نہایت فکر اور تشویش ہے کہ کیا بات پیش آئی۔ اگر جمعہ کے دن بجائے تار کے یا تار کے ساتھ ہی ایکسپریس کارڈ بھی لکھ دیا جاتا تو کل اتوار کو مل جاتا۔ حاجی یعقوب صاحب کے خط بہت ہی کثرت سے اتوار کو ملتے رہتے ہیں۔ وہ ہمیشہ جمعہ کے دن خط ایکسپریس ڈلیوری بھیجتے ہیں۔ آج دوشنبہ کا دن ہے۔ شدت سے ڈاک کا انتظار ہے لیکن آج کی ڈاک بہت تاخیر سے ملے گی اور مہمانوں کا ہجوم بھی بہت ہے۔ اس لئے یہ بھی فکر ہوا۔ ممکن ہے کہ ڈاک کے بعد تفصیلی خط کا وقت نہ ملے۔ اسی لئے علی الصباح یہ خط لکھوا رہا ہوں۔ خدا کرے کہ ڈاک میں کوئی خط مل جائے ورنہ تشویش رہے گی۔ بہت ہی فکر ہو رہا ہے کہ کہ کیا اشکال پیش آ گیا۔

عزیز یوسف نے جو اپنے کارڈ پر لندن کا پتہ لکھا تھا وہ بھائی اکرام سے بھی اچھی طرح نہیں پڑھا گیا۔ خاص طور سے آخری لفظ 'پریسور' سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا چیز ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ لندن کا پتہ اردو میں بھی لکھ دیں اور پریسور کے لفظ کو واضح کر دیں کہ یہ کیا

چیز ہے۔ انگلینڈ کا لفظ تو تمہارے کارڈ کے پتہ میں ہے نہیں۔

۲۴ گھنٹہ شدید انتظار کے بعد آج دوشنبہ کی ڈاک میں حاجی یعقوب صاحب کے لفافہ میں تمہارا مختصر پرچہ ملا جس سے بہت اطمینان ہوا۔ اگر تم جمعہ کے دن ایک ایکسپریس میں بھی ڈال دیتے تو ۲۴ گھنٹہ تشویش میں نہ گذرتے۔ لیکن تمہارے پرچہ کے مضمون سے یہ تشویش پیدا ہوگئی کہ خدانخواستہ لندن میں تو کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئی۔ اگر بخیر رسی کا کوئی تار پہونچے تو ضرور مطلع کریں۔

آج کے پرچہ سے تمہاری بیماری کی خبر سے بہت قلق ہوا۔ تم نے اپنے پرچہ میں یہ نہیں لکھا کہ بمبئی کب تک قیام ہے تاکہ اس خط کے بھیجنے میں سہولت ہوتی۔ البتہ حاجی یعقوب صاحب کے خط میں یہ لکھا تھا کہ تم کل روانہ ہوجاؤ گے۔ اسی لئے یہ خط تمہارے مکان کے پتہ سے ہی لکھوا رہا ہوں۔ نیچے کا پرچہ چاک کر کے عزیز یوسف کو بھیج دیں اور اگر ائر لیٹر لکھیں تو اردو یا گجراتی میں نقل کردیں۔ از راقم سلام مسنون۔ بڑے میاں کا آج ایک خط آیا ہے اس میں انہوں نے لامع کے ختم پر آنے کا ارادہ لکھا ہے اور اپنی ایک حماقت کا اظہار کیا ہے۔

﴿71﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳ ربیع الاول ۸۸ھ/ ۹ جون ۶۸ء

بعد الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست

آخر آمد ز پسِ پردہ تقدیر پدید

عزیزم مولوی محمد یوسف سلمہ! تمہارے اور عزیز عبدالرحیم کے ابتدائی کارڈوں پر

میں شنبہ کے دن صبح سے تمہاری مسرات کا تصور باندھے بیٹھا رہا کہ تم پر کس قدر خوشی گذر رہی ہوگی اور خوشی کے مارے پھولے نہ سماتے ہوں گے لیکن کل اتوار کے دن گیارہ بجے تمہارا جمعہ کا دیا ہوا ارجنٹ تار ملا جس میں تشویش لکھی تھی۔ اس نے بہت فکر میں ڈال دیا۔ اگر تم یا عزیز عبد الرحیم ایک ایکسپریس خط لکھ دیتے تو وہ اتوار ہی کو مل جاتا اور ۲۴ گھنٹہ اس ناکارہ کو پریشان نہ ہونا پڑتا۔

آج کی ڈاک سے حاجی یعقوب صاحب کے لفافہ میں عزیز عبد الرحیم کا مختصر پرچہ ملا جس سے تشویش کی وجہ معلوم ہوئی۔ جس سے بہت اطمینان ہوا۔ اس لئے کہ کل سے بہت فکر تھا لیکن لباس کے سلسلہ میں یہ قصہ معلوم ہو کر یہ فکر ضرور ہو گیا کہ خدانخواستہ وہاں پہونچ کر تو کوئی تشویش کی بات پیش نہیں آئی؟ اس کا شدت سے انتظار رہے گا۔ معلوم نہیں تمہیں وہاں پہونچ کر خط لکھنے کی کب فرصت ہوگی لیکن مجھے عزیز عبد الرحیم کے خط سے تشویش پیدا ہوگئی کہ وہاں پہونچ کر کوئی گڑ بڑ تو پیش نہیں آئی۔ اپنے خالو صاحب اور خالہ صاحبہ اور محترمۂ معروفہ سے ممکن ہو سکے تو سلام کہلوا دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل۔ ۱۳؍ ربیع الاول ۸۸ھ

﴿72﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۱؍ ربیع الاول ۸۸ھ [۱۷؍ جون ۶۸ء]

؎ مژدہ اے دل کہ دیگر باد صبا باز آمد

ہدہد خوش خبر از شہر سبا باز آمد

عزیز سلمہ! بعد سلام مسنون، شدید انتظار میں تمہارا خط مؤرخہ ۱۱/ جون ۷/ جون کو پہونچا۔تم نے اپنے پہونچنے سے چوتھے دن خط لکھا۔ یہ بھی غنیمت ہے۔تمہاری روانگی کی کوئی تاریخ چونکہ متعین نہیں تھی اور تمہارا دورہ اور گشت بھی احباب کی ملاقات کیلئے ہورہا تھا اس لئے میں نے ایک بہت مفصل لفافہ دس پیسے والا تمہارے نام لکھا تھا اور پتہ احتیاطاً عزیز عبدالرحیم کا لکھ دیا تھا کہ اگر تم وہاں نہ ہوتو وہ تمہارے پاس بھیج دے۔ پانچ جون بدھ کے دن عزیز عبدالرحیم کا کارڈ ملا۔جس میں تمہاری سورت سے جمعرات کو اور بمبئی سے لندن کے لئے شنبہ کو روانگی لکھی تھی۔ میں نے اس وقت ایک کارڈ بمبئی کے پتہ سے اس پتہ پر جو عزیز عبدالرحیم نے کارڈ پر لکھا تھا، لکھوایا تاکہ جمعہ کو تم کو مل جائے مگر افسوس کہ وہ بار کے دن عبد الرحیم کو ملا۔

اس کارڈ میں میں نے یہ بھی لکھوایا تھا کہ کہ سفر میں بعض مرتبہ عین وقت پر خرچ کی ضرورت پیش آجاتی ہے اگر بمبئی میں تمہیں ضرورت ہوتو حاجی یعقوب صاحب سے سو روپیہ تک جتنی بھی ضرورت ہو لے لینا۔اور بدھ ہی کے دن اسی مضمون کا ایک کارڈ حاجی یعقوب صاحب کو بھی لکھ دیا تھا کہ تمہیں یا مولوی عبدالرحیم کو جس کو بھی ضرورت ہو سو روپیہ یا اس سے بھی زائد جو مانگیں وہ دے دیں۔ حاجی صاحب کو یہ خط جمعہ کو مل گیا۔جس کی بنا پر وہ جمعہ کے دن ٹیلیفون کے ذریعہ سے ہر ہوٹل اور ہر ایجنٹ سے تمہاری تحقیقات کرتے رہے۔ جمعہ کے دن تمہارا کہیں پتہ نہیں چلا۔ شنبہ کی شام کو حاجی صاحب کو ٹیلی فون پر یہ معلوم ہوا کہ سورت کے کوئی مولوی صاحب آج صبح ۸ بجے لندن روانہ ہوگئے ہیں۔جن کو پہونچانے کے واسطے ایک دوسرے مولوی صاحب بھی آئے ہوئے ہیں۔ یہ ساری تفاصیل مجھے حاجی یعقوب صاحب کے خط سے کئی دن بعد معلوم ہوئیں۔

۶ جون، جمعرات کو تمہارا بھی آخری کارڈ جس میں جمعرات کو سورت سے اور شنبہ کو

بمبئ سے روانگی لکھی تھی پہونچا۔ اس کے تو جواب کا وقت ہی نہیں رہا تھا لیکن تمہارے اس کارڈ اور عزیز عبدالرحیم کے بدھ والے کارڈ پر میں شنبہ کو صبح ہی یہ سے یہ منصوبہ بناتا رہا کہ تم اب ہوا میں اڑے جارہے ہوگے۔ مسرات سے دل باغ باغ ہورہا ہوگا۔ منزل مقصود پر پہونچنے کا خوف لگ رہا ہوگا لیکن اتوار کے دن گیارہ بجے تمہارا ارجنٹ تار جو جمعہ کو دیا تھا پہونچا۔ جس میں لکھا تھا ''تشویش ہے''۔

افسوس اس تار نے نہایت فکر میں ڈالا اور پیر کی دوپہر تک نہایت سخت فکر میں گذرا کہ کیا بات پیش آئی۔ اگر تم جمعہ کے دن بجائے تار کے ایکسپریس خط ڈال دیتے تو وہ اتوار کو مل جاتا۔ حاجی یعقوب جمعہ کے دن ہمیشہ ایکسپریس خط لکھتے ہیں تاکہ اتوار کو مل جائے۔ ۲۴ گھنٹہ سخت تشویش اور فکر کے بعد پیر کی دوپہر کو بہت لمبی چوڑی ڈاک میں بھی عزیز مولوی اسماعیل نے سب میں سے ڈھونڈھ کر سب سے پہلے حاجی یعقوب صاحب کا لفافہ نکالا جو حاجی یعقوب نے شنبہ کے روز لکھا تھا اور اس میں وہ ساری تفصیل تھی جو اوپر لکھی اور اس میں ایک بہت مختصر پرچہ عزیز عبدالرحیم کا بھی تھا جو شنبہ کی شام کو لکھا تھا جس میں تمہاری شنبہ کی صبح کو روانگی اور تار کی وجہ بھی لکھی تھی۔ جس سے تمہاری بخیر روانگی کی خبر سے تو بہت مسرت ہوئی لیکن بمبئ میں روانگی کے وقت جو سوٹ وغیرہ کا قصہ پیش آیا اس کیوجہ سے یہ فکر کئی دن سوار رہا کہ لندن اترتے وقت تو یہ قصہ پیش نہیں آیا۔

منگل کا لکھا ہوا خط عزیز عبدالرحیم کا گذشتہ جمعرات کو ملا۔ جس میں تمہارے خالو صاحب کے تمہارے بخیر رسی کے تار کی اطلاع تھی۔ اس سے بہت اطمینان ہوا۔ لیکن تم نے یہ نہیں لکھا کہ سوٹ کے مسئلہ میں تو وہاں جاکر کوئی دقت پیش نہیں آئی۔ مولوی کفایت اللہ صاحب نے جو مشقت تمہارے رخصت کرنے میں اٹھائی اللہ تعالیٰ ہی اس کی بہترین جزائے خیر عطا فرماوے۔ تمہیں جو مشقت سورت سے بمبئ تک پہونچنے میں ہوئی اس سے

کلفت ہوئی مگر شوق میں تو مشقت برداشت کرنی ہی پڑتی ہے۔ مگر اس سے بہت مسرت ہوئی کہ اس کے بالمقابل ہوائی جہاز میں بہت راحت رہی۔

تم نے جہاز میں فضائل درود سنانے کا ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اللہ کرے کہ لندن میں بھی یہ سلسلہ جاری رہے۔ اس کا مجھے بھی قلق رہا کہ عمرہ کا سفر نہ ہوسکا۔ اس سے بھی بہت مسرت ہوئی کہ خالو صاحب نے آپ کے لئے بڑا وسیع مکان کرایہ پر لے لیا ہے اور اس سے اور بھی زیادہ مسرت ہوئی کہ وہ خالو صاحب کے مکان کے قریب ہی ہے۔ یہ تو ہم خرما و ہم ثواب معلوم نہیں اس مکان میں آپ تنہا ہی ہیں یا کوئی اور بھی ہے؟

جس کا مجھے شدت سے انتظار ہے وہ تمہارے وہاں کے قیام میں نظام الاوقات کا ہے کہ ۲۴ گھنٹہ کس مشاغل میں گذرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ تمہیں وہاں کی مسموم ہواؤں سے محفوظ رکھے اور تمہارے وہاں کے قیام میں تم سے دین کی کوئی خدمت لے لے تب تو بہت مفید ہے۔ اس سے بھی بہت زیادہ مسرت ہوئی کہ کہ ۱۰۔۱۵ دن میں نکاح کی نوید جانفزا تم نے لکھی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے، باحسن وجوہ تکمیل کو پہونچاوے۔ زوجین میں محبت عطاء فرما کر اولاد صالح عطاء فرماوے۔ اس نوید جانفزا سننے کا بہت ہی مشتاق ہوں۔ مسجد کے دور ہونے کی خبر سے بھی قلق ہوا۔ لیکن معذوری ہے تو گھر پر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لینے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں بہر حال یہ ناکارہ تمہارے لئے دعا کرتا ہے۔

تم نے لکھا کہ میں ہندی ایر لیٹر ساتھ لانے کا ارادہ کر رہا تھا مگر جلدی میں یاد نہیں رہا۔ تمہارے لئے اس کی بالکل ضرورت نہیں۔ نیز ایر لیٹر بھیجنے کیلئے پورا لفافہ بھیجنا پڑے گا۔ اس میں مزید محصول خرچ ہوگا۔ اس لئے اس کا ہرگز ارادہ نہ کریں۔ البتہ جب تک تمہارا پتہ یاد نہ ہو اس وقت تک ہر خط پر اردو اور انگریزی دونوں میں واضح پتہ لکھنا بہت ضروری ہوگا۔ اس لئے کہ مجھے پتہ دیر میں یاد ہوتا ہے اور خط لکھنے کے لئے پہلا لفافہ تلاش کرنے میں

بسا اوقات دیر بھی ہو جاتی ہے۔

میں نے تو عزیز عبد الرحیم کو یہ لکھا تھا اور تم کو بھی لکھتا ہوں کہ مجھے اور عزیز عبد الرحیم کو علیٰحدہ علیٰحدہ خط لکھنے کی ضرورت نہیں۔ مجھے تو تمہاری خیریت اور حالات کا شدت سے انتظار رہتا ہے اور رہے گا جو عزیز عبد الرحیم کے خطوط سے بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ اسی کے ساتھ میں اپنا جواب بھی لکھوا دوں گا۔ علیٰحدہ خط لکھنے میں پیسے زیادہ فضول خرچ ہوں گے۔ جس جمعہ کو تم بمبئی تھے اس جمعہ کو یہاں لامع ختم ہوئی اور گذشتہ جمعہ کو اس کی دعوت۔ **دونوں میں تم خوب یاد آئے۔**

اپنے خالو صاحب کی خدمت میں بھی سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ آپ کا سب سے پہلا خط میرے نام گذشتہ سال جمادی الثانیہ میں پہونچا تھا۔ جس میں عزیز یوسف کو امتحان کے بعد جلد بھیجنے کا مطالبہ تھا اور اسی وقت اس کا جواب لکھوا دیا تھا اور آپ کی تعمیل حکم میں امتحان کے بعد فوراً گھر بھیج دیا تھا کہ وہ پاسپورٹ وغیرہ کی تیاری کرے۔ اس کے بعد سے کوئی آپ کا خط ایسا نہیں آیا جس کا میں نے بالواسطہ یا بلا واسطہ جواب نہ لکھوایا ہو اس سے قلق ہوا کہ میرا خط آپ تک نہیں پہونچا۔ یہ ناکارہ آپ کے لئے دل سے دعاء کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے۔ اس کے لئے درود شریف کی کثرت بلا لحاظ تعداد بہت مفید اور مجرب ہے۔ اہلیہ محترمہ اور صاحبزادی سلمہا اور صاحبزادگان سے بھی سلام کہہ دیں۔ یہ ناکارہ ان کے لئے دل سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ عزیز یوسف، عبد الرحیم سے ہر خط کا مضمون بندہ نظام الدین لکھتا رہا مگر معلوم ہوا کہ وہ آج کل نظام الدین نہیں ہے۔ جماعت کے ساتھ باہر گیا ہوا ہے۔

تم صبح کی نماز میں خاص طور سے یاد آتے ہو۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم محمد اسماعیل۔ ۲۱؍ ربیع الاول ۸۸ھ

ازراقم سلام مسنون، احقر کی ہمشیرہ سے ملاقات ہوئی یا نہیں؟ اور کیا حال ہے اور کتابیں لے گئے یا نہیں؟ مطلع فرماویں۔ ہمشیرہ سے سلام مسنون فرمادیں اور تو کیا عرض کروں۔ دعاؤں کا بہت زیادہ محتاج ہوں۔ چندروز سے صحت خراب ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرماویں۔

﴿73﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۴/ربیع الثانی ۸۸ھ [۲۹/جون ۶۸ء]

؎ تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہئے

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی حافظ قاری محمد یوسف صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا ایر لیٹر بسلسلۂ خیر رسی ۱۷ جون کو یہاں پہونچا تھا اور ۱۸ جون کو ایر لیٹر پر میں نے اس کا جواب بھی لکھ دیا تھا۔ خدا کرے کہ پہونچ گیا ہو۔ اس میں میں نے یہ بھی لکھ دیا تھا کہ تمہیں مجھے اور عبدالرحیم کو علیٰحدہ علیٰحدہ خط لکھنے کی ضرورت نہیں۔ عبدالرحیم ہی کے خطوط میں مجھے بھی جو لکھنا ہو لکھ دیا کریں۔

اس کے بعد عزیز عبدالرحیم کا ایک خط پہونچا جس میں اس نے تمہارے دوسرے خط کے حوالہ سے تمہارا ارشاد نقل کیا تھا کہ وہ میرے پاس سو روپیہ بھیج دے کہ میں تقریب سعید کا ولیمہ کروں۔ میں نے اسی وقت اس کو زور سے منع کر دیا تھا کہ روپیہ بھیجنے کی بالکل ضرورت نہیں۔ میں اس کے بغیر بھی تکمیل تقریب کی اطلاع کے بعد عزیز موصوف کی طرف سے بڑی مسرت سے ولیمہ کردوں گا۔ البتہ تکمیل کی اطلاع سے پہلے میں نے اس واسطے انکار کر دیا کہ خود تمہارے سامنے بھی ایک واقعہ پیش آچکا۔ اس کے علاوہ بھی کئی دفعہ ہو چکا ہے کہ بعض دوستوں نے منی آرڈر بھیجے کہ فلاں تاریخ کو میرا نکاح ہے اس سے دوسرے دن ولیمہ

کرلیں لیکن عین وقت پر کسی وجہ سے تاخیر ہوگئی۔ ڈابھیل کے مدرس کا واقعہ تو خود تمہاری موجودگی ہی کا ہے۔

میں نے اس سے پہلے خط میں تمہارے نظام الاوقات کا نقشہ مانگا تھا۔ ۲۴ گھنٹہ کن کن مبارک مشاغل میں گذرتے ہیں؟ میرا دل چاہتا ہے کہ بلاتوریہ، بلامبالغہ اپنا پورا نظام الاوقات لکھو۔ تفریح کے اوقات کیا کیا ہیں؟ کہاں کہاں تفریحیں ہوتی ہیں؟ تم نے پہلے خط میں لکھا تھا کہ خالو صاحب نے تمہارے لئے مستقل مکان کرایہ پر لے لیا جس میں چار کمرے ہیں۔ ان میں تم اکیلے ہی رہتے ہو یا کوئی دوسرا رفیق بھی؟

تم نے پہلے خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ عنقریب نکاح کی تاریخ مقرر ہوجائے گی۔ ۱۵۔۲۰ دن میں نکاح ہوجائے گا۔ اس خبر کی تعمیل کا شدت سے انتظار ہے۔ تم نے ۱۴ ربیع الاول والے خط میں لکھا تھا کہ ۱۵ دن کے اندر اندر نکاح ہوجائے گا۔ اس خط کو ۲۰ دن ہوچکے ۔ خدا کرے کہ اس مبارک کام کی تکمیل ہوگئی ہو۔

اس خط کے دوسرے ورق پر ایک ٹکڑا ڈاکٹر مقصود حسین کے نام ہے۔ یہ سہارنپور کے رہنے والے ہیں۔ غالباً صورت دیکھ کر تم پہچان جاؤ گے۔ ان کا اصل علاج تو آنکھوں کا علاج رہا ہے اور علاج بھی کرتے ہیں۔ میں نے ان کا خط قصداً تمہارے خط کے ساتھ اس لئے نتھی کیا ہے کہ اگر دقت نہ ہو تو اس پرچہ کو پھاڑ کر ایک سادہ لفافہ میں رکھ کر ان تک خود پہونچا دینا تاکہ تمہارے تعارف کا سبب بن جائے اور ممکن ہے کہ اس ہندی تعارف کی وجہ سے کوئی سہولت تمہیں حاصل ہوجائے۔ ڈاکٹر صاحب کا پتہ خط کے ختم پر اردو میں اور انگریزی میں نقل کرادیا ہے۔ مجھے یہ معلوم ہوا تھا کہ وہ اور تم دونوں لندن میں ہیں لیکن اگر وہ کسی دوسری جگہ ہوں اور وہاں جانے میں دقت ہو تو پھر تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں۔ ایک لفافہ میں ان کا پرچہ رکھ کر اور ایک خط اپنی طرف سے لکھ کر جس میں یہ مضمون ہو کہ زکریا نے

یہ خط جو آپ کے نام کا ہے یہ سمجھ کر میرے خط کے ساتھ بھیجا تھا کہ میں اور آپ ایک ہی شہر میں ہیں۔ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ دو جگہ ہیں۔ اس لئے کہ انگریزی سے واقف نہیں اور میرا اور آپ کا پتہ دونوں انگریزی میں تھے۔ اس لئے اس کا خط بذریعہ ڈاک بھیج رہا ہوں۔

ان کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی تبلیغی اجتماعات میں شریک ہوتے ہیں۔ عزیز عبدالرحیم کے خط سے یہ معلوم ہوکر کہ تم تبلیغی اجتماع میں تین دن کے لئے باہر بھی گئے تھے، بہت مسرت ہوئی۔ ضرور جہاں تک ہوسکتا ہو وہاں کے تبلیغی اجتماعات میں بشرط سہولت شرکت کرلیا کریں۔ انشاء اللہ مفید ہوگا۔ وہاں کے تبلیغی احباب سے بالخصوص جو زیادہ دیندار ہوں ضرور تعلقات رکھیں۔

معلوم نہیں تمہارے کھانے پینے کی صورت کیا ہے؟ خالو صاحب کے ساتھ ہی کھاتے ہو یا علیحدہ کوئی نظام قائم کیا ہے۔ عزیز عبدالرحیم کے دو تین خط اس دوران میں آئے وہ جلد آنے کو لکھ رہا ہے اور میں ہر مرتبہ یہی لکھوا دیتا ہوں کہ جن وجوہ کی بنا پر شوال میں جانا ہوا تھا ان کا کیا نظام ہوگا۔ اس نے آخری دو خطوں میں اپنی اہلیہ کا بھی شدید اصرار اس کے ساتھ آنے کا لکھا تھا۔ میں نے لکھ دیا تھا کہ شوق سے، لیکن میرے زنانہ مکان کی تنگی تمہیں معلوم ہے۔ اہلیہ کو اچھی طرح بتادیں۔ اسکے جواب میں اس نے لکھا ہے کہ اہلیہ تو مکان کی تنگی کے باوجود بھی آنے پر بہت اصرار کررہی ہے اور یہ کہتی ہے کہ تم اس مرتبہ نہ لے گئے تو میں شیخ کو شکایت لکھوں گی مگر خالہ کسی طرح بھی اہلیہ کے آنے پر راضی نہیں ہے۔ ان کے راضی کرنے کی کوشش کرر ہا ہوں۔

میری بیماری کا سلسلہ تو رمضان سے چل ہی رہا ہے۔ تمہارے جانے کے بعد دوران سرگرمی کی شدت کی وجہ سے اور بڑھ گیا تھا۔ آنکھوں نے پہلے ہی جواب دے رکھا ہے اور اب تو آتشی آئینہ بھی کام نہیں دیتا۔ اس لئے میں نے گذشتہ چہارشنبہ سے بخاری جلد ثانی

قاری مظفر کے یہاں منتقل کردی۔ ارادہ پارسال بھی تھا مگر پارسال تم مانع رہے۔ امسال بھی عزیز عبدالحفیظ مکی کی وجہ سے مجھے تردد تھا مگر جلد اول میں تو جو تقریباً ۳۰ سال سے پڑھا رہا ہوں عزیز سلیمان صبح کو آکر مجھے ایک دو ورق کے ابواب سنا جاتا ہے وہ میرے لئے کافی ہوجاتا ہے۔ جلد ثانی ۱۲، ۱۴ ہی دفعہ ہوئی ہے اور وہ زیادہ بھی ہوتی ہے اس لئے مجھے خیال ہوا کہ ابواب کا سننا کافی نہیں ہے۔

عزیز محمد آج کل نظام الدین میں ہے۔ خیریت سے ہے۔ بھوپال وغیرہ جماعت میں پھر کر نظام الدین پہونچا ہے۔ عزیز شبیر بھی اسی کے ساتھ تھا لیکن چونکہ اس کا چلہ پورا ہوگیا تھا اس لئے یہ پرسوں سے دہلی سے سہارنپور واپس آ گیا۔ سعید انگار کا خط میرے نام آیا تھا کہ شبیر کا ٹکٹ اور ویزہ بھیجا جا رہا ہے۔ شبیر اس کے انتظار میں سہارنپور مقیم ہے کہ جب مولوی سعید صاحب کے پاس ٹکٹ پہونچ جانے کی اطلاع آجاوے تو میں یہاں سے راندیر جاکر چند روز وہاں قیام کے بعد افریقہ چلا جاؤں گا۔

لندن کے احباب کے خطوط آج کل کچھ زیادہ آرہے ہیں۔ میں ان کو تم سے ملاقات کی ترغیبیں تو لکھوادیتا ہوں معلوم نہیں تمہاری مصالح کے خلاف تو نہیں؟ سورت کی ایک جماعت دو تین دن ہوئے ملنے کے واسطے آئی تھی۔ جو آج کل میں بمبئی سے روانہ ہوگئی ہوگی۔ وہ پہلے فرانس جائے گی اور وہاں سے لندن جائے گی۔

اپنے خالو صاحب اور خالہ صاحبہ کی خدمات میں سلام مسنون کہہ دیں اور شادی ہوگئی ہو تو اہلیہ محترمہ سے بھی۔ تمہارے پہلے خط میں خالو صاحب کا ایک مضمون تھا اس کا جواب سابقہ خط پر لکھوا چکا ہوں۔ غالباً پہونچ گیا ہوگا۔ تمہارے خط کے پتہ میں ایک لفظ پریسر (۱) لکھا ہوا تھا۔ یہ یہاں کسی کی سمجھ میں نہیں آیا۔ نہ بھائی اکرام کی نہ یوسف تتلی نہ کسی

اور کی کہ یہ کیا چیز ہے

آج کی ڈاک سے عزیز عبدالرحیم کا خط آیا۔ خیریت لکھی ہے اور ۱۲ جولائی کو آنے کو بھی لکھا ہے۔ ۸ جولائی کو مقدمہ کا فیصلہ لکھا ہے اور کوئی بات نہیں لکھی۔ ارادہ تو کچھ اور بھی لکھوانے کا تھا مگر کچھ سر میں درد ہو گیا۔ اگر آج نہ گیا تو ایک دن کی اور تاخیر ہو جائے گی۔ غلام محمد کا بھی خط آج کی ڈاک سے تھا۔ خیریت لکھی ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم اسماعیل۔ ۴/ربیع الثانی ۸۸ھ

از راقم سلام مسنون

مضمون دعوت نامہ از حضرت شیخ برائے اساتذہ واکابر سہارنپور:

کل ۹/ربیع الثانی شنبہ کی دوپہر کو گیارہ بجے عزیز مولوی یوسف سورتی سلمہ کی طرف سے حضرات ذیل کی ولیمہ کی دعوت ہے اور آج بعد جمعہ لندن میں عزیز مولوی یوسف کا نکاح انشاء اللہ ہوگا۔

فقط

زکریا، بقلم محمد ایوب

۱: حضرت ناظم صاحب معہ مولوی محمود اللہ وخادم

۲: قاری مظفر صاحب

۳: مولوی یونس صاحب

۴: مولوی وقار صاحب

۵: مولوی یامین صاحب مع اہلیہ

۶: مولوی عبدالمالک صاحب

۷: الحاج مفتی محمود صاحب

۸: حافظ سورتی صاحب

۹: مولوی یعقوب مدرس مدرسہ

۱۰: الحاج حکیم ایوب صاحب مع اہل وعیال بالخصوص عزیزان عزیر وفاضل

۱۱: الحاج اعزاز خان ۱۲: امام مسجد

۱۳: الحاج حافظ فرقان صاحب ۱۴: شیخ اظہار صاحب

۱۵: مولوی انور سورتی ۱۶: مولوی ریاض سورتی

۱۷: مفتی عبد العزیز صاحب] ہر دو سفر میں

۱۸: مولوی عبد القیوم صاحب] ایضاً

۱۹: الحاج ابوالحسن مع اہل وعیال ۲۰: منشی محمد عمر

۲۱: مولوی ظفر احمد صاحب

ان حضرات کو تو تحریری اطلاع دی تھی۔ اور زبانی جو ملتا گیا اس اعلان کے ساتھ کہ کل دو پہر کو عزیز یوسف کا ولیمہ ہے تو بھی ضرور آنا۔ مہمان حضرات تو آج کل خوب بڑھ رہے ہیں۔ اندر باہر کا مجمع ۲۰۰ کا بتلایا جاتا ہے۔ آپ نے بھی اور عزیز عبد الرحیم نے بھی آپ کے خط کے حوالہ سے سو روپیہ بھیجنے کی پیشکش کی تھی۔ عزیز موصوف کو تو میں نے خط میں ڈانٹ دیا تھا مگر آپ کی اجنبیت نے خالو صاحب سے پانچ پاؤنڈ بھجوا ہی دیئے۔

جہاں تک ان کے ہدیہ کا تعلق ہے موجب تشکر۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہت ہی جزائے خیر عطاء فرماوے لیکن جہاں تک تمہاری اجنبیت کا تعلق ہے اس سے میں یہی سمجھا کہ تمہیں اس کا اندازہ ہی نہیں ہوا کہ تمہاری اس دلی مسرت کی میرے کتنی خوشی ہوئی اور تمہیں اس کا اندازہ ہونا بھی نہیں چاہئے۔ دل سے دعا کرتا ہوں اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے تمہیں ہمیشہ مسرور رکھے۔ شادی کے بعد کے حالات کا منتظر ہوں۔ فقط والسلام

اسی وقت خط لکھنے کے بعد مولوی اسماعیل سورتی کا ڈابھیل سے تار ملا جو کل شنبہ کا دیا ہوا ہے کہ آج صبح لڑکا پیدا ہوا۔ **خدا کرے کہ یہ مبارک تار یا کم از کم خط اس مضمون کا لندن سے بھی پہونچے۔**

﴿74﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰ ربیع الثانی ۸۸ھ [۵/جولائی ۶۸ء]

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی حافظ قاری یوسف صاحب سلمہ

بعد سلام مسنون!

میں نے یکم جولائی بالکل بے ضرورت تمہیں خط لکھا تھا اور اس کے بعد جب اسے بھیجنے کا ارادہ کیا تو مولوی اسماعیل نے اپنے کشف سے یوں کہا کہ ابھی ختم نہ کریں، شاید آج کی ڈاک میں تمہارا خط آجاوے۔ اس کے لئے قصداً اس نے تھوڑی سی جگہ چھوڑ دی اور بہت شدت سے ڈاک کا انتظار کیا۔ پیر کا دن تھا۔ ڈاک آتے ہی صرف جلدی جلدی یہ دیکھا کہ تمہارا کوئی خط آیا یا نہیں اور جب نہ ملا تو میں نے اس خیال سے کہ ظہر کے بعد سبق ہے اس کو بند کر کے ڈلوا دیا۔ لیکن ظہر کے بعد مولوی نصیر نے ۵، ۶ خط انگریزی پتہ کے بھیجے۔ اس میں مولوی اسماعیل کی کرامت کے زور سے تمہارا خط بھی نکل آیا تو خط بھیجنے پر بہت قلق ہوا۔ چونکہ تم نے خط میں لکھا تھا کہ خالو جان مستقل خط لکھ رہے ہیں، اس کے انتظار میں تمہارے سابقہ خط کا بھی اب تک جواب نہ لکھ سکا۔ کل کی ڈاک سے ان کا خط ملا اور اس میں تمہارا دوسرا پرچہ بھی ملا۔ دونوں خط کا جواب لکھوا رہا ہوں۔

تمہارے تبلیغی سفر سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ قبول فرماوے، مبارک فرماوے، مزید کی توفیق عطا فرماوے۔ تم نے اپنے دونوں خطوں میں اس نا کارہ کی یاد، جدائی پر افسوس وغیرہ جو کچھ لکھا وہ انشاء اللہ صحیح ہی ہوگا، لیکن خطوط میں جتنا زور تم نے دکھلایا کاش اس کا عشر عشیر بھی یہاں کے قیام میں دیکھتا۔ اس کا بہت قلق ہوا کہ میں نے حاجی یعقوب کو جو خطوط

لکھے، جن میں تم کو حسبِ ضرورت رقم دینے کو لکھا تھا وہ تمہاری روانگی کے بعد ملے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ وہاں کی جماعت پانچ سال سے مسلسل چل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے، قبول فرماوے۔ ان احباب سے میرا اسلام اور مبارک باد کہہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بہت ہی مدد فرماوے۔

تم نے وہاں کے لوگوں کے متعلق دنیوی مشغولی کا حال لکھا۔ اس سے قلق ہوا۔ کاش کہ ہم لوگ اخروی زندگی کے لئے تھوڑی سی محنت کرتے۔ مولوی عبدالرحیم نے تمہیں بمبئی والے خطوط کا شکریہ لکھنے کو لکھا جو ان سے بعید ہے اور تم سے بھی۔ تم دونوں سے جو تعلق اس ناکارہ کو رہا ہے وہ رسمی شکریہ سے بالاتر ہے۔ یہاں نکاح ہونے کی تجویز بہت اچھا کیا کہ مولوی عبدالرحیم نے رد کردی۔ ممکن ہے کہ تمہارے خالو کو پسند نہ آتی لیکن یہ تمہیں خوب اندازہ ہوگا اور ہوجائے گا کہ یہ ناکارہ تو قلبی طور پر جمعہ کی صبح سے شنبہ کی شام تک لندن ہی رہا

میں نے اپنے پہلے خط میں تمہیں بھی لکھ دیا تھا اور عزیز عبدالرحیم کو بھی یہی مضمون لکھ دیا تھا کہ تمہارا ولیمہ نکاح کی تکمیل کی اطلاع کے بعد بلکہ عزیز عبدالرحیم کے آنے کے بعد ہوگا۔ اس لئے کہ عزیز موصوف نے بھی شروع جولائی میں آنے کو لکھا تھا۔ لیکن جمعہ کے دن صبح ہی سے تمہاری قلبی مسرت کا اتنا زور مجھ پر پڑا کہ میں نے اسی دن شنبہ کی دوپہر کو تمہارے ولیمہ کی دعوت تحریراً وتقریراً بہت سے احباب کو کردی۔ کھانے میں تقریباً مہمان اور مدعو اور گھر والے سب مل کر ۲۰۰ نفر ہوگئے تھے۔ مفتی محمود صاحب حسبِ معمول شبِ جمعہ میں آئے تھے۔ شنبہ کی صبح میں ان کو گنگوہ جانا تھا۔ ان کو بھی میں نے حکماً روک دیا تھا کہ دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد جانا ہوگا۔ چنانچہ وہ کل ظہر کے بعد گئے۔ حافظ سورتی بھی حسبِ معمول جمعہ کی صبح کو آئے تھے۔ شام کو واپسی تھی۔ میری درخواست پر وہ تمہارے ولیمہ کے لئے شنبہ کی صبح کو گیارہ بجے دوبارہ آئے۔ بعد ظہر واپس گئے۔

تم نے لکھا تھا کہ میرے نکاح کا وقت یہاں کی جمعہ کی نماز کے بعد تیرے یہاں جمعہ کی شام کو بعد مغرب چائے کی مجلس کا وقت ہوگا۔ شام کی چائے تمہارے جانے کے بعد سے میری تو بالکل بند ہے۔ نہ عصر کے بعد ہوتی ہے نہ مغرب کے بعد۔ مہمانوں کو البتہ مولوی ہاشم کو اللہ جزائے خیر دے، وہ ظہر کے بعد مہمان خانہ میں پلا دیتے ہیں۔ البتہ جمعہ کے دن بعد مغرب، ناظم صاحب وغیرہ خصوصی مدرسین عصر کے بعد کی قضاء میں ضرور آتے ہیں۔

مجھ پر تو جمعہ کی صبح ہی سے تمہاری شادی مسلط تھی اور بعد مغرب تمہاری قلبی مسرت کا زور مجھ پر اتنا پڑا کہ اس وقت بازار سے گرم گرم گھیوڑ [سہارنپور کی خاص مٹھائی] منگا کر ناظم صاحب وغیرہ خصوصی احباب کو تو اس وقت کھلایا۔ ناظم صاحب کے یہاں تو تمہیں معلوم ہے بے وقت کسی چیز کے کھانے کا کوئی دستور نہیں۔ مگر جب میں نے کہا کہ یوسف کا اس وقت نکاح ہو رہا ہوگا تو انہوں نے میرے ہی ہاتھ سے بڑی خوشی سے ایک لقمہ کھایا۔

کچھ بمبئی اور افریقہ کے مہمان بھی آئے تھے، جن کی وجہ سے حافظ سورتی بھی اس دن ان کے ساتھ بعد عشاء کار میں آ گئے۔ ان سب کی خدمت میں بھی پیش کی گئی۔ حافظ صاحب سے میں نے کہا کہ آپ کے ہم وطن کے نکاح کی ہے۔ انہوں نے خود بھی بہت شوق سے کھائی اور مہمانوں کو بھی تقاضہ سے کھلائی۔ اپنے خصوصی احباب، مولوی اسماعیل وغیرہ جملہ ساکنانِ مدرسہ قدیم کو اور مولوی یونس کو اور حکیم جی کے سب گھر والوں کو، مولوی نصیر اور ابوالحسن کے گھر والوں کو بھی بعد عشاء تقسیم کی گئی اسی وقت اپنے گھر والوں کو بھی دی گئی۔ تمہارے دوست حکیم عزیز کو ایک دفعہ عمومی دوسری دفعہ مستقل خصوصی یہ کہہ کر بھیجی گئی کہ یہ تمہارے دوست کے نکاح کی ہے۔

اور بھی تفصیلات تو یاد نہیں رہیں مگر لندن میں جس سادگی کا تم نے حال لکھا ہے اس کا کچھ رد عمل ہی اس ناکارہ نے کر دیا ہوگا۔ اللہ جل شانہ تمہاری اس تقریب سعید کو بہت

مبارک کرے، زوجین میں محبت عطا فرما کر اولادِ صالح عطا فرماوے۔ اہلیہ سے بھی میری طرف سے سلامِ مسنون کے بعد کہہ دیں کہ یہ ناکارہ تمہارے لئے بھی کہ تمہاری وجہ سے عزیز یوسف کی طویل مفارقت برداشت کرنا پڑی، دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے تمہیں مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ **اہلیہ کو کسی بات میں سختی سے کچھ نہ کہنا۔ البتہ نرمی سے دین اور دین پر پختگی کی نصیحت اور تاکید ہر وقت کرتے رہنا۔ میرے تبلیغی رسائل بہت اہتمام سے اس سے خود سننا اور اس کی بھی کوشش کرنا کہ جتنا تمہیں سنایا کرے وہ حصہ کسی وقت اپنے گھر کی عورتوں سے وقت مقرر کر کے سنا دیا کریں** کہ یہ انشاء اللہ اس کے لئے بہت زیادہ مفید ہوگا۔ **ابتداء حکایاتِ صحابہؓ سے کریں، اس کے بعد فضائلِ ذکر، فضائلِ صدقات**۔ سوانحِ یوسفی کے متعلق میرا خیال یہ ہے کہ اگر تمہارے خالو صاحب بھی اس کو ایک مرتبہ بالاستیعاب دیکھ لیں تو زیادہ اچھا ہے۔

عزیز عبدالرحیم کی آمد کے متعلق خالو صاحب کے خط میں مفصل لکھ چکا ہوں۔ اس کو بھی دیکھ لینا۔ اس ناکارہ کی طبیعت تمہارے جانے کے بعد سے کچھ زیادہ ہی خراب ہوتی جا رہی ہے۔ دورانِ سر کا سلسلہ جو رمضان کے بعد سے بلکہ حج کے بعد سے شروع ہوا تھا۔ اس میں کچھ اضافہ ہی ہے اور آنکھوں نے تو تقریباً بالکل ہی جواب دے دیا کہ اب آتشی آئینہ سے بھی کوئی چیز برابر نظر نہیں آتی۔ منی آرڈر وغیرہ کے فارم پر بھی دستخط تقریباً حفظ ہی کرتا ہوں، اس وجہ سے اکثر خراب ہو جاتے ہیں۔

عزیز سلیمان صبح کے دوسرے گھنٹہ میں آکر مجھے بخاری کے ابواب سنا جاتا ہے پھر بھی سبق میں بعض جگہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ فلاں بات تو ذہن میں نہیں رہی، اپنے جدید مدرسین سے تحقیق کر لو۔ یہ غالباً میں پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ بخاری جلد ثانی قاری مظفر کے یہاں

شروع کرادی۔

مہمانوں کا ہجوم کچھ زیادہ بڑھ گیا اور بڑھتا جارہا ہے اس لئے صبح کی چائے میں بہت دیر لگ جاتی ہے۔ پہلے گھنٹہ کے ختم پر سات بجے قریب اوپر جانا ہوتا ہے۔ کبھی سات کے بعد اور گرمی اور دورانِ سر کی وجہ سے ۹ بجے سے پہلے اوپر سے اترنا پڑتا ہے۔ البتہ کسی دن بارش ہو تو دیر تک بیٹھنے کی نوبت آجاتی ہے۔ آج بھی صبح کی اذان کے وقت سے معمولی بارش کا سلسلہ ہے۔ اس لئے اس وقت دس بجے تک اوپر ہی بیٹھا ہوا ہوں۔

عزیز شبیر کا ٹکٹ وغیرہ اس کے والد کے پاس سے آ گیا ہے۔ آج وہ جلال آباد گیا ہے۔ شام کو واپس آکر کل کو دہلی کا ارادہ کر رہا ہے۔ دو چار دن وہاں قیام کے بعد پاکستان کا ویزہ لینا ہے۔ اس سے نمٹ کر سورت جائے گا۔ وہاں سے پاکستان ہوتے ہوئے عمرہ کر کے افریقہ کا ارادہ کر رہا ہے۔ اللہ جل شانہ اس کو بھی خیریت سے پہونچاوے۔

میں نے سابقہ خط میں تم سے یہ پوچھا تھا کہ خالو صاحب نے جو مکان تمہارے لئے کرایہ پر لیا ہے اس میں تم تنہا ہو یا کوئی اور بھی ہے۔ اب شادی کے بعد تمہاری اہلیہ اپنے مکان میں رہتی ہے یا تمہارے پاس تمہارے مکان میں؟

تم نے اپنے سابقہ خط میں عبدالرحیم کے ساتھ اپنی خالہ کے بھی آنے کا ذکر لکھا تھا۔ عزیز عبدالرحیم کے کسی خط میں اس کا ذکر نہیں بلکہ ہر خط میں اپنی اہلیہ کے متعلق تو وہ ضرور لکھتا ہے کہ وہ ساتھ آنے پر بہت ہی اصرار کر رہی ہے۔ یہاں کی ہر قسم کی تکلیف برداشت کرنے کو تیار ہے۔ یہ بھی کہتی ہے کہ اگر تم نہ لے گئے تو میں شیخ کو شکایت لکھوں گی۔ مگر اس کی خالہ تنہائی کی وجہ سے اجازت نہیں دیتی۔

تمہارا سابقہ خط جس میں تم نے لندن کی تبلیغی جماعت کا حال لکھا تھا، عصر کے بعد کی مجلس میں سنا دیا تھا۔ ناظم صاحب نے اور مولانا یونس صاحب نے تمہیں خاص طور سے

سلام لکھنے کو کہا تھا اور مولوی یونس نے دعا کے لئے کہا تھا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل عفی عنہ

۱۰/ربیع الثانی ۸۸ھ

﴿75﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۸/ربیع الثانی ۸۸ھ [۲۳/جولائی ۶۸ء]

عزیزم مولوی یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، ایک پرچہ تمہیں جناب اسمعیل صاحب کے لفافے میں لکھ چکا ہوں۔ اس میں تمہارے تینوں پرچوں کا جواب لکھوادیا تھا۔ اس وقت اس پرچے کی ایک خاص ضرورت پیش آ گئی۔ وہ یہ کہ رات عشاء کے قریب مجھے کچے گھر میں یہ پیام پہونچا کہ ایک مہمان انبیٹھہ کے رہنے والے جولنڈن میں رہتے ہیں، تجھ سے ملنا چاہتے ہیں اور ابھی جانا چاہتے ہیں۔ میرے لئے تو تم جانو کہ اب لنڈن مصر یوسف بن رہا ہے۔ فرطِ شوق میں جلدی بلایا حالانکہ اس وقت میں ایک اہم تخلئے میں مشغول تھا۔ ان سے میں نے ان کا پتہ بھی دریافت کیا جو اس لفافے میں بھیج رہا ہوں وہ مستقل لنڈن میں رہتے ہیں اور یہاں سے واپسی میں اعزا اور احباب سے ملتے ہوئے آخر اگست یا شروع ستمبر میں لنڈن پہونچ جائیں گے۔ ایک دو ماہ وہاں قیام کے بعد امریکہ جاویں گے۔

ان سے گفتگو کے بعد مجھے اور بھی زیادہ اہتمام پیدا ہوا کہ تم ان سے ضرور ملو۔ انہوں نے جو اپنا مشغلہ بتایا وہ بہت ہی اونچا اور اہم بتایا۔ تمہارے کان میں غالبًا پڑا ہوگا کہ

ہمارے اکابر کے یہاں جو انگریزوں کے خلاف تحریک چلی تھی اور ریشمی رومال کے نام سے مشہور ہے۔ جس کے سلسلے میں حضرت شیخ الہند کو ۷ سال مالٹا میں قید رہنا پڑا۔ کچھ نہ کچھ قصے تو تمہارے کان میں پڑے ہوں گے۔

ان صاحب نے یہ بیان کیا کہ وہ سارے کاغذات، سی آئی ڈی کی رپورٹیں اور ان حضرات نے جو آپس میں ایک دوسرے کو خط لکھے ہیں اور سی آئی ڈی نے فوٹو لے رکھے ہیں وہ سارا ریکارڈ ان کو ایک جگہ سے مل گیا۔ چونکہ قانون وہاں کا یہ معلوم ہوا کہ اس قسم کے کاغذات ۵۰ سال تک تو محفوظ رہتے ہیں اور جس پر ۵۰ سال گذر جاویں اس کی حفاظت اور اخفاء وغیرہ میں تشدد نہیں رہتا جو دیکھنا چاہے وہ میوزیم میں جا کر دیکھ سکتا ہے۔ ان صاحب نے یہ بھی بیان کیا کہ وہ اپنے اکابر کے اس سلسلے کے حالات ایک کتاب میں لکھ رہے ہیں اور اصل مأخذ پختہ روایات وہاں سے حاصل ہوتے ہیں۔

یہ صاحب مولوی حامد غازی صاحب کے لڑکے ہیں اور مولوی حامد صاحب حضرت مولانا محمد میاں صاحب انبیٹھوی جو اس تحریک کے درمیان بہت زوردار کام کرنے والوں میں تھے، کہیں تو ان کا نام مولوی محمد میاں انبیٹھوی سے ملے گا اور کہیں مولانا منصور غازی کابلی کے نام سے ملے گا۔ یہ سارا ریکارڈ تو اتنا لمبا ہے کہ تم مستقل وقت خرچ کرو تو بھی ایک سال میں پورا نہ ہو۔ لیکن ان صاحبزادے کی مدد سے حضرت اقدس سہارنپوری حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری اور مولانا الحاج احمد صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند اور یہ چیزیں بہت اخیر میں ملیں گی، ان کے حالات ان کے بیانات میں سے کوئی چیز مل سکے تو اس کی نقل اہتمام سے اردو میں کر لینا یا اصل انگریزی نقل کرا لینا۔ ترجمہ یہاں کسی سے کرا لیں گے۔

چونکہ ان صاحب نے یہ بیان کیا کہ اب وہاں ان کاغذات پر کوئی پابندی نہیں جس

کا دل چاہے وہاں جا کر دیکھ سکتا ہے۔اس لئے بسہولت جتنا ممکن ہو اس کی کوشش کریں۔اپنا زیادہ حرج نہ کریں ان کی رات کی گفتگو سے اشتیاق کا غلبہ ہو گیا ورنہ باتیں تو ساری پرانی ہو چکیں۔میں نے تو ابتداء

وماحب الديار شغفن قلبی ولكن حب من سكن الدیاریٰ

تمہارے ہی ذیل میں ان کو بلایا تھا لیکن اس گفتگو نے اور بھی زیادہ مانوس کیا مگر انہیں جانے کی جلدی تھی اس لئے گفتگو ناقص ہی رہ گئی۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم۔۲۸ ربیع الثانی ۸۸ھ

76

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: جناب مولانا محمد حسن طائی صاحب مدظلہ

(خلیفہ حضرت مولانا اسعد مدنیؒ) والسال

تاریخ روانگی: نامعلوم

قال رسول الله ﷺ "اربع من سنن المرسلين, الحياء وا لتعطر والسواك والنكاح"

قال رسول الله ﷺ " من تزوج امرأة فقد استكمل نصف الايمان"

قال رسول الله ﷺ " النكاح من سنتي فمن رغب عن سنتي فليس منی"

قول الفقهاء " ليس لنا عبادة شرعية من عهد آدم الى الآن ثم تستمر فى الجنة الا النكاح"

عنایت فرمایم سلمکم اللہ تعالیٰ!

بعد سلام مسنون۔عنایت نامہ کئی دن ہوئے پہونچا تھا۔مشغولیت کی وجہ سے تاخیر ہوئی۔ پھر یہ کہ ایک کتاب میں غلطی سے رکھا گیا تھا۔ میں تلاش کرتا رہا۔اس وقت ملا ہے۔سب سے اول بات تو یہ ہے کہ بندہ مسائل کا جواب نہیں لکھا کرتا۔ مسائل مفتی صاحب سے دریافت کریں۔اس کے بعض مستفسرات کے متعلق عرض ہے۔

ا: وطی کرنے سے پہلے اہلیہ سے ملاعبت کرے۔ یہ مسنون ہے کہ غض ولمس وتقبیل وغیرہ سے اس کی شہوت کو ابھارے۔ طباً بھی یہ ضروری ہے۔اس لئے کہ عورت کو مزاج کی برودت کی وجہ سے انزال میں تاخیر ہوتی ہے۔اس سے اس کی شہوت ابھر کر جلد انزال ہوجائے گا جو شرعی وطبی مصالح کے موافق ہے۔

۲: دوسرے یہ کہ جماع سے قبل ُ بسم الله اللهم جنبنا الشيطٰن وجنّب الشيطٰن ما رزقتَنا ‘ پڑھے۔

۳: یہ کہ میاں بیوی کو بالکل ننگا نہ ہونا چاہئے۔ بقدر ضرورت ننگا ہونا چاہئے جیسا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ' مارأيتُ منه ولا رأى منى ' اوکما قالتؓ۔

۴: یہ کہ بے حیائی کا مظاہرہ نہ ہونا چاہئے۔قالت عائشہؓ كان رسول الله ﷺ اذا اتى اهله غطى رأسه '۔اسی سلسلہ میں یہ بھی ادب ہے کہ ' لايجامع بحيث يراهما أحداو يسمع حسهما ويقبلها ولايباشرها عند احد '۔

۵: مستقبل القبلۃ (قبلہ رو) نہ ہونا چاہئے۔

۶: میاں بیوی کے درمیان اس وقت جو قول وفعل ہو اس کو کسی سے نقل نہ کرے۔

۷: وطی کے درمیان بات چیت زیادہ نہ ہونی چاہئے۔ایک حدیث میں وارد ہے کہ ُ لاتكثروا الكلام عند مجامعة النسآء فإن منه يكون الخرس '۔

۸: یہ بھی ادب ہے کہ اگر مرد کو انزال پہلے ہو جائے اور عورت فارغ نہ ہو تو عورت کی فراغت تک مشغول رہنا چاہئے۔ نمبر اول پر جتنا بھی عمل کرے گا اتنا ہی آسان ہوگا۔

۹: فراغت کے بعد عضو مخصوص کو کپڑے سے خوب خشک کر لینا چاہئے۔ یہ عورت کے ذمہ ہے کہ وہ پہلے کپڑے کا خود انتظام کرے۔ قالت عائشۃؓ 'ینبغی للمرأة إذا كانت عاقلة ان تتخذ خرقة فإذا جامعها زوجها ناولته فمسح عنه ثم مسح عنها'۔

۱۰: یہ بھی ضروری ہے کہ اگر دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ ہو تو عضو مخصوص کو پاک کر لینا ضروری ہے۔ ناپاک سے صحبت کرنے کو ناجائز بتاتے ہیں۔ صحبت کے وقت نشست کا کوئی خاص طریقہ بندہ کی نظر سے نہیں گذرا نصاً۔ البتہ إذا قعد بين شعبها الاربع والزق الختان الختان والی حدیث سے بندہ کے خیال میں یہ مستنبط ہوتا ہے کہ عورت کو سامنے چت لٹا کر دونوں ٹانگیں نیم برہنہ کھڑی کر کے اس کے بالمقابل مرد بیٹھ کر صحبت کرے۔ واللہ اعلم۔ بندہ کے خیال میں یہ صورت اولیٰ ہے لیکن ضروری نہیں۔ ابوداؤد کی حدیث' وكان هذا الحی من قريش يشرحون النسآء شرحا منكرا. يتلاذون منهن مقبلات و متلقيات سے ہر نوع کا رواج معلوم ہوتا ہے صحابہؓ میں۔

فقط

﴿77﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۴/ جمادی الاولی ۸۸ھ/ ۲۹/ جولائی ۶۸ء

عزیزم حافظ مولوی قاری محمد یوسف صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون، جناب عبدالعزیز صاحب کے لفافے میں تمہارا پرچہ پہونچا۔تم نے لکھا کہ اس سے قبل کئی حضرات کے خط میں مضمون لکھ چکا ہوں، صحیح ہے۔ دو صاحبوں کے لفافے میں تمہارے مستقل پرچے ملے اور ایک صاحب کے خط پر چند سطریں اور میں اسی طرح تینوں کے جواب لکھ چکا ہوں کہ دو صاحبوں کے لفافے میں مستقل پرچے تو تمہارے نام اور ایک صاحب کے خط پر مضمون لیکن یہ مشکل حل نہ ہوئی کہ تمہارے پرچے تو میرے پاس میری کشش سے دمادم پہونچ رہے ہیں۔ میرا کوئی خط تم تک نہیں پہونچتا۔اب تک تم نے کسی خط میں بھی میرے ایک خط کی بھی رسید نہیں لکھی۔

اس ماہ میں یکم جولائی کو تمہیں مستقل ائر لیٹر لکھا۔اس کے بعد ۸ جولائی کو خالو جان کے نام رجسٹری میں بہت مفصل پرچہ لکھا جس میں مدعووین کی فہرست بھی بھیجی تھی۔ پھر ۱۵ر جولائی کو عزیز محمد سلمہ کے لفافے میں نظام الدین سے پرچہ بھیجا مگر تمہارے اس آخری پرچے میں بھی کسی ایک کی رسید نہیں۔کم سے کم یکم اور آٹھ والے خط تو اس سے بہت پہلے پہونچ گئے ہوں گے بجز اس کے کہ میں یوں سمجھوں کہ مشاغل یومیہ ولیلیہ میں تمہیں ان کے دیکھنے کی فرصت نہیں ملی اور وہ کہیں ردی خانے میں پہونچ گئے ہوں گے۔

تم نے لکھا کہ آئندہ ہفتہ بولٹن جا کر مستقل پتہ لکھوں گا۔سر آنکھوں پر! میں تو اس پتے پر بھی خطوط کی بھرمار کردوں گا مگر پہونچنے کا حشر اس ماہ کے سارے خطوط سے معلوم ہو گیا۔تم نے ماہ مبارک میں یہاں آنے کا اشتیاق لکھا۔سر آنکھوں پر! مگر یکسوئی کے ساتھ اور کام میں مشغولی کے ساتھ تو آنا مفید ہے ورنہ خانگی راحتیں بھی کیوں کھوئی جائیں؟ تمہاری والدہ کی آمد اور اہلیہ کی بھی موجب مسرت ہے مگر گھر کی تنگی کا حال تو تمہیں معلوم ہے مجھے عزیز عبدالرحیم کی اہلیہ کی دلداری میں ہی ہر وقت فکر رہتا ہے کہ وہ دل برداشتہ نہ ہو۔

جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب سے بندے کا بھی سلامِ مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ

ان کے لئے بھی دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ انہیں دارین کی ترقیات سے نوازے۔ ان کا خواب صاف اور ظاہر ہے۔ یوسف مرحوم کے بعد تو انعام ہی رہ گیا۔ اس لئے کسی تعبیر کا محتاج نہیں۔ ڈاکٹر مقصود صاحب کے پتے کی فکر نہ کریں نہ اب ملاقات کی۔ اب تو ماشاء اللہ تمہارے ملاقاتی سہارنپور تو کیا، نرولی سے بھی بہت زیادہ ہوگئے۔ میں نے تو ان کو خط تمہاری ابتدائی حالت کے اندازے سے لکھا تھا کہ وہاں تعلقات دیر میں پیدا ہوں گے۔ اب ان کی بالکل ضرورت نہیں۔ ان کا خط ڈاک میں ڈال دو۔

اہلیہ کا بیعت کا ارادہ مبارک ہے مگر یہ ناکارہ تو پابہ رکاب بیٹھا ہے اور تم دونوں بھائیوں نے تو مجھ سے بیعت ہوکر تجربہ بھی کرلیا۔ اس لئے عزیز انعام سے ہوں تو زیادہ اچھا ہے ورنہ انکار مجھے بھی نہیں۔ *اہلیہ کے بیمار ہونے میں کچھ زیادہ تعجب نہیں۔ لاڈلیاں ہمیشہ بیمار ہی رہا کرتی ہیں۔* اللہ تعالیٰ صحت عطا فرماوے۔ خالو صاحب کے جماعت میں جانے سے بہت زیادہ مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں مبارک فرماوے۔ ان کی خدمت میں، خالہ صاحبہ اور اہلیہ محترمہ کی خدمت میں سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ سب کے لئے دل سے دعا گو ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۴؍ جمادی الاولیٰ ۸۸ھ۔ چہارشنبہ

﴿78﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۶؍ جمادی الثانیہ ۸۸ھ [۲۹؍ اگست ۶۸ء]

ایں کہ می بینم بہ بیداری ست یارب یا بخواب

عزیزم مولوی حافظ قاری محمد یوسف صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون، پرسوں پنج شنبہ کو ایک رجسٹری ملی۔ وصولی کے دستخط تو اس ناکارہ نے کر دیئے اور بھی رجسٹریاں ملی تھیں لیکن اس دن کلکتہ وغیرہ کے مہمانوں کی کثرت اور ہجوم تھا۔ تقریباً ۱۰۰ انفر تھے۔ عزیزان مولوی عبدالرحیم، مولوی اسماعیل نے مجھے بار بار مسرتیں اور مژدے سنائے کہ مولوی یوسف کا خط آ گیا۔ مولوی یوسف کا خط آ گیا۔ مولوی یوسف کا خط آ گیا۔ مجھے ان کے اس فقرے سے یہ شبہ ہوا کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ ادھر تو مہمانوں کا ہجوم تھا ادھر مجھے چونکہ یہ یقین تھا کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں اس لئے ایک دو دن تک انتظار کیا کہ آنکھ کھل جائے۔ اس میں ایک بند لفافہ بھی تھا۔ جس کو مولوی عبدالرحیم نے کھول کر بتایا کہ اس میں تین پرچے عزیز عبدالرحیم، عبدالحفیظ، مولوی یونس صاحب کے تھے جو اسی وقت عزیز عبدالرحیم کی معرفت بھیج دیئے۔ اپنے متعلق اب تک بھی یہ یقین نہیں ہوا کہ تمہارا خط آ سکتا ہے۔

میں نے یکم جولائی کو ایک ایرلیٹر تمہیں لکھا۔ ۸ جولائی کو رجسٹری لفافہ تمہارے خالو صاحب کے نام، ۱۵ جولائی کے عزیز محمد کے لفافے میں ایک خط لکھا۔ ۲۵ تا ۲۷ جولائی مختلف مبلغین کے خطوط میں جو تمہارے پیام سلام یا مختصر پرچے ملے۔ ان کے جواب میں پانچ پرچے علیٰحدہ علیٰحدہ ہر ایک کے خط میں لکھے اور اس پر تعجب اور قلق بھی ہوتا رہا کہ ان میں سے کسی میں بھی میرے کسی خط کے پہونچنے کا ذکر نہیں تھا۔ اس لئے میں نے اس وقت تو یہ ارادہ کر لیا تھا کہ جب میرے خطوط لندن جیسی اونچی جگہ میں پہونچ نہیں سکتے یا پہونچنے کے بعد قابل التفات نہیں ہو سکتے تو پھر سمع خراشی سے کیا فائدہ؟ مگر اس خط نے پھر مجبور کیا اور نہ رہا گیا کہ خط لکھوا ہی دوں۔

میرا خیال مستقل لفافہ رجسٹری لکھنے کا تھا تاکہ ان تینوں کے خطوط کا جواب اس میں

جاسکے مگر عزیز عبدالرحیم نے یہ کہا کہ میں اپنے خط کا جواب کچھ دیر میں لکھوں گا۔ کچھ رجسٹری وغیرہ کتابوں کی کرنے کے بعد خیال ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ پھر ایر لیٹر آسان رہے گا کہ یہ بند خط اور رجسٹری سے جلدی پہونچتا ہے۔ رجسٹری خاص طور سے دیر میں پہونچتی ہے۔

آپ نے سب سے پہلے پرچے میں یہ لکھا ہے کہ مسلسل چند خطوط لکھنے کے بعد ۱۵۔۲۰ دن میں کوئی خط نہ لکھ سکا۔ اس میں لنڈن اور سہارنپور میں کچھ فرق گھڑیوں کا اور دن ورات کا کچھ زیادہ ہے۔ وہاں دن ورات لذات میں جلدی ختم ہوجاتے ہیں۔ یہاں بہت دیر میں، اس لئے تمہیں دن کم معلوم ہوتے ہیں اور یہاں والوں کو مہینے اور سال معلوم ہوتے ہیں۔

یہاں تمہارا مستقل خط ۲۷؍ جولائی کا چلا ہوا پہونچا تھا۔ اس کے بعد کوئی تمہارا مستقل خط یہاں نہیں پہونچا۔ البتہ دوسروں کے خطوط میں چند فقرے ضرور پہونچے۔ بہرحال یہ کرم ہے کہ تم نے شب ونہار کے مشاغل علیہ علمیہ عملیہ، مناظر عجائب قدرت کے باوجود ایک لفافہ لکھ ہی دیا۔ تم اپنے ہر خط میں اپنے رنج وقلق اور ماتم وافسوس کا تو ذکر ضرور کرتے ہو پر مجھے بھی ایسا ہی یقین ہے کہ ضرور تمہیں رنج وقلق ہوتا ہوگا مگر یہاں کے قیام کے مشاہدات کچھ ان سے تطابق نہیں کھاتے۔ ہر چند کہ ساری عمر اختلاف روایات میں جمع کرتے گذر گئی مگر تمہارے خطوط کے الفاظ کو تمہارے یہاں کے قیام کی عملی زندگی پر منطبق کرنا بہت ہی مشکل ہورہا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ تمہارے لئے صلاح وفلاح، مکارہ سے حفاظت اور مقاصد خیر کی کامیابی کے لئے دعا میں کبھی دریغ ہوا نہ تساہل اور نہ ہے۔ دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ جل شانہ اپنی رضا ومحبت عطا فرماوے، مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماوے، نامرضیات سے حفاظت فرماوے اور اس سیہ کار کے بارے میں تمہارے حسنِ ظن کو سچا کردے۔

نمبر۲: تمہارے ۶؍ پونڈ کے دو پوسٹل پہونچ گئے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس پر

اظہارِ مسرت کروں یا اظہارِ قلق۔ تمہارا ہدیہ سر آنکھوں پر مگر میرا خیال یہ ہے کہ تم نے ابھی جلدی زیادہ کردی۔ ابتدائی حالات میں آمدنی کی صورت بھی زیادہ اچھی نہیں۔ پھر مقامی فرمائشوں کی تکمیل بھی اہم اور ضروری، ایسی حالت میں آئندہ اس میں عجلت بالکل نہ کریں دو چار سال بعد جب اللہ جل شانہ تمہیں لنڈن کی برکات سے ذہب وفضہ سے مالا مال کرے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ سرِ دست جب کہ تمہارے ذمے روانگی کے مصارف کا قرضہ بھی تھا تو پھر اتنی بڑی رقم تمہیں ہرگز نہیں بھیجنا چاہئے تھا۔ ابتدائی تنخواہ کے ایک دو شلنگ بھیج دیتے میرے لئے وہ بھی باعث مسرت ہوتے۔

نمبر۳: اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تم نے فضائل کی کتابوں کے سنانے کا اہتمام شروع کر رکھا ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے اس صدقۂ جاریہ کو قبول فرماوے۔ اس سے بھی مسرت ہوئی کہ تمہارے خالو صاحب نے سوانح یوسفی بالاستیعاب دیکھ لی بہت اچھا کیا۔ اگر خالو صاحب دوبارہ اور دوسرے احباب بھی دیکھیں تو انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔ آپ نے کیسی اچھی تمنا کی کہ آپ کی نمازِ جنازہ بھی میں پڑھاؤں، خود تو اس ڈر کے مارے کہ اس مردہ ہاتھی کے جنازہ کو کاندھا دینا نہ پڑجائے کہ بوجھ میں دب جاؤ گے، بھاگ گئے اور میرے لئے قیامت کا بوریہ سمیٹنے کی خواہش ظاہر کررہے ہو۔

نمبر۴: تمہارے ابتدائی ولیمے کے متعلق میں لکھ چکا ہوں کہ میرا ابتداءً تو خیال عزیز عبدالرحیم اور اس کی اہلیہ کی آمد پر تھا جیسا کہ تم کو بھی اور عزیز عبدالرحیم کو بھی لکھ دیا تھا لیکن جذبۂ شوق نے اس کا انتظار نہ ہونے دیا اور عزیز عبدالرحیم کی آمد سے پہلے ہی کردیا۔ جس کی تفصیل پہلے معلوم ہوچکی۔ البتہ عزیز عبدالرحیم کو یہ لکھ دیا تھا کہ تمہاری اور تمہاری اہلیہ کی آمد پر اس کی قضا کردی جائے گی۔ چنانچہ اس مبارک جوڑے کی آمد پر آج دوشنبہ کو آپ کا مکرر ولیمہ منجانب عزیز مولوی عبدالرحیم کردیا گیا کہ گویا میری طرف سے تو ان کی اور ان کی

اہلیہ کی دعوت تھی اوران کی طرف سے مدعووین کی۔ چنانچہ اس عنوان کے ساتھ مکرر دعوت ولیمہ عزیز یوسف سلمہ، منجانب مولوی عبدالرحیم پھر سابقین حضرات کے نام گشت کرادیا تھا اور اس میں اتفاق سے عربوں کی بھی ایک بڑی جماعت شامل تھی اور مولانا الحاج علی میاں صاحب اورعزیزم مولانا الحاج اسعد مدنی، مولوی انعام کریم صاحب مدنی وغیرہ بہت سے اہم احباب اتفاق سے جمع ہوگئے تھے۔تمہارا ولیمہ ذکر کرتے ہوئے عزیز عبدالرحیم کی طرف سے ان سب کو دعوت دی گئی تھی۔ میں نے تو وہ پرچہ بھی مدعووین کا تمہارے پاس بھیجنے کے لئے الگ رکھ دیا تھا۔مگر اس وقت عزیزان عبدالرحیم واسماعیل سے معلوم کیا مگر پتہ نہ چلا کہ کہاں رکھا گیا۔

نمبر۵: اہلیہ محترمہ کا وہم وگماں سے بھی زیادہ دیندار ہونا ہمارے تو پہلے سے ہی ذہن میں تھا ؎

وعين الرضا عن كل عيب كليلة

كماأن عين السخط تبدى المساويا

مصرعۂ اول کے مصداق کی جتنی بھی چاہے تعریف کی جاوے اور مصرعۂ ثانیہ سے جتنا بھی چاہے اعراض کیا جاوے منہ پھیر کر چلا جائے سب مجربات ہیں۔ اللہ جل شانہ کا انعام واحسان ہے، لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے دیندار اہلیہ میسر فرمائی۔اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے۔ اس کو بھی میری طرف سے مبارکباد دے دیں اور کہہ دیں کہ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ اور زیادہ سعادات میں ترقی نصیب فرماوے۔

نمبر۷: تمہارا کثرت سے اس ناکارہ کو خواب میں دیکھنا تمہاری محبت کی علامت ہے اللہ جل شانہ تمہاری اس محبت کو طرفین کے لئے دینی ترقیات کا ذریعہ بناوے لیکن تمہارا خواب میں عزیز عبدالرحیم پر غصہ اتارنا میرا خیال یہ ہے کہ اپنی بلا دوسروں پر ٹالنا

ہے۔ دوسرے رمضان میں جانا تو تمھیں اور مجھے اور سب کو معلوم ہے کہ جذبۂ شوق کی بیماری میں تھا کہ لنڈن کی زیارت کا تصور جاگنے سے زیادہ سونے میں تمھیں ستاتا تھا اور مستقل مرض پیدا ہو گیا تھا خدا کرے کہ اب نہ رہا ہو اور انشاءاللہ نہ رہا ہوگا۔

نمبر۸: خط طویل تو ضرور تھا لیکن ہر طویل خط باعث کلفت نہیں ہوتا۔ سنانے والوں کو سننے والے سے زیادہ لذت آرہی ہے اور جواب لکھنے والے کو دونوں سے زیادہ۔ یہ آپ کے پہلے پرچے کے متعلق تھا جو آپ نے ۱۵/ربیع الاول کو لکھ کر اپنے مشاغل علیہ کی وجہ سے یا تساہل اور ہر کہ از نظر دور از دل دور کی وجہ سے وہیں رکھ لیا تھا۔

اس کے بعد دوسرا پرچہ ۱۸/جمادی الاولیٰ کا مختصر پہونچا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ ریشمی خطوط والے صاحب کا پتہ نہیں پہونچ سکا۔ اس سے بہت قلق ہوا۔ یہ صاحب حامد الانصاری غازیؔ مقیم بمبئی کے صاحبزادے جو کئی سال سے لنڈن اور اب امریکہ میں ہیں اور کبھی لنڈن اور کبھی امریکہ رہتے ہیں وہ اتفاق سے ایک دن میرے یہاں آئے اور انہوں نے بتایا کہ میں آج کل لنڈن میں ریشمی خطوط والی تحریک کی ریسرچ کر رہا ہوں تو میرے منہ میں بھی پانی بھر آیا۔ انہی سے میں نے پتہ لکھوایا اور وہ پتے والا پرچہ تمہارے پرچے کے ساتھ قاسم صاحب کے لفافے میں رکھ دیا تھا اس لئے کہ مجھے بتایا گیا تھا کہ ان سب لفافوں میں جو اس روز پہونچے تھے، قاسم صاحب تم سے زیادہ قریب تھے۔

تمہاری معرفت شروع میں ایک پرچہ ڈاکٹر مقصود صاحب کے نام لکھا تھا تاکہ ایک دوسرے سے تعارف ہو جائے اور شاید ڈاکٹری میں تم ان سے ہندی ہونے کی وجہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکو۔ میں اس وقت تم دونوں کو لنڈن ہی میں سمجھ رہا تھا۔ بعد میں یہ معلوم ہوا کہ کئی سو میل کا فرق ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا ایک ہفتہ ہوا خط آیا تھا جس میں تمہارے کارڈ کا ذکر لکھا تھا کہ تم نے ان سے ان کے پتے کی تصحیح اور میرے پرچے کا ذکر ان کے خط میں لکھا تھا۔ انہوں

نے یہ بھی لکھا تھا کہ ۱۵ دن ہوئے میں مولوی یوسف کو خط لکھ چکا ہوں مگر نہ تو خط کا جواب آیا اور نہ تیرا پرچہ انہوں نے بھیجا۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کو لکھوا دیا تھا کہ عزیز موصوف مشغول بہت زیادہ ہیں۔ میرے پاس بھی عرصے سے خط نہیں آیا۔ چونکہ ان کو میرے پرچے کی خبر ہوگئی اور ان کو انتظار ہے اس لئے ڈاک سے جلد بھیج دوان کے پاس۔

نمبر۹: تمہارے مکان کے سلسلے میں مشورہ تو اتنی دور سے کیا دے سکتا ہوں کہ حالات سے واقف نہیں۔ دعاء ضرور کرتا ہوں کہ جو تمہارے حق میں خیر ہو [اللہ تعالیٰ] اس کے اسباب پیدا فرماوے۔ یہ ضرور ہے کہ **دینی کام زیادہ جہاں ہوسکتا ہو اس کو زیادتی تنخواہ پر ہمیشہ مقدم رکھنا**۔ خالو صاحب سے میری طرف سے بعد سلام مسنون یہ عرض کر دیں کہ **دنیوی زندگی چاہے کتنی ہی ہو جاوے، ختم ہونے والی ہے اور اخروی زندگی کبھی ختم ہونے والی نہیں۔ اس لئے عزیز یوسف کے سلسلے میں میری درخواست یہ ہے کہ جہاں دین کا کام زیادہ ہو تنخواہ چاہے کم ہو وہاں کوشش زیادہ فرماویں کہ موت کا حال معلوم نہیں کب آجاوے۔ اس لئے دین کا جتنا زیادہ سے زیادہ کام ہو سکے وہ غنیمت ہے اور روپیہ پیسہ ساتھ جانے والی چیز نہیں، اعمال حسنہ ساتھ جانے والے ہیں اور صدقۂ جاریہ بعد میں بھی پہونچے والا ہے۔**

تم نے تیسرے پرچے میں ایک صاحب کا مکان دینے کا تذکرہ کیا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ بجائے خریدنے کے، کرایہ دینے کا طے کیا ہے۔ لیکن جب تم دوسرے پرچے میں یہ لکھ چکے ہو کہ یہاں دو تین مکان کے کرایہ کی مقدار مکان کی قیمت کے برابر ہو جاتی ہے پھر معلوم نہیں تم نے کرایہ کو کیوں اختیار کیا؟

نمبر۱۰: گجرات کے سیلاب کی خبریں بہت ہی کثرت سے احباب کے خطوط میں آئیں۔ بہت شدید نقصانات ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے، نقصانات کا بدل عطا فرماوے۔ تفصیل شاید عزیز عبدالرحیم اپنے خط میں لکھے۔ چچا جان کے حادثے کی خبر سننے

کے بعد خود بھی اور احباب سے بھی دعائے مغفرت و ایصالِ ثواب کی درخواست کر دی تھی۔ صاحب مکان کے لئے بھی یہ ناکارہ دل سے دعا گو ہے۔ اللہ جل شانہ مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے۔ ان سے کہہ دیں کہ **پانچ تسبیحیں درود شریف کی باوضو قبلہ رو ہو کر اہتمام سے پڑھا کریں**۔ نعت والا خواب بھی بہت مبارک ہے۔ جس نے دیکھا اور جس کو دیکھا گیا اور اشعار کا مضمون صاف ہے۔

نمبر ۱۱: مدرسہ کا نام میرا تو دل چاہتا ہے مدرسہ یوسفیہ ہو اور میری تجویز ہے اس لئے تمہیں اس میں تواضع نہ کرنی چاہئے ورنہ پھر خلیلیہ، رحیمیہ، رشیدیہ میں سے جونسا دل چاہے۔

نمبر ۱۲: میرے خطوط میں کوئی فقرہ چبھتا ہوا تمہیں ناگوار ہو تو معاف کر دینا۔ تعلق کے زور میں بعض چیزیں بے ارادہ بھی لکھ دی جاتی ہیں اور بعض باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ لکھنے والے کی نگاہ میں کچھ اہم نہیں ہوتیں، پڑھنے اور لکھنے والا اس کو بے محل سمجھا کرتا ہے۔ آج کل چونکہ میری ہجرت اور میری موت کے خواب بہت کثرت سے دیکھے جا رہے ہیں اس کی وجہ سے مہمانوں کا ہجوم بہت ہی بڑھ رہا ہے جو مجھے رخصت کرنے کے لئے یا الوداعی ملاقات کرنے کے لئے اپنے خیال میں آرہے ہیں۔ ۶۰، ۷۰ تو عموماً ہوتے ہیں اور بعضے دن بہت زیادہ۔ کل سنا ہے کہ ۱۵۰ تک پہونچ گئے تھے۔ اس لئے کھانا بھی مدرسہ میں کھانا پڑا۔

تم نے کسی پرچے میں اہلیہ کے تشریف لانے کا ارادہ لکھا تھا۔ میرا پہلے سے بھی خیال تھا کہ رئیس زادیوں کا غریبوں کے یہاں دل لگنا بہت مشکل ہے۔ عزیز مولوی عبدالرحیم کی اہلیہ محترمہ کی دلداری اور خاطریں میں نے تم دونوں سے بھی زیادہ کرنے کی کوشش کی مگر اب تک تو مسکینہ کا دل نہیں لگا۔ اگرچہ وہ خود بھی اور عزیز عبدالرحیم بھی اس کی تردید کرتے

رہتے ہیں مگر بخاری کے ترجمۃ الباب ۳۰ برس سے پڑھا رہا ہوں، الفاظ کا ظاہر اور اس کا پس منظر دونوں ذہن میں رہیں۔ اپنے خالو صاحب و خالہ صاحبہ اور اہلیہ سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم۔ ۶؍ جمادی الثانی ۸۸ھ صبحِ شنبہ

تمہارے مرسلہ پونڈ کے ۱۰۶؍ روپے ۸۰ پیسے وصول ہو گئے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین خیراً واحسن الجزاء۔ مولانا اکرام صاحب و عزیز طلحہ کی طرف سے مولوی نصیر صاحب و ایوب کی طرف سے سلام مسنون۔

﴿79﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۴؍ جمادی الثانیہ ۸۸ھ [۶؍ ستمبر ۶۸ء]

عزیز مولوی یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے گرامی قدر عطیے کی رسید و شکریہ تو ۳۰ اگست کو ائر لیٹر پر لکھ چکا ہوں۔ خدا جانے تمہارے پاس کب تک پہونچے گی۔ اس وقت عزیز محمد سلمہ جا رہا ہے۔ جی تو جانے کو نہ اس کا چاہتا ہے نہ میرا مگر اس کے والد صاحب کے حکم کی تعمیل میں یہ بھی معذور ہے اور وہ بھی۔

ایک بات کا خیال آیا۔ رات ماریشس سے دو مرد ایک عورت آئے اور اب تک کے معمول کے خلاف عورت تو اردو جانتی ہے لیکن مرد نہ اردو جانتے ہیں نہ گجراتی، صرف انگریزی جانتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی چند مرتبہ ایسے لوگوں سے سابقہ پڑ چکا ہے اس لئے میری اور عزیز عبدالرحیم کی رائے یہ ہوئی کہ تمہارے پاس ایک معمولات کا پرچہ بھیج دیا

جاوے کسی سے انگریزی میں اچھا ترجمہ کرا کر وہاں طبع کرادو کہ وہاں آسانی سے طبع ہو جائیں گے بشرطیکہ تمہیں کوئی دقت نہ ہو۔ اگر دقت ہو تو ہرگز ارادہ نہ کریں اور اس میں بالکل تکلف نہ کریں۔ پاکستان میں بھی شاید طبع ہو چکے۔

خالو صاحب، خالہ صاحبہ اور اہلیہ محترمہ سے سلام مسنون۔ معمولات کے چند نسخے احتیاطاً بھیج دیئے۔ ایک پر برائے طبع لکھ دیا ہے جو میں سن کر بھیج رہا ہوں۔ بچوں والا پرچہ(۱) قصداً لکھوایا ہے میں تو تمہیں بچہ ہی سمجھتا ہوں، تم چاہے اپنے آپ کو کتنا ہی بڑا لندن کا اونچا آدمی سمجھو۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۔۱۴؍ جمادی الثانیہ ۸۸ھ

80

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: نامعلوم

تاریخ روانگی: ۷؍رجب ۸۸ھ [۱۵؍اکتوبر ۶۸ء]

عنایت فرمایم سلمہ، بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے تمہارا خط آیا تھا یہ ناکارہ اللہ کے فضل سے کسی اسٹرائیکی کو نہیں پہنچانتا اور اب تو نزول آب کی وجہ سے کسی کو بھی نہیں پہنچانتا۔ نام بھی معروف لوگوں کے تو یاد ہیں، غیر معروف لوگوں کے نہیں۔ معروفین میں کئی نام خوب یاد ہیں۔ اس میں وکیل نامی بھی ایک ہونہار تھے۔ تم یہ لکھتے ہو کہ وہ دوسرا شخص ہے مجھے بھی ضد

(۱) حضرت شیخ کے یہاں مال کا اسراف بہت سخت چیز تھی اور شیخ معمولی چیزوں کے بھی ضائع ہونے سے سخت احتیاط کرتے تھے۔ اسی اصول کے تحت آنے والے خطوط میں اگر کاغذ کا کچھ حصہ خالی ہوتا تو اسے کاٹ کر محفوظ کر لیا جاتا۔ ایسے کاغذ عموماً خطوط کے جوابات کیلئے استعمال ہوتے تھے۔ اگر کاغذ رنگین ہوتا تو عموماً اسے گھر کے بچوں کے نام خطوط کیلئے استعمال کیا جاتا۔ حضرت شیخ کا یہ مکتوب گرامی بھی ایسے ہی ایک کاغذ کے رنگین ٹکڑے پر تھا، اس لئے اسے یہاں 'بچوں والا رقعہ' فرمایا۔

نہیں کہ اس نام کے ہر شخص سے نفرت کروں۔ میں نے تمہارا خط متعدد مدرسین کو دکھلایا ان کا بیان بھی یہ ہے کہ دو وکیل ہونا ہمیں یاد نہیں۔ اسٹرائک کے وکیل خوب یاد ہیں۔ بہرحال آنے میں کوئی اشکال نہیں۔

مجھے اسٹرائیکیوں کے آنے میں بھی کوئی تأمل نہیں۔ وہ آتے رہتے ہیں۔ بیعت کا چونکہ تعلق قلبی محبت سے ہے اس لئے میں بڑے اخلاص سے انکار کیا کرتا ہوں کہ دوسرے کو ترقی سے کیوں روکوں؟ کسی دوسری جگہ کام کر کے فائز المرام ہوں تو اس سے اچھی اور کیا بات ہو؟ بہرحال آنے کی اجازت ہرحال میں ہے چاہے آپ اسٹرائیکی ہوں چاہے نہ ہوں۔ لیکن بہت اخلاص سے میرا مشورہ یہی ہے کہ اگر آپ اسٹرائک میں تھے تو مشائخ وقت میں سے کسی دوسری طرف رجوع کریں۔ وہ آپ کیلئے انشاء اللہ زیادہ مفید ہوگا۔ اس لئے کہ اگر بعد میں یہ معلوم ہوا کہ آپ بھی احراری جماعت میں تھے تو میرے لئے موجب تکدر اور آپ کے لئے موجب مضرت ہوگا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم۔ ۷/رجب ۸۸ھ

﴿81﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۱۱/اکتوبر ۶۸ء/۱۹/رجب ۸۸ھ

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، کل کی ڈاک سے تمہارے محبت نامے کے جواب میں ایک کارڈ لکھوا چکا ہوں جس میں یہ بھی لکھوایا تھا کہ عزیز یوسف کی رجسٹری آج کی ڈاک سے آئی ہے اس میں ایک بند لفافہ تمہارے نام بھی ہے۔ کل ہی کی ڈاک سے ایک اور

صاحب کی رجسٹری آئی۔اس میں بھی عزیز یوسف کا ایک پرچہ ملا۔جس کا مضمون یہ ہے کہ ’’مولانا عبدالرحیم کے نام ایک مستقل گرامی نامہ تحریر کرچکا ہوں اور امید ہے کہ موصول ہوتے ہی حضرت والا سے اجازت لے کر مولانا عبدالرحیم صاحب نے تار بھی کر دیا ہوگا۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ سفر آسانی سے پورا فرماوے۔ میں ہند وحجاز کے علاوہ جماعت کے ساتھ رہوں گا۔ باقی ان دوجگہوں میں حضرت والا کے ساتھ رہوں گا۔اب تو یہی انتظار ہے کہ اب تو ۱۳ اکتوبر آوے اور یہاں سے روانگی ہوجاوے۔ میرا سفر کار میں ہوگا۔فقط‘‘ یہ مضمون بہت ہی مجمل ہے۔

تمہارے نام کوئی مستقل لفافہ تو اس کا ابھی تک نہیں آیا البتہ میرے نام رجسٹری میں تمہارے نام مستقل لفافہ ہے۔ممکن ہے کہ اس میں کوئی تار کا ذکر ہو۔اس کا مطلب بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ ہندوحجاز کے علاوہ میرا سفر جماعت کے ساتھ ہوگا۔معلوم نہیں کہ ان کا سفر حجاز پہلے ہے یا ہند کا۔ چونکہ ۱۳ اکتوبر کو وہاں سے روانگی لکھی ہے۔اس لئے باوجود مولوی اسماعیل کے منع کرنے کے کہ خط کے پہونچنے کا وقت نہیں رہا، میں نے ایک مختصر ائر لیٹر تو اسی وقت عزیز یوسف کو لکھوایا ہے جس میں ان کی رجسٹری کی رسید اور تمہارا مکان جانا لکھوادیا۔ اگر وہاں کوئی خط آیا ہو جس میں سفر کی کوئی تفصیل ہو تو ضرور مطلع کریں۔

تم نے کل کے خط میں اہلیہ کو کسی ڈاکٹر کے دکھلانے کا حال لکھا تھا امید ہے کہ دکھلا دیا ہوگا اور اس کی دواء شروع ہوگئی ہوگی۔اللہ تعالیٰ صحت عطاء کرے۔اس سے اور خالہ صاحبہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم اسماعیل

خط لکھنے کے بعد عزیز یوسف کا ائر لیٹر تمہارے نام ملا۔چونکہ میرے پرچہ میں تار کا

ذکر تھا اور یہ نہیں تھا کہ کیسا تار اس لئے تمہارے ائر لیٹر کو کھولا۔اس میں تمہیں یہ حکم تھا کہ فوراً ایک تار دو کہ ضرور آؤ تا کہ خالو سے اجازت کا ذریعہ بن جاوے۔آنا تو میری سمجھ میں نہیں آرہا تھا مگر اس نے اس جماعت کے ساتھ آنے میں خرچ کی بہت زیادہ کفایت اور سہولت لکھی تھی۔اس لئے تار تو میں نے فوراً تمہاری طرف سے دلوا دیا اور تمہیں یہ فرمائش لکھی ہے۔ محمد کے ہاتھ کتابیں ہرگز نہ بھیجیں۔میں آرہا ہوں اور محمد کے ساتھ یہ اشیاء بھیجنا۔روغن خشخاش روغن کا ہوا ور سرمہ کی دو شیشی۔نور العین ایک شیشی اور تین عدد لنگیاں۔ فقط

از راقم سلام مسنون۔خط میں سفر کی بڑی تفصیل لکھی ہے۔کار سے سفر ہوگا اور آنے جانے کا کرایہ ۱۵۰ پاؤنڈ ہوگا اور حجاز ودیگر مقامات مقدسہ کی زیارت جہاں بھی چاہے لے جائیں گے اور یہاں سے واپسی حجاز کو ہوگی اور واپسی میں بندہ اور تم کو بھی ساتھ لینے کے لئے کار والے سے بات کر لی ہے۔۱۳؍اکتوبر کو روانہ ہو کر پاکستان آمد ہوگی۔اور وہاں سے ہند۔ ماہ مبارک سہارنپور۔اس کے بعد واپسی براہِ حجاز۔یہ مختصر تفصیل اپنی طرف سے لکھ دی ہے حضرت کے بغیر علم کے۔ فقط والسلام

مولوی عبد المنان صاحب تشریف فرما ہیں۔ان کی طرف سے نیز عبد القدیر، مولوی ہاشم وغیرہ احباب کی طرف سے سلام مسنون۔بھائی طلحہ کیلئے کوئی چیز نہیں لی تھی۔اس لئے سورت جاؤ تو حسبِ سہولت عطر چنپہ ومجموعہ لیتے آنا۔

دعا گو ودعا جو ہاشم مجذوب

﴿82﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ
تاریخ روانگی: ۱۳؍رجب ۸۸ھ [۲۱؍اکتوبر ۶۸ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت دوشنبہ کی دوپہر کو تمہارا کارڈ شدید انتظار میں پہونچا۔ میں شنبہ کے دن تمہارے کارڈ کے انتظار میں رہا۔ مژدۂ بخیر رسی سے مسرت ہوئی۔ تم نے اچھا کیا کہ شب کو گودھرا پہونچ گئے۔ اس میں اہلیہ کو بھی راحت رہی ہوگی۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ راستہ میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

اہلیہ کے صحت کے مژدہ سے بہت مسرت ہوئی۔ اس کے جانے کا تو مجھے بہت ہی قلق ہے۔ میری انتہائی خواہش تھی کہ وہ شوال تک یہاں رہتی۔ پھر جو مقدر ہوتا مگر یہاں کی آب وہوا موافق نہیں آئی اور اس کا دل بھی یہاں نہ لگا۔ ان دو مجبوریوں کی وجہ سے مجھے بھی سکوت اختیار کرنا پڑا۔ خدا کرے کہ وہاں کے ڈاکٹر کا علاج موافق آجائے۔ یہ ناکارہ تمہارے لئے اور تمہاری اہلیہ کے لئے بلا توریہ وتصنع دعاء کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دارین کی ترقیات سے نوازے اور خوش وخرم رکھے۔ اس کی طرف سے جو تم نے جانے کا قلق لکھا اور ٹکٹ واپس کرنے کا۔ اگر دو مجبوریاں نہ ہوتیں جو اوپر لکھی گئیں تو میں تو خود اصرار ٹھہرانے کا کرتا۔ مجھ بے چارے کی شفقت ہی کیا ہوئی جو وہ بار بار یاد کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی محبت کا بہترین بدلہ عطا فرماوے۔ گھر والے بھی خاص طور سے خدیجہ نے اس کو بہت یاد کیا۔

شنبہ کے دن عزیز یوسف کی ایک رجسٹری موصول ہوئی تھی جس میں اپنی عادت کے موافق اعتدال سے زیادہ محبت کا اظہار، نظام الاوقات، ماہ مبارک یہاں گذارنے کا اشتیاق لکھا تھا۔ اس میں ایک بند لفافہ تمہارے نام بھی تھا جو ڈاک کی گڑبڑ کی وجہ سے تمہارے

پاس نہیں بھیج رہا ہوں۔اس کے خط کا ابھی جواب نہیں لکھا۔اس میں بھی لکھ دوں گا کہ تمہاری واپسی پرتم کو دے دیا جائے گا۔تمہاری روانگی اور ۱۶/ اکتوبر کو واپسی کی اطلاع اس کو لکھ دوں گا۔اپنی خالہ سے بھی سلام مسنون۔

آج مولوی انعام کی آمد کی خبر تھی مگر ابھی ٹیلیفون آیا کہ گاڑی خراب ہے اس لئے ملتوی ہو گیا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب،
بقلم محمد اسماعیل۔۱۳/رجب

﴿83﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۱۴/رجب ۸۸ھ [۸/ اکتوبر ۶۸ء]

عزیز گرامی قدر ومنزلت حبیب مکرم مولوی حافظ قاری محمد یوسف سلمہ بعد سلام مسنون۔کل کی ڈاک سے تمہاری رجسٹری جس میں پانچ پاؤنڈ کا ڈرافٹ بھی تھا پہونچا۔تم نے اپنے خط میں ٦ پاؤنڈ لکھے ہیں۔احتیاطاً اطلاع کی ہے کہ اس میں صرف ایک ڈرافٹ پانچ پاؤنڈ کا نکلا ہے۔معلوم نہیں یہ سبقت قلم ہے یا راستہ میں کسی نے نکال لیا ہے۔اس لفافہ میں ایک بند لفافہ عزیز عبدالرحیم کے نام بھی تھا مگر عزیز موصوف تقریباً ایک ہفتہ ہوا اپنی اہلیہ کو پہونچانے گھر گیا ہوا ہے۔۱۷ اکتوبر کو واپسی کا ارادہ ہے۔

میں تو تمہارے اس محبت سے لبریز خط کا جواب بہت مفصل لکھواتا لیکن کل کی ڈاک سے ایک رجسٹری داؤد محمد راجا سورتی کی ملی اس میں بھی ایک مختصر پرچہ تمہارا ملا۔جس میں تم نے لکھا کہ کل ایک مفصل خط مولوی عبدالرحیم کے نام لکھ چکا ہوں، امید ہے کہ مولوی

عبدالرحیم نے تار دے دیا ہوگا۔ مولوی عبدالرحیم کے نام کوئی مستقل خط تو آیا نہیں۔ میرے نام کی رجسٹری میں ایک بند لفافہ ان کے نام کا تھا جو رکھا ہوا ہے۔ اس لئے کہ مولوی عبدالرحیم یہاں نہیں ہے۔

تمہارے اس پرچہ کے اخیر میں یہ لفظ بھی ہے کہ ۱۳؍اکتوبر کو یہاں سے روانگی ہے۔ اس لئے مفصل خط لکھنا تو ملتوی کر دیا۔ اس لئے کہ احتمال ہے کہ تمہیں ۱۳ سے پہلے ملے یا نہ ملے۔ اس لئے کہ آج ۱۸ اکتوبر ہو چکی ہے۔ خط سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ تمہارا یہ سفر بذریعہ کار ہو رہا ہے اور معلوم نہیں کہاں کہاں کو ہو۔ خط سے تمہاری آمد کا اشتیاق تو بہت بڑھ گیا لیکن تفصیل سفر نہ معلوم ہونے کی وجہ سے فکر ہے کہ نظام سفر کیا ہوگا۔ میں پہلے خط میں بھی لکھوا چکا ہوں کہ اس ناکارہ کو تمہارے مالی ہدایا کی بالکل ضرورت نہیں۔ اس سلسلہ میں تو جو کچھ دے سکو اپنی خالہ اور عزیز عبدالرحیم کو دو۔ میرے لئے تو تمہارے روحانی ہدایا کی بڑی ضرورت ہے۔ اور اس سلسلہ میں جتنے تم نے روحانی ہدایا لکھے ہیں اس کے لئے دل سے شکر گذار ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں دارین کی ترقیات سے نوازے۔ تمہارے مادی ہدایا کا بھی احسان مند ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے دونوں جہان میں اس کی جزائے خیر مرحمت فرماوے۔

چونکہ اس خط کے پہونچنے کا یقین نہیں اس لئے بہت مختصر احتیاطاً خط کی رسید اور عزیز عبدالرحیم کے یہاں نہ ہونے کی اطلاع مقصود ہے۔ خالو صاحب، خالہ صاحبہ اور اہلیہ محترمہ سے سلام مسنون۔ تمہاری رجسٹری میں اس کے نام کا لفافہ ہونے کی اطلاع کل ہی ایک کارڈ سے عزیز عبدالرحیم کو لکھوا چکا ہوں اور ابھی ایک کارڈ لکھوا رہا ہوں جس میں تمہارے اس ۱۳؍اکتوبر والے مضمون کی اطلاع کر رہا ہوں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم محمد اسماعیل، ۱۴؍رجب ۸۸ھ

تمہارے خط میں کئی ورقے تھے۔اگر کئی ورق ہوں تو ان پر صفحے ڈالنا ضروری ہے تا کہ پڑھنے میں سہولت رہے۔خط لکھنے کے بعد تمہارا ائر لیٹر جو مولوی عبدالرحیم کے نام تھا پہونچا جس میں تار کا ذکر تھا۔اس کی تعمیل کر دی گئی۔فقط والسلام . از راقم سلام مسنون۔ تمہاری کرم فرمائی کا دل وجان سے شکریہ۔اللہ تعالیٰ سہولت کے اسباب پیدا فرماوے۔

﴿84﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

Ariyamehr Hospital. Miyaneh. Iran

تاریخ روانگی: ۱۰ر شعبان ۸۸ھ [۳۱ر اکتوبر ۶۸ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، کل دوپہر کو تمہاری طرف سے ایک تار ملا۔جس کی وجہ سے بہت ہی فکر وتشویش رہی اور ہے۔حادثے کی تفاصیل کا بہت شدت سے انتظار ہے اور تمہاری خیریت کا۔امید تو یہ ہے کہ ایک آدھ دن میں تمہارا خط مل جائے گا۔اس لئے کہ یہ تار ۳۰ کا دلوایا ہوا تھا جو یکم نومبر کو ملا۔اگر تم نے کوئی خط بھی کسی سے لکھوا دیا ہوگا تو امید یہ ہے کہ ایک دو دن میں مل جائے گا۔امید ہے کہ تم نے خط تو لکھ دیا ہوگا۔بہت ہی طبیعت بے چین ہے اور متفکر۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۱۰ر شعبان ۸۸ھ۔شنبہ

از مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

عزیز گرامی قدر ومنزلت عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل

مطلوب ہے۔کل گذشتہ تمہارا تار بنام حضرت اقدس دام مجد ہم موصول ہوا۔جس سے بہت ہی فکر ہو رہی ہے۔ساری رات بے چینی میں گذری۔ بار بار آنکھ کھلتی رہی اور تمہاری یاد آتی رہی۔ بہت دن ہوئے احقر نے ایک خواب تمہارے متعلق دیکھا تھا۔جب تم نے سفر کا لکھا تو اس وقت سے خیریت وعافیت کے ساتھ پہونچنے کی بہت دعائیں کر رہا تھا۔لیکن مقدارت اپنی جگہ پر اٹل ہیں۔سوائے دعا کے کیا کر سکتا ہوں؟ بہت ہی دعائیں کر رہا ہوں۔اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے تمہیں جلد از جلد صحت وقوت عطا فرماوے۔اور جلد ملاقات میسر فرماوے۔

اپنی خیریت سے بہت جلد، ممکن ہو تو تار سے ورنہ خط سے، مطلع فرماویں۔حضرت اقدس دام مجد ہم بھی بہت متفکر ہیں اور بہت دعائیں کر رہے ہیں اور کرار ہے ہیں۔ براہِ کرم جلد از جلد حضرت کو اپنی خیریت سے مطلع کریں۔احقر کو مستقل خط کی ضرورت نہیں ہے اور کیا عرض کروں؟ اپنے دونوں گاڑیوں والوں سے اور ساتھیوں سے سلام مسنون۔خدا کرے تمہیں کوئی زیادہ چوٹ نہ آئی ہو۔مقدرات پر راضی رہنا چاہئے۔صبر وہمت سے کام لیں۔ اپنے گاڑی والوں اور ساتھیوں کو بھی ہمت کی تلقین کریں۔ فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم سورتی

۱۰رشعبان ۸۸ھ مطابق ۲رنومبر،شنبہ

﴿85﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: الحاج محمد یعقوب صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۱۹رشعبان ۸۸ھ [۹رنومبر ۶۸ء]

مکرم محترم مدفیوضکم ! بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے بہت مفصل گرامی نامہ

شنبہ کا لکھا ہوا پہونچا۔ لنڈن والی جماعت کے متعلق عزیز یوسف سلمہ کا تار ایک خط جو اس نے ۳۱ اکتوبر کو لکھا تھا اور ۸ نومبر کو مجھے ملا تھا۔ اس کی نقل ۹ نومبر شنبہ کو بھیج چکا ہوں۔ غالبًا پہونچ گئی ہوگی۔ اس کے بعد سے کوئی مزید اطلاع نہیں معلوم ہوئی۔

دہلی میں حاجی محمد شفیع صاحب نے اللہ ان کو جزائے خیر دے، وزارت خارجہ سے ایک تار سفیر ہند متعینہ ایران کو دلوا دیا تھا۔ جمعہ کے دن تک تو اس کا جواب دہلی نہیں پہونچا تھا۔ شنبہ یکشنبہ کی سرکاری چھٹیاں تھیں۔ لکھا تھا کہ دوشنبہ کو دوبارہ وزارت خارجہ کے دفتر سے تحقیق کر کے اطلاع دی جاوے گی۔ اگر آج کوئی جواب ملا تو امید ہے کہ کل تک کوئی اطلاع مل سکے گی۔

بمبئ کے اخبار نے جو خبر شائع کی اس سے بہت قلق ہوا۔ ہم لوگ تو نہیں چاہتے کہ اخبارات میں ہمارے جلسے کی کوئی خبر آوے لیکن بمبئ کے اجتماع کو ہندی اور انگریزی اخبارات نے بہت ہی اچھالا تھا جس کی وجہ سے اس کا بھی فکر ہو رہا ہے۔ اگر احمد آباد یا بمبئ کے کسی اخبار میں اس کے متعلق کوئی چیز چھپے تو اس کا تراشہ ضرور بھیج دیں۔ امید ہے کہ آج شام تک اجتماع خیر وخوبی کے ساتھ انشاء اللہ پورا ہو جائے گا۔

مولانا منظور صاحب نعمانی کا بمبئ سے براہ راست خط جس سے مولوی عتیق صاحب کی بیماری کی وجہ سے بمبئ کا ایک دن کا قیام اور حالات کی تحقیق اور شام کو بڑودہ جا کر منگل کی شب میں بمبئ واپسی کا خیال لکھا تھا۔ آپ کے خط سے بمبئ تا دہلی اور دہلی تا لکھنو کا ٹکٹوں کا نظام معلوم ہو کر اطمینان ہوا۔ علی میاں کا بھی مدینہ منورہ سے خط پہونچا ہے۔ انہوں نے ریاض اور کویت قیام کے بعد ۲۵، ۲۶ شعبان تک بمبئ واپسی لکھی ہے۔

آپ نے بہت اچھا کیا کہ حجاج میں مولانا کا بیان کرا دیا۔ بہت اچھا کیا۔ دوسرے جہاز کی خرابی کی خبر سے بہت ہی قلق ہوا۔ دوسرے جہاز کے مسافر عموماً تو رمضان کے آخری

عشرے میں پہونچیں مگراب بے چاروں کا سارا رمضان جہاز ہی میں گذرے گا۔ اللہ تعالیٰ خیر فرماوے۔ مغل لائن والے لاکھوں روپے کماتے ہیں پھر بھی ان سے جہاز نہیں خریدے جاتے۔ اگر حج کمیٹی اور دوسرے ذرائع سے اس پر زور دیا جائے کہ جہازوں میں توسیع کی جاوے تو شاید اچھا ہو۔

علی میاں کے جدہ سے ریاض جانے کی خبر سے تعجب ہوا۔ مدینہ پاک سے تو براہ راست ریاض کے لئے جہاز ہے۔ علی میاں نے تو اپنے مدنی خط میں یہ لکھا تھا کہ جمعہ کی نماز کے بعد جدہ سے روانہ ہو کر عشاء تک ریاض پہونچ جاوے گا۔ الخیر فیما وقع۔ اس سے مسرت ہوئی کہ قاری صاحب کا قیام ماہ مبارک میں بمبئی رہے گا۔ اللہ جل شانہ اہل بمبئی کو تمتع کی توفیق عطا فرماوے۔ بشرط سہولت و یاد قاری صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔

محمد اقبال خلجی کی آمد سے بھی مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جو بڑودہ جانے والے ہیں، قبولیت عطا فرماوے۔ ان حضرات کے اس اجتماع کو موجب ثمرات و برکات بناوے۔ اندازہ یہ ہے کہ کل منگل کی شام سے بڑودہ کے حضرات کی واپسی شروع ہو جائے گی۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبد الرحیم، ۱۹؍شعبان ۸۸ھ

عزیز عبد القدیر سلمہ اگر بڑودہ سے آگیا ہو تو اس سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ تمہارے کارڈ کا جواب حاجی یعقوب صاحب کے خط میں لکھ چکا ہوں۔ آج کی ڈاک سے تمہارا دوسرا کارڈ ملا جو تم نے بڑودہ جاتے ہوئے لکھا تھا۔ دوسرے جہاز کے خراب ہو جانے کی وجہ سے پہلے جہاز میں تو جگہ یقیناً بہت مشکل تھی لیکن اب دوسرے جہاز میں گنجائش بہت زیادہ

ملے گی۔اس لئے کہ ماہ مبارک شروع ہوجانے کی وجہ سے اندازہ یہ ہے کہ بہت سی سواریاں نہیں پہونچ سکیں گی۔اللہ جل شانہ تمہارے لئے سہولت کے اسباب پیدا فرماوے۔

آج کی ڈاک سے مکہ مکرمہ سے بھائی محمود صاحب کا لفافہ بھی ملا جو انہوں نے مولانا منظور صاحب کے ذریعہ سے بمبئی سے ڈلوایا تھا۔اس خط میں ماسٹر محمود صاحب نے مجھے بھی لکھا ہے کہ انہوں نے آپ کی خدمت میں کوئی فرمائش بھیجی ہے اس کی تکمیل کے لئے مجھے سفارش لکھنے کو لکھا ہے۔بندے کے خیال میں تو آپ کو سفارش لکھنا تحصیل حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت ہی جزائے خیر عطا فرماوے کہ آپ تو خدمت خلق ہی کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ہر سال ہزاروں حجاج کی ضروریات آپ سے پوری ہوئی ہیں۔اللہ تعالیٰ بہت ہی بلند درجے عطا فرماوے۔یہ ناکارہ بجز دعا کے اور کیا کرسکتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم،۱۹؍شعبان ۸۸ھ

از احقر عبدالرحیم بعد سلام مسنون،آپ نے عزیزی مولوی یوسف بن سلیمان متالا کے متعلق کچھ نہیں لکھا کہ ان کا کیا حال ہے؟ کتنی چوٹ اس کو آئی ہے اگر آپ کے پاس بھی کوئی اطلاع ہو تو ضرور لکھیں۔شدید فکر ہو رہا ہے دعا بھی کرتے رہیں۔

فقط عبدالرحیم

﴿86﴾

از:حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام:الحاج محمد یعقوب صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی:۱۹؍شعبان ۸۸ھ [۹؍نومبر ۶۸ء]

مکرم محترم جناب الحاج محمد یعقوب صاحب مدفیوضکم !

بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے آپ کا طویل گرامی نامہ آیا تھا جس کا جواب ہمروزہ لکھوا چکا ہوں۔ اس وقت دہلی سے ٹیلیفون آیا جس [کے پیغام] میں لکھا ہے کہ ایک صاحب تو لنڈن واپس چلے گئے اور دوسرے صاحب ایران کے ہسپتال میں ہیں اور چار حضرات جن میں مولوی یوسف بھی ہیں ۱۱ نومبر کو بحری جہاز سے بمبئی پہونچ رہے ہیں۔ ٹیلی فون میں تو اتنا ہی مضمون معلوم ہوا۔ کل کی ڈاک سے شاید کچھ تفصیل مزید معلوم ہو۔

یہ خط ریل پر ڈلوا رہا ہوں تا کہ پرسوں کو آپ کو مل جاوے۔ یہ تو آپ ہی کو صحیح معلوم ہوسکتا ہے بحری جہاز ایران سے بمبئی کب پہونچتا ہے؟ کب آتا ہے؟ کیا صورت ہے؟ اگر عزیز یوسف سلمہ بمبئی پہونچ گئے ہوں پہونچ رہے ہوں تو یہ خط ان کو دے دیجئے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۱۹؍شعبان ۸۸ھ

از احقر عبدالرحیم: خدا کرے آپ کا ہاتھ درست ہوگیا ہو۔ اگر خدانخواستہ کوئی تکلیف وغیرہ ہو تو ایکسرے کروانے کے بعد مشورہ کر کے علاج کرائیں کیونکہ کافی دن ہوچکے ہیں۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

﴿87﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۰؍شعبان ۸۸ھ [۱۰؍نومبر ۶۸ء]

؎ قسمت کی بدنصیبی ٹوٹی کہاں کمند

دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے سابقہ خطوط کی بنا پر ماہ مبارک یہاں گذارنے کا اشتیاق روز افزوں ہوتا چلا گیا اور ۱۳؍اکتوبر کو روانگی کی خبر معلوم ہونے کے بعد تو اور بھی اشتیاق بڑھ گیا مگر یکم نومبر کے تار نے ساری مسرتیں رنج وقلق اور فکر سے بدل دیں۔ تمہیں جتنے تار ایر لیٹر اور تمہارے سلسلے میں دہلی کی وزارت خارجہ اور پاکستان سے کوئٹہ سے آدمی بھیجنے کی جو مساعی اس درمیان میں ہوئیں۔ ان کی تفصیل تو عزیز مولوی عبد الرحیم بتائیں گے۔ بڑی لمبی داستانیں ہیں۔ رات عشاء کے قریب دہلی کے ایک ٹیلیفون سے معلوم ہوا کہ وزارت خارجہ نے جو تار دیا تھا اس کا جواب ایران کی وزارت سے یہ ملا کہ ایک صاحب لندن واپس چلے گئے اور چار صاحب جن میں ایک تم بھی ہو ا۱نومبر کو بحری جہاز سے بمبئی پہونچ رہے ہو۔

رات ہی دو کارڈ تمہیں بمبئی کے پتے سے ایک یہاں ریل پر ڈلوا دیا دوسرا آج ہی دہلی سے ڈلوادیا۔ عزیز عبد الرحیم کو فکر مجھ سے زیادہ تھا اور ہونا بھی چاہئے تھا۔ اسی وجہ سے انہوں نے ارادہ ظاہر کیا کہ میں خود بمبئی ہو آؤں۔ میں نے بھی مناسب سمجھا کہ تم جوش میں سیدھے نہ آجاؤ۔ معلوم ہوا کہ سورت میں اس کا علاج بہت آسان اور سہل ہے اس لئے ضرور علاج کرا کر آنا چاہئے سردی کا زمانہ ہے۔ اس میں اگر خدانخواستہ کوئی چوٹ کا اثر باقی رہ گیا تو دق کرے گا۔ اسی لئے عزیز عبد الرحیم کو بھیج رہا ہوں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبد الرحیم ۲۰؍شعبان ۸۸ھ

﴿88﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی

تاریخ روانگی: ۲۰؍شعبان ۸۸ھ [۱۰؍نومبر ۶۸ء]

مکرم محترم جناب الحاج محمد یعقوب صاحب مد فیوضکم!

بعد سلام مسنون، اسی وقت ایک کارڈ ریل پر ڈلوا چکا ہوں، اس کے بعد معلوم ہوا کہ ہماری تبلیغی جماعت رات کی گاڑی سے طلباء کی وہ جماعت جو ماہ مبارک نظام الدین گذارنا چاہ رہی ہے جا رہی ہے۔ خیال ہوا کہ اس کے ہاتھ یہ کارڈ دلی سے ڈلوا دوں کہ دہلی میں بمبئی کے خطوط مجھے اکثر دوسرے دن ملتے رہے ہیں۔

اس کارڈ میں بندے نے یہ لکھ دیا تھا اس وقت عشاء کے قریب دہلی سے ٹیلی فون آیا ہے جس میں بتایا ہے کہ لنڈن والی جماعت میں سے دو صاحب تو ایران کے ہسپتال میں داخل ہیں جن کے نام یہ ہیں، ولی اسمعیل اور غلام حیدر۔ اور ایک صاحب لمباڈا یوسف لنڈن واپس چلے گئے۔ باقی چار حضرات جن میں مولوی یوسف بھی ہیں، ۱۱ نومبر کو بمبئی کے لئے آ رہے ہیں۔ یہ پتہ نہیں چلا کہ ۱۱ نومبر کو بمبئی پہونچ رہے ہیں یا کسی ساحل سے ۱۱ نومبر کو روانہ ہو رہے ہیں۔

اس کا حال تو آپ کو زیادہ اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ ایران سے بحری جہاز بمبئی کب اور کس راستے سے پہونچتا ہے۔ اگر عزیز یوسف بخیریت بمبئی پہونچ گیا ہو تو تار سے مطلع کریں اور پھر خط کے ذریعے سے وہ خود لکھ سکتا ہو تو خود آئندہ کا نظام لکھ دے یا جناب تحریر فرماویں کہ وہ سفر کے قابل ہے یا نہیں؟ عزیز عبد الرحیم کا خیال یہ ہے کہ ہڈی ٹوٹنے کا علاج سورت میں بہت آسان اور جلد اور سہولت سے ہوتا ہے۔ حاجی امام صاحب

امیر جماعت سہارنپور کالڑکا ظہیر بڑودہ اجتماع سے فارغ ہوکر ایک دن کے لئے بمبئی بھی جانے کا ارادہ کررہا تھا، اگر جناب سے ملے اور واقفیت ہو تو اس کی معرفت دستی والا نامہ شاید جلد پہونچ جائے گا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۲۰؍شعبان، شب شنبہ

89

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۱؍شعبان ۸۸ھ [۱۱؍نومبر ۶۸ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے جانے کے بعد سے طبیعت زیادہ خراب رہی۔ حرارت تیز ہوگئی۔ اب بھی تیز ہے۔ ارادہ تو تھا کہ ظہر کی نماز پڑھ کر لیٹ جاؤں گا۔ مگر ظہر کی نماز میں حاجی غلام رسول وغیرہ حضرات آ گئے۔ تقریباً ۲۰ نفر ہیں۔ ان کے کھانے کی مد میں بیٹھ گیا ہوں۔ آج کی ڈاک سے دو کارڈ عزیز احسان کے پہونچے اور حاجی شفیع صاحب نے بھی جو کل بڑودہ سے واپس دہلی پہونچ گئے ہیں وزارت خارجہ کے تار کی نقل بھیجی ہے۔ مضمون وہی ہے جو رات ٹیلیفون پر آ گیا تھا۔

فرق صرف اتنا ہے کہ ان کے تار کی جو نقل بلفظہ حاجی شفیع نے بھیجی ہے اس کا ترجمہ بھائی عبدالستار نے ۱۱ نومبر کو ایران سے کشتی پر روانہ ہونا لکھا ہے۔ معلوم نہیں جہاز کی جگہ کشتی لکھا گیا یا یہ کہ کشتی سے کسی بندرگاہ پر پہونچ رہے ہیں۔ وہاں سے جہاز پر سوار ہوں گے۔ میرا خیال یہ ہے کہ بجائے خود جانے کے جوابی تار سے معلوم کرلیں۔ مگر مولوی اسماعیل اور مفتی اسماعیل جو ابھی ڈابھیل سے آئے ہیں ان کی رائے یہ ہے کہ تار میں دیر لگے گی۔ تم

فلائنگ سے ہمروزہ بمبئی جا کر واپس آسکتے ہو۔اس میں ہر نوع کی تحقیقات ہوسکتی ہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۲۱ رشعبان

﴿90﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی

تاریخ روانگی: ۲۱ رشعبان ۸۸ھ [۱۱ رنومبر ۶۸ء]

مکرم محترم مد فیوضکم! بعد سلام مسنون، کل دو کارڈ آپ کو لکھے ہیں۔ جس میں لندن کے مسافروں کے متعلق وزارت خارجہ کے تار کی اطلاع کی تھی۔ اس وقت حاجی غلام رسول صاحب وغیرہ بڑودہ سے واپسی پر نظام الدین ٹھیرتے ہوئے پہنچے ہیں۔ وہ وزارت خارجہ کے تار کی انگریزی کی نقل ساتھ لائے ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ ۱۱ نومبر کو ایران سے کشتی پر سوار ہوں گے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایران سے کشتی پر سوار ہو کر کسی بندرگاہ پر شاید پہونچے۔

آج کی ڈاک سے آپ کے بھی خط کا انتظار رہا کہ شاید دوشنبہ کا لکھا ہوا کوئی خط ملے مگر نہیں ملا۔ نظام الدین کے پرچہ سے یہ معلوم ہوا کہ مولوی منظور صاحب نعمانی کل صبح دہلی پہونچ کر شام ہی کے ہوائی جہاز سے لکھنؤ روانہ ہو گئے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل۔ ۲۱ رشعبان ۸۸ھ

﴿91﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۲/شعبان ۸۸ھ [۱۲/نومبر ۶۸ء]

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، کل کی ڈاک سے ایک کارڈ تمہیں لکھ چکا ہوں۔ رات عشاء کے وقت عزیز یوسف کے خسر کا نامہ ملا۔ جس میں لکھا تھا فکر نہ کریں۔ یوسف بمبئی آرہا ہے۔ اتوار کو خط لکھا ہے۔ آج کی ڈاک سے ان کا ایرلیٹر مؤرخہ ۱۰ نومبر آج ۱۴ کو ملا۔ اس میں بہت تفصیل لکھی ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ برطانوی اور ہندوستانی سفارت خانوں نے بہت مدد کی۔ یہ لکھا ہے کہ چھ نومبر کو ایک لڑکا جو اس حادثہ میں تھا اس سے تفصیل معلوم ہوئی۔ یہ لکھا ہے کہ جن کو معمولی چوٹ آئی ہے۔ وہ 11 نومبر کو بحری جہاز سے بمبئی کیلئے روانہ ہونے والے ہیں۔ یہ جہاز ۲۰ نومبر کو انشاء اللہ بمبئی پہونچے گا۔ یہ بھی لکھا ہے کہ کل یوسف کا خط اپنی اہلیہ کے نام بائیں ہاتھ سے لکھا ہوا مختصر پہونچا۔

آج ۱۴/نومبر پنج شنبہ کی دوپہر کو قریشی صاحب کا تار بھی ملا کہ کوئٹہ سے آدمی روانہ کر دیا گیا۔ حاجی یعقوب صاحب کا کوئی [خط] آج کی ڈاک میں بھی نہیں ملا۔ تحقیق کر کے وقت سے پہلے بمبئی پہونچ جائیں اور عزیز یوسف کے علاج کا مکمل انتظام نہ ہو وہاں تک سہارنپور کا ارادہ نہ تم کریں نہ وہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرمائے۔ ساری خوشی فکر اور افسوس میں بدل گئی۔ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا۔ اپنی اہلیہ کو خاص طور سے سلام کہلوائیں۔ مچھلی کا خاص طور سے شکریہ۔

فقط والسلام

از احقر سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد ایوب۔ ۲۲/شعبان ۸۸ھ

﴿92﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی
تاریخ روانگی: ۲۳؍شعبان ۸۸ھ [۱۳؍نومبر ۶۸ء]

مکرم محترم مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، اسی وقت جمعہ کی صبح کے دس بجے آپ کا ایکسپریس خط پہونچا۔ عزیز یوسف کے جہاز کے متعلق بہت مختلف روایات یہاں روزانہ پہونچ رہی ہیں۔ میں بھی جو خبر پہونچتی ہے بذریعہ ڈاک آپ کو لکھتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت سے پہونچا دے۔ عزیز عبدالرحیم مولوی یوسف کے بڑے بھائی کو بدھ کی صبح کو آپ کی خدمت میں بھیج دیا تھا۔ وہ غالباً آج شام تک یا کل شنبہ کو آپ کی خدمت میں پہونچ جائے گا۔ ان کو اس وجہ سے بھیجا تھا کہ اس وقت عزیز یوسف کے جہاز کی ۱۱؍نومبر کو خبر تھی۔

مولوی منظور نعمانی کے متعلق پہلے لکھ چکا ہوں کہ وہ منگل کی شام کو لکھنو پہونچ جائیں گے۔ ان کی بخیر رسی کی اطلاع بھی آ گئی ہے۔ مکہ سے بھائی محمود کے خط پہونچنے کی خبر سے تعجب ہوا۔ انہوں نے مجھے بہت تاکید سے آپ کی خدمت میں سفارش لکھنے کو لکھا تھا۔ ان کے خط کا مضمون تفصیل سے مجھے معلوم نہیں۔ بڑودہ کی جماعتوں کی آمد یہاں بھی کثرت سے ہے۔ رات تقریباً سو نفر کھانے میں تھے۔ کلکتہ کے حضرات بھی پرسوں سے یہاں مقیم ہیں جو بڑودہ سے آئے تھے۔ کل صبح کو نظام الدین جانے والے ہیں۔ اس کی اطلاع بھی کل کے خط میں کر چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی بہت ہی مدد فرمائے۔ درجات عالیہ نصیب فرمائے۔

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد ایوب ۲۳؍شعبان ۸۸ھ

خط لکھنے کے بعد آپ کا تار ملا جس میں ۲۳ کو ایران کا جہاز پہونچنے کی اطلاع تھی۔
طہران سے خط ملا۔ اس میں لکھا ہے کہ خـــرم شہر سے ۱۱ نومبر پیر کے دن ٹکٹ لے لئے گئے ہیں۔ یہ جہاز ایک ہفتہ میں بمبئی پہونچ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہی خیر فرمائے۔ فقط والسلام

عبد القدیر کا خط بھی پہونچ گیا۔ اور اس کی رجسٹری بھائی اقبال صاحب خلجی کے حوالہ کر دی۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب،

بقلم محمد ایوب۔ ۲۳ر شعبان ۸۸ ھ

93

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبد الرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۵ر شعبان ۸۸ ھ [۱۵ر نومبر ۶۸ ء]

عزیزم مولوی عبد الرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، آج شنبہ کی ڈاک سے تمہارا کارڈ پرسوں کا ریل کا لکھا ہوا ملا۔ راستے میں جو کلفت ہوئی اس سے بہت قلق ہوا۔ مجھے بھی تمہارے جانے سے بہت قلق ہے بجائے اس کے کہ عزیز یوسف کا کچھ رمضان یہاں ہوتا۔ تمہارا بھی بہت سا حصہ ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہو گیا۔ عزیز یوسف کے لئے مناسب یہ تھا کہ جب ساری اسکیم کار کے حادثہ سے فیل ہو گئی تھی تو پھر وہ بھی ہوائی جہاز سے لندن واپس چلا جاتا۔ ان کا ایک ساتھی ۶ر نومبر کو لندن پہونچ گیا یہ بھی اسی کے ساتھ چلا جاتا کہ وہاں علاج بھی اچھا ہوتا۔ اہلیہ کی بھی تسلی ہوتی۔ بندہ کے خیال میں تو بہت ہی ناتجربہ کاری کی کہ واپس نہ گیا۔

دوسرے درجہ میں جب پاکستانی سفیر نے ویزہ اور آسانیاں بتلائی تھیں کہ ریل کے ذریعہ سے ہندوستان جلد پہونچنا ہوگا تو دوسرے درجہ میں اسی کو قبول کرنا چاہئے تھا۔ اس ضرب شدید میں سمندر کا دس دن کا سفر بہت ہی موجب فکر ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی خیریت

سے پہونچاوے۔

تم نے یکم رمضان کو آنا لکھا لیکن یوسف کا علاج مقدم اور اہم ہے۔ اس کو بھی ہرگز نہ آنے دیں تاوقتیکہ سورت کا جو شفاخانہ تم نے بتلایا تھا اس میں دکھلا کر اطمینان نہ کرلیں۔ یکم تک تو تمہارے آنے کی کوئی صورت ہی نہ رہی۔ اس لئے کہ حاجی یعقوب صاحب کے تار سے یہ معلوم ہوا کہ یہ جہاز تو ۲۳ نومبر کو بمبئ پہونچے گا جو یکم یا دوم رمضان کی ہوگی۔ اس کا بہت ہی قلق ہورہا ہے کہ اگر عزیز یوسف کو آنا ہی تھا تو پھر پاکستانی سفیر کے مشورہ پر ضرور عمل کرنا چاہیئے تھا مگر **مقدرات میں جتنی تکلیف** [ہو وہ تو] **اٹھانی ہوتی ہے۔** جگہ کے متعلق مولوی اسماعیل نے تمہارا خط پڑھ ہی لیا، ابوالحسن سے بھی دکھلا دوں گا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل۔ ۲۵ر شعبان

بعد مغرب

از احقر سلام مسنون، گذشتہ شب میں ایک عجیب افسوسناک حادثہ پیش آیا کہ مولانا حمید الدین صاحب کلکتہ والے مع اپنی اہلیہ اور مولانا اسعد صاحب کی اہلیہ اور بچوں کے دہلی سے آرہے تھے کہ مظفر نگر کے قریب کار ٹرک سے ٹکرائی۔ مولانا حمید الدین صاحب اور ڈرائیور کا وہیں انتقال ہوگیا اور بقیہ شدید زخمی دہلی ہسپتال میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے۔ میری طبیعت بھی دو روز بہت خراب رہی۔ شدید بخار اور سارے بدن میں درد, دو روز تک ڈاک کی چھٹی رہی، اب بھی خراب ہے لیکن اب رمضان بھی قریب ہے اور ڈاک بھی خوب آرہی ہے۔ دعاؤں کا بہت زیادہ محتاج ہوں۔ فقط والسلام

﴿94﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی
تاریخ روانگی: ۲۶؍شعبان ۸۸ھ [۱۶؍نومبر ۶۸ء]

مکرم محترم مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، اسی وقت مغرب کے قریب جناب کا گرامی نامہ دستی پہونچا۔ اس سے پہلے بھی گرامی نامے اور تار پہونچتے رہے ہیں اور یہ ناکارہ آپ کے ہر خط کا فوری جواب لکھتا ہے اور تار کی بھی رسید بھیج چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی آپ کو جزائے خیر عطا فرماوے کہ آپ کو میری وجہ سے بہت سی بیگاریں بھگتنی پڑتی ہیں۔

آپ نے اس جہاز کی ۱۴ نومبر کی روانگی لکھی مگر اب تک دہلی اور خود ایران سے جو اطلاعیں آرہی ہیں اس میں اس جہاز کی گیارہ نومبر کی روانگی لکھی ہے۔ عزیز یوسف کا بھی خط پرسوں طہران کا لکھا ہوا ملا تھا۔ اس میں بھی یہ لکھا تھا کہ یہ جہاز ۱۱ نومبر کو چلے گا اور اس کے ٹکٹ خرید لئے گئے ہیں۔ اس نے اپنے خط میں ایک ہفتہ میں بمبئی پہونچنا لکھا تھا۔ ایسا تو نہیں کہ ۱۱ کا کوئی اور ہو اور ۱۴ کا دوسرا۔ شبہ اس وجہ سے ہوا کہ اس نے گیارہ تاریخ کے جہاز کے ٹکٹ خرید لینا لکھا ہے۔

مجھے تو بہت قلق اس وجہ سے ہو رہا ہے کہ بہتر تو یہ تھا کہ ہوائی جہاز سے وہ لندن واپس چلا جاتا جیسا کہ اس کا ایک ساتھی چلا گیا اور وہ ۶ نومبر کو لندن پہونچ گیا۔ یا پھر دوسرے درجہ میں پاکستانی سفیر متعینہ ایران نے اس کو ریل سے پاکستان ہو کر آنے کا مشورہ دیا تھا اور اس صورت میں اس کی تحریر کے موافق ماہ مبارک سے ایک ہفتہ پہلے وہ ہندوستان پہونچ جاتا۔ معلوم نہیں اس نے یہ صورت کیوں اختیار نہیں کی۔

آپ نے حاجی دوست محمد صاحب، حاجی علاء الدین صاحب کی کاریں لے کر

بندرگاہ پہونچنے کولکھا۔ اللہ تعالیٰ ہی ان دوستوں کو جزائے خیر عطافرمائے۔ دونوں جہاں میں بہتر سے بہتر بدلہ عطافرمائے۔ خرم سے سوار ہونا یوسف نے بھی اپنے خط میں لکھا تھا۔

اس سے قلق ہوا کہ عبدالقدیر کی کوئی صورت نہیں بنی۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی سہولت کی کوئی صورت پیدا فرماوے۔ اس نے مجھ سے تو یہ بیان کیا تھا کہ کرایہ کا انتظام ہوگیا ہے۔ معلوم نہیں مجھے کچھ غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس سے سلام مسنون فرمادیں۔

کل عزیز مولوی انعام وہارون اور مولانا محمد عمر صاحب وغیرہ شام کو یہاں پہونچے تھے۔ آج ظہر کے وقت سہارنپور کے قریب ایک اجتماع میں گئے ہیں۔ کل دوشنبہ کی شام تک وہاں سے واپسی ہے۔ پرسوں صبح کو تھانہ بھون کے قریب ایک اور اجتماع ہے۔ اس میں جاکر بدھ کی شام تک دہلی واپسی انشاء اللہ ہوگی۔ گذشتہ رات حاجی احمد زمزمی بھی پہونچ گئے تھے۔ ان کے ساتھ چند افریقی بھی ہیں۔ غالباً عزیز ان کے ساتھ ہی واپسی ہوگی۔

فقط والسلام

(حضرت شیخ الحدیث) محمد زکریا (صاحب)

بقلم اسماعیل کچھولوی، شب ۲۶/شعبان ۸۸ھ

95

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی

تاریخ روانگی: ۲۷/شعبان ۸۸ھ [۱۷/نومبر ۶۸ء]

مکرم محترم مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، گرامی نامہ پہونچا۔ امید ہے کہ عزیز عبدالرحیم شنبہ کی شام کو پہونچ گیا ہوگا اور اس نے میرے خطوط دیکھ لئے ہوں گے۔ آپ کا دستی خط بھی کل پہونچ گیا تھا۔ اس کا جواب بھی اسی وقت لکھوادیا تھا۔ جمعہ کے

روز جو آپ نے تار اور خط بھیجا تھا اس کو ابھی لکھوا چکا ہوں۔ آج صبح آپ کا تار علی میاں کی آمد اور روانگی کے متعلق بھی پہونچ گیا۔ مولوی منظور صاحب نعمانی پرسوں یہاں آئے تھے، آج صبح دہلی واپس چلے گئے۔ اب تو ماہ مبارک سر پر آ گیا اس ماہ میں ڈاک کا وقت بالکل نہیں ملتا لیکن عزیز یوسف کی وجہ سے غالبًا لکھنا ہی پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کو خیریت سے پہونچاوے، خیریت سے رکھے۔ حاجی احمد زمزمی کی آمد کے متعلق اس سے پہلے خط میں لکھ چکا ہوں۔ آج تو عزیز مولوی انعام اور مولوی محمد عمر وغیرہ کے ساتھ ایک جلسہ میں گئے ہیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد اسمٰعیل، ۲۷؍شعبان

﴿96﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی
تاریخ روانگی: ۲۸؍شعبان ۸۸ھ [۱۸؍نومبر ۶۸ء]

مکرم محترم مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، اسی وقت چہار شنبہ کی دوپہر کو آپ کا گرامی نامہ پرسوں کا لکھا ہوا مل گیا۔ پرسوں آپ کا تار علی میاں کے سلسلہ میں بھی مل گیا تھا اور آج کی ڈاک سے ان کا کویت کا خط بھی ملا۔ جس میں لکھا تھا کہ اگر وقت ملا تو دہلی سے سہارنپور ہو کر جاؤں گا۔ جس کی بنا پر آج ان کی آمد کا بھی انتظار ہے۔

آج کے خط سے یہ معلوم ہو کر کہ ایرانی جہاز میں ایک دن کی مزید تاخیر ہو گئی بہت قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔ اگر عزیز عبدالرحیم سے ملاقات ہو تو بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ تمہارا کوئی خط اس کے سوا جو تم نے ریل سے لکھا تھا نہیں پہونچا جس سے تعجب ہے اور

فکر بھی۔ اب تو ماہ مبارک بالکل سر پر آ گیا اور اس سال مہمانوں کا ہجوم گذشتہ سالوں سے بھی زیادہ بڑھ گیا۔ اللہ تعالیٰ ہی خیر فرماوے۔

عزیز یوسف کا تہران سے بہت مفصل خط آیا تھا۔ میں نے اس کی نقل لندن، دہلی اور پاکستان تو بھیج دی تھی مگر تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجی تھی کہ عزیز یوسف کی تحریر کے موافق میرا خیال یہ تھا کہ وہ ۱۸ نومبر تک پہونچ جائے گا۔ مگر آج کے آپ کے خط سے ایک دن کی مزید تاخیر معلوم ہو کر اور بھی قلق ہوا۔ اس کو لندن واپس چلا جانا بہت ہی ضروری تھا ورنہ پاکستانی سفیر کی پیشکش کے مطابق ریل سے ہندوستان آ جاتا تو رمضان سے ایک ہفتہ قبل پہونچ جاتا لیکن جو تکالیف مقدر ہوتی ہیں وہ اٹھانی پڑتی ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل ۲۸؍شعبان ۸۸ھ

﴿97﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۹؍شعبان ۸۸ھ [۱۹؍نومبر ۶۸ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، میں نے تمہارے جانے کے بعد تمہارے گھر کے اور بمبئی کے پتہ سے نہ معلوم کتنے کارڈ لکھے جمعہ اور اتوار کو چھوڑ کر روزانہ ہی ایک کارڈ لکھا مگر میرے پاس سوائے اس کارڈ کے جو تم نے ریل سے لکھا اور کوئی کارڈ نہیں پہونچا۔ رات مولوی منور سے معلوم ہوا کہ تم نے تو ایکسپریس خط مجھے لکھا مگر وہ جمعرات کی صبح کو دس بجے تک تو پہونچا نہیں ہے۔

آج مسجد جانے کا دن ہے اور بہت ہی ہجوم ہے مگر میں اس لئے خط لکھوا رہا ہوں

کہ آج کا خط تو شاید پرسوں شنبہ کو تمہیں مل جائے۔ آج کے بعد کا خط تو ۲۴ ؍نومبر کے بعد ملے گا۔ میں سابقہ کئی خطوط میں بہت زور سے یہ تاکید لکھ چکا ہوں اور اس کی تاکید کے لئے یہ آخری خط بھی ہے کہ تمہارے اور عزیز یوسف کے جذبات کا مجھے خوب اندازہ ہے لیکن **جذبات پر مصالح ہمیشہ مقدم ہونی چاہئیں**۔ یہاں سردی بہت ہوتی ہے اور یہاں کوئی شفاخانہ بھی قابل اطمینان نہیں جب کہ سورت میں اس کا بہترین علاج ہوتا ہے۔ اس وقت تک یہاں آنے کا ہرگز ارادہ نہ کریں۔ جب تک قابل اطمینان حالت نہ ہوجاوے اس میں ہرگز تساہل نہ کریں۔

تمہارے دونوں کے رمضان میں یہاں نہ ہونے کا جتنا قلق مجھے ہے وہ تحریر سے باہر ہے مگر مجبوری مجبوری ہے۔ یہ خط صبح ہی یہاں تک لکھوادیا تھا اور قصداً چھوڑ دیا تھا کہ ڈاک کے بعد پورا کروں گا۔ ڈاک میں تمہارا منگل کا خط جو تم نے ریل سے لکھا تھا ملا مگر وہ ایکسپریس آج جمعرات کے دن بعد ظہر تک تو پہونچا نہیں۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ واپس چلے گئے اگرچہ اس میں بار بار کی آمد ورفت میں کلفت اور خرچ بھی ہے مگر گھر پر دن ورات دونوں کا سکون ملے گا اور تمہارا ہی نہیں کئی کا سکون ملے گا۔

عزیز یوسف کے علاج کے سلسلہ میں بہت ہی اہتمام کی ضرورت ہے۔ صرف صلاح ومشورہ نہیں بلکہ سورت کے ہڈی والے ڈاکٹر کو ضرور دکھلانا ہے اور اسکے اطمینان کے بعد پھر خدا کرے کہ تم دونوں سے باحسن وجوہ ملاقات ہوجائے۔ تم نے دعاء کا تقاضہ کیا۔ یہ بات بھی کوئی تمہارے لکھنے کی تھی۔ مجھے تو اس پر بہت ہی قلق ہورہا ہے کہ اگر آنا ہی تھا تو ریل کا سفر بہت آسان تھا۔ اللہ تعالیٰ فضل فرماوے۔

یوسف کے طویل خط میں یہی مصلحت لکھی تھی کہ دس ساتھی ساتھ ہیں۔ آج تو ہجوم کی کوئی انتہاء نہیں ہے۔ خواص بہت بڑھ گئے۔ مسجد اور خیمہ دونوں پُر ہوگئے۔ اسی وقت

مولوی عبد المنان دہلوی بھی پہونچے اور صرف مصافحہ ہوا۔ مولوی منور سے معلوم ہوا کہ انہوں نے بلایا ہے۔ اپنی اہلیہ اور خالہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ ابوالحسن کی اہلیہ محترمہ بھی رمضان میرے گھر کرنے پر اصرار کر رہی ہیں۔ اقبال کی اہلیہ تو ۱۵ دن سے آئی ہوئی ہیں۔

اس میں کوئی تصنع اور توریہ نہیں ہے کہ تم بھی مجھے بہت یاد آ رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سکون عطا فرماوے۔ تمہارے ایکسپریس خط کا قلق ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد اسماعیل، ۲۹/ شعبان
از راقم سلام مسنون وگذارش دعا

98

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی
تاریخ روانگی: یکم/ رمضان ۸۸ھ [۲۱/ نومبر ۶۸ء]

مکرم محترم مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، آج یکم رمضان شنبہ کو بدھ کا لکھا ہوا کارڈ ملا۔ اگرچہ رمضان میں ڈاک کا وقت بالکل نہیں ملتا مگر آپ کے خطوط سے تو اپنی اغراض وابسطہ ہیں، اس لئے سخت انتظار رہتا ہے۔ ہمارے یہاں جمعہ کی شب میں رؤیت نہیں ہوئی۔ آج شنبہ کو یکم رمضان ہے۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ ماہ مبارک کی برکات سے آپ کو بھی مالا مال فرماوے اور اس سیاہ کار کو بھی۔

عزیز عبد الرحیم کا خط ریل سے اور گھر سے میرے پاس بھی پہونچا تھا جس میں اس نے ۲۳ کو دوبارہ بمبئی جانا لکھا تھا۔ اگر وہ اس خط کے وقت تک موجود ہو تو بعد سلام مسنون فرما دیں کہ تمہارے دونوں ایکسپریس خطوں میں سے کوئی نہیں پہونچا۔ اس سے پہلا کارڈ جو

تم نے ریل سے لکھا تھا اس کا جواب حاجی یعقوب صاحب کے پتہ سے بھیج چکا ہوں اور کل کے کارڈ کا جواب بھی یہی سمجھو کہ تمہارا نظام سفر ابھی تک معلوم نہیں۔ تمہارے رمضان کے ضائع ہونے کا قلق مجھے تم سے زیادہ ہو رہا ہے۔ کل کا سارا دن تمہارے اور حاجی صاحب کے تار کا انتظار رہے گا۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے نہایت خیر و عافیت کے ساتھ واپس لاوے اور باحسن وجوہ ملاقات میسر فرماوے۔

میں تو پرسوں پنج شنبہ کو یہاں آ گیا تھا کہ ۲۹ تھی۔ حاجی احمد زمزمی بھی آج کل میرے ساتھ معتکف ہیں۔ بھائی محمود کا خط پہونچ جانے سے اطمینان ہوا۔ مجھے انہوں نے زوردار سفارش کو لکھا تھا مگر تفصیل نہیں لکھی تھی۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل

خط لکھنے کے بعد عزیز عبدالقدیر کا لفافہ جس میں بھائی بلال کے خط کی نقل تھی پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہر نوع کی سہولت پیدا فرماوے۔ تمہارے سفر کی کامیابی اور سہولت کے لئے دل سے دعاء کرتا ہوں۔ حاجی یعقوب صاحب سے کہہ دیں کہ بھائی بلال کے خط کی نقل دوبارہ بھیجنے کی ضرورت نہیں۔

﴿99﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی

تاریخ روانگی: ۳۰ر رمضان ۸۸ھ [۲۳ر نومبر ۶۸ء]

محترم جناب الحاج محمد یعقوب صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، کل صبح سے تار

کا انتظار رہا۔ آج دوشنبہ تک پہونچا نہیں ۔ یہ خط [مندرجہ ذیل] عزیز عبدالرحیم کے نام لکھا ہے لیکن اس کا پتہ معلوم نہیں ۔ جناب کو تو معلوم ہوگا کہ وہ بمبئی سے کہاں گیا۔ اگر وہ سورت کے ہسپتال میں ہوگا تو آپ کو اس کا پتہ معلوم ہوگا۔ بمبئی کا پتہ کاٹ کر وہاں کا پتہ لکھ کر ڈاک میں ڈال دیں۔

حاجی احمد زمزمی کئی دن سے یہاں مقیم ہیں, غالبًا جمعرات کو دہلی جائیں گے اس لئے کہ اتوار کی بمبئی کیلئے ان کی سیٹ وہاں سے ریزرو ہے۔ حاجی دوست محمد صاحب و دیگر احباب کی خدمات میں سلام مسنون۔ مکی احباب، صوفی اقبال، بھائی یحیٰی، حافظ عبدالستار اور رائے ونڈ کے متعدد احباب آج کل پہونچے ہوئے ہیں۔ خط لکھنے کے بعد ڈاک سے آپ کا گرامی نامہ پرسوں شنبہ کا لکھا ہوا ملا۔ امید ہے کہ آج ۹ بجے جہاز پہونچ گیا ہوگا۔ فقط والسلام

....

مولانا عبدالرحیم صاحب معرفت الحاج محمد یعقوب صاحب بمبئی:

تاریخ روانگی: ۳؍رمضان ۸۸ھ [۲۳؍نومبر ۶۸ء]

چوں گوشِ روزہ دار براللہ اکبر است

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، کل ۲۴ نومبر اتوار کی صبح کو ۹ بجے حسبِ معمول سوکر اٹھا تھا اور اس وقت سے برابر تار کا انتظار کرتا رہا۔ رات تو نیند نہیں آئی، کوئی سبب بھی ظاہری معلوم نہیں ہوا۔ حرارت کا اثر تو کئی دن سے مسلسل ہے ہی لیکن نیند پر اثر رات ہی پڑا۔ البتہ صبح کی نماز کے بعد لیٹا تھا تو بلی کے خواب میں چھیچھڑے، خواب میں یوسف کا تار تو نہیں دیکھا البتہ یہ دیکھا کہ جناب الحاج یعقوب صاحب کسی تار کے متعلق تار گھر سے یہ مطالبہ تحریری کر رہے ہیں کہ میرا تار وقت پر نہ پہونچنے سے حرج ہوا۔ لیکن وہ تار خورجہ کے متعلق ہے جس پر مطلب بھی سمجھ میں نہیں آیا۔ بہرحال آج ۲۵؍دوشنبہ ہوگئی اور اس وقت

۱۲ بجے رتک تار کا کوئی پتہ نہیں چلا۔

یہ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اب تمہیں خط بمبئی کے پتہ سے لکھوں یا گھر کے پتہ سے، سورت کے ہسپتال کا پتہ تو مجھے معلوم نہیں اور بمبئی اتنا طویل قیام آج ۲۵ ہے گویا ۲۷ تک بے وجہ۔ یہی سمجھ میں آیا کہ ایک ایک کارڈ بمبئی اور مکان دونوں کے پتہ سے لکھوا دوں۔ ہمارے یہاں شب جمعہ کو رؤیت نہیں ہوئی اس لئے شنبہ کو یکم ہے لیکن پاکستان سے قاضی عبد القادر صاحب، بھائی عبد الوہاب صاحب کل ہی پہونچے ہیں۔ ان حضرت نے جمعہ کے اپنے یہاں روزہ اور کراچی وغیرہ میں رؤیت عامہ بتائی۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۳۰ ر رمضان ۸۷ ھ

خط لکھنے کے بعد آج دوشنبہ ۲۵ نومبر کو عزیز یوسف کا دوبئی والا خط مل کر موجب مسرت ہوا۔ کئی دن سے طبیعت بہت متفکر تھی۔ عزیز محمد سلمہ کے حال کا بھی شدت سے انتظار ہے۔ خدا کرے اس کی طبیعت اچھی ہوگئی ہو۔ اگر ابھی تک روانہ نہ ہوا ہو تو میری طرف سے سلام مسنون کہہ دیں۔ آج کی ڈاک سے عزیز یوسف کے نام اس کی اہلیہ کا لفافہ بھی پہونچا ہے، جو محفوظ رکھا ہوا ہے۔ اگر سورت کے شفاخانہ میں طویل قیام ہو تو پتہ معلوم ہونے پر اس خط کو وہاں بھیجا جا سکتا ہے۔

میں بار بار ہر خط میں لکھتا ہوں کہ علاج سب سے زیادہ اہم اور مقدم ہے، جب تک علاج مکمل نہ ہو سہارنپور آنے کی بالکل اجازت نہیں۔ یہاں سردی بھی بہت ہے اور یہاں کے شفاخانے میں علاج کی کوئی صورت نہیں۔ اتنے علاج کا مکمل انتظام بلکہ صحت نہ ہو ہرگز یہاں آنے کا ارادہ نہ کریں، بالکل اجازت نہیں۔ فقط والسلام

تمہارا جمعہ والا خط مل گیا۔ عزیز یوسف کو یہاں لانے میں ہرگز جلدی نہ کریں۔

﴿100﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی

تاریخ روانگی: ۴؍رمضان ۸۸ھ [۲۴؍نومبر ۶۸ء]

مکرم محترم مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، اسی وقت منگل کو دن کے ۱۲ بجے کے قریب آپ کا مرسلہ تار جو آپ نے کل ۲۵ کو دیا تھا پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے۔ عزیز یوسف کا خط کل کی ڈاک سے دوبئ کا لکھا ہوا ۲۸؍شعبان کا مرسلہ پہونچا تھا جس میں اس نے لکھا تھا کہ بمبئ پہونچنے کے بعد ٹکٹ خرید کر تجھے تار دوں گا لیکن اس ناکارہ نے عزیز عبدالرحیم کو زبانی بھی بہت اصرار سے کہہ دیا تھا اور اس کو نیز عزیز یوسف کو بھی ہر خط میں بار بار لکھوا رہا ہوں کہ اتنے ہاتھ کے علاج کی طرف سے اطمینان نہ ہو سہارنپور آنے کی ہرگز اجازت نہیں کہ یہاں سردی خوب ہو رہی ہے اور یہاں کے ہسپتال میں کوئی خاص خصوصیت نہیں ہے۔ اہم بیماروں کو دہلی بھیجا جاتا ہے۔

سورت کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہاں خاص اس مرض کا ہسپتال بھی ہے اور بہترین علاج بھی۔ اگر اس خط کے پہونچنے تک عزیزان عبدالرحیم و یوسف وہاں ہوں تو ان کو مزید تاکید کر دیں کہ خیریت سے تو ضرور مطلع کرتے رہیں لیکن جذبۂ شوق میں جلد یہاں آنے کا ہرگز ارادہ نہ کریں۔

حاجی احمد زمزمی شروع رمضان سے یہاں تشریف فرما ہیں، کل یا پرسوں یہاں سے دہلی جائیں گے۔ دہلی سے اتوار کو ان کی سیٹ بمبئ کے لئے ریزرو ہے۔ یہ ناکارہ آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے، اللہ جل شانہ آپ کے ان روز افزوں احسانات کا بدلہ اپنی شایانِ شان عطا فرماوے۔ حاجی دوست محمد سے بھی بشرطِ سہولت سلام مسنون۔ یہ ناکارہ ان

کے لئے بھی دعا کرتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۴؍رمضان

101

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا و مولانا عبدالرحیم صاحبان مدظلہما

تاریخ روانگی: ۶؍رمضان ۸۸ھ [۲۶؍نومبر ۶۸ء]

عزیزانم مولوی عبدالرحیم و یوسف سلمہما، بعد سلام مسنون، کل بدھ کے روز عزیزی عبدالرحیم کے دو کارڈ پیر کے لکھے ہوئے ایک جہاز کی آمد سے پہلے اور ایک بعد کا لکھا ہوا پہونچے تھے۔ اسی وقت مکان کے پتہ سے اس کا جواب لکھوا دیا تھا۔ آج جمعرات کی دوپہر کو تم دونوں کا مشترک کارڈ عین انتظار میں پہونچا۔ اس سے تو بہت مسرت ہوئی کہ عزیز یوسف کے ہاتھ میں تکلیف نہیں ہے۔ خدا کرے کہ ہڈی بھی اپنی جگہ پر ہو اور جلد از جلد صحت تامہ نصیب ہو جائے۔

میں نے عزیز عبدالرحیم کو چلتے وقت بھی تقاضا کیا تھا اور پھر متعدد خطوط میں بھی یاد دہانی کی معلوم نہیں لندن تار دے دیا یا نہیں۔ میرا تو کل بہت جی چاہتا رہا کہ یہاں سے تار دے دوں مگر یہ خیال ہوا کہ تم نے بھی دے دیا ہوگا تو ضائع ہوگا۔ مجھے تم دونوں کی یہاں آمد کے اشتیاق کا خوب اندازہ ہے اور اگر میں یوں کہوں کہ مجھے بھی اشتیاق کچھ کم نہیں تو اس میں توریہ یا مبالغہ نہیں ہے لیکن مجبوری بہر حال مجبوری ہے۔ میں جو بار بار آنے کو منع کرتا ہوں وہ یہاں کی سردی کی شدت اور قابل اہتمام علاج نہ ہو سکنے کی وجہ سے [ہے]۔

عزیز یوسف کا مرسلہ ہیٹر پہونچ گیا حق تعالی شانہ اس کو اس کی محبت کا جس کا یہ ثمرہ

ہے دونوں جہان میں بہترین بدلہ عطا فرماوے مگر بالکل پسند نہیں آیا۔ ہر چیز کے کچھ مناسبات ہوا کرتے ہیں۔ یہ فینسی چیزیں مجھ گاؤدی کے مناسب نہیں۔ ڈاکٹر اسمعیل نے بھی پارسال ایک بہت لمبا چوڑا ہیٹر ایک جہاز سا بھیجا تھا۔ اس نے بھی کام نہیں دیا۔ بوجھ سا رکھا ہے۔ فقلت اطبخوا لی جبة وقميصا

مجھ غریب کے لئے تو بہترین ہدیہ وہ ہے جو میرے ساتھ جائے اور اگر مادی بغیر چارہ نہیں تو صرف پیسے کہ وہ ہر نوع کی ضرورت میں کام آ سکتا ہے۔ اس کا آئندہ خیال رکھیں۔ میرے لئے کبھی کوئی ہدیہ نہ بھیجیں اور اگر بھیجنا ہی ہے تو صرف پیسے۔

غالباً عزیز محمد میرے اس خط سے پہلے روانہ ہو چکا ہوگا اور عزیز یوسف نے اپنی اہلیہ کو تسلی کا خط لکھ دیا ہوگا۔ خدا کرے کہ وہ مدنی کھجوریں لے گیا ہو۔ تم دونوں کے نام کی مسلسل ڈاک آج کل خوب آ رہی ہے اگر کچھ طویل قیام کا اندازہ ہو تو ان سب کو ایک پیکٹ بنا کر بذریعۂ رجسٹری تمہارے پاس بھیج دوں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد اسماعیل، ٦ ررمضان

﴿102﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا و مولانا عبدالرحیم صاحبان مدظلہما

تاریخ روانگی: ٨ ررمضان المبارک ٨٨ھ [٢٨ رنومبر ٦٨ء]

عزیزانم مولوی عبدالرحیم و یوسف سلمہما! بعد سلام مسنون، اسی وقت عین انتظار میں تمہارا پرسوں جمعرات کا مشترکہ لفافہ آج شنبہ کو ملا اور آج ہی کی ڈاک سے مولانا سعید صاحب راندیری کا بھی جوابی کارڈ عزیز یوسف کی ہڈی کے سلسلہ میں پہونچا تھا۔ اس کا اسی

وقت جواب بہت زیادہ تشکر کے ساتھ لکھ دیا۔

اس سے بہت ہی زیادہ قلق ہوا کہ ہڈی از سرنو درست کرنی پڑی۔ مقدرات اپنی جگہ پر ہوتے ہیں۔ مجھے بھی عزیز یوسف کے رمضان یہاں گذارنے کا اشتیاق تھا لیکن جب ایران میں کار کا حادثہ پیش آ کر یہ اندازہ ہو چکا تھا کہ اب رمضان تک اس کا درست ہونا دشوار ہے تو بندہ کے خیال میں اپنے اس رفیق کے ساتھ جو ہوائی جہاز سے لندن واپس گیا لندن واپس جانا بہت مناسب تھا کہ وہاں علاج کی بھی زیادہ سہولت ہوتی، اہلیہ کو بھی اطمینان ہوتا۔ اخراجات میں بھی بہت کمی ہوتی۔

اب بھی میری رائے میں اگر براہ راست لندن جانے میں اخراجات کم ہوں تو پھر حج کا ارادہ امسال نہ کریں۔ مقدر ہے تو پھر آئندہ دیکھا جائے گا۔ عزیز یوسف کے ابتدائی خط سے کہ انہوں نے اس سفر کو اتنا آسان اور سستا لکھا تھا کہ میرے منہ میں بھی پانی بھر آیا اور یہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ پہلے سفر کا قرضہ بھی اب تک نہیں اترا۔ یہ بعد میں خالو کے خط سے معلوم ہوا ایسی حالت میں عزیز یوسف کو خود ہی سوچنا چاہیئے تھا کہ جن لوگوں کا پہلے سے قرضہ ہے وہ کیا کہیں گے اور اس حالت میں ان کو اس ناکارہ کو یا عزیز عبدالرحیم کو کوئی ہدیہ بھی ہرگز نہیں بھیجنا چاہیئے تھا۔ قرضہ کی ادائیگی سب سے زیادہ اہم اور مقدم تھی۔

حاجی یعقوب صاحب کا تار منگل کو مل گیا تھا جس کی رسید ہمروزہ اور عزیز عبدالرحیم کے دو کارڈ پیر کے لکھے ہوئے بدھ کو مل گئے تھے۔ جس کا ہمروزہ جواب مکان کے پتہ سے بھیج چکا ہوں۔ عزیز عبدالرحیم نے بہت اچھا کیا کہ اہلیہ یوسف کے لئے میری طرف سے حلوا بھیج دیا۔ خدا کرے کہ محمد مدنی کھجوریں بھی ساتھ لے گیا ہو۔ مولوی احمد گودھرا بھی شروع رمضان سے یہاں ہیں۔ ایک عشرہ کے بعد واپس جانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ خیال یہ ہے کہ ان کے ہاتھ عزیز یوسف کے لئے مدنی کھجوریں بھیجوں گا کہ وہ تو ملاقات کو جاویں گے ہی۔

معلوم نہیں کوئی تار تم نے عزیز یوسف کی اہلیہ کو دیا یا نہیں۔ وہ سب سے زیادہ اہم ہے۔ میرا حکم تو ہے نہیں اور تم دونوں ہرگز خیال نہ کرنا کہ مجھے اس کے خلاف کسی قسم کی گرانی ہوگی لیکن میرا مشورہ جلد لندن جانے کا ہے۔ اس لئے کہ جیسا کہ اس لفافہ میں تم نے لکھا ہے پہلی پٹی عید کے بعد کھلے گی، پھر دو پٹیاں اور ہوں گی، بہت طویل قیام سورت کا ہو جاوے گا اور علاج کی حیثیت سے لندن شاید زیادہ اچھا رہے۔

عزیز یوسف نے دعاء کو بہت اہتمام سے لکھا ہے۔ یہ تو اس کے لکھنے کی کوئی بات نہیں تھی، بے کہے دل سے دعا کر رہا ہوں۔ اس کی ساری تکلیف سے بہت ہی کلفت پہونچی۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم اسماعیل، ۸؍رمضان المبارک

اپنی اہلیہ کو بہت کثرت سے خط لکھتے رہو۔ تمہاری اہلیہ کا ایک خط عبدالرحیم کے سامنے آیا تھا جو غالبًا اپنے ساتھ لے گیا ہوگا۔ دوسرا غیبت کا آیا ہوا ہے۔ میرا خیال تھا اس کو رجسٹری کر کے تمہارے پاس بھیج دوں مگر ابھی تک تمہارا استقرار کسی جگہ کا معلوم نہیں ہوا۔ اپنی اہلیہ اور خالو کو بہت کثرت سے خط لکھتے رہو۔ از راقم سلام مسنون و درخواست دعا و عدم حاضری پر افسوس۔

﴿103﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۱؍رمضان المبارک ۸۸ھ/ یکم؍دسمبر ۶۸ء

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلمہ، بعد سلام مسنون

خیریت جانبین بدل مطلوب ہے احقر الحمد للہ ایک بجے دوشنبہ کو بخیر و عافیت مسجد

دار جدید پہونچ گیا دونوں رفیق محترم بھی بعافیت پہونچ گئے ہیں۔ اطلاعاً عرض ہے حضرت اقدس صاحب دام مجدہم سے بھی اسی وقت مصافحہ ہوگیا بہت دیر تک حضرت قریب بٹھا کر آپ کی خیریت واحوال دریافت کرتے رہے حضرت اقدس کی خصوصی توجہ آج کل آپ ہی کی طرف متوجہ ہے۔ یہ بیماری اور یہ چوٹ انشاءاللہ آپ کے لئے بڑی ترقیات کا ذریعہ ہوگی۔

یہ دلداری میں نہیں کہہ رہا ہوں واقعی بلاتصنع عرض کرتا ہوں کہ اپنے چار سالہ قیام میں حضرت اقدس کو اتنا زیادہ کسی چیز میں متفکر نہیں پایا جتنا کہ آپ کے سلسلے میں پایا اس وقت عجلت میں یہ چند سطریں صرف اپنی بخیر رسی کی اطلاع کے لئے لکھ رہا ہوں اپنی طبیعت کے احوال سے جلد واقف فرماتے رہیں شدید انتظار ہے اور رہے گا اور کیا عرض کروں؟

آپ کا وہ گرم پائجامہ جو عرض میں سب سے بڑا تھا اس کو کسی درزی کے پاس تھوڑا کم کرا کر کسی آنے والے کے ساتھ بھجوا دیجئے مجھے یہ برابر موافق نہیں وہی انشاءاللہ بہتر رہے گا۔ چھوٹی خالہ اور اپنی بھابھی سے سلام عرض کر دیجئے آپ سے اور ان دونوں سے دعاؤں کی گذارش ہے۔ احقر تو ہر وقت تقریباً تمہارے لئے دعا گو ہی رہتا ہے مالک ہی تمہیں صحت وقوت عطا فرماوے اور اپنے دین کا سچا خادم بناوے یہاں سے بہت سے احباب نے سلام لکھنے کو فرمایا ہے۔

فقط والسلام

احقر الوری بندہ عبدالرحیم

۱۱رمضان المبارک دوشنبہ

از : نامعلوم:

مکرمی برادر یوسف صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آنجناب کے بارے میں سب ہی کافی پریشان ہیں خوب دعائیں ہوئیں اور کر بھی رہے ہیں باری تعالیٰ ان دنیاوی تکلیفوں کا دنیا وآخرت میں نعم البدل عطا فرمائیں اور ان کو

قبول فرما کرامت مسلمہ کو ہدایت کاملہ سے نوازیں۔ آنجناب سے بھی درخواست ہے کہ اس عاجز واہل واقارب و دوستوں کو اپنی دعاؤں میں نہ بھولئے گا عاجز بھی دعا گو ہے خالہ صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالرحیم صاحب کو سلام

فقط بندہ......

﴿104﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۳/ رمضان المبارک ۸۸ھ/ ۳/ دسمبر ۶۸ء

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ کل حضرت اقدس تمہیں ایک رجسٹری لفافہ بھیج چکے ہیں امید ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔ مجھے تو اس وقت یہ عرض کرنا ہے کہ حضرت والا نے قرض کے متعلق جو لکھا ہے وہ صرف مساجی کی دلداری کے لئے لکھوایا ہے کہ انہوں نے بہت زور سے اس بات کو تمہارے سفر کے طے ہونے کے بعد لکھا تھا۔

اس کا جواب تو آپ اتنا لکھوا دیں کہ حضرت والا سارا قرض انشاء اللہ ۴، ۵/ ماہ کی تنخواہ میں ادا ہو جائے گا اور حج کے بعد واپسی پر انشاء اللہ اس کی اولین فکر کروں گا میں نے بھی یہی کہا ہے ۱۵۰/ پونڈ کا میں نے کوئی ذکر نہیں کیا ہے اس لئے شاید بہتر یہی ہے کہ آپ بھی نہ کریں

ڈکٹر اسماعیل صاحب باوجود انتھک کوششوں کے بھی امسال یہاں نہیں پہونچ سکے ملک عبدالحق صاحب بھی باوجود بہت زیادہ کوشش و تمنا کے نہ آسکے۔ یہاں سب ہی حضرات آپ کی خیریت پوچھتے ہیں سب ہی نے سلام لکھنے کو کہا ہے۔ سب ہی حضرات آپ کے لئے بہت دعائیں کر رہے ہیں اپنی خیریت سے جلد از جلد مطلع کرتے رہیں۔

آپ کی فکر ہر وقت رہتی ہے گو میں جسم کے اعتبار سے سہارنپور میں ہوں لیکن قلباً آپ کے پاس ہوں اللہ ہی معاف فرماوے اگر ماہ مبارک نہ ہوتا تو میں آپ کے پاس ہی رہتا اللہ تعالیٰ ہی جلد از جلد آپ کو صحت وقوت نصیب فرمائیں آپ کو آرام نصیب فرماوے اور ہم کو مسرور و مطمئن فرماوے۔

ناریل ختم ہو جاویں تو اور منگوالیں اور کچھ پھل موسمی اور بھی منگوالیں وہ بھی انشاء اللہ بہت مفید ہوں گے۔ترش اور چاول سے قطعی پرہیز کریں نہانے کا ارادہ اس وقت ہرگز نہ کریں اور کیا عرض کروں؟ آپ کی فکر سے دل بے چین رہتا ہے۔ فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم سورتی

﴿105﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۲/رمضان المبارک ۸۸ھ [۲/دسمبر ۶۸ء]

مدت سے لگ رہی تھی لب بام ٹکٹکی
تھک تھک کے گر گئی نگاہ انتظار آج

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، ۱۳/اکتوبر سے تمہاری آمد کا اشتیاق شروع ہو چکا تھا اس لئے کہ تم نے ان خطوط میں جو اس وقت تک پہونچے تھے اس تاریخ میں روانگی لکھی تھی۔ یکم نومبر تک اشتیاق بڑھتا ہی چلا گیا۔یکم نومبر کو سارا اشتیاق فکر ورنج وقلق میں تبدیل ہو گیا۔ اس کے بعد سے ہر وقت فکر وانتشار میں گذرا۔ ۲۶ نومبر کو حاجی یعقوب صاحب کے تار سے تمہارا بخیریت پہونچنا معلوم ہو کر فی الجملہ اطمینان ہوا۔

تم نے اپنے دوبئ والے خط میں یہ لکھا تھا کہ بمبئ سے ٹکٹ خرید کر تار دوں گا جس

سے پھر فی الجملہ اطمینان ہوگیا تھا لیکن بمبئی پہونچنے کے بعد کے جو حالات ابتداء خطوط اور کل عزیز عبدالرحیم سے معلوم ہوئے۔ ان سب سے پھر اس کا قلق بڑھ گیا کہ جب ایران کے حادثے کے بعد سے سہارنپور کا رمضان مشکل بن گیا تھا تو تمہیں لندن واپس چلا جانا چاہئے تھا۔ وہاں علاج بھی بہت اچھا ہوتا اور تمہاری اہلیہ کو بھی اطمینان ہوتا اور تیمارداری میں بھی بالخصوص استنجاء وغیرہ کی سہولت ہوتی۔

کل کی ڈاک سے تمہارا اور عزیز عبدالرحیم کا مشترک کارڈ ملا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ تم نہیں آرہے ہو اور ایک بجے کے بعد عزیز عبدالرحیم پہونچ گیا۔ اس کی زبانی ہڈی کی تکالیف کی تفاصیل معلوم ہو کر اور بھی قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔

میں بار بار تمہاری طبیعت کے خلاف اور تمہارے جذبات کے خلاف تمہیں واپس جانے کا مشورہ اس واسطے دیتا ہوں کہ تمہاری طویل بیماری کی وجہ سے جو مقصد تھا وہ تو حاصل نہ ہوسکا۔ ادھر بولٹن میں جو تم نے دینی فضا قائم کی تھی اور بہت زیادہ کامیابی اللہ نے اس میں عطا فرمائی تھی۔ تمہاری طویل غیبت سے وہ سب بھی ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ مجھے اس سے پہلے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ تمہارے ابتدائی سفر کا قرض بھی اب تک تمہارے اوپر بڑی مقدار میں موجود ہے۔ اس کی ادائیگی تو سب سے زیادہ مقدم تھی۔ جن لوگوں کا قرض ہے وہ سمجھیں گے کہ مالِ مفت دلِ بے رحم۔

تمہیں خوب معلوم ہے کہ مجھے تم سے ملاقات کا اشتیاق تم سے زیادہ ہے مگر

مقدرات اپنی جگہ پر اٹل ہیں۔ تم نے عزیز عبدالرحیم کے ساتھ جو ہدایا بھیجے ہیں ان سب کا شکریہ مگر تمہیں خوب معلوم ہے کہ مجھے تم جیسے دوستوں سے مادی ہدایا کی خواہش نہیں ہے۔ تمہاری اہلیہ محترمہ کے کرتے کا بھی پیشگی شکریہ۔ میرے پیارے! تمہیں معلوم ہے کہ یہ سب

چیزیں میرے یہاں بہت ہی زائد مد میں ہیں۔ فالتو مد میں ہیں۔ضرورت کی چیزوں سے تو مجھے انکار نہیں۔

تم نے اس سے پہلے جو ہیٹر بھیجا تھا وہ پہونچ گیا تھا۔اس کی رسید بھی پہلے میں لکھ چکا ہوں اور یہ بھی لکھ چکا ہوں کہ ہم جیسے لوگوں کو اس قسم کی چیزوں سے کچھ مناسبت نہیں۔ ابوالحسن نے دو دن تک بہت زور لگائے۔ابھی تک تو ہمیں اس میں سے گرم ہوا ملی نہیں۔ بابو ایاز صاحب بھی زور لگا چکے ہیں۔صرف اتنا ہوا تھا کہ جب اس کے پاس ہاتھ رکھا گیا تو معلوم ہوا کہ کچھ معمولی سی گرمی جیسے دیا سلائی جلنے سے آتی ہے اتنی ہوئی۔ہم نے یوں سمجھا کہ شاید ہمیں ان چیزوں کا استعمال نہیں آتا۔

گذشتہ رمضان میں ڈاکٹر اسماعیل نے ایک بہت لمبا چوڑا جہاز کے برابر ہیٹر بھیجا تھا جو غالباً تم نے بھی دیکھا ہوگا۔ غالباً ایک ہزار یا ۱۲ سو روپے اس کی قیمت تھی۔ بہتیری کوشش کی ہمیں تو اس نے کام نہیں دیا۔ کچے گھر میں بے کار سال بھر سے پڑا ہوا ہے۔ہر چیز کے کچھ لوازمات مناسبات ہوتے ہیں اور اپنے مناسبات سے ہی چیز ٹھیک بیٹھتی ہے۔ مجھ جیسے وحشی درندے کے یہاں یہ چیز کار آمد نہیں ہے۔

البتہ عزیز عبدالرحیم کے ہاتھ جو تم نے کاغذات بھیجے ہیں وہ بہت ہی اہم ہیں۔اللہ کرے کوئی ایسا انگریزی داں مجھے مل جائے جو میری مرضی کے موافق بہترین ترجمہ اردو میں کردے۔وہ بھی عین رمضان میں پہونچے۔تمہاری اہلیہ کا ایک خط بہت دنوں سے آیا رکھا تھا اور ایک اور صاحب کا خط آیا ہوا رکھا تھا۔عزیز عبدالرحیم سے کہہ دیا کہ ان دونوں کو رجسٹری کر کے بھیج دیں۔دوسرے خط کی تو کوئی اہمیت نہیں تھی۔ پتہ کاٹ کر تمہارا لکھ دیتا مگر تمہاری اہلیہ کے خط کی بہت اہمیت مجھے ہے۔ مجھے اس کی طرف سے بہت ہی ندامت اور فکر ہے۔اس کو وقتاً فوقتاً بائیں ہاتھ سے دو تین سطریں جیسا کہ تم نے پہلے خط میں لکھی تھیں ضرور لکھا

کروتا کہ اس کو تسلی ہو۔

تمہاری خیریت کا انتظار تو ضرور رہے گا اور باوجود رمضان کے بھی رہے گا۔ زیادہ لمبے چوڑے خطوط کی ضرورت نہیں۔ حضور القاب وآداب کی لغویات بھرنے کی بھی ضرورت نہیں البتہ صرف خیریت کے دو تین لفظ ضرور مجھے یا عبد الرحیم کو لکھواتے رہو۔ آج مہتمم صاحب ترکیسر کی معرفت ۵۰ دانے مدنی کھجوروں کے ارسال کئے ہیں۔ ان میں سے ۱۵ خالہ کے ہیں، ۱۵ اہلیہ مولوی عبد الرحیم کے اور ۲۰ تمہارے خالو کی خدمت میں۔ ان کی مچھلی کا بہت بہت شکریہ۔ کل دوپہر تو اس میں کچھ تغیر معلوم ہوا تھا مگر رات تراویح کے بعد اس کو از سر نو گھی میں بھوننے سے تغیر جاتا رہا۔ بہت لذیذ تھی۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبد الرحیم ۔۱۲/رمضان ۸۸ھ

106

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵/رمضان ۸۸ھ [۵/دسمبر ۶۸ء]

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی حافظ قاری محمد یوسف صاحب عافاکم اللہ وسلم وشافی بالتمام والعجلۃ!

بعد سلام مسنون، عزیز عبد الرحیم کے آنے کے بعد برابر جی چاہتا رہا کہ تمہیں خط لکھوں بلکہ بہت ہی طبیعت پر تقاضا رہا لیکن شنبہ کے روز عزیز عبد الرحیم کا اور تمہارا مشترکہ کارڈ اس کی آمد سے ذرا پہلے پہونچا تھا۔ اس میں تم نے ایک لفظ لکھا تھا کہ اب تو خط لکھنے کی بھی کوئی صورت نہیں رہی۔ عزیز عبد الرحیم کی زبانی بھی یہ معلوم ہوا کہ داہنے ہاتھ سے لکھنے کی

تو کوئی صورت نہیں اور وہاں کوئی لکھنے والا نہیں۔ اس وجہ سے مجھے یہ خیال ہوا کہ میرے خط کی وجہ سے تم پر بار پڑے گا ورنہ واقعی میرا جی چاہتا رہا کہ باوجود رمضان کے روزانہ ایک کارڈ تمہیں مختصر سا اس مضمون کا لکھواؤں کہ تمہاری صحت کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ جواب کی ضرورت نہیں۔

رات عشاء کے بعد عزیز عبدالعزیز نے کہا کہ میں نے ایک لفافہ یوسف کو لکھا ہے اور اس انتظار میں آج نہیں ڈالا کہ تو کچھ لکھ دے۔ پھر میری بھی طبیعت میں تقاضا پیدا ہوا۔ اگرچہ آج جمعہ ہے اور جمعہ کو وقت بالکل ہی نہیں ملتا کہ ۱۱ بجے نوافل سے فراغ پر غسل وغیرہ کی تیاری ہو جاتی ہے لیکن اس وقت عزیز عبدالرحیم نے اپنے خالہ زاد بھائی اسمٰعیل کا خط جوان کے نام تھا سنایا۔ اس پر اور بھی جذبہ پیدا ہوا۔

اس کا تو بہت ہی رنج اور قلق ہے کہ تمہارا رمضان نہ سہارنپور کا ہوا نہ لنڈن کا۔ تم ایران سے لندن واپس چلے جاتے تو بہت ہی اچھا اور سہولت ہوتی۔ بہت سے بہت اتنا ہوتا کہ میں ایک فقرہ لکھ دیتا لیکن عزیز اسمٰعیل کے خط سے تمہارے افاقے کی خبر سن کر بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت کاملہ اور قوت تامہ عطا فرماوے۔ تمہارے حوالے سے تمہارے مہتمم صاحب کو انشاءاللہ کل کو ضرور خط لکھوادوں گا۔

میرا خیال یہ ہے کہ بسہولت ممکن ہو تو ایک کارڈ اپنی طرف سے شکریہ کا حاجی محمد شفیع صاحب [پتہ درج ہے] دہلی کو ضرور لکھوادو۔ اس لئے کہ انہوں نے ابتداء میں وزارت خارجہ میں بہت زیادہ سعی کی تھی۔ میں نے تو سفیر ایران کے پاس جانے کو لکھا تھا۔ وہاں جانے پر انہوں نے یہ کہہ دیا تھا کہ ہم سفارت خارجہ کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ کئی آدمیوں کو لے کر وزارت خارجہ میں گئے اور کئی چکر لگائے اور وزارت خارجہ سے سفیر ہند مقیم ایران کو بھی بہت زوردار تار دلوادیا تھا اور تمہیں براہ راست بھی اور ڈاکٹر کو بھی۔ عزیز عبدالرحیم سے معلوم

ہوا کہ یہ تار پہونچ گئے ہیں۔ اپنی حالت اوران کا شکریہ ضرورلکھ دینا۔

قاری ابراہیم جو عزیز عبد الرحیم کے ساتھ آئے تھے۔ ان سے بہت تفصیلات مغرب کے بعد کی مجلس میں سنوائی تھیں۔ تمہارے عطایا ہدایا جو عزیز عبد الرحیم کے ہاتھ پہونچ گئے۔ بالخصوص کاغذات کے پہونچ جانے سے بہت مسرت ہوئی۔ اگر کسی طرح رمضان سے پہلے پہونچ جاتے تو ترجمہ کرانے میں بہت سہولت ہوتی۔ عزیز ابوالحسن کو ترجمہ کے واسطے دے رکھے ہیں۔ جو اردو کے کاغذات تھے وہ تو عزیزان عبد الرحیم و اسمٰعیل نے اسی دن سنا دیئے تھے۔ باوجود رمضان کے میں نے سنے۔

یہ تمہیں کس طرح سمجھاؤں کہ تم ہدایا بھیجنے سے بالاتر ہو اس کا ہمیشہ خیال رکھو۔ تمہارے ہیٹر کی رسید لکھوا چکا ہوں اور یہ بھی لکھوا چکا ہوں کہ اپنی نا اہلیت سے اس سے کوئی فائدہ اب تک نہیں اٹھا سکا۔ عزیز ابوالحسن اور بابو ایاز نے بہت زور دکھلائے۔ کئی کئی طریقے سے چلایا۔ بہت کوشش کے بعد ہاتھ اس کے قریب کرنے سے ایسا معلوم ہوا کہ جیسے دیا سلائی جل رہی ہے۔ ہاتھ کو کچھ گرمی محسوس ہوئی۔ ممکن ہے کہ ہماری ناواقفیت کو اس میں دخل ہو۔

اگر کوئی لنڈن جانے والا ملے تو اپنی اہلیہ کو کوئی ہدیہ میری طرف سے ضرور بھیج دینا۔ مہتمم ترکیسر مولوی عبداللہ صاحب کے ہاتھ ۵۰ دانے مدنی تمر کے ارسال کئے تھے۔ ۱۵ خالہ کے لئے، ۱۵ اہلیہ مولوی عبد الرحیم کے لئے اور ۲۰ تمہارے لئے۔ اپنی خالہ سے سلام کے بعد کہہ دینا کہ تمہاری مرسلہ مچھلی تمہارے اخلاص کی برکت سے بہت اچھی پہونچ گئی اور عشاء کے بعد کی مجلس میں بہت بڑے مجمع نے ذرا ذرا سی چکھی۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبد الرحیم، ۱۵؍ رمضان ۸۸ھ

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

عزیزی سلمہ! از احقر عبدالرحیم، بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ آج تمہارا لکھوایا ہوا کارڈ پہونچ کر باعث سکون وطمانینت ہوا۔ میرا خیال یہ ہے کہ ایک کارڈ حضرت کے نام بھی گجراتی ہی میں سہی، خیریت کا لکھواتے رہیں۔ مہتمم صاحب پر ۱۰۰؍ روپے انشاء اللہ میں اور روانہ کردوں گا۔ آپ فکر نہ کریں۔ اگر اس نے ۳۰۰؍ لئے ہیں تو انشاء اللہ آپ کے ہاتھ سے وہ زیادہ نہیں ہیں۔ میں ان پر خط بھی انشاء اللہ لکھ دوں گا۔

بس میری گذارش تم سے صرف اتنی ہے کہ ذرا احتیاط رکھنا۔ نماز بھی فرائض کے علاوہ سب ہی بیٹھ کر پڑھیں تو میرے خیال میں بہت بہتر ہوگا۔ ویسے بھی چلنے پھرنے میں کہیں جانے آنے میں بہت ہی احتیاط کریں۔ اگر کسی ایک [کے یہاں] جاؤ گے تو پھر دروازہ کھل جائے گا۔ اس لئے کچھ دن سکون سے آرام کرلیں۔ اللہ کرے کہ ایک ہی مرتبہ میں ہاتھ بالکل اچھا ہو جاوے کہ سفر سہارنپور جلد نصیب ہو جاوے۔

میں نے گرم اندر کا پائجامہ رات ہی تمہاری طرف سے مولوی عزیز کو دے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ان چھوٹے چھوٹے اور معمولی صدقات کے طفیل جلد صحت عطا فرماوے۔ رات بھی تمہیں خواب میں دیکھا تھا۔ محمد پر خط لکھوادیں کہ وہ حجاز تا لندن کا ٹکٹ جلد خرید کر تمہارے پاس بھیج دے تاکہ ویزہ کے حصول میں آسانی ہو۔ اور کیا عرض کروں؟ اسماعیل موٹا سے سلام کے بعد خط کی تاکید کردیں۔

احقر الوریٰ

بندہ عبدالرحیم السورتی

۱۵؍ رمضان

﴿107﴾

از: نامعلوم

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ

مکرم ومحترم جناب بھائی یوسف ودیگر

بعد سلام مسنون جب سے آپ کی آمد کی خبر سنی تب سے جی چاہ رہا تھا کہ خط لکھوں مگر رمضان المبارک کی وجہ سے خط لکھنے میں تاخیر ہوگئی۔ بھائی عبدالرحیم یہاں خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔ جب سے بھائی آپ کے حادثہ کی خبر سنی میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور خدا کی قسم میں بہت رویا اور اللہ سے دعا کی اور جب آپ سلامتی کے ساتھ واپس آگئے تو حضرت والا خوش ہوئے اور جب آپ بمبئی آگئے تو حضرت والا نے مجھے فرمایا کہ اگر یوسف سہارنپور آئے گا تو میں پیٹ بھر کر مٹھائی کھلاؤں گا۔

یہاں حضرت والا کی طبیعت اس وقت ٹھیک ہے اور حضرت آپ کے لئے بہت دعا کرتے ہیں اور بہت یاد کرتے ہیں اور مجھے بھی آپ بہت یاد آتے ہیں۔اور تو کیا عرض کروں۔ میں رمضان سے قبل اپنی ملازمت چھوڑ کر حضرت کی خدمت میں آگیا ہوں اور صرف ۱۰ شوال تک رہوں گا۔خدا کرے ہماری ملاقات جلد ہوجائے۔حضرت والا کی طرف سے اور بھائی عبدالرحیم اور عبدالحفیظ مکی کی طرف سے سلام مسنون۔خط کا جواب جلد دیں۔

ہماری بہن کو میرا اسلام

﴿108﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۹/ رمضان ۸۸ھ [۹/ دسمبر ۶۸ء]

عزیز گرامی قدر ومنزلت مولوی حافظ قاری یوسف عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون، رمضان المبارک کے [بعد] تمہارے خط کا شدت سے انتظار رہتا ہے لیکن تمہارے ہاتھ کی تکلیف کی وجہ سے بالکل طبیعت گوارا نہیں کرتی کہ تم خط لکھو۔ اس لئے میں باوجود طبعی تقاضے کے خط نہیں لکھتا ورنہ روز تمہیں خط لکھنے کو تقاضا رہتا ہے کہ تم پر بار نہ ہو۔ اگر کوئی اردو دان نہ ملے تو خیریت لکھوانے میں اس کی قید نہیں۔ آج کل تو عزیز عبدالرحیم موجود ہیں۔ اپنی تفصیلی خیریت اس کے یا میرے نام گجراتی میں لکھوا دیا کرو۔ وہی خط سناتا ہے وہی جواب لکھتا ہے۔ اس کے لئے اردو گجراتی دونوں برابر ہیں۔

میں کیا کہوں؟ بہت ہی رنج ہوتا ہے، رہ رہ کر رنج ہوتا ہے کہ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم ,نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے رہے۔ نہ سہارنپور ہی ہوا نہ لنڈن ہی رہا۔ مجھے تو اس کا بہت ہی رنج ہے۔ آئندہ کے لئے میری تو رائے یہی ہے کہ جتنا جلد سے جلد ہوسکتا ہو تم لنڈن جاکر اپنے کام میں مشغول ہوجاؤ۔ اس لئے کہ تمہارے جانے سے جو علمی دینی ترقیات شروع ہوئی تھیں اوران سے بہت ساری امیدیں وابستہ ہوگئی تھیں کہ تمہارے فیوض سے بہت ہی نفع ہوگا مقدر سے وہ ساری بند ہوگئیں۔

لیکن عزیز عبدالرحیم تمہارا ہی بڑا بھائی ہے۔ جیسا تم نے شروع میں مجھے پٹی پڑھائی وہ بھی لمبی چوڑی تقریریں کرتا ہے جو میری سمجھ میں تو آتی نہیں۔ لیکن اگر یہ صحیح ہے کہ علاج سے فراغت کے بعد تمہارے براہِ راست لنڈن جانے میں اور مکہ ہوکر لنڈن جانے میں اخراجات کے اعتبار سے فرق نہیں پڑتا تو ظاہر ہے کہ پھر میں بھی کہوں گا کہ حج کرتے ہوئے چلے جاؤ۔ اگرچہ اس ناکارہ کا سفر ابھی تک متعین بالکل نہیں۔

عزیز انعام، علی میاں، مولانا منظور صاحب شنبہ کو آئے تھے۔ عزیز انعام کل صبح اور بقیہ آج صبح واپس گئے ہیں۔ عزیز انعام نے تو یہ کہا کہ آپ کے متعلق کوئی بات سمجھ میں نہیں

آتی۔ مجھے خود تشویش اور ضیق ہے۔ استخارہ کرتا رہتا ہوں۔ میرے ساتھ جانے کی بھی آپ کی ضرورت ہے اور یہاں رہنے کی بھی۔ بقیہ دونوں کی پختہ رائے ہے کہ عزیز انعام کی غیبت میں یہ ناکارہ بجائے سہارنپور کے نظام الدین قیام کرے۔ باقی مقدرات کی خبر نہیں۔ اگر شب برأت میں حجاج میں نام داخل ہوگیا ہے تو پہلے سفر کی طرح سے حاضری ہو ہی جائے گی

تمہاری اہلیہ کا بھی خط جو تم نے بھیجا تھا پہونچ گیا اور اس کی وجہ سے یہ لفافہ لکھوا رہا ہوں۔ قاری ابراہیم صاحب سے بھی ہیٹر کے بارے میں کوشش کرالیں گے مگر میرا کچھ حسن ظن اپنے بارے میں یہ بھی ہے کہ ایسی چیزوں کے ساتھ میری طبیعت کو مناسبت نہیں ہے۔ ایسی پانچ چھ چیزیں آئی رکھی ہیں۔ ڈاکٹر اسماعیل کے ہیٹر کا تو بہت قلق ہے کہ انہوں نے ۱۲سو کی رقم ضائع کی اور مجھ سے بے کار۔ آئندہ میرے لئے کوئی ایسی چیز جس میں .....اور تجدد ہو ہرگز نہ بھیجیں۔ ایسی چیزیں مجھے راس نہیں آتیں۔ تمہیں یاد ہوگا میں نے کئی دفعہ کہا کہ المنجد میں نے تین چار مرتبہ خریدی اور ہر مرتبہ چوری ہوگئی۔

تمہارے مرسلہ کاغذات سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے۔ مگر ابھی تک اردو کے علاوہ کے سننے کی نوبت نہیں آئی۔ اردو کے تو اسی دن عزیز عبدالرحیم سے سارے سن لئے تھے۔ اللہ جل شانہ تمہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ دواؤں کے سلسلے میں تو اس ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہئے جس کا علاج ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بہت ہی ترقیات سے نوازے کہ تم نے سہارنپور رمضان گذارنے کے واسطے ہر قسم کی تکلیف، حرج، خرچ برداشت کیا مگر خفا نہ ہو تو ایک بات لکھ دوں سب سے پہلے رمضان میں تم جھوٹا بہانہ کر کے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ماہ مبارک کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مالا مال فرماوے۔

اہلیہ کے متعلق ضرور کثرت سے خط لکھواتے رہو۔ تم نے قرض کا جو سبق مجھے پڑھایا یہ تو سمجھ میں آیا نہیں۔ عزیز من! اس کی ادائیگی تو سب سے مقدم تھی۔ موت وحیات کا اعتبار

نہیں اور جب قرض یہیں کے لوگوں کا تھا تو ان کو اس کا تکدر ہونے کا احتمال تھا کہ پہلا ادا نہ ہوا دوبارہ آ لئے۔ حافظ سورتی صاحب کی طبیعت اس سال رمضان میں بہت خراب رہی۔ خطرناک حالت تک پہونچ گئی تھی مگر اس کے باوجود آج اسی وقت تھوڑی دیر کے لئے آ ہی گئے۔ اس وقت میرے پاس موجود ہیں ان کی طرف سے سلام مسنون اور عیادت۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم۔ ۱۹؍رمضان ۸۸ھ

مولوی عبداللہ مہتمم ترکیسر کی معرفت ۵۰ دانے مدنی کھجور کے میں نے اور شہد کی بوتل عزیز عبدالرحیم نے بھیجی تھی۔ ان کا بھی خط بخیر رسی کا آیا اور تمہارا بھی مگر ان دونوں کا ذکر کوئی سے بھی خط میں نہیں۔ اگر نہ پہونچی ہوں تو کسی جانے والے سے اس کا مطالبہ کراؤ۔

فقط

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ ٹارچ مل گئی ہے۔ اطمینان فرمالیں۔ میں نے ٹکٹ کی ساری تفصیل حضرت اقدس کو سمجھا دی ہے الحمدللہ سمجھ گئے ہیں کہ لنڈن سے مکہ اور مکہ سے واپس لنڈن کا ٹکٹ ۱۲۰ پاؤنڈ میں ملتا ہے اور بلیک میں ۸۰؍ پاؤنڈ میں ملتا ہے جو یوسف کا ہند سے لنڈن کا کرایہ ہے۔ نیز اس وقت جانا بھی مشکل ہے اس لئے کہ ۲؍ ماہ کم از کم ہاتھ کے ٹھیک ہونے میں لگ جائیں گے تو حضرت ہنستے رہے۔ انشاء اللہ سفر حج کی اجازت ہے۔

آپ کچھ اظہار اشتیاق کے بعد ٹکٹ کی تفصیل لکھوادو۔ ہاتھ کا بہت احتیاط کرنا کہ جلد انشاء اللہ ٹھیک ہو جاوے گا۔ نمازیں وغیرہ بیٹھ کر ہی پڑھنا اور حرکت زیادہ نہ کرنا۔ اللہ

تعالیٰ آپ کو جلد صحت عطا فرماوے۔..... پیسوں کی ضرورت ہو تب بھی لکھیں۔ نیز جب سہارنپور آنا ہو تو اسمعیل موٹا کو بھی اپنے ساتھ لیتے آویں۔ کرایہ میں دے دوں گا۔ اس کی اطلاع چھوٹی خالہ کو نہ کریں۔ اور کیا عرض کروں؟ جواب کا انتظار ہے۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی

109

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۱؍رمضان ۸۸ھ [۱۱؍دسمبر ۶۸ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہاری خیریت کا ہر وقت شدت سے انتظار رہتا ہے۔ اور جی چاہتا ہے کہ تمہیں روز خط لکھواؤں مگر صرف اس وجہ سے نہیں لکھواتا کہ تمہیں جواب کی دقت نہ اٹھانا پڑے۔ اس وقت عزیز عبدالرحیم نے حافظ اسمٰعیل کا لکھا ہوا خط سنایا۔ جس سے تمہاری خیریت کا حال معلوم ہو کر بہت ہی مسرت ہوئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ۲۸ رمضان کو پٹی بدلوانے کے لئے راندیر جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ روانگی آخری ہو اور اس کے بعد پھر ضرورت باقی نہ رہے۔

اپنی اہلیہ کو ضرور خط لکھواتے رہیں۔ اس کی تاکید سمجھیں۔ تمہاری اہلیہ کا جواب غالباً پرسوں لکھوایا تھا۔ پہونچ گیا ہوگا۔ اسماعیل صاحب کے خط میں خون ٹیسٹ کرانے کے متعلق بھی اور اسپتال میں داخل ہونے سے متعلق لکھا گیا ہے۔ میں تو خط کے اندازہ سے یہ سارا مضمون [کسی اور] کے متعلق سمجھا مگر عزیز عبدالرحیم نے بتلایا کہ تمہاری اہلیہ کے متعلق ہے۔ جس سے بہت تشویش ہے۔ ضرور مطلع کریں۔ اور [جس کے متعلق] بھی ہو میری طرف

سے عیادت کردیں۔ یہ ناکارہ بھی صحت کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔آج مولوی ہاشم صاحب کا لنڈن سے خط آیا۔انہوں نے تمہاری لنڈن واپسی کا شدت سے انتظار لکھا ہے اور روانگی کی تاریخ پوچھی ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۔۲۱ر رمضان ۸۸ھ

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

از احقر بعد سلام مسنون، گذارش دعا۔ میرا مقصد اس تحریر سے صرف یہ تھا کہ آپ نے جوٹکٹ منگوانے کے متعلق کہا تھا وہ منگوا لیجئے۔ وہ ظاہر ہے کہ بمبئی سے جدہ اور جدہ سے واپسی لنڈن ہوگی۔ اس لئے میری اگلی بات کا اعتبار نہ کریں۔آج کل فرصت بالکل نہیں ہے۔اس لئے جلدی جلدی میں جو آتا ہے وہ لکھا جاتا ہے۔مفتی صاحب سے اس وقت مسئلہ پوچھا تھا انہوں نے بتلایا کہ تیمّم من الوضو والغسل دونوں جائز ہیں اور ایک تیمّم سے نماز، تلاوت تا حدث آخر جائز ہے۔ کپڑے اور بدن پر جونجاست لگی ہو اس کا دھونا البتہ ضروری ہے۔ کپڑے کے لئے تو آسان ہے کہ بدل لیا جاوے۔ بدن کو البتہ روئی وغیرہ سے پاک کر لیا جاوے۔

ایک ضروری بات یہ ہے کہ جس دن بھی راندیر جانا ہو وہاں پٹی کھولنے کے بعد کی پوری کیفیت ضرور لکھیں اور ہو سکے تو اس روز لکھ کر سورت سے ڈلوا دیں کہ انتظار رہے گا اور اگر وہ بڈھا منع کرے تو کرتا وغیرہ نکالنے کی کوشش نہ کرنا نہ [ہی] غسل کی۔اور گاڑی موٹر میں ذرا احتیاط سے بیٹھنا۔ہاتھ کو زیادہ حرکت نہ دینا۔

اپنی بھابھی سے سلام مسنون کے بعد اپنی طرف سے یہ کہہ دینا کہ اسے آج کل بالکل خط کے جواب کی فرصت نہیں ہے۔ دعا کرتا رہتا ہوں۔اسے بھی دعا کے لئے کہہ دینا۔

عید کے موقعہ پر کچھ پیسے تم بھی اسے دے دینا اور کچھ چھوٹی سے بھی دلوانا کہ ذرا اس کا جی خوش ہوجاوے۔عزیزم عبدالعزیز سلام مسنون عرض کرتا ہے۔فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی

۲۱/رمضان

110

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳/رمضان ۸۸ھ [۱۳/دسمبر ۶۸ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، کل کی ڈاک سے تمہارا کارڈ پہونچا۔عزیز عبدالرحیم نے بتایا کہ تمہارے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔بہت ہی کوشش کی، سایے میں بھی دیکھا، دھوپ میں بھی دیکھا مگر آنکھوں کی بے کاری کی وجہ سے کچھ نظر نہ آیا۔اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تم نے اپنے ہاتھ سے لکھا۔مژدۂ عافیت سے بہت مسرت ہوئی۔اللہ جل شانہ جلد از جلد صحت وقوت عطا فرماوے۔

کرتے کے بھیجنے کی عجلت نہ کریں۔آپ کی اہلیہ کا تبرک سمجھ کر اسے رکھ ہی لوں گا۔ تمہیں معلوم ہے کہ میرے یہاں یہ چیزیں مدزائد میں ہیں۔عزیز محمد کا ائر لیٹر عبدالرحیم کے نام آیا تھا اس کے علاوہ کوئی لفافہ ایسا نہیں آیا جس میں تمہاری اہلیہ کا خط ہو۔اسے لکھ دیں کہ براہ راست خط کی ضرورت نہیں۔تمہارا واسطہ زیادہ اچھا ہے۔اس میں اسے بھی سہولت ہے، مجھے بھی۔حاجی شفیع صاحب کو ضرور خط لکھوادیں اور بہت زیادہ شکریہ لکھوادیں, اور یہ بھی لکھ دیں کہ اپنے ہاتھ سے لکھنے سے معذور تھا اور اردو جاننے والے یہاں کم ہیں، گجراتی زیادہ جانتے ہیں۔

تم نے سابقہ خط میں ۲۸/رمضان کو پٹی بدلنے کے متعلق لکھا تھا مگر مولانا سعید صاحب کا خط آج کی ڈاک سے آیا جس میں انہوں نے ۲۵/رمضان کو پٹی بدلنے کو لکھا ہے۔ اللہ کرے کہ جلد بدلی جاوے اور تمہیں جلد صحت ہو جاوے۔ ان کے خط سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تمہارا ڈاکٹر بڑا اخر دماغ ہے، پیسے نہ پہونچنے کی وجہ سے وہ دوسرے دن تم پر بگڑ چکا ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ مولانا سعید صاحب سے یوں کہہ دیں کہ اپنی طرف سے پیسوں میں کچھ تأمل نہ کریں، جو مناسب ہوں بے تکلف دے دیں۔ یہاں سے رمضان بعد رانددیر جانے والے بہت ہوں گے جو تم کہو گے میں یہاں سے بھیج دوں گا، اس میں کچھ تکلف نہ کرنا۔ یار زندہ صحبت باقی۔ جب کبھی ہوں گے ادا کر دینا نہیں دو گے تو میں بھی مطالبہ نہیں کرنے کا۔

اپنی اہلیہ کو ضرور خط لکھ دیں۔ مجھے اس کا فکر تم سے کچھ زیادہ ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم عبدالرحیم، ۲۳/رمضان ۸۸ھ
از احقر سلام مسنون و گذارشِ دعا

﴿111﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ
تاریخ روانگی: ۲۶/شوال ۸۸ھ/ ۱۵/جنوری ۶۹ء

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، آج صبح کی نماز کے وقت عزیزم مولوی انعام الحسن سلمہ کے پرچہ سے تمہارا بخیریت دلی کے اسٹیشن پر پہونچنا اور تمہاری گاڑی کا تین گھنٹہ لیٹ ہونا معلوم ہوا۔ بخیر رسی سے تو مسرت ہوئی لیکن گاڑی کے لیٹ ہونے سے قلق ہوا۔ امید ہے کہ دونوں بخیریت پہونچ گئے ہوں گے۔ حاجی امام سے تو ابھی ملاقات نہیں ہوئی ممکن ہے کہ وہ کوئی تمہارا پرچہ لا دیں۔

عزیز یوسف کے ہاتھ کے متعلق ڈاکٹر کی کیا تجویز ہے، اس کا شدت سے انتظار رہے گا۔ جلدی مطلع کریں۔ آج کی ڈاک سے دو رجسٹریاں ڈاکٹر اسماعیل کی پہونچی تھیں۔ ایک میرے نام اس میں تو ابوالحسن کا ٹکٹ تھا دوسری رجسٹری تمہارے نام کی تھی اس پر سہارنپور کا پتہ کاٹ کر انگریزی میں تمہارے گھر کا پتہ لکھ کر واپس کر دی ہے۔ اسی کی وجہ سے یہ کارڈ لکھوایا ہے۔ خدا کرے کہ پہونچ گئی ہو۔ اس میں بھی غالباً تمہارا ہی ٹکٹ ہوگا۔

اگر بسہولت ممکن ہو تو یہاں آنے سے قبل حاجی یعقوب سے مل کر اپنی ساری چیزیں دکھلا کر یہ معلوم کر کے آویں کہ یہ ٹکٹ اور ڈکلریشن محرم میں کام آسکتے ہیں یا سال کے تغیر کی وجہ سے دوبارہ منگانے پڑیں گے۔ آج کی ڈاک سے عبدالحفیظ کا بھی خط ملا۔ اس نے لکھا ہے کہ ظہران تک کا ٹکٹ ہرگز نہ لیا جائے اس میں بڑی دقت پیش آتی ہے۔ مجھے بہت دق ہونا پڑا اور ظہران سے دوسرا ٹکٹ ہوائی جہاز کا لینا پڑا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد اسمعیل، ۲۶رشوال

از احقر سلام مسنون، آج کی ڈاک سے احقر کا ٹکٹ اور فارم بھی آ گیا ہے۔ دیکھئے آگے کیا ہوتا ہے، واپسی کا کب تک ارادہ ہے۔ دعاء کی درخواست

112

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

از: ایشیا کے سب سے بڑے عربی کے شاعر جناب مولانا عبدالمنان صاحب دہلویؒ خلیفہ حضرت شاہ عبدالقادر رائپوریؒ

تاریخ روانگی: ۲۸رشوال ۸۸ھ [۱۷رجنوری ۶۹ء]

مرا دل ہے کہ ڈوبا جارہا ہے کہیں میں یاد فرمایا گیا ہوں
کہاں یوسف کہاں لندن کہاں میں مگر اک شوق دل میں پا رہا ہوں
تمہاری یاد نے تڑپادیا ہے تری الفت میں تڑپایا گیا ہوں
ہمارا بھولنا تم کو مبارک ستم گر یاد تیری پارہا ہوں
مری جانب نگاہ ناز کردے کہ جینے سے میں عاجز آرہا ہوں

برادران مخدومان مکرمان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک کارڈ دوروز پہلے نانی نرولی کے پتہ پر لکھا تھا۔امید ہے کہ ملا ہوگا جس میں اپنی کیفیت بعد از فراق تحریر کی تھی ۔امید ہے کہ جواب کوئی ایک دو کلمے محبت کے اپنے اور عزیز از جان میاں یوسف سلمہ کے ہاتھ سے لکھوائیں تا کہ گونہ تسلی رہے۔فراق کے ماروں کا بھی عجیب حال ہے۔اللہ ہی رحم فرمائے۔

عبدالمنان دہلوی، ۲۸رشوال ۸۸ھ

............☆☆☆............

حاصل زندگی ہو تم تم سے ہے زندگی میری تم نے نگاہ پھیر لی دنیا بدل گئی میری
زلفِ شبِ دراز نے موتی پروئے رات بھر دیدۂ اشکبار نے رات سنوار دی مری
اچھا ہوا جو روز کا جھگڑا ہی آج مٹ گیا آپ کی بات رہ گئی، جاں کٹ گئی میری
تیرا ملال میرا غم، تیری خوشی خوشی میری
سچ تو یہ ہے کہ بیوفا تجھ سے ہے زندگی مری

☆......................☆

اسے پاس آشنائی ہے
نہ ہمیں طاقت جدائی ہے

مرگ نے دیر کیوں لگائی ہے
عمر جینے سے تنگ آئی ہے

بات قسمت نے یہ بڑھائی ہے
اپنے طالع کی نار آئی ہے

ورنہ مرنے میں کیا برائی ہے
زندگی سخت بے حیائی ہے

کوفت سے جان لب پہ آئی ہے
[ہم] نے کیا چوٹ دل پہ کھائی ہے

بوسہ لعل لب سے وائے تم
نہ ہوئے کامیاب مرتے دم

اس دیں نے دکھائی راہ عدم
آب حیواں تھے اپنے حق میں تم

کیا کہوں دوست حکایت غم
اس کے کوچہ میں مثل نقش قدم

ہوگئے خاک میں برابر ہم
وہاں وہی نازِ خود نمائی ہے

☆......................☆

کسی کے عشق میں کوئی نہ مبتلا ہووے
کسی کا دل کسی شخص سے نہ۔۔ہووے

کوئی نہ بحر محبت کا آشنا ہووے
مریض عشق کا کوئی نہ اے خدا ہووے

کسی کا دل نہ الٰہی غم و الم میں رہے
کوئی نہ گیسوئے جاناں کے پیچ وخم میں رہے

☆......................☆

عشق میں نسبت نہیں بلبل کو پروانے کے ساتھ
وصل میں وہ جان بحر میں

☆......................☆

افسوس اس چمن میں وہ سرور داں نہیں | لطفِ بہارِ تازگیِ گلستاں نہیں
ایسا کوئی چمن نہیں جس میں خزاں نہیں | گل خندہ زن نہیں کہ وہ آرام جاں نہیں

☆......................☆

قلق اس سر کی جدائی کا ستاتا ہے مجھے | شمع ساں داغ دل فتنہ جلاتا ہے مجھے
عشق اس زلف کا دیوانہ بناتا ہے مجھے | مثل وحشی کے شب و روز پھراتا ہے مجھے
ڈوبنا ضعف سے مشکل نظر آتا ہے مجھے | موج کیساتھ ہی دریا بھی ڈوباتا ہے مجھے

☆......................☆

پردہ میں ہے رشک ماہ میرا | کیوں نہ ہو دن سیاہ میرا
کیا مرنے کے بعد پاؤں پھیلائیے | ہے مقبرہ خواب گاہ میرا
اے دوستو! ہاتھ سے چلا میں | قابو نہیں دل پے میرا
مرنا نہیں اختیار کی بات | خود جرم ہے عذر خواہ میرا
اے چارہ گر اب تو پھینک دے یہ | ہے حال بہت تباہ میرا
ناصح انصاف تو ہی کر یار | دل دیتے ہی کیا گناہ میرا

☆......................☆

میں ہلاکِ دردِفراق ہوں تیرے غم میں میرا یہ حال ہے
تو خدا کے واسطے آ بھی جا! مجھے سانس لینا محال ہے

نہ ستا مجھے نہ ہوتو خفا، نہ رلا مجھے نہ ہو تو جدا
یہی تجھ سے میری ہے التجا! یہی تجھ سے میرا سوال ہے

مجھے یاد ہے تیری برہمی، مجھے یاد ہے میری بے بسی
میں بیاں کروں ہی تو کیا کروں، تیرے ہر ستم میں کمال ہے

نہ سہی خوشی مجھے غم تو ہے، نہ سہی کرم یہ ستم تو ہے
میں اسی میں دل سے ہوں شادماں، تجھے کچھ تو میرا خیال ہے

یہ کرم زمانے کا کم نہیں، مجھے اپنی موت کا غم نہیں
تیرے غم کو میں نہ اٹھا سکا مجھے صرف اتنا ملال ہے

تو ہی میرے دل کی ہے خوشی ، تو ہی زندگی تو ہی بندگی
تیرے در پہ جھک کے پھر اٹھ سکے، میرے سر کی کب یہ مجال ہے

نہ صنم کدے کی ہی جستجو، نہ مجھے حرم کی ہے آرزو
میرے سامنے ہے نسیم وہ، میرا دل حریم وصال ہے

﴿113﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم صاحب متالا مدظلہ

تاریخ روانگی: یکم/ذیقعدہ ۸۸ھ [۱۹/جنوری ۶۹ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت عین انتظار میں تمہارا محبت نامہ پہونچا۔ تمہاری بے ادبیوں کا بدلہ اس ناکارہ کی طرف سے تو یہ ہے کہ تم بدھ کو روانہ ہوئے اور جمعرات سے میں نے خطوط کی بھرمار شروع کردی اور تمہارا آج دوشنبہ کو پہلا خط ملا، اور میرا یہ چوتھا خط ہے۔ سب سے پہلے تو جمعرات کے دن جس میں ڈاکٹر اسمعیل کی آمدہ رجسٹری کی اطلاع تھی کہ وہ پتہ کاٹ کر تمہارے نام بھیج دی ہے۔ خدا کرے کہ پہونچ گئی ہو۔ اس کا فکر ہے اور رسید کا انتظار۔ رجسٹری تمہارے دستخط کے بغیر وصول نہیں ہوسکتی تھی۔ شنبہ کے روز یوسف کے خسر کے آمدہ خط کا اجمالی مضمون لکھا تھا۔

تمہارے خط سے عزیز یوسف کے ہاتھ کا حال معلوم ہوکر اطمینان ہوا لیکن تیز دوا سے جو تکلیف پہونچی اس سے کلفت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ جمعرات کے خط میں تمہاری دہلی بخیر رسی کی کیفیت لکھی تھی، جو اس وقت مولوی انعام صاحب کے پرچہ سے معلوم ہوئی تھی۔ تم نے اچھا کیا کہ مولانا سعید صاحب کے مشورہ پر عمل کیا۔ انشاء اللہ مفید ہوگا۔ اگرچہ پٹی کی وجہ سے ہاتھ محبوس رہے گا تمہارا کارڈ چونکہ اخیر میں شاعرانہ انداز کا تھا اس لئے مولانا عبدالمنان صاحب کے حوالے کردیا کہ شاعروں کی بات شاعر اچھی طرح سمجھیں اور انہوں نے اس کا افشاء کیا کہ یہ میرے ہی سے لکھوائے تھے، جس سے تمہارے شعروں کی وقعت اور گر گئی۔

عزیزِ من! ان الفاظوں سے میری خاطر نہیں ہوتی۔ تو یوں لکھتا کہ میں نے سہارنپور

سے چل کر راندیر تک ایک قرآن ختم کیا اور مجھے ایصالِ ثواب کر دیا۔ تجھے اپنی زندگی کے بہت سے دور خوب سنائے، سب سے پہلے تو کھاتولی کے صیغے بنانا، پھر اشعار کی حماقت میں مبتلا ہونا، اس کے بعد جب تک دماغ میں تحمل رہا سالہا سال ریل کا سفر رہا۔ سہارنپور سے دہلی تک پندرہ سے بیس پاروں تک پڑھنے کا معمول ہمیشہ رہا اور یہی حال واپسی میں کھڑکی سے منہ باہر نکال لیتا تھا کسی سے بات نہیں کرتا تھا اور اب سالوں سے ریل کا سفر چھوٹ گیا لیکن گنگوہ تک کے سفر میں بھی پندرہ سے بیس دفعہ سورہ یسین پڑھ کر مشائخ، اعزہ، احباب کو نمبر وار پڑھ کر علی الترتیب بخشتا رہتا ہوں۔ جہاں تک نمبر پہونچے یاد پڑتا ہے کہ تم ایک دفعہ اس کی تفصیل پوچھ بھی چکے ہو۔ اس قسم کی کوئی بات لکھتے تو زیادہ مسرت ہوتی۔ گیڈری کے اس قول سے کہ پری کے متعلق لوگوں کی نگاہ میرے پر ہی پڑتی ہے، اس سیہ کار پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

ڈابھیل، راندیر، احمد آباد، سورت وغیرہ گجرات کے بہت سے خطوط روزانہ پہونچ رہے ہیں کہ تو بمبئی کس تاریخ کو پہونچے گا۔ ان سب سے بے تکلف کہہ دو کہ اس ناکارہ کا سفر ملتوی ہو گیا۔ عزیز یوسف سلمہ سے سلام مسنون کے بعد تمہاری بیماری کا بہت ہی فکر رہے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں جلد صحت عطا کرے، خیریت سے لندن لے جاوے۔ جب جاؤ تو میری طرف سے اپنی اہلیہ کیلئے کوئی مٹھائی یا نمکین جو اسے پسند ہو ضرور لیتے جانا۔ حساب دوستاں در دل، کسی وقت موقعہ ملے تو لے لینا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسمعیل، یکم ذیقعدہ

﴿114﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳؍ذیقعدہ ۸۸ھ/ ۲۱؍جنوری ۱۹۶۹ء

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون اس وقت محبت نامہ پہونچا میرا مقدر کہ میرے عرائض اونچی بارگاہوں تک نہیں پہونچتے لیکن عزیز اسماعیل کا ارشاد یہ ہے کہ وہ تو تفریحوں میں پھرتے ہیں خط کہاں سے ملے؟ میں نے پہلا کارڈ روانگی کے دوسرے ہی دن جمعرات کو لکھا تھا پھر ۲ شنبہ کو لکھے چوتھا دوشنبہ کواور یہ پانچواں ہے۔ یوسف کے ہاتھ کی صحت کی خبروں سے بہت مسرت ہے

حکیم عبدالرشید کا کوئی خط دوا کے سلسلہ میں نہیں آیا ان کے خط تو کئی آئے مگر اس میں تمہارا یا دوا کا کوئی ذکر نہیں تھا آپ نے ملازمت سے انکار کر دیا۔ بہت نامناسب کیا ہے۔

ترک عادت نہ کریں آپ عیادت نہ کریں

[مجھ کو جینا ہی نہیں بندہ احسان بن کر]

آپ اپنی اہلیہ محترمہ اور خالہ محترمہ کی دل شکنی نہ کریں اس سیاہ کار کا تو دل ہی نہیں کہ شکنی ہو۔ اگر تمہاری اہلیہ کے یہاں قیام کا کوئی جوڑ بن جاتا تو بہت اچھا تھا مگر اب تو وقت ہی نہیں۔ اہلیہ کی بکری کی خبر سے بہت مسرت ہوئی ۲۰؍روپئے عزیز مولوی ایوب کو ابھی دے دیئے ہیں۔ یہ اپنی اہلیہ محترمہ کو دے دیں کہ اس سے دوسری بکری خرید لیں۔ ایک بکری کا دودھ بہت تھوڑا ہوتا ہے اور اب تو تم بھی وہاں پہونچ گئے ایک کا دونوں کو کیسے کافی ہوگا۔

آج ملک عبدالحق اور پانچ چھ عرب بھوپال کے اجتماع سے آئے ہیں۔ عزیز یوسف سے بہت ہی سلام مسنون کہہ دیں۔ مقدرات اپنی جگہ پر ہیں ورنہ دو ماہ یہاں ساتھ گذر

جاتے۔مولانا منور صاحب کی طرف سے سلام مسنون مولوی عبدالمنان صاحب مولانا منظور صاحب نعمانی کے ساتھ آج صبح رائے پور گئے ہیں شام کو یا کل صبح کو واپس آئیں گے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۳/ ذیقعدہ ۸۸ھ

﴿115﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا و مولانا عبدالرحیم صاحبان مدظلہما

تاریخ روانگی: ۸/ ذیقعدہ ۸۸ھ [۲۶/ جنوری ۶۹ء]

عزیزانم مولوی عبد الرحیم و یوسف سلمہما ! سلام مسنون ، آج کی ڈاک سے تم دونوں کے علیحدہ علیحدہ کارڈ پہونچے۔اگر چہ اس میں کوئی جواب طلب بات نہیں اس کے باوجود تمہارے رفع انتظار کے واسطے لکھوا رہا ہوں اس لئے کہ عزیزان مولوی انعام و ہارون وغیرہ الوداعی ملاقات کیلئے آئے ہوئے ہیں، تمہارے ایصالِ ثواب سے بہت ہی مسرت ہے۔اللہ جزائے خیر دے۔تم نے اظہار نہ کرنے کی جو وجہ لکھی وہ صحیح اور معقول لیکن اس خبر سے بہت مسرت ہوئی اور ہوتی ہے اس لئے کبھی کبھی اظہار کر دینے سے کوئی مضائقہ نہیں، تا کہ میرے لئے تعلق میں اضافہ ہو۔

عزیز مولوی ایوب پرسوں چہار شنبہ کو جانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔اہلیہ محترمہ کا ہدیہ ان کے ہاتھ انشاء اللہ پہونچ جاوے گا۔مولوی اسماعیل نے کوئی شکایت یا فقرہ نہیں کہا تھا، بلکہ تمہارے ہی خط میں تھا کہ اسٹیشن پر مولوی تقی الدین صاحب تھے۔ان کی دعوت پر ترکیسر چلا گیا تھا اس لئے مولوی اسماعیل نے کہا تھا کہ جب گھر نہیں گئے تو خط کیسے پہونچتا۔

عزیز یوسف کا کارڈ اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا پہونچا مگر افسوس کہ میں دیکھ نہیں سکتا ورنہ بہت شوق سے پڑھتا۔ کارڈ بہت ہی گھورا یہ دیکھنے کے واسطے کہ تحریر سابقہ جیسی ہوگئی یا کچھ فرق ہے مگر کچھ نظر نہیں آیا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ ہاتھ میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ امید ہے کہ تمہارا ٹکٹ آ گیا ہوگا۔ اس سے قلق ہوا کہ ایران کا خط اب تک نہیں پہونچا, حالانکہ وہ اس احتیاط میں لفافہ میں بند کر کے بھیجا تھا کہ پتہ کاٹ کر بھیجنے میں شاید نہ پہونچے۔ اس واسطے مجھے تو عبدالرحیم کی رجسٹری کا بھی فکر ہو گیا تھا مگر اللہ کا شکر ہے کہ وہ پہونچ گئی۔

بولٹن والوں کی رقم کے متعلق تمہارے خالو سے انہوں نے کہا تھا کہ براہ راست بھیجی جارہی ہے۔ اللہ جل شانہ تمہیں نہایت راحت وآرام کے ساتھ پہونچادے۔ اہلیہ کو خط لکھو تو میری طرف سے سلام مسنون کے بعد لکھ دیں کہ تمہاری سعادتوں سے بہت ہی مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں دارین کی راحت وچین نصیب فرمائے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۸/ذیقعدہ ۸۸ھ

ازاحقر:- آپ کے خط سے الحمد للہ نہ تو میرے دل پر کوئی اثر پڑا حالانکہ میں نے پہلے پڑھ لیا تھا اس کے بعد حضرت کو سنایا اور نہ حضرت نے کچھ فرمایا, اور نہ چہرۂ مبارک پر کوئی آثار نظر آئے۔ اس کا اندازہ تو مجھے رات کے ایک خواب سے ہی ہورہا تھا۔ عزیز یوسف سے سلام مسنون کے بعد درخواست دعا۔ فقط والسلام

ازحقیر شمیم سلام مسنون ودرخواست دعا۔ مولوی یعقوب بھی سلام مسنون کے بعد درخواست دعا کرتے ہیں۔

116

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۱۱/ ذیقعدہ ۸۸ھ/ ۲۹ جنوری ۶۹ء

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا کارڈ پہونچا۔ تمہارے شنبہ والے خط کا ہمروزہ جواب لکھوا چکا ہوں۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ عزیز یوسف کا ٹکٹ اب تک نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ جلد سے جلد میسر فرمادے۔ تم نے عزیز یوسف کے روانہ ہونے کے بعد یہاں آنے کو لکھا۔ میرا تو خیال یہ ہے کہ کچھ دن گھر قیام کرتے آؤ کہ تمہاری اہلیہ اور خالہ کو شکایت رہتی ہے۔

میرا مشورہ تو یہ ہے کہ عزیز محمد اپنے پہلے ہفتہ کی تنخواہ میری طرف سے عزیز یوسف کی اہلیہ کو دے دے۔ لیکن تمہاری یا اس کی رائے نہ ہو تو پھر کوئی مضائقہ نہیں کہ عبدالحفیظ کے پاس بھیج دیں۔ اس کا قرضہ بھی معلوم نہیں کس کس کے ٹکٹوں کا ذمہ پڑے گا۔ ابوالحسن اور تمہارا ٹکٹ تو اسی کا بھیجا ہوا ہے۔ *تم حضرات ماشاء اللہ قرض لینے میں مجھ سے بھی آگے ہو۔ میں تو کچھ ڈرتا ہوں۔ تم احباب بالکل نہیں ڈرتے۔*

کتابوں کے بھیجنے کا حال معلوم ہوا اگر مجھے یہ خبر ہوتی کہ اسکا سب سامان بحری سے جاوے گا تو فضائل کے کچھ سیٹ اس کے ساتھ کر دیتا کہ وہاں کام میں آتے۔ عزیز یوسف کے لئے دعاؤں کے واسطے تمہارے یا اس کے لکھنے کی کیا ضرورت ہے ' من أقام بقلبی کیف أنساہ '۔ تمہارا بمبئی جانا یوسف کے ساتھ بہت ضروری ہے۔ اس کی راحت کے علاوہ تمہارے کا غذات بھی دکھلانا ضروری ہیں۔

عزیزان مولوی انعام وہارون وغیرہ آخری ملاقات کیلئے پیر کو آئے تھے بدھ کو

واپس آ گئے۔اس ناکارہ کی طبیعت ہفتہ عشرہ سے زیادہ خراب ہے۔آج صبح تو چائے میں بھی شرکت نہ کر سکا۔اس وقت ظہر کی نماز میں بلاوجہ دست آ گیا۔جس کی وجہ سے سلام پھیرتے ہی بھاگنا پڑا۔اس کے بعد سے طبیعت بہت گر رہی ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۱۱/ذیقعدہ ۸۸ھ

اس وقت حافظ عبدالستار صاحب کا خط آیا،تمہیں سلام بھی لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ عبدالحفیظ اپنے کاروباری سلسلہ میں ریاض میں مقیم ہے اس لئے شاید ان کو تمہارا خط نہ پہونچا ہو۔ حافظ عبدالستار کو خط لکھواؤں گا تو تمہاری طرف سے پیام لکھوادوں گا۔

فقط

﴿117﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم صاحب متالا مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۶/ذیقعدہ ۸۸ھ [۱۳/فروری ۶۹ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون یہ ناکارہ جمعرات کی صبح کو نظام الدین سے واپس آ گیا تھا مگر اس دن تو طبیعت اتنی خراب رہی کہ لحاف اوڑھے لیٹا رہا۔ڈاک بھی سننے کی نوبت نہیں آئی۔تمہارا ایک کارڈ جو دوشنبہ کو لکھا ہوا جمعرات کو ملا تھا، دوسرا بدھ کا لکھا ہوا جمعہ کو۔ابھی ڈاک کا وقت بھی نہیں ملا اور یہ بھی خیال ہوا کہ خط تو بہرحال پیر ہی کو پہونچے گا۔عزیز یوسف کے اب تک ٹکٹ نہ آنے سے بہت رنج اور قلق ہے۔**میرے التوائے سفر [حج] میں دیگر وجوہ کے ساتھ یہ بھی تھی کہ میرا جی یہ چاہتا تھا کہ عزیز یوسف لندن جلد از جلد پہونچ جاوے۔** خدا کرے کہ قاری ابراہیم صاحب کی معیت عزیز یوسف کے ساتھ ہو جاوے تو سہولت رہے۔

اس سے مسرت ہوئی کہ اہلیہ کے متعلق اطمینان دلا دیا۔ اللہ تعالیٰ صحت وقوت عطا کرے۔ تم نے ظہران والے ٹکٹ واپس نہ کئے، اچھا ہوا۔ وقت پر جیسا ہوا مشورہ ہو جائے گا۔ عزیز یوسف کی پٹی کھولنے سے بھی بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحت وقوت عطا فرمائے۔ تمہارے دوسرے خط سے معلوم ہوا کہ قاری ابراہیم چلے گئے اور آج انشاء اللہ بولٹن پہونچ گئے ہوں گے۔

تم نے لکھا کہ چند روز سے سہارنپور بہت یاد آرہا ہے شاید یہ اس کا اثر ہو کہ ۱۸؍ فروری شنبہ کو میں نے بھی تم دونوں کو خوب یاد کیا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ دہلی جاتے ہوئے تھانہ بھون اور جھنجھانہ کے مزارات پر حاضری ہوئی۔ ان دونوں جگہوں پر تم خوب یاد آئے۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ اب عید قریب آگئی ہے، عید کر کے آویں۔ اہلیہ محترمہ اور خالہ صاحبہ کا بھی جی خوش ہو جاوے گا، بلکہ میں تو یہ لکھنے کو تھا کہ اخیر محرم تک وہیں قیام کرو۔ اگر سفر مقدر ہے تو وہیں سے بمبئی آجانا۔ اگر مقدر نہیں تو اخیر محرم میں آجانا کہ یہاں کی آمد و رفت میں کرایہ بہت خرچ ہوتا ہے اور چونکہ گھر سے کئی ماہ کی غیبت ہوئی اس لئے اچھا ہے کہ کچھ دن ان کے پاس رہ لوگے۔

عزیز یوسف [کی] اس قدر تاخیر سے بہت کلفت ہوئی۔ اگر اتنی تاخیر کا اندازہ ہوتا تب توجہ بھی ہو جاتا تو اچھا تھا۔ ۳۱ جنوری جمعہ کو ایک کارڈ [بھیجا تھا] اور حزب الاعظم کی رجسٹری بھی کی تھی، بدھ والے خط میں کارڈ کا تو ذکر ہے مگر کتاب کا ذکر نہیں، حالانکہ اس کارڈ میں میں نے یہ لکھوا دیا تھا کہ آج اہلیہ یوسف کے لئے حزب الاعظم کی رجسٹری کر دی ہے۔ ایک دستی پرچہ مولوی ابراہیم کے ہاتھ اور کچھ سنگترے بھی بھیجے ہیں۔ خدا کرے کہ پہونچ گئے ہوں۔ اپنی اہلیہ، خالہ اور خاص طور سے عزیز یوسف سے سلام مسنون۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم اسماعیل، ۲۶؍ذیقعدہ

از راقم سلام مسنون، رقم کے متعلق مولوی نصیر، حاجی نجم الدین نے تحقیق کے لئے یوں لکھوا دیا تھا۔ مولوی ۔۔۔ کے متعلق تم نے جو کچھ لکھا اس سے بہت افسوس اور حیرت ہے کہ حضرت کی امانت میں بھی تصرف کیا اور یہاں تو وہ بہت زیادہ گڑبڑ کر کے گئے ہیں۔ تقریباً پانچ سو کے قریب روپے مختلف احباب کے نکلتے ہیں اور نہ جاتے وقت ان سے کچھ کہا اور بھی بہت کچھ ہے جو تحریر بھی نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے انہیں بہت مفصل خط جمعرات کو جوابی کارڈ کے ساتھ لفافہ میں بھیجا ہے جس میں پوری تفصیل ان کے معاملات کی لکھ دی ہے اور مطالبات کی صفائی جلد از جلد پیش کرنے کو لکھا ہے۔ تم اپنے پیسے کے متعلق انہیں زور دے کر لکھو۔ اخیر میں ان کا رویہ بہت کلفت دہ رہا، دیکھیں کیا جواب آتا ہے۔ یہاں کے متعلق بھی آپ ان کو اجمالاً لکھ دیں کہ یہ تمہاری حرکات سب کے لئے کلفت کا سبب ہیں۔

﴿118﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: فروری ۶۹ء/ ذیقعدہ ۸۸ھ

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، باوجود اپنے امراض اور کثرت مشاغل کے تم تینوں کی خیریت کا انتظار رہتا ہی ہے۔ ایک ہفتہ سے زائد ہوا، بلکہ ایک عشرہ سے بھی زائد ہوا کہ تم تینوں میں سے کسی کا خط نہیں آیا۔ البتہ مولوی تقی کا خط آیا تھا اس میں مولوی غلام محمد کی خیریت اور سلام تھا۔ یہ خط اصل میں حافظ سورتی صاحب کے پاس بھیجنا ہے لیکن ان کا پتہ مجھے معلوم نہیں۔ اس لئے میں تمہارے پاس بھیج رہا ہوں ان کو دے دینا۔ عزیزانم مولوی غلام محمد، مولوی یوسف سے سلام مسنون۔

غالباً تمہارے علم میں آ گیا ہوگا کہ عزیز سلمان سلمہ کے بچہ آیا بھی اور چل دیا بھی۔ تفصیل مولوی اسماعیل نے لکھ دی ہوگی۔ وہ پانچ ذیقعدہ دوشنبہ کی صبح کو تین بج کر ۵۵ منٹ پر آیا اور ایک ہفتہ نو گھنٹے اور ۲۰/منٹ یہاں رہ کر دوشنبہ کو دوپہر کو ایک بج کر ۱۵/منٹ پر چل دیا۔ للّٰہ ما أخذ وله ما أعطى وكل شىء عنده الى اجل مسمى۔ فقط والسلام

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم محمد سلمان

از راقم سلام مسنون و درخواست دعا

119

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۴/ذی الحجہ ۸۸ھ/ ۲۱/فروری ۱۹۶۹ء

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے خطوط کا روزانہ ہی انتظار رہتا ہے امید ہے کہ کل کو عزیز یوسف روانہ ہو جاوے گا اور اس خط کے پہونچنے تک تم عزیز موصوف کو روانہ کر کے گھر پہونچ چکے ہوں گے۔ اس خط کا مقصد اور اسی وجہ سے فوراً لکھوا رہا ہوں ورنہ کوئی جواب طلب بات نہیں تھیں وہ یہ ہے کہ تم نے عید سے اگلے دن آنے کو لکھا تین دن تو عید کا ہنگامہ اور اسکے متصلاً ہولی کی لعنت شروع ہو رہی ہے اس میں بھی اس کا اطمینان نہیں کہ کس جگہ کیا ہو جائے۔

اسلئے بندہ کی رائے یہ ہے کہ اس ہفتہ میں آنے کا ہرگز ارادہ نہ کریں۔ عبدالحفیظ کے مکہ پہونچنے کے بعد میرے پاس بھی کوئی خط نہیں آیا جس سے تعجب ہے۔ میرے پاس بھی ریاض سے ان کا خط آیا تھا اسکے بعد نہیں آیا۔

امید ہے کہ بمبئی میں تم نے حاجی یعقوب سے اپنے ٹکٹ وغیرہ کے مسئلہ میں مشورہ

کرلیا ہوگا۔ جملہ امور کی تکمیل تحقیق پہلے سے کرلینی چاہئے ایسا نہ ہو کہ عین وقت پر کسی چیز کی تکمیل میں کوتاہی ہو۔ بندہ کو اپنے متعلق بھی فکر ہے کہ خود کسی چیز سے واقف نہیں ہوں۔ عزیز مولوی انعام ہی سب تکمیل کراتے تھے ان کی واپسی پر سب چیزوں کو رکھا جاوے تو بہت تاخیر کا اندیشہ ہے میری خواہش ان کی واپسی پر جلد روانگی کی ہے اگر مقدر ہے تو۔

تمہاری اہلیہ کی طرف سے فکر ہے اللہ تعالیٰ اس کو صحت عطا فرماوے۔ تمہاری طویل غیبت اگر اس کے لئے نقصان دہ ہو تو 'مردنی موقوف مقبرہ مسمار' میری رفاقت چھوڑ دینا اگر جانا مقدر ہے تو کسی وقت ہو ہی جائیگا۔ ابھی تک تو اس ناکارہ کا جانا بھی یقینی نہیں ہے کہ سب اسباب ہونے کے باوجود جانا نہیں ہوا تو اپنی سیئات سے آئندہ پر کیا اطمینان ہو۔ اہلیہ اور خالہ سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل ۴/ذی الحجہ

ہمارے یہاں ابھی تک ۲۹/کی رؤیت کا ثبوت نہیں ہوا۔ ابھی تک جمعہ ہی کی عید ہے عزیز یوسف تو روانہ ہو چکا ہوگا۔ آج شنبہ کی ڈاک سے تمہارا کوئی خط نہیں اس سے پہلے ۲ کارڈوں کا جواب لکھوا چکا ہوں۔

﴿120﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵/ذی الحجہ ۸۸ھ [۲/مارچ ۶۹ء]

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ و سلم

بعد سلام مسنون، کل کی ڈاک سے تمہارا ایر لیٹر متضمن بہ مژدہ بخیر رسی لندن پہونچا

اورکل کی ڈاک سے عزیز عبدالرحیم کا کارڈ بھی جس میں تمہاری بخیر رسی کے تار کی اطلاع تھی ، پہونچا۔عبدالرحیم کے خط میں تھا کہ تم بولٹن میں خطبۂ عید پڑھو گے مگر تمہارے خط سے یہ معلوم ہوا کہ تم نے خُطبہ عید سے خِطبہ عید کو مقدم سمجھا۔اس سے بہت ہی مسرت ہوئی کہ تم عید سے پہلے وہاں پہونچ گئے اور کئی عیدیں بیک وقت جمع ہوگئیں۔

تمہارے گجرات سے جو خط پہونچے میں نے ہر خط کا بلاضرورت بھی ہمروزہ جواب لکھوایا۔عزیز عبدالرحیم کے خط سے معلوم ہوا کہ میرا آخری خط تو تمہاری روانگی کے بعد پہونچا جس کو عزیز موصوف نے اپنی تحریر کے موافق اپنے خط کے ساتھ تمہارے پاس بھیج دیا۔حالانکہ اس کی ضرورت نہیں تھی اس کا افسوس ہوا کہ جو عطر تم لے گئے تھے وہ منزل مقصود تک پہونچنے [سے پہلے ہی] لفافوں پر گر گیا۔وہ لفافہ اگر کپڑوں میں رکھ دیا جاوے تب بھی عطر کی خوشبو تو وصول ہو ہی جائے گی۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ کسٹم وغیرہ میں کوئی دقت نہ ہوئی اور عزیز محمد مطار پر پہونچ گیا تھا۔اہلیہ کی کمزوری کی خبر سے بہت قلق ہوا لیکن اب تو انشاء اللہ قوت آنی شروع ہوگئی ہوگی۔بعضوں کی ملاقات بھی قوت کا سبب بن جایا کرتی ہے۔میری طرف سے سلام مسنون اور مبارک باد کے بعد کہہ دیں کہ بجائے تم سے مٹھائی کے مطالبہ کے میں نے ہی عزیز یوسف کے ہاتھ اس کے پہونچنے کی شیرینی بھیج دی۔خدا کرے کہ پہونچ گئی ہو۔

تم نے لکھا کہ یہاں کے بہت سے احباب اس ناکارہ کی ملاقات کی نیت سے حجاز گئے ہیں۔اس کا تو مجھے بھی قلق ہے۔اس کا پہلے سے اندازہ نہیں تھا, ورنہ جانے کی کوشش کرتا۔دراصل میرے التواء میں تمہارے نہ جاسکنے کا بھی بڑا دخل ہے کہ مجھے تمہارے لندن پہونچنے کی عجلت بھی تھی اور جب التواء طے ہوا اس وقت تک تمہارا ہاتھ بھی قابل اطمینان نہیں تھا اور یہ بہت گراں تھا کہ اتنی مشقت کے بعد جو تمہیں اٹھانی پڑی، میں تو چلا جاؤں اور تم ہاتھ

کی وجہ سے رہ جاؤ لیکن بعد میں مجھے بہت ہی قلق ہوا کہ تمہارا ہاتھ بھی اچھا ہوگیا اور عین حج کے موقع پر تم بجائے مکہ کے لندن چلے گئے۔

لندن کے احباب کو میرے انتظار میں ہرگز نہیں ٹھیرنا چاہئے۔اس لئے کہ میری سیئات جو حج کے موقع پر بھی سدراہ بن گئیں، آئندہ کیا اطمینان ہے کہ سدراہ نہیں بنیں گی اور کب جانا ہوگا۔آئندہ بھی میری ملاقات کی نیت سے کوئی صاحب اس وقت تک ارادہ نہ کریں جب تک اس ناکارہ کا مکہ مکرمہ پہونچنا محقق نہ ہوجاوے۔محرم میں پہونچنا تو بظاہر دشوار ہوگیا۔اس لئے کہ ویزہ وغیرہ جواشیاء شوال میں مہیا ہوگئی تھیں، وہ اب سب بیکار ہوگئیں۔دوبارہ مکہ سے منگانی پڑیں گی۔حالانکہ اس وقت مجھ سے یہ کہا گیا تھا کہ چونکہ انگریزی سال ایک ہی ہے اس لئے یہ سب چیزیں اس وقت بھی کام دیں گی,اللہ تعالیٰ ہی آسانی فرماوے۔

امید ہے کہ تم عید کے بعد بخیریت بولٹن پہونچ گئے ہوگے اور اپنا تعلیمی اور تبلیغی کام شروع کر دیا ہوگا۔اللہ تعالیٰ تمہاری ہر نوع کی مدد فرماوے,وہاں کے شرور اور مکارہ سے ہر نوع کی حفاظت فرماوے۔تم نے لکھا کہ تو نے جتنا قریب کیا تھا اتنا ہی بعید ہوگیا۔ظاہری اور مکانی بعد تو اب یقیناً بہت زیادہ ہوگیا مگر میرے خطوط سے اس کا اندازہ خوب ہوگیا ہوگا کہ اس بعد مکانی کے باوجود قلبی طور پر میں وہیں ہوں جہاں ایک سال قبل تھا۔البتہ تم نے قرب مکانی کے باوجود بھی بعد ہی رکھا۔

تم نے لکھا کہ خالو صاحب نے کوئی خط لکھا ہے وہ کل ۴ر مارچ/۱۴ر ذی الحجہ کی ڈاک تک تو پہنچا نہیں۔یہ تو تمہیں معلوم ہو ہی گیا ہوگا کہ ہمارے یہاں بھی عید جمعہ ہی کو ہوئی۔عزیز عبدالرحیم نے متعدد خطوط میں لکھا کہ وہ تمہاری روانگی کے بعد بمبئی سے سیدھا سہارنپور آجاوے۔اس پر میں نے اولاً تو یہ لکھدیا تھا کہ عید مکان پر کر کے آویں۔اس کے

بعد معلوم ہوا کہ عید کے ساتھ ہی ہولی کا ہنگامہ ہے اس لئے میں نے شدت سے لکھ دیا تھا کہ اس ہنگامہ میں سفر بالکل نہ کریں۔ اسی وجہ سے مجھے نظام الدین کا سفر مؤخر کرنا پڑا جس کا عید سے متصل میں وعدہ کرآیا تھا۔

ہمارے یہاں تو ہولی کا ہنگامہ کل ۴ مارچ کو ختم ہوگیا۔ مگر عزیز عبدالرحیم کے خط سے معلوم ہوا کہ وہاں آج ۵ مارچ کو آخری دن ہے۔ اسلئے پھر میں نے اس کو تاکید سے لکھ دیا کہ بندہ کا ارادہ ۸ مارچ شنبہ کو نظام الدین کا ہے اور جمعرات کو انشاء اللہ واپسی ہوگی, اس لئے وہ بجائے سہارنپو کے دہلی آویں۔ خالو صاحب اور خالہ صاحبہ اور اہلیہ سے مکرر سلام مسنون کے بعد تمہاری بخیر رسی کی مبارک باد کہہ دیں۔ تمہاری بیماری کی وجہ سے طبیعت پر بہت ہی فکر اور اثر رہا کہ تم صحت وخیریت کے ساتھ بچھڑے ہوؤں سے جلد مل جاؤ۔

تمہارے یہاں کوئی صاحب خورشید عبداللہ پاکستانی ہیں جو اس سال حج کو بھی گئے ہیں۔ ان کے متعلق بغیر نام کے مجملاً تم نے بھی لکھا تھا اور لندن کے بعض احباب نے نام کے ساتھ لکھا اور خود انکے خطوط عرصہ ہوا بندہ کے پاس لندن کے تبلیغی احباب کی شکایت کے اور ان سے زیادہ قریشی صاحب کی شکایت کے آئے تھے۔ ان کے متعلق ذرا تفصیل سے لکھیں کہ ان کو تبلیغی احباب سے اور احباب کو ان سے کیا شکایات ہیں۔ معلوم ہوا تھا کہ تبلیغی کاموں میں مزاحمت کرتے ہیں اور کیا کام کرتے ہیں اور کہاں رہتے ہیں۔ تم سے کچھ جان پہچان ہے یا نہیں؟ اگر ہو تو میرا رسالہ اعتدال ضرور دکھلا دیں۔

مولوی ہاشم سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں۔ تمہارا ٹکٹ جو بمبئی تا لندن بھیجا گیا یہ مفت تھا یا قرض؟ تم اپنی جگہ پر مشاہرہ کے ساتھ پہونچ گئے یا نہیں؟ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۱۵/ ذی الحجہ ۸۸ھ چہارشنبہ

از راقم سلام مسنون

﴿121﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۰/ذی الحجہ ۸۸ھ [۹/مارچ ۶۹ء]

عزیزم مولوی حافظ قاری محمد یوسف صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون، ایک پرچہ اس لفافے میں ابھی تمہارے نام لکھوا چکا ہوں۔ اس کے بعد ایک ضروری مسئلہ پیش آیا۔ عزیزان مولوی عبدالرحیم و غلام محمد صاحب سے بھی اس میں مشورہ ہوا۔ مختلف صورتیں تجویز ہوئیں، چونکہ لنڈن کے احباب کثرت سے دوستوں کی توجہ سے سلسلے میں داخل ہو چکے ہیں اور فضائل کی کتابوں کے دیکھنے کا اشتیاق کثرت سے لکھتے ہیں اس کی کوئی صورت سمجھ میں نہیں آتی۔ تمہیں یاد ہوگا کہ مدینہ پاک میں بھی میں نے تم سے اس سلسلے میں مشورہ کیا تھا مگر کوئی صورت طے نہ ہوسکی۔

میرا خیال یہ ہے کہ تبلیغی نصاب کی سب کتابیں کم از کم ۱۰، ۱۰ نسخے بذریعۂ بلٹی جہاز تمہارے پاس بھیج دوں۔ اگر چہ عزیزان عبدالرحیم و غلام محمد کہتے ہیں کہ اس میں محصول بہت زیادہ خرچ ہو جائے گا مگر اس کے علاوہ تو کوئی دوسری صورت سمجھ میں نہیں آتی۔ یہ کتابیں تمہارے پاس محفوظ رہیں اور مطالعہ کیلئے مستعار جیسا طلباء کو کتب خانوں سے کتابیں ملتی ہیں دیتے رہیں۔ کوئی خریدنا چاہے تو فروخت بھی کر دیں اور اگر وقف کریں تو پھر فروخت نہ ہوگی۔ اگر وہاں کوئی تاجران کی طباعت کا انتظام کر لے تو بہت سہولت ہو۔

فاران تو اردو میں نکلتا ہے، وہیں چھپتا ہے اس سلسلے میں ایک دو تاجران کتب سے بھی ضرور بات کریں اور تمہارے پاس نسخے بھیجنے کی جو صورت میں نے لکھی ہے اس میں مشورہ کر کے کوئی تجویز لکھیں کہ کیا صورت اختیار کی جاوے۔ میرا خیال یہ ہے کہ بذریعہ ریل

حاجی یعقوب صاحب کو بمبئی بھیج دوں، وہ جہاز کی بلٹی جس پتے پر تم لکھو تمہارے پاس بھیج دیں۔ تمہارے جواب آنے پر کوئی صورت تجویز کروں گا۔ غور وخوض اور مشورے کے بعد کوئی صورت لکھیں۔ فقط والسلام

سوچا تو یہ تھا کہ تمہیں خط بالکل نہیں لکھوں گا مگر نہ رہا گیا۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۲۰/ذی الحجہ ۸۸ھ

122

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۸/ذی الحجہ ۸۸ھ [۱۷/مارچ ۶۹ء]

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی حافظ قاری محمد یوسف صاحب سلمہ، بعد سلام مسنون، ۱۵ ذی الحجہ کو تمہارا محبت نامہ متضمن بخیر رسی پہونچا تھا، ہمروزہ اس کا جواب لکھوا دیا تھا۔ اس کے بعد مشاغل جلیلہ رفیعہ مادیہ روحانیہ جہریہ سریہ لیلیہ نہاریہ آپ کے ساتھ اتنے لگ گئے کہ دور افتادوں کا خیال بھی نہ رہا۔ عزیز عبدالرحیم سے کئی دفعہ تقاضا کیا کہ ایک خط لکھ دے مگر وہ تمہارے بڑے بھائی، انہوں نے فرما دیا کہ میں نے خط لکھ رکھا ہے اتنے اس کا جواب نہ آوے کیوں لکھوں؟ یہ ناکارہ تو گھر سے فالتو ہے اس لئے آپ لکھیں یا نہ لکھیں مجھے تو لکھنا ہے۔

تم نے اپنے اس سابقہ خط میں اہلیہ محترمہ کی علالت لکھی تھی اگرچہ اللہ کی ذات سے امید تو یہ ہے کہ تمہارے پہونچنے کے بعد ساری علتیں دور ہوگئی ہوں گی، ضعف ونقاہت کے بجائے قوت وتوانائی آگئی ہوگی پھر بھی اکثر خیال اور فکر رہتا ہے۔ اس کی خیریت سے

ضرور مطلع کریں۔ بندے کی طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت کر دیں یہ بھی کہہ دیں کہ یہ ناکارہ تمہاری صحت کے لئے دل سے دعا گو ہے۔ اللہ جل شانہ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔

ایک ضروری بات یہ ہے کہ لندن سے کسی صاحب نے اخبار کا ایک تراشہ بھیجا ہے جو غالباً اخبار تو نہیں ہے اخبار کا مضمون ٹائپ کر کے بھیجا ہے بھیجنے والے کا نام نہیں ہے نہ لفافے پر نہ تراشے پر۔ اس کی سرخی یہ ہے ہفت روزہ ایشیا برمنگھم: سیول ٹاؤن ڈیوز بری برطانیہ انگلستان کا تبلیغی مرکز یا سیاسیات اور اختلافی مسائل کا اڈہ، جس کا ثبوت اخبارات کے صفحات سے ملاحظہ فرمائیے'۔ یہ تو لمبی چوڑی سرخی ہے، اس کے بعد لکھا ہے کہ مولوی یعقوب کاوی صاحب ایک طرف تبلیغی جماعت کے فرد، دوسری جانب مجلس علماء یوکے کے رکن، جو سیاسی جماعت ہے۔ تیسرے رسالہ فاران کے تبلیغی لوگوں میں اشاعت میں منہمک وغیرہ وغیرہ۔ اس میں جماعت مرکز تبلیغ نظام الدین اور علمائے دیوبند و سہارنپور کو متوجہ کیا ہے کہ وہ اس کی طرف توجہ کریں ورنہ چناں چنیں نقصانات ہوں گے۔ اس میں حافظ محمد پٹیل صاحب کے متعلق بھی لکھا ہے کہ اختلافات کی وجہ سے ان کو وہاں سے ہٹا دیا۔ فقط

معلوم نہیں اس فتنے کی کیا حقیقت ہے۔ ایک صاحب کوئی خورشید عبداللہ پاکستانی ہیں جو اس وقت حج کو گئے ہوئے ہیں ان کے متعلق پہلے بھی کچھ شکایات کان میں پڑی تھیں ان کے متعلق بھی کچھ حالات معلوم ہوں تو اطلاع کریں۔ ایک ضروری امر یہ ہے کہ اس ناکارہ کے سفر کے سلسلے میں ابھی تک اختلاف رائے ہی چل رہا ہے۔ مکی مدنی احباب کے تو تقاضے آ رہے ہیں لیکن معلوم ہوا کہ مولوی انعام صاحب کی رائے اب بھی میرے سفر کی نہیں ہے جس کی کوئی وجہ تو سمجھ میں آئی نہیں۔ بہرحال تم اس وقت تک ارادہ نہ کرنا جس وقت تک میرا اور عزیز عبدالرحیم سلمہ کا وہاں پہونچنا معلوم نہ ہو، اور یہاں کوئی رقم بھی نہ بھیجنا۔ تمہارا

قرض بہت اہم ہے، پہلے اس کو اتارو،اس کے بعد اگر گنجائش ہو تو اپنے ساتھ حجاز ہی لیتے جانا یا بھیج دینا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۲۸/ذی الحجہ ۸۸ھ

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلم، بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل نیک مطلوب ہے۔ احقر الحمد للہ بعافیت ۱۵ مارچ کو نظام الدین پہونچ گیا تھا اور وہاں سے حسبِ معمول پنج شنبہ کو سہارنپور بھی بعافیت پہونچ گیا تھا۔ گھر سے ایک لفافہ بولٹن کے پتے پر روانہ کیا تھا جس میں تمہارے تار اور خط کی رسید بھی تھی، امید ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔ یہاں پہونچ کر تمہارا دوسرا لفافہ ۱۵۶۰ کے بارے میں بھی موصول ہوا۔ مشغولی کی وجہ سے قاسم کے والد صاحب پر خط کا موقعہ نہیں ملا ہے۔ انشاء اللہ ایک دوروز میں خط لکھ دوں گا۔

حضرت اقدس کا جانا اب تک طے نہیں ہوا۔ اگر جانا ہوا تو احقر کا مشورے سے بحری جہاز سے اپنے پیسوں سے جانا طے ہوا ہے مولوی اسماعیل صاحب کے ساتھ۔ احقر کے پاس ۴۰۰/روپے تو آپ کے پیسوں میں سے بچ جاویں گے اور ۲۰۰/ بقرہ والے عبد الرحمٰن بھائی والے ہیں۔ جس سے آمدورفت کا کرایہ ہو جائے گا۔ پھر وہاں اپنے اخراجات کیلئے پیسوں کی ضرورت ہوگی۔ جب جانا طے ہو جائے گا تو آپ پر خط لکھ دوں گا۔ آپ ۲۰/ پونڈ احقر کے لئے وہاں عبدالحفیظ کو بھیج دیں گے انشاء اللہ۔

اگر قاری ابراہیم صاحب نے آپ کے پونڈ ادا کر دیئے ہوں تو بھیج دیں کہ میں یہاں آپ کا قرض نمٹا دوں اور حضرت کو بھی نمٹا کر اطلاع کر دوں تا کہ حضرت اقدس کو اطمینان حاصل ہو جاوے۔ اپنی خیریت سے مطلع کریں نیز بی بی کی خیریت سے بھی جلد مطلع

کرتے رہیں۔خیال لگا رہتا ہے۔چھوٹی خالہ کی طبیعت خراب ہی چل رہی ہے۔دوا سے بھی کوئی خاص فائدہ سنا نہیں ہو رہا ہے۔اللہ ہی صحت وقوت کے ساتھ تا دیر زندہ سلامت رکھے۔ ہمیں ان کی ابھی بہت ضرورت ہے۔ان کی صحت کیلئے دعا کرتے رہیں اور کیا عرض کروں؟ سب سے سلام مسنون۔ فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی

۲۹ر ذی الحجہ ۸۸ھ، چہارشنبہ

آج بھی تمہارا کوئی خط نہ ملا۔آج پیسوں کی وصولی کیلئے مولوی عبداللہ کو لکھ دیا ہے۔وہ کچھ حاجی صاحب کو اور بقیہ احقر کو بھیج دیں گے۔مولوی اسماعیل کی طرف سے سلام مسنون۔

از: مولانا ہاشم صاحب مدظلہ:

عزیزم مولانا یوسف صاحب، بعد سلام مسنون، احقر نے آنجناب کو تحریر کردہ دونوں مکتوب گرامی بغرضِ استفادہ پڑھے۔معاف کردیں۔دیگر مولانا۔۔۔صاحب دامت برکاتہم پر امروز خط لکھ دیا ہے۔دیگر مجھے بہنوں پر راندیر پیسے بھیجنے تھے اس کے ساتھ مولانا کے روپے بھی قرض لے کر انشاءاللہ بروز سنیچر بھیجتے ہیں۔وصول ہونے پر میں ادا کردوں گا۔دیگر بلیک برن بھی اس کے متعلق کل خط لکھنا ہے۔والباقی عند التلاقی

☆...... 3 ......☆

1389 ھجری

/

1969 عیسوی

اس نا کارہ کی آمد کا مسئلہ تو دو ماہ سے بڑا معرکۃ الآراء بن رہا ہے۔ابھی تک فیصلہ تو کوئی ہوا نہیں اور یہ نا کارہ بلا توریہ بلا مبالغہ

کعبہ کس منہ سے جاؤگے غالب
شرم تم کو مگر نہیں آتی

کا مصداق بنا ہوا ہے۔

﴿123﴾

از: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳/محرم ۸۹ھ/۲۲/مارچ ۶۹ء

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلم، بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب، تمہاری بخیر رسی کا تار اور لفافے کے جواب میں نرولی سے ایک مفصل خط جس میں تمہاری بھابھی کی رپورٹ بھی تھی، بولٹن کے پتے پر روانہ کر چکا ہوں۔ امید ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔ اس کے بعد تمہارا دوسرا خط قاسم چوہان کے سلسلے میں ملا۔ میں نے مولوی عبد اللہ صاحب کو اس کے لئے مفصل لکھ دیا ہے۔ اس کی رسید جناب عبدالصمد صاحب کے خط میں لکھ چکا ہوں، امید ہے کہ وہ بھی مل گیا ہوگا۔

تمہارے بولٹن پہونچنے کے بعد کوئی خط نہیں ملا۔ اس لئے فکر ہو رہی ہے کہ کیا بات ہے؟ اپنی خیریت سے مطلع کرتے رہیں، ہاتھ کی کیا حالت ہے؟ اس سے بھی مطلع کریں نیز تیل کی مالش چل رہی ہے یا نہیں؟ اور اس سے کتنا فائدہ ہوا؟ مفصل لکھیں۔

احقر کا جانا اگر مقدر ہے تو انشاء اللہ بحری سے ہوگا۔ اس لئے کہ حضرت کا رجحان یہ ہے کہ ہر ایک اپنے پیسوں سے جاوے اور وہاں کے اخراجات کا بھی انتظام اپنے ساتھ لے کر جاوے۔ دعا کریں، اللہ پاک مدد فرماوے۔ ابوالحسن کا ٹکٹ بھی بمبئی سے ہی ہوائی کا خریدا ہے۔ بھائی طلحہ صاحب چند روز ہوئے آپ کو ایک لفافہ ارسال کر چکے ہیں، مل گیا ہوگا۔

خمیرے کی خوراک ۹ ماشہ ہے۔ بی بی سے سلام مسنون کے بعد عیادت کر دیں۔ اس کی صحت کی خبر سے بھی مطلع کریں، مولوی ہاشم صاحب اور دیگر پرسانان حال سے سلام مسنون۔ اور کیا عرض کروں؟ دعوات صالحات میں یاد رکھیں۔ میری صحت کچھ خراب ہی چل

رہی ہے، صحت کی دعا فرماویں۔ فقط والسلام

احقر الوریٰ عبد الرحیم السورتی

۳ /محرم ۸۹ ھ، مطابق ۲۲ /مارچ شنبہ

﴿124﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حاجی نسیم صاحب، یکے از اکابر تبلیغ، تاجر دہلی

تاریخ روانگی: ٦ /محرم الحرام ۸۹ ھ [۲۴ /مارچ ٦۹ ء]

[اس خط کا ابتدائی حصہ نہیں مل سکا]

... مجھے آپس کے اختلاف سے حضرت گنگوہی قدس سرہ کے وصال کے بعد سے خوب سامنے پڑے۔ اتنی کثرت سے واقعات سننے اور دیکھنے میں آئے ہیں جن کا احاطہ بھی دشوار ہے لیکن [یہ] آپس کے اختلافات اس ناکارہ [کے لئے] بہت ہی زیادہ [موجب بصیرت ہوئے]۔ چند واقعات مثال کے طور پر لکھتا ہوں:

نمبر ا: حضرت گنگوہی قدس سرہ کے پیر بھائی مولوی عبد السمیع بدعتی سے حضرت کا شدید اختلاف [رہا] انہی کے رد میں براہین قاطعہ لکھی تھی جس میں نہایت شدید مخالفت فرمائی تھی اور شدت سے ان کے قولوں کو رد کیا ہے لیکن ایک مرتبہ وہ گنگوہ گئے تو حضرت قدس سرہ نے ان کے کھانے کی دعوت کی تھی اس میں تکلف بھی فرمایا تھا اور اس کے بعد خط کے ذریعے سے حضرت نانوتوی قدس سرہ کو ان کی آمد اور اپنی دعوت کی اطلاع بھی دی تھی اور یہ بھی تحریر فرمایا کہ بہت دیر تک بیٹھے رہے، مختلف باتیں ہوتی رہیں، مگر اختلافی مسائل کا کوئی ذکر نہیں آیا۔

نمبر ۲: تقسیم سے پہلے لیگ کانگریس کے جو شدید اختلاف تھے وہ آپ سب کو معلوم ہیں۔ حضرت تھانوی قدس سرہ نے ایک رسالہ بھی جو چھپ چکا ہے تحریر فرمایا تھا جس میں لکھا

تھا کہ جو حضرت مدنیؒ سے تعلق رکھے وہ مجھ سے تعلق نہ رکھے اور بہت سخت تھا۔ لیکن اس کے باوجود حضرت مدنیؒ کی اس گرفتاری پر جو مظفرنگر اسٹیشن پر ہوئی تھی کہ دہلی میں ان کا داخلہ ممنوع تھا اور وہ قانون شکنی کرنے کے لئے دہلی روانہ ہوئے, مظفرنگر سے اتار کر جیل بھیج دیئے گئے۔ حضرت تھانوی قدس سرہ کی مجلس میں جب اس کی خبر پہونچی تو اس دن کی ظہر سے عصر تک کی مجلس اسی رنج وغم اور ملال میں گذری۔ یہ بھی فرمایا کہ مجھے تو یہ خیال نہیں تھا کہ مجھے مولوی حسین احمد صاحب سے اتنا تعلق ہے۔ کسی نے مجلس میں عرض کیا کہ حضرت گورنمنٹ نے ظلماً تو انہیں گرفتار نہیں کیا وہ تو خود ہی قانون شکنی کیلئے گئے تھے تو حضرت تھانوی قدس سرہ نے فرمایا تھا کہ آپ اس سے مجھے تسلی دینا چاہتے ہیں۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو یزید نے قتل کے واسطے کب بلایا تھا؟ وہ بھی تو خود ہی قتال کے واسطے تشریف لے گئے تھے لیکن ساری عمر سے سارے ہی مسلمانوں کو ان کی شہادت کا رنج ہے۔ یہ گفتگو اس زمانے کے افاضات یومیہ میں مختصر چھپی ہوئی ہے، میرے پاس تو بہت تفصیل سے اس زمانے میں حاضرین مجلس نے شام ہی کو نقل کر دی تھی اور شاید میرے جنگل میں اس وقت نقل پڑی ہو۔

نمبر۳: اس زمانے میں مولانا شبیر احمد صاحب مرحوم جو لیگ کے روح رواں اور حضرت مدنی قدس سرہ سے [ان کے] جتنے شدید اختلافات تھے وہ بھی ابھی تک سب ہی کو معلوم ہیں، لیکن ایک مرتبہ جیل سے خلاصی کے بعد جب حضرت مدنیؒ دیوبند پہونچے ہیں تو باوجود خدام کی شدید مخالفت کے اول مولانا شبیر احمد صاحب کے مکان پر گئے، ان سے ملاقات کے بعد اپنے مکان پر گئے۔

نمبر۴: اس ناکارہ کا گھر تو ہمیشہ مختلف الخیال حضرات کا مرکز رہا اور بقول سید عطاء اللہ شاہ مرحوم کے، جس کو انھوں نے بارہا فرمایا کہ 'کچا گھر جنکشن اور مختلف [گاڑیوں کا] پلیٹ فارم ہے'۔ لیگ، کانگریس، احرار، جمعیۃ آپس کے شدید اختلافات کے باوجود کچا گھر

سب ہی کے اکابر کی قیامگاہ رہا ہے۔ایک مرتبہ مولانا ظفر احمد صاحب دام مجدہم، شیخ الاسلام پاکستان میرے یہاں کئی دن سے مہمان ٹھہرے ہوئے تھے اور حضرت اقدس مدنی قدس سرہ کا تو مستقل معمول تھا کہ جب دیوبند سے روڑکی لائن پر آمدورفت ہوتی تو ایک دو گھنٹے یہاں قیام لازمی تھا۔

ایک مرتبہ میں دارالطلبہ میں تھا ایک شخص نے جاکر کہا کہ حضرت مدنیؒ کچے گھر میں تشریف فرما ہیں۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میرے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی، سر چکرا گیا۔اس لئے کہ اس زمانے میں حضرت مدنی اور مولانا ظفر احمد صاحب میں منبروں پر وہ زور شور کی مخالفانہ تقریریں ہوتیں کہ سننے سے بھی ڈر لگتا تھا۔ میں فوراً دارالطلبہ سے مدرسہ قدیم میں جہاں مولانا ظفر احمد صاحب تشریف فرما تھے گیا اور ان سے جب عرض کیا کہ حضرت جی تشریف لے آئے، کچے گھر میں تشریف فرما ہیں، آپ بغیر بلائے ہرگز نہ آویں، حضرت کا قیام صرف ایک دو گھنٹے رہے گا، حضرت کے کھانے سے فراغ اور تشریف بری کے بعد آپ کو کھانے کے لئے تکلیف دوں گا۔مولانا ظفر احمد صاحب زادمجدہم نے میری درخواست ٹھکرادی اور کہا کہ نہیں میں ابھی آؤں گا۔میں نے بہت ہی خوشامد کی۔فرمایا ہرگز نہیں، مولانا کچھ فرمائیں گے تو میں بڑی خوشی سے سنوں گا۔

ان سے مایوس ہوکر میں کچے گھر میں آیا اور حضرت مدنیؒ سے عرض کیا کہ حضرت مولانا ظفر احمد صاحب بھی آئے ہوئے ہیں میں نے ان سے یہ کہہ دیا کہ حضرت کے تشریف لے جانے کے بعد آنا۔حضرت نے فرمایا 'کیوں؟ ان کو بلاؤ'۔حضرت یہ الفاظ فرما ہی رہے تھے کہ مولانا ظفر احمد صاحب بھی مکان میں داخل ہوئے۔حضرت مدنیؒ نے کھڑے ہوکر مصافحہ فرمایا اور فرمایا کہ 'ابوالدیک کب سے آئے ہوئے ہیں؟' حضرت مدنی قدس سرہ اس دور اختلاف سے پہلے یا ہمیشہ مولانا ظفر احمد صاحب کو بے تکلف یا تعلقات کی قوت کی بنا پر 'ابوالدیک' فرمایا کرتے تھے۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ جب مولانا ظفر احمد صاحب کے سب سے بڑے صاحبزادے عزیز مولوی عمر احمد عثمانی پیدا ہوئے تو کسی نے ان کا تاریخی نام 'مرغ محمد' بتلایا تھا۔ حضرت مدنی قدس سرہ کو سہارن پور کی آمد پر مولانا ظفر احمد صاحب کی موجودگی میں جب یہ تاریخی نام معلوم ہوا تھا تو ابتداءً حضرت نے ان سے فرمایا تھا کہ 'اچھا ابوالدیک آئے ہیں؟' اور یہ فقرہ اکثر ملاقات پر لفظوں میں آجایا کرتا تھا۔ اس دن بھی حضرت نے مذاقاً یا تفریحاً اس لفظ سے ابتدا کی تھی۔ میں نے جلدی سے دستر خوان بچھایا۔ دونوں اکابر نے کھانا کھایا، بہت انبساطی گفتگو رہی۔ اختلافی مسائل کا ذرا بھی ذکر نہیں آیا۔

حضرت مدنی قدس سرہ کی تشریف بری کے بعد مولانا ظفر احمد صاحب نے ارشاد فرمایا کہ 'کھلا مٹھائی!' میں نے کہا بالکل حق ہے مگر مٹھائی کے زیادہ مستحق تو حضرت اقدس ہیں کہ کوئی ڈانٹ نہیں پلائی۔ مولانا نے فرمایا کہ 'حضرت اگر ڈانٹ فرماتے تو بڑی انبساط سے سنتا کوئی جواب نہ دیتا'۔ یوں فرمایا کہ 'حضرت کی عقیدت یا محبت میں اللہ کا فضل ہے کوئی کمی نہیں ہے لیکن اس لیگ اور کانگریس کے مسئلے میں ہمیں اصولی اختلاف ہے۔ کانگریس کو ہندوؤں کی تنگ نظری کی وجہ سے مسلمانوں کیلئے مہلک سمجھتے ہیں۔ اس میں حضرت مدنی دام مجدہم کی مخالفت پر مجبور ہیں کہ مسلمانوں کو اس سے روکنے کی کوشش کریں'۔

نمبر۵: حضرت تھانوی اور حضرت مدنی نور اللہ مرقدہما کا اختلاف لیگ اور کانگریس کا ابھی تک سب ہی کو معلوم ہے اور میرے رسالے الاعتدال میں جس کی تالیف ہی اس مصیبت کے دوران ہوئی تھی اس کا کچھ اجمالی حال آ گیا ہے۔ حضرت تھانویؒ کے متعلق آپ نمبر۲ میں دیکھ چکے ہیں۔ حضرت مدنی قدس سرہ کثرت سے تھانہ بھون حاضر ہوتے اور جب کبھی یہ نالائق گستاخانہ طور پر تھانہ بھون تشریف لے جاتے ہوئے یوں عرض کرتا کہ کیا پٹنے کو جی چاہ رہا ہے تو حضرت مدنی قدس سرہ بہت ٹھنڈا سانس بھر کر یوں ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ

'مقدر سے اکابر میں حضرت کے سوا کوئی رہا ہی نہیں۔ حضرت سہارنپوری بھی چل دیئے، حضرت دیوبندی بھی چل دیئے۔ اب تو جماعت کے بڑے مولانا ہی ہیں، جو فرمائیں گے سنوں گا'۔

حضرت مدنی اپنے خاص خاص مریدین کو حضرت تھانوی کی خدمت میں بعض مرتبہ خود پیش کرتے۔ چنانچہ مولانا عبد الباری صاحب ندوی، مولوی عبد الماجد دریابادی حضرت مدنی ہی سے بیعت ہیں اور انہوں نے ہی حضرت تھانویؒ کی خدمت میں پیش کیا تھا، اور بھی بہت سے قصے اس دور کے معلوم ہیں کہاں تک لکھے جاویں۔

نمبر۶: مجھے اپنے والد صاحب نور اللہ مرقدہ، چچا جان نور اللہ مرقدہ کو تو ہمیشہ دیکھنے کی نوبت آئی کہ اپنے سخت مخالفین کے ساتھ وہ مدارات و برتاؤ ہوتا تھا کہ دیکھنے والوں کو دوستوں کا شبہ ہوتا تھا۔ میرے والد صاحب کا ایک شخص جانی دشمن مدرسہ ہی میں رہتے تھے، ہر وقت آبروریزی کی فکر میں رہتے تھے لیکن جب والد صاحب کے یہاں آتے تھے تو کھانے کا وقت ہو یا چائے کا، بہت شفقت سے ان کو شریک کرتے تھے۔ اللہ کی شان کہ والد صاحب کے صبر کا اثر پڑا اور وہ صاحب حضرت قدس سرہ کے یہاں سے بھی ایک مرتبہ معتوب ہوئے اور سخت معتوب ہوئے۔

یہ ناکارہ اس وقت میں اپنے حضرت کا کاتب تھا، ڈاک لکھ رہا تھا۔ میں نے ان کی بڑی اخلاص سے سفارش کی۔ حضرت کو سارے واقعات خوب معلوم تھے۔ حضرت نے بڑے تعجب سے ارشاد فرمایا تم بھی اس کی سفارش کرتے ہو۔ اس سیہ کار نے بڑے اخلاص سے عرض کیا تھا کہ **حضرت کی ناراضگی سے اس کا دین برباد ہو جاوے گا**۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میری اس سفارش سے میرے حضرت قدس سرہ کے چہرۂ انور پر انبساط محسوس ہو رہا تھا۔

نمبر۷: اپنے اکابر کے اس نوع کے واقعات بہت ہی کثرت سے میرے علم میں ہیں لیکن اس سے اوپر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کما ھو اھلہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی

سیرت بھی یہی بتلاتی ہے کہ **مخالفین کے ساتھ معاشرت اور برتاؤ میں تشدد نہ ہونا چاہئے۔ مخالفت کا اظہار دوسری چیز ہے جو شرعی حدود میں ضروری ہے لیکن مدارات دوسری چیز ہے۔**

بخاری شریف میں ابوالدرداءؓ کا ارشاد ہے کہ إنا لنكشر في وجوه اقوام وإن قلوبنا لتلعنهم کہ ہم بعض لوگوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں حالانکہ ہمارے دل ان کو لعنت کرتے ہیں، یعنی ان کے فسق وفجور کی وجہ سے دل سے نفرت ہوتی ہے مگر خندہ پیشانی سے دینی مصالح سے پیش آنا پڑتا ہے۔ **جب فاسق فاجروں کے ساتھ یہ حال ہے تو مسلمانوں کے ساتھ تو بطریقہ اولیٰ انبساط اور خندہ پیشانی مدارات سے پیش آنا بطریق اولیٰ معلوم ہوگیا۔** بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ارشاد ہے کہ خالط الناس ودينك لاتكلمنه ،یعنی لوگوں سے میل جول رکھو مگر اپنے دین کو زخمی نہ کرو۔ مطلب صاف ہے کہ **مدارات ضروری ہے مداہنت ہرگز نہیں چاہئے۔ یعنی ان کی خاطر میں کسی بے دین کی بات کو دینی کہنے لگو، یا ان کے خاطر میں ناجائز امور کے اوپر سکوت ,تو نہیں۔ لیکن یہی مطلب ہے کہ اپنے دین کو زخمی نہ کرو۔ مدارات اور چیز ہے ، مداہنت اور چیز ہے۔ اس میں فرق ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہئے۔**

اس جگہ بخاری شریف میں حضرت عائشہؓ سے ایک لمبی چوڑی حدیث نقل کی گئی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کی حاضری کی اجازت پر حضور نے فرمایا اجازت دے دو، بہت برا آدمی ہے۔ جب وہ حاضر ہوا تو حضور ﷺ نے بہت ہی نرمی سے اس سے باتیں کیں۔ جب وہ چلا گیا تو اماں جی [سے] کب سکوت ہو سکے تھا، عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس کے آنے سے پہلے تو آپ نے فرمایا تھا بہت برا آدمی ہے اور آنے پر ایسی گفتگو کی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ 'بدترین آدمی وہ ہے جس کو لوگ اس کی بدکلامی کی وجہ سے چھوڑ دیں'۔

حضورﷺ کا اس کی آمد سے پہلے برا آدمی کہنا یہ اپنے دوستوں کو متنبہ کرنا تھا کہ حضور کی اس گفتگو سے لوگ اس کو مخلص نہ سمجھ جاویں۔کوئی ایسی بات اس کے سامنے نہ کہہ دیں جو برے آدمیوں کے سامنے کہنی مناسب نہ ہو اور حضورﷺ کی گفتگو سے اس کو معتمد نہ سمجھا جاوے۔اسلئے **ایسے لوگوں کے متعلق اپنے لوگوں کو متنبہ کردینا اور چیز ہے۔** اور اپنے مخصوص لوگوں کو ضرور متنبہ کردینا چاہئے کہ فلاں شخص معتمد ہے،فلاں نہیں۔**لیکن سخت کلامی یا کوئی آبروریزی کی بات یا اس قسم کی کوئی چیز یہ سیہ کار ہرگز پسند نہیں کرتا۔اسی پر خود عمل کی کوشش کرتا ہے،اسی پر اپنے بڑوں کو پایا ہے،یہی اپنے دوستوں کو وصیت ہے۔**

میرا یہ خط راز نہیں اپنے مخصوص دوستوں کو دکھلانا چاہیں تو بہت شوق سے دکھلا دیں، بلکہ میرا تو دل چاہتا ہے کہ مختلف جماعتوں کے اکابر سمجھ دار [حضرات] کو ضرور دکھلا دیں۔شاید اس شدت میں جو آج کل اپنے یہاں پیش آرہی ہے کچھ کمی آجاوے،

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم،۶؍محرم الحرام ۸۹ھ

﴿125﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۷؍محرم الحرام ۸۹ھ [۲۵؍مارچ ۶۹ء]

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم، بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔احقر نے آپ کو گھر سے بولٹن کے پتے پر ایک لفافہ لکھا تھا۔اس کے بعد سہارنپور سے عبدالصمد کے خط پر اور عزیز محمد کے خط میں بھی کچھ لکھا تھا لیکن کئی روز سے آپ کا کوئی خط نہیں

آیا جس سے فکر ہے۔کل حضرت کو آپ کا خط ملا جس سے خیریت اور ملازمت کے شروع ہو جانے سے مسرت ہے۔

تمہارا رقم والا خط مل گیا تھا میں نے کئی روز ہوئے مولوی عبداللہ صاحب کو ان روپوں کی وصولی کیلئے لکھا تھا اور حاجی یعقوب صاحب کو ۶۰۰ ارسال کر دینے اور والدہ والے گھر بھیج دینے کیلئے اور ۵۰ چھوٹی خالہ کیلئے اور ۱۵۰ احقر کیلئے منگوائے تھےلیکن آج ۲۶/ مارچ تک ان کا کوئی جواب ہی نہ آیا۔ پتہ نہیں کیوں؟ بقیہ ۴۰۰ میں نے ان کے پاس امانت رکھنے کو لکھا تھا جیسا کہ میں اگلے خطوں میں بھی لکھ چکا ہوں کہ میرا جانا ابھی تک طے نہیں ہوا کہ ہوائی جہاز سے ہوگا یا بحری سے۔اگر بحری سے ہوا تو عبدالرحمٰن والے ۲۰۰ ملا کر ۶۰۰ ہوئے۔ بقیہ ۴۰۰ مجھے تلاش کرنے ہوں گے۔اور حضرت فرما رہے ہیں کہ اپنے پیسوں سے آؤ اور وہاں آکر اپنا کھاؤ اور سارا خرچ اپنے ذمے رکھو,اگر وسعت ہو تو آؤ ورنہ نہیں۔

مولوی اسماعیل حسان اور احقر فکر مند ہیں کہ اب کیا صورت ہوگی؟ اس لئے کہ وہاں کا خرچ بہت زیادہ ہے اس لئے کہ مہنگائی بے انتہا ہے اور انتظام آتا ہے نہیں اس لئے فکر میں ہیں۔آپ کے خط کا بھی کئی روز سے شدید انتظار ہے لیکن اس کے بھی کچھ آثار اب نظر نہیں آرہے ہیں اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے غیب سے کوئی مدد فرمائے ورنہ بصورت مجبوری کیا کر سکتے ہیں۔

بی بی کی طبیعت کیا خراب ہے؟ اس کی تفصیل اگر ہو سکے تو لکھیں۔احقر کا کچھ ارادہ گھر جانے کا بھی ہو رہا ہے کہ کچھ دنوں کے بعد گھر جا کر کوئی انتظام ہو سکے تو اس کی کوشش کروں۔اب دیکھئے کیا ہوتا ہے۔آپ کی صحت اور پریشانی کی طرف اکثر خیال لگا رہتا ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے آپ کی ہر نوع کی مدد فرماوے،آپ کو بہت زیادہ خوش وخرم رکھے اور آپ سے اپنے دین کا کام لے اور اپنے قرب سے آپ کو بیش از بیش نوازے۔

میرا کچھ کچھ خیال یہ ہورہا ہے کہ اگر حاضری مقدر ہے تو کچھ دنوں کیلئے اگر بسہولت ممکن ہوتو لندن آمد ہوجاوے تو آپ سے ملاقات بھی ہوجاوے اور کچھ دنوں آپ کے ساتھ رہ کر پھر واپسی ہوجاوے۔ احقر کی صحت بھی خراب ہی چل رہی ہے اس لئے بہت ممکن ہے کہ وہاں کی آب وہوا سے اللہ کرے صحت وقوت نصیب ہوجاوے۔ اس کیلئے اگر آپ کے ذہن میں کوئی صورت اس کی ہوسکتی ہواور اس کے متعلق کوئی انتظام ہوسکتا ہوتو آپ احقر کو بھی لکھیں اور حضرت کو بھی براہ راست لکھیں کہ کچھ دنوں کے واسطے اس کو یہاں ضرور بھیجیں لیکن میرے نام کے خط میں میرے خط کے جواب کے طور پر نہ لکھیں۔

اس کا خیال رکھیں اور یہ سب باتیں جب ہی ہیں جب تمہیں مناسب بھی معلوم ہو۔ اگر خدانہ کرے نامناسب معلوم ہوتو پھر مجھے مطلع فرماویں اور ارادہ ملتوی کردیں۔ لیکن براہ کرم احقر کے خطوط کا جواب جلدی دینے کی کوشش کریں۔ اس لئے کہ احقر کو انتظار بھی رہتا ہے اور فکر بھی۔ فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم سورتی، ۷ر محرم الحرام

شیخ جی بھائی طلحہ حسان سلام عرض کرتے ہیں۔

﴿126﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۷ر محرم الحرام ۸۹ھ [۲۵ر مارچ ۶۹ء]

عزیز گرامی قدرومنزلت عافاکم اللہ وسلم ورقاکم علی المراتب العلیا۔ بعد سلام مسنون، محبت نامہ جس پر روانگی کی تاریخ تو جناب نے تحریر نہیں فرمائی، دور کے خطوں پر تو ضرور ہونی چاہئے، البتہ میرے پہلے خط کی رسید ہے جس کے پہونچنے کی بہت مسرت ہوئی۔ اس کے بعد

جناب عبدالصمد صاحب کے خط میں ۲۸ ذی الحجہ کو ایک خط آپ کے نام لکھا اس کے بعد عزیز محمد سلمہ کے ایر لیٹر پر ۱/۴ [ایک چوتھائی] ۳ محرم کو لکھا, خدا کرے یہ سب پہونچ گئے ہوں۔

تمہارے اس محبت نامے سے جو کل پہونچا تمہارے اپنے کام میں لگ جانے کی خبر سے بہت مسرت ہوئی, اللہ مبارک کرے۔ اس سے بھی مسرت ہوئی کہ تمہاری وجہ سے مولوی ہاشم صاحب کو علیحدہ ہونا نہیں پڑا بلکہ اس مدرسہ کی ماتحتی ہی میں کام میں لگ گئے۔ امید ہے کہ حفظ قرآن کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا ہوگا۔ یہ تو بہت ہی مبارک سلسلہ ہے امید ہے کہ عربی فارسی کے سلسلے کا بھی کام شروع ہو گیا ہوگا۔

جن کاغذات کے فوٹو آپ لائے تھے ان کی اب اس ناکارہ کے لئے تو ضرورت ہے نہیں۔ اس لئے کہ اب ہر دن موت سے بہت ہی قریب ہوتا جا رہا ہوں۔ جتنے تم لائے تھے میرے لئے وہی بہت کافی تھے۔ ان کو کئی کئی دفعہ سنا, بقیہ کی جب تک تکمیل ہوگی یہ ناکارہ معلوم نہیں کس عالم میں ہوگا۔ البتہ الحاج خورشید عبداللہ صاحب کے متعلق فکر و خیال ضرور لگا رہتا ہے اس لئے کہ رمضان سے قبل ہی متعدد خطوط میں ان کے متعلق کچھ شکایات سننے میں آئیں اور حج کے ایام میں حجاز کے خطوط سے بھی ان کی ناراضگی معلوم ہوئی۔ اب امید ہے کہ وہ واپس آ گئے ہوں گے۔

ان سے کہہ دینا کہ ہم لوگ تو نجی خطوط اور بلکہ مطبوعہ اشتہارات تک میں گالیاں سنتے رہتے ہیں تم سے ایک خط کا تحمل نہ ہوا۔ **ایسی معمولی چیزوں میں آدمی کو اتنا متاثر نہیں ہونا چاہیے۔ دین کا کام نہایت اخلاص سے کرتے رہنا چاہیئے اگر دین کا کام اس وجہ سے کیا جائے کہ لوگ تعریفیں کریں تو اپنی محنت کو ضائع کر دینا ہے۔ برا کہنے والے اپنے کہنے کے عنداللہ ذمہ دار ہیں۔** رسالہ اعتدال ان کی یا کسی کی ملک نہ کریں، ملک میں تو اپنی ہی رکھیں، جس کسی کو دیں دیکھنے کے واسطے مستعار دیں اس لئے کہ تمہاری ملک میں رہنے سے زیادہ

لوگوں کو دیکھنے کا موقعہ مل جائے گا اور کوئی دوسرا لے لے گا تو اس کے پاس محبوس ہو جائے گا۔

تمہارا خواب تو کسی تعبیر کا محتاج نہیں۔ میرے قرب کے بجائے تم نے ہمیشہ دور ہی سے مجھ پر شفقت فرمائی، یہ تو تمہارے ہی اپنے معمول کا منظر تمہیں دکھایا گیا۔ ٹکٹ کے سلسلے میں میرے دریافت کرنے کا مقصد یہ تھا کہ کوئی صورت تمہاری طرف سے ایسی نہیں ہونی چاہئے جس سے کسی سے سوال سمجھا جاوے۔ بغیر سوال، بغیر اشراف نفس اگر وہ لوگ خود اصرار کریں تو مضائقہ نہیں۔ **سوال یا اشراف نفس سے جو مال حاصل ہوتا ہے اس میں برکت نہیں ہوتی اور بغیر سوال اور بغیر اشراف نفس کے جو مال حاصل ہوتا ہے اس میں برکت ہوتی ہے۔** تمہارے قرض کی طرف سے بہت فکر ہے، اللہ تعالیٰ جلد از جلد اس کو ادا کرا دے۔

اس ناکارہ کے سفر عمرہ کا مسئلہ اب تک بھی حل نہیں ہوا، معلوم نہیں کہ مقدر ہے یا نہیں، کچھ نہ کچھ اشکالات پیش آتے رہتے ہیں، اب یہ سن رہا ہوں کہ مولانا انعام الحسن صاحب وغیرہ احباب کی رائے میرے عمرہ پر جانے کی بھی نہیں ہے۔ ٹکٹ ویزہ وغیرہ میرا اور ابوالحسن کا اس وقت مکمل تھا اور اس وقت یہ بتایا گیا تھا کہ ساری چیزیں تیار ہیں روانگی کے وقت تجدیدی دستخطوں کی ضرورت ہوگی، مگر اب سن رہا ہوں کہ داخلہ پرمٹ وغیرہ سب دوبارہ مکہ سے منگوانے پڑیں گے، اس لئے میں نے سابقہ خط میں یہ لکھا تھا کہ اتنے میرا پہونچ جانا معلوم نہ ہو آپ ہرگز ارادہ نہ کریں۔

عزیز عبدالرحیم کے تو تین ٹکٹ آئے رکھے ہیں مگر عزیز موصوف کی نیت میں فتور ہے *یہ کچھ مجھے ایسی پٹی پڑھاتا ہے اور مصالح بتلاتا ہے کہ تیرے ساتھ جانا تو میرے لئے مناسب نہیں ہے تیرے جانے کے بعد بحرین وغیرہ سے انشاء اللہ پہونچ جاؤں گا،* **زندہ باد گجرات۔**

تمہاری اہلیہ کی بیماری کا واقعی بہت فکر ہے۔ میرے ذہن میں تو واقعی یہ تھا کہ تمہارے پہونچنے پر سارے امراض ختم ہو گئے ہوں گے اس لئے کہ طبی و ڈاکٹری اصول

متفقہ یہ ہے کہ اصل دافع مرض طبیعت ہے جب وہ ابھرتی ہے تو امراض دفع ہوجاتے ہیں اور جب وہ گرتی ہے تو جسمانی امراض بہت جدید جدید پیدا ہوتے ہیں۔ خود اپنی ذات پر بھی ہمیشہ اس کا تجربہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے اس کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ اس سے فرمادیں کہ براہ راست خط کا ارادہ ہرگز نہ کریں۔

اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں نیز مولوی ہاشم صاحب سے، اپنی کمیٹی کے ارکان سے بھی۔ یہ ناکارہ ان سب کیلئے اور آپ کے مدرسہ کیلئے دل سے دعا گو ہے۔ اللہ جل شانہ مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

۷/محرم الحرام ۸۹ھ مطابق ۲۶/مارچ، چہار شنبہ

﴿127﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵/محرم ۸۹ھ [۲/اپریل ۶۹ء]

عزیزم مولوی یوسف سلمہ، بعد سلام مسنون، ۲۴/مارچ کو تمہیں ایک ائر لیٹر لکھ چکا ہوں امید ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔ تمہاری والدہ کے افریقہ سے اور خالہ کے سورت سے عزیز عبدالرحیم کے نام شدید تقاضے کے خطوط پہونچے کہ ۱۲/پریل کو تمہاری ہمشیرہ اور ان کے شوہر بمبئی پہونچ رہے ہیں فوراً بمبئی جا کر ان کا استقبال کرو۔ وقت بہت تنگ تھا اور ریزرو کا وقت نہیں رہا تھا اس لئے وہ یکشنبہ دوشنبہ کی درمیانی شب میں فرنٹیر میل سے بندہ کے تقاضا پر سورت کیلئے روانہ ہوگئے۔

دوشنبہ کو حاجی یعقوب صاحب کا کارڈ عزیز مولوی اسماعیل کے نام پہونچا۔ اس

میں عبدالرحیم کے نام یہ پیام تھا کہ افریقہ کے جس جہاز کی تم نے تحقیق پوچھی ہے وہ ۵/اپریل کو بمبئی پہونچے گا، بہت قلق ہوا کہ ۲/اپریل کی غلط اطلاع پر سیکنڈ کلاس میں سفر کرنا پڑا۔ آج کی ڈاک سے عبدالرحیم کا لفافہ پہونچا۔ اس کو بھی گھر پہونچ کر اطلاع ملی ہے کہ جہاز پانچ کو آرہا ہے اور اس نے ۴ کو بمبئی پہونچنا لکھا ہے۔ چونکہ اس ناکارہ کے سفر حجاز کا مسئلہ ابھی تک طے نہیں ہوا اس لئے میں نے اس کو یہاں آنے کو منع کر دیا ہے کہ ۲۰/اپریل کو ایک جوابی کارڈ سے تحقیق کرلیں کہ اگر بندہ کا سفر طے ہو جاوے تو وہ بجائے یہاں آنے کے مجھ سے بمبئی مل لیں اور ملتوی ہو جاوے تو اس کے بعد یہاں آجاویں۔

اس نے یہاں آنے کی صورت میں اپنی اہلیہ کو دوبارہ ساتھ لانے کو لکھا ہے اس پر میں نے منع کر دیا کہ جب ایک بار تجربہ ہو چکا ہے کہ جب اس کا دل یہاں نہیں لگا تو دوبارہ اتنی مشقت اور خرچ کی ضرورت نہیں۔ اس کو میں نے آج کے خط میں یہ بھی لکھوا دیا کہ عزیز یوسف کی اہلیہ کے متعلق جو سعادت کی خبریں اب تک سننے میں آئی ہیں ان سے اس کے متعلق تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ شاید اس کا فقیروں کے گھر جی لگ جاوے البتہ یہ اشکال ضرور ہے کہ جب تمہاری اہلیہ گاؤں کی رہنے والی ہے اس کا دل نہیں لگا تو لندن کی شہزادی کا دل کہاں لگے گا۔ لیکن عزیز یوسف کی بیماری کے زمانے میں اس کے صبر وسکون اور رضا بر قضاء کے خطوط بندہ کے پاس اور عزیز یوسف کے پاس پہونچے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی۔ اس کو سلام مسنون کہہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کو صحت وقوت عطاء فرماوے۔

اس ناکارہ کے سفر کا مسئلہ ابھی تک طے نہیں ہوا۔ عزیز ان کی واپسی ۱۴ اپریل کو نظام الدین ہو رہی ہے اس کے بعد کچھ طے ہوگا۔ گرمی کی شدت شروع ہوگئی ہے اور اس کا اثر دوران سر کی صورت میں محسوس ہو رہا ہے لیکن علی میاں میرے ساتھ لے جانے پر بہت اصرار کر رہے ہیں اگر میرا سفر ہوا بھی تو عزیز عبدالرحیم میرے ساتھ آنے کا ارادہ نہیں کر رہا

ہے اگر چہ اس کے پاس تین ٹکٹ آئے ہوئے ہیں جن کا حال تمہیں بھی معلوم ہے مگر اس کا خیال ہے اور یہ صحیح ہے کہ بمبئی تا جدہ ہوائی جہاز سے جانے میں تقریباً پانچ ہزار کے قریب خرچ ہے۔ اس لئے اس کا اردہ میرے چلے جانے کے بعد عزیز مولوی اسماعیل کے ساتھ بحرین کے راستہ سے ہو رہا ہے۔

تمہیں بھی میں پہلے منع کر چکا ہوں کہ محض میرے جانے کی اطلاع سن کر جانے کا ارادہ ہرگز نہ کریں۔ پہونچنے کی خبر کے بعد اختیار ہے اگر چہ میرا مشورہ یہی ہے کہ ابھی ارادہ نہ کریں سابقہ قرضے ابھی بہت باقی ہیں۔ مدرسہ کا حرج بھی پہلے بہت ہو چکا ہے اگر حیات مستعار ہے اور مقدر ہے تو کبھی ساتھ سفر ہو ہی جائے گا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۸۹ھ، ۱۵؍محرم الحرام

از راقم سلام مسنون

﴿128﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۱؍محرم ۸۹ھ [۱۸؍اپریل ۶۹ء]

عزیزم سلمہ، بعد سلام مسنون، محبت نامہ مؤرخہ ۱۵؍محرم پنج شنبہ پہونچ کر موجب منت و مسرات ہوا۔ اس ناکارہ کے خط میں عمرہ کی نفی مجھے تو یاد نہیں۔ غالباً یہ ضرور لکھا ہوگا کہ بہت سے احباب ہند و پاک کے اس ناکارہ کے نہ جانے کے حق میں ہیں مگر حجازی احباب کے خطوط بھی بہت کثرت سے آرہے ہیں اور بعض حجاج بھی اپنے جہاز مؤخر کر رہے ہیں اس لئے میری تو خواہش یہ ہوگئی تھی کہ آخر ذوالحجہ یا شروع محرم میں چلا جاؤں مگر قانونی مشکلات

سے تم بھی خوب واقف ہو روز روز نئی نئی چیزیں پیدا ہو رہی ہیں اس وجہ سے یہ لکھ دیا ہو گا کہ معلوم نہیں مقدر ہے یا نہیں۔ اپنی سیئات سے تو امید کم ہے۔

ڈیوز بری کے اجتماع کی خبر سے بہت مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ نہایت خیر و خوبی کے ساتھ پورا فرماوے۔ حافظ پٹیل صاحب کی حج سے بخیر واپسی سے بہت مسرت ہے اگر ملاقات ہو یا خط لکھیں تو بندہ کی طرف سے حج و زیارت پر مبارک باد پیش کر دیں اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔ یہ بھی لکھ دیں کہ عزیزم مولوی انعام اور دیگر مبلغین کے خطوط جو مکہ مکرمہ سے بہت کثرت سے آئے جن میں آپ کی مساعی جمیلہ اور تبلیغی کام میں انہماک [کی خبریں تھیں ان] سے بہت ہی مسرت ہے۔ اللہ مبارک فرماوے، حاسدین کے شرور سے حفاظت فرمائے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہارے یہاں درجہ حفظ شروع ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے اور تمہارے لئے صدقۂ جاریہ بناوے۔ تمہارے لئے اور تمہارے مدرسہ کیلئے دل سے دعا گو ہوں۔ اس سے بھی مسرت ہے کہ عربی فارسی کی کتابوں [کی] آمد پر یہ بھی شروع ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے۔ تمہارے مدرسہ وغیرہ کی تعمیر [کا] حال میرے خط میں تو نہیں تھا مگر عزیز عبدالرحیم کا جو آج ہی پہونچا۔ اس میں تمہارے خالہ کے نام خط کے حوالہ سے تھا کہ تم آج کل تعمیر میں مشغول ہو۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے، کام کرنے والوں میں اخلاص عطا فرماوے اور مدرسہ کو ہر نوع کی مادی اور روحانی ترقیات سے نوازے۔

تم نے درجہ حفظ میں جو گیس کا حال لکھا اس سے بڑی حیرت اور فکر و قلق ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تمہاری اور سب دوستوں کی ہر نوع کے حوادث سے حفاظت فرماوے۔ آئندہ کے لئے اس حجرہ میں جس کے نیچے گیس کی مشین ہے بود و باش سے بہت اہتمام سے احتراز کیا جاوے اگر وہاں کے حالات مناسب ہوں تو بندہ کے خیال میں اس حجرہ کو سب طرف بلا کیواڑوں کے دروازے کھول کر خوب ہوادار بنا دیا جاوے۔

جناب ابراہیم پاشا صاحب بھوپالی کے مقدمہ سے بہت ہی فکر وقلق ہے اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرماوے۔ آیت کریمہ اور درود شریف کی کثرت کی تاکید کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپیل میں ان کو کامیاب فرماوے۔ اپیل کی تاریخ کے وقت آیت کریمہ کا ختم اگر مدرسہ میں کرادیں تو بہت مناسب ہے۔ آیت کریمہ اور درود شریف کی ان کو بہت تاکید فرماتے رہیں۔

تم نے اپنے ٹکٹ اور غیبت کی تنخواہ کے متعلق جو کچھ کیا بہت اچھا کیا اپنی تنخواہ میں سے اس ناکارہ کے حصہ کی رقم نہ یہاں بھیجیں اور نہ کہیں اور، بلکہ اس وقت تو تمہارا قرضہ مقدم ہے جو حقیقت میں میرا ہی قرضہ ہے اور اس میں جو ادا کرو گے وہ بھی گویا میرا ہی ہدیہ ہے۔ قرضہ کے بعد تمہاری اور اہلیہ کی ضروریات سے اگر واقعی زائد ہو تو مجھے تمہارے ہدیہ قبول کرنے سے انکار نہیں۔

اس ناکارہ کا مکہ مکرمہ کا پتہ مدرسہ صولتیہ پوسٹ بکس نمبر۱۱۴ مکہ مکرمہ ہے مگر ابھی تو جانا ہی طے نہیں کہ مقدر ہے یا نہیں اور اگر جانا ہے تو کب۔ اگر اسباب مساعد ہو گئے کاغذات کی تکمیل ہوگئی تو ابھی تک تو ۲۵ اپریل تک خیال ہے۔ اس لئے کہ اس ناکارہ کو تنہا سفر بہت مشکل ہے اور علی میاں کو مدینہ یونیورسٹی کے اجتماع کی ۱۰ صفر کی دعوت ملی ہے اگر ان کے ساتھ جانا نہ ہوا تو اس ناکارہ کو تنہا سفر بہت مشکل ہے یہ تو معلوم ہو گیا ہوگا کہ عزیز عبد الرحیم ۳۱ مارچ سے اپنے گھر گیا ہوا ہے۔ میں نے اس کو منع کر دیا ہے کہ جب تک میرا سفر یا التواء طے نہ ہو یہاں نہ آویں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۲۱ محرم، ۸۹ھ

از راقم سلام مسنون، ایک ضروری بات یہ ہے کہ محمد کے ہاتھ احقر نے دو کتابیں بھیجی تھیں، ایڈیٹر فاران مولوی موسیٰ کیلئے ایک اشاعت اسلام اور دوسری شہادت الاقوام۔

وہ محمد نے پہونچائیں یا نہیں اور مولوی موسیٰ کے کچھ پیسے بچے ہوئے ہیں، اس کا کیا کیا جاوے، ان سے معلوم کرلیں ان کو خط لکھا تھا مگر کوئی جواب نہیں آیا۔ حضرت اقدس مدظلہ کا جانا بظاہر طے شدہ ہے و الأمر بيد الله ، اور تو کیا عرض کروں، احقر کا پاسپورٹ بھی بن گیا ہے دیکھیں آگے کیا ہوتا ہے۔ دعاء کی درخواست ہے کہ سیئات مانع نہ بنیں۔ قاری صاحب وغیرہم سے بھی سلام مسنون۔

﴿129﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبد الرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۱ر محرم ۸۹ھ [۱۸ر اپریل ۶۹ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، کل کی ڈاک سے تمہارا بمبئی سے لکھا ہوا کارڈ ملا۔ تم نے لکھا کہ تین خط اس سے پہلے لکھ چکا ہوں مگر تعجب ہے کہ جواب نہیں ملا۔ اس سے حیرت ہے کہ تم تک کوئی خط نہیں پہنچا۔ تمہارے ہر خط کا جواب لکھ چکا ہوں۔ ایک لفافہ بھی بھیج چکا ہوں جس میں حکیم عبد الرشید اور ڈاکٹر اسماعیل کے پرچے بھی تھے۔

پرسوں کی ڈاک سے عبد الحفیظ کی ایک رجسٹری تمہارے نام آئی تھی میں نے تو اس خیال سے کھولی تھی کہ میرا کوئی پرچہ اس میں ہوگا میرے نام کا تو کوئی پرچہ اس میں نہیں ملا۔ مولوی یونس، حسان، ابو الحسن، حبیب اللہ کے نام پرچے تھے جو ان تک پہنچا دیئے گئے۔ تمہارے نام کا پرچہ اس خط کے ساتھ ارسال ہے۔ نیز شبیر انگار کا بھی لفافہ آیا تھا اس میں بھی ایک پرچہ تمہارے نام تھا وہ بھی ارسال ہے۔ تمہارے پتے کا کارڈ اس لئے نہیں بھیجا گیا کہ لفافہ پہلے سے تیار رکھا تھا۔

اس سے مسرت ہوئی جو حاجی دوست محمد نے بتلایا کہ بغیر کفالت نامہ کے پی فارم

پاس کر دیں گے۔تم نے بجائے بمبئی سے ٹکٹ خریدنے کے عبدالحفیظ کے ٹکٹ کے استعمال کی جو مصلحت بتلائی ہے اس میں ایک لفظ لکھا ہے کہ اگر اس کے دام واپس بھی کرنے پڑے تو جلدی نہیں۔ یہ 'اگر' تو میری سمجھ میں نہیں آئی۔ اپنی طرف سے تو اشرافِ نفس نہیں ہونا چاہئے۔بے طلب اگر اللہ تعالیٰ کچھ عطا فرمائے تو مضائقہ نہیں۔

دونوں ٹکٹ میں فرق بھی ۷۰۰ کا نہیں ڈیڑھ ہزار کا ہے۔سعودی ٹکٹ تقریبا پانچ ہزار کا آتا ہے اور ہندی ساڑھے تین ہزار میں۔ اس کے علاوہ وہاں کے قیام کا مسئلہ بھی مشکلات کا ہے۔ بغیر حج کے ضابطہ کی اجازت تو صرف پندرہ یوم کی ہی ہوتی ہے, آگے مقدر۔اس لئے مشورہ تو یہی ہے کہ مولوی اسماعیل کے ساتھ بحرین سے آویں لیکن یہ حکم نہیں جس طرح مناسب سمجھیں۔

شوق سے تمہارے ساتھ جانے میں میرے لئے تو سہولت ہے ہی اگرچہ خود میرا مسئلہ ابھی تک طے نہ ہوسکا۔اس لئے کہ قانونی دشواریاں ہر ہر قدم پر آرہی ہیں۔بمبئی والے اپنی رائے پر چلتے ہیں، مکہ والے اپنی رائے پر۔میرے تقاضوں پر کل مکہ سے تار آیا جس میں انہوں نے میری جدو جہد کے بغیر میرا ویزہ بھیج دیا۔مگر ویزہ کی ضرورت نہ تھی, داخلہ پرمٹ کی تھی۔اسی کے متعلق بار بار لکھا گیا مگر بھیجا نہیں۔اللہ جانے جانا مقدر ہے یا نہیں۔

عزیز یوسف کی رقم موصول ہونے سے بہت مسرت ہوئی۔عزیز یوسف کا خط میرے پاس بھی آیا تھا مگر جواب کا ابھی تک وقت نہیں ملا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل۔۲۱؍محرم

اہلیہ اور خالہ اور جدید مہمانوں سے سلام مسنون

130

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۷ر محرم ۸۹ھ [۱۴ر اپریل ۶۹ء]

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہاری اہلیہ کی بیماری نے بہت ہی متفکر بنادیا۔ ۶ ماہ تمہاری بیماری نے پریشان رکھا۔ اس سے نجات ملی تو اہلیہ محترمہ کی بیماری کا فکر سوار ہوگیا۔ اس ناکارہ کے سفر کا مسئلہ ایک ماہ سے زیر بحث ہے۔ بار بار تاریخیں تجویز ہوتی ہیں اور ملتوی ہوتی ہیں۔ اب آخری تجویز ۲۶ر اپریل کو دہلی سے طیارہ سے اور ۲۹ کو بمبئی سے ہے۔ عزیز عبدالرحیم بھی ساتھ جانے کی کوشش میں لگا ہوا ہے مگر کاغذات ابھی تک نہ میرے مکمل ہوئے اور نہ اس کے اس لئے آئندہ خط لکھنے میں جلدی نہ کریں اگر روانگی ہوئی تو انشاءاللہ بمبئی سے کوئی اطلاع کردوں گا ورنہ التواء میں اطلاع تو ہو ہی جائے گی، اس کے بعد کوئی خط لکھیں ۔عزیز عبدالرحیم کے خط سے تمہاری تعمیری مصروفیات معلوم ہوکر بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے۔ مدرسہ کی ہر نوع سے مدد فرماوے اور باحسن وجوہ انجام کو پہونچاوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۲۷ر محرم

131

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۹ر محرم ۸۹ھ [۱۶ر اپریل ۶۹ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت تمہارا کارڈ پرسوں کا لکھا ہوا آج پنج شنبہ کو ملا۔ کل بھی تمہارا کارڈ ملا تھا اس کا جواب لکھوا چکا ہوں۔ میں نے جس دن تمہیں خط لکھا تھا جس میں ساتھ چلنے کی اجازت لکھی تھی تو اسی دن حاجی یعقوب کو بھی خط لکھ دیا تھا کہ عزیز عبد الرحیم کا ٹکٹ بھی اسی جہاز سے خرید لیں۔ اگر ہنڈی خرید ا جاسکے تو بہت اچھا ہے کہ اس میں اس کو ڈیڑھ ہزار کا نفع ہے اور اگر وہ کسی وجہ سے نہ ہوسکتا ہو تو پھر اس کے بعد جو سعودی ٹکٹ آیا ہوا ہے اسی کی بنا پر ۲۹ کے جہاز میں سیٹ بک کرالیں۔ آج صبح بھی ان کو ایک رجسٹری بھیجی ہے تمہارا کارڈ آنے سے پہلے۔ ان کو مکرر یہی مضمون لکھ دیا ہے۔

یہ تو میں پہلے تمہیں لکھ چکا ہوں کہ دہلی سے ۲۶ کی سیٹیں بک ہو چکی ہیں اس کی تو اطلاع آچکی ہے اور امید ہے کہ بمبئی سے بھی ۲۹ ہی کی ہوگئی ہوں گی, جس کی اطلاع ابھی تک نہیں [آئیز۔ تمہارے سب کاغذات مکمل ہو چکے ہیں اور تمہارا ٹکٹ پاسپورٹ وغیرہ سب بمبئی رجسٹری ہو چکے۔ اب تو بحرین کا ارادہ مولوی اسماعیل نے بھی ملتوی کر دیا ہے۔ انہوں نے بھی بمبئی تا جدہ بحری جہاز سے ارادہ کیا ہے۔ اگر چہ اس میں کرایہ تو زیادہ ہے لیکن سہولتیں بہت ہیں۔

تم نے لکھا کہ جب تک اس ناکارہ کا قیام ہے تمہارا بھی قیام رہے, میں تو گھر سے فالتو ہو گیا۔ ۔۔۔تم محترمہ کو اتنی طویل مدت کیلئے کہاں چھوڑ سکتے ہو اور پھر تمہارے ساتھ امراض کا [بھی] ایسا سلسلہ ہے کہ مجھے بھی ڈر لگتا ہے۔ تمہاری ہمشیرہ اور بہنوئی سے بھی سلام مسنون۔ میرے یہاں کے قیام میں دو چار دن کو آجاتے تو بہت اچھا ہوتا۔ بمبئی کے مختصر قیام میں کہ سفر کا سہم مسلط ہوگا کیا ملاقات کا وقت ملے گا۔ البتہ اس کے خسر اور اہلیہ کا خط آیا تھا۔ اس میں اہلیہ کی بیماری کا ذکر تھا۔ تمہارے متعلق بندہ کا خیال یہ ہے کہ ۲۵ کی صبح کو بمبئی چلے جاؤ تو اچھا ہے, تا کہ اس میں کسی قسم کی کمی رہ گئی ہو تو پوری ہوسکے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم اسماعیل، ۲۹ رمحرم

میں بھی منگل کو آرہا ہوں، بدھ کو پہنچوں گا۔

از: مولانا محمد اسمٰعیل صاحب:

محترم مولوی عبدالرحیم صاحب زید مجدہ! بعد سلام مسنون، کئی دن سے تمہیں خط لکھنے کا ارادہ کررہا تھا مگر آج کل مشغولیت ہی بہت زیادہ ہے۔ صبح کا پورا وقت اوپر ہی گذرتا ہے اور شام تک چلنے پھرنے کی بھی ہمت نہیں ہوتی۔ ہمراہ ایک پرچہ ارسال ہے۔ احمد داؤد جی بدات کے تار پر بہت جلد ابھی ظہر کی نماز سے پہلے لکھا ہے اور بعد نماز ان پر لکھ رہا ہوں۔ اگر تمہارا جی چاہے تو یہی پرچہ پیش کردینا۔ جلدی میں کوئی بڑا پرچہ بھی نہیں ملا ورنہ کسی دوسرے پرچہ پر اچھی طرح لکھ کر پیش کردینا اور اس طریقہ پر ہو کہ کسی کو خبر نہ ہو۔ اتنی تکلیف فرماویں۔

دعاؤں میں فراموش نہ فرماویں۔ خدا کرے کہ سیآت مانع نہ بنیں اور یہ سفر مبارک اللہ جل شانہ محض اپنے فضل وکرم سے مقدر فرمادے۔ فقط والسلام

احقر محمد اسماعیل، ۲۹/محرم

﴿132﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳/صفر ۸۹ھ [۲۰/اپریل ۶۹ء]

عزیزم مولوی حافظ قاری محمد وسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، ایک خط تمہیں ۱۵/ذی الحجہ کو لکھا تھا جو تمہاری سابقہ تحریر کے موافق کہ عید بولٹن کروگے بولٹن کے پتے سے لکھا تھا۔ خدا کرے کہ مل گیا ہو اس کے بعد دوسرا پرچہ ۲۸/ذی الحجہ کو جناب عبدالصمد صاحب کے ائرلیٹر پر لکھا تھا جس میں لندن کے آمدہ ایک اشتہار کا بھی ذکر تھا۔ تم نے تو ایک ابتدائی خط کے علاوہ جو جاتے ہی لکھا تھا پھر کوئی خط نہ لکھا۔ مشاغل کی کثرت یقیناً ایسی ہے کہ جس میں تم

معذور ہو، تلافی مافات میں کہاں وقت ملے؟

اس ناکارہ کے عمرہ کا مسئلہ ابھی تک مشوروں ہی میں پھنس رہا ہے اسلئے بندے نے اگلے خط میں لکھ دیا تھا کہ اتنے بندے کا مدینہ پاک پہونچنا معلوم نہ ہوجائے اس وقت تک محض سنی سنائی باتوں پر ہرگز ارادہ نہ کرنا بلکہ میری رائے تو یہ ہے کہ میرے پہونچنے کی خبر پر بھی جلدی ارادہ نہ کریں اگر حاضری مقدر ہے تو انشاء اللہ دو چار ماہ تو وہاں قیام ہوگا ہی۔

تمہارا بہت زیادہ حرج ہر نوع کا ہو چکا ہے۔اس لئے دوبارہ جلدی مناسب نہیں، انشاءاللہ زندگی ہے تو ملاقات کسی نہ کسی وقت ہو ہی جائے گی۔اگر خدانخواستہ حاضری نہ ہوسکی تو زندگی باقی ہے تو ماہ مبارک یہاں گذارنے کا ارادہ رکھیں۔اہلیہ کی بیماری کی خبر سے فکر وقلق ہے۔اللہ کی ذات سے قوی امید تو یہی ہے کہ اب اسے صحت تامہ ہوگئی ہوگی۔اس لئے کہ قلبی مسرت بدنی امراض کے زائل کرنے میں بہت معین ہوتی ہے۔بندے کی طرف سے سلام مسنون اور دعوات کے بعد تمہارے پہونچنے پر مکرر مبارک باد۔مولوی ہاشم صاحب سے سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۲۳ رصفر ۸۹ھ

﴿133﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: اپریل ۶۹ء [محرم/ صفر ۸۹ھ]

عزیزم قاری یوسف متالا سلمہ، بعد سلام مسنون، حامل عریضہ تمہارے مخلص آئے۔ ان کے ہمراہ ۵ نسخے انگریزی اعتدال کے بھیج رہا ہوں یہ خیال پڑتا ہے کہ پہلے بھی شاید بھیج چکا

ہوں۔تمہاری اور تمہاری اہلیہ کی اور عزیزہ خدیجہ کی خیریت کا شدت سے انتظار ہے۔ یہ پہلے لکھوا چکا ہوں کہ بہت ہی ردوقدح کے بعد یکم مئی کو حجاز کی روانگی ہے۔خدا کرے کہ میری سیئات مانع نہ بنیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم محمد علی

ازمحمد علی، بعدازسلام مسنون درخواست دعا

﴿134﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰/صفر ۸۹ھ/ ۲۷/اپریل ۶۹ء

عزیزم سلمہ، بعد سلام مسنون، تمہارا ایک محبت نامہ سہارنپور میں تقریباً ایک ہفتہ ہوا پہونچا تھا۔جس میں تم نے وہاں کی لائبریری کیلئے کچھ کتابوں کی خواہش لکھی تھی۔میری تو عین تمنا تھی کہ کوئی کتب خانہ وقف ایسا ہو جاوے جس میں فضائل کی کتابیں اور دیگر ضروری کتابیں بطور وقف کے رہیں۔میں نے اس وقت خط مولوی نصیر صاحب کے حوالے کر دیا تھا اور تقاضا کر دیا تھا کہ بحری ڈاک سے جتنے پیکٹ دس دس نسخوں کے بن سکتے ہوں میری سب کتابوں کے دس دس نسخے بھیج دیں۔

بار بار تقاضا کرنے پر کتابیں تو ان کے قول کے موافق روانگی کے دن روانہ ہوگئی تھیں، جس کا بل بھی انہوں نے کتابوں کے ساتھ بھیج دیا تھا اور اس کی ایک نقل بھی مجھے دے دی تھی جو اس خط کے ساتھ ارسال ہے۔کتابیں تو میری طرف سے وقف ہیں ان کی تو کوئی قیمت نہیں محصول کے متعلق تم نے لکھا تھا کہ میں کمیٹی سے لے بھیج دوں گا اگر کمیٹی والے بسہولت دے دیں تو ضرور لے لینا,اور اس کے بعد اس کو بھیجنے کی ضرورت نہیں میری طرف

سے تم اپنے قرضے میں قبول کر لینا۔

یہاں بمبئی پہونچ کر تمہارا دوسرا خط ملا۔ جو حاجی یعقوب صاحب کے واسطے سے عبدالرحیم کے نام تھا۔ اس میں کوئی جواب طلب بات تو ہے نہیں، البتہ تمہاری اہلیہ کی شدید بیماری کی خبریں پہلے بھی سننے میں آئیں اور اب بھی سننے میں آئیں۔ مکی کے خط سے مزید تفصیل اور زیادتی معلوم ہو کر بہت ہی قلق اور فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے شفاء کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔

تمہارا خواب بہت مبارک ہے۔ تم نے لکھا کہ پہلے سے تو میں تیرے عمرہ کے لئے دعائیں کر رہا تھا لیکن تاریخ کے متعین ہونے کے بعد افسوس غالب ہو گیا۔ اس کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آئی کہ افسوس کی کیا وجہ ہوئی۔ تم اور فراق پر رونے کا کیا [مطلب] جب کئی ماہ پہلے فراق حاصل کر چکے ہو تمہارے لئے میرا ہندوستان میں ہونا اور حجاز میں ہونا دونوں برابر ہیں

تمہارے حجاز آنے کو تو میرا بھی دل چاہتا ہے بشرطیکہ سہولت کے اسباب پیدا ہو جاویں اس لئے کہ تم نے یہ بیان کیا تھا کہ لندن سے حجاز کی آمد و رفت بہت ارزاں ہے اور سہولت کے اسباب بھی وہاں سے بہ نسبت ہندوستان کے بہت ہیں۔ اگر یہ دونوں روایتیں صحیح ہیں تو میرے حجاز پہونچ جانے کے بعد ایک آدھ ماہ کے لئے جب سہولت ہو آ جانے میں مضائقہ نہیں مگر جلدی ہرگز نہ کریں۔

تمہارا خواب بہت مبارک ہے, کسی تعبیر کا محتاج نہیں۔ انشاء اللہ تم تو بہت دوڑ کر چل ہی رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ کامیاب فرماوے، ترقیات سے نوازے، اپنی رضا و محبت نصیب فرماوے، مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماوے، نامرضیات سے حفاظت فرماوے۔ تمہاری اہلیہ کی بیماری سے بہت ہی ڈر رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ میری طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت کر دیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ یہ

ناکارہ تمہاری صحت کے لئے دل سے دعا کر رہا ہے۔ انشاء اللہ تمہارے لئے دعا سے دریغ نہیں ہوگا۔ دل سے دعا کرتا ہوں اور انشاء اللہ کرتا رہوں گا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۲۷/اپریل ۶۹ء

135

از: حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۱/صفر ۸۹ھ/ ۲۸/اپریل ۶۹ء

عزیز القدر عزیز از جان، عافاکم اللہ وسلم، بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ پرسوں حاجی یعقوب صاحب نے آپ کا محبت نامہ مرحمت فرمایا۔ حضرت اقدس کو سنا دیا گیا۔ حضرت نے احقر کے نام کا بھی سنا۔ نہایت عجلت میں یہ چند سطریں لکھ رہا ہوں۔ انشاء اللہ کل ۲۹ کو ساڑھے گیارہ بجے دوپہر روانگی ہے۔ اللہ جل شانہ عافیت کے ساتھ پہونچادے اور مکارہ سے حفاظت فرماوے۔

آپ کے محبت نامے سے بی بی کی علالت کی تفصیل معلوم ہوکر بہت ہی قلق اور رنج اور صدمہ ہوا۔ جس مالک نے یہ مرض عطا فرمایا ہے وہی انشاء اللہ شفاء بھی عطا فرمائے۔ **مقدرات پر راضی رہنا ہی ہم ضعیف بندوں کی بندگی ہے۔ رضائے مولیٰ از ہمہ اولی۔** اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے اس کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔

میں نے جو قرض کے بارے میں لکھا تھا وہ اس لئے لکھا تھا کہ ہم لوگوں نے جس وعدے پر لیا تھا اس کی وفا ضروری ہے۔ لیکن جب آپ کو اس وقت دقت ہے تو اب کیا کیا جاوے۔ اچھا آپ مکہ نمبر ۱۱۴ مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ حجاز سعودی عرب اور صوفی اقبال نمبر ۳۲

مدینہ منورہ کے پتہ سے مجھے یہ اطلاع دیں کہ آپ کب تک یہ قرض ادا کر سکتے ہیں۔ یا پھر میں کسی سے سال چھ ماہ کے وعدے پر لے کر فی الحال ادا کر دوں۔ مجھے مفصل مطلع کریں۔

اس سفر میں احقر کا ایک خاص مقصد یہ بھی ہے کہ مقامات مقدسہ میں قرض کی ادائیگی کی دعا بارگاہ الٰہی میں بہت ہی لجاجت اور الحاح کے ساتھ کروں۔ آپ بھی دعا کریں مالک میری دعاؤں کو اپنے مراحم خسروانہ سے قبول فرمائے اور میری سیئات سدراہ نہ بنیں۔ اور کیا عرض کروں؟ انشاء اللہ آپ کی طرف سے طواف اور صلوۃ وسلام اور دعائیں ٹوٹی پھوٹی اپنے سے زیادہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔

بھائی محمد علی قاسم موٹا افریقی (بہنوئی) گورا موٹا، غلام محمد چھوٹا، حاجی یعقوب صاحب، حاجی دوست محمد صاحب، مولوی غلام محمد، مولوی اسماعیل صاحبان، بھائی نورالدین، بھائی عبد الرحمٰن سلام مسنون عرض کرتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ مولانا کفایت اللہ صاحب حج کے لئے تشریف لے گئے ہیں ابھی واپس نہیں آئے ہیں۔ سنا ہے کہ ہفتہ عشرہ میں یہاں پہونچ جائیں گے۔ مہمانوں کا ہجوم بے انتہا ہے۔ فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی

۲۸/اپریل ۶۹ء

﴿136﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۷/صفر ۸۹ھ/۴/مئی ۶۹ء

عزیزم مولوی حافظ قاری محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، بمبئی سے ایک لفافہ تمہیں بھیج چکا ہوں جس میں ان کتابوں کی تفصیل بھیجی تھی جو مولوی نصیر الدین صاحب

نے بحری جہاز کے ذریعے سے بھیجی ہیں۔ خدا کرے وہ پہونچ گئی ہوں۔ تھوڑی سی کھجوریں اور بادام کی گری بھی ارسال ہے۔ کچھ حصہ اہلیہ محترمہ اور خسر صاحب کی خدمت میں ضرور پیش کردیں۔ مقدار کا تمہیں اختیار ہے۔

مقدرات کی تو خبر نہیں لیکن اس ناکارہ کا ویزہ رجب تک کا ہے اور عزیزان ابوالحسن عبدالرحیم کا ایک مہینے کا ہے جس میں توسیع کی کوشش تو ابھی سے شروع کردی ہے۔ ان دونوں عزیزوں کے متعلق ان کی اہلیہ کی وجہ سے تین ماہ سے زیادہ ٹھیرانے کا ارادہ نہیں ہے اگرچہ یہ دونوں دوست میرے ساتھ ہی قیام پر مصر ہیں لیکن یہ ناکارہ تو زندگی کے سارے مراحل طے کرچکا ہے، ان دوستوں کا ابھی بچپن ہے اور ان سے زیادہ ان کی زوجات کا مجھ پر بوجھ ہے۔

آج کی ڈاک سے لندن کے ایک صاحب کا خط آیا جو گجراتی میں تھا محض طلب دعا تھی۔ عزیز عبدالرحیم کے مشورے سے ان کے پتے کا ٹکڑا تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ ایک کارڈ اس پتے پر لکھ دو کہ تمہارا خط پہونچ گیا دل سے دعا کرتا ہوں، یہ بھی لکھ دینا اور دیگر احباب سے کہہ دینا کہ اس ناکارہ کو خط نہ لکھیں، جو سلام پیام کہنا ہو عزیز یوسف کو کہہ دیں۔ میں ہندوستان میں بھی سب سے یہی کہہ کر آیا ہوں کہ مجھے کوئی صاحب خط نہ لکھیں میری خیریت طلحہ سے معلوم کرتے رہیں۔ خط وکتابت کا وقت یہاں نہیں ملتا۔ البتہ تمہیں تو خط لکھنا انشاءاللہ میں نہیں تو عبدالرحیم کرتے ہی رہیں گے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۴؍مئی ۶۹ء

﴿137﴾

از: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۸؍صفر ۸۹ھ/ ۵مئی، ۱۹۶۹ء

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلم، بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ احقر بھی حضرت اقدس کی معیت میں ۲۹؍اپریل کو قبیل مغرب جدہ اور عشاء حدیبیہ میں پڑھ کر مکہ معظّمہ میں پہونچا۔ کل ۵مئی کو دو ہفتے کیلئے انشاء اللہ مدینہ منورہ حاضری ہوگی۔ دعا فرماویں اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے ادب وعظمت کے ساتھ یہاں کی حاضری کی سعادت نصیب فرماوے۔ آپ کی طرف سے طواف بھی کیا اور دعائیں تو ملتزم اور کعبۃ اللہ کا غلاف پکڑ پکڑ کر شاید اپنے سے زیادہ ہی کی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ قبول مقبول فرمائے۔

اس خط کا جواب اگر جلد لکھیں تو مدینہ منورہ صوفی اقبال کی معرفت لکھیں وہاں بھی انشاء اللہ آپ کی طرف سے صلوۃ وسلام عرض کرنے میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ بی بی کے احوال سے مطلع فرماویں، بمبئی میں آپ کا خط مل گیا تھا۔ اس کا جواب بمبئی ہی سے ارسال خدمت کر چکا ہوں۔ انشاء اللہ مل گیا ہوگا۔ حضرت اقدس نے آپ کے لئے کچھ تمر رطب مدینہ منورہ اور کچھ بادام اور ایک چھوٹا ڈرم زمزم ارسال کیا ہے وصول کر کے اس پر ضرور لکھ دیں۔ زمزم بھیجنے کے لئے احقر نے عرض کیا تھا تو حضرت نے فرمایا تھا کہ نہیں وہ بھی میری ہی طرف سے بھیج دے۔ اس لئے پھر حضرت نے ہی بھیجا ہے۔

حضرت اقدس کے نظام الاوقات تو مولوی جلاد صاحب سے معلوم ہو جائیں گے۔ احقر کو تو بالکل فرصت نہیں ملتی ہے, اس لئے ایک کارڈ ہی صرف بخیر رسی کا نرولی لکھا ہے اگر

آپ خط لکھیں تو نرولی اور افریقہ خیریت لکھ دیں اور سلام مسنون کے بعد لکھ دیں کہ سب کے لئے نام بہ نام دعا کر رہا ہوں لیکن خط کا وقت نہیں مل رہا ہے۔ والدہ کو تکلیف کر کے ایک خط لکھ دیں کرم ہوگا۔ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی

۵/مئی شب دوشنبہ، درحرم پاک

138

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۵/ربیع الاول ۸۹ھ/ ۲۱/مئی ۶۹ء

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، شدید انتظار میں تمہارا خط پہونچا۔ کئی دن سے تمہارے خط کا شدت سے انتظار تھا۔ ایک خط روانگی سے قبل سہارنپور سے لکھا تھا جس میں مولوی نصیر کو کتابیں بھیجنے کی تاکید اوراس کی تفصیل لکھی تھی۔ اس کے بعد بمبئی پہنچ کر دوسرا خط عزیز عبدالرحیم سے لکھوادیا تھا اس کے جواب کا بھی انتظار رہا۔ اس کے بعد مکہ مکرمہ پہونچنے کے بعد مولوی جلاد صاحب کے ہاتھ کھجوریں، زمزم اور بادام اور دستی خط بھیجا تھا اس کی رسید کا بھی انتظار ہے۔ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں مکارہ سے محفوظ رکھ کر ہر نوع کی ترقیات سے نوازے۔ تمہارے فیوض و برکات سے لندن کے احباب کو مستفیض فرماوے۔

تمہارے یہاں کے تبلیغی اجتماع کی خبر سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے، مقبول فرماوے۔ تمہاری مساعی جمیلہ کو مثمر ثمرات و برکات بناوے اور دونوں جہان

میں اس کا بہترین بدلہ عطا فرماوے۔ پاکستان کی جو جماعت امریکہ ہوتے ہوئے تمہارے یہاں گئی تھی وہ یہاں بھی آئی لیکن تمہارا تعارف مجھے تو معلوم نہ ہوسکا یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ وہ کسی اجتماع میں شرکت کرکے آئے ہیں, البتہ عزیز عبدالرحیم سے معلوم ہوا کہ ایک صاحب نے چلتے وقت عزیز عبدالرحیم کو تمہاری خیریت بتلائی۔ بعد میں بہت قلق ہوا کہ اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو تمہاری تفصیلات دریافت کرکے جی خوش ہوتا۔

فضل الرحمٰن صاحب کے اسلام قبول کرنے کی خبر سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے دین پر پختگی نصیب فرماوے۔تمہارا یہ خط کل پہونچا اگر امریکہ والی جماعت کے سامنے پہونچتا تو زیادہ اچھا تھا۔ وہ تین دین یہاں قیام کے بعد جمعہ کے دن مکہ مکرمہ روانہ ہوگئی اور وہاں سے پاکستان روانہ ہوگئی۔ اہلیہ کی خیریت کا بھی شدت سے انتظار تھا۔تمہارے خط سے اس کی خیریت سے بہت مسرت ہوئی۔ میری طرف سے سلام مسنون کے بعد صحت پر مبارک باد دے دیں۔اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔

تمہاری ملاقات کا اشتیاق تو مجھے بھی ہے مگر چونکہ بہت طویل سفر پہلے ہو چکا ہے جس میں مدرسہ کا حرج بھی ہو چکا ہے اخراجات بھی بہت ہو چکے ہیں ایسی حالت میں جلدی دوبارہ سفر تو مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ بالخصوص مدرسہ کے حرج کی وجہ سے, اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے کوئی صورت پیدا کردے تو اس کے لئے ہر چیز آسان ہے۔تمہارا خواب جس میں تم نے اپنے آپ کو برہنہ دیکھا ہے مبارک ہے۔تمہاری ترقی کی علامت ہے انشاءاللہ کسی وقت میں تجرد عن الدنیا اور تبطل الی اللہ حاصل ہوگا۔عورتوں کا پیچھے ہونا بھی انشاءاللہ اچھا ہے کہ دنیا تمہارے پیچھے لگ جائے گی یعنی دنیوی متاع تمتع۔ البتہ گیند سے کھیلنا پسندیدہ نہیں, معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری یکسوئی میں دنیا حائل ہوجاتی ہے۔اس میں مولوی عبد الرحیم ومولوی اسماعیل بھی شریک ہیں۔

تم نے اچھا کیا کہ مکان چھوڑ دیا, اب بھی جب تک سابقہ قرض ادا نہ ہو، جدید مکان لینے کی ضرورت نہیں۔ ادائے حقوق کیلئے ہفتہ عشرہ میں گھر ہو آیا کرو۔ **مدرسہ اور دار الطلبہ کی تعمیر کیلئے جد و جہد ضرور شروع کریں, اللہ تعالیٰ آسان فرماوے, تمہاری مساعی سے وہاں بہترین دینی مدرسہ شروع ہو جاوے, جس میں تفسیر و حدیث تمہاری برکت سے شروع ہو جاوے۔**

اس سے بہت قلق ہوا کہ ہاتھ میں اب تک ضعف کا اثر ہے, کچھ محنت اس سے نہیں ہوتی اور دیر تک لکھنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرماوے۔ مولوی ہاشم صاحب کی پاؤں کی تکلیف سے بھی بہت قلق ہوا, اللہ تعالیٰ ہی صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ معلوم نہیں تمہارے خسر صاحب چندہ کے لئے باہر جانے کا ارادہ کر رہے تھے اس کا کیا ہوا۔ ان کی خدمت میں بھی سلام مسنون کہہ دیں اور اپنی خالہ سے بھی, یہ ناکارہ ان دونوں کے لئے بھی دعا کرتا ہے۔

تم نے عزیز عبد الرحیم کے لئے ۱۵ پونڈ بھیجنے کے متعلق لکھا ہے لیکن یہ نہیں لکھا کہ کہاں بھیجے ہیں۔ اس ناکارہ کا قیام تو انشاء اللہ آخری رجب تک یہاں رہے گا, البتہ عزیز عبد الرحیم کے متعلق اتنی طویل غیبت گھر سے مناسب نہیں معلوم ہوتی, اس لئے خیال ہے کہ وہ پہلے واپس ہو جاوے تو اچھا ہے۔ کل شب میں مولوی اسماعیل بھی بحرین کے راستے سے بہت مشقت اٹھا کر یہاں پہونچ گئے۔ حسان بھی بمبئی تک ان کے ساتھ آیا تھا مگر اس کا ویزہ نہ ہو سکا اس لئے وہ بمبئی میں ٹھیرا ہوا ہے, کوشش میں لگ رہا ہے۔ ہمارے لئے آسان پتہ صوفی اقبال کی معرفت پوسٹ بکس نمبر ۳۲ مدینہ منورہ ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۲۱؍مئی ۶۹ء

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

تاریخ روانگی: ۷؍ربیع الاول ۸۹ھ/۲۳مئی ۶۹/ء

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ محبت نامہ حضرت شیخ کے نام آیا, پڑھ کر احوال سے واقفیت ہوئی۔ خدمت دین اور پھر انگلستان میں, مبارک در مبارک۔ شاید احقر آپ کے لئے اپنے سے زیادہ ہی دعائیں کرتا ہوگا کہ اللہ جل شانہ آپ سے اپنے دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت لے لے اور آپ کے صدقے میں ہماری بھی مغفرت ہو جاوے, وماذٰلک علی اللہ بعزیز۔ اس لئے کہ اپنی سیہ کاریوں کی وجہ سے اپنی ذات سے کسی خیر کے ظہور کی امید نہیں ہے۔ مغفرت ہو جاوے یہی غنیمت ہے۔

میں آپ کیلئے یہاں حاضری کی بھی بہت بہت دعائیں کر رہا ہوں, اللہ تعالیٰ آسان فرماوے، اسباب سہولت ارزاں فرماوے لیکن اتنی گذارش ضرور کروں گا کہ والدہ سے بھی اجازت ضرور حاصل کر لیں۔ اس لئے کہ مثل مشہور ہے کہ دودھ کا جلا ہوا چھاچھ میں بھی پھونکیں مارتا ہے۔ احقر نے بھی بڑی خوشامد کے اور لجاجت کے کئی خط لکھے اور بڑی مشکل سے اجازت حاصل کی تھی۔ اس لئے کہ وہ یہی لکھتی رہتی تھیں کہ مجھے تو تیری بیوی کا نہیں کسی کی جوان لڑکی کا فکر ہے اس لئے کہ مجھ تک شکایتیں آئی ہیں کہ ان کو سمجھاؤ۔ اس لئے آپ بھی ضرور اجازت حاصل کر لیں۔

بی بی کی صحت سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ مکہ معظّمہ میں بھی اور روضۂ اقدس پر بھی آپ کی اور اس کی طرف سے صلوٰۃ وسلام اور آپ کے اور اس کے لئے دعائے صحت اہتمام سے کرتا رہا, اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔ کل شنبہ کو ایک عشرہ کے لئے مکہ معظّمہ روانگی ہے۔ پھر

مدینہ منورہ واپسی ہوگی۔ آپ کے ۱۵ پونڈ کے انتظار میں یہ خط روک رکھا تھا لیکن آج ۲۳ / مئی تک نہیں پہونچے۔ اس لئے آج اس کو ختم کر کے ڈاک کے حوالے کرر ہا ہوں۔

حضرت اقدس کے مزاج گرامی الحمدللہ بعافیت ہیں۔ دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ رہے ہیں۔ دعا فرماویں اللہ جل شانہ صحت و عافیت کے ساتھ تا دیر باقی رکھے۔ تقریباً ایک ماہ گھر سے آئے ہوئے ہو چکا کسی کا کوئی خط خیریت کا نہیں آیا، فکر لگا رہتا ہے۔ کل مولوی جلاد صاحب کا خط آیا۔ ان سے بعد سلام مسنون کہلوا دیں کہ حضرت اقدس سے عرض کر دیا گیا۔ سلام مسنون کے بعد دل سے دعا گو ہیں، اور کیا عرض کروں۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ، عبدالرحیم السورتی

۲۳ / مئی ۶۹ء جمعہ

﴿139﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۴ / ربیع الاول ۸۹ھ / ۳۰ / مئی ۶۹ء

عزیزم مولوی یوسف صاحب متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، ۲۱ / مئی کو ایک ائر لیٹر تمہارے محبت نامے کے جواب میں مدینہ پاک سے ارسال کیا تھا۔ خدا کرے کہ مل گیا ہو اس سے قبل مولوی محمد جلاد صاحب کے ہاتھ کچھ کھجوریں اور زمزم وغیرہ تمہیں بھیجا تھا۔ جس کے متعلق ان کے خط سے پہونچنا معلوم ہو گیا تھا۔ تمہاری کوئی رسید ان کے متعلق نہیں پہونچی تھی۔ تم تو اپنے مدرسہ کی تعمیر کے سلسلے میں مشغول بہت ہو گئے لیکن یہ نا کارہ تمہیں اکثر یاد کرتا رہتا ہے اور تمہارے لئے دل سے دعائیں بھی کرتا رہتا ہے۔

جن صاحب کی معرفت یہ خط [بھیج رہا ہوں] یعنی معصوم ابراہیم صاحب [ان] کو میں نے اپنی عادت کے موافق یہ لکھا ہے کہ تم سے خط و کتابت رکھیں اور ہو سکے تو ملاقات بھی کر لیں۔ اگر ان کا کوئی خط پہونچے تو ان کی طرف خصوصی توجہ کریں۔ مدینہ پاک میں تو اس ناکارہ کی طبیعت بہت اچھی رہی لیکن مکہ مکرمہ آنے کے بعد کچھ گرمی کا اثر معدے پر ہوا۔ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرماوے۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ یہاں کا ڈاک خانہ کسی قسم کا پوسٹل آرڈر قبول نہیں کرتا۔ اس لئے اگر عبدالرحیم کو کوئی پونڈ بھیجو تو سادے قسم کے جس پر ڈاک خانہ وغیرہ کی کوئی قید نہ ہو۔ [اس لئے کہ] وہ عام طور پر صرافوں میں ۲/۱ء ۱۰ [ساڑھے دس] ریال میں ایک پونڈ بدل جاتا ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۳۰ر مئی ۶۹ء

اپنی اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ ان کی صحت کے لئے بھی دل سے دعا گو ہے۔ اللہ جل شانہ صحت کاملہ، قوت تامہ عطا فرماوے۔ خط لکھو تو اپنے خالو اور خالہ صاحبہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

از مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

از احقر عبدالرحیم بعد سلام مسنون و گذارش دعا، ہم لوگ ۲۵ر مئی کو مکہ مکرمہ آ گئے ہیں۔ انشاء اللہ ۵ر جون کو پھر مدینہ منورہ واپسی ہوگی۔ آپ کے مرسلہ پاؤنڈ اب تک نہیں پہونچے۔ نہ ہی گھر سے کوئی خط خیریت کا ملا نہ ہی والدہ کا کوئی خط آیا ہے۔ اگر آپ خط لکھیں تو سب کو خاص طور پر والدہ کو سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی گذارش کر دیں۔ آپ کے لئے کئی طواف بھی اور بار بار بلکہ ہمیشہ ملتزم پر دعائیں اور روضۂ اقدس پر صلوٰۃ و سلام بھی عرض کرتا رہتا

ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔ تمہارے مدرسہ کو بھی دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرماوے۔

مولوی اسماعیل بھی ۱۹ مئی کو بحرین سے پہونچ گئے ہیں۔ سلام مسنون عرض کرتے ہیں اور دعاؤں کی گذارش کرتے ہیں۔ بی بی اور اس کے والدین اور محمد سے سلام مسنون کہہ دیں اور مولوی ہاشم سے اور مولوی جلاد سے بھی بشرط سہولت سلام مسنون۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی

۳۰ر مئی ۶۹ء

﴿140﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۷ر ربیع الاول ۸۹ھ/ ۲ر جون ۶۹ء

عزیزم مولوی حافظ قاری محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، کل کی ڈاک سے تمہارا [خط] مدینہ پاک سے واپس ہوکر عزیز عبدالرحیم کے نام مکہ مکرمہ میں پہونچا تھا۔ جس میں ۱۴ پونڈ بھی تھے۔ تم نے براہ راست خط نہ لکھنے کا جو عذر لکھا اور اس کے ساتھ عزیز عبد الرحیم کو لکھا کہ میرا خط سنا دیجئے۔ ان دونوں میں تو کوئی فرق نہ ہوا میرے نام کا خط بھی تو وہی سناتا اور وہی جواب لکھتا۔ بہرحال تم ان لوگوں میں سے ہو کہ بغیر خط کے بھی تمہارا خیال اور تمہاری یاد حرج کرتا رہتا ہے۔

تمہارے مدرسہ کی تعمیر کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ باحسن وجوہ اس کی تکمیل فرماوے۔ تم نے یہاں آنے کا ارادہ لکھا۔ کل ایک صاحب موٹر سے لندن سے آئے تھے، ان کا نام تو اس وقت یاد نہیں ان کو دیکھ کر تو تم بہت ہی یاد آئے کہ ان کے ساتھ آجاتے تو

بہت ہی سہولت ہوتی۔ میرا خیال یہ ہے کہ اگر آنے کا ارادہ ہے ہی تو دو ماہ میں آجاؤ۔ اس واسطے کہ ٦ ماہ تک قیام کا اندازہ صحیح نہیں کہ ہو سکے گا یا نہیں؟ البتہ جب آؤ اپنے مدرسہ کی رسید ضرور ساتھ لے کر آنا۔ اس ناکارہ کا قیام اگر ہو بھی تو عزیز عبدالرحیم کے متعلق اتنی طویل غیبت اپنے اہل سے گراں ہے۔ اس کی خالہ کا بھی خط آیا جس میں اپنی بیماری لکھی اور اس کی اہلیہ کی شکایت لکھی ہے۔

تم نے عزیز عبدالرحیم کے لئے مزید پونڈ بھیجنے کو لکھا ہے حالانکہ میں اس سے پہلے بہت شدت سے منع کر چکا ہوں کہ عبدالرحیم کے لئے بالکل کچھ بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ تمہارا قرض بہت اہم ہے، اسے جلد نمٹاؤ۔ بہرحال یہ پونڈ جو تم نے عبدالرحیم کیلئے بھیجے وہ قرض میں جاتے تو مجھے زیادہ مسرت ہوتی۔ اس کا ضرور لحاظ رکھا جاوے کہ پوسٹل آرڈر یہاں بالکل نہیں چلتا اس میں بڑی مشکل ہوتی ہے۔ البتہ معمولی پونڈ بازار میں عام طور سے بہت سہولت کے ساتھ تبدیل ہو جاتے ہیں۔

لنڈن سے جو صاحب موٹر میں آئے ہیں وہ آج تو جدہ گئے ہوئے ہیں اس وجہ سے ان سے بات نہ ہو سکی۔ دو چار روز یہاں قیام کے بعد مدینہ منورہ جائیں گے۔ ایک ہفتہ وہاں قیام کریں گے۔ خیال ہے کہ اگر وہ راضی ہو گئے تو کچھ کھجوریں اور زمزم ان کے ہاتھ بھی ارسال کروں گا۔ اس میں سے ۱۵ کھجوریں مولانا نصر اللہ صاحب کے تینوں صاحبزادوں کے پاس بھیج دیں جب وہ پہونچ جاویں اور ۱۰، ۱۰ کھجوریں مولانا خیر گامی، عبدالعزیز خان اور تھوڑا سا زمزم بھی ان دونوں کے پاس بھیج دیں۔ اس لئے کہ اس وقت بعد عصر جناب احمد پاڈیا افریقی صاحب تمہارا مرسلہ ہدیہ ۵ پونڈ اور عطر اور ان دونوں حضرات کی طرف سے بھی ہدیہ لائے ہیں اور ان دونوں کی رسید اور شکریہ بھی تمہارے ہی لفافے میں لکھوا رہا ہوں۔ اگر قریب ہوں تو دستی ورنہ ڈاک سے میرے خطوط پہنچا دیں۔

اس وقت لنڈن کے دو صاحب آئے ۔ان سے تمہاری خیریت اور تمہارے اور دوسرے احباب کے ہدایا پہونچے۔ان سے مسرت ہوئی۔ان دونوں کی رسیدیں اور شکریہ بھی تمہارے ہی لفافے میں لکھوارہا ہوں۔آج کی ڈاک سے ایک صاحب کا خط آیا تھا جس میں تقریباً چالیس آدمیوں کی فہرست بیعت کے واسطے لکھا تھا۔ چونکہ اس میں جواب کے لئے اور معمولات کے پرچے بھیجنے کے واسطے پوسٹل آرڈر بھیجے تھے۔ڈاکخانہ یہاں کسی قسم کی چیز قبول نہیں کرتا۔اگر پونڈوں پر نام نہ ہوں تو وہ عام طور سے صرافوں میں بے تکلف لئے جاتے ہیں مگر جیسا کہ تم نے بھی لکھا کہ راستے میں گم ہونے کا احتمال ضرور ہے۔ چونکہ اس میں پوسٹل آرڈر تھا اس لئے وصولی کے واسطے ایک صاحب کو دے رکھا ہے وصولی کے بعد اس کا جواب لکھوں گا اور ان کو تمہارا پتہ بھی لکھوں گا۔ پہلے بھی میں متعدد لوگوں کو تمہارا پتہ لکھوا چکا ہوں ان سب کی خبر گیری تمہارے ذمے ہے۔

معلوم نہیں مولوی یعقوب صاحب [نے] معمولات کے پرچے انگریزی میں طبع کرانے کا ارادہ لکھا تھا وہ طبع ہوگئے یا نہیں؟ چونکہ ان صاحب نے ۵۰ نسخے معمولات کے منگوائے تھے اور ۵۰ یہاں سے بھیجنا مشکل تھا اس لئے میں نے آج ہی مولوی نصیر صاحب کو لکھا ہے کہ وہ ۵۰ نسخے معمولات کے ہوائی جہاز سے ضرور اس پتے پر بھیج دیں اس لئے ضرور مطلع کریں کہ تمہارے پاس اردو، انگریزی، گجراتی کے معمولات کے پرچے ہیں یا نہیں؟ اور ہیں تو کتنے؟ گجراتی زبان میں معمولات کے پرچے حاجی غلام محمد صاحب نے طبع کرائے تھے انہوں نے سہارنپور بھی ۲۰۰ نسخے بھیجے تھے۔ان کا پتہ یہ ہے .... [گجراتی زبان میں پتہ درج ہے]....جن صاحب کا بیعت کے متعلق خط آیا تھا اور پوسٹل آرڈر کی وجہ سے ان کا جواب نہیں لکھا گیا ان کا پتہ یہ ہے ابراہیم احمد بسم اللہ، نمبر ۴ سیول ٹاؤن، ڈیوز بری یو کے۔

تمہاری اہلیہ کی بیماری سے بہت ہی فکر رہتا ہے۔تمہارے کل کے خط میں اس کے

متعلق کوئی ذکر تذکرہ نہیں ہے۔ میری طرف سے بہت اہتمام سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ تمہاری صحت کے لئے دل سے دعا گو ہوں۔ اس سے بہت قلق ہے کہ تمہارا ہاتھ اب تک بالکل اچھا نہیں ہوا، اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ اپنی خالہ صاحبہ اور خالو صاحب سے بھی بندے کی طرف سے سلام مسنون۔ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا رہتا ہوں اور روضۂ اقدس پر صلوۃ و سلام بھی کئی دفعہ عرض کر دیا۔

میں ۲۴؍مئی کو مکہ مکرمہ آیا تھا اب ۵؍جون پنج شنبہ کو دوبارہ مدینہ منورہ کا ارادہ ہے اور وہاں دو تین ماہ انشاء اللہ قیام رہے گا۔ عزیزان عبدالرحیم، ابوالحسن، مولوی اسماعیل اور دیگر احباب کی طرف سے سلام مسنون۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۲؍جون ۶۹ء

اسی وقت معلوم ہوا کہ عبدالرحیم کے پونڈ بینک نے واپس کر دیئے کہ یہ پوسٹل آرڈر ہیں، ایک دوست کے پاس ابھی بھیجے ہیں، خدا کرے کہ وصول ہو جاویں۔

﴿141﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۲۴؍ربیع الاول ۸۹ھ/ ۹؍جون ۶۹ء

ابی سیدی وسندی ومولائی حضرت اقدس مدظلکم العالی علینا الی ابدالآباد، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون پرسوں حضرت اقدس کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ پڑھ کر بے حد مسرت ہوئی کہ حضرت والا نے اس گندے اور پلید کی طرف سے صلوۃ وسلام پڑھا، اللہ جل شانہ حضرت والا کے ان احسانات عظمٰی کا دارین میں عظیم ترین اپنی شایان شان بدلہ

عطا فرماوے اور حضرت کو ان شفقتوں کے ساتھ تادیر عافیت کے ساتھ زندہ سلامت رکھے۔

پرسوں شام کو مولانا خیر گامی صاحب بھی تشریف لائے تھے اسی وقت حضرت کا مکتوب گرامی انہیں پہنچا دیا اور دوسرے صاحب عبدالعزیز خان جماعت میں گئے ہوئے ہیں واپسی پر انہیں بھی پہنچا دوں گا اور مولانا نصر اللہ صاحبؒ کے صاحبزادگان پر آج ایک لفافہ خط میں مذکورہ پتہ پر لکھ کر معلوم کرلوں گا کہ وہ اسی جگہ ہیں یا نہیں۔ جواب آنے پر انکا پرچہ بھی انشاء اللہ پہنچا دوں گا۔

اس سے پہلے خط میں بھی حضرت نے ایک صاحب [کے نام] حضرت کی طرف سے عریضہ لکھ دینے کو فرمایا تھا۔ ان پر بھی لکھ دیا تھا جن جن احباب کو حضرت والا نے مجھے ملنے کو فرمایا ان میں سے بعض بذات [خود] ملنے کو آتے ہیں اور بعض خط وکتابت کرتے ہیں۔ یہاں آنے پر حضرت والا کے مہمان سمجھ کر جتنا ہوسکتا ہے اکرام کرتا ہوں۔ جو کمی رہ جائے اللہ جل شانہ اسے معاف فرماوے۔ سہارنپور سے واپسی پر میں صرف آٹھ دس معمولات کے پرچے لایا تھا ان میں سے صرف تین چار ہیں۔ باقی گجراتی کے بالکل نہیں ہیں، انشاء اللہ گجرات سے منگوالوں گا۔

انگریزی کے پرچوں کے بارے میں عرض ہے کہ میں نے عزیز محمد سے معلوم کیا تھا تو اس نے بتایا کہ جن صاحب کو ترجمہ کرنے کو پرچہ دیا تھا انہوں نے کچھ دنوں کے بعد یہ کہہ کر کہ مجھے فرصت نہیں ملتی واپس کردیا چنانچہ میں نے وہ پرچہ محمد سے لے لیا کیونکہ اس میں حضرت نے دو تین جگہ کچھ ترمیم بھی فرمائی تھی اور میں نے تقریباً ۱۵ دن سے ہمارے یہاں کے وکیل پاشا صاحب بھوپالی کو دیا ہے امید ہے کہ انہوں نے ترجمہ کرلیا ہوگا۔ حضرت کی توجہ ہی کا اثر ہے کہ اس کی کچھ فکر پیدا ہوئی ورنہ محمد بیچارے کو یاد بھی نہ رہا تھا کہ مجھے یہ کام سپرد کیا گیا تھا۔ کل گذشتہ مولوی ۔۔۔ صاحب پر بھی خط اس سلسلہ میں لکھا ہے اگر وہاں سے

جواب نفی میں آوے گا تو پھر یہاں پر طباعت کیلئے پریس والوں کو پرچہ دے دوں گا۔

احقر کا چند دن میں انشاء اللہ حاضری کا پختہ ارادہ ہے لیکن دو راستے ہیں۔ ہوائی جہاز سے اور کار سے، صورت اول میں راحت وسہولت کے ساتھ جلد پہنچ سکتا ہوں لیکن کرایہ کار کی بہ نسبت زیادہ ہوگا اور کار سے آنے میں راستے کے مصائب کا تو خطرہ ہے لیکن ہوائی جہاز سے ارزاں ہے۔ مزید براں کار سے آنے کی صورت میں دو تین مولانا حضرات بھی ساتھ آنے کو تیار ہوئے ہیں جو غالباً ہوائی جہاز سے نہیں آسکتے۔ غرض ہوائی جہاز گراں ہے لیکن تکلیف کا احتمال کم اور راحت زیادہ ہے مگر یہ ساتھی شاید اس سے تیار نہ ہوں اور کار ارزاں لیکن تکالیف محتمل ہیں۔ خیر دو چار دن سے اسی کشمکش میں ہوں لہذا حضرت والا اس میں جو فیصلہ فرماویں انشاء اللہ اس پر عمل کروں گا۔

ذکر بالجہر اور تلاوت قرآن پر برابر پابندی ہے البتہ تلاوت کبھی ناغہ ہو جاتی ہے اور پاس انفاس اور مراقبہ پر دوزانو قبلہ رو بیٹھ کر کرنے کی پابندی نہیں ہوتی اور جیسا کہ حضرت والا نے تحریر فرمایا، نفس کا کید اس میں ضرور تھا کہ کبھی مدرسہ یا کسی اور دینی کام کی وجہ سے کبھی ذکر ناغہ ہوا اور کچھ ندامت ہوتی تو فوراً نفس کی طرف سے جواب ہوتا کہ یہ بھی تو دینی کام ہی ہے۔ انشاء اللہ اب ایسے کسی کام کی وجہ سے بھی ذکر ناغہ نہ ہوگا، دعوات وتوجہ فرماویں۔

حضرت والا نے مولانا عبدالرحیم صاحب کا خالہ وغیرہ کی تکلیف کی وجہ سے جلد واپسی کا احتمال لکھا ہے لیکن گذشتہ سال سے میرا تو ارادہ تھا کہ بھائی صاحب جب حجاز مقدس سے واپسی کا ارادہ کریں گے تو میں یہاں سے ٹکٹ بھیجوں گا کہ کچھ دن کیلئے تشریف لاویں پھر اگر بھائی صاحب کا جی یہاں لگ جاوے تو پھر یہیں قیام کرلیں کہ ان کے یہاں کے قیام سے ذکر کی فضا بہت اچھی بن سکتی ہے اور ذاکرین اچھے خاصے ہو سکتے ہیں لیکن قرض کا بار چونکہ اتنی سی عمر میں مجھ پر کافی بڑھ گیا اس لئے لکھنے کی ہمت نہ ہو سکی لیکن اب بھی اگر حضرت

اقدس کی رائے ہو اور بھائی صاحب کی خواہش ہو تو اتنے بوجھ کی اور ہمت کرلوں۔ لیکن پھر اس میں والدہ اور خالہ اور اہلیہ کا اشکال باقی رہتا ہے۔ خیر دعا فرماویں اللہ جل شانہ خیر کے اسباب پیدا فرماوے اور بارِ قرض سے سبکدوش فرماوے۔

اوپر میں نے جن احباب کے ساتھ آنے کا ذکر کیا ہے ان میں ایک تو مولانا محمد میاں صاحب خیر گامی ہیں جنہوں نے حضرت ہی سے دورہ حدیث پڑھا ہے اور ایک دوسرے مولوی ایوب صاحب سورتی ہیں، تیسرے صوفی علی اصغر صاحب ہیں جو کہ ذاکر شاغل ہیں، جناب قاضی عبدالقادر صاحب سے بیعت ہیں۔ دعوات وتوجہات فرماویں، اللہ جل شانہ بحسن عافیت سفر پورا فرما کر حاضری نصیب فرماوے۔ دعوات وتوجہات کا بہت ہی زیادہ محتاج ہوں۔ فقط والسلام

گدائے آستانہ عالی، محمد یوسف گجراتی،

۹؍جون، دوشنبہ ۶۹ء

﴿142﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲؍ربیع الثانی ۸۹ھ/ ۱۷؍جون ۶۹ء

عزیز گرامی قدر و منزلت! عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون، تمہارے دو ایر لیٹر بیک وقت ایک جمعہ کا ایک دوشنبہ کا بیک وقت پہنچے۔ ایک صاحب جن کا نام یہ ہے جناب سلیمان سعید آدم صاحب، [پتہ درج ہے]، (یوکے) تقریباً ۱۵ روز ہوئے اپنی کار میں آئے تھے اور انہوں نے یہ بتلایا تھا کہ کار ہی میں واپسی ہوگی۔ بہت ہی خوشی ہوئی اس لئے کہ میں نے سوچا تھا کہ ان کی کار میں زمزم اور کھجور اچھی مقدار میں رکھوا دوں گا۔ ان سے اجازت بھی

لے لی تھی اور انہوں نے بہت ہی مسرت کے ساتھ لے جانے کا وعدہ بھی کر لیا تھا، جس پر میں نے بہت ہی خوش خوش عمدہ کھجوریں بھی خرید لی تھیں اور ایک پلاسٹک کا ڈرم خرید کر تمہارے لئے زمزم بھی بھروالیا تھا۔

ان کا وعدہ ایک ہفتے میں واپسی کا تھا، روز ان کا انتظار بھی کرتا رہا، تلاش بھی کرتا رہا۔ معلوم ہوا کہ وہ جدہ چلے گئے تھے۔ وہ پرسوں آئے، انہوں نے کہا کہ کار میں جانے میں بڑی دقت ہوا سے تو میں نے یہاں چھوڑ دیا، اب میں خشکی کے راستے سے کار اور ٹرک سے جاؤں گا اس لئے زیادہ سامان نہیں لے جا سکتا، جس سے بہت ہی قلق ہوا۔ میں نے کھجوروں کا تھیلہ ان کے سامنے کر دیا تھا کہ اس میں سے جتنی آپ سہولت سے لے جا سکتے ہوں لے لیجئے۔ جس میں سے تقریباً ۵ کلو کے قریب لے گئے تھے کہ میں اپنے سامان میں باندھ لوں گا اور زمزم کو بھی وہ کہہ گئے تھے کہ یہ زیادہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس ڈرم کا اٹھانا میرے لئے مشکل ہوگا کہ مزدور نہیں ملتے، آپ چھوٹا ڈبہ جو دو تین ریال کا آتا ہے، ایسا خرید لیں جو میرے گلے میں آجاوے۔ میں نے کہا کہ آپ تو اس سے واقف ہیں، آپ ہی خرید لاویں جیسے میں آپ کو سہولت ہو اور ۳ ریال بھی ان کی خدمت میں پیش کر دیئے تھے مگر پرسوں سے پھر ان کا پتہ نہیں، کھجوریں تو وہ اسی وقت ساتھ لے گئے تھے، خدا کرے کہ پہونچ جاویں۔ زمزم کے متعلق معلوم نہیں کہ جا سکے گا یا نہیں؟

آپ کے پیسے عبدالرحیم کے نام بھی اور بندے کے نام جو ہدیہ سنیہ ۵ پونڈ اور عطر کی شیشیاں بھیجی تھیں پہونچ گئی تھیں اور ہمروزہ اس کی رسید شکریہ اور آپ کے احسانات قدیمہ وجدیدہ کا شکریہ لکھوایا تھا۔ **خوابوں کی طرف بالکل التفات نہ کیا کریں، اچھا خواب نظر آوے تو اللہ کا شکر ادا کریں۔ برا خواب نظر آوے تو تعوذ پڑھ کر بائیں طرف تھوک دیں، یہی حدیثِ پاک کی تعمیل ہے۔** اس ناکارہ کے متعلق تو بیسیوں خواب لوگ دیکھتے ہیں، مجھے

خواب بہت کم نظر آتے ہیں, میں تو کسی سے یہ بھی نہیں کہتا کہ میں نے خواب دیکھا۔

تمہارا پہلا خواب جس میں کوئی صاحب تقریر کر رہے ہیں اور حضور اقدس ﷺ کا جنازہ رکھا ہوا ہے، یہ تو ظاہر ہے کہ نبی کریم ﷺ کا جنازہ یہ حضور ﷺ کی سنتوں کا مردہ ہونا ہے اور حضور کا بار بار چہرۂ انور پر ہاتھ پھیرنا اس رنج وغم کا اظہار ہے جو مسلمانوں کی اس حالت سے روح اقدس پر ہو رہا ہے۔ تمہارا رنج وقلق تمہاری اس بے چینی کا اظہار ہے جو دین کی اس حالت پر تمہیں اکثر ہوتی رہتی ہے۔ تمہارا یہ خیال کہ انگریز کافر ہیں، یہ تخیلات ہیں۔ اللہ تعالیٰ دین کا احیاء فرماوے اور حضور ﷺ کو سکون نصیب فرماوے۔

تمہارا دوسرا خواب کتابوں کے درمیان میں بیٹھنا تو انشاء اللہ تمہاری علمی ترقی کی بشارت ہے۔ تمہارے قتل کا فیصلہ بظاہر بد دین لوگوں کی طرف سے تمہاری مخالفت ہے اور تمہارا زار وقطار گناہوں کو یاد کر کے رونا بہت مبارک ہے۔ تم نے لکھا کہ چار پانچ خط لکھ چکا ہوں۔ بندے کے خیال میں تو بندے کے نام دو خط اور ایک رجسٹری عبد الرحیم کے نام آئی ہے۔ تمہارے ہر خط کا جواب چاہے میرے نام ہو چاہے عبد الرحیم کے نام ہو، میں ہمروزہ لکھواتا ہوں۔

۱۵ پونڈ والی رجسٹری پہنچ گئی تھی۔ عبد الحفیظ کے نام کا کوئی خط [خود] اس کے نام نہیں آیا وہ بھی میرے ساتھ ہی ہیں، انکار کر رہا ہے۔ کہیں تم بھولے تو نہیں، عبد الرحیم کی رجسٹری میں ایک پرچہ عبد الحفیظ کے نام تھا۔ اہلیہ کے افاقے کی خبر سے مسرت ہے۔ خسر صاحب اگر ابھی تک موجود ہوں تو بندے کی طرف سے سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ ان کے لئے بھی دعاگو ہے۔ بھائی پاڈیہ ابھی تک یہیں موجود ہیں روزانہ ملاقات ہوتی ہے, شنبہ کے روز افریقہ جائیں گے۔

تم نے کھانے پینے کی چیزیں میرے پاس بھیجنے کے لئے منگوائی تھیں اس کا بالکل

ارادہ نہ کریں، یہاں کے احباب جو غیر ملکی چیزیں کھانے پینے کی لاتے ہیں میں ہرگز نہیں لیتا۔ رات ایک دوست شامی پنیر لائے تھے میں نے دوستوں کو بانٹ دیا اور بھی احباب کوئی چیز لاتے ہیں تو میں سختی سے روک دیتا ہوں۔ *وہاں مدنی چیزیں نصیب نہیں ہوتیں، اور یہاں بھی ہم کافروں کی چیزیں کھاویں؟* ۔ تمہارے لئے یہاں کی چیزیں بھیجنے کو بہت جی چاہتا ہے مگر لے جانے والا نہیں ملتا۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ خرید کردہ اشیاء اپنے استعمال میں لا کر اس کے دام بھیج دیئے۔ اگر چہ دام کی ضرورت نہ تھی، تمہارا کھانا تو میرا ہی کھانا تھا۔

اگر چہ میں پہلے خطوط میں یہ لکھ چکا تھا کہ یہاں آنے میں ہرگز جلدی نہ کرنا، سابقہ قرض مقدم ہے لیکن اب تو تمہاری ملاقات کا اشتیاق بڑھ ہی گیا اس لئے جب احوال مساعد ہوں تو دو تین ماہ میں ضرور آجاؤ۔ اگر ماہ مبارک کا میرا یہاں کا قیام پختہ ہو جاتا تو میں اس کا مشورہ دیتا۔ میری تو عین خواہش ہے مگر عزیز ابوالحسن کی شادی کہیں ہوئی ہے اور اس کے بغیر میرا رہنا مشکل, اور وہ بہت سی مصالح میری جانے کی بتلاتا ہے۔

دوسرے خط میں تم نے صلوۃ وسلام پر اظہار مسرت لکھا، اس کو تو تمہارا دل جانتا ہے کہ تمہارے لئے دعاؤں سے کبھی غفلت نہیں ہوئی چاہے تم نے کتنا ہی منہ پھیرا ہو۔ تم نے مولوی خیر گامی کا خط پہنچا دیا، بہت اچھا کیا۔ جناب عبدالعزیز صاحب کا بھی پہنچا دیا ہوگا۔ میں نے اس سے پہلے خط میں بہت سے لوگوں کو کھجوریں دینے کے متعلق تمہیں لکھا تھا اس کا منشاء تو وہی تھا جو اوپر لکھا کہ میرا ارادہ کار میں بہت ساری کھجوریں بھیجنے کا تھا، اس بنا پر لکھا تھا وہ بات تو اب ہوئی نہیں، لہذا کسی کو دینا مناسب سمجھو تو دیجیو ورنہ انکار کردیجیو کہ لانے والا نہ ملا۔

اگر مولوی نصر اللہ کے لڑکوں کا پرچہ اب تک نہ گیا ہو تو اس میں لکھ دیں کہ دوسرے خط میں بھی اس نے مزید سلام مسنون کے بعد لکھا ہے کہ تم سب کی طرف سے صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہوں یہ بھی لکھ دیں کہ سہارنپور کا سالانہ تبلیغی اجتماع ۲۶، ۲۷ مئی کو ہوا تھا اس میں

نظام الدین کے احباب کے ساتھ مولانا حامد میاں صدیقی نے بھی شرکت کی تھی، تقریر بھی کی تھی، بخیریت ہیں۔ اگر سابقہ پرچہ بھیج چکے ہوں تو ایک کارڈ پر یہ مضمون نقل کر کے بھیج دیں۔
جن احباب کو میں آپ سے ملنے کو لکھتا ہوں ان کے زیادہ اکرام کی ضرورت نہیں۔ معمولی اکرام ضیف کافی ہے۔ معمولات انگریزی کے پرچے چھپوانے کی ضرور کوشش کرو۔ اگر تمہاری آمد اکیلے ہو تو ہوائی جہاز سے معلوم ہوا ہے کہ دو ماہ واپسی کا ٹکٹ سستا ہوتا ہے اور رفقاء ہوں تو پھر کار سے۔ عزیز عبدالرحیم کے لنڈن سفر کے متعلق تمہاری آمد پر مشورہ ہو جائے گا، آگے کچھ لکھنے کا ارادہ اس لئے ملتوی کر دیا کہ عبدالرحیم کے لئے جگہ نہیں رہی۔

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم عبدالرحیم، ۱۷/جون ۶۹ء

﴿143﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۱۵/ربیع الثانی ۸۹ھ/ ۳۰/جون ۶۹ء

اس کے خط کی آرزو ہے اس کی آمد کا خیال کس قدر پھیلا ہوا ہے کاروبارِ انتظار
تشریف یاں نہ لاؤ پر نامہ برتو بھیجو مت لو خبر ہماری، اپنی خبر تو بھیجو

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، تم نے شروع شروع میں خطوط کے وہ زور باندھے اور ہر خط میں آؤں، آؤں کی صدا لگائی اور خطوط سے زیادہ ہر آنے والے نے تمہارے جلد پہونچنے کی اطلاع دی جس کی وجہ سے خواہ مخواہ تمہاری آمد کا انتظار شروع ہو گیا۔ میں نے تو

شروع میں بہت زور سے لکھا تھا کہ آمد میں جلدی نہ کیجیو اس لئے کہ تمہارا حرج اور خرچ بہت ہو چکا ہے مگر اس کے بعد جب یہ معلوم ہوا کہ میرا پاسپورٹ اکتوبر تک کا ہے اور اضافے کا حال معلوم نہیں کہ ہو سکے گا یا نہیں؟ اس لئے لکھ دیا تھا کہ آجاؤ اور جب آؤ تو اپنے مدرسہ کی رسید بھی لیتے آنا جب تک میں نہ لکھتا رہا تم آؤں، آؤں لکھتے رہے اور جب میں نے آؤ لکھا تو تم نے چپ کھینچ لی۔ أنأيته فدنى، أدنيته فنأىٰ

مجھے پانچ چھ دن سے تمہارے خط کا زیادہ انتظار تھا جب کہ علی میاں کے خط پر لفافے پر یہ لفظ دیکھا، جس کو آئے ہوئے ایک ہفتے سے زیادہ ہو گیا، کہ مولوی یوسف متالا بھی اس وقت آئے، تو میرا خیال تھا کہ تم علی میاں کے سفر کی تفصیل ضرور لکھو گے اس لئے کہ ان کے خط سے یہ شبہ ہو رہا تھا کہ وہ اس ایک ہفتہ کے بعد جو انہوں نے تبلیغ میں دیا ہے جلد روانہ ہو جائیں گے اور خط کے موافق ان کو روانہ ہوئے کوئی دن ہو چکے ہوں گے۔

اگر وہ اب تک وہاں موجود ہوں تو سلام مسنون کے بعد یہ پیام پہونچا دیں کہ آپ کے خط سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ آپ ۲۰/جون کے بعد جو جہاز ملے گا اس سے روانہ ہو جائیں گے، اس لئے میں نے آپ کے خط کا جواب لکھنؤ بھیج دیا۔ مولانا منظور صاحب کا خط جو صورۃً صوفی اقبال کے نام تھا اور معنیً میرے نام تھا ایک ہفتہ ہوا آیا تھا، جس کا جواب صوفی اقبال نے لکھا تھا۔ میں نے بھی اس میں ایک پرچہ آپ کے نام اور دوسرا مولانا منظور صاحب کے نام رکھوا دیا تھا اور یہ لکھوا دیا تھا کہ اس خط کو احتیاط سے رکھیں۔ علی میاں جب آجاویں تو ان کو یا محمد ثانی کو دے دیں۔

علی میاں کا بھی انتظار رہا کہ ان کا اس کے بعد کوئی خط نہ آیا جس سے یہ معلوم ہو کہ ان کا نظام کیا رہا؟ علی میاں کے اس خط میں مولوی نصر اللہ صاحب مرحوم کے تینوں صاحبزادوں کی اس وقت وہاں موجودگی لکھی تھی۔ تم سے بھی غالباً ملاقات ہوئی ہوگی اور میرا

پرچہ اس وقت نہیں تو بعد میں تم نے بھیج دیا ہوگا۔

ایک صاحب کا لندن سے خط آیا جن کا پتہ یہ ہے ان کو ایک کارڈ میری طرف سے لکھ دو:

Ali Bhai [پتہ درج ہے]:

' بعد سلام مسنون، تمہارا ایر لیٹر پہونچا یہ ناکارہ آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ مکارہ سے حفاظت فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے، اپنے حفظ وامن میں رکھے۔ درود شریف کی کثرت مقاصد کی کامیابی کیلئے بہت مفید اور مجرب ہے۔ کم سے کم پانچ تسبیحیں روزانہ پڑھا کریں۔ آپ کے قریب میرے ایک مخلص دوست مولوی محمد یوسف صاحب متالا جن کے ذریعہ سے یہ کارڈ بھجوا رہا ہوں اور ان کا پتہ یہ ہے (اس جگہ پتہ لکھ دیں) ان سے اہتمام سے ملتے رہا کریں اور خط وکتابت کم سے کم ضرور رکھیں'۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم عبدالرحیم، ۳۰/جون ۶۹ء

ازاحقر عبدالرحیم سلام مسنون وگذارش دعا

144

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵/ربیع الثانی ۸۹ھ/۳۰/جون ۶۹ء

عزیزم مولوی یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، جناب الحاج ابراہیم بسم اللہ صاحب کا ایک خط پہونچا اور اس کے ساتھ ۴۰ نفر کی ایک فہرست بھی پہونچی جو بیعت کے خواہشمند ہیں۔ میں نے انہیں یہ لکھ دیا کہ بہتر یہ ہے کہ عزیز یوسف کو لکھدو کہ وہ ایک شب

کے لئے تمہارے پاس آکر میری طرف سے تم سب کو بیعت کرلیں بشرطیکہ یہ سب ایک جگہ کے رہنے والے ہوں، یا ایک جگہ جمع ہوسکتے ہوں۔ اگر یہ حضرات بلاویں تو ایک شب کے لئے تکلیف کر کے ضرور ہو آویں اور اگر یہ نہ ہوسکتا ہو تو میں نے ان کو خط سے بیعت کا طریقہ لکھوادیا ہے۔

انہوں نے ایک پونڈ معمولات کے لئے بھیجا تھا یہاں اتنے ہیں نہیں اور یہاں سے اتنے بھیجنا بھی مشکل ہے اس لئے میں نے مولوی نصیر کو لکھ دیا ہے کہ بذریعہ ہوائی رجسٹری ان کے پاس بھیج دیں۔ مجھے تو یاد پڑتا ہے کہ پہلے مولوی یعقوب صاحب نے یا کسی اور صاحب نے لکھا تھا کہ لندن میں اردو کے اور انگریزی کے دونوں چھپ رہے ہیں اگر تمہارے علم میں ہو تو ان کو پتہ لکھ دو کہ وہاں سے منگوالیں ورنہ اردو کے تم اہتمام سے چھپوالو اس لئے کہ تمہاری دلالی سے لندن سے بیعت کی درخواستیں کثرت سے آنے لگیں۔

لنڈن سے جو صاحب کار میں آئے ہوئے ہیں جن کے متعلق میں نے پہلے خط میں بھی لکھا تھا وہ بھی کل یا پرسوں مدینہ منورہ جارہے ہیں اور ایک ہفتہ وہاں قیام کے بعد اپنی کار سے لندن واپس چلے جائیں گے۔ ان کے ہاتھ کچھ دانے کھجوروں کے بھیجنے کا خیال ہے اگر صحیح سالم پہونچ جاویں تو ان حاجی صاحب کے پاس (ابراہیم احمد) کے پاس بھی ۵۰ دانے بھیج دیں تاکہ ان دوستوں کو بھی ایک ایک تبرک میری طرف سے پہونچ جاویں۔

تمہیں ایک پرچہ لکھوا چکا ہوں امید ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔ جن احباب کو تمہاری طرف متوجہ کیا جاتا ہے ان کی خاص طور سے نگرانی تمہارے ذمے ہے۔ خط و کتابت سے ملاقات سے اپنے پاس بلا کر ان کی خیر خبر رکھیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم عبدالرحیم، ۳۰ رجون ۶۹ء

ازاحقر سلام مسنون وگذارش دعا، دعا گوہوں ودعاجو

﴿145﴾

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

از: جناب غلام محمد بھٹی صاحب

تاریخ روانگی: ربیع الثانی ۸۹ھ/ جون ۶۹ء

بخدمت جناب پیرومرشد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ، السلام علیکم, جناب کا خیریت نامہ جب جناب مکہ مکرمہ سے پاکستان کو روانہ ہوئے تھے ملا تھا۔ جناب کے ارشاد کے مطابق بندہ نے مولانا یوسف صاحب کو بولٹن میں جناب کا حکم پہنچا دیا تھا۔ جناب نے یہ بھی حکم کیا تھا کہ بندہ مولانا یوسف صاحب کے پاس جایا کرے۔ جناب کے حکم کی تعمیل کی جاتی ہے۔ بندہ تقریباً ہر ہفتہ میں بروز جمعہ اور اتوار کو حاضری دیتا ہے۔ بندہ کے تین بچے ہیں، محمود الحسن عمر ساڑھے سترہ سال، زینت النساء عمر دس سال، محمد عمر نو سال اور بیوی زینب بی بی، سب کبھی کبھی سلام عرض کرنے کیلئے جاتے ہیں۔

بندہ کو جو بھی تکلیفات اس دنیا فانی میں آتی ہیں وہ مولانا یوسف صاحب کو عرض کرتا ہوں, مثلاً بیماری کے بعد جوڑوں میں دردیں شروع ہوگئی تھیں [وغیرہ]۔ مولانا یوسف صاحب نے مکان لینے کیلئے ۲۰۰ پونڈ بطور قرض مانگا تھا۔ بندہ نے اسی وقت دے دیا۔ مولانا عبدالاحد صاحب جب ولایت اپنے مدرسہ کیلئے چندہ اکٹھا کرنے کیلئے آئے تھے، بندہ سے جتنی بھی مالی اور جانی خدمت ہوسکی کی۔ انہی کی مہربانی اور کوشش سے بندہ کو جناب کا مرید بننے کا فخر حاصل ہوا ہے۔

نہایت ہی مودبانہ عرض ہے کہ دعا کریں کہ بندہ مالی اور جانی اللہ کے نیک بندوں کی خدمت کرسکے۔ والدین، بیوی بچوں کے فرائض پورے کرسکے۔ اس کفرستان سے

نجات ملتے ہوئے پاکستان میں جائے رہائش، روزی بمع بال بچوں کے ہو جائے، قرض سے نجات مل جائے، دین اور دنیا بن جائے۔ آمین ثم آمین

دنیا کے تمام مسلمانوں پر اللہ پاک رحم کریں اور دشمنوں پر غالب ہوں۔ آمین ثم آمین۔ صحت اور روزی میں برکت کیلئے بھی دعا کریں۔ السلام علیکم

دعاؤں کا محتاج، جناب کا ادنی سا مرید

غلام محمد بھٹی

جواب از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۳؍جولائی ۶۹ء [۱۸؍ربیع الثانی ۸۹ھ]

اس سے قلق ہوا کہ مولوی یوسف نے آپ سے قرض لیا جب کہ آپ خود مقروض تھے تو ان سے معذرت کر دینی تھی، اس میں کوئی شکایت کی بات نہیں تھی، مجبوری تھی۔ میں آپ کے قرضہ کیلئے بھی دعا کرتا ہوں اور عزیز یوسف متالا کے قرض کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ عزیز مولوی عبدالرحیم کو بھیج دیا جاوے۔

﴿146﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۸؍جمادی الاولی ۸۹ھ/ ۲۲؍جولائی ۶۹ء

عزیزم سلمہ، بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے تمہارا ایر لیٹر پہونچا تھا جس میں ۱۹، شنبہ کی دوپہر کو چل کر اتوار کی شب میں جدہ پہونچنا لکھا تھا مجھ سے حماقت ہوئی اس خیال سے کہ اجنبیت میں تمہیں دقت نہ ہو اپنے بعض دوستوں کو جدہ لکھوا دیا اور ماموں یامین اور عزیز سعدی کو مکہ لکھوا دیا کہ اگر تم احرام میں ہو تو جدہ کے احباب تمہیں کار کر کے مکہ روانہ کر دیں۔

کاروالے کو مدرسہ صولتیہ کا پتہ بتلا دیں اور ماموں یامین کو لکھوا دیا کہ اگر وہ مکہ آویں تو تم ان کو کسی کے ذریعہ سے عمرہ وغیرہ سے فراغت کرا کر مدینہ منورہ کیلئے کار میں بٹھا دینا۔

جدہ کے بعض احباب تو اس رات میں مطار پر گشت کرتے رہے کہ جہاز کس وقت پہنچتا ہے اور ماموں یامین اور عزیز سعدی مستقل کار کرایہ کر کے اس طرح پر کہ اگر تمہارے ساتھ مکہ آنا ہوا تو یہ کرایہ ہوگا اور جدہ سے سیدھا مدینہ جانا ہوگا تو یہ کرایہ ہوگا۔ اخیری شب میں مطار پر پہونچے اور تمہیں خوب تلاش کیا اور چونکہ جہاز ان کے پہونچنے سے کچھ پہلے پہونچ گیا تھا اس لئے صبح کی نماز کے بعد جدہ میں بھی مختلف اڈوں پر اور جہاں جہاں احتمال ہوسکتا تھا تلاش کرتے رہے۔ بعد میں ان لوگوں سے جو مطار پر رات تھے معلوم ہوا کہ تم اس جہاز سے نہیں اترے۔

تمہارے نہ آنے سے زیادہ قلق اس کا ہوا کہ میرے خط کی وجہ سے ان سب کو رات بھر پریشان ہونا پڑا اور مستقل کار مکہ سے جدہ کی آمد و رفت کتنے میں ہوئی ہوگی، خیال تھا کہ التواء کی وجہ شاید خط سے معلوم ہو جائے مگر آج ۲۳ کا دن بھی گذر گیا اور ڈاک میں کوئی خط بھی نہیں ملا۔ اگر تم اس تاریخ پر آجاتے تو بڑی راحت رہتی، آئندہ تو مجھے لکھتے ہوئے شرم آوے ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

از احقر عبدالرحیم سلام مسنون وگذارش دعا

بقلم محمد اسماعیل، ۲۲ جولائی

﴿147﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۹؍ جمادی الاولیٰ ۸۹ھ/ ۲۳؍ جولائی ۶۹ء

ابی سیدی وسندی ومولائی حضرت اقدس مدظلکم العالی علینا الی ابد الآباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ بعد سلام مسنون، عرض اینکہ اس سے قبل ایک عریضہ ۱۸ جولائی بروز جمعہ کی روانگی پر مشتمل ارسال خدمت کر چکا ہوں ۔ امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔ لیکن اس کے بعد ساتھیوں کی بے انتظامی کی وجہ سے تاخیر ہوتی رہی اور کام مکمل نہ ہوسکا اور وہ تاریخ گذر گئی ۔ اس کے بعد ۲۴ ر جولائی جمعرات کو روانگی طے ہوئی مگر آج بدھ کی شام تک سیٹ کے ریزرو ہونے کی کوئی اطلاع نہیں آئی اس لئے جلدی میں ابھی شام کے وقت عریضہ تحریر کر رہا ہوں ۔ خدا کرے کہ آج ہی نکل جاوے۔

اس دفعہ بار بار نئی مصیبتیں پیش آرہی ہیں خدا کرے کہ بعافیت روانگی ہوجائے اور وہاں عافیت کے ساتھ طویل صحبت حضرت کی نصیب ہو۔ اسی لئے ایک سال کے بعد کی واپسی کا محکم ارادہ کرلیا ہے، خدا کرے وہاں تک کے قیام کی اجازت بھی مل جاوے۔ ان دو ہفتوں کی مسلسل عظیم الشان پریشانیوں کی وجہ سے طبیعت پر کافی اثر ہوگیا ہے۔ آج تو پیچش بھی شروع ہوگئی ہے۔

پریشانی ہی کی وجہ سے عریضہ بھی تحریر نہ کرسکا، نیز ایک وجہ یہ بھی ہوئی کہ امروز وفردا ہوتا رہا اس لئے سوچتا رہا کہ کوئی بات طے ہوجائے اور عریضہ لکھوں ۔ خیر دعا وتوجہ فرمائیں اللہ جل شانہ صبر واستقامت عطا فرما کر جلد حاضری نصیب فرماوے اور حضرت کی طویل صحبت نصیب فرماوے ۔ اور کیا عرض کروں ، باقی سب خیریت ہے دعا وتوجہات مبارکہ کا بہت ہی محتاج ہوں ۔ بھائی صاحب سے بھی سلام مسنون ودرخواست دعا۔ بھائی محمد کی طرف سے بعد سلام مسنون دعا کی درخواست ۔ فقط والسلام

گدائے آستانہ عالی

احقر یوسف

۲۳ ر جولائی ۔ ۱۹۶۹ء چہارشنبہ

﴿148﴾

از: جناب محمد حنیف املا صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: نامعلوم

قبلہ وکعبہ حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون عرض اینکہ احقر حضرت والا کی خیرو عافیت کا طالب ہے۔ دیگر عرض یہ ہے کہ احقر کئی سالوں سے یہاں مقیم ہے اور اب تک نفس وشیطان کی اطاعت میں زندگی گذاری ہے۔ اب دل چاہتا ہے کہ حضرت کا دامن پکڑ لوں تاکہ اب بقیہ زندگی اللہ اور اس کے سچے رسول ﷺ کا اتباع نصیب ہو۔ اس لئے حضرت والا کی خدمت اقدس میں عاجزانہ درخواست ہے کہ مجھے بیعت فرما کر اپنے زمرۂ ارادت میں شامل فرمالیں۔ امید ہے کہ میری درخواست قبول فرمائیں گے۔

دیگر احوال یہ ہے کہ احقر نے ایک خواب دیکھا ہے جس کی تعبیر حضورِ والا سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ **خواب:** بندہ مولانا یوسف صاحب کے پیچھے باجماعت نماز ادا کر رہا ہے کہ مولانا صاحب سے کچھ غلطی سرزد ہوگئی اور نماز پھر دہرانی پڑی۔ اس دوبارہ نماز میں بندہ دیکھ رہا ہے کہ ایک عالیشان ہال جس میں کشادہ زینے اس طرح لگے ہوئے تھے کہ سب سے اوپر والے زینہ پر کھڑے ہوئے لوگ نیچے والے زینہ پر کھڑے ہوئے لوگوں کو دیکھ سکیں۔ مولانا امامت کر رہے ہیں لیکن بجائے اس کے کہ مولانا صاحب کی پشت ہماری طرف ہو جیسا کہ امام کی پشت مقتدیوں کی طرف ہوتی ہے، اس نماز میں مولانا صاحب بندہ اور مقتدیوں کے مدمقابل کھڑے ہوئے جماعت کروا رہے ہیں۔ بندہ بحالتِ نماز اس فکر میں تھا کہ رکوع اور سجدہ کس طرح ادا کیا جائے گا۔ جبکہ مولانا صاحب کا سر اور ہمارا سر بحالتِ

رکوع اور سجدے کے ٹکرا جائے گا۔ اسی فکر اور بے چینی میں بندہ بیدار ہو گیا۔

فقط والسلام

آپ کا خادم محمد حنیف املا

جواب از حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ: عزیز عبدالرحیم کو بھیجا جاوے۔

عزیز یوسف سے کہیں کہ میری طرف سے نیابۃً بیعت کرلیں۔ پہلا جزء خواب کا تمہارے حق میں اچھا ہے۔ عزیز یوسف کے اتباع سے تمہیں دینی فائدہ پہونچے گا۔ لغزش تو بشریت سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے، تمہیں اور عزیز یوسف کو محفوظ رکھے۔ دوسرے جزء کی جو تعبیر مولوی۔۔۔صاحب نے دی وہ سمجھ میں نہیں آئی۔ بلکہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ عزیز یوسف کی تم دوستوں کی طرف خاص توجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی مبارک کرے۔ تمہارا خیال کہ رکوع سجدہ کس طرح ہوگا مبارک ہے۔ تمہارے دینی فکر کی علامت ہے۔ دوسرا پرچہ عزیز یوسف کو دیں۔

اس میں اس کو لکھیں کہ دوستوں کی طرف خصوصی توجہ تو بہت مبارک ہے ضرور ہونا چاہئے مگر نماز کو وساوس اور خیالات سے محفوظ رکھنے کی انتہائی کوشش ہونی چاہئے۔ یہ ناکارہ تمہاری ترقی درجات اور مکارہ سے حفاظت کے لئے ہر وقت دعا گو رہتا ہے۔ بمبئی کی کتابوں کی رسید کا شدت سے انتظار ہے۔

﴿149﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

تاریخ روانگی: ۳۰ / جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ / ۱۳ / اگست ۶۹ء

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر الحمد للہ بعافیت ہے امید ہے کہ حضرت اقدس کے مزاج

گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ حضرت اقدس سے رخصت ہوکر اگرچہ اب لمبی چوڑی باتیں بنانا بے کار ہے لیکن اپنے اوپر جو کچھ گذرنا چاہئے تھی وہ گذری اور گذر رہی ہے۔ اللہ ہی اپنے فضل وکرم سے حضرت اقدس کو صحت وعافیت کے ساتھ تادیر زندہ سلامت رکھے, اور خیر وعافیت کے ساتھ تاحیات حضرت اقدس کی معیت ورفاقت نصیب فرمائے رکھے۔ آمین

جدہ سے روانگی کے بعد جہاز ریاض ہوتا ہوا ظہران پہنچا۔ اور ظہران سے چھ میں دس کم پر چلا۔ لیکن راستے میں خراب ہوگیا جس کی وجہ سے واپس ظہران سوا سات پر پہنچا, اور ٹیلی فون سے بذریعہ ہوائی جہاز جدہ سے جدید پرزہ منگوایا[گیا] اور اس کو ٹھیک کرنے میں کافی وقت لگ گیا۔ عربی ساڑھے بارہ بجے ظہران سے روانہ ہوا اور ساڑھے پانچ پر بمبئی پہنچا۔ الحمدللہ حضرت اقدس کی دعاؤں سے خیر وعافیت کے ساتھ بمبئی پہنچ گیا۔ کسٹم سے بھی الحمدللہ بہت جلد فراغت ہوگئی۔

کسٹم سے فراغ پر کھوکھا بازار کی مسجد میں پہنچا تو صبح کی اذان میں دس منٹ باقی تھے۔ مولوی حسان، بھائی عبدالقدیر صاحبان سے ملاقات ہوئی۔ صبح کی نماز کے بعد حاجی یعقوب صاحب سے ملاقات کر کے ان سے چھ لے لئے, اور حضرت اقدس کے جملہ خطوط ڈالنے کیلئے ان کے حوالے کردیئے۔ اس لئے کہ ان تاجر حضرات کی ایک ایسوسی ایشن ہے اس وجہ سے ان کی ڈاک محفوظ طریقے پر روانہ کی جاتی ہے۔ اس لئے بجائے خود ڈالنے کے انہی کے واسطے کو زیادہ اچھا سمجھا۔

احقر نے مولانا منور صاحب کے نام کا گرامی نامہ اپنے پاس رکھ لیا تھا جو انشاء اللہ آج روانہ ہو جائیگا۔ احقر نے حاجی یعقوب صاحب کو دس روپئے بھی دے دیئے تھے کہ ایک تار احقر کی بخیر رسی کا حضرت کو دے دیں۔ امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔

بھائی ابوالحسن نے چلتے وقت یہ کہا تھا کہ مشین اور مصلے حاجی جی کے حوالے کردو۔

لیکن چونکہ مشین کے بارے میں احقر حضرت سے پوچھنا بھول گیا تھا اس لئے ان کے مصلے تو حاجی صاحب کے حوالے کر دیئے تھے لیکن حضرت اقدس کا مشین الحمدللہ محفوظ اپنے ساتھ ہی لے آیا ہے کہ جب جانا ہوگا اس وقت انشاء اللہ خود ہی لے جاؤں گا۔ بحرین کا ٹکٹ بھی حاجی جی کو واپس کر دیا۔

بمبئی سے روانہ ہو کر تین بجے بعد ظہر اپنے گھر بخیر و عافیت پہنچ گیا۔ معلوم ہوا کہ پانچ چھ روز [قبل] خالہ کی طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی, بلکہ خطرہ تھا کہ یہ آخری وقت ہوگا لیکن اللہ جل شانہ نے فضل فرمایا اور ڈاکٹر کے انجکشن لگانے کے بعد کچھ حالت ٹھیک ہوئی۔ اس کی اطلاع پر پرسوں ہی اہلیہ کو اس کے والد چھوڑ گئے ہیں۔ خالہ صاحب فراش ہیں, دوا علاج چل رہا ہے۔ سلام مسنون کے بعد دعا کی گذارش کر رہی ہیں۔ اہلیہ بھی سلام مسنون کے بعد دعا کی گذارش کر رہی ہے۔

احقر کا ارادہ انشاء اللہ ایک دو روز میں سورت کے ایک اچھے ماہر کے پاس جانے کا ہے۔ بس دعا فرماویں اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ, قوت تامہ عطا فرمائے, اور صحت و قوت کے ساتھ جب تک حضرت اقدس (اللہ جل شانہ تادیر صحت و عافیت کے ساتھ زندہ سلامت رکھے) کا سایہ عاطفت ہے احقر کو بھی خدمت والا میں پڑے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت! اللہ بہتر جانتے ہیں کہ اس نیت سے یہ سفر بھی کیا ہے۔ اور اس وجہ سے حضرت اقدس کی معیت مبارکہ کو مقامات مبارکہ میں ترک کیا ہے۔ لیکن اب میری طرف سے کون سفارشی بنے؟

مضی زمن والناس یستشفعون بی   فهل لی الی لیلیٰ الغداة شفیع

امید ہے کہ اپنی توجہات عالیہ اور التفات نظر و کرم میں اپنے اس سیہ کار ناقدرے خادم

کوفراموش نہ فرماویں گے جو اپنی دارین کی کامیابی ہی مالک الملک کے فضل وکرم کے بعد حضرت اقدس کی دعاؤں اور نظر کرم میں منحصر سمجھتا ہے اور جو باوجود اپنی نالائقی کے دل وجان سے اپنے شفیق ومربی، اپنے ماوائے دارین کا چاہنے والا اوران کی محبت کو ہی ذریعہ نجات سمجھتا ہے۔

امید ہے کہ دیرینہ شفقتوں سے اس خادم کی لغزشوں کو معاف فرماویں گے اوران چندسطروں کواحقر کی قلبی حالت سمجھیں گے۔ اللہ آپ کو صحت وعافیت کے ساتھ تادیر زندہ و سلامت رکھے اور دنیا وآخرت میں آپ کی رفاقت محض اپنے فضل سے نصیب فرماوے۔

احب الصالحین ولست منهم　　لعل الله یرزقنی صلاحا

روضہ اقدس پر دست بستہ صلاۃ وسلام۔　　فقط والسلام

سگ آستانہ عالی

عبدالرحیم السورتی، ۱۳/اگست ۶۹ء

﴿150﴾

از: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۰/جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ/ ۱۳/اگست ۶۹ء

روضہ اقدس پر دست بستہ سلام عرض کردیں

عزیز گرامی قدر ومنزلت مولوی محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ اپنی روانگی کے بعد کی تفصیل حضرت اقدس کے گرامی نامے میں لکھ چکا ہوں۔ ملاحظہ فرمالیں۔ آپ نے جو احقر کو۔۔۔ کا مشورہ دیا تھا جس کو میں خود بھی چاہتا تھا لیکن اب چھوٹی خالہ کی طبیعت بہت خراب ہو رہی ہے اس لئے قریب میں جانے کا موقعہ شاید نہ مل سکے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ دعا فرماویں اللہ جل شانہ سہولت کے اسباب پیدا فرمادے۔

طبیعت اچھی ہے۔ اور کیا عرض کروں؟ آپ کے قیام کا کیا ہو رہا ہے اس کے متعلق مطلع فرماویں۔ حضرت اقدس کے مزاج گرامی کے حالات سے بھی اطلاع دیتے رہیں۔ کرم ہوگا۔ روضہ اقدس پر بھی صلاۃ وسلام عرض کرتے رہیں۔ **حضرت اقدس کی صحبت کو بہت ہی غنیمت سمجھیں**

من نکردم شما حذر بکنید روزگارم بشد بہ نادانی

مولوی عبد الحفیظ صاحب، صوفی اقبال صاحب، خالہ جی، جناب محترمی قاضی صاحب، محسنم مولانا سعید خان صاحب، مولانا اسرار صاحب اور جملہ رفقائے کرام پرسانان حال سے، بھائی حبیب اللہ سلمہ سے سلام مسنون وگذارش دعا کے بعد صلاۃ وسلام کی گذارش ہے۔

ایک پیام مولانا منور صاحب کا روضہ اقدس پر عرض کرنے کا تھا وہ آپ کو لکھ کر دینا بھول گیا۔ وہ یہ ہے کہ کسی وقت عرض کر دیں:

’یاحبیب رب العالمین! یاشافع المذنبین! یارحمة للعالمین! کیف السبیل الی حضورکم؟ یانبی الله ترحم، یانبی الله ترحم۔ دل پھٹا جاتا ہے یا آقا، محبوب رب العالمین صلی الله علیه وعلی آله واصحابه واهل بیته وعلی جمیع اتباعه“

روضہ اقدس پر دست بستہ صلاۃ وسلام عرض کر دیں۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ عبد الرحیم السورتی

۱۳؍اگست ۶۹ء

روضہ اقدس پر صلاۃ وسلام

﴿151﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: جناب عبدالقادر صاحب

تاریخ روانگی: ۴؍ جمادی الثانی ۸۹ھ/ ۱۷؍ اگست ۶۹ء

عنایت فرمایم جناب عبدالقادر صاحب سلمہ، بعد سلام مسنون، جناب کا مرسلہ عطیہ ایک پاؤنڈ عزیز مولوی یوسف سلمہ کی معرفت پہونچا تھا۔عزیز موصوف ۲ اگست کی شب میں سیدھا مدینہ منورہ پہونچا تھا چونکہ عزیز موصوف کو ہمارے سفر کا علم نہیں تھا۔اس روز اس ناکارہ کا مکہ طائف وغیرہ کا سفر طے تھا اور عزیز موصوف بھی مع رفقاء کے اس سفر میں شریک رہا، تقریباً ایک عشرہ بعد سفر سے واپسی ہوئی۔اس لئے آپ کے عطیہ کی رسید وشکریہ میں بھی تاخیر ہوئی۔اللہ جل شانہ آپ کے عطیہ کی اپنی شایان شان دونوں جہان میں بہترین جزائے خیر مرحمت فرماوے، جان ومال میں برکت عطا فرماوے، اپنی رضا ومحبت عطاء فرماوے، مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماوے، نامرضیات سے حفاظت فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے۔ یہ ناکارہ تمہارے لئے دعا بھی کرتا ہے اور تمہاری طرف سے روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام بھی عرض کرتا رہتا ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۱۷؍ اگست

﴿152﴾

از: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۹؍ جمادی الثانیہ ۸۹ھ/ ۲۲؍ اگست ۶۹ء

از نانی نرولی: روضہ اقدس پر دست بستہ صلاۃ وسلام

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ احقر گذشتہ سہ شنبہ کو بخیر و عافیت بعد ظہر تین بجے گھر پہنچ گیا تھا۔ اور بدھ کو ایک عریضہ ائر لیٹر حضرت اقدس کے نام لکھا تھا جس میں پتے والے پر تمہارے نام بھی مضمون تھا۔ نیز بمبئی میں حاجی یعقوب صاحب کو دس روپئے بھی دے دیئے تھے کہ احقر کی بخیر رسی کی اطلاع بذریعہ تار حضرت اقدس کو کر دیں۔ انشاء اللہ انہوں نے تار بھی دے دیا ہوگا اور حضرت اقدس کو مل بھی گیا ہوگا۔

عزیزم کیا عرض کروں یہاں آکر ایک مصیبت میں میں گرفتار ہو گیا۔ چھوٹی خالہ کی طبیعت میرے آنے کے بعد تین مرتبہ بہت زیادہ خراب ہو چکی۔ تین چار روز ہوئے بالکل امید نہیں تھی لیکن اللہ پاک نے فضل فرمایا کہ پھر سنبھل گئی۔ میں باوجود روزانہ ارادے کے سورت نہ جا سکا۔

کل پھر کسی طرح گھر سے چلا ہی گیا۔ ارادہ تو ڈاکٹر آر کے ڈیسائی کے یہاں جانے کا تھا لیکن مولانا تقی الدین صاحب تشریف لائے تھے انہوں نے حکیم سعد رشید جو بمبئی کے مشہور طبیب حکیم اجمیری صاحب کے صاحبزادے ہیں ان کے یہاں جانے کا مشورہ دیا۔ کل صبح ان کے یہاں حاضر ہوا تھا انہوں نے نبض دیکھ کر دو باتیں فرمائیں۔

ایک یہ کہ اعصابی کمزوری بہت ہے دوسرا یہ کہ خون میں ایک قسم کی تیزابیت پیدا ہو گئی ہے۔ آٹھ روز کی دوا انہوں نے دی ہے اور آٹھ روز کے بعد پھر بلایا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ علاج کچھ طویل ہوگا لیکن انشاء اللہ مرض بالکل ٹھیک ہو جائے گا آپ بھی دعا کریں اور حضرت اقدس کو بھی گاہے گاہے یاد دہانی کرتے رہیں۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔

حضرت اقدس کے قیام یا واپسی کے متعلق کوئی بات طے ہوئی ہو تو ضرور مطلع

کریں۔ یہاں آکر مدینہ طیبہ اور حضرت اقدس کی یاد بہت ہی آتی ہے۔ اپنی گھڑی کا وقت بھی ابھی تک عربی ہی ہے۔ اسے دیکھتا رہتا ہوں اور سوچتا رہتا ہوں کہ حضرت اقدس اس وقت کیا کرتے ہوں گے۔ اللہ جل شانہ ہی اپنے فضل وکرم سے حضرت اقدس کی عمر میں صحت وعافیت کے ساتھ برکت فرماوے۔ اور ہم سب کوادب، عظمت کے ساتھ مستفید فرماوے۔ آمین

مکرمی صوفی جی، مولوی عبدالحفیظ صاحب، مولوی اسماعیل اور قاضی صاحب اور سب احباب سے نام بنام، سلام مسنون اور گذارش دعا کے بعد روضہ اقدس پر صلاۃ وسلام کی گذارش کردیں۔ آپ کے ویزہ کا کیا ہوا؟ مطلع کریں۔ فقط والسلام

احقر الوریٰ عبدالرحیم السورتی ،۲۲؍اگست ۶۹ء

﴿153﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

تاریخ روانگی: ۹؍جمادی الثانیہ ۸۹ھ/۲۲؍اگست ۶۹ء

روضہ اقدس پر دست بستہ صلاۃ وسلام

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب! اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم! بعد سلام مسنون، احقر الحمد للہ بعافیت ہے امید ہے کہ حضرت اقدس کے مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ اس سے قبل ایک عریضہ خدمت اقدس میں لکھ چکا ہوں امید ہے کہ موصول ہوگیا ہوگا۔ اپنے علاج کے سلسلہ میں عزیز یوسف کے نام کے پرچہ میں لکھ چکا ہوں دعاؤں کی بہ ادب گذارش ہے۔

حضرت اقدس پر خط لکھنے کو بہت جی چاہتا ہے لیکن حضرت اقدس کے مشاغل عالیہ کے پیشِ نظر ڈر لگتا ہے۔ بس حضرت احقر کیلئے دعا فرماتے رہیں۔ یہی گذارش ہے۔ احقر

کے معالج حکیم صاحب نے دریافت فرمایا تھا کہ ذکر جہری کا کیا معمول ہے۔ احقر نے کہا عصر سے مغرب۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کی رعایت کی جاوے کہ اتنے علاج ہے جہر بہت کم ہو۔ خود مسموع ہو اس پر اکتفا کریں۔ اطلاعاً عرض ہے۔

خالہ خدمت اقدس میں سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی درخواست کرتی ہیں۔ اہلیہ بھی سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی درخواست کرتی ہے۔ بسہولت کسی وقت احقر کی طرف سے روضہ اقدس پر صلاۃ وسلام عرض کر دیں تو احقر کیلئے بڑی سعادت ہوگی۔ احقر کی غلطیوں کو معاف فرماویں۔ فقط والسلام

سگ آستانہ عالی عبدالرحیم السورتی۔ ۲۲/ اگست ۶۹ء

154

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۹/ جمادی الثانیہ ۸۹ ھ/ یکم ستمبر ۶۹ء

بخدمت مولوی عبدالرحیم ذوالمجد والکرم قبلہ بھائی صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون عرض اینکہ اس سے قبل کئی عریضے ارسال خدمت کر چکا ہوں خدا کرے کہ سب ہی پہونچ گئے ہوں۔ شدت علالت کی خبر کے بعد سے طبیعت بہت ہی بے چین ہے۔ خدا کرے کہ جلد صحت وعافیت کا مژدہ پہونچ جاوے۔

گذشتہ [خط میں] مولوی عبدالحفیظ والے خواب میں اخیری جزو رہ گیا کہ ''صف اول میں جا کر حضرت سے جب ملاقات ہوئی کہ انہوں نے دیکھا دفعتاً آپ بن گئے تو یہ سوچنے لگے کہ یہ اتنے جلدی بوڑھے کیسے ہو گئے اور یہ تو اپنے گھر پر تھے یہاں کیسے پہونچ گئے'' فقط۔

خدا کرے کہ آپ کو جلد صحت وعافیت نصیب ہو۔ احقر کی طبیعت بالکل ہی ٹھیک

ہے۔ڈاکٹر بشیر الدین سے گولیاں لی ہیں اس سے بہت زیادہ فائدہ ہے۔ایک چیز کا بڑا ہی افسوس رہ گیا حالانکہ پہلے سے بہت خیال بلکہ عزم تھا کہ گورا موٹا کے بابو کے لئے اس کی شادی کا ہدیہ کوئی چیز ضرور بھیجوں گا مقدر سے اخیر وقت بالکل یاد نہ آیا،الخیر فیما وقع

حضرت نے ابوالحسن سے مولوی اسماعیل کا اور میرا آدھا ٹنکا کھجوروں کا پہونچانے کو فرمایا اس لئے کھجور اور کپڑا انشاء اللہ ضرور بھیجوں گا خدا کرے پہونچ جاوے۔صوفی جی کی بھی تین چار یوم سے طبیعت خراب چل رہی ہے حرم تشریف نہیں لا سکتے یہاں سے بہت سے احباب سلام مسنون عرض کرتے ہیں قبول فرماویں۔ فقط والسلام

احقر یوسف، یکم ستمبر ۶۹ء

﴿155﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: جمادی الثانیہ ۸۹ھ/ ستمبر ۶۹ء

عزیز القدر و منزلت مولوی محمد یوسف صاحب عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون، احقر بحمد اللہ بعافیت ہے امید ہے کہ تم بھی بخیر و عافیت ہو گے۔ اس سے قبل ایک رجسٹری عریضہ بولٹن اور مولوی سلیمان افریقی کے ہمراہ ایک دستی مفصل عریضہ ارسال کر چکا ہوں۔امید ہے کہ پہنچ گئے ہوں گے۔مولوی سلیمان صاحب کے ساتھ خمیرہ اور سفوف اور عطر کی شیشی اور مولوی احمد صاحب کے ہاتھ عطر کی دو شیشیاں ارسال کر چکا ہوں۔امید ہے کہ وہ بھی پہنچ گئی ہوں گی۔

تم نے اپنے خط میں جن دو پارسلوں کے متعلق لکھا تھا وہ اب تک بھی نہیں پہنچے۔ سوائے سیدات والے پارسل کے کہ وہ پہنچ گیا، باقی دونوں نہیں پہنچے۔ راندیر سے صادقیہ

والوں کے دو خط آئے۔ وہ تقاضا کر رہے ہیں کہ تم پیسے بھیج دو تو میں کتابیں ارسال کروں۔ لیکن پیسے ہی نہیں مل رہے ہیں کیا بھیجیں۔

تم نے کچھ رقم اس میں میرے لئے بھی لکھی ہے اللہ تعالیٰ ہی تمہیں دارین میں جزائے خیر عطا فرماوے۔ واقعی بہت ہی اہم موقعے پر تم نے ارسال کی۔ اس لئے کہ ڈاکٹروں کے کثیر اخراجات کی وجہ سے میں مقروض ہو گیا تھا اور آئندہ کیلئے بھی سوائے قرض کے کوئی چارہ نہ تھا۔ لیکن اس رقم سے الحمدللہ سب طرف سے اطمینان ہو گیا۔ جزاکم اللہ

تم کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی اچھا موقعہ دیا۔ حضرت اقدس کی معیت میں ایک آدھ طواف میرے لئے بھی کر دینا اور اگر کوئی عمرہ حضرت اقدس کی معیت میں میرے لئے کرلیں تو پوچھنا ہی کیا۔ دعاؤں میں خصوصی طور سے یاد رکھیں۔ عطر بھیجنے کی کوئی صورت نہ ہوسکی، قانوناً منع ہے اور ہدیہ بہت تھوڑا سا بھیج سکتے ہیں۔ انشاء اللہ پیسے آجانے پر کتابیں ارسال کر دی جائیں گی۔ منشی۔۔۔ کو منی آرڈر کر دیا ہے، اطلاعاً عرض ہے۔

مولوی عبدالحفیظ صاحب، صوفی جی و جملہ رفقاء سے سلام مسنون اور دعاؤں کی درخواست۔

فقط والسلام

عبدالرحیم السورتی

﴿156﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: جمادی الثانیہ ۸۹ھ/ ستمبر ۶۹ء

صبت علي مصائب لو انها   صبت على الايام صرن لياليا

روضہ اقدس پر دست بستہ صلاۃ وسلام کی گذارش ہے۔ کچھ وہاں میرے لئے بھی

عرض کردیا کرو۔

تصنیف کیا؟ چہل حدیث کا خیال تھا اور اس کیلئے اعضائے انسانی ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، زبان وغیرہ کے گناہوں پر کچھ لکھنا شروع کیا تھا اور ان اعضاء کا شکریہ کیا ہے اور کس طرح شکریہ ان کا ادا ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں احادیث جمع کرنا شروع کی تھیں۔ تقریباً ۱۳ صفحے کاپی کے محض امداد غیبی سے اور حضرت اقدس کی دعاؤں سے ہو چکے تھے لیکن ستم بالائے ستم نے جب زندگی ہی کو تلخ کر کے رکھ دیا تو بھلا یہ سکون واطمینان کا کام ان حالات میں کیسے ہوسکتا ہے۔ بس اپنی بداعمالیاں ہر جگہ مانع ہیں۔ الحمدللہ معمولات کا اہتمام بہرحال ہے کہ وہی سکون کا ذریعہ ہیں۔

157

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ
بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ
تاریخ روانگی: ۲۴ رجمادی الثانیہ ۸۹ھ/ ۶ رستمبر ۶۹ء

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر الحمدللہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ حضرت اقدس کے مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ احقر کئی روز سے میعادی بخار میں مبتلا تھا اور وہ بھی بہت شدید۔ ایک سو تین چار تک پہنچ گیا تھا۔ ایک روز تو اس قدر طبیت خراب ہوئی کہ دن میں دو مرتبہ اور رات کو ایک مرتبہ تین بجے ڈاکٹر صاحب کو بلانا پڑا، اور تقریبا زندگی سے مایوسی سی ہونے لگی تھی، لیکن اللہ کے فضل وکرم اور حضرت اقدس کی دعاؤں کی بدولت طبیعت سنبھل گئی۔

کئی روز صاحب فراش رہا، نمازیں بھی گھر ہی پر تیمّم سے ادا کرتا رہا اب چند روز

سے صحت الحمد للہ ٹھیک ہو رہی ہے اور تین چار روز سے ورنتھی تبدیلی آب وہوا کی غرض سے آیا ہوں۔ دوا چل رہی ہے، آج بھی پندرہ روز کی دوا لایا۔ کئی روز تک کھانا بالکل بند رہا، صرف چائے دودھ کی اجازت ڈاکٹر نے دی تھی۔ دعا فرماویں اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ قوت تامہ عطا فرماوے۔

حکیم صاحب کا جو علاج بخار سے قبل آنے کے بعد شروع کیا تھا وہ اب بند ہے۔ ڈاکٹری علاج ہو رہا ہے، دعا کی سخت ضرورت ہے۔ ان سب کے باوجود اللہ کے فضل وکرم سے اور حضرت اقدس کی دعاؤں سے (تین چار روز کے علاوہ) معمولات ذکر چھ سات پارے تلاوت تسبیحات درود شریف وغیرہ بحمد اللہ آہستہ آہستہ پورا کر لیتا ہوں۔ کچھ دیر لیٹے لیٹے اور کچھ دیر بیٹھے بیٹھے۔ یہ صرف حضرت اقدس کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اپنی کمزور صحت اس کی اجازت نہیں دیتی۔

عزیز یوسف سلمہ کی رجسٹری میں حضرت اقدس کا گرامی نامہ پہنچا تھا۔ حضرت اقدس کے رنج وقلق سے اپنی جو حالت ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔ آج کل زندگی بالکل تلخ ہے۔ صرف اس کا رنج ہے کہ حضرت اقدس کو احقر کی طرف سے اذیت پہنچی۔

بس ہر وقت کی یہی دعا اب بھی ہے اور ہمیشہ سے بھی یہی ہے کہ اللہ جل شانہ میرے حضرت کو مجھ سے ہمیشہ خوش رکھے۔ میری غلطیوں کو معاف فرمادے اور اللہ جل شانہ تاحیات (اللہ جل شانہ آپ کے سایہ عاطفت کو تادیر زندہ سلامت رکھے) آپ کو مجھ سے بہت زیادہ خوش رکھے اور حشر میں بھی جب حضرت اقدس سے ملاقات ہو تو حضرت خوش خوش ملیں اور حضرت اقدس کے مبارک سایہ میں وہاں بھی تھوڑی سی جگہ مل جاوے آمین۔

اب میرے آقا! بہت لجاجت سے ڈرتے ہوئے یہ درخواست ہے کہ اول احقر

کیلئے صحت کی دعا فرما دیں اور اس کے بعد پھر حاضری کی دعا فرما دیں۔ آپ کی دعا ہو جائے گی تو میرا کام فوراً بن جائے گا۔ امید ہے کہ اس خط کا جواب انشاء اللہ پر امید آئیگا۔ ہوسکتا ہے کہ حضرت اقدس کا کوئی گرامی نامہ گھر پر آیا ہوا رکھا ہو۔ انشاء اللہ ایک دو دن میں واپسی ہوگی۔ اور کیا عرض کروں؟

احقر کی غلطیوں کو معاف فرماویں اور احقر کیلئے دعا فرماتے رہیں۔ آپ کی یاد بہت ہی زیادہ آتی ہے۔ آپ کے بغیر چین آنا واقعی مشکل ہے۔ چاہے حضرت اقدس میری اس بات کو سچی سمجھیں یا غلط سمجھیں لیکن حضرت حقیقت یہی ہے۔

روضہ اقدس پر دست بستہ صلاۃ وسلام۔ فقط والسلام

سگ آستانہ عالی

عبدالرحیم ۔ ٦ رستمبر ٦٩ء

حضرت اقدس کا گرامی نامہ بنام مولانا منور حسین صاحب احقر نے آتے ہی رجسٹری کر دیا تھا۔ اس کی رسید وصولی کی آ گئی ہے۔ لیکن کوئی صاحب عبدالرزاق ہیں ان کے دستخط وصولی کے ہیں اور اس پر یہ لکھا ہوا کہ مولانا گھر تشریف لے گئے ہیں امید ہے کہ حضرت مولانا تشریف لے آئے ہوں گے اور رجسٹری انہیں وصول ہوگئی ہوگی۔

اپنی علالت کی وجہ سے پھر حضرت مولانا پر کوئی عریضہ نہ لکھ سکا۔ گھر پہنچنے پر ڈاک دیکھ کر پھر عریضہ مولانا کی خدمت میں لکھوں گا! انشاء اللہ۔ بھائی محمد علی سلام مسنون عرض کرتے ہیں اور اپنے سفر کے آسان ہونے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

﴿158﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، ورسٹھی، انڈیا

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی، مدینہ منورہ

تاریخ روانگی: ۲۴؍جمادی الثانیہ ۸۹ھ/ ۶؍ستمبر ۶۹ء

روضہ اقدس پر دست بستہ صلاۃ وسلام

عزیز گرامی قدر مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ اپنی علالت کی تفصیل حضرت اقدس کے نام کے عریضہ میں لکھ چکا ہوں۔ مطالعہ فرمالیں۔ آپ کے ویزہ کے نہ بڑھ سکنے سے بہت ہی رنج ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی مدد فرماوے۔ خدا کرے آپ کا ویزہ بڑھ جاوے اور چند روز آپ کی معیت میں مدینہ پاک قیام نصیب ہو اور حضرت اقدس کی تمنا خدا کرے کسی طرح پوری ہو جائے۔

احقر تین چار روز سے ورسٹھی آیا ہوا ہے یہاں مسجد بھی قریب ہے، چلنا نہیں پڑتا اور آرام بھی زیادہ ملتا ہے۔ نرولی تو ہر وقت کوئی نہ کوئی آتا ہی رہتا ہے۔ اور چونکہ اور کوئی ہے نہیں اس لئے مجھے پھر ان سے بات چیت کرنا پڑتا ہے، ان کے ساتھ بیٹھنا پڑتا ہے۔ [اس کے برعکس] یہاں زیادہ آمد و رفت بھی نہیں ہے اور کوئی آتا بھی ہے تو بھائی محمد علی ان کے ساتھ باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے مجھے آرام رہتا ہے۔ ایک دو روز میں واپسی کا ارادہ ہے۔

اگر وہ دونوں صاحب اور مولانا ہاشم صاحب ہوں تو سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی اسماعیل سے بھی سلام مسنون کے بعد مبارکباد پیش کر دیں اور مٹھائی کا مطالبہ کر دیں۔ مولوی عبد الحفیظ، صوفی اقبال صاحب، خالہ جی، بھائی ابو الحسن اور سب دوستوں سے قاضی جی سے سلام مسنون کے بعد، دعا کی درخواست کر دیں۔ فقط والسلام

احقر الوری عبدالرحیم السورتی

روضہ اقدس پر دست بستہ صلاۃ وسلام۔ لالیہ اور بھائی محمد علی کی طرف سے بھی حضرت کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔

﴿159﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

تاریخ روانگی: ۲۶/ جمادی الثانیہ ۸۹ھ/ ۸/ستمبر ۶۹ء

روضہ اقدس پر صلاۃ وسلام کی گذارش

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر الحمدللہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ حضرت اقدس کے مزاج عالی بھی بعافیت ہوں گے۔ حضرت اقدس کے جملہ گرامی نامہ جات اول تار کے جواب میں ائر لیٹر، پھر عزیزم یوسف سلمہ کی رجسٹری میں گرامی نامہ پہنچا۔ اس کے بعد آج آٹھ ستمبر کو دو گرامی نامے، ایک ائر لیٹر یکم ستمبر کا تحریر فرمایا ہوا، اور دوسرا گرامی نامہ کارڈ بھی یکم ستمبر کا تحریر فرمایا ہوا، جس پر ۴ستمبر کی حوض قاضی (دہلی) کی مہر ہے، پہنچے۔

حضرت اقدس کی ان عنایات وشفقتوں کے شکریے سے قاصر ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے حضرت اقدس کو بایں شفقت وتوجہات صحت وعافیت کے ساتھ تادیر زندہ سلامت رکھے، اور ہم ناپاکوں کو ان شفقتوں کی قدردانی نصیب فرماوے۔

کل شام نرولی واپس آیا ہوں۔ ڈاک میں حضرت اقدس کا گرامی نامہ ائر لیٹر ۲۶/ اگست والا بھی رکھا ہوا ملا۔ انشاء اللہ حاجی یعقوب صاحب پر آج ہی عریضہ لکھ کر دریافت کرلوں گا کہ بدھ کا لکھا ہوا خط پیر کو، اور جمعہ کا لکھا ہوا پیر کو حضرت اقدس کو کیسے پہنچ گیا؟ جبکہ

دونوں خطوں میں کوئی منگل نہیں آتا ہے۔

انشاء اللہ ڈاکٹر نے اجازت دی تو احقر حضرت اقدس کے مزاج مبارک دریافت کرنے کیلئے ضرور بمبئی بھائی ابوالحسن کی خدمت میں حاضر ہو جائے گا۔احقر نے پرسوں شنبہ کو بھی اپنی خیریت کا عریضہ ورتھی سے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا تھا۔امید ہے کہ موصول ہو گیا ہو گا۔

اس عریضہ میں بھی احقر نے لجاجت سے یہی گذارش کی تھی، اور اب بھی یہی گذارش کر رہا ہوں کہ احقر کی غلطیوں کو معاف فرماویں۔حضرت اقدس کی دیرینہ شفقتوں اورعنایتوں سے امید قوی ہے کہ ضرور معاف فرماویں گے۔حضرت اقدس کو کلفت پہنچانے کی کافی سزا بھگت چکا ہوں اور بھگت رہا ہوں۔

اس کے علاوہ سب سے بڑا فکر تو اس بات کا ہے کہ اگر خدانخواستہ حضرت اقدس کے دل میں ذرا برابر بھی کبیدگی احقر کی طرف سے باقی رہی تو اول اپنی سیہ کاریوں سے باوجود حضرت اقدس کی بے انتہا شفقتوں کے کچھ حاصل نہ ہوا اور حضرت اقدس کی دعاؤں سے کچھ دو چار تسبیحوں کی توفیق ہو جاتی ہے۔کہیں خدانخواستہ اس سے محرومی ہو جاوے۔

بس حضرت معاف فرمادیں اور دعا اور توجہ میں اپنے نالائق خادم کو یاد فرماتے رہیں۔آج کل حضرت اقدس کی یاد بہت ہی آرہی ہے۔اللہ ہی آپ کے طفیل میرے حال پر رحم فرماوے۔اور کیا عرض کروں؟

احقر کی صحت اب الحمد للہ ٹھیک ہو رہی ہے۔ڈاکٹری علاج چل رہا ہے، بخار کے بعد سے حکیم صاحب کا علاج بند ہے۔اور اب بھی پندرہ روز تک ڈاکٹر کی دوا باقی رہے گی۔ دعاؤں کی ضرورت ہے۔خالہ صاحبہ اور اہلیہ سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی گذارش کرتے

ہیں۔روضہ اقدس پر صلاۃ وسلام کی گذارش ہے۔ فقط والسلام

سگ آستانہ عالی، عبدالرحیم السورتی

﴿160﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، ورٹھی ،انڈیا

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی، مدینہ منورہ

تاریخ روانگی: ۲۶/ جمادی الثانیہ ۸۹ھ/ ۸/ ستمبر ۶۹ء

عزیزم مولوی محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔آپ کی بھی تحریرات حضرت اقدس کے گرامی ناموں پر پہنچتی رہیں۔یاد فرمائی، دعاؤں اور صلاۃ وسلام کا بدل مشکور ہوں۔

مولوی ہاشم اوران کے رفقاء اگر ہوں تو سلام مسنون۔مولوی عبدالحفیظ صاحب کا خواب ان کی دعائیں ہیں۔احقر ناپاک تو کس قابل ہے ان سب سے بھی بہت بہت سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی گذارش کردیں۔اگر بھائی ابوالحسن کھجوریں لاویں تو [بہتر] اور اگر کسی قسم کی دقت ہو تو ہرگز مجبور نہ کریں۔

صوفی جی ،مولوی اسماعیل صاحب، جملہ پرسان حال سے بعد سلام مسنون، صلاۃ وسلام کی گذارش,اورآپ سے بھی۔ فقط والسلام

احقر الوریٰ عبدالرحیم السورتی

۸/ ستمبر دوشنبہ ۶۹ء

﴿161﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، ورتیٹھی، انڈیا
بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ
تاریخ روانگی: ۶/رجب ۸۹ھ/ ۱۷/ستمبر ۶۹ء

روضہ اقدس پر صلاۃ وسلام

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر الحمدللہ بعافیت ہے، امید ہے کہ حضرت اقدس کے مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ آج حضرت اقدس کا گرامی نامہ ائر لیٹر مرسلہ ۱۳/ستمبر آج سترہ کو موصول ہوا۔ اس سے قبل کل گذشتہ ہندی لفافہ جس میں دو ائر لیٹر، ایک مولانا عبدالجبار صاحب کا اور دوسرا مولوی معین الدین صاحب کا اور ایک گرامی نامہ حضرت اقدس کا تھا پہنچا تھا۔ پرسوں ہندی کارڈ مرسلہ بدست الحاج بھائی ابوالحسن صاحب پہنچا تھا۔ حضرت اقدس کی عنایات کا، توجہات کا بہت ہی دل سے شکر گذار ہوں۔ اللہ جل شانہ حضرت اقدس کی عنایتوں کو روزافزوں فرماوے اور ہمیں ان کی قدردانی کی توفیق عطا فرماوے۔

احقر نے پہلے جملہ گرامی ناموں کی رسید ۷/ستمبر یا ۸/ستمبر کو ائر لیٹر پر لکھ دی تھی اور اس سے ایک دو روز قبل ورتیٹھی سے ۶/ستمبر کو ایک عریضہ ائر لیٹر لکھا تھا۔ ان دونوں میں اپنے علاج اور بیماری کی تفصیل کے علاوہ صحت کا۔۔۔

احقر نے حاجی صاحب سے جہازوں کے متعلق معلوم کیا تھا۔ انہوں نے تحریر فرمایا کہ منگل کے علاوہ کویت بحرین وغیرہ جو جہاز جاتے ہیں اس میں سعودی عرب کی ڈاک چلی جاتی ہے۔ اور پھر دوسرے ملک سے سعودی عربیہ جانے والے ہوائی جہاز میں وہ ڈاک روانہ

ہوجاتی ہے۔اس لئے منگل کی علاوہ بھی ڈاک جاتی رہتی ہے۔تفصیل تو حاجی صاحب کی تحریر کے موافق حضرت کی خدمت میں پہنچ گئی ہوگی۔

حضرت اقدس کے آج ،کل اور پرسوں کے گرامی ناموں سے رمضان المبارک کے بارے میں مختلف آراء بھی علم میں آئیں۔حضرت بات یہ ہے کہ ہرایک اپناہی فائدہ دیکھتا ہےاوراس کے موافق رائے دیتا ہےلیکن حضرت اقدس نے اپنی ذات عالی کودین اور امت کی خدمت کیلئے وقف کررکھا ہےاب جس جگہ رہ کردین کااورامت کازیادہ نفع ہووہیں حضرت اقدس کواختیار کرنا چاہئے۔باقی جیسا حضرت اقدس کا منشائے عالی۔یہ نہ تواحقر کی کوئی رائے نہ ہی کوئی مشورہ۔بس ناقص خیال میں جوانسب معلوم ہوا وہ عرض کردیا۔

حضرت اقدس مدنی نوراللہ مرقدہ کے خلیفہ مجاز کی عالی گذارش واقعی قابل رشک ہے۔اللہ جل شانہ اپنے لطف وکرم سے حضرت اقدس کے طفیل بہ عجزوانکساروتواضع احقر کو اورحضرت اقدس کے جملہ خدام کوبھی نصیب فرماوے۔آمین۔انشاءاللہ اورحضرات خدام والاکی خدمت میں بھی لکھ دوں گا۔

آج کے گرامی نامے میں سرورق جب شعر کے پہلے دوایک لفظ پڑھےتو طبیعت باغ باغ ہوگئی کہ حضرت اقدس بھی احقر کی حاضری کیلئے دعا گو ہیں تو انشاءاللہ کام بنا بنایا ہے۔لیکن جب آمد کی جگہ صحت کا لفظ پڑھا تو ہوش ٹھکانے آگئے۔بہرحال قضاء وقدر کے سامنے سرتسلیم خم کرنے کےعلاوہ اورہوبھی کیا سکتا ہے۔

سورت سے بھی مفتی عبدالرحیم لاجپوری کے بھائی سیدعبدالحق قادری کا ایک دستی پرچہ ایک دوروز ہوئے احقر کے نام آیا ہےاس کی نقل حسبِ ذیل ہے:

’محترم مولاناعبدالرحیم صاحب زیدمجدکم!السلام علیکم،سفرمقدس مبارک ہو۔یہ پتا

چلا کہ آپ تشریف لا چکے ہیں۔ حضرت شیخ زکریا صاحب کے مبلغ پانچ سو روپے ایک صاحب نے بھیجے ہیں براہ کرم آپ شیخ سے دریافت کریں کہ رقم آپ کو کہاں پہنچائی جائے۔ والسلام

عبدالحق قادری' فقط

ان کے پرچے کا جواب اگر حضرت والا ان کو براہ راست تحریر فرمانا چاہیں تو ان کا پتہ یہ ہے' سید عبدالحق قادری، عطرستان چوک بازار، سورت۔ یا احقر کو تحریر فرمانا چاہیں تو احقر یہاں سے ان کے پاس بھیج دے گا۔ اور کیا عرض کروں؟

رمضان المبارک کے سلسلہ میں کوئی پختہ بات طے ہوئی ہو مطلع فرماویں۔ روضہ اقدس پر صلاۃ وسلام کی گذارش ہے۔ اہلیہ وخالہ کی طرف سے سلام مسنون وگذارش دعا کے بعد صلاۃ وسلام کی گذارش ہے۔ فقط والسلام

سگ آستانہ عالیہ، عبدالرحیم السورتی، ۱۷ ستمبر ۶۹ء

احقر کی صحت الحمدللہ اچھی ہے۔ ڈاکٹری علاج دو چار روز بعد ختم ہو جائے گا۔ کل پرسوں سورت سے حکیم صاحب کی دوا لے آیا ہوں جو انشاءاللہ تین چار روز بعد شروع کر دوں گا۔ دعا فرماویں۔

﴿162﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، ورسٹھی، انڈیا

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی، مدینہ منورہ

تاریخ روانگی: ۶ رجب ۸۹ھ / ۱۷ ستمبر ۶۹ء

عزیز گرامی قدر ومنزلت مولوی محمد یوسف صاحب عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بہ دل نیک مطلوب ہے۔ آپ کی تحریرات حضرت اقدس کے جملہ گرامی ناموں پر پہنچتی رہیں۔ یادآوری اور دعاؤں اور خصوصی صلاۃ وسلام کا بہت ہی دل سے

قدر دان وشکر گذار ہوں۔ اللہ جل شانہ آپ کو ان سب کا بہت ہی بدلہ دارین میں اپنی شایان شان میں عطا فرماوے۔ احقر کی صحت اب الحمدللہ اچھی ہو رہی ہے۔ ضعف بہت ہو گیا تھا جس میں اب کافی افاقہ ہے۔ صحت کاملہ وقوت تامہ کی دعا فرماتے رہیں۔

والدہ کے خط کے متعلق پہلے خط میں لکھ چکا ہوں امید ہے کہ پہنچ گئے ہوں گے۔ والدہ کا خط ہی انشاء اللہ میں آپ کے پاس بھیج دوں گا۔ مولوی ابراہیم ۔۔۔ کے حادثہ انتقال سے بہت ہی قلق ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ جل شانہ انہیں غریق رحمت کرے، اور اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آپ کے دونوں رفیق اور مکرمی مولوی ہاشم صاحب پر اگر خط لکھیں تو سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی گذارش لکھ دیں۔ دمہ کی دوا کسی آنے والے کے ہاتھ صوفی جی سے معلوم کر کے ضرور بھیجیں۔

صوفی جی، خالہ جی، ڈاکٹر صاحب، عبدالحفیظ، قاضی جی، مولانا اسماعیل صاحب سلمہ، ان کے والد صاحب شعیب، مولانا سعید خانصاحب، قاری سلیمان صاحب، انکے صاحبزادے اور جملہ متعلقین سے سلام مسنون اور گذارش دعا کے بعد روضہ اقدس پر صلاۃ وسلام کی گذارش کر دیں۔

قیدیوں کی اپیل سپریم کورٹ دلی میں داخل ہوگئی ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ شیخ انعام اللہ کے خط سے معلوم ہوا کہ مظاہر علوم میں بھی گڑ بڑ چل رہی ہے۔ ۳۳ طلبہ کا اخراج ہو چکا, پتہ نہیں صحیح ہے کہ غلط۔ اللہ ہی رحم فرماوے۔ خدا کرے یہ بات غلط ہو ورنہ حضرت اقدس کو تو بہت ہی زیادہ کوفت ہوگی۔ اور کیا عرض کروں؟ روضہ اقدس پر دست بستہ صلاۃ وسلام۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی، ۱۷ ستمبر ۶۹ء

﴿163﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، ورسٹھی، انڈیا
بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ
تاریخ روانگی: ۱۴؍رجب ۸۹ھ/ ۲۵؍ستمبر ۶۹ء

روضہ اقدس پر صلاۃ وسلام

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر بحمد اللہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ حضرت اقدس کے مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ حضرت اقدس کا گرامی نامہ مرسلہ ۱۴ستمبر آج ۲۵ کو موصول ہوا۔ حضرت اقدس کی دعاؤں اور صلاۃ وسلام سے بہت ہی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے حضرت اقدس کی مبارک دعاؤں کو مجھ سیہ کار کے حق میں بہت ہی زیادہ مقبول فرماوے۔ حضرت اقدس نے تحریر فرمایا کہ گرامی ناموں کی فہرست میں دوکم ہیں۔ وہ دو گرامی نامے احقر کو نہیں پہنچے۔

مظاہر علوم میں ہنگامے کی اطلاع ابھی چندروز ہوئے حضرت اقدس کو ائر لیٹر کے ذریعے کر چکا ہوں۔ امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔ اس وقت تک مجھے اتنی ہی اطلاع تھی۔ لیکن اس کے بعد شیخ انعام اللہ صاحب کا خط پہنچا تھا جو حضرت اقدس کی خدمت اقدس میں ارسال کررہا ہوں اگرچہ اب تو حضرت کی خدمت میں بھی متعدد خطوط پہنچ چکے ہوں گے۔ پھر بھی احتیاطی ارسال کررہا ہوں۔

اگلے عریضے میں جناب عبدالحق قادری صاحب برادر خورد مفتی عبدالرحیم صاحب لاجپوری کے خط کی نقل جس میں انہوں نے پانچ سو روپے کے متعلق استفسار کیا تھا خدمت

والا میں تحریر کر چکا ہوں۔امید ہے کہ اس کا جواب بھی حضرت اقدس نے مرحمت فرمادیا ہوگا۔

کوئی سات آٹھ روز سے اول احمد آباد میں، اس کے بعد اس کے قرب وجوار میں تقریباً دس مقامات پر زبردست فرقہ وارانہ فسادات پھوٹ پڑے۔ پولیس اور فوج اس کے روکنے کی کوشش کررہے ہیں لیکن اب تک مکمل امن قائم نہیں ہوسکا۔ عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

امت محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلاۃ وتحیہ بہت ہی زیادہ بے دردی اور بے رحمی سے ہر جگہ قتل کی جارہی ہے۔ اگرچہ یہ ہمارے ہی اعمال کی شامت ہے لیکن مالک سے یہ ہی دعا کرنے کو جی چاہتا ہے کہ وہ ان بدطینتوں کے ذریعے سے سزائیں نہ دلوائے۔ حضرت مولانا اسعد صاحب زید مجدہم گجرات کے دورے پر تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کی مدد فرماوے۔

حضرت اقدس دام مجدہم کے ماہ مبارک کے بارے میں کوئی حتمی بات طے ہوئی ہوتو خدام کو بھی مطلع فرمایا جاوے۔ اور جہاں بھی حضرت اقدس کا ماہ مبارک گذرے خادم بھی وہاں حاضر ہوجاوے اور اس کے اسباب مہیا ہوں، اس کیلئے عاجزانہ دعا کی گذارش ہے۔ اور کیا عرض کروں، عاجزانہ صلاۃ وسلام کی گذارش ہے۔

فقط والسلام

سگ آستانہ عالی

عبدالرحیم السورتی۔ ۲۵/ستمبر ۶۹ء

مولانا منور صاحب کا کوئی گرامی نامہ، حتی کہ حضرت کے گرامی نامے کی رسید بھی باوجود تقاضے کے نہیں پہنچی ہے۔

﴿164﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: جمادی الثانیہ ۸۹ھ/ ستمبر ۶۹ء

حیات لائی آئے قضا لے چلی چلے　　　　نہ اپنی خوشی آئے نہ اپنی خوشی چلے

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، پچھلے ہفتے تمہارا بہت زور دار حکم نامہ میری واپسی کے شدید تقاضہ کے ساتھ پہنچا تھا اور اس ہفتے عزیز طلحہ کا بہت ہی منت وسماجت اور سب کی طرف سے اصرار اور رمضان کے ذاکرین کا لالچ بہت لمبا خط تھا۔ ایک ایک مضمون کئی دفعہ لکھا تھا۔

اس کو میں نے لکھوا دیا تھا کہ تمہارے مخلص دوست مولوی عبدالرحیم کا بھی بڑے تقاضے کا خط آیا ہوا ہے۔ اس کو مفصل لکھواؤں گا تمہارا جی چاہے اس کی نقل منگا لیں۔ البتہ مولانا منور صاحب بہت خفا ہو رہے ہیں ان کو اور مولانا امیر حسن صاحب کو تو ایک ایک نقل بھیج ہی دیجئو۔ ان کے متعلق تو مجھے [علم ہے کہ] ’بے زبانی ترجمانِ شوقِ بے حد ہو تو ہو‘۔

تم دوستوں کو معلوم ہے کہ لامع کے اختتام پر میں نے مولانا انعام صاحب، مولوی منور صاحب، مفتی محمود صاحب تو مجھے یاد ہیں اور اوروں سے بھی اور تم دوستوں سے بھی ایک سوال کیا تھا جو بار بار کرتا رہا کہ جاؤں تو آؤں کیوں؟ اور آؤں تو جاؤں کیوں؟ اور یہ لفظی سوال نہیں تھا۔ واقعی میری سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ مجھے اپنے وجود کی ضرورت نہ وہاں کچھ سمجھ میں آرہی تھی کہ بے کار اور معطل ہو چکا ہوں اور نہ اپنے امراض ظاہرہ اور باطنہ کی وجہ سے یہاں کی حاضری کی ہمت۔

استخارہ آنے کے متعلق اسی وقت سے شروع کردیا تھا جو بلا ناغہ رہا۔ مولوی انعام صاحب سے بار بار تقاضہ کیا کہ کوئی فیصلہ میرے متعلق کردو۔ وہ بھی یہی کہتے رہے کہ کچھ شرح صدر نہیں ہوتا۔ مولوی محمد عمر نے بے تکلفی میں یوں کہہ دیا کہ جتنا تقاضا میری طبیعت پر تیرے جانے کا گذشتہ سفر میں تھا اس سفر میں نہیں ہے۔

گذشتہ سفر میں اہل بمبئی بھی بہت زوروں پر تھے, اور اہل مکہ بھی۔ اس مرتبہ وہ بھی ٹھنڈے تھے جس کی وجہ سے میں بھی یہ سمجھتا رہا کہ طلب نہیں۔ ۱۳شوال کی شب میں میں نے ایک خواب دیکھا تھا تمہیں بھی یاد ہوگا۔ میں نے یہ دیکھا تھا کہ تیرے حج کا مسئلہ نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش ہے۔ اس سے میں بہت ہی سہم گیا۔

۱۴شوال کو عزیز مولوی انعام نے اپنا ایک خواب لکھا جس میں روضۂ اقدس پر حاضری اور وہاں مزارات مطہرہ کا نہ ہونا اور اس کی بجائے ایک چارپائی, طویل خواب تھا جس کو میں اپنے سفر سے کچھ متعلق نہ سمجھا۔ مگر مولوی انعام صاحب نے اپنے اس خواب پر یہ لکھا تھا کہ اب تو تیرے نہ جانے کا غلبہ میرے ذہن میں آگیا۔ اس پر میں نے ملتوی کردیا۔

مگر تم اور تمہارے سے بہت آگے مولانا منور صاحب دونوں کو میرے حج پر آنے کا کشف تھا اور میں اپنے نزدیک یہ سمجھتا رہا کہ اگر منجانب اللہ ہے تو اسباب پیدا ہو جائیں گے۔ مولانا منور صاحب بھی صرف کشف پر ہی [رہے] انہوں نے میرے آنے پر زور بالکل نہیں دیا۔

لیکن جس دن مولوی انعام صاحب مجھے الوداع کہہ کر دہلی واپس ہوئے تو الوداع کے وقت انہوں نے مجھ سے یوں کہا کہ میں اہل مکہ سے یوں کہہ دوں کہ میری غیبت میں اس کے وہاں قیام کی ضرورت تھی, میری واپسی پر عمرہ کی نیت سے آوے گا؟ میں نے کہا ضرور کہہ دینا اور یہی طے کرلیا, لیکن مولانا انعام صاحب کی روانگی کے بعد مولوی منور صاحب میرے

التواء پراس قدر ناراض ہوئے اور مجھے بھی ڈرایا۔

تمہیں وہ سارے منظر خوب یاد ہوں گے۔ مولوی اسماعیل کہتے ہیں کہ عبدالرحیم جاچکا تھا, میں موجود تھا۔ انہوں نے مجھ سے یہاں تک کہا تیرے التواء سے مجھے اندیشہ ہے کہ نہ معلوم کیا ہو جائے۔ انہوں نے صاف لفظوں میں تو نہیں کہا مگر یہ تھا کہ تجھے نقصان پہنچ جائے گا۔ جس سے میں واقعی ڈر گیا۔

ان کا شدید اصرار یہاں تک رہا کہ مولانا انعام صاحب کے بمبئی روانہ ہو جانے پر بھی مجھ پر اصرار کرتے رہے کہ میں تنہا بمبئی چلا جاؤں۔ جس کی مجھے ہمت نہ پڑی, اور وہ اتنے حج کا زمانہ قریب نہیں آ گیا اتنے میری روانگی کے انتظار میں ٹھہرے رہے۔

اور تمہیں یاد ہوگا جو میرے سامنے کی بات نہیں مگر یوسف یوں کہتا ہے کہ میں اور مولوی عبدالرحیم دونوں تھے کہ مولوی منور صاحب، مولوی انعام صاحب سے بھی لڑ پڑے کہ آپ نے التواء کیوں کیا؟ میں مولوی منور صاحب کے اس زور کی بنا پر سوچ میں پڑ گیا کہ اب کیا ہوگا؟ مگر تنہا سفر میرے بس کا نہیں تھا۔

اس وقت علی میاں بھی مولانا انعام صاحب کے ہمنوا تھے لیکن جب حج سے پہلے یہاں کے طوفان کی خبریں وہاں پہنچیں تو علی میاں بہت ہی زوروں پر آ گئے, اور کہا کہ تیرے التواء کی رائے میں مجھ سے بڑی غلطی ہوئی۔ اور بہت شدید اصرار زبانی اور تحریری اس پر کیا کہ میں اپنے عمرہ کیلئے جانے میں مولوی انعام صاحب کی واپسی کا انتظار نہ کروں اور ساتھ ہی اپنی ہمرکابی کی دعائیں بھی بڑے اہتمام سے کیں اور کرائیں اور من جانب اللہ ان کا سفر بالکل خلاف توقع جامعہ مدنیہ کے اجتماع کی صورت میں [طے ہو گیا کہ] بے ضابطہ کچھ خصوصی طلب ان کی پہنچ گئی۔

اس کو میں پھر طلب سمجھ گیا اور میں نے ارادہ پختہ کرلیا انتظامات بھی شروع ہو گئے لیکن حج کے فوراً متصل بعد مکہ مکرمہ سے تبلیغی احباب کے مشورے جو اس وقت یہاں کثرت سے ہوتے تھے میرے نہ آنے کے پہنچتے رہے۔ جس سے میں بہت ہی ضیق میں پھنس گیا۔

مگر چونکہ آنے کا تہیہ بھی کر چکا تھا حرمین شریفین بھی لکھ چکا تھا علی میاں سے بھی وعدہ ہو چکا تھا اس لئے تبلیغی اکابر کے مشورے پر التواء تو نہیں کیا مگر یہ سمجھتا رہا کہ غالباً جلد ہی واپسی ہو جاوے گی, بالخصوص مولوی عبید اللہ صاحب کے اس فقرے پر کہ وہ یہاں رہ نہیں سکے گا, دل نہیں لگے گا, مجھے بہت ہی خوف ہوا اس لئے میں نے انتیس اپریل کو مکہ مکرمہ پہنچنے کے دن ہی سے واپسی کا استخارہ تو شروع کر دیا تھا اور نہایت شدت سے اس کا منتظر رہا کہ کوئی چیز قیام یا واپسی کے متعلق محسوس ہو یا کوئی خارجی چیز کسی ایک جانب کو ترجیح دینے والی پیدا ہو تو اس پر عمل کروں۔ مگر کوئی چیز اب تک نہ ہوئی۔

البتہ ایک چیز ضرور شروع ہی سے ہے کہ قیام کے سلسلے میں طبیعت پر ایک سکون اور جانے کے ارادے پر طبیعت پر ایک وحشت سی مسلط ہو جاتی ہے۔ چونکہ ابتداء میں میرا پاسپورٹ اکتوبر تک تھا اس صورت میں تو رمضان سے پہلے واپسی لابد تھی لیکن قاضی صاحب کی دعا اور توجہ اور مساعی سے وہاں کے قیام کا اضافہ بھی ہو گیا اور توسیع بھی ہوگئی اور اس پر میں نے رمضان میں وہاں کا ارادہ کرلیا لیکن جوں جوں ارادہ پختہ کرتا رہا ظاہری اور باطنی اسباب موانع بنتے رہے۔

اس دوران میں دیوبند کے اسٹرائک کے ہنگامے نے طبیعت کو بہت ہی بے چین کر دیا اور طبیعت ہند کی واپسی سے بہت ہی ٹھنڈی پڑ گئی کہ مظاہر کا واقعہ پیش آ گیا۔ اس نے تو اتنا مکدر کیا کہ کئی مرتبہ تو یہ جی چاہا کہ اب تو تابعیہ بنوالوں کہ سہارنپور میں آ کر ان بدنصیبوں

کی صورت تو نزول آپ کی وجہ سے نظر نہیں آنے کی مگر میری مجلس میں آنے سے میرے زخمی دل پر نمک پاشی بہت ہوگی اور چونکہ تازہ واقعہ ہوا سلئے مجھے خیال ہوا کہ جیسا کہ یہاں کے قیام کو ان لوگوں نے مکدر کیا ماہ مبارک کا سکون بھی ضائع کریں گے۔

اس لئے اب تو غلبہ اسی کا ہوگیا کہ ماہِ مبارک بھی اگر مالک کی طرف سے اجازت ہو اور نبی کریم ﷺ کی طرف سے بھی اجازت ہو تو حرمین شریفین میں ہی گذر جاوے کہ معلوم نہیں پھر زندگی ہے یا نہیں؟ دوبارہ زندگی میں آنا ہو یا نہ ہو۔

تمنا یہ ہے کہ کچھ حصہ ابتدائی تو مکہ مکرمہ میں گذر جائے کہ عمرة فی رمضان تعدل حجة معی کی سعادت حاصل ہو جاوے اور اخیر کا حصہ یہاں گذر جاوے اور مسجد پاک میں اعتکاف کی سعادت نصیب ہو جاوے۔ مگر امراض کی وجہ سے دونوں مشکل نظر آرہے ہیں بالخصوص اعتکاف کا مسئلہ زیادہ مشکل ہے۔

اس لئے کہ معتکف بابِ عمر کے قریب جو روضہ اقدس سے اتنا دور ہے جتنا کہ میرے گھر سے مدرسہ قدیم کی مسجد، لہذا اعتکاف کی صورت میں روضۂ اقدس پر حاضری بار بار مشکل ہے اس کے علاوہ پیشاب پاخانہ کی جگہ سرکاری تو بابِ عمر سے قریب ہی ہے مگر مجھ جیسے معذور اور بیمار کیلئے ہجوم میں انتظار بھی مشکل ہوگا۔ اس لئے بغیر اعتکاف کے روضۂ اقدس پر حاضری کا زیادہ موقعہ ملے گا۔

اس لئے دعا کرو [اور] مولانا منور صاحب، مولوی امیر حسن صاحب اور مولانا انعام الحسن صاحب سے بھی دعا کرواؤ تو زیادہ اچھا ہے۔ یہ ساری تفصیل فقط میں نے اس واسطے لکھی کہ تم خصوصی دوستوں کو بار بار لکھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے کہ خبر نہیں اور تم کو اس کا سمجھنا بھی آسان ہے کہ واقعی اب تک کسی جانب شرح صدر نہیں ہوا۔

البتہ رمضان کے بعد یہاں کے قیام کی تو ہمت نہیں اس لئے کہ جس سکون کی تمنا میں اب تک یہاں قیام ہوا ہے اور آئندہ کو دل چاہتا ہے وہ حج کے زمانہ میں بالکل مفقود۔ حرمین شریفین میں ۲۷ رجب کو رجبی بنتی ہے۔ اور تین دن اس قدر ہجوم رہا کہ حج کا موسم یاد آ گیا بالخصوص ۲۷ رجب کی صبح کی نماز میں۔

[اس روز] صبح کی اذان سے پہلے، باب جبریل کے باہر کا میدان باب مجیدی تک پر ہو گیا تھا۔ دوستوں کی مدد سے میں باب جبرائیل تک پہنچ سکا اور دروازہ کے اندر سے ایک صاحب، اللہ ان کو بہت ہی جزائے خیر دے، میں اور میرے رفقاء تو ان سے بالکل ناواقف، انہوں نے جلدی سے خود اٹھ کر مجھے بٹھا دیا۔ میں نے تھوڑا سا تو انکار کیا زیادہ اس ڈر سے نہ کیا کہ بڑا مجمع کھڑا تھا۔ اس لئے میں تو بیٹھ گیا اور وہ آگے بڑھ گئے۔

اس لئے ابھی تک تو ارادہ یہ ہے کہ دو تین شوال کو مدینہ پاک سے واپسی ہو جاوے۔ دو تین روز مکہ میں روانگی کے انتظامات میں لگیں گے اس کے بعد مطہرہ میں تھوڑے سے قیام کے بعد [ہند کو] واپسی ہو جائے۔

مگر سہارنپور کے قیام کو تو اب دل نہیں چاہتا کہ ۶۰ سال یہاں گذار دیئے لیکن ہندوستان پہنچ کر سہارنپور کے علاوہ کسی دوسری جگہ قیام اور بھی دشوار ہے ؎

باغ میں لگتا نہیں صحرا سے گھبراتا ہے دل
کس جگہ لے جائیں یارب ایسے دیوانے کو ہم

بالکل قیام کا کسی جگہ طبعی تقاضہ نہیں۔

تمہارے لئے مولانا منور صاحب، مفتی محمود صاحب کیلئے، مولوی امیر حسن صاحب کیلئے، مولوی کفایت اللہ کیلئے دل چاہتا ہے کہ ماہ مبارک کا اعتکاف کسی مسجد میں

جہاں ہر ایک کو سہولت ہو کر لیا جاوے۔مفتی جی کو تو ملازمت کی وجہ سے دقت ہوگی مولوی کفایت اللہ کا تو تقریبا ایک ماہ ہوا خط آیا تھا۔انہوں نے اپنی مسجد میں پورے ماہ [کے اعتکاف] کی اجازت مانگی تھی ,اور یہ بھی لکھا تھا کہ اور بھی متعدد احباب میرے ساتھ پورے ماہ کا اعتکاف کرنا چاہتے ہیں۔میں نے لکھ دیا تھا کہ بڑے شوق سے۔

تم دوستوں کے متعلق اب یہی خواہش ہے کہ یہ ناکارہ تو اب اگر ماند شبے ماند میں ہے۔تم دوستوں پر بہت ہی امیدیں لگائے بیٹھا ہوں, کہ تم سب کو اپنے لئے صدقہ جاریہ سمجھتا ہوں۔اور ان سب کیلئے جن کو اب تک بیعت کی اجازت دی یا آئندہ دوں بہت ہی اہتمام سے کئی کئی مرتبہ اللہ جل شانہ کی طرف سے دستگیری ،سلسلے کی برکات کے جاری رہنے کی دعائیں بہت ہی اہتمام سے کرتا ہوں۔ فقط

ایک ضروری امر یہ ہے کہ مولوی سعید خان صاحب کے۔۔۔نے اس مرتبہ تمہیں بہت یاد کیا۔معلوم نہیں میری خاطر میں یا واقعی؟ اور مجھ سے کئی دفعہ یہ کہا کہ مولوی عبدالرحیم سے آپ کا تعلق دیکھ کر مجھے ان سے بہت ہی محبت ہوگئی ,انہوں نے مفصل خط بھی تمہیں لکھا تھا معلوم نہیں تم نے جواب دے دیا تھا انہیں تم وقتا فوقتا ضرور خط لکھ دیا کرو۔اپنے لئے دعا کے علاوہ روضۂ اقدس کے صلوۃ وسلام کیلئے انہی کے خط میں لکھو۔

صوفی اقبال، ڈاکٹر اسماعیل و مولوی انعام کریم بھائی، حبیب اللہ اور سلیم اور سعید احباب کو بھی صلوۃ وسلام کی درخواست لکھتے رہا کرو

ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے

تمہاری طرف سے روضۂ اقدس پر مختلف لوگوں کے ذریعے سے صلوۃ وسلام پہنچتا رہے اس سے بہتر خوش قسمتی کیا ہو۔میں تو مکی مدنی لوگوں کے خطوط کے جواب کا زیادہ تر اس لالچ میں اہتمام کرتا ہوں کہ درِاقدس پر بار بار نام آتا رہے۔

﴿165﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، ورٹھی، انڈیا

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

تاریخ روانگی: ۷؍شعبان ۸۹ھ/ ۱۸؍اکتوبر ۶۹ء

روضۂ اقدس پر صلاۃ وسلام

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر بحمد اللہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ حضرت اقدس کے مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ میرے آقا! آپ کے متعلقین کا حلقہ اب تو روز افزوں ہے اور سیہ کار اپنی ناپاکیوں کی وجہ سے محروم ہے، حاضری اور قدمبوسی کیلئے ترس رہا ہے۔ بس آپ سے حاضری کے لئے دعاؤں اور توجہات عالیہ کی عاجزانہ گذارش ہے ؎

آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

روضۂ اقدس پر صلاۃ وسلام کی گذارش ہے۔ فقط والسلام

سگ آستانۂ عالی، عبدالرحیم السورتی

۱۸؍اکتوبر ۶۹ء، شنبہ

﴿166﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: جناب ابراہیم بسم اللہ صاحب

تاریخ روانگی: ۷؍شعبان ۸۹ھ/ ۱۸؍اکتوبر ۶۹ء

عنایت فرمایم جناب ابراہیم بسم اللہ صاحب! بعد سلام مسنون، آپ کا ایک گرامی نامہ ۹؍ستمبر کو پہنچا تھا جس میں کار کے حادثہ کا حال لکھا تھا اس کا جواب ہمروزہ لکھوا دیا تھا امید

ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔ حادثہ میں جن صاحب کا انتقال ہوا تھا ان کے لئے دعائے مغفرت کی جارہی ہے۔ اس کے بعد آپ کا خط مورخہ ۲۴ر ستمبر پہونچا مگر اس میں آپ نے یہ نہیں لکھا کہ کار کے حادثہ میں جو زخمی ہوئے تھے ان کا کیا حال ہے۔

آپ نے لکھا کہ جن لوگوں کو تعلق ہے ان کو معمولات کی پابندی کی تاکید کرتا رہتا ہوں, ضرور ان کو تاکید کرتے رہیں۔ **معمولات کی پابندی ترقی کا زینہ ہے۔** اس کا اہتمام کریں اور دوسروں کو بھی تاکید کرتے رہیں۔ مرحوم کے بچوں کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بہترین تربیت فرماوے۔ ان کو فرمادیں کہ یہ کہ ناکارہ تم سب کیلئے بہت اہتمام سے دعا کرتا ہے۔

احمد آباد وغیرہ کے حوادث کی خبریں بہت آرہی ہیں، اللہ تعالیٰ رحم فرماوے۔ آپ کی والدہ اور گھر والی کے آپس کے منازعت کی خبر سے بہت قلق ہے۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کے تعلقات بہتر فرماوے۔ کھانے پینے کی چیز پر لو أنفقت مافی الارض جمیعا ما ألفت ...الخ، بہت کثرت سے پڑھ کر دم کر دیا کریں اور اس کو گھر کے سب لوگ کھاویں۔ بھروچ کے اجتماع کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔

مولوی یعقوب صاحب کی خدمت میں سلام مسنون اور جناب الحاج حافظ پٹیل صاحب کی خدمت میں بھی سلام مسنون۔ ۱۴ اکتوبر کے ڈیوز بری کے اجتماع کی خبر سے بہت مسرت ہے۔ یہ ناکارہ اس کی کامیابی کیلئے بھی دعا کرتا ہے۔ فاران کے خسارہ میں ہونے کی خبر سے بہت ہی قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کی ہر نوع کی مدد فرماوے اور ترقیات سے نوازے۔

آپ نے چند لوگوں کے نام بھی لکھے جو بیعت ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں ان کی بیعت قبول کرتا ہوں۔ ان کو بیعت کا طریقہ بتادیں لیکن کسی شخص کو اس ناکارہ سے بیعت ہونے کی ہرگز ترغیب نہ دیں، البتہ تبلیغ میں کام کرنے کی ضرور ترغیب دیتے رہا کریں، جو

ازخود بیعت کی درخواست کرے اس میں مضائقہ نہیں۔ مولوی اسماعیل صاحب کنتھاروی کی خدمت میں بھی سلام مسنون۔ یہ ناکارہ ان کے لئے بھی دعا کرتا ہے اوران کی طرف سے روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام بھی عرض کرتا رہتا ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۱۸/اکتوبر ۶۹ء

﴿167﴾

از حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۱۰/شعبان ۱۳۸۹ھ/ ۲۱/اکتوبر ۶۹ء

عزیز گرامی قدر ومنزلت مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، شنبہ کے دن تمہارا ایرلیٹر عزیز یوسف کے نام پہنچا تھا۔ جس میں تم نے لکھا تھا کہ زکریا کے نام ایک رجسٹری کئی دن ہوئے ہیں بھیجی ہے پہونچ گئی ہوگی۔ مگر وہ شنبہ کے دن تک نہیں پہونچی تھی۔ اس لئے شدت سے انتظار تھا آج دوشنبہ کو ملی اور منگل کی شب میں بعد عشاء نہایت عجلت کی وجہ سے یہ خط لکھوار ہا ہوں تاکہ پرسوں رجسٹر ہوسکے اور جمعہ کے جہاز سے روانہ ہوسکے۔ یہ پہلے لکھ چکا ہوں کہ یکم اکتوبر سے بمبئی کے جہاز بجائے ایک دو ہوگئے۔ ایک جمعہ کی صبح کو علی الصبح، دوسرا دوشنبہ کی صبح کو۔ تم نے اس رجسٹری میں اپنے اور میرے رمضان کے متعلق دریافت کیا ہے۔ وقت تھوڑا ہے، دس شعبان تو ہوہی چکی تمہیں بھی انتظار ہوگا اور میری رائے یہ ہے کہ اس کی نقل مولوی منور صاحب، مولانا امیر حسن صاحب اور عزیز طلحہ کو بھی بھیج دیں تو اچھا ہے۔

نمبر۱: جہاں تک تمہارا تعلق ہے اگر تم رمضان سہارنپور کرو تو اس میں مولوی طلحہ یا

مولوی نصیر کے پوچھنے کی کوئی بات نہیں۔طلحہ کی تو عید ہو جائے گی بشرطیکہ تم یوں نہ کہو کہ ہم حضرت صاحبزادے کا قرآن بھی نفلوں میں سننا چاہتے ہیں یا بغیر نفلوں کے ایک پارہ آپ سنادیا کریں۔آپ کے باوا نے سفر حجاز میں ایک قرآن کا مجھ سے دور کیا اور دو مجھے سنائے۔ جہاں تک مولوی نصیر صاحب کا تعلق ہے اس کیلئے بھی نہایت موجب مسرت ہوگا۔وہ دو چار سے تو نہیں گھبرائے گا بلکہ خوش ہوگا۔مجمع البتہ میری غیبت میں اس کے بس کا نہیں۔نیز دار الطلبہ جدید کی مسجد میں انتظام اس کو دشوار ہوگا مدرسہ مدرسہ قدیم میں نہیں ہوگا۔مگر میری رائے یہ ہے کہ تمہیں خود گراں ہوگا۔اور تم سے زیادہ جس محترمہ کی وجہ سے مدینہ اور یہ نا کارہ چھوٹا ہے اور اس سے بڑھ کر خالہ صاحبہ محترمہ کیسے اجازت دیں گی۔اور دونوں سے بڑھ کر والدہ ماجدہ کو اگر اطلاع ہوگئی تو ماہ مبارک میں کتنی بددعائیں ملیں گی۔میرا خیال تو یہ ہے کہ اپنے یہاں کی مسجد میں پورے ماہ کا اعتکاف کرو۔اور تمہارے لئے تعلق رکھنے والے یا مجھ سے تعلق رکھنے والے پورے رمضان کے اعتکاف والے مل جائیں تو بہت ہی اچھا ورنہ کچھ لوگوں کو ترغیب دے کر اخیر عشرہ کا ضرور کراؤ اور مجھ سے تعلق رکھنے والے کچھ ذاکرین ہوں تو ان کو بھی اہتمام دے ذکر میں شریک کرو۔یہ حکم نہیں بلکہ چونکہ میرا اندازہ یہ ہے کہ بغیر میرے تمہارا وہاں دل نہیں لگے گا اور مستورات کے موانع علیحدہ،اس لئے مشورہ کا درجہ ہے۔

نمبر۲: جہاں تک اس نا کارہ کا تعلق ہے پہلے سے تو بالکل کوئی جانب راجح نہیں تھی بلکہ استخاروں کا نہایت زور بڑھتا جارہا تھا اور دعائیں بھی اور جہاں تک سوچتا تھا ہر جگہ کی وجوہ ترجیح بھی بہت آتی رہتی تھی۔حرمین کا تو کہنا ہی کیا،کس خوش نصیب کو یہ سعادت نصیب ہو؟ اہل پاکستان کا یہ اصرار اور شدید کہ تجھ سے تعلق رکھنے والے بہت کثرت سے ایسے ہیں جو نہ حجاز جاسکتے ہیں نہ ہندوستان جاسکتے ہیں۔ایک رمضان وہاں ہو جائے۔اس کے علاوہ قریشی صاحب نے جب سے نئی مسجد بنائی ہے میرا بھی خود جی چاہتا ہے کہ اس کی خاطر میں

کچھ دن وہاں قیام کروں۔

سہارنپور کے بازار سے تو میرا جی خوش نہیں مگر تم جیسے تین چار مخلصوں سے یا مخصوص مولانا منور صاحب مولانا امیر حسن صاحب کے اعتکاف کرنے سے واقعی بے حد مسرت اور میں اپنے لئے موجب خیر سمجھتا ہوں۔ ان کے علاوہ جن لوگوں کو ان دو رمضانوں میں اس ناکارہ نے اجازت دی وہ زیادہ تر اپنے سے مایوس۔۔۔اور اللہ کی ذات سے اس امید پر کہ انشاءاللہ محنت کریں گے تو۔۔۔ پیدا ہو۔۔۔جائے گا اس لئے کہ ان دوستوں کے لئے بھی دل چاہتا تھا کہ رمضان میرے پاس گزرے لیکن ۵ ستمبر کے سہارنپور کے ہنگامے نے سہانپور رمضان کرنے کا بالکل دل سے داعیہ نکال دیا۔

مدرسہ میں جھگڑے بھی ہمیشہ ہوئے لیکن کسی عربی مدرسہ میں میرے علم میں نہیں آیا کہ کسی شاگرد نے استاد کو مارا ہو۔ اس وقت سہارنپور رمضان کرنا تو بالکل ہی دل سے نکل گیا۔ بلکہ رمضان کے بعد بھی اگر ہندوستان کی واپسی مقدر ہے تو مدرسہ میں رہنے کو تو جی نہیں چاہتا اور ہندوستان میں ہوتے ہوئے سہارنپور چھوڑ کر اور کہیں رہنا مدرسہ کے لئے مضر اور مدرسہ کے مخالفین کیلئے ایک حربہ اور ان بدنصیبوں میں سے ایک نے جو مقدر سے بخاری شریف کا طالبعلم بھی تھا، جب مولانا یونس صاحب مولوی وقار صاحب کو بچا رہے تھے تو اس بد بخت نے کہا کہ اس کو بھی مارو مگر چونکہ مشیران عظام کے مشورے میں ایک ہی کا مارنا قرار پایا تھا اس لئے دوسروں نے اس کی بات پر عمل نہیں کیا۔ ان بدنصیبوں کا تو اخراج ہو گیا لیکن ان کے مشیر اور ان کے حمایتی اور ان کے داخلہ پر اصرار کرنے والے جب ماہ مبارک میں آ کر مجھ سے یوں کہیں گے کہ حضرت آپ کو روایات غلط پہونچیں۔ اس وقت میرے زخمی دل پر جو گذرے گی وہ مجھ ہی کو معلوم ہے۔ اس لئے کہ ان سب کے حالات بحد تواتر مجھ تک پہونچ چکے ہیں۔

میں ہر خط میں جو یہ لکھتا ہوں کہ مقدر کی خبر نہیں۔ یہ محض ایمان بالتقدیر نہیں یہاں

کے قیام میں قدرت کے بڑے عجائب دیکھے بعض لوگ نہایت قیام پر مصر کوشش بھی کر رہے ہیں اوران کے قیام کے اسباب بھی موجود ہیں لیکن معلوم نہیں کیا بات پیش آتی ہے کہ دفعتہً روانگی ہوجاتی ہے۔تازہ واقعہ میرے عزیز دوست عزیز احسان کے چھوٹے بھائی اسرار کا پیش آیا کہ جدہ سے واپسی پرشنبہ کی صبح تک میں اس کا قیام سن رہا تھا لیکن ظہر کے بعد دفعتہً اس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور یہ کہہ کراس نے مصافحہ کیا کہ میرا جانا اکابر نے طے کر دیا اوراسی وقت روانہ ہوگیا اوراس کے بالمقابل کئی آدمیوں کا عجیب واقعہ دیکھا کہ جانا طے ہوگیا جہاز تک پہونچ گئے مگرکوئی گڑبڑ پیش آئی جس کی وجہ سے واپس ہوئے۔دوبارتجویز ہواتو جہاز قبل از وقت روانہ ہوگیا وغیرہ وغیرہ۔یہ مناظر دیکھ کرتعجب ہوتا رہتا ہے۔

اس ناکارہ کے متعلق بعض پاکستانی احباب بھی روضۂ اقدس پرعرض معروض کر رہے ہیں۔ ہندوستانی احباب کے پیام بھی روضۂ اقدس پراس سیہ کار کی واپسی کے پہونچ رہے ہیں۔علی میاں ۲رشعبان کورابطہ کے اجتماع میں شرکت کیلئے مکہ پہونچے ہوئے ہیں اور ۱۵رشعبان تک یہاں آنے کی خبر ہے۔طلحہ کے خط سے معلوم ہوا کہ وہ یہ وعدہ کر کے آئے ہوئے ہیں کہ میں ہی لے کر گیا تھا میں ہی لے کر آؤں گا۔اس سے ڈر رہا ہوں کہ وہ بھی بضعة الرسول ہیں کہیں واقعی ساتھ نہ لے جاویں۔اس وجہ سے بار بار لکھتا ہوں کہ مقدر کی خبرنہیں۔البتہ رمضان کے بعد یہاں قیام کا بالکل خیال نہیں اگرچہ مقدر کی اس میں بھی خبر نہیں اس لئے کہ جس سکون اور یکسوئی کی تمنا میں یہاں کا قیام ہے وہ حج کے زمانے میں بالکل نہیں ہوگا بلکہ حرمین کی مسجد میں نماز بھی مشکل۔

تم بار باراپنے آنے کی خواہش اوردعا کولکھتے ہومیرے رائے یہ ہے کہ اس وقت تو بالکل ارادہ نہ کرو کہ پہلے سفر کا بار قرض ابھی سر پر بہت ہے اور ویزہ ملنا بھی اب بہت مشکل ہوگیا۔ یہاں سے ویزہ بھیجنے کا قانون ایک ماہ ہوا بند ہو چکا ہے۔ ہمارا ابوالحسن غریب بہت

ہی پریشان ہے یہاں دمادم سعدی کو تار بھیج رہا ہے اور سعدی بھی اس کو تار بھیجتا رہتا ہے کہ ابھی تک کچھ نہیں ہوا۔ جب میرے بغیر حج کرنا ہے تو کیا عجلت ہے؟ جب حالات سازگار ہوں گے اور مقدر میں اس ناکارہ کی دوبارہ حاضری ہوگی تو ساتھ ہی آجانا۔ شیخ انعام اللہ والا خط پہونچ گیا تھا گذشتہ ہفتہ بھیج چکا ہوں پہونچ گیا ہوگا۔

احمد آباد کے فسادات کے متعلق تو نہایت مفصل تمہارا خط اور دوسرے احباب کے بہت کثرت سے پہونچ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم لوگوں کے حال پر رحم فرماوے۔ تمہارے بھائی نے عزیز یوسف کو گجراتی میں خط لکھا ہے، معلوم نہیں تم نے اس کو پڑھا یا نہیں؟ دوسرے احباب کے خطوط [میں] بھی اس کی ابتداء [کی] تفصیل آئی ہے۔ ہم لوگ جب گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں تب تو آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور جب کوڑا پڑتا ہے تو روتے ہیں۔ اب اس سلسلے میں جہاں تک ہوسکتا ہو توبہ، استغفار، درود شریف اور صدقہ مخفیہ کی دوستوں کو تاکید کرتے رہیں، اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔ اس سیہ کار کیلئے بھی دعا کرتے رہیں کہ ہر وقت معاصی میں مبتلا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد یوسف گجراتی، ۲۱/ اکتوبر ۶۹ء چہار شنبہ

168

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، ورٹھی، انڈیا

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی، مدینہ منورہ

تاریخ روانگی: ۱۹/ شعبان ۸۹ھ/ ۳۰/ اکتوبر ۶۹ء

نسیم الصبا بلغ سلیمی رسائلی بلطف وقل حال حبك سائلی

فقد صار بالاسقام صبا معذبا قریح جنون من دموع حوامل

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر بحمد اللہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ حضرت اقدس کے گرامی نامے رجسٹری مرسلہ ۱۵ اکتوبر، نیز دوسرا گرامی نامہ رجسٹری مرسلہ ۲۱ اکتوبر، ایک روز کے فرق سے ایک ۲۸/ اکتوبر کو اور ایک ۲۹ کو پہنچے۔ دوسرے گرامی نامے میں مولانا منور صاحب کے نام بھی حضرت اقدس کا گرامی نامہ تھا اور احقر کے دونوں گرامی ناموں کی نقل مولانا منور صاحب کے نام بھیجنے کی ہدایت فرمائی گئی تھی۔

احقر کے نام کے دونوں گرامی ناموں کی نقل اور ان کے نام کا حضرت اقدس کا گرامی نامہ، یعنی کل تینوں گرامی ۲۹ اکتوبر کو ان کے نام رجسٹری کر دیئے گئے۔ انشاء اللہ ایک دو روز میں ان کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ بھائی طلحہ صاحب اور مولانا امیر حسین صاحب کے نام بھی آج ہی دونوں گرامی ناموں کی نقل ارسال کر دوں گا۔ مولانا تقی صاحب کے نام کا گرامی نامہ بھی ان کے پاس ان کے گھر بھیج دیا گیا۔

جناب مولوی عبد الحق قادری صاحب کو رہا کر دیا [گیا] ہے۔ ان کا خط دوبارہ حاجی صاحب کا پتہ دریافت کرنے کے سلسلے میں آیا تھا۔ پھر سے احقر نے حاجی صاحب کا پتہ انہیں لکھ دیا ہے اور حاجی صاحب کو بھی اس رقم کی وصولی پر حاجی داؤد ساعاتی کی معرفت ارسال کرنے کا حضرت اقدس کا ارشاد عالی لکھ چکا ہوں، امید ہے انہوں نے بھیج دی ہوگی۔

حضرت اقدس والا مشین مفتی اسماعیل صاحب کی معرفت جو مفتی محمود صاحب کے ہمراہی دیوبند کئی روز ہوئے گئے ہیں، بھیج چکا ہوں۔ انشاء اللہ پہنچ گیا ہوگا۔ اطلاعاً عرض ہے

حضرت اقدس کا گرامی نامہ حادثات کے سلسلہ میں کافی مقدار میں گجراتی میں طبع ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ احقر اعتدال کے سوال نمبر ۴ کو بھی جلد ہی طبع کراوے گا۔ دعا فرماویں۔ اب چونکہ ماہ مبارک بالکل قریب ہے اور حرمین شریفین کی حاضری بھی حضرت اقدس کو

نصیب ہے اس لئے بس دعاؤں کی گذارش پر ہی ختم کرتا ہوں۔

اللہ جل شانہ حضرت اقدس کو جہاں بھی رکھے عافیت کے ساتھ رکھے۔ اور ماہ مبارک کے بعد جلد از جلد واپسی مقدر فرماوے اور حضرت اقدس کی زیارت سے ہم دور افتادوں کو سکون نصیب ہو۔ ماہ مبارک میں دعاؤں کی اور صلاۃ وسلام کی بہ ادب گذارش ہے۔ اب تو ماہ مبارک کے بعد ہی گرامی نامے کی زیارت نصیب ہو سکے گی۔

فقط والسلام

سگ آستانہ عالی عبدالرحیم السورتی

۳۰/اکتوبر ۶۹ء

﴿169﴾

از: مفتی عزیز الرحمٰن صاحب بجنوری

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ، مکہ مکرمہ

تاریخ روانگی: [غالباً رمضان ۸۹ھ / نومبر ۶۹ء]

حضرت اقدس زید مجدکم سلام مسنون، مزاج گرامی، ۔۔۔ بعافیت ایک کتاب ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ قبول فرمایئے۔

۱۔ یہ کتاب اگرچہ آپ کی طرف منسوب ہے مگر آپ کے توسط سے اپنے بہت سے اکابر کے حالات آگئے ہیں۔

۲۔ اس میں اکثر وہ حالات ہیں جو آپ کی تالیفات منتشرہ ہیں۔

۳۔ اگرچہ آپ میری اس حرکت کو ضرور ناپسند فرمائیں گے لیکن میں کیا عرض کروں کہ ایک سال تک یہ مسودہ کتابت ہوا رکھا رہا اور چونکہ میں یہ کام کچھ نہ کچھ قرضہ لے کر کرتا ہوں، ایک طرف یہ خیال اور دوسری طرف آپ کی ناراضگی کا خیال، تاہم میں نے یہ فیصلہ کیا کہ آپ کو

کسی نہ کسی طرح راضی کرلوں گا۔

۴۔اس کتاب میں اکثر تاریخی حالات ہیں۔ جو راز کی باتیں ہیں یا جن کو آپ پسند نہ کرتے، وہ میں نے تحریر نہیں کیں۔ بہر حال جو حرکت مجھ سے سرزد ہوگئی ہے اس کو معاف فرماویں اور اب:

ا:۔میرے لئے مدینہ منورہ حاضر ہونے کی اور صلحاء جیسا ظاہر باطن ہو جانے کی دعا فرمائیے

۲:۔اللہ تعالیٰ مخالفین اور شریروں کی شرارت سے حفاظت فرمائے

۳:۔مدرسہ کی تعمیر کی تکمیل ہو جائے اور عرصہ تک اس کا فیض جاری رہے اور یہ شرارتوں سے محفوظ رہے اور ترقی کرے۔

۴:۔میری اولاد نیک، صالح اور عالم باعمل ہو جائے۔ دعائیں فرمادیجئے۔

حامل عریضۂ ہذا میرے ایک غریب اور محسن دوست ہیں، حضرت مدنیؒ سے بیعت ہیں، مجھ سے سلوک طے کیا ہے اور میں نے ان کو اجازت بھی دیدی ہے ان پر توجہ فرمائیے۔

والسلام

عزیز الرحمٰن، بجنور

☆............☆

جواب حضرت از شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ:

مکرم محترم مفتی عزیز الرحمٰن صاحب بجنوری مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون، جناب حاجی محمد صدیق صاحب کی معرفت آپ کی جدید تالیف اس سیہ کار کی سوانح اور تین ریال پہنچے۔ کتاب سے تو کچھ دل خوش ہوا نہیں۔ میں نے کئی مرتبہ جناب سے درخواست بھی کی کہ مجھے مرنے دیجئے اس کے بعد آپ کو اختیار ہے فإن الحی لایؤمن علیه الفتنة ,میں نے بار بار عرض کیا کہ اگر ایمان پر اللہ جل شانہ خاتمہ نصیب فرمائے تو سب کچھ ہے ورنہ آپ خود خیال فرماویں کہ آپ کو کس قدر ندامت ہوگی؟

آپ کو معلوم ہے کہ مجھے تو رمضان میں ڈاک کا وقت بھی نہیں ملتا۔ اسلئے اپنا نسخہ فوراً اٹائیچی میں بند کر کے رکھوا دیا کہ مکہ کا رمضان کسی دوسرے کا بھی ضائع نہ ہو۔ لیکن اس سے ایک دن پہلے عزیز شمیم کا نسخہ بھی پہونچ گیا تھا اور اس نے ایک مجمع میں مسرت کا اظہار کیا اور اس میں علی میاں بھی تھے۔ علی میاں نے فوراً ان سے مانگا۔ میں نے ان سے کہا بھی کہ مکہ میں جو وقت گذرے اس کو طواف وغیرہ میں گذاریں، یہ تو ہندوستان جا کر آپ کو مل ہی جائے گی۔ مگر وہ فرط شوق میں لے گئے۔ کل انہوں نے یہ کہا کہ مدینہ اخبار کے پرانے مضامین میں مفتی صاحب نے اتنی تفصیل لکھ دی جو بہت نامناسب ہے۔ یہ پرانی لغویات اس قابل نہیں ہوتیں کہ ان کو کتابی حیثیت سے ہمیشہ کیلئے محفوظ کر دیا جاوے۔ اس کے بارے میں تو اجمالی تذکرہ لغوشکایات کے عنوان سے آ کر حضرت مدنی قدس سرہ کا فیصلہ لفظ بہ لفظ نقل ہونا چاہئے تھا۔ اخبار مدینہ کے سارے فائلوں کو دوبارہ نقل کی ضرورت نہ تھی، جو بہت نامناسب رہا۔ میرے بعض ساتھیوں میں سے بھی جنہوں نے میری اجازت کے بغیر کتاب اٹھا کر چوری سے دیکھ لیا انہوں نے بھی اس کی پرزور تائید کی کہ محض کتاب کی ضخامت بڑھانے کیلئے یہ اخبارات نقل کر دیئے۔

آپ کیلئے مدینہ پاک حاضری کی بھی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنی مرضیات پر عمل کی توفیق عطا فرماوے، نامرضیات سے حفاظت فرماوے۔ درجات عالیہ نصیب فرماوے۔ آپ کے مدرسہ کی تعمیر کی تکمیل کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ظاہری اور باطنی تعمیر کی تکمیل سے آراستہ فرماوے، پڑھنے پڑھانے والوں اور منتظمین میں اخلاص پیدا فرماوے۔ آپ کی اولاد کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ یہ ناکارہ بھی دعاؤں کا بہت زیادہ محتاج ہے۔ مدینہ منورہ پہونچ کر انشاء اللہ صلوۃ وسلام بھی پیش کروں گا، پہلے بھی پیش کرتا رہا ہوں۔

آپ کے قاصد نے جب خط دیا اس وقت تو انہوں نے کوئی تعارف کرایا نہیں۔

اب دوستوں سے کہہ دیا ہے تلاش کر کے مجھ سے ملا دیں۔ انشاء اللہ ضرور خیال رکھوں گا۔
انہوں نے کتاب کے ساتھ تین ریال بھی دیئے، جس کے متعلق نہ آپ نے کچھ لکھا نہ انہوں
نے کچھ کہا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم محمد اسماعیل

تبصرہ بر کتاب 'تذکرہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب'، از مفتی عزیز الرحمٰن صاحب:

ص ۴۸: حضرت مولانا محمد مظہر صاحب [کو] حاجی صاحب کا خلیفہ لکھا ہے۔ قابلِ تحقیق ہے

ص ۴۹: مولانا عبد الرحمٰن صاحب کی صدر مدرسی ۳۴ھ یہ غلط ہے۔ مولانا مرحوم کا ابتدائی تقرر ۳۵ھ میں ہے اور صدر مدرس ۴۴ھ میں ہے۔

ص ۵۱: حضرت گنگوہیؒ مظاہر علوم کے جلسوں میں شرکت کرتے تھے، یہ غلط ہے۔

ص ۵۲: زکریا کا تقرر ۳۳ھ میں نہیں، ۳۵ھ میں ہے۔

ص ۶۲: مولانا محمد یحییٰ صاحب کے بیان میں مولانا اسماعیل دوبارہ کیسے آگئے؟ یہ مضمون صفحہ ۵۷ پر گذر گیا۔

ص ۶۷: ۳۵ھ میں آپ ناظم مقرر ہوئے۔ یہ عبارت بے ربط ہے کہ اس کے بعد ۲۶ھ میں مولانا یحییٰ صاحب کو کہاں سے بلا لیں۔

ص ۸۱: حضرت سہارنپوریؒ کی فراغت ۱۳۸۸ھ غلط ہے۔ بجائے صحیح ۱۲۸۸ھ ہے۔ اس پر شیخ احمد رہلان غلط ہے، دہلان ہے۔

ص ۸۲: حضرت کے نکاح کی عیسوی تاریخ غلط ہے۔

ص ۹۲: مولانا الیاس صاحبؒ نے دورۂ حدیث شیخ الہندؒ سے پڑھا، غلط ہے، صرف ترمذی، بخاری میں چند ماہ شرکت کی، سارا دورہ میرے والد صاحبؒ سے پڑھا۔

ص ۹۲: ناظم صاحب کا دوسرا حج قابل تحقیق ہے۔

ص۱۲۳: اصول الشاشی، نور الانوار غلط ہے۔

ص۱۲۵: ۱۳۳۴ھ غلط ہے، ۳۳ھ صحیح ہے۔

ص۱۲۷: پر حجاز جاتے ہوئے بخاری منتقل نہیں کی گئی، بہاولپور جاتے ہوئے۔ حجاز جانے میں تو بندہ ساتھ تھا۔ یہ وہی بخاری کے تین پارے ہیں جن کا اوپر ذکر آیا۔ اس صفحے پر ناظم صاحب کا لفظ غلط ہے، مہتمم صاحب متردد تھے، صحیح ہے۔ اس پر حجاز سے واپسی کا لفظ غلط ہے، بہاولپور سے واپسی پر ہے۔

ص۱۲۹: کسی کام کے لئے نہیں، اس عورت کیلئے مٹھائی لینے گیا تھا۔

ص۱۳۴: دورۂ حدیث والد صاحب سے پڑھنے کا ۳۴ھ غلط ہے، ۳۳ھ ہے۔

ص۱۳۴: کی ساری عبارت مکرر ہے, ابھی دو صفحہ پر گذری۔

ص۱۳۹: مودودی صاحب کا مقولہ قابل تحقیق ہے۔

ص۱۴۰: تین ماہ سے کم کی مدت نہیں۔

ص۱۵۴: ترمذی شریف کم کچھ نہیں۔ زائد ایک سال یکم ذی قعدہ سے ۱۸ ذی الحجہ تقریباً ۱۳ ماہ سے زائد ہوئے ہیں۔

ص۱۵۴: تذکرہ کا لفظ غلط ہے، ابوداؤد تقریر۔

ص۱۵۵: حضرت کی خدمت میں رہنے کے بجائے حضرت کے پاس دورہ پورا کرنا اہم سمجھتے تھے۔

ص۱۵۹: کتاب کی ختم کی دعوت کے بعد جلد ثالث کی تسوید شروع ہوئی؟

ص۱۶۴: حضرت سہارنپوری کا تو ۱۳۴۵ھ میں انتقال ہوا۔ اس سن میں ناظم ہونا غلط لکھ دیا, نظامت ۳۵ھ میں ہے۔

ص۱۹۹: آزادی کی تاریخ ۱۷ رمضان غلط ہے، ۲۷ رمضان ہے۔

﴿170﴾

از: مولانا کفایت اللہ صاحب پالنپوری مرحوم

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۲۲؍رمضان المبارک ۸۹ھ/ یکم دسمبر ۶۹ء

بخدمت اقدس قبلہ حضرت مرشدی صاحب دامت برکاتہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد آداب و اشتیاق دست بوسی گذارش ہے کہ احقر بفضلہٖ تعالیٰ بعافیت رہ کر حضرت والا کی خیر وعافیت کا بدل وجان خواہاں ہے۔ احقر کو عریضہ نویسی کی تمنا بہت تھی مگر ماہ مبارک میں حضرت والا کی ممانعت کی وجہ سے ہمت نہ ہوتی تھی۔

مولوی احمد صاحب گودھروی نے حضرت والا کا مضمون جو احقر کے متعلق تھا روانہ کیا۔ ۲۱ رمضان کو موصوف کا خط ملا۔ کئی مرتبہ محبت سے پڑھا، اس قدر مسرت ہوئی کہ دنیادار کو ہفت اقلیم کی بادشاہت سے کیا ہوتی ہے, اس سے بھی زیادہ ہوئی۔ عین اس وقت حضرت والا کا مضمون عنایت ہوا کہ ناکارہ دن اور رات یہ دعا کرتا تھا کہ یا اللہ تعالیٰ میرے حضرت کی خصوصی توجہ اور میرے حضرت کی دعاؤں میں میرا حصہ فرما۔ حضرت اقدس کا مضمون پڑھ کر دل کو منور کرتا رہتا ہوں۔

حضرت والا نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ احقر نے رمضان کہاں گذارا؟ اس لئے عرض ہے کہ تین رمضان تک تو احقر نے اپنی بستی میں اعتکاف نہیں کیا اور نہ رفقاء کو کرنے دیا، حضرت والا کے گرامی نامہ اور مولانا منور صاحب کے مکتوب کا منتظر رہا کہ نہ معلوم کیا فیصلہ فرماتے ہیں۔ تین رمضان کو حضرت والا کا گرامی نامہ حاجی یعقوب صاحب کی معرفت عنایت ہوا اور مولانا عبدالرحیم صاحب کی بھی سہارنپور کے التواء کی اطلاع آچکی تھی۔ مولانا منور صاحب نے بھی تحریر فرمایا حضرت کے لوگوں کو اختیار ہے جہاں چاہیں اعتکاف کریں

مگر یکسوئی سے گذاریں۔اس لئے احقر نے اپنی بستی میں رفقاء کے ساتھ اعتکاف کیا ہے۔

رمضان کے معمولات سابق کی طرح ختم خواجگان کے علاوہ صورۃً جاری ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ حقیقت پیدا فرماوے۔حضرت والا کے مشورہ کے موافق جن دوستوں نے خود بخود مشورہ لیا ان کو احقر کے پاس رمضان گذارنے کا مشورہ دیا۔اس وقت چھ احباب مہمان ہیں۔الحمدللہ بستی میں پہلی مرتبہ تراویح میں قرآن پاک سنایا گیا،لوگوں نے محبت وشوق سے انتشار بغیر اس کو منظور کرلیا۔

حضرت والا اس ناچیز کیلئے اہتمام سے دعا فرماتے ہیں،اس کا اثر بہت دیکھ رہا ہوں۔اعمال سے نظر ہٹ گئی ہے اگر کوئی نیک کام ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ کے فضل کی طرف ہی نظر رہتی ہے۔اگر کسی شخص کو برا کام کرتے دیکھتا ہوں تو یہی خیال رہتا ہے کہ اگر حق تعالیٰ شانہ کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو احقر بھی یہی کام کرتا۔حسب ہدایت آنحضرت اپنے عیوب پر بہت نظر رہتی ہے۔

احقر بھی اہتمام سے حضرت والا کیلئے،حضرت کے خدام وحضرت سے محبت رکھنے والوں کیلئے دعا کرنا اپنی سعادت جانتا ہے۔حضرت والا کیلئے دعائیں کرنے کے بعد یہ بھی دعا کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ مولانا عبدالرحیم صاحب اور مولانا منور صاحب جو دعائیں حضرت کیلئے کرتے ہیں ان کو قبول فرما،ان دونوں کی دعائیں حضرت کی معرفت کی وجہ سے جامع ہوں گی۔

حضرت والا کی زیارت ہوتی رہتی ہے۔[کچھ عرصہ قبل) خواب میں دیکھا کہ حضرت والا کی مجلس ہے،حضرت والا نے احقر کو فرمایا کہ یہ چیز تقسیم کردے۔احقر نے حکم پر عمل کرکے وہ چیز تقسیم کردی۔جب صوفی اقبال صاحب کی طرف پہونچا تو حضرت والا اپنے ہاتھ مبارک سے ان کو وہ چیز پیش کررہے تھے۔اپنے آپ کو اکثر برہنہ اور بعض مرتبہ بدن برہنہ استنجا کرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔احقر کے رفقاء ادب سے سلام عرض کرکے دعاء کی

درخواست کرتے ہیں۔

مولانا عبدالرحیم صاحب سے حضرت والا کی خیریت معلوم ہوتی ہے نیز حضرت کی تشریف آوری کی اطلاع بھی معلوم ہوئی۔الحمدللہ، ثم الحمد للہ اس وقت گجرات کے مسلمانوں میں کافی رجوع ہوگیا ہے، جومسجدیں احمد آباد کی ویران تھیں اب پر ہو جاتی ہیں، تبلیغی جماعت کا جہاں گذر مشکل تھا وہاں اب جماعتیں کام کرتی ہیں۔احمد آباد میں شاہ عالم سے جماعتوں کے مطالبے آرہے ہیں،اس اطراف کے لوگ امداد لے کر جاتے ہیں وہ لوگ پہلے دریافت کرتے ہیں تم تبلیغ والے ہو کیوں آئے ہو؟ یہ جواب دیتے ہیں ہم دین کی دعوت اور امداد لے کر آئے ہیں، اس سے کافی اثر ہوا ہے۔حق تعالیٰ شانہ استقامت عنایت فرمائے،حضرت اقدس کی خصوصی [توجہات] کا اثر ہے۔احقر بھی دعاؤں کامحتاج ہے۔

والسلام

سگ آستانہ عالی

کفایت اللہ غفرلہ

۲۴؍رمضان المبارک

جواب از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۱۳؍شوال ۸۹ھ/۲۲؍دسمبر ۶۹ء

از مکہ مکرمہ

عنایت فرمایم الحاج مولوی کفایت اللہ صاحب سلمہ، بعد سلام مسنون، یہاں عید منگل کو ہوئی اور میں ۷شوال کو مدینہ پاک سے باچشم گریاں ودل بریاں الوداع ہو کر مکہ مکرمہ پہنچ گیا اور کل ۲۲دسمبر دوشنبہ کی صبح کو جدہ سے طیارہ کی روانگی ہے۔کل شام تمہارا لفافہ ایسے وقت ملا کہ میں پابرکاب ہوں اور سفر کا سہم میرے اوپر سوار ہے,لیکن چونکہ تم نے اپنے

خواب سے پریشانی لکھی ہے اور ظاہر کے اعتبار سے پریشانی کا تھا بھی، اس لئے بہت عجلت میں مختصر لکھوا رہا ہوں۔

خواب میں اس ناکارہ کو کثرت سے دیکھنا تمہاری محبت کی علامت ہے, اور خواب میں برہنہ دیکھنا تم جیسے کیلئے انشاءاللہ موجب خیر اور موجب ترقی ہے۔ اس قسم کے خوابوں کی تعبیر ہر ایک کیلئے علیحدہ ہوتی ہے۔ یہ خواب انشاءاللہ تمہارے لئے بھی مبارک ہے اور اس سیہ کار کیلئے بھی۔ تم جیسوں کیلئے اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ انشاءاللہ انقطاع عن الدنیا اور تبتل الی اللہ حاصل ہوگا۔ شفاعت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم دوستوں کیلئے بالخصوص جن کو میں نے بیعت کی اجازت دی ہے یا آئندہ دینی ہے, بہت اہتمام سے دعائیں بھی کرتا رہا اور روضۂ اقدس پر بھی تم دوستوں کی ترقیات کیلئے بہت ہی دعائیں کرتا رہا۔ اللہ جل شانہ تم دوستوں کو ترقیات سے نوازے۔

اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ [خواب میں]....بھی تمہارے ساتھ کچھ بری چیز نہیں ہے یہ بھی انشاءاللہ [نوید ہے کہ] اس سیہ کار کا سلسلہ تم سے چلے گا۔ میں اس حرکت سے خدانخواستہ کیوں ناراض ہوں گا, میں تو خوش ہوں گا۔ اللہ جل شانہ تم دوستوں سے جتنا بھی دنیا کو فائدہ پہنچائے گا اس سیہ کار کیلئے بھی انشاءاللہ موجبِ خیر ہوگا۔

تمہارا بیداری کے بعد قلق فطری چیز ہے۔ دوسرا خواب ظاہر ہے جو کچھ تمہیں دیا ہے وہ تقسیم کے واسطے ہی دیا ہے اور صوفی اقبال کو اس ناکارہ کے ہاتھ سے دینا یہ ان کی خصوصیت ہے۔ اپنے آپ کو برہنہ اور استنجاء کرتے دیکھنا انشاءاللہ مالی ترقیات ہیں جو انشاء اللہ کسی وقت نصیب ہوں گی۔

آپ کے رفقاء اعتکاف میں بہت کم رہے۔ رجب سے مجھ سے لوگوں نے پوچھا کہ ہم مولوی کفایت اللہ کے ساتھ اعتکاف کرنا چاہتے ہیں؟ میں نے لکھا بڑے شوق سے۔

تقریباً ۲۰، ۲۵ تو خطوط آئے ہوں گے۔تم نے بھی کہیں عبدالرحیم کی طرح اعتکاف کرنے والوں کومنع تو نہیں کردیا۔ (آگے طویل مضمون تبلیغی جماعت کی نقل وحرکت، رمضان کے معمولات وغیرہ وغیرہ) فقط

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم اسماعیل، ۱۳رشوال المکرّم ۸۹ھ

﴿171﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ
بنام: جناب حاجی محمد یعقوب صاحب، بمبئی
تاریخ روانگی: ۱۵رشوال ۸۹ھ/۲۴ردسمبر ۶۹ء

مکرم محترم جناب الحاج محمد یعقوب صاحب مدفیوضہم، بعد سلام مسنون، چند ضروری کتابیں لندن راؤشمشیر خان کے پاس بھیجنی ہیں۔ ہوائی جہاز سے معلوم ہوا کہ بہت محصول لگے اور یہاں سے لندن جانے والے حضرات سب چلے گئے۔ مولوی احمد کی رائے سے آپ کے پاس بھیج رہا ہوں کہ وہاں سے لندن جانے والے بہت ملتے رہتے ہیں کسی معتبر آدمی کے ہاتھ مولوی یوسف متالا کے ذریعہ سے راؤشمشیر خان کو پہنچادیں، اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ فقط والسلام

آپ کے خط کا جواب پرسوں براہ راست ڈاک سے بھیج چکا ہوں، آپ کے نام کا بنڈل بھی آپ کے لئے مستقل بھیج چکا ہوں، جومولوی نصیر سے آپ نے منگائی تھیں، اس کو میں ہدیہ بھیج چکا ہوں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم احمد گجراتی، ۱۵رشوال ۸۹ھ

از راقم سلام مسنون

﴿172﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۱؍شوال ۸۹ھ/ ۳۰؍دسمبر ۶۹ء

عزیز مولوی یوسف متالا بوساطت مولوی عبد الرحیم سلمہ بعد سلام مسنون، تمہارا لندن بخیر رسی کا تار مرسلہ ۲۰ دسمبر کراچی میں ۲۱؍دسمبر کو پہنچ گیا تھا۔ لیکن مجھے وہ کراچی میں ۲۵؍دسمبر کی شام کو ملا۔ مجھے نہ تمہارا پتہ یاد نہ عزیز عبد الرحیم کا، اس لئے یہ خط عزیز طلحہ کی معرفت عبد الرحیم کے پاس بھیجتا ہوں کہ وہ تمہیں بھیج دیں۔ میں نے تمہیں بڑے زور سے تاکید کی تھی کہ مجھے براہ راست اب کوئی خط نہ لکھیں، اس لئے کہ مجھے تو کسی کا پتہ یاد رہتا نہیں، اور عزیز اسماعیل مکہ میں رہ گیا ہے۔ البتہ عزیز اسماعیل کو مکی ایر لیٹر دے کر آیا تھا اور تاکید کر آیا تھا کہ تمہیں میری روانگی کی اطلاع کر دے۔

میں ۲۲؍دسمبر کے طیارے سے جدہ سے کراچی پہنچا اور ۲۶؍دسمبر جمعہ کی شام کو عشاء کے بعد بذریعہ طیارہ کراچی سے لاہور پہنچا اور ۲۸؍دسمبر کو لاہور سے یہاں رائے ونڈ پہنچا۔ ۲۲؍جنوری تک یہاں کے مختلف مواضع میں جانے کی تجویز ہے اور اب تک کی تجویز ۲۲؍جنوری کو کراچی سے دہلی جانے کی ہے۔ میں اپنے سفر کی روداد ہر جگہ سے سہارنپور بھیجتا رہا ہوں۔ براہ راست ہر شخص کو تفصیل لکھنی بہت دشوار ہے، البتہ ہر خط کے متعلق یہ ضرور لکھواتا رہا ہوں کہ مولوی عبد الرحیم کو اس کی نقل ضرور بھیج دی جائے۔ اس لئے کہ تم کو بھی اور مولوی کفایت اللہ وغیرہ دیگر گجراتی احباب کو بھی لکھوا چکا ہوں کہ میری خیر خبر اور حالات عزیز طلحہ سے معلوم کرتے رہیں یا عزیز عبد الرحیم سے۔

طبیعت تو مدینہ منورہ سے روانگی کے بعد سے ہی خراب ہونی شروع ہوگئی تھی لیکن

کراچی پہنچنے کے بعد دورانِ سر اور بخار کا حملہ زیادہ سخت رہا۔ اجابت بھی مکہ کے بعد سے اب تک نہیں ہوئی بلکہ مدینہ کے بعد سے اب تک تقریباً نہیں ہوئی جس کی وجہ سے دورانِ سر میں بھی اضافہ ہے اور اسی وجہ سے بھوک بھی بالکل نہیں لگ رہی ہے۔ خدا کرے تمہارے پہنچنے کے بعد تمہارے مدرسہ کا نظم ٹھیک ہوگیا ہو۔ خدا کرے تمہارا سفر خیریت سے پورا ہوگیا ہو اور لندن کے ہوائی اڈہ پر احباب لینے کے واسطے آ گئے ہوں۔

اللہ کی دین ہے کہ عزیز عبدالقدیر کو تمہاری روانگی کے بعد ڈھائی سو ریال ماہوار کی ملازمت چار ماہ کیلئے مل گئی تھی اور عزیز اختر بے چارہ کوشش میں پھرتا رہا اور اس کو نہ ملی۔ عزیز عبدالقدیر کیلئے حج کے موسم کے بعد بھی دو سو ریال کی امید دلائی گئی ہے۔ واقعی روزی صرف اللہ کے قبضہ میں ہے۔

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

عزیز عبدالرحیم سلمہ، بعد سلام مسنون، میں پہلے بھی متعدد خطوط میں لکھ چکا ہوں کہ میری تجویز کراچی سے دہلی پہنچنے کی ہے اور اب تک ۲۲ جنوری تجویز ہے، لیکن تم یا کوئی احباب میں سے اس وقت تک سہارنپور کا ارادہ نہ کرے جب تک میرا سہارنپور پہنچ جانا محقق نہ ہو جائے، مبادا میرے سفر میں کسی وجہ سے تاخیر ہو اور آنے والے پریشان ہوں، اور یہاں تاریخ بدلتے بھی دیر نہیں لگتی اور مشورہ بدلتے بھی۔

تمہارے متعلق تو میری رائے یہ ہے کہ تم اہلیہ محترمہ اور خالہ صاحبہ کے تعمیلِ حکم میں ملازمت ہی کرلو، سہارنپور کا ارادہ جلدی نہ کرو۔ زندگی ہے تو رمضان میں ملاقات ہو ہی جائے گی۔ **البتہ آس پاس کے جو احباب دو چار دن تمہارے پاس رہنا چاہیں ان کو ضرور رہنے کی اجازت [دے] دیا کرو، منع نہ کرو۔** مولوی کفایت اللہ صاحب اور دیگر گجراتی احباب بھی جن کو خط لکھو یا تمہیں ان کے آنے کا حال معلوم ہو ان کو بھی ایک کارڈ سے روک دو

کہ وہ بھی سہارن پور کا ارادہ نہ کریں۔

یہاں کے احباب کا بہت شدت سے اصرار ہے کہ میں مشرقی [پاکستان] کا سفر کروں, اگرچہ میں نے اس کا وعدہ نہیں کیا اور نہ اس کا ارادہ ہے مگر مقدرات کی کچھ خبر نہیں۔ عزیز طلحہ کے خط سے مولوی منور کی عید کے بعد کی علالت کی خبر سے بہت فکر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے، میں نے ان کو بھی منع کر دیا ہے کہ وہ سہارنپور آنے کا جلدی ارادہ نہ کریں۔

فقط والسلام

بقلم احسان، از کاتب سلام مسنون و گذارشِ دعا　　　حضرت شیخ الحدیث صاحب

رائے ونڈ

۳۰ر دسمبر ۶۹ء، سہ شنبہ

﴿173﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: مولانا طلحہ صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳ر شوال ۸۹ھ/ یکم جنوری ۷۰ء

عزیزم مولوی طلحہ سلمہ، بعد سلام مسنون، ایک رجسٹری تمہیں کراچی سے کی تھی جس میں مکہ تا کراچی کے حالات بھیجے تھے۔ دوسری رائے ونڈ سے کی تھی جس میں تمہارے اس خط کا جواب بھی تھا جو رائے ونڈ کے پتے سے پہنچا تھا اور عزیز یوسف کے تار کا جواب بھی تھا جو غالبًا تم نے مولوی عبدالرحیم کے پاس بھیج دیا ہوگا۔ اس خط کے ساتھ عزیز یوسف کے خط کا جواب بھیج رہا ہوں جو رائے ونڈ کے پتہ سے ملا۔ اسکو بھی عزیز عبدالرحیم کے پاس بھیج دو مجھے عبدالرحیم کا پتہ یاد نہیں۔ اگرچہ اس طرح جانے میں اس کے خط کے جواب میں تاخیر تو بہت ہو جائے گی مگر عزیز مولوی عبدالرحیم بھی میرا خط دیکھ لے گا۔

☆............☆

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا تار ۲۰/ دسمبر کا دیا ہوا ۲۱/ دسمبر کو کراچی پہنچا تھا لیکن مجھے کئی دن بعد ۲۵/ دسمبر کی شام کو ملا۔ تحقیق بھی کی کہ اتنی دیر کیوں لگی اس لئے کہ میں ۲۲/ دسمبر کو کراچی پہنچ گیا تھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ہمارے ہی ساتھیوں سے دیر ہوئی۔ یہاں پہنچ کر کل کی ڈاک سے تمہارا ۲۲/ دسمبر کا مفصل ایر لیٹر پہنچا۔ بخیر رسی کی تو تفصیل سے اطلاع ہوئی، نیز اس سے بھی کہ راستہ میں بھی کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔

جدہ سے جہاز کی تاخیر کا حال اولاً احسان کی زبانی اس کے بعد عبدالحفیظ کی زبانی معلوم ہو گیا تھا مگر اس نے کوئی مزید تفصیل نہیں بیان کی جو تم نے خط میں لکھی، البتہ طبیعت کے گرنے کا اندازہ بغیر اس کے بتائے بھی تھا۔ میرے خیال میں تم نے برا کیا کہ قاہرہ میں ہوٹل میں نہیں گئے، مطار پر ہی تکلیف اٹھائی۔ یہ تم نے اچھا کیا کہ رات لندن میں نہ گذاری۔

بولٹن پہنچنے کے بعد تم نے جو مدرسہ کے حالات لکھے ہیں ان سے بہت قلق ہوا۔ میرا اندازہ تو یہ تھا کہ تمہارے جانے کے بعد سب حالات درست ہو گئے ہوں گے، لیکن تمہاری مایوسی سے بہت قلق ہوا، تم کو اپنی روانگی کے وقت مدرسہ کا نظام مضبوط کرنا چاہئے تھا۔ تم نے مجھ کو ہمیشہ یہ اطمینان دلایا کہ حالات تو انشاء اللہ سدھر جائیں گے، میرے جانے پر مخالفین مغلوب ہو جائیں گے، خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ تم نے لکھا کہ ان حالات کی وجہ سے یہاں سے دل برداشتہ ہو گیا۔

کسی دوسری جگہ جانے سے جو محنت یہاں کی گئی ہے وہ ساری ضائع ہو گی، اس لئے جہاں تک ہو سکتا ہو اولاً تو اسی کو قبضہ میں لانے کی کوشش کرو، نہ ہو سکتا ہو تو مجبوری ہے۔ میں نے ابتداء بڑی سختی سے اسی وجہ سے حجاز آنے سے منع کیا تھا کہ تمہاری اہلیہ کا مسئلہ بھی میری

نگاہ میں اہم تھا اور تمہارا مدرسہ بھی بالکل ابتدائی حالت میں تھا,مگر اس وقت تم نے مجھے ایسے زور سے دونوں چیزوں کی طرف سے اطمینان دلایا کہ میں بھی مطمئن ہو گیا۔

تعجب ہے کہ تم نے اپنی غیبت میں کسی تغیر کے نہ کرنے کی تجویز کیوں نہ پاس کرائی۔ ہمارے ہاں تو سارے استقلالوں کے باوجود اہل مدرسہ نے بہت سی معمولی جزئیات کو بھی میری واپسی پر روک دیا، حالانکہ اس کی ضرورت نہیں تھی۔ حجازِ مقدس میں تمہارے مدرسہ کے چندہ کیلئے میں نے خود ہی تمہیں رسید بھی لانے کو لکھا تھا اور میرا خود بھی بہت اہتمام سے خیال تھا کہ اس کی تحریک کروں۔ مگر تم نے چونکہ مدینہ پاک میں ایک لفظ کہہ دیا تھا کہ ان حالات میں میرا ابولٹن آنا بہت مشکل ہے، اس لئے میں بھی ڈھیلا پڑ گیا۔

تم نے تو ابتداء میں وہاں کی کمیٹی کا خصوصی تعلق بہت زور سے لکھا تھا۔ *واقع میں جب کمیٹی کے افراد دینی مدرسہ کے حامی نہ ہوں تو چلانا بہت مشکل ہے۔* ان سے براہ راست بھی بات کرو، لوگوں سے بھی کہلواؤ کہ **دنیاوی دھندے چل ہی رہے ہیں، خالص دینی مدرسہ کی دارالکفر میں بڑی سخت ضرورت ہے جو مادیت سے زیادہ روحانیت کا حامل ہو۔** میری رقم واپس کرنے کی ہرگز جلدی نہ کریں وہ تو کسی مدرسہ ہی میں لگانی ہے۔ اگر یہاں دینی مدرسہ قائم نہ ہوسکتا ہو تو پھر مختلف دینی مدارس میں اپنی تجویز سے لگا دیں۔

کو نہ پکڑنے کا ہرگز ارادہ نہ کریں۔ دین کی اشاعت جس درجہ میں بھی ہوسکتی ہو اس کی بہت اہتمام سے کوشش کریں۔ معمولات بالخصوص ذکر کی پابندی کا بہت ہی اہتمام کریں کہ یہ بہت سے فتنوں کو جڑ سے اکھاڑنے والا ہے۔ مدینہ پاک میں تو میری انتہائی کوشش رہی کہ تم ذکر کا بھی بہت اہتمام کرو اور اس کو اپنی طبیعت بنالو, اور جو اوقات اس ناکارہ کے اقدام عالیہ میں بیٹھنے کے ہیں ان میں میرے قریب رہا کرو۔ باوجود میری انتہائی کوشش کے تم دونوں نہ کرسکے۔ ذکر کے اوقات میں تمہاری طبیعت خراب رہی، نیند کا غلبہ

رہا، میرے پاس بیٹھنے کے اوقات میں تمہیں غیروں سے فرصت نہ ہوئی۔ مغرب کے بعد نہ معلوم میں نے کتنی مرتبہ تمہیں دیکھنے کیلئے آدمی بھیجے مگر کبھی تو معلوم ہوا کہ تم حجرے میں لیٹے ہوئے ہو یا کہیں گئے ہوئے ہو، کبھی معلوم ہوا کہ قرآن پاک بیچ میں رکھا ہوا ہے اور تم باتوں میں مشغول ہو۔ اس سے بہت ہی کلفت رہی اور رہے گی

؎ آرزوؤں سے پھرا کرتی ہیں تقدیریں کہیں

اب بھی تلافی آسان ہے۔

ذکر کی پابندی تو وہاں بہت اہتمام سے ہوسکتی ہے اور میری ملاقات کا بدل اکمال و ارشاد اور شمائل ترمذی کا ترجمہ بہت اہتمام سے ہوسکتا ہے۔ دعاؤں سے تو تمہارے لئے تمہیں بھی معلوم ہے کہ دریغ نہیں ہوسکتا ہے۔ تم ان لوگوں میں نہیں ہو جن کی دعا کیلئے کسی کہنے یا اہتمام کی ضرورت ہو۔ میں نے تمہیں بہت تاکید کی تھی کہ براہ راست مجھے کوئی خط نہ لکھو۔ عزیز عبدالرحیم کو لکھتے رہیں اور اس سے میرے متعلقہ مضامین کے جواب منگواتے رہیں۔ اس میں دو مصلحتیں تھیں۔ اول یہ کہ مجھ پر تمہارے خط کا بوجھ نہ پڑتا اور لکھنے والا معلوم نہیں وہاں کوئی میسر ہوگا یا نہیں؟ دوسرے یہ کہ میرا جی چاہتا ہے کہ تمہارے احوال سے اور میرے جوابات سے عزیز عبدالرحیم بھی باخبر رہے، زندگی کا اعتبار نہیں۔

مدینہ پاک سے روانگی کے بعد سے طبیعت بہت زیادہ خراب چل رہی ہے۔ یہاں کے احباب کا بے حد اصرار مشرقی پر تھا کہ وہاں کا سالانہ اجتماع بھی قریب ہے مگر میرے حالات کو دیکھ کر اب کسی کی ہمت نہیں پڑ رہی ہے۔ میں اتوار کے دن یہاں رائے ونڈ پہنچا تھا۔ یہاں کی مرکزی اہمیت اور تبلیغی گڑھ ہونے کی وجہ سے احباب نے میرا یہاں جمعہ تک کا قیام تجویز کر دیا تھا۔

پہلے سے پرسوں شنبہ کو یہاں سے لائل پور روانگی کی تجویز تھی مگر میں نے ہی اپنی

بیماری کی وجہ سے کل کو جمعہ کے بعد کی روانگی تجویز کردی ہے۔دوروز لائل پور، پھر سرگودھاایک روزاورڈھڈیاں ۵،٦روزقیام کے بعدراولپنڈی واپسی ہوگی اور۴،۵روزوہاں بھی قیام ضروری ہے،اس کے بعد پھر کراچی واپسی ہے،اس لئے کہ دہلی کاراستہ اب کراچی کےسوانہیں رہا۔اس وقت تک کااندازہ یہ ہے کہ انشاءاللہ ۲۰ جنوری تک دہلی پہنچناہوجائے گا

تم نے اپنے خط میں نہ تواہلیہ کاکوئی حال لکھاجس کامجھے شدت سے انتظارتھانہ خسر صاحب سے ملاقات کا کچھ حال لکھا کہ ہوئی یانہیں اور ہوئی تو کس طرح؟ اہلیہ سےاور خالہ خالوسےاورعزیزمحمدسلمہ سے سلام مسنون اورخیریت کہہ دیں۔ یہ ناکارہ تمہارے لئے اوران سب کیلئے،تمہارے مدرسہ کیلئے دل سے دعاکرتاہے،اللہ جل شانہ تمہارے مدرسہ کوبھی مکارہ سے حفاظت فرماکرہرطرح کی ترقیات سےنوازے،دین کاجذبہ رکھنے والےاحباب کاکمیٹی میں اضافہ کرے۔**کمیٹی کے احباب سے یکسور ہنے کی کوشش نہ کریں بلکہ ان سے اختلاط بڑھاکردین کی اہمیت پیداکرنے کی کوشش کریں،** فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب،رائے ونڈ،یکم جنوری ۷۰ء،جمعرات، بقلم احسان۔

عزیزاحسان،عزیزابوالحسن،قاضی صاحب اورعزیزاسراربھی پاس بیٹھاخط سنارہاہے،اس کی طرف سے سلام مسنون۔

﴿174﴾

از:حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام:حضرت مولانایوسف متالاصاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی:۲۳رشوال ۸۹ء/یکم جنوری ۷۰ء

عزیزم سلمہ،بعدسلام مسنون،تمہارے رخصت ہونے کے بعدتمہاراخیال برابرلگا رہا۔مغرب کے بعد بجائے عبدالحفیظ کے احسان پہنچا۔اس نے کہا کہ جہاز ۳ گھنٹے لیٹ

ہے۔ اگلے دن صبح کو عبدالحفیظ سے ملاقات ہوئی جس سے یہ معلوم ہو کر کہ بجائے تین گھنٹے کے ۵ گھنٹے لیٹ ہوا، بہت ہی قلق ہوا کہ ساری ہی رات ضائع ہوئی۔

یہ ناکارہ ۲۲ دسمبر کو جدہ سے عربی ۲ بجے چل کر پاکستانی سوا تین بجے کراچی پہنچا۔ ظہر کی نماز میں نے اور ابوالحسن نے مطار کی مسجد میں پڑھی۔ قاضی صاحب، ڈاکٹر اسماعیل کسٹم کی وجہ سے وہیں ٹھہر گئے۔ اس جہاز میں ہم ۴ ہی تھے۔ مولوی احسان وغیرہ پاکی احباب ایک دن پہلے آچکے تھے کہ ان کے ٹکٹ پاکی جہاز کے تھے۔ میرا ہوائی جہاز کا سفر کئی دفعہ ہوا، کسی مرتبہ چکر نہیں آئے، اس مرتبہ خلاف معمول خوب چکر آئے۔ یہاں پہنچنے کے بعد بھی دوران سر شدت حرارت وغیرہ متعدد امراض کثیرہ کا شکار بن گیا۔ بہت ہی قلق ہے کہ ان احباب نے جس ذوق وشوق سے بلایا تھا اس کے بالمقابل یہ بیماری کی فکر میں لگ گئے۔

میرا خیال کراچی ایک دن ٹھہرنے کا تھا مگر ان احباب نے میرے نام پر کراچی میں بہت ہی زیادہ ہجوم جمع کر رکھا تھا۔ اس لئے بجائے ایک دن کے ۳ دن قیام کے بعد کراچی سے بذریعہ طیارہ لاہور پہنچا۔ تمہارا تار ۲۰ کا دیا ہوا ۲۱ کو کراچی پہنچ گیا تھا مگر مجھ تک پہنچنے میں دیر ہوئی۔ میں نے اس کی رسید تو اسی وقت لکھوا دی تھی مگر تمہارا پتہ یاد نہیں تھا اور عبد الرحیم کا پتہ بھی یاد نہیں۔ اس لئے سہارنپور کی رجسٹری میں وہ بھیج دیا تھا۔ لاہور ایک دن قیام کے بعد اتوار کی صبح کو یہاں رائے ونڈ پہنچا۔

یہاں پہنچنے کے بعد تمہارا مفصل لفافہ ۲۲ ر دسمبر کا لکھا ہوا کل ۳۱ دسمبر کو ملا۔ اس کا جواب بھی اسی وقت لکھوا کر آج صبح سہارن پور کے لفافہ میں بھیج دیا تھا مگر بعد میں عزیز احسان سلمہ نے یوں کہا کہ اس کے پہنچنے میں تو بہت دیر لگے گی۔ مجھے اس کا خیال نہیں تھا کہ تمہارے ائرلیٹر پر تمہارے جواب کا پتہ ہے۔ اس لئے اسی وقت براہ راست ایرلیٹر دوسرا لکھوا رہا ہوں۔

تمہارے خط کا مفصل جواب تو دو چار دن بعد سہارن پور یا مولوی عبدالرحیم کے پاس سے پہنچ جائے گا۔ تمہارے مدرسہ کے حالات سے بہت ہی قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ مدرسہ کی حفاظت فرمائے، تمہاری مساعی جمیلہ کو مثمر ثمرات و برکات بنائے۔ بددل ہو کر بولٹن کو جلدی چھوڑنا تو میری سمجھ میں نہیں آیا، **خلافِ طبع امور تو سبھی جگہ پیش آیا کرتے ہیں، استقلال سے ان کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ کمیٹی کے افراد پر بالواسطہ اور بلاواسطہ دین کی اہمیت اور یہ کہ اس دار الکفر میں ایک دینی مدرسہ بہت ضروری ہے، اس کے بارے میں بہت زیادہ تاکید لوگوں سے کراتے رہیں۔**

میری طبیعت یہاں آ کر بہت ہی ناساز ہوگئی۔ یہاں کے احباب کا اصرار اور مدینہ پاک میں خود میرا خیال بھی مشرقی کے سفر کا ہو گیا تھا کہ وہاں کبھی جانا نہیں ہوا اور شروع فروری میں وہاں کا سالانہ اجتماع بھی ہے۔ جس میں عزیزان مولوی انعام وغیرہ کے جانے کی بھی امید ہے مگر میری حالت دیکھ کر ان احباب نے بھی میرے سفر کا ارادہ ملتوی کر دیا اور اب خواہش یہی ہے کہ جلد از جلد سہارنپور جس طرح سے ہو پہنچ جاؤں۔

اب تک کی تجویز یہ ہے کہ یہاں سے لائل پور اور حضرت اقدس رائے پوری نور اللہ مرقدہ کے گاؤں ڈھڈیاں جانے کے بعد دو چار روز راولپنڈی قریشی صاحب کے ہاں قیام ہو۔ اس کے بعد ۱۷/ جنوری کو کراچی بذریعہ طیارہ جا کر ۱۹/ جنوری کو کراچی سے دہلی روانگی ہو جائے۔ سنا ہے کہ ۱۹ تاریخ کے کراچی تا دہلی کے ٹکٹ بھی آ گئے۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے پہنچا دے۔

میں نے تو تم سے بار بار تاکید کی تھی کہ مجھے براہ راست خط نہ لکھیں۔ اب مولوی عبدالرحیم کے واسطے سے لکھتے رہا کریں، ان ہی کے واسطے سے جواب بھی جاتا رہے گا کہ مولوی اسمٰعیل بھی حج کو رہ گئے اور عزیز عبدالرحیم بھی گھر والوں کے اصرار پر ملازمت کی فکر میں ہے۔ میں بھی تاکید سے اس کو لکھ چکا ہوں کہ ملازمت ضرور کر لے کہ ہر وقت کی کشمکش

مناسب نہیں معلوم ہوتی۔

تم نے اپنی اہلیہ کا اور خسر کا کوئی حال نہ لکھا۔ دونوں سے میرا اسلام مسنون بھی کہہ دیں اور خالہ سے بھی۔ یہ ناکارہ سب کیلئے اہتمام سے دعا کرتا ہے۔ اہلیہ اور خسر صاحب کے حالات سے ضرور مطلع کریں۔ **میں تو تمہارے مدینہ پاک کے قیام میں تولد فرزند ارجمند کے مژدہ کا منتظر رہا۔**

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

رائے ونڈ، یکم جنوری ۷۰ء، جمعرات

بقلم احسان

عبدالرحیم کو خط لکھو تو میرا اسلام لکھ دیجیو اور یہ بھی لکھ دیو کہ میرے تار اور خط کی رسید براہ راست بھی پہنچ گئی۔

﴿175﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب و مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہما

تاریخ روانگی: ۲۸ر شوال ۸۹ھ [۱۵ جنوری ۷۰ء]

عزیزانم مولوی عبدالرحیم و یوسف سلمہما، بعد سلام مسنون، پرسوں پنج شنبہ کو ایک کارڈ لکھ چکا ہوں جس میں ڈاکٹر اسماعیل صاحب کی ایک رجسٹری جو عبدالرحیم کے نام آئی تھی اور اس پر سے سہارنپور کا پتہ کاٹ کر تمہارے گھر کا پتہ لکھ دیا تھا۔ اس خط کا منشاء یہ ہے کہ عزیز یوسف کے خسر کا خط مفصل میرے نام آیا اور عزیز یوسف کی اہلیہ کا خط میرے نام۔ خسر صاحب نے یہ لکھا ہے کہ ہمارا بالکل فکر نہ کریں جو مقدر میں تھا وہ ہو چکا۔ یہ بھی لکھا ہے کہ ان کی اہلیہ کی طبیعت عرصہ سے خراب ہے اس کے باوجود وہ گھر کا کام برابر کرتی رہتی ہے۔ ان

کیلئے تعویذ بھی منگایا ہے اور پڑھنے کو بھی پوچھا ہے۔ پڑھنے کو تو میں لکھوادوں گا۔عزیز یوسف خود جاوے یا خط لکھے تو یا حفیظ یاشافی کا تعویذ لکھ کر بھیج دیں۔

لکھا ہے کہ عزیز یوسف کیلئے بولٹن والوں نے کچھ رقم بھیجنے کو کہا تھا۔اس لئے میں نیز لکھ دیا تھا کہ ۱۵ رمضان کو ایک صاحب بولٹن سے آئے تھے وہ رقم بھیجنے کے متعلق فرمارہے تھے۔آئندہ سنیچر کو محمد بولٹن جائے گا اس سے مزید تحقیق ہوگی,اور محمد کی ملازمت ہوگئی ہے۔۶ جنوری سے ایک ہفتہ صبح ۶ بجے سے دوپہر ۲ بجے تک اور ایک ہفتہ ۲ بجے سے رات کے ۱۰ بجے تک۔

یہ بھی لکھا ہے کہ میری موریشس جانے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے۔ پاسپورٹ تو بن گیا ہے مگر ابھی تک ٹکٹ نہیں آیا ہے جو احقر کے ایک دوست نے بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔عزیز یوسف کی اہلیہ نے بھی مستقل خط لکھا ہے جس میں اپنی خیریت بھی لکھی ہے۔ لکھا ہے کہ شجرہ کے موافق عمل شروع کردیا ہے۔میری تم اور وہ ہرگز فکر نہ کریں۔میری وجہ سے وہ اپنا کوئی نظام تغیر نہ کریں۔میری خواہش یہ ہے کہ وہ اپنا حج کرکے آجاویں۔کھجوریں اور حلوے کی رسید بھی تھی اور لکھا ہے کہ رمضان میں ۱۴ انجکشن بھی لئے۔فقط

عزیز یوسف کی اہلیہ نے تو بہت ہی دل میں جگہ پکڑ لی،اللہ تعالیٰ ہی اسے خوش وخرم رکھے۔کاش کہ عزیز مولوی عبدالرحیم کی اہلیہ بھی بجائے مولوی عبدالحفیظ کی اہلیہ کے، یوسف کی اہلیہ کے ساتھ کچھ دن گذارتی تو بہت اچھا ہوتا۔عزیز یوسف کا حال تو بظاہر دوشنبہ کو معلوم ہوگا۔آج کی ڈاک تو چلی گئی،اگر تم جمعرات کے دن بخیر رسی کا کارڈ سورت سے ڈال دیتے تو آج مل جاتا۔

مولانا محمد سعید صاحب کی خدمت میں بھی اس ناکارہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد ان کی توجہات کا شکریہ پیش کردیں۔اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزائے خیر مرحمت

فرماوے۔ کل عزیز مولوی ایوب نے بھی نوید جانفزا سنائی اور سبز جھنڈی دکھلا دی ؎

لو اب الوداع الوداع ہے ہماری

ان کی شادی کا مژدہ بھی کل پہونچ گیا۔ وہ تو آج ہی بستر باندھے تیار ہیں مگر کل میں نے ان سے یہ کہہ دیا کہ اچھا یہ ہے کہ ۲۷، ۲۸ جنوری کو دہلی چلا جاوے اور یکم فروری کو عزیز ان کو رخصت کر کے چلے جائیں لیکن آج مجھے خیال ہوا کہ ۱۵ دن کا انتظار تو بہت طویل ہے اس لئے میں نے آج اس کو کہہ دیا کہ تاخیر کی ضرورت نہیں، جب چاہے چلا جاوے۔

عزیز عبدالحفیظ کا مفصل خط آیا تھا جس میں اپنی مشکلات بہت تفصیل سے لکھی تھیں اور یہ بھی لکھا تھا کہ حکومت والوں نے یہاں سے یعنی ظہران سے بالکل جانے نہیں دیا بلکہ مجبور کیا کہ یہاں سے جدہ تک کا ہوائی جہاز کا ٹکٹ خریدا جاوے اس کے پاس اتنے پیسے بھی نہیں تھے۔ بہت دقت سے احباب سے قرض لے کر ٹکٹ خریدنا پڑا۔ ایسی صورت میں تو ظہران تک کے ٹکٹ بالکل بیکار ہیں۔

معلوم نہیں عزیز یوسف کا ٹکٹ لندن یا جدہ کسی جگہ کا آیا یا نہیں۔ میرا سفر تو التواء ہی میں ہے، اس کے خلاف ابھی تک کوئی بات ظہور میں نہیں آئی۔ اپنی خالہ اور اہلیہ عبدالرحیم سے سلام مسنون اور عزیز یوسف اگر خط لکھیں تو اس کی اہلیہ کا میری طرف سے شکریہ لکھ دیں کہ اس کے لئے بہت ہی دل سے دعا نکلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحت وقوت کے ساتھ خوش و خرم رکھے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل ۲۸ شوال

ایران والوں کا دوسرا خط بھی میرے خط کے جواب میں مفصل آیا ہے اس میں لکھا تھا کہ عزیز یوسف کے نام بھی ایک خط بھیجا جا رہا ہے۔ عزیز ایوب سے معلوم ہوا کہ کل کی

ڈاک سے ایران کا خط یوسف کے نام اور ایک لفافہ تمہارے نام تھا۔ کل کی ڈاک کل ایک لفافہ میں بند کر کے تمہارے نام بھیج دی ہے۔

عزیز ایوب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تم پتہ کاٹ کر خطوط بھیجنے کی ممانعت کر گئے تھے لیکن رجسٹری میں تو یہ صورت نہیں ہوسکتی تھی اس لئے کہ وہ تمہارے نام تھی، وہ کسی دوسرے کو نہیں مل سکتی تھی۔ انگریزی دور میں تو بغیر میری وساطت کے بھی رجسٹری اور منی آرڈر دوسروں کے نام کے فلاں بقلم زکریا وصول کرتا تھا مگر آج کل بوساطت زکریا کے بھی رجسٹری اور منی آرڈر وہ لوگ نہیں دیتے۔ فقط والسلام

از راقم سلام مسنون، گھڑی کے متعلق مولوی ایوب سے بات کر لی ہے اور میں نے لے لی ہے۔ آپ میرے والد صاحب سے اس سلسلہ میں بات کر لیں اور کہیں کہ گھڑی بہت اچھی ہے اگر آپ خریدنا چاہیں، بہرحال جو آپ کے ذہن میں آوے تذکرہ کریں، اگر نہ تیار ہوں تو پھر بھی میں لے لوں گا۔

اور ڈاک کے متعلق عرض یہ ہے کہ جتنی آپ لے گئے اس سے دوگنی کنڈی میں سے نکلی۔ معلوم نہیں آپ نے لکھی یا نہیں۔ اور جس قدر ڈاک میں حضرت کے لکھنے کی کنڈی میں رکھ کر گیا تھا وہ اسی طرح نکلی اور عام ڈاک بھی بہت نکلی۔ اگر آپ فرماویں تو میں مولوی ایوب کے ہاتھ بھیج دوں کیونکہ میری انگلی میں تکلیف ہے اس لئے بہت سوج ہو رہا ہے۔ اور تو کیا عرض کروں، سب سے سلام مسنون۔ حاجی یعقوب پر پاسپورٹ کیلئے خط لکھا ہے جواب کا انتظار ہے۔ اللہ بہتر کرے۔ عزیز یوسف اور استاذ محترم اور دیگر احباب سے سلام مسنون،

فقط والسلام۔

محمد اسماعیل عفی عنہ، ۲۸ شوال

﴿176﴾

از: جناب ڈاکٹر اسماعیل میمن صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: شوال ۸۹ھ/ جنوری ۷۰ء

محترم ومکرم جناب مولانا یوسف صاحب زید مجدکم، بعد سلام مسنون، آج صبح ہی آپ کے نام کا عریضہ لکھ کر حضرت اقدس دام مجدہم کے لفافے میں ڈلوایا۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ وہ تو سہارنپور، پھر نانی نرولی اور اس کے بعد بولٹن بھیجا جائے گا۔ حضرت اقدس کو بھی اس کا احساس ہوا تو یہ ایر لیٹر لکھوایا۔ موقع کو غنیمت جان کر بندہ نے بھی دوبارہ لکھنا شروع کر دیا۔

آپ کے جانے کے بعد سے آپ کی یاد بہت زیادہ آتی رہی اور آتی رہتی ہے۔ نہ معلوم آپ نے کیا جادو کر دیا کہ آپ کے فراق کا بے حد اثر طبیعت پر ہوا اور اب تک بھی اس کا اثر ہے۔ آپ کے لئے دعائیں بھی کرتا رہتا ہوں اور یہی گذارش آپ سے بھی ہے کہ خصوصی دعاؤں میں اس ناپاک کو فراموش نہ فرمائیں۔

آپ کے سکھائے ہوئے تعویذ سے بہت فائدہ ہوا۔ وہ اس طرح کہ حضرت اقد س کے پاس بہت سے لوگ تعویذ لینے آتے رہے اور حضرت والا کو معذرت کرنی پڑی کہ کوئی لکھنے والا نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے مولوی یوسف صاحب سے سیکھ لیا ہے تو بہت خوش ہوئے اور اس کے بعد بندہ سے تعویذ لکھواتے رہے۔ لیکن بیماری کی وجہ سے سارے معمولات پر اثر پڑا، امراض کا سلسلہ اب تک بھی جاری ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت حضرت والا کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے اور حضرت والا کے سایہ کو ہم سیہ کاروں کے سر پر تادیر قائم رکھے۔ آمین ثم آمین

ایک اور گذارش آپ سے کرنی ہے جو آج صبح کے عریضہ میں بھی تحریر کیا تھا وہ یہ کہ اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت بندہ کیلئے فارغ فرما کر حضرت والا کے سارے تعویذ اور ان کے علاوہ بھی جو مناسب سمجھیں تحریر فرما کر ارسال فرمائیں, احسانِ عظیم ہوگا, بندہ آپ کا بہت ہی ممنون و مشکور ہوگا۔ پورا تعویذ تو آپ نے لکھ ہی دیا تھا، درمیان کے الفاظ اور جن جن مقاصد کیلئے ہیں، ان کا مختصر نام تحریر فرما کر ارسال فرمائیں، نوازش ہوگی۔ امید ہے میری اس گذارش کو رد نہ فرمائیں گے کہ آپ کے علاوہ کسی اور کو اس کام کیلئے مناسب نہیں سمجھتا۔ اور سب خیریت ہے اہلیہ محترمہ کی خدمت میں سلام مسنون،

فقط والسلام

احقر ڈاکٹر اسماعیل عفی عنہ

﴿177﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: مولانا انعام الحسن صاحب و مولانا علی میاں صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ

تاریخ روانگی: ۵/ذیعقعدہ ۸۹ھ/۱۲/جنوری ۷۰ء

میرا اک کھیل خلقت نے بنایا — تماشے کو بھی تو میرے نہ آیا

مکرمان محترمان، مولٰینا الحاج انعام الحسن صاحب و مولٰینا الحاج ابوالحسن علی میاں صاحب مد فیوضکم ! بعد سلام مسنون، یاد نہیں اس سے پہلا خط کہاں تک کا گیا تھا، عزیزان مولوی احسان اور ابوالحسن یوں کہتے ہیں کہ رائے ونڈ تک کا جا چکا۔ دماغ پر بہت زیادہ اثر ہے اور ہجوم تقریباً تین سو کا ساتھ ساتھ ہی چل رہا ہے, اور ہر جگہ کا مقامی ریوڑ الگ، کراچی میں بھی، لاہور اور رائے ونڈ میں بھی قیدیوں کی طرح حجرے میں بند کئے بیٹھا رہا اور یہی حال ڈھڈیاں اور جھاوریاں میں ہو رہا ہے، چاروں طرف سے کواڑ خوب پٹ رہے ہیں, ہر جگہ

عمومی مصافحے عصر سے مغرب تک رہے مگر کسی جگہ بھی پورے نہ ہوسکے اور مخصوص ملاقاتیں اور تخلیئے تو ۲۴ گھنٹے کے ہیں۔

۲ جنوری جمعہ کے بعد رائے ونڈ سے گیارہ کاریں اور لاریاں تو مستقل، اور راستہ چلتی گاڑیوں میں جو آئے وہ علیحدہ مزید برآں، سوا دو بجے رائے ونڈ سے چل کر سرائے مغل صوفی عبدالحمید صاحب کے باغ میں نماز عصر پڑھی کہ ان کی قبر پر راستہ ہی میں ٹھہرنے کا اصرار شروع ہی سے ہو رہا تھا اور میرا وعدہ بھی تھا۔ سوا تین بجے پہنچے, فاتحہ سے فراغت پر عصر پڑھی۔ معلوم ہوا کہ عبدالوحید سلمہ کی نانی کا جمعہ کے وقت انتقال ہوگیا۔ اس کی تمنا ہے کہ جنازہ کی نماز ہم لوگ پڑھیں، قبر میں دیر تھی اس لئے جنازہ کی نماز ہم لوگوں نے پڑھ لی اور محض احتیاطاً کہ مغرب میں دقت نہ ہو بلاضرورت پیشاب اور وضو بھی کیا۔

لائل پور ایسے وقت پہنچے کہ مغرب کی جماعت ختم ہو رہی تھی لیکن وہاں پہونچتے پہونچتے امتلاء اور استفراغ نے ایسا حال خراب کر رکھا تھا کہ جاتے ہی سکر کی حالت میں پڑ گیا۔ مہمانوں کا بڑا مجمع کھڑا تھا لیکن بھائی افضل نے جو میری کار چلا رہے تھے شور مچایا سب سے پہلے مفتی صاحب آئیں۔ ان کے کان میں نہ معلوم کیا کہا کہ دونوں سہم گئے, مفتی صاحب نے ڈانٹ کر [اوروں] کو ہٹایا, آدھ گھنٹہ بعد اوسان درست ہوئے تو مغرب پڑھی۔

مسجد کے بالکل متصل ہی میرا مستقر تھا اور اسی میں مفتی صاحب نے عارضی پاخانہ فلش بنا رکھا تھا جو بہت ہی اچھا تھا مگر افسوس باوجود کوشش پاخانہ ہو کر نہ دیا۔ دو شب قیام رہا, چار جنوری یکشنبہ کی صبح مدرسہ سے چلے, مفتی صاحب کے گھر عورتوں کو بیعت کرنا تھا وہاں پہونچتے ہوئے بھی استفراغ ہوگیا۔ وہاں سے ایک دو جگہ چند منٹ قیام کے بعد۔۔۔ تقریباً آدھ گھنٹہ قیام رہا, جنہوں نے ناشتہ کا بڑے زور کا اہتمام کر رکھا تھا۔ میں تو ہر جگہ ایسا مفروغ عنہ رہا کہ کسی نے تواضع بھی نہ کی اور بیچاروں نے کہا کہ کوئی چیز تو چکھ لیتا یا کم سے کم ان پر

ہاتھ رکھ دے، جس کو میں نے خوشی سے قبول کرلیا، پھر کیا تھا شاید ۱۵، ۲۰ رکابیوں کی مٹھائی بانٹی جو پہلے کھا چکے تھے انہوں نے دوبارہ لیا۔

وہاں سے چل کر چنیوٹ کے مدرسہ میں کارہی میں چند منٹ قیام ہوا جن سے کئی دن پہلے سے وعدہ تھا بلکہ غلط فہمی اور مایوسی کی وجہ سے وہ سرگودھا چلے گئے۔ سرگودھے ایک بجے کے قریب پہونچے اور جو حشر لائل پور تھا یہاں بھی ہوا۔ حافظ صاحب نے کھانے کا بہت اہتمام کرر کھا تھا سارے مجمع نے کھانا کھایا، نماز پڑھی، حافظ صاحب نے میری وجہ سے نماز دو بجے کے بعد پڑھی اور خصوصی ملاقاتوں کے بعد عصر کے بعد عمومی مصافحے بدستور ہوئے اور حافظ صاحب نے بھی میرے دورانِ قیام نماز مکان ہی میں پڑھی، بلکہ پڑھائی۔

خیال ایک شب قیام کے بعد علی الصباح واپسی کا تھا مگر حافظ صاحب نے دوسرے دن قیام کا اصرار شدید کیا، فیصلہ اس پر ٹھہرا کہ دوپہر کو کھانا کھا کر ظہر کے بعد چلیں گے۔ مجمع ۸۳ھ کا اندازہ تھا اور حافظ صاحب نے بڑے زور سے پلاؤ، زردہ گوشت روٹی کا بہت زیادہ اہتمام کیا۔ میں نے عزیز ابوالحسن سے کہہ دیا تھا کہ میرے لئے تھرمس میں پلاؤ رکھ لینا۔

۲ بجے سرگودھے سے چل کر ۳ بجے ڈھڈیاں پہنچے اور بیٹھتے ہی میں نے تھرمس منگا کر اپنی پلاؤ نکلوائی، بھائی افضل نے جلدی جلدی اس کو گرم کیا۔ عزیز ابوالحسن، احسان نے بھی دوپہر کا [کھانا] چھوڑ رکھا ہے، اس وجہ سے یہ دونوں بھی [اور] بھائی افضل جلیل نے بھی شرکت کی، مگر جس رغبت سے ۸۳ھ میں کھایا گیا اس دفعہ اس رغبت سے نہیں کھایا گیا، اگرچہ اور سب جگہ کی نسبت رغبت سے کھایا مگر حسبِ معمول صرف ایک وقت عشاء کے بعد جو ۲۹ اپریل سے اب تک کا معمول حجاز میں بھی یہی رہا۔

اس دن تو مزار پر حاضری نہیں ہوئی کہ عصر کے بعد سے مصافحوں کا نمبر شروع ہو گیا تھا منگل کی صبح کو دس بجے [سے] اپنا کمبل وغیرہ اوڑھ کر حیّات کی طرح تکیوں پر پڑ جاتا تھا

اورعصر کیلئے اٹھتا تھا۔ظہر کی نماز کیلئے اذان پر اٹھ کر پیشاب اور وضو کر کے نماز کے بعد خصوصی الوداعی مصافحے اور مرد و زن کی بیعت کے بعد پھر مزار پر چلا جاتا تھا۔

۸۳ھ سے دو باتوں میں تغیر ہوا، بلکہ تین میں:

نمبر۱: ۸۳ھ میں حافظ عبدالعزیز صاحب ہمروزہ واپس چلے گئے تھے، اس مرتبہ میرے ساتھ ہی تشریف لے گئے تھے اور آج میرے ساتھ جھاوریاں [میں] ہیں اور سنا ہے کہ کل کو پنڈی بھی ساتھ جارہے ہیں اور یہ بھی سنا ہے کہ قریشی صاحب نے حافظ صاحب کو پنڈی کی دعوت نہیں دی۔قریشی صاحب رائے ونڈ سے جمعہ کے دن جب ہم لائل پور کو روانہ ہو گئے تھے ,وہاں سے پنڈی ہو کر منگل کی شب میں ریل سے سرگودھا اور علی الصباح ڈھڈیاں پہونچ گئے۔شنبہ کی صبح کو گیارہ بجے بذریعہ کار پنڈی چلے گئے کہ وہاں کے انتظامات کرنے تھے۔ان کا خیال علی الصباح جانے کا تھا مگر آج عزیز جلیل کے ایک لڑکے ابراہیم کا نکاح اور دوسرے لڑکے احمد سعید کا حفظ کا ختم قرآن تھا اس کی وجہ سے میں نے فراغ پر جانے کو کہہ دیا تھا۔

نمبر۲: اس مرتبہ منگل کی صبح کو جب میں مزار پر گیا تو بے اختیار گریہ کا غلبہ ہوا اور پہلے دن شام تک رہا جو ۸۳ھ میں بالکل نہیں ہوا تھا۔اس پر تعجب بھی رہا کہ رائے پور، گنگوہ، مدینہ منورہ، بقیع وغیرہ سب ہی جگہ ہمیشہ حاضری ہوئی مگر معمولی گریہ بھی یاد نہیں چہ جائیکہ شدت، اس سے خیبر کی کشش کی طرح سے اس گریہ کا سوال تم دونوں سے ہے۔

نمبر۳: ۸۳ھ میں ایک خواب جو مجھے تو یاد نہیں تھا عزیز جلیل نے یاد دلایا کہ حضرت نور اللہ مرقدہ نے قبر میں سے مجھے کتاب نورالانوار دی تھی، اب کے حضرت کو بالکل خواب میں نہیں دیکھا، اس کے بالمقابل جمعرات کی صبح کو ایک عجیب خواب دیکھا، اس کی تعبیر بالکل سمجھ میں نہیں آئی کہ میں دارالعلوم کے دارالحدیث میں ہوں اور جیسا کہ پاکستان میں مجمع لاتعد ولاتحصی گھیرے رہتا ہے، تقریباً سارا مدرسہ صحن اور اندر سے مجمع سے پر ہے، طلبہ بھی مگر عوام

زیادہ ہیں۔ **عزیز یوسف متالا نے یوں کہا کہ ایک جلسہ نعت کا ہونا چاہئے۔ میں نے کہا** چشت۔ تھوڑی دیر میں مولوی نصیر نے یہی الفاظ کہے، میں نے غالبًا یہ کہا 'تو گدھی کمہار کی، تجھے رام سے کوت'، **تھوڑی دیر میں غالبًا مولوی عبد الرحیم متالا نے یہی فرمائش کی تو میں** سوچ میں پڑ گیا، **اس کے بعد حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ نے غالبًا یہی ارشاد فرمایا میری** سمجھ میں تو نہ آیا مگر میں نے کہا حضرت بہت اچھا۔ **عزیز عبد الرحیم اور حضرت مدنی کے درمیان ایک اور بھی تھا** جو بالکل یاد نہیں رہا اور ان میں کسی ایک کے کہنے کو دوسرے سے تعلق نہیں اور [نہ] ایک نے دوسرے کا سنا، مجھ سے ہر ایک کہتا رہا **اس سب کے بعد میرے والد صاحب** دور کو کسی چار پائی پر لیٹے ہیں، انہوں نے دور سے آواز دے کر **ارشاد فرمایا کہ کل کو نعت کا جلسہ ہونا چاہئے**, ضرور کے لفظ میں تردد ہے کہ کہا تھا یا نہیں، مگر میرے جواب میں ضرور کا لفظ ضرور تھا۔ میں نے کہا کہ ضرور ہوگا۔ مگر آنکھ کھلنے کے بعد میں سوچتا ہی رہا، اب تک بھی سمجھ میں نہیں آیا، البتہ میں نے ایک اعلان لاؤڈ سپیکر پر دوستوں کو کرایا اور بڑی تاکید سے کہ ہر شخص کم سے کم ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر اکابر ثلثہ، رائے پوری، مدنی اور والد صاحب کو اور احبابِ خمسہ کو جن کے نام نہیں لئے، ایصالِ ثواب کریں، بہت سے دوستوں نے کیا، اللہ بہت ہی جزائے خیر دے۔

دوسرے ۲۶/ اپریل سے ایک معمول رہا کہ شب میں فضائل درود کا قصیدہ جامی اور قصیدہ قاسمیہ ہمیشہ سنا جو رمضان سے بند ہو گیا تھا اور عبد الرحیم وغیرہ پڑھتے تھے، یوسف متالا مدینہ جانے کے بعد وہی مستقل پڑھنے لگا تھا، سب سے پہلی فرمائش بھی خواب میں اسی کی تھی، اس وجہ سے شب جمعہ میں آزاد صاحب سے جو لائل پور سے میرے ساتھ چل رہے ہیں دونوں چیزیں سنیں۔ اس خواب والے قصہ کو میں تم دوستوں کے علاوہ عبد الرحیم یوسف کے علاوہ کسی اور کو اظہار نہیں چاہتا۔

ڈھڈیاں میں تو وقت بالکل مل کر نہ دیا کہ تخلیوں نے وقت بالکل نہ دیا، جھاوریاں میں مغرب کے بعد سے ساڑھے آٹھ بجے تک یہاں تک لکھوایا کہ مجمع بہت ہے کھانا کھانے والا، آئندہ دیکھو کیا ہو۔ ڈھڈیاں میں دو وقت کی دعوت اس ناکارہ نے بھی اپنے نزدیک تو بڑے اخفاء میں کی تھی اور واقعی اخفاء مقصود بھی تھا، مگر نہ معلوم کس طرح شہرت ہوئی کہ وہ شیخ کی دعوت کے نام سے ساری ڈھڈیاں اور آس پاس کے اتنے پہونچے کہ کھلانے والے صبح سے شام تک عاجز آ گئے۔

یہاں تک کل شب میں جھاوریاں [میں] لکھوایا تھا کل نو بجے وہاں سے چلنا تجویز تھا، مگر اٹھتے اٹھتے دس بج گئے، جب وہاں سے مرے ہوئے ہاتھی کا جنازہ نکلا تو بلا تصنع و بلا تواضع موت یاد آ گئی، اس لئے کہ جنازہ کے اٹھاتے وقت ہر ایک کی زبان پر کلمہ ہوا کرے اسی طرح حد بصر تک ساری عورتیں جہاں جہاں کو میں چلتا بڑے زور سے کلمہ طیبہ کی آوازیں آنے لگتیں، بڑی مشکل سے کار تک کا راستہ طے ہوا۔

۸۳ھ میں دوپہر کا کھانا تلہ گنگ حق نواز کے ہاں کھایا تھا، اس سال وہ حج کو گئے جاتے ہوئے بہت اصرار کر گئے تھے کہ دوپہر کا کھانا انہیں کے ہاں ہوگا۔ [پہلے تو] وہاں جانے [سے] بھی معذرت کر دی تھی لیکن جھاوریاں سے چلنے میں اتنی دیر ہوئی اور راستہ میں حسبِ سابق کار سے اترے بغیر شاہ پور کے مدرسہ میں بھی جانے کا وعدہ تھا اس لئے پنڈی میں ظہر کی امید نہ رہی تو تلہ گنگ میں ظہر کی نماز پڑھی اگرچہ وہاں کسی کو اطلاع نہیں تھی، صرف ایک ملازم موجود تھا، پھر بھی بھائی افضل وغیرہ نے آلو چھولے اور چائے کا انتظام کر ہی لیا اور پونے دو بجے چل کر ڈھائی بجے خیریت سے پنڈی پہنچ گئے۔

جناب الحاج حافظ عبدالعزیز صاحب بھی ہمراہ تشریف لائے اور ان کو یہ شکوہ بھی ہے کہ قریشی صاحب نے ان کو دعوت نہیں دی، قریشی صاحب کی معذرت یہ ہے کہ ان کی

علوشان کی وجہ سے مجھے یہ خیال ہوا کہ مبادا تکلیف ہو۔ یہاں قریشی صاحب نے میری تجویز سے مسجد کا شمالی حجرہ میرے لئے تجویز کر رکھا تھا اور حافظ صاحب کی آمد پر جنوبی حجرہ ان کے لئے تجویز کر دیا مگر میرے مدار المہام صاحب الحاج ابوالحسن نے اس کمرے کو بہت ناپسند کیا کہ بہت تنگ ہے۔ ہر چند کہ میں نے اور قریشی صاحب نے اصرار وہاں پر کیا مگر وہ کسی طرح راضی نہ ہوا۔ اس لئے قریشی صاحب کے مکان میں جس کمرے میں ۸۳ھ میں قیام تھا اسی میں آ گئے۔

حافظ صاحب کے متعلق معلوم ہوا کہ ان کو بھی اپنا کمرہ پسند نہیں آیا اور وہ بعد عصر بغیر کسی کو اطلاع کئے کہیں چلے گئے۔ عشاء کے بعد میں نے ان کی تلاش کرائی، ان کو بلوایا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ قیام میں تو جہاں راحت ہو، عشاء کے بعد کھانا میرے ساتھ ہے، بقیہ میں جناب مختار ہیں۔ چنانچہ کھانے کے بعد تشریف لے گئے، اس لئے کہ میرا تو کھانے کے بعد کھانے کے علاوہ مہمانوں سے کوئی جوڑ نہیں۔ عبد الوحید آزاد صاحب، بھائی انیس بھی ساتھ ہیں، باقی آئندہ۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احسان، ۱۲/جنوری ۷۰ء، دوشنبہ،

پنڈی، از کاتب سلام مسنون و گذارش دعا

﴿178﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: جناب مولانا محمد احمد صاحب صدیقی حیدر آبادی، لندن

تاریخ روانگی: ۸/ذیقعدہ ۸۹ھ/ ۱۵/جنوری ۷۰ء

بخدمت مولوی محمد احمد صاحب صدیقی حیدر آبادی، امام و مدرس مسجد جمعیۃ المسلمین، لندن، ا

بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مورخہ ۱۴۱۱ اکتوبر مجھے مدینہ پاک سے واپسی کے بعد پاکستان میں ۱۲ جنوری کو مدینہ سے آئی ہوئی ڈاک میں ملا۔ بڑی حیرت ہے کہ یہ کہاں رہا۔اس لئے کہ میری مکہ مکرمہ سے روانگی ۲۲ دسمبر کو ہوئی تھی۔ یہ میرے سامنے کی ڈاک سے کیوں نہیں پہنچا۔

بھائی جمیل حیدر آبادی کے خط سے میرے خط کا تم تک پہنچنا مدینہ ہی میں معلوم ہوگیا تھا۔اس سے بہت مسرت ہوئی کہ لندن کی اس مسجد میں جس میں آپ نے انٹرویو دیا تھا، آپ اپنی تحریر کے موافق مع اہلیہ کے نومبر میں لندن پہنچ گئے ہوں گے۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ تم کو ہر نوع کی سہولتیں عطا فرمائے۔عزیز انور سلمہ کے لئے بھی دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اس کی تقرری کی صورت بھی بنائے۔

اس سے بھی بہت مسرت ہوئی کہ **میرے تبلیغی رسائل لندن میں موجود ہیں آپ کے پاس، ان کو ضرور مطالعہ میں رکھا کریں** اور اگر کوئی رسالہ نہ ہو تو عزیز مولوی یوسف متالا سے مستعار لے لیں۔ان کے پاس انشاءاللہ میرے رسالے ہوں گے۔آپ نے بہت اچھا کیا عزیز یوسف مرحوم کی حیاۃ الصحابہ کا ترجمہ خرید لیا، اگر اصلی کہیں مل جائے تو زیادہ اچھا ہے، وہ مصر میں دوبارہ چھپ گئی ہے۔ اہلیہ اور عزیز انور سلمہ سے بھی سلام مسنون عرض کر دیں۔ یہ ناکارہ ان کے لئے دعا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ سب کو اپنی مرضیات پر زیادہ سے زیادہ عمل کی توفیق نصیب فرمائے اور نامرضیات سے حفاظت فرمائے۔

آپ نے روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام پیش کرنے کو لکھا اس کا وقت تو نکل گیا۔معلوم نہیں یہ خط ۳ ماہ تک کہاں رہا۔میرے خط سنانے والے نے بتایا کہ آپ کے خط پر انگریزی میں پتہ ہے، مدینہ پاک کے ڈاک خانہ میں انگریزی جاننے والا کوئی نہیں۔ ایک صاحب ایک گھنٹے کیلئے آیا کرتے ہیں اور وہ جلدی جلدی انگریزی کے خطوط پر عربی میں پتہ لکھ جاتے

ہیں، جو کہ اکثر غلط ہوتا ہے۔

تم نے روانگی سے قبل مکان کی فروختگی کا بھی ارادہ لکھا ہے، اللہ کرے اچھی قیمت پر فروخت ہوگیا ہو, اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے لندن میں سہولت سے مکان دلوا دے۔ عزیز مقبول احمد کیلئے بھی دعا کرتا ہوں کہ [اللہ تعالیٰ] اپنے فضل وکرم سے جہاں کا قیام اس کے حق میں دارین کے اعتبار سے خیر ہواس کے اسباب پیدا فرماوے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہاری صحت اچھی ہے, میں نے جب سے تمہاری بیماری کی خبر سنی تھی بہت ہی قلق ہورہا تھا۔ یہ ناکارہ تمہاری اور تمہاری اہلیہ اور بچوں کی صحت کیلئے دل سے دعا گو ہے۔ اگر خط لکھیں تو عزیزان مولوی حامد وقاسم نیز لندن میں مولانا مسعود صاحب اور جو برادران موجود ہیں سب سے سلام مسنون کہہ دیں اور یہ اندوہ ناک خبر بھی سنا دیں کہ ۱۸ شوال کو ہمارے مدرسہ کے قدیم مدرس مولانا صدیق احمد صاحب امام النحو کا انتقال ہوگیا ہے۔تم میں سے اکثر ان کے شاگرد ہوں گے، ان کیلئے ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت ضرور کردیں۔

عزیزم مولوی یوسف متالا ۲۰ دسمبر کو لندن واپس جا چکے ہیں، ان ہی کے ذریعہ سے یہ خط بھیج رہا ہوں۔شاکرہ سلمہا کی صحت کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احسان، پنڈی، ۱۵/جنوری ۷۰ء، جمعرات

﴿179﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: ڈاکٹر عبدالحمید صاحب، لندن

تاریخ روانگی: [۸؍ذیقعدہ ۸۹ھ/ ۱۵؍جنوری ۷۰ء]

عنایت فرمایم سلمہ، بعد سلام مسنون، اسی وقت کراچی سے آپ کا ایر لیٹر جس پر روانگی کی تاریخ نہیں اور آپ جیسے ڈاکٹر سے تعجب بھی ہے کہ تاریخ نہ لکھی، کراچی سے بذریعہ ڈاک پتہ تبدیل ہوکر ۱۳؍جنوری کو مجھے راولپنڈی میں ملا۔ مولوی یوسف سلمہ کے پہنچنے کا تار مجھے کراچی میں ۲۵ دسمبر کی شام کو مل گیا تھا اور چونکہ وہ تار ان ہی کے نام سے تھا اس لئے اس کا جواب بھی براہ راست اور بواسطہ ان ہی کے نام بھیج دیا تھا۔

اب آپ کے خط سے معلوم ہوا کہ وہ آپ نے دیا تھا، اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ اگرچہ اس تکلیف فرمانے کی ضرورت نہیں تھی، اس لئے کہ وہ آپ کے اخلاص سے پہنچ گیا ورنہ میرا کسی ایک جگہ قیام متعین نہیں تھا۔ آپ نے اس خط کے شروع میں اس ناکارہ کے متعلق جو الفاظ لکھے وہ بھی حدود سے تجاوز ہے، اعتدال ہر چیز میں پسندیدہ ہے۔

عزیز یوسف کے مفصل خط سے انکا لندن پہنچنا اور تم دوستوں کے اصرار کے باوجود ہمروزہ بولٹن چلا جانا وہاں کی مجبوریوں کی وجہ سے تم دوستوں کے اصرار پر عمل نہ کرسکنا مفصل معلوم ہوچکا۔ یہ ناکارہ آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے آپ کو اپنی رضا ومحبت نصیب فرمائے، مرضیات کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے اور نامرضیات سے حفاظت فرمائے۔ نیچے کا حصہ عزیز یوسف کو پہنچادیں۔

☆............☆

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہاری بخیر رسی کا تار جو تمہاری طرف سے تھا ۲۵ دسمبر کو کراچی میں ملا تھا۔ اس کے بعد تمہارا ایک ایر لیٹر بھی ملا تھا، ان دونوں کا جواب بلا واسطہ و بواسطہ بھیج چکا ہوں۔ غالباً براہ راست والا تو پہنچ ہی گیا ہوگا۔ عزیز عبدالرحیم کے واسطے والا بھی شاید پہنچ گیا ہو۔ اس لئے کہ حاجی یعقوب کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ وہ بمد علاج بمبئی گیا ہوا ہے۔ اس لئے اس کے پہنچنے میں کچھ دیر لگی ہو۔

اس کے بعد بھی ایک لمبا چوڑا خط جس میں ایک عجیب خواب بھی ہے، جس کی ابتداء میں تمہیں بھی خواب میں دیکھا ہے میں نے سہارن پور لکھا ہے۔ یہ ڈھڈیاں سے لکھا ہے۔ ڈھڈیاں حضرت اقدس رائے پوری نور اللہ مرقدہ کا گاؤں ہے، وہاں یہ خواب دیکھا تھا۔ اس کے متعلق میں نے طلحہ کو لکھ دیا ہے کہ اس خواب کی ایک نقل بوساطت عبدالرحیم تمہارے پاس بھیج دیں، مگر اس کی اشاعت نہ کریں۔

تین لفافے لندن کے اور بھی آئے ہوئے ہیں، ان تینوں کے جواب تمہارے پاس بھیج رہا ہوں, لفافوں میں بند کر کے بھیج دیں۔ مولوی محمد احمد حیدر آبادی کا خط حیدر آباد سے لکھا ہوا مجھے اس ڈاک میں ملا جو میری روانگی کے بعد بھائی یحیٰی کے ساتھ کراچی پہنچی اور وہاں سے انہوں نے یہاں پنڈی رجسٹری کرائی۔ انہوں نے نومبر میں اپنے لندن پہنچنے کا ارادہ لکھا ہے غالباً پہنچ گئے ہوں گے۔ اگر ان کا پہنچنا اور ان کا پتہ معلوم ہو تب تو ان کے نام کا پرچہ پھاڑ کر ان کے پاس بھیج دیں اور پہنچنا یا پتہ معلوم نہ ہو تو اس پرچے کو ابھی پھاڑیں نہیں محفوظ رہنے دیں۔ ممکن ہے ہندوستان پہنچ کر ان کا کوئی دوسرا خط پہنچے, اس کے ساتھ یہ بھی آپ بھیج دیں۔

اس ناکارہ کا ارادہ پرسوں ۱۷ جنوری کو پنڈی سے کراچی کا اور ۱۹ جنوری کو کراچی سے دہلی کا ہے۔ میں نے تو ان سے بار بار زبانی بھی تقاضا کیا تھا اور پہلے خطوط میں بھی لکھوا چکا ہوں کہ مجھے براہ راست خطوط نہ لکھیں، مولوی اسمٰعیل بھی نہیں ہیں معلوم نہیں کوئی جواب لکھنے والا وہاں ہوگا یا نہیں۔ مولوی عبدالرحیم ہی سے خط و کتابت کا سلسلہ رکھیں وہ میرے حالات بھی لکھتے رہیں گے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احسان، ۱۵/ جنوری ۷۰ء، بروز جمعرات، پنڈی

از کاتب و مولوی اسرار و ڈاکٹر اسماعیل و بھائی ابوالحسن کی طرف سے سلام مسنون اور گذارش دعا

180

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ، نرولی، انڈیا

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: [۱۰/ ذیقعدہ ۸۹ھ/ ۱۷/ جنوری ۷۰ء]

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ و سلم! کل بعد جمعہ نرولی آنا ہوا تو ڈاک میں مولوی طلحہ صاحب سلمہ کا رجسٹری گرامی نامہ رکھا ہوا ملا جس میں جناب کے نام حضرت اقدس کے دو گرامی نامے ایک ڈاکٹر اسماعیل صاحب کا گرامی نامہ اور بھائی طلحہ صاحب کا گرامی نامہ تمہارے نام کا کل ۴ عدد اور یہ احقر کا عریضہ کل ۵ عدد آج رجسٹری کرا رہا ہوں۔ اس کی رسید کا شدت سے انتظار رہے گا۔ ورنٹھی کے پتے سے مطلع کریں۔

میں دو ایر لیٹر آپ کے نام لکھ چکا ہوں ایک کو تو عشرہ سے تقریباً زیادہ ہو گیا اور ایک ابھی چند دنوں پر لکھا تھا امید کہ دونوں پہنچ گئے ہوں گے۔ حضرت اقدس کے نام تمہارے گرامی نامے سے یہ اندازہ ہوا کہ بولٹن میں کمیٹی میں کافی گڑبڑ ہے آپ نے اس کے متعلق احقر کو کچھ

بھی نہ لکھا کیا گڑبڑ ہے؟ فکر ہو رہا ہے آپ کی ملازمت کا کیا حال ہے؟ اس کا بھی فکر ہو گیا۔

میں نے اگلے دونوں عریضوں میں یہ لکھا تھا کہ آپ کے مرسلہ عید کارڈ ابھی تک بھی نہ پہنچے تو وہ عید کارڈ یہاں کس جگہ بھیجے تھے نیزان پر یہاں کس کا پتہ تھا؟ احقر کا یا بائی ماسی کا؟ دونوں باتوں کا خلاصہ ضرور فرمائیں۔ آج کل یہاں سردی کا زمانہ ہے متوسط درجے کی سردی ہو رہی ہے۔ کپاس جواری وغیرہ کا موسم چل رہا ہے, اطلاعاً عرض ہے۔

احقر کی ٹوٹی پھوٹی تصنیف کا سلسلہ الحمد للہ آپ کی روضہ اقدس کی دعاؤں کی بدولت چل پڑا ہے۔ بس دعا فرماویں اللہ جل شانہ باحسن وجوہ تکمیل کو پہنچائے اور یہ سلسلہ جاری فرمادے۔ مجھے تو اسکا قطعاً کوئی خیال نہ تھا۔ اول یہ ہوا کہ ایک تقریر کوئی تھی اس کا خاکہ تیار کر رہا تھا اس کے بعد یہ خیال ہوا کہ اس کے متعلق ۴۰ حدیثیں جمع ہو جاویں تو ۴۰/حدیثوں کی فضیلت نصیب ہو جاوے۔

اس کے بعد کچھ مضامین ایسے ملتے گئے کہ مجھے اپنا ایک خواب یاد آیا جو میں نے سہارنپور میں دیکھا تھا کہ میں حضرت اقدس کے سامنے کوئی حدیث کی کتاب پڑھ رہا ہوں شاید بخاری شریف ہے میں نے پڑھنا شروع کیا وبالسند المتصل الی امام المحدثین امیر المومنین فی الحدیث ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ قال ... آگے کچھ تھوڑی سی سند پڑھی اور پھر کوئی حدیث پڑھی وہ یاد نہیں رہا۔ خواب ہی میں حضرت نے ارشاد فرمایا میرے یہاں اس کا دستور نہیں (ہنس کر فرمایا)۔

احقر نے حضرت سے اپنا خواب صبح کو عرض کیا حضرت نے فرمایا بہت مبارک ہے, اللہ مبارک کرے۔ کیا بعید ہے کہ اللہ جل شانہ تجھ سے کسی وقت حدیث کی کوئی خدمت لے لے, باقی اسکو مع سند کے پڑھنا میرے یہاں دستور نہیں, حضرت مدنیؒ کے یہاں اسکا دستور تھا۔ اسی طرح مولوی یونس صاحب کے یہاں وبہ قال حدثنا وغیرہ کچھ تھوڑا سا اس قسم کا ہے۔

خیر یہ خواب اور تعبیر یاد آئی اور خیال ہوا کچھ اس خواب کی تعبیر نصیب ہو جاوے۔
اپنے میں تو اہلیت نہیں لیکن کیا بعید ہے حضرت اقدس کی تعبیر کی بدولت اللہ جل شانہ کچھ نصیب فرماوے۔ الحمد للہ ۲۰ صفحات کاپی ہو چکے ہیں۔ آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ انشاءاللہ اس کا کچھ حصہ کسی وقت نقل کروا کر بھیجوں گا۔

گذشتہ کل مولوی اسماعیل صاحب کا خط بھی پہونچا تھا۔ بخیریت ہیں۔ صوفی جی کی طبیعت بے چاروں کی خراب ہی چل رہی ہے، باقی خیریت لکھی ہے۔ تمہارے خط کا روزانہ انتظار رہتا ہے۔ آج شنبہ ۱۷ تاریخ تک تمہارا کوئی خط نہیں پہنچا۔ یہ خط اس وقت ورٹھی پہنچ کر رجسٹری کرا رہا ہوں۔ سب سے سلام مسنون۔ اپنے یہاں کا اختلاف ضرور لکھیں۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ

بندہ عبدالرحیم السورتی

۱۷؍جنوری ۷۰ء

﴿181﴾

از: مولانا عبدالقیوم رائے پوری صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۳؍ذی الحجہ ۸۹ھ [۹؍فروری ۷۰ء]

سیدی ومولائی دامت برکاتکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حضرت اقدس کی تشریف آوری سے قبل پورے سال یہ ارادہ کرتا رہا کہ اپنے ناپاک حالات سے حضرت والا کو مطلع کر کے اصلاح کی کوشش کروں گا لیکن محرومی اس قدر دامن گیر ہے کہ جرأت وہمت ہی نہیں ہونے دیتی۔ دوسرے خوش قسمت لوگوں کے حالات

پر رشک اور اپنی محرومی و بدقسمتی پر انتہائی افسوس ہوتا رہتا ہے لیکن طبیعت میں اس قدر حجاب و بے جرأتی واقع ہوئی ہے کہ عرض کرنے کی ہمت ہی نہیں ہوتی۔

میرے آقا اول تو اس سیہ کار و بدکار سے گناہوں اور برائیوں کے سوا ہو کیا سکتا ہے لیکن جو کچھ تھوڑا بہت ہو جاتا ہے وہ سب محض خدا کا فضل اور حضرت والا کی توجہات اور دعاؤں ہی کا نتیجہ ہے۔ الحمدللہ جب سے حضرت والا نے اپنے ایک گرامی نامہ کے ذریعہ اس ناچیز کو بھی محض اپنی بے پایاں محبت و شفقت کی بنا پر ذکر کی تاکید فرمائی تھی اس وقت سے مزید پابندی اور اہتمام کے ساتھ ذکر کر رہا ہوں۔

اس وقت پانچ تسبیح کلمہ طیبہ کی اور سات تسبیح اللہ اللہ کی کر رہا ہوں۔ حضرتؒ کے تعلیم کردہ طریقہ کے مطابق شد و مد کے ساتھ کلمہ طیبہ کی تسبیحات کو تہجد کے وقت سے نمازِ فجر تک پورا کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور لفظ اللہ کی تسبیحات کو نمازِ فجر کے بعد حضرت والا کی مجلس ذکر میں پورا کر لیتا ہوں۔ اوقات میں اتنی ہی گنجائش ہے۔

الحمدللہ پہلے کے مقابلہ میں اب ذکر میں زیادہ طبیعت لگتی ہے بالخصوص جب سے حضرت والا تشریف لائے ہیں، اس وقت سے تو بہت ہی ذکر میں لطف آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرمائے، آمین۔ پہلے ذکر اور نماز میں خیالات آتے رہتے تھے اب الحمدللہ کافی کمی ہے۔ ذکر سے فارغ ہو کر کچھ دیر کلمہ طیبہ کے مفہوم کا مراقبہ کر لیتا ہوں جو کہ سیدی حضرت اقدس رائپوری نور اللہ مرقدہ نے بتلایا تھا، یعنی اولاً غیر اللہ کی نفی کر کے پھر اللہ پاک کی ذات و صفات کا تصور کرنا۔

پہلے پہلے تو یہ مراقبہ بہت مشکل معلوم ہوتا تھا اور تصور نہیں جمتا تھا لیکن الحمدللہ حضرت والا کی توجہات سے نفی کے بعد جب ذات و صفات کا تصور کرتا ہوں تو اس میں بہت ہی مزہ آتا ہے، ایک نور اور روشنی سی ہر جگہ و ہر طرف پھیلا ہوا محسوس ہوتا ہے، اس کو تصور کرتا

ہوں کہ یہ اللہ کا نور ہے اور ہر جگہ اللہ ہی اللہ ہے، اس کے سوا کوئی بھی چیز نہیں، اسی میں کبھی کبھی اخیر میں مراقبہ دعائیہ بھی شروع ہوجاتا ہے کہ اے اللہ میرے گناہوں اور جرموں کو معاف فرمادے اور مجھ پر رحم فرمادے۔

روزانہ ایک ہزار بار درود شریف پڑھ لیتا ہوں، بلکہ اکثر اس سز زیادہ ہی ہوجاتا ہے۔ زیادتر اس درود پاک کو پڑھتا ہوں 'اللهم صل على سيدنا محمد رضاء نفسك' ایک بزرگ نے فرمایا تھا کہ یہ درود حضرت سہارنپوری نوراللہ مرقدہ کو بہت پسند تھا اور آپ اسی کو پڑھا کرتے تھے, کیونکہ یہ جامع درود ہے۔ درود پاک پڑھنے میں بے انتہا مزہ آتا ہے طبیعت یہ چاہتی ہے کہ ہر وقت درود پاک ہی پڑھتا رہوں، اس سے بہت ہی فائدہ محسوس ہوا پہلے گناہوں کی طرف اکثر طبیعت مائل ہوتی رہتی تھی، جب سے درود پاک پڑھنا شروع کیا گناہوں کی طرف سے طبیعت میں نفرت پیدا ہونے لگی اور اپنے گناہوں اور گذشتہ حالات پر بہت ہی ندامت ہونے لگی۔ یہ سب حضرت اقدس کی توجہات اور درود پاک کی کثرت سے تاکید فرمانے ہی کی برکت ہے۔ حضرت اقدس کی تشریف آوری سے پہلے اتنی بار درود پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی تھی۔

اللہ جانتا ہے کہ حضرت والا کی تشریف آوری کے بعد بہت ہی برکات اور اپنی اصلاحی حالت میں کافی تغیر محسوس کرر ہا ہوں, اللہ تعالیٰ حضرت والا کے مبارک سایہ کو تادیر باقی رکھے، آمین۔ حضرت والا کی مزید توجہات اور دعاؤں کا بے حد محتاج ہوں کہ اس کے سوا کامیابی اور اصلاح کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو حضرت والا کے فیوض وبرکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین یا ارحم الراحمین

تہجد و اشراق اور اوابین کی نفلیں بھی مختصر طور پر پڑھ لیتا ہوں۔ صبح کی نماز کے بعد سورہ یٰس شریف اور بعد العشاء سورہ ملک تین بار پڑھتا ہوں، ایک سورہ ملک کا ثواب حضرت

والا کی روح پاک کو ایصال کرتا ہوں، حضرت اقدس کی دونوں مجلسوں میں اہتمام سے حاضر ہوتا ہوں اوران مجلسوں میں جتنا ذکراور درود شریف وغیرہ پڑھتا ہوں حضرت والا کی روح پاک کواس کا ایصال ثواب کر دیتا ہوں۔

میرے آقا، میں بہت ہی محتاج اصلاح ہوں اوراپنے گناہوں اور بداعمالیوں کی بنا پرمحروم ہی محروم ہوں، کچھ بھی نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ حضرت والا کے صدقہ سے اس سیہ کار پررحم فرمائے اوراس کی ہرنوع کی ظاہری وباطنی اصلاح فرمائے، آمین یارب العالمین

حضرت والد صاحب کا والا نامہ آیا تھا، حضرت اقدس کو بہت بہت سلام اور دعا کی درخواست کی ہےاورلکھا ہے کہ تنہائی میں حضرت سے دعا کیلئے کہنا، میرا دل ودماغ اتنا کمزور ہوگیا کہ کام نہیں کرتا، وہم، بھول، بےاطمینانی، بےچینی بہت بڑھ گئی ہے۔استنجاء، وضو، نماز میں وہم وسہو بہت ہونے لگا...الخ۔حضرت والا کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ میرے والد صاحب کی صحت وقوت کیلئے خصوصیت کے ساتھ دعاء فرمائیں۔

فقط والسلام مع الاحترام

آپ کا ناچیز غلام، عبدالقیوم عفی عنہ رائے پوری

۳رذی الحجہ۸۹ھ

182

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: [۵رذی الحجہ۸۹ھ/ ۱۱رفروری ۷۰ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، ایک ہفتہ ہوا تمہیں ایک ضروری خط لکھنے کا تقاضا پیدا ہوااور تقاضا اس وجہ سے کہ مولوی احمد صاحب لاٹ کی روایت سے یہ معلوم ہوا کہ تمہاری اہلیہ

کی طبیعت پھر خراب ہوگئی, جس کی وجہ سے وہ پھر اسپتال میں پہونچ چکی، جس سے بہت ہی فکر وقلق ہوااور اس وقت سے برابر تمہیں خط لکھنے کا ارادہ تھا مگر مجھے تمہارا پتہ یاد نہیں تھا اور عزیز مولوی عبدالرحیم کی یہاں آمد کی اطلاعات موصول ہورہی تھیں کہ جب بھی مکان کا انتظام ہوجاوے وہ فوراً آجائیں گے، اس لئے ان کو بھی نہ لکھ سکا، نہ ان سے پتہ دریافت کرسکا۔

اس کے بعد تین چار دن ہوئے تمہارے خالو کا خط آیا، جس میں تمہاری اہلیہ کا پریسٹن جانا اور تین چار دن قیام کے بعد عزیز محمد کے ساتھ واپس آنا اور خود تمہارا ابھی وہاں جانا معلوم تھا، اس سے اطمینان تھا مگر رات عزیز مولوی عبدالرحیم کی زبانی پہلی روایت کی تصدیق ہوئی جس سے فکر ہوا۔ عزیز عبدالرحیم والا خط اس کے ساتھ نہیں ہے جس سے اس کی تاریخ معلوم ہوتی۔ تمہارے خالو کا یہ خط یکم فروری کا چلا ہوا ہے جس میں لکھا ہوا ہے کہ میں اپنے والد صاحب کی طرف سے حج میں جارہا ہوں اور یہ کہ اہلیہ مولوی یوسف یہاں آئی ہوئی ہے, میرے حج پر روانہ ہونے کے بعد بولٹن واپس جائے گی، جس کی وجہ سے تشویش ہے۔ خدا کرے کہ اب طبیعت اچھی ہو۔

بظاہر تو تمہارے خالو کا خط بعد کا ہے اس لئے کہ عزیز عبدالرحیم تمہارا خط اگرچہ اپنے ساتھ نہیں لایا مگر وہ کہتا ہے کہ ۲ فروری کو اس کے پاس پہونچا تھا جو یقیناً اس سے پہلے کا ہے۔ اگر تم تکلیف فرما کر اپنے خالو کو میری طرف سے ایک خط لکھ دو کہ:

’’آپ کا گرامی نامہ مؤرخہ ۲ فروری پہونچ کر موجب منت ہوا, چونکہ آپ کے گرامی نامے پر مکہ کا پتہ نہیں تھا اس لئے عزیز یوسف کے ذریعے سے خط لکھوا رہا ہوں۔ آپ کے حج کی خبر سے بہت ہی مسرت ہوئی یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے نہایت راحت کے ساتھ سفر کی تکمیل فرماوے، حج وزیارت قبول فرماوے، اس سے بھی بے حد مسرت ہوئی کہ آپ حج کے بعد ایک چلہ تبلیغ میں لگانے کا ارادہ کررہے ہیں۔ اللہ جل شانہ

مقبول فرماوے، درجات بلند فرماوے، دین و دنیا کی صلاح وفلاح نصیب فرماوے۔ یہ نا کارہ پہلے بھی دعائیں کرتا رہا ہے، اب بھی کرتا ہے آئندہ بھی انشاء اللہ کرے گا۔ عزیز یوسف کا آپ کے ساتھ کا تعلق ایسا نہیں ہے جو آپ کو کسی وقت فراموش کیا جا سکے۔

اس مبارک سفر میں اس کی کوشش کریں کہ کوئی وقت ضائع نہ ہو، مکہ مکرمہ کے سفر میں کلمہ اور استغفار کی کثرت رکھیں اور مدینہ پاک کے سفر میں درود شریف کی کثرت رکھیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ اور عزیز محمد سلمہ اور دیگر بچوں کے لئے بھی یہ نا کارہ دل سے دعا کرتا ہے، خدا کرے کہ کسی وقت ہندوستان تشریف آوری ہو جائے اور ملاقات میسر ہو۔ آپ نے ملک عرب میں قیام کی تمنا لکھی ہے، بہت مبارک ہے، یہ نا کارہ دل سے دعا کرتا ہے، اللہ جل شانہ اسباب پیدا فرماوے۔ اگرچہ وہاں کے قواعد بڑے سخت ہوتے جا رہے ہیں، آپ نے مشورہ دریافت فرمایا، مشورہ یہ ہے کہ **وہاں سلسلہ جنبانی کرنے میں تو مضائقہ نہیں ہے مگر دیر طلب ضرور ہے، جب تک وہاں ملازمت کا کوئی پختہ نظام نہ بن جاوے، اس وقت تک لندن کو ترک نہ کریں۔** دعا سے اس نا کارہ کو بھی دریغ نہیں ہے۔''

اپنی خالہ سے اور عزیز محمد سلمہ سے تم براہ راست اس خط کے ذریعے سے خالو کے حج پر جانے سے مسرت اور خیریت وغیرہ لکھ دیں۔ مولوی یوسف تو تلی کے متعدد خطوط آئے، ان کے کل کے خط میں تمہاری والدہ کی طرف سے تمہارے حج سے پہلے جانے پر بہت ہی افسوس کا اظہار کیا ہے، میں ان کو تو براہ راست خط لکھوا رہا ہوں کہ انہی کی شدید ناراضگی پر انہیں حج سے پہلے جانا پڑا، اب وہ اظہارِ افسوس کس پر کر رہی ہیں (۱)۔ تم بھی والدہ کو ایک خط لکھ دو کہ 'زکریا کا خط آیا جس سے معلوم ہوا کہ آپ نے یہ لکھا کہ یوسف حج کر کے جاتا تو

(۱) خسر صاحب مرحوم نے والدہ صاحبہ کو بہت سخت لہجہ میں خطوط لکھے جس سے والدہ صاحبہ کو بادلِ نخواستہ مجبوراً برطانیہ جلد واپسی کا حکم دینا پڑا، جس کو اب تک بھی جب وہ یاد کرتی ہیں روتی ہیں، حالانکہ یہ چالیس سالہ پرانا قضیہ ہے۔

بہت اچھا ہوتا، اس سے زکریا کو بہت قلق ہو رہا ہے، اس لئے کہ اس نے تو آپ ہی کے حکم کی تعمیل میں اشہرِ حج شروع ہو جانے کے بعد بھیجا اور جس شخص نے پہلے حج نہ کیا ہو اس کے لئے اشہر حج شروع ہو جانے کے بعد مکہ سے جانا مکروہ ہے" فقط

آگے عزیز عبد الرحیم اپنا مضمون خود لکھیں گے:-

میں متعدد خطوط عزیز عبد الرحیم کی معرفت تمہیں لکھ چکا ہوں امید ہے کہ مل گئے ہوں گے۔ عبد الرحیم کے خط کا جواب براہ راست ان کے مکان کے پتے پر لکھیں، اس لئے کہ ان کے مدرسہ کی چھٹی ۱۵ روز کی تھی، جس میں سے آج ۵ دن گذر چکے ہیں، ایک دو دن پہلے جانا ہوگا، اس لئے اگر ان کے نام کا خط آیا تو پتہ کاٹ کر بھیجنے میں دقت ہوگی۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم عبد الرحیم، ۵/ذی الحجہ ۸۹ھ

از مولانا عبد الرحیم متالا صاحب مدظلہ:

عزیزم سلمہ، بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے، احقر کل کی شام قبیل عشاء ۱۵ روز کی نیت سے بخیر و عافیت سہارن پور پہونچ گیا۔ اس سے قبل کٹھور سے ایک سخت عریضہ لکھ چکا ہوں۔ امید ہے کہ موصول ہوا ہوگا۔ سخت کلامی کی معافی کا خواہاں ہوں، امید ہے کہ معاف فرماویں گے۔ اور کیا عرض کروں؟ حضرت اقدس ۲۹ ذیقعدہ تا ۱۰ ذی الحجہ معتکف ہیں، اور بھی کئی احباب حضرت کے ساتھ معتکف ہیں۔ شیخ انعام اللہ صاحب اور بھائی طلحہ صاحب کی طرف سے سلام مسنون اور دعاؤں کی درخواست،

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبد الرحیم السورتی

۱۰/فروری ۷۰ھ مطابق ۳/ذی الحجہ منگل

183

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: [۹/ذی الحجہ ۸۹ھ/ ۱۵/فروری ۷۰ء]

عزیزم سلمہ، بعد سلام مسنون، اس وقت کوئی خاص بات نہیں لکھنے کی نہیں ہے مگر معلوم ہوا کہ عزیز عبدالرحیم ائر لیٹر تمہارے اس خط کے جواب میں لکھ رہا ہے جو تمہارا اس کے نام آیا ہے۔ میرا دل تو بالکل نہیں چاہتا کہ تم یاد آ ؤ بالخصوص تمہاری قدیم وجدید ہندی ومدنی بے التفاتیوں سے، مگر معلوم نہیں کہ طبیعت کے خلاف کیوں یاد آتی ہے ؎

شب فرقت میں یاد اس بے خبر کی بار بار آئی

بھلانا میں نے گو چاہا مگر بے اختیار آئی

مولوی یوسف توتلی کا خط آیا تھا اس میں تمہاری والدہ کی طرف سے سلام اور دعاؤں کے بعد اس پر اظہار مسرت کیا گیا تھا کہ تم لنڈن پہونچ گئے اور ساتھ ہی اس پر قلق کا بھی اظہار تھا کہ حج کے پہلے گئے۔

میں نے اس کے جواب میں مولوی یوسف ہی کے خط میں بہت سخت خط تمہاری والدہ کو لکھا کہ تم نے اس قدر سخت خطوط عزیزان یوسف وعبدالرحیم کو لکھے اور اسقدر شدید عتاب اور جلد واپسی کے تقاضے لکھے کہ ان کی وجہ سے مجھے حکماً با دلِ نخواستہ اس کو واپس کرنا پڑا، حالانکہ اس کو چونکہ اس نے اس سے پہلے کوئی حج نہیں کیا تھا، اشہر حج میں جانا ناجائز تھا، مگر میں نے اس سے یہ کہا کہ تمہیں ایک ناجائز ضرور اختیار کرنا ہے, حج سے پہلے جانے کا یا والدہ کی نافرمانی کا, پہلا ہی اختیار کرلو کہ اس میں اہلیہ اور مدرسہ کی بھی مصلحت ہے۔ اگر تم پہلے سے یہ خط لکھ دیتیں کہ حج کرکے آوے تو اس کی اہلیہ کے تو بار بار اصرار آرہے تھے کہ حج

کر کے آنا اور لنڈن سے مدرسہ والوں نے بھی اجازت دے دی تھی کہ حج کر کے آنا مگر صرف تمہاری مجبوری کو اسے جانا پڑا۔(۱)

یہ سارا مضمون میں نے تمہیں اس واسطے لکھوایا کہ میرے خط کا مضمون تمہارے علم میں رہے اور تم بھی والدہ کو خط لکھو تو اس قسم کا مضمون ضرور لکھ دینا کہ آپ کی تعمیل حکم میں حج چھوڑنا پڑا۔ یہاں تک لکھوانے کے بعد عزیز عبد الرحیم نے کہا کہ یہ مضمون پہلے خط میں لکھوایا جا چکا ہے۔ البتہ تمہاری اہلیہ کا فکر ضرور رہتا ہے اس کی خیریت سے بواسطہ یا بلا واسطہ ضرور مطلع کریں۔ اس کو میری طرف سے سلام مسنون اور دعوات کہہ دیں۔ اس سے پہلے خط میں تمہارے خسر صاحب کے نام ایک مضمون لکھوا چکا ہوں، امید ہے تم نے لکھ دیا ہوگا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم عبد الرحیم، ۹؍ذی الحجہ، دوشنبہ

مکان خریدنے کے متعلق پہلے میں عزیز عبد الرحیم سے بھی تقاضا کر چکا ہوں ضرور خرید لیں۔ تمہارے یہاں کے قرضے کے واسطے اگر ایک دو ہزار روپے کی ضرورت ہو تو عزیز عبد الرحیم کو لکھ دو کہ مجھ سے منگوا لے، وہاں کے قرضے سے نمٹ [چکنے کے بعد] میں اور تم زندہ رہے تو بھیج دیجیو، احد ہما مر گیا تو معاف۔ فقط

﴿184﴾

از: مولانا عبد الرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: [ذی الحجہ ۸۹ھ/ فروری ۷۰ء

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلم، بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔ آپ کا محبت نامہ ورتھی سے مولوی داؤد صاحب نے سہارنپور بھیجا، احقر

(۱) دیکھئے ۳ صفحہ پہلے کا حاشیہ

۸/فروری کو سہارنپور کیلئے روانہ ہوگیا تھا۔اس لئے ورسٹھی میں نہ مل سکا۔

ابھی تک آپ کا کوئی خط اس سلسلے میں نہیں پہونچا، امید ہے کہ میرا اکٹھور سے لکھا ہوا خط مل گیا ہوگا اور آپ نے اس کا جواب بھی دے دیا ہوگا۔ احقر ۱۵ روز کیلئے آیا تھا لیکن اب انشاء اللہ ایک ہفتہ مزید کا ارادہ ہے، انشاء اللہ ۲۸ فروری کو یہاں سے روانگی کا ارادہ ہے۔ بمبئی علاج دو ماہ سے چل رہا ہے، اس ماہ کے علاج کے ختم پر پھر ڈاکٹر نے بلایا ہے۔ پھر شاید جانا ہو، ابھی تک طبیعت ٹھیک نہیں ہوئی ہے علاج سے اب کچھ افاقہ محسوس ہو رہا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ علاج امراض کے دفعیہ کا اور صحت وقوت کے حصول کا ذریعہ ہو، خصوصی دعا کریں۔ انشاءاللہ صحت تامہ ہونے پر جلد ہی سہارنپور حاضر ہو جاؤں گا۔

آپکا مرسلہ سوئیٹر بھائی طلحہ صاحب کو ملک صاحب دے گئے تھے، بھائی طلحہ صاحب سے مل گیا ہے، جزاکم اللہ۔ آپ کا خط یہاں میں نے حضرت کو بھی سنا دیا۔ حضرت اقدس کی رائے عالی مکان کے بارے میں یہ ہے کہ فوراً لے لو۔ خدا کرے احقر کے اس خط کے پہونچنے تک وہ مکان کسی نے خریدا نہ ہو۔ احقر کا ارادہ تو تار کرنے کا ہو رہا تھا لیکن پھر ملتوی کر دیا کہ اگر مقدر میں ہے تو کہیں نہیں جانے کا، اس لئے خط ملتے ہی فوراً صاحبِ مکان سے قیمت طے کر کے خرید لو، اللہ جل شانہ سہولت کے اسباب پیدا فرماوے۔

میں گذشتہ خط میں لکھ چکا ہوں حضرت اقدس شروع ذی الحجہ سے مدرسہ قدیم کی مسجد میں ۱۰ ذی الحجہ تک معتکف ہیں اور بھی بہت سے حضرات معتکف ہیں، آج کل کے ایام ماہ مبارک کا نمونہ ہیں۔ اللہ جل شانہ حضرت اقدس کو صحت وعافیت کے ساتھ تا دیر زندہ سلامت رکھے اور پورے عالم کو حضرت کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرماوے اور ہم جیسے نااہلوں کو بھی تمتع کی صلاحیت نصیب فرماوے۔

اپنی بہن بڑی (ورسٹھی) کے شوہر داؤد موٹا کا کئی روز ہوئے انتقال ہوگیا ہے،

بڑی پر ایک تعزیت کا خط ضرور لکھیں۔ بھائی ابھی تک نہیں گئے۔اور کیا عرض کروں؟ چھوٹی خالہ پر ہفتہ عشرہ میں ضرور خط لکھتے رہو، اہلیہ کی طبیعت اب اچھی ہے۔اور کیا عرض کروں؟ سب سے سلام مسنون، بی بی سے خاص طور سے سلام مسنون، عزیز محمد نے حکیم صاحب کا پتہ مانگا تھا وہ یہ ہے [... پتہ درج ہے ...] بھائی طلحہ، زبیر احمد، مولوی اسماعیل پھولوی سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔

185

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: [۱۴؍ذی الحجہ ۸۹ھ/ ۱۹؍فروری ۷۰ء]

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ، بعد سلام مسنون، جناب ابراہیم بسم اللہ کے متعلق میں اس کو کئی مرتبہ لکھ چکا ہوں، اب بھی معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے ۵۰ آدمیوں کی فہرست تمہارے پاس بھیجی ہے ان کو تو اس ناکارہ کی طرف سے آپ بیعت کرلیں، لیکن ان کو یہ اچھی طرح سمجھادیں کہ میرے سے بیعت کی ترغیب وہ کسی کو نہ دیا کریں۔ کوئی از خود طالب ہو تو مضائقہ نہیں کہ آپ کے پاس بھیج دیا کریں اور تم میری طرف سے ان کو نیابۃً بیعت کرلیا کرو۔

نیز خاص طور سے تم ان کی نگرانی بھی رکھو اور آپ کی جس قسم کی بے جا ضد اور غصے کا شکار میں اور عزیز عبدالرحیم رہے ہیں وہ ان غریبوں کے ساتھ نہ برتیں۔ بہت حلم سے کام لیں اور اس سیہ کار کی بداخلاقیوں کا اتباع ابھی نہ کریں، ۷۰ سال کی عمر میں جانے کے بعد کچھ مضائقہ نہیں۔ ابھی تو بہت دلسوزی اور محبت سے معمولات کی پابندی کی ترغیبیں بھی دیں اور جو ذکر کرنے والے ہوں ان کے لئے اپنے یہاں ذکر کی کوئی صورت تجویز کریں، روزانہ

کی ہو یا ہفتہ وار یا جس میں سہولت ہو۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۱۴رذی الحجہ ۸۹ھ

186

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: [۲۰رذی الحجہ ۸۹ھ/ ۲۶رفروری ۷۰ء]

عزیزم مولوی یوسف متالاسلمہ!

بعد سلام مسنون، اس دوران میں تمہیں متعدد پرچے لکھنے کی نوبت آ گئی، اس لئے کہ عزیز مولوی عبدالرحیم آئے ہوئے تھے ان کی وجہ سے مجھے بھی خاص طور سے تمہیں خطوط لکھنے میں سہولت رہی۔ اب وہ کل شنبہ ۲۸ فروری کو حج کیلئے یہاں سے روانہ ہو رہے ہیں، عزیز مولوی غلام محمد صاحب بھی ان کے ساتھ جارہے ہیں، میں نے متعدد خطوط میں لوگوں کو تم سے مراجعت کو لکھا ہے، بہت اہتمام سے ان کے خطوط کا جواب دیں۔

غالبًا خط سے بیعت کا طریقہ تمہیں پہلے سے بھی معلوم ہوگا اور گذشتہ ہفتہ مولوی ہاشم کے خط میں دوبارہ بھی لکھوا چکا ہوں، ان کو لکھ دیا تھا کہ وہ تم کو نقل کرادیں، آسان تو یہ ہے کہ تم میری طرف سے ان لوگوں کو بیعتکر لیا کرو، لیکن جو اس پر اصرار کرے کہ براہ راست مجھ سے ہو اس کو خط سے بیعت کا طریقہ بتلا دیا کرو اور معمولات کا پرچہ بھی دے دیا کرو۔

تم وہاں مجھ سے بہت دور ہو اس لئے اپنی نگرانی خود ہی رکھنا۔ ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ ترقی کے بجائے تنزل کی طرف کوئی قدم اٹھ جائے۔ یہ میں زبانی بھی کہہ چکا ہوں اور بار بار لکھ چکا ہوں کہ تمہیں ترقی کی طرف قدم اٹھانے کی بہت شدت سے ضرورت ہے۔

معمولات بالخصوص ذکر کی پابندی کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ارشاد واکمال کے مطالعہ کا بھی خاص طور سے اہتمام رکھیں, بلکہ اگر کچھ اہل لوگ مل جاویں جیسے مولوی ہاشم صاحب وغیرہ توان دونوں کتابوں کے مذاکرہ کا اہتمام رکھیں۔

یہ نا کارہ تو تمہارے لئے ہر وقت دل سے دعا گو رہتا ہے، اس کا اندازہ تو تمہیں سفر حجاز میں اور اس سے پہلے قیام سہارنپور میں خوب ہوتا رہا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں استقامت اور ترقیات سے نوازے۔ تمہاری اہلیہ کی بیماری کی طرف سے بہت ہی فکر اور خیال لگا رہتا ہے، میری طرف سے بہت بہت سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ یہ نا کارہ تمہارے لئے بہت اہتمام سے دعا گو رہتا ہے اور خیریت کا منتظر رہتا ہے۔ مولوی ہاشم کا خط جو عزیز مولوی عبدالرحیم کے نام آیا، اس سے یہ معلوم ہو کر کہ تم نے مکان خرید لیا، بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ تمہیں مبارک کرے اس میں خیر و برکت فرماوے، اس کا قرضہ جلد از جلد ادا ہو جائے۔

لامع کی تیسری جلد تیار ہوگئی ہے۔ معلوم نہیں پہلی دو جلدیں تمہارے ساتھ ہیں یا گھر چھوڑ گئے ہو۔ اگر دونوں ساتھ ہوں تو تیسری بھیجنے کی فکر کروں، اگر تمہارے خالو صاحب حج سے واپس آ گئے ہوں تو ان کی خدمت میں بھی میری طرف سے سلام مسنون او رحج وزیارت کی مبارک باد کہہ دیں۔ معلوم نہیں عزیز محمد کا رشتہ جو مولوی ہاشم کی بہن سے تجویز تھا اس کا کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ جہاں طرفین کے حق میں خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرماوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم

۲۰/ذی الحجہ ۸۹ھ

187

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳۰/ذی الحجہ ۸۹ھ/ ۹/مارچ ۷۰ء

عزیزانم سلمہ! بعد سلام مسنون، تم عزیزوں سے رخصت ہوکر ناظم صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا مگر وہ سو رہے تھے عزیزم مولوی محمد اللہ صاحب نے کہا کہ میں اٹھا دوں میں نے منع کر دیا کہ صبح کی نماز کے بعد الوداعی رخصت کر چکا ہوں۔ ۹/۲۰ پر حضرت مدنی کے مزار پر پہونچے مزار کے کے قریب دو ایک طالب علم مل گئے ان سے بھائی سعید اور مفتی محمود صاحب کو اطلاع کرائی اور میں یہ کہہ کر بیٹھ گیا کہ دس بجے مجھے اطلاع کریں۔

اٹھنے پر معلوم ہوا کہ بھائی سعید جب ہی پہونچ گئے تھے۔ مفتی جی تھوڑی دیر میں اور دس کے قریب حضرت مولانا فخر الدین صاحب اور طلباء کا بڑا مجمع پہنچ گیا تھا۔ اکابر سے تو وہاں ہی بیٹھے بیٹھے معانقہ مصافحہ ہوا۔ طلباء سے کہہ دیا تھا کہ سڑک پر چلیں کار میں بیٹھ کر مصافحہ ہوگا بہت اطمینان سے سب سے تقریباً دس منٹ فراغت ہوگئی۔

۱۲ بجے حضرت میرٹھی کے مزار پر پہونچے وہاں اس قدر ہجوم لا تعد ولا تحصی تھا کہ بیٹھنا بھی مشکل ہوگیا۔ ۲۰ منٹ بیٹھنے کے بعد شور وشغب کی وجہ سے اٹھ گیا مصافحے نہ ہوسکے کہ دھکم پیل بہت شروع ہوگئی۔ میں تو ننھے خاں پر خفا ہوکر یہ کیا شور مچایا کار میں علیگڑھ کی سڑک پر چل دیا۔ وہ جیپ لے کر پیچھے پیچھے دو تین میل تک آئے انہوں نے معذرت کی کہ میں نے شور نہیں مچایا ان کے رنجیدہ ہونے پر دوبارہ ان کے کارخانہ میں واپسی ہوئی۔

وہاں بھی انہوں نے بہت بڑا خیمہ اور قالین وغیرہ بچھا رکھے تھے میں نے کہا میرا نظام تو یہ تھا کہ اتنے رفقاء کھانا کھائیں گے میں لیٹ جاؤں گا ان سب کو کھانا کھلا دو میں کچھ نہیں

کھاؤں گا۔ رفقاء نے کھانا کھایا اتنے میں میں نے خیمہ میں متعدد بیعت اور بوتل وغیرہ پر دم [کیا]۔ سوا بجے اسی خیمہ میں ظہر کی نماز پڑھ کر ڈیڑھ بجے وہاں سے چلے دو بجے ہاپوڑ پہونچے۔

میرٹھ سے ایک صاحب کو ساتھ لیا تھا جو راستہ بتلائے اس لئے ہاپوڑ میں قاری عبدالرحمٰن صاحب کے ہمیشہ تقاضے رہے ان صاحب کے توسط سے مدرسہ رحمانیہ میں پہونچے معلوم ہوا کہ قاری صاحب کہیں باہر گئے ہیں۔ پھر راستہ میں معلوم ہوا کہ جامع مسجد میں دوسرا مدرسہ ہے جس میں مولوی اصغر گنگوہی ہیں۔ اس پر چڑھنے کی تو ہمت نہ ہوئی کار روک کر ان کو بلایا معلوم ہوا کہ کسی دوسری مسجد میں امام ہیں آدھ گھنٹہ تقریباً ہاپوڑ کی گلیوں میں اور بازاروں میں گشت کے بعد ساڑھے چار پر علیگڑھ پہونچے قیام گاہ ہسپتال ہی میں ہے وہیں کئی کمرے ان حضرات نے لے رکھے ہیں۔

میں تو تھکان کی وجہ سے فوراً لیٹ گیا صوفی انعام اللہ صاحب کو کہا کہ ساڑھے پانچ پر عصر پڑھیں گے اٹھ کر معلوم ہوا کہ سوا پانچ پر نظام الدین کے حضرات بھی پہونچ گئے۔ حاجی شفیع کی گاڑی میں وہ خود مولانا انعام الحسن مولوی عبیداللہ عزیز ہارون پہونچ گئے یہ حضرات ڈھائی بجے نظام الدین سے چلے۔

مولوی انعام نے بیان کیا کہ چلتے وقت نظام الدین میں اکابر کے مزار پر بیٹھنے میں ایسا شدید تقاضہ علیگڑھ کا ہوا کہ مزار سے اٹھ کر چلے آئے۔ مولوی منور وغیرہ احباب کو میرٹھ میں بھی بس اڈہ پر اور ریل پر تلاش کرایا اور یہاں پہونچنے پر بھی بہت انتظار رہا۔ رات کے دس بجے مولوی منور اور بھائی جمیل پہونچے اور مولوی عمران خان کی اہلیہ کو ان کے داماد لے گئے۔

عزیز ابوالحسن کے متعلق یہاں پہونچ کر یہ اندازہ ہوا کہ ابتدائی ایک دن میں اس کا ہونا بھی ضروری تھا اللہ کا شکر ہے کہ اب تک تو بڑی راحت سے نہایت ہی آرام سے وقت گذرا۔ یہاں تک دوشنبہ کی صبح کو لکھوایا تھا کہ ڈاکٹر کی ملاقات کے بعد دوپہر کو تکمیل کر کے

ڈلواؤں گا۔ جملہ اعزہ کے علاوہ حضرت ناظم صاحب کو بھی سنادیں اور علی میاں اور عزیز عبدالرحیم کو بھی ایک ایک نقل بھیج دیں تو اچھا ہے۔

معلوم ہوا کہ ڈاکٹر سے بھائی شفیع حاجی نصیر وغیرہ ملے تھے اس نے اس پر قلق کیا کہ مجھے آتے ہی اگر خبر ہوجاتی تو میں ابتدائی معائنہ اسی وقت کرلیتا ایک دن بچ جاتا۔ دس بجے کے بعد ڈاکٹر شگلا صاحب تشریف لائے بہت اخلاق سے عقیدت سے ملے اور بتایا کہ آج رات کو وہ آنکھ پر پٹی باندھیں گے کل صبح کو آنکھ کا ([نمونہ] لیا جائے گا اور اس کا معائنہ ہوگا اس کے بعد پیشاب خون وغیرہ کا ٹیسٹ ہوگا۔

اس کے [بعد] ڈاکٹر نے کہا کہ بدھ جمعرات جمعہ میں سے کونسا دن تیرے نزدیک مبارک ہے؟ اس میں آپریشن ہوگا میں نے کہہ دیا کہ ہمارے یہاں کوئی دن نامبارک نہیں سب مبارک ہیں اس نے اس کی بہت تحسین کی اگر چہ یہ کہا کہ بہت سے لوگ کسی خاص دن میں آپریشن کہا کرتے ہیں اس لئے میں نے پوچھ لیا۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ آنکھوں میں دوائی کا سلسلہ آج ہی سے شروع ہوجائے گا۔ ہر ایک گھنٹے بعد قطرہ پڑے گا میری غیبت میں جو مہمان آئیں ان کو علیگڑھ آنے سے ممانعت کردیں کہ میرا قیام یہاں شفاخانہ میں ہے جو بہت زیادہ شہر سے دور ہے اور آپریشن کے بعد ڈاکٹروں کی طرف سے بولنے کی بھی ممانعت ہے اس لئے وہ یا سہارنپور میں قیام کریں یا واپس چلے جائیں میری واپسی پر دوبارہ آئیں اور دونوں سے اچھا یہ ہے کہ نظام الدین قیام کریں تبلیغ میں مشغول رہیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۳۰/ذی الحجہ ۸۹ھ

☆...... 4 ......☆

1390 ھجری

/

1970 عیسوی

''اگر تم خط کے شروع میں لکھ دیتے کہ میں نے دو بوتل پی کر لکھا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں تھا۔ میں نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ بیوی تمہارا خط نہ دیکھے، مگر وہ پاگل تم سے بھی آگے، اس کو بھی پڑھوا دیا۔ عزیز سلمان اس وقت میرے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ ان سے تمہارا فقرہ سن کر بخاری کے تراجم لکھواتے لکھواتے ایک فقرہ کس دیا کہ بڈھا بچہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ وہ بہت مشغول ہے، مگر اب معلوم ہوا کہ جتنے بیٹھے ہیں سب کے کان میری طرف ہیں اور اعضاء جہاں بھی ہوں۔''

(صوفی محمد اقبال صاحبؒ کے نام)

﴿188﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۵/محرم الحرام ۹۰ھ [۱۲/مارچ ۱۹۷۰ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، میرے تین خطوں کے جواب میں تمہارا ایک ایر لیٹر پہونچا، ایں ہم غنیمت است، تم نے اپنی مشغولی کا عذر لکھا، بالکل صحیح ہے تمہارے مشاغل علیہ سے کیا انکار ہے، یہ ناکارہ تو یہاں خالی ہی پڑا رہتا ہے، اس کو تو کوئی دینی اور دنیوی کام نہیں۔ تمہاری مسجد کے ہنگامہ چوری و ڈاکہ کی خبر سے بڑی حیرت اور قلق ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے نقصان کی تلافی فرماوے، آئندہ بھی حفاظت فرماوے۔

معلوم نہیں عزیز مولوی عبدالرحیم کو اس حادثے کی اطلاع کردی کہ نہیں؟ مختصر طور پر تو میں نے بھی لکھوادیا یہ تو مختلف خطوط سے تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ ناکارہ ۸/مارچ اتوار کے دن سے آنکھ کے آپریشن سلسلہ میں علی گڑھ آیا ہوا ہے، سہارنپور سے چلتے وقت میں عمومی ڈاکوں کا منع کر آیا تھا کہ یہاں نہ بھیجا جاوے، جوابی خطوط کے جواب میں لکھ دیا جاوے کہ وہ بسلسلۂ علاج باہر گیا ہوا ہے ایک ماہ کے بعد دوبارہ خط لکھیں، البتہ خصوصی خطوط یہاں بھیجنے کو کہہ آیا تھا۔ بیس پچیس خط تو کل رات پہونچے، جن میں تمہارا یہ خط بھی تھا، جس کا جواب لکھوا رہا ہوں۔

ابھی تک آپریشن نہیں ہوا، آئندہ کل شنبہ کی خبر سنی ہے۔ اس کے بعد سنا کہ کئی دن تک بولنے کی بھی اجازت نہیں، اس لئے باوجود جمعہ ہونے کے میرا خیال ہوا کہ تمہیں جلدی خط لکھوا دوں تاکہ تمہیں انتظار نہ رہے۔ تمہارے مکان کے بارے میں سب سے اول مولوی ہاشم کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ خرید لیا ہے اس سے بہت زیادہ مسرت ہوئی تھی، لیکن تمہارے اس خط سے معلوم ہوا کہ وہ زبانی بات ہے، تکمیل ابھی نہیں ہوئی، اللہ کرے کہ تکمیل بھی ہو گئی ہو، لیکن

جب تم یہاں کے قیام پر ابھی تک پختہ نہیں ہو تو پھر مکان کے خریدنے کی جرأت کیوں کرتے ہو؟ **پہلے استخارے اور احباب کے مشوروں سے کسی ایک جگہ کا قیام پختہ کرلو، اس کے بعد پھر اس کے بعد کے مناسبات لوازمات کی فکر کرنا۔ انتشار میں آج کسی جگہ کی تجویز کرلی اسکے بعد کوئی دسری جگہ کی پیش کش ہوئی تو اس کا ارادہ کرلیا۔ استقلال اور دلجمعی نہیں ہوتی۔**

ڈیوزبری کے متعلق جو تم نے لکھا اس کو بھی اچھی طرح غور کرلو۔ ایسا نہ ہو کہ وہاں جا کر وہاں کے مقامی لوگوں سے بھی نباہ نہ ہو۔ یہاں تو تمہارا اثر قائم ہو چکا ہے اور یہاں کے لوگ تم سے مانوس ہو چکے ہیں۔ اس سلسہ میں **اصل تو استخارہ مسنونہ ہے، اسے اہتمام سے کرتے رہو، اس کے بعد پھر مقامی مخلصوں سے مشورہ** اہم ہے۔ مولوی یعقوب صاحب کا حج کے بعد بمبئ پہنچنا معلوم ہو گیا لیکن معلوم ہوا کہ وہ دو تین مہینے گجرات میں کام کرنے کے بعد ادھر آویں گے۔

تمہارے صاحبِ مکان نے تمہارے مکان تیار ہونے تک تمہاری مہمانی کی پیش کش کی ہے، اللہ تعالیٰ اس کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ تمہاری اہلیہ کی بیماری کا بہت ہی فکر سوار رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ قوت تامہ نصیب فرماوے کہ اس غریب کی بیماری کو بہت دن ہو گئے، اللہ تعالیٰ صحت و قوۃ عطا فرماوے۔ میری طرف سے سلام مسنون، کے بعد عیادت کردیں۔

اس سے مسرت ہوئی کہ معمولات کے پرچے اردو گجراتی کے طبع ہو گئے، ایک ایک دو دو نسخہ بذریعہ ڈاک سہارنپور بھی بھیج دیں تاکہ دیکھ لیا جاوے اور انگریزی کے طبع ہونے پر متعدد نسخے بھیج دیں، معلوم نہیں جنرل حق نواز خان تمہارے پاس ہیں یا پاکستان اور وہ کہاں طبع کرا رہے ہیں؟ پاکستان کتابوں کی آمد و رفت ممنوع ہے، بذریعۂ ڈاک بھی نہیں آسکتیں، اس لئے [تم انہیں] چند نسخے انگریزی کے بھی بھیج [دو]۔ میری نسبت سے جو لوگ تمہارے

پاس آتے ہیں، ان کا اکرام تو سر آنکھوں پر، مگر اعتدال سے تجاوز نہ کرنا، ان کی خاطروں سے زیادہ ان کو کام میں لگانے کی اہمیت ہے۔

تمہارے لفافے میں اسماعیل سمنی صاحب کا بھی خط پہونچا۔ اس سے مسرت ہوئی کہ وہ دارالعلوم سے فارغ ہیں، اللہ کرے ان کے علوم سے وہاں کے لوگوں کو انتفاع ہو۔ اس سے مسرت ہوئی کہ وہ بھی بولٹن میں آ گئے، امید ہے کہ ان کو تم سے اور تم کو ان سے تقویت حاصل ہو۔

انہوں نے لکھا کہ میں یہاں سے وقتاً فوقتاً اپنے حالات کی اطلاع دیتا رہوں گا، یہ ناکارہ تو اپنی مجبوریوں اور معذوریوں کی وجہ سے خط کتابت سے بہت معذور ہو رہا ہے کوئی ضروری بات ہو تو ضرور تحریر فرماویں، بہتر یہ ہے کہ عزیز یوسف ہی کے خط میں لکھ دیا جاوے تا کہ مستقل آپ کو مجھے لکھنا نہ پڑے۔ **معمولات کی پابندی ترقی کا زینہ ہے**، اس سے مسرت ہوئی کہ آپ کے بیوی بچے بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کرتا ہوں اور آپ کے والد صاحب کیلئے بھی کہ اللہ تعالیٰ انکو بھی صحت کاملہ عاجلہ عطا فرماوے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ انہوں نے ایک نقشبندی بزرگ سے بیعت کی ہے، بہت مبارک ہے، اللہ تعالیٰ اس مبارک سلسلہ کی برکات سے والد صاحب کو بھی متمتع فرماوے اور ان کے ذریعہ سے آپ کو بھی۔

عزیزی یوسف! ایک ضروری امر کئی سال سے میرے ذہن میں [ہے] تم سے بھی بار بار اس کا ذکر آیا، اور حاجی یعقوب صاحب سے بھی بار بار اس کے بارے مکاتبت کرتا رہتا ہوں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ فضائل اور تبلیغی نصاب کی کتابوں کا کچھ ذخیرہ تمہارے پاس رہے کہ وہاں سے وی پی منگانا بھی بہت مشکل اور میں جب دوستوں کو یہ لکھتا ہوں کہ میری فضائل کی کتابوں کا مطالعہ میری ملاقات کا بدل ہے تو اس کیلئے کوئی جگہ ایسی سمجھ میں نہیں آتی جہاں میری کتابیں موجود ہوں۔ تمہارے پاس ان کتابوں کے ایک دو نسخے ہوں گے وہ تمہارے پاس رہنا ضروری ہیں۔

حاجی یعقوب صاحب نے ایک صورت اور لکھی ہے وہ یہ کہ میں جو کتابیں بھیجنا چاہتا ہوں وہ بذریعہ بلٹی بمبئی بھیج دوں اور نہایت معمولی قیمت کے ساتھ اس کا ایک بل بنا کر حاجی صاحب کے پاس بھیج دوں وہ بذریعہ بلٹی بحری جہاز ان کو لنڈن بھیج دیں گے اور بلٹی کا کاغذ بذریعہ بنک وی پی تمہارے پاس بھیج دیں گے۔ بنک وہ رقم تم سے لے کر بلٹی کا کاغذ تمہیں دے دیں گے۔ تم اس بلٹی کے ذریعہ سے کسی واسطے سے گودی سے سامان کو منگوالینا۔

اس سلسلہ میں تم پر تو میں بار ڈالنا نہیں چاہتا، البتہ یہ ضرور چاہتا ہوں کہ تم اپنے قرضے کے سلسلے میں عبدالرحیم کے پاس کچھ نہ کچھ بھیجتے رہتے ہو، اس سلسلہ میں آئندہ کچھ بھیجنا ہو تو بجائے اس کے بھیجنے کے مجھے مطلع کردو کہ اتنی رقم بھیجنی ہے، میں اتنی رقم کا بل بنا کر حاجی یعقوب صاحب کی وساطت سے تمہارے پاس بھیج دوں گا، تم وہ رقم بنک کو ادا کر کے کتابیں منگوالینا، رقم تو عبدالرحیم کو حاجی یعقوب صاحب کے ذریعہ سے پہونچ جاوے گی اور کتابوں کا ایک ذخیرہ تمہارے پاس رہے گا، ان میں سے جو فروخت ہوسکے فروخت کردیں اور جو تم کسی کو مفت دینا چاہو شوق سے دے دیں۔ اسی طرح سے تبلیغی مراکز میں ایک ایک دو دو نسخے وقف کرنا چاہو تو وقف کر دینا۔

بندہ کے خیال میں یہ صورت بہت آسان سمجھ میں آئی بشرطیکہ تمہیں اس میں کوئی دقت نہ ہو۔ میں نے عزیز عبدالرحیم کو یہ بھی لکھ دیا ہے کہ اگر تم عزیز یوسف کی کچھ کتابیں بھیجنی چاہو تو وہ بھی حاجی یعقوب صاحب کے پاس بلٹی کردیں اور مجھے ان کی فہرست لکھ دو میں ان کو بھی اپنے بل میں شامل کرلوں گا۔ مجھے معلوم ہوا تھا کہ تمہاری کچھ کتابیں مکان پر موجود ہیں، جن کو تم منگانا چاہتے ہو مگر ہوائی جہاز سے جانے والوں کیلئے لے جانا مشکل اور بحری جہاز سے جانے والے کم ملتے ہیں، اس سلسلے میں سہارنپور کے پتے سے مفصل اپنی رائے لکھو۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ ایک ایریلیٹر اے۔ کے۔ ایم گجراتی کا باٹلی، یارک شائر

سے آیا ہے جس میں پتہ صرف اتنا ہے۔ اگر تم ان سے واقف ہو اور ان کا پتہ معلوم ہو تو ایک کارڈ ان کو لکھ دو کہ:

'تمہارا خط پہونچا اس میں نہ تو پتہ صاف تھا نہ جواب کیلئے کچھ تھا، اگر جواب مطلوب تھا تو پتہ بھی صاف اور جواب کیلئے بھی کچھ ہونا چاہئے تھا۔ تمہاری پریشانی سے کلفت ہے یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ تمہاری پریشانی کو دور فرماوے۔ اس کے لئے درود شریف اور آیت کریمہ کی پانچ پانچ تسبیحات اہتمام سے پڑھا کریں۔ میرا خیال ہے کہ زکوۃ کے ادا کرنے میں کوتاہی ہوئی ہزکوۃ کی کوتاہی سے اس قسم کے نقصانات کثرت سے ہوا کرتے ہیں۔

نیز ایک ایر لیٹر محمد اعظم، الفورڈ کا پہونچا۔، ان سے تم واقف ہو، اس میں تمہارا تذکرہ بھی تھا، ان سے بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ:

'تمہارا خط ملا، اس سے بہت مسرت ہوئی کہ رمضان المبارک میں فضائل رمضان کا سلسلہ جاری رہا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے چلہ میں چلنے کی توفیق عطا فرمائی۔ معمولات کی پابندی ترقی کا زینہ ہے، اس کا اہتمام رکھیں، اس سے **مسرت ہوئی کہ آپ عزیز مولوی یوسف متالا سے ملتے رہتے ہیں، ضرور ملتے رہیں۔ ان کی ملاقات کو میرا بدل سمجھیں۔** میرے فضائل کی کتابوں کو اہتمام سے مطالعہ میں رکھیں اگر آپ کے پاس نہ ہوں تو عزیز یوسف سے مستعار لے لیں اگر ان کے پاس بھی نہ ہوں تو خرید لیں۔

تم نے کچھ وقت میرے پاس گذارنے کی خواہش ظاہر کی اور ذکر بالجہر کی بھی خواہش ظاہر کی، **ذکر تو بہت مبارک ہے، ضرور کرنا چاہئے مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ دماغ میں اور اوقات میں تحمل ہو، شروع کر کے چھوڑنا مناسب نہیں،** اگر دونوں شرطیں موجود ہوں تو عزیز مولوی یوسف سے سیکھ لیں اور اس ناکارہ کے پاس آنے کیلئے زیادہ اچھا یہ ہے کہ رمضان یہاں گذاریں۔ آخری شعبان میں آجاویں اور رمضان کے بعد واپس جاویں۔

دنیا سے نفرت اور اللہ سے محبت کے لئے درود شریف کی کثرت بہت مفید ہے، اہتمام خود بھی کریں، اعزہ واقارب، احباب سے بھی کہہ دیں۔ آپ کے قرض کیلئے بھی دعا کرتا ہوں، اس کے لئے بھی درود شریف پڑھا کریں۔ تولد فرزند ارجمند کی خبر سے مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ اس کو رشد وہدایت، علم وعمل اور وسعت رزق کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طویل کو پہنچاوے۔

نیز ایک لفافہ جس کا پتہ یہ ہے، یعقوب آریا، بولٹن۔ اس میں جواب کیلئے لفافہ تھا مگر محصول کیلئے کچھ نہیں بھیجا۔ ایک کارڈ ان کو بھی لکھ دیں کہ:

'جواب مطلوب تھا تو جواب کیلئے ۳ شلنگ بھیجنا چاہئے۔ تم نے لکھا کہ دس سال قبل بیعت ہوا تھا اس کے *بعد سے آپ نے خبر نہ لی، یہ مناسب نہ تھا*۔ معمولات کی پابندی ترقی کا زینہ ہے، اگر معمولات کا پرچہ گم ہوگیا ہو تو عزیز یوسف سے لے لیں، نیز میرے فضائل کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ اگر آپ کے پاس نہ ہوں تو عزیز یوسف سے مستعار لے لیں۔ اس سے **بہت مسرت ہوئی کہ کہ آپ بچوں کو پڑھاتے ہیں، بہت مبارک ہے، صدقۂ جاریہ ہے۔ اس کے ساتھ معمولات کی پابندی کا اہتمام رکھیں۔**

میرے احباب مولوی یعقوب، مولوی یوسف متالا، مولوی ہاشم سے ملتے رہیں، یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ قرض سے سبکدوشی عطا فرماوے۔ اس کے لئے پانچ تسبیح درود شریف کی اہتمام سے پڑھا کریں۔ آپ کی والدہ، اہلیہ اور بہنوں کیلئے رشد وہدایت کی دعا [کرتا ہوں]، اور ان کو بھی درود شریف کی تاکید کر دیں'۔

ایک کارڈ یعقوب موسیٰ۔ ڈیوز بری کو:

'تمہارا خط گجراتی میں ملا۔ یہ ناکارہ گجراتی سے واقف نہیں، نیز جواب کیلئے کچھ نہ تھا۔ اگر جواب مطلوب تھا تو پورے پتہ کے ساتھ ۳ شلنگ بھی ہونا چاہئے تھا۔ تمہارے موٹر

کے حادثہ سے قلق ہوا۔ یہ نا کارہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ مجروحین کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرماوے۔ تم نے جن جن کی طرف سے سلام لکھا زلیخا، عائشہ، وغیرہ ان سب سے میرا اسلام کہہ دیں، یہ نا کارہ ان کیلئے بھی دعا کرتا ہے۔ **درود شریف کی کثرت بلا لحاظ واستعداد مکارہ سے حفاظت، مقاصد کی کامیابی کے لئے مجرب ومفید ہے**۔ اس کا خود بھی اہتمام کریں، عزیز واقارب کو بھی اس کی تاکید کر دیں۔ آپ کے صاحبزادگان کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ رشد وہدایت اور علم وعمل اور اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طویل کو پہونچاوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۵/محرم الحرام، ۹۰ھ

احمد کی جانب سے سلام مسنون

﴿189﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: مارچ ۷۰ء /محرم ۱۳۹۰ھ

عزیز گرامی قدر ومنزلت یوسف سلمہ بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے تمہارا محبت نامہ بہت تفصیل سے پہونچا تھا۔ اس کا جواب مولوی ہاشم کے لفافہ میں بھیج چکا ہوں، خدا کرے کہ پہونچ گیا ہو۔ اسی وقت عزیز عبدالرحیم نے تمہارا خط مشترک جو میرے اور ان کے نام تھا بھیجا۔ اس کا جواب انہی کے پاس بھیج رہا ہوں تا کہ وہ اپنے متعلقہ مضمون کا جواب لکھ کر تمہارے پاس بھیج دیں۔

مجھے تمہارے مشورے دلسوزی سے تو بالکل خلاف نہیں، جیسا کہ میں پہلے کئی خطوں

میں لکھ چکا ہوں۔ مجھے تمہارے فریقانہ مخالفانہ حیثیت سے سامنے آنے میں اختلاف ہے۔ اس لئے کہ **میری تمنا، انتہائی خواہش جس کا میں نے حجاز کے قیام میں کئی دفعہ اظہار کیا یہ ہے کہ لندن میں تمہاری وجہ سے رشد وہدایت کا ذریعہ پھیلے, یہی تمنا یہی دعا ہے۔اسی وجہ سے لندن کے جتنے لوگ اس نا کارہ سے تعلق پیدا کرتے ہیں میں ان کو حجاز ہی کے زمانہ سے اصالۃً یا نیابۃً تمہاری طرف متوجہ کرر ہا ہوں۔**

اب یہ لائن جو تمہارے خطوط اور طرز عمل اور اپنے احباب کی زبانی جو وہاں سے معلوم ہوئی وہ چاہے کتنی اخلاص پر مبنی ہو اور موجبِ اجر وثواب بھی ہو لیکن جو کام میں تم سے لینا چاہتا ہوں اور اس کا متمنی ہوں وہ دوسری نوع ہے, اس کا اندازہ تو ارشادالملوک سے ہوگا معلوم نہیں اس کے پڑھنے کا وقت مل سکتا ہے یا نہیں؟ تم نے عزیز محمد وغیرہ جن لڑکوں کے بارے میں لکھا ان کے لئے تو تمہارے پاس رہنا یقیناً ان کے حق میں تو بہت مفید ہے لیکن ایسا نہ ہو کہ *یہ ہجوم تمہارے لئے موجب حرج اور نقصان ہو, من نہ کردم شما حذر بکنید۔ بہت زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرماوے۔*

تم نے محلّہ والوں کو جو سمجھایا وہ بہت مناسب ہے۔ان سے جوڑ بھی پیدا کریں اور اگر کوئی اسلام لانا چاہے تو اس کو کچھ دن اسلام لانے کے واسطے اور کچھ دن کے لئے اسلام لانے کے بعد ڈیوزبری حافظ پٹیل صاحب کے پاس بھیج دیں۔ حجرے کی تعمیر تم نے اچھا ہوا کرالی۔ مہمانوں کے لئے تو شاید اور بھی ضرورت ہو۔

اشرافِ نفس کے سلسلہ میں کوئی ضابطہ مقرر کرنا بہت مشکل ہے۔معمولی چیز جیسے تم نے قلم وغیرہ کو لکھا ہے ان میں تو ہدیہ قبول کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ان میں تو یہ نا کارہ خود اپنے متعلق بھی بہت اشکال میں ہے۔ وما أبرئ نفسی إن النفس ...الخ ۔بعض دوستوں کا ہدیہ اس وجہ سے زبردستی واپس کرنا پڑتا ہے جو ان کو بہت ناگوار بھی ہوتا ہے کہ

چونکہ پہلی دفعہ بھی دے گئے تھے اس لئے تمہاری ہر آمد پر خیال لگے گا۔ سمجھدار تو مان لیتے ہیں لیکن گاؤں کے جاہل نہیں سمجھتے۔ ایک دو گاؤدی کا ہدیہ ان کے سامنے پھاڑ کر بھی پھینک دیا، پھر اپنے آپ ہی کو دینا پڑا۔

جن لوگوں سے تعلقات زیادہ وسیع ہو گئے جیسے فرنیچر والے کالکھا اوران کی مالی حیثیت بھی ایسی ہو جوان کے لئے موجبِ بار نہ ہو تو پھر کچھ مضائقہ نہیں۔ بار بار دعاؤں کو لکھنے کی ضرورت نہیں کہ **دعائیں تو تم دونوں بھائیوں کے لئے بہت اہتمام سے کرتا ہوں کہ تم دونوں سے امیدیں بہت لگا رکھی ہیں** لیکن چونکہ اپنے میں کچھ نہیں ہے اس لئے دوستوں میں بھی اثر کم ہوتا ہے۔

تم اور مولوی ہاشم کم سے کم تین دفعہ ارشاد الملوک کا مذاکرہ ضرور کریں۔ نمبروار ایک پڑھے دوسرا سنے۔ میرے یہاں بھی آج کل بعد عصر یہی ہوتی ہے بہت ہی ثمرات معلوم ہوتے ہیں۔ اپنی اہلیہ سے خاص طور سے سلام مسنون اور دعوات۔ عزیز محمود سے بھی سلام مسنون۔ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ تمہارے موجودہ کام میں مشورہ کی حد تک مجھے بالکل خلاف نہیں بلکہ جب اس سے شرابی کبابی دین سے اور تم سے قریب ہوں تو میرے موافق ہے البتہ نمایاں طور پر فریق [بن کر سامنے نہ آئیں]

حضرت شیخ الحدیث صاحب، مارچ ۷۰ء

190

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۰/اپریل ۷۰ء [۲۷/محرم ۹۰ھ]

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ، بعد سلام مسنون، یہ تو تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ

۱۴؍ مارچ کو میری آنکھ کا آپریشن ہوا اور مجھے آج کل خط و کتابت کی ممانعت ہے۔ تمہارے پاس فضائل کی کتابیں بھیجنے کیلئے کئی سال سے طبیعت پر تقاضا تھا، حاجی یعقوب صاحب نے لکھا کہ تم میرے پاس بھیج دو میں انشاء اللہ بھیج دوں گا جو صورت بھی ممکن ہو، اسلئے میں نے تقریباً ایک ہزار کی کتابیں ۱۵ دن ہوئے بمبئی بھیج دی تھیں، خدا کرے کہ پہونچ جاویں۔ یہ کتابیں تمہارے اختیار میں ہیں، جس طرح چاہو استعمال کرو۔

میرا دل چاہتا ہے کہ تبلیغی مراکز میں دو دو چار چار وقف ہوجاویں اور جو تبلیغی احباب اہم ہوں ان کو ہدیہ دو اور جو کوئی خریدار ہو فروخت کرو۔ قیمت یہاں بھیجنے کی جلدی ہرگز نہ کیجیو، جب جمع ہوجاوے گی تو ان کے متعلق میں لکھوں گا۔ مولوی نصیر کو کہہ دیا کہ ان کتابوں کی فہرست براہ راست تمہارے پاس بھیج دیں، البتہ ان کتابوں کے پہونچنے کی رسید سے مجھے جلدی مطلع کردو تو اچھا ہے اور یہ بھی لکھیں کہ ان کے تم تک پہونچنے میں کوئی دقت تو اٹھانی نہیں پڑی۔

ارشاد الملوک، اکمال الشیم، اور تذکرۃ الخلیل کا ایک ایک نسخہ جناب الحاج پٹیل صاحب کے ساتھ بھی ارسال کررہا ہوں تاکہ جلدی پہونچ جاوے۔ میں نے ان صاحب سے تقاضا کیا ہے کہ تم سے ملتے رہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۳۰؍ اپریل ۷۰ء

راقم کی جانب سے بعد سلام درخواستِ دعا

﴿191﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹/محرم الحرام ۹۰ھ [۵/اپریل ۱۹۷۰ء]

باسمہ تعالیٰ

ٹھانی تھی دل میں اب نہ ملیں گے کسی سے ہم
پر کیا کریں کہ ہوگئے ناچار جی سے ہم

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، بہت ہی پختہ ارادہ کیا تھا کہ تمہیں براہ راست خط نہ لکھیں گے، تم سے بھی یہی کہہ دیا تھا کہ عبدالرحیم کے واسطے سے خط وکتابت کریں، تم نے تو بہت حد تک اس کو نبھا دیا، اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے، مگر اپنے سے نہ نبھ سکا۔ حجاز سے واپسی کے بعد سے دس بارہ خط بواسطہ بلا واسطہ دونوں ہی طرح لکھوا دیئے۔

تمہارا عرفہ کی رات میں مسجد کی چوری کے متعلق جو خط آیا تھا اس کا جواب ۱۲/مارچ کو علی گڑھ سے بندہ نے بھیجا تھا پہونچ گیا ہوگا۔ ۱۴/مارچ کو اس ناکارہ کی آنکھ کا آپریشن ہوا۔ ۲۴ کو ٹانکے کھلے، ۲۵ کو وہاں سے دہلی روانہ ہوا اور ۲۶ کو سہارنپور پہونچ گیا۔ جلد واپسی کی ضرورت یہ پیش آئی کہ ۱۶/مارچ سے ہمارے ناظم صاحب کی طبیعت خطرناک حالت تک خراب ہوگئی اور اب تک شدید بیمار [ہیں]۔

تمہارا تو کوئی خط اس کے بعد سے نہیں آیا لیکن اسی وقت عزیز عبدالرحیم کا دستی خط ملا، جس میں تمہارے خط کے حوالہ سے یہ لکھا ہے کہ عزیز یوسف کا ابھی خط آیا کہ شیخ کو لکھ دو بمبئی بینک کے ذریعہ سے ہرگز کتابیں نہ بھیجیں، چنانچہ میں نے اسی وقت حاجی یعقوب صاحب کو زور سے لکھ دیا کہ وہ ہرگز بینک کے ذریعہ سے کتابیں نہ بھیجیں۔

تمہیں معلوم ہے کہ جب سے تم لنڈن گئے ہو مجھ پر یہ تقاضا سوار رہا کہ فضائل کی کتابوں کی بڑی مقدار کسی طرح تمہارے پاس پہونچ جاوے۔اس کے بارے میں احباب سے بار بار مشورہ کرتا رہا آنے جانے والے ہوائی جہاز سے جاتے ہیں,ان کے ہاتھ بھیجنا بہت مشکل ہے اور ڈاک سے پانچ روپیہ کلو محصول ہے۔تقریباً ایک ماہ ہوا حاجی یعقوب صاحب نے لکھا کہ بنک کے ذریعہ بھیجنے کی صورت آسان ہے،اس لئے تقریباً ایک ماہ ہوا یہ کتابیں بھیج دی گئی تھیں،جس کی تفصیل اسی لفافہ پر ہے۔

میں نے یہ سوچا تھا کہ بنک کے ذریعہ سے جو بل جاوے گا اس میں سے دو ثلث بطور کمیشن چھوڑ کر ایک ثلث کا وی پی کیا جاوے اور وہ بھی کسی صورت سے تمہارے پاس پہونچنے کی صورت کی جاوے تا کہ تمہیں دقت نہ ہو۔اس کے لئے بھی میں نے حاجی صاحب کو لکھا تھا کہ میں اس کو بھیج دوں تا کہ وہ کسی ذریعہ سے تمہارے پاس بھیج دیں۔اسی وجہ سے بلٹی کے بھیجنے میں دیر ہوئی لیکن انہوں نے منع کیا کہ میں اس کا انتظام خود کرلوں گا۔اب عزیز عبدالرحیم کے خط کے آنے پر ان کو شدت سے روک دیا۔

تمہارے نزدیک کوئی آسان صورت منگانے کی ہوسکتی ہو تو حاجی یعقوب صاحب کو لکھ دو۔ نہ ہوسکتی ہو تو مقدر، یہ کتابیں بمبئی رکی رہیں گی، وہاں کے تبلیغی احباب کو تقسیم کرادوں گا کہ واپس منگانے میں جانے آنے کا محصول بھی خراب ہوگا۔اگر چہ بمبئی کتابیں بھیجنے کے بعد منشی انیس سے یہ معلوم ہوا کہ لنڈن کے متعدد تاجران سے کتابیں منگواتے ہیں اور لندن کے متعدد کتب خانوں میں میری فضائل کی کتابیں موجود ہیں۔

مجھے زیادہ اہتمام دو وجہ سے تھا,اول یہ کہ وہاں کے لوگوں کو کتابوں کی ضرورت اور میں بھی لکھتا رہتا تھا کہ میری کتابیں دیکھو۔ یہ ضرورت تو منشی انیس کے کلام سے پوری ہوگئی۔ان سے معلوم ہوا کہ ان کے کتب خانہ سے فضائل کی کتابیں انگریزی اردو، دونوں

لندن جارہی ہیں۔منشی انیس نے جس کتب خانہ میں ان کی کتابیں جارہی ہیں ان کا پتہ بھی بتلایا تھا جو یہ ہے:

S. A. K. Rad, 3, New Street, Slaith Wate, Huddersfield, UK

دوسری اہم ضرورت یہ تھی کہ میں لوگوں کے خطوط کے جواب میں کثرت سے تم سے مراجعت اور ملاقات کولکھتا رہتا ہوں اور یہ بھی لکھتا ہوں کہ میری فضائل کی کتابیں اگر مستعار لے کر دیکھنا چاہتے ہوتو عزیز مولوی یوسف سلمہ سے لے کر دیکھ لو۔ نیز میرا دل چاہتا ہے کہ وہاں کے تبلیغی مراکز میں دودو تین تین نسخے وقف کراؤں۔ نیز جو اہم لوگ ہوں ان کوتمہاری طرف سے ہدیہ دلواؤں اور اگر تم کسی کو میری طرف سے ہدیہ دینا چاہوتو میری طرف سے دے دو،مگر یہ باتیں تو جبھی ہوسکتی ہیں کہ تمہارے پاس بڑا ذخیرہ موجود ہو۔

خدا کرے کہ ان کتابوں کے پہونچنے کی کوئی صورت بسہولت پیدا ہوجاوے۔ میں نے بمبئ کی کتابوں کی فہرست پشت پر اسی وجہ سے لکھوائی تاکہ تمہارے علم میں رہے اور اگر متفرق طور پر احباب کے ذریعہ پہونچیں تب بھی آپ کے علم میں رہے کہ کتنی پہونچیں۔ جناب محمد پٹیل صاحب ایک ہفتہ یہاں ٹھہرے، چندروز ہوئے گئے ہیں، ان کے ہاتھ تمہارے لئے ایک تذکرۃ الخلیل اور ارشاد واکمال ایک جلد میں مجلد بھیجی ہے، خدا کرے کہ پہونچ جاوے۔

میرے آپریشن کے بعد سے ابھی تک آنکھ سے صاف نظر آنا نہیں شروع ہوا، مگر لوگ یہ کہتے ہیں کہ عینک کے بعد صاف نظر آوے گا جو دو ماہ تک لگے گی۔ جناب طارق صاحب نے تمہارے چوری کے واقعہ کو بہت ہی زیادہ مفید ومثمر لکھا اور اس سے دین کے بہت زیادہ فوائد لکھے، خدا تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔تم نے تو اس کے بعد کچھ لکھا ہی نہیں۔ تمہیں مشاغل سے فرصت بھی نہیں ہوگی اور میری تعمیلِ ارشاد بھی حائل ہوئی ہوگی۔

امید ہے کہ خالو صاحب حج سے واپس آ گئے ہوں گے۔ انہیں میری طرف سے مبارک باد[کہہ دینا] اور یہ کہ حج وزیارت کے قبول ہونے کی دعا کرتا ہوں۔ اہلیہ محترمہ سے بھی ضرور سلام مسنون کہہ دیں۔ مجھے اس عزیزہ کی صحت کا بہت ہی فکر رہتا ہے اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے صحت و عافیت اور قوۃ تامہ نصیب فرماوے، امید ہے اس کے صحت کے مژدہ سے ضرور مسرور کرو گے, اور میری طرف سے بہت ہی اہتمام سے اس کو سلام ودعاء کہہ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کو صحت عطا فرماوے، خالہ صاحبہ کی خدمت میں بھی سلام عرض کر دیں۔

تم نے لکھا کہ تیرا بھیجا ہوا جو شخص آتا ہے اس کا بہت اکرام کرتا ہوں، *اکرام کی ہرگز ضرورت نہیں، اہتمام کی ضرورت ہے کہ ان سے معمولات کی پابندی اہتمام سے کراؤ، جس میں ذکر کی اہلیت ہے ذکر بتلا دو، اپنے آپ کو ان کا ذمہ دار سمجھو۔*

فقط والسلام

فہرست کتب:

١	فضائل درود شریف	۱۰۰ عدد
٢	فضائل تبلیغ	۱۰۰ عدد
٣	فضائل قرآن	۵۰ عدد
۴	فضائل نماز	۵۰ عدد
۵	حکایاتِ صحابہ	۷۵ عدد
٦	قرآن عظیم اور جبریہ تعلیم	۲۵ عدد
٧	فضائلِ صدقات کامل	۲۰ عدد
٨	شمائل ترمذی	۱۵ عدد
٩	تذکرۃ الخلیل	۱۰ عدد

۱۰	سوانح یوسفی	۳عدد
۱۱	ارشاد الملوک	۱۰عدد
۱۲	اکمال الشیم	۱۰عدد
۱۳	لامع الدراری جلد ثالث	اعدد

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۲۹رمحرم الحرام

﴿192﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: [خطوط پر درج نہیں]

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! چند خطوط غیر جوابی آئے ہیں، ایک ایک کارڈ پر ان کا جواب لکھ دیں۔ پہلے بھی چند خطوط اس قسم کے آپ کی خدمت میں بھیجے مگر معلوم نہیں آپ نے کسی صاحب کو خط بھیج دیا یا نہیں بھیجا۔ کاش آپ کو اس ناکارہ کے خطوط کو پڑھنے کا تھوڑا بہت وقت ملتا تو کیسے اللہ کا کرم ہوتا۔ ہر کارڈ کے شروع پر یہ لفظ ضرور لکھ دیں جیسے کہ پہلے لکھ چکا ہوں کہ آپ کا غیر جوابی کارڈ پہونچا۔ اگر جواب مطلوب تھا تو اس کیلئے شلنگ ہونا چاہئے تھا اور جواب مطلوب نہ تھا تو لکھ دیں کہ جواب مطلوب نہیں تھا۔

ایم اے بھام، باٹلی:

'میری صحت خراب نہیں تھی، بلکہ کئی سال سے نزولِ آب کی شکایت تھی، علی گڑھ میں آنکھ بنوائی ہے۔ آپریشن تو کہتے ہیں کہ کامیاب ہوا مگر ابھی تک نگاہ میں صفائی نہیں آئی۔ کہتے ہیں کہ پکی عینک کے بعد صفائی آوے گی۔ تمہاری دعاؤں کا اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم

سے آپ کو شایانِ شان بدلہ عطا فرماوے۔ یہ نا کارہ تمہارے لئے اور بچوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہے کہ **اللہ تعالیٰ مکارہ سے حفاظت فرماوے، مقاصد کی کامیابی عطا فرماوے۔ اس کے لئے درود شریف کا اہتمام کریں**, یہ مجرب ہے۔ آپ کے دوستوں کو سلام کہہ دیں، یہ نا کارہ ان سب کیلئے دعا کرتا ہے۔ **عزیز مولوی یوسف سے ملاقات کرتے رہا کریں، ان کی ملاقات میری ملاقات کا بدل ہے**'۔

مولوی احمد اسوات، باٹلی:

جناب احمد سلیمان اسوات اور ان کی اہلیہ محترمہ خدیجہ حوا بی بی، مولوی احمد اسوات کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد تم سب کا محبت نامہ متضمن مع نوید جانفزا، شادی نکاح عزیزہ طاہرہ بی بی سلمہا پہونچ کر بہت ہی زیادہ مسرت کا سبب ہوا۔ یہ نا کارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اس مبارک تقریب کو نہایت مبارک فرماوے، زوجین میں محبت عطا فرما کر اولادِ صالح عطا فرماوے۔ اور اس مبارک تقریب کو طرفین کے اعزہ کے درمیان میں تعلقات کی قوت کا ذریعہ بناوے، **درود شریف کی کثرت بلا لحاظ واستعداد مکارہ سے حفاظت، مقاصد کی کامیابی کے لئے بہت مفید و مجرب ہے، اس کا تو سبھی اہتمام کریں**، اعزہ واقارب کو بھی اس کی تاکید کرتے رہیں۔ بولٹن میں میرے مخلص دوست مولوی حافظ قاری محمد یوسف صاحب تشریف رکھتے ہیں، ان سے کبھی کبھی ملاقات کرتے رہا کریں، ان کے ذریعہ سے یہ خط بھیج رہا ہوں، **ان کی ملاقات میری ملاقات کا بدل ہے**۔

۳: احمد حسن، مانچسٹر:

'بعد سلام مسنون، آپ کا خط پہونچا۔ آپ نے رائے ونڈ ہو کر یہاں آنے کا ارادہ لکھا، سر آنکھوں پر، جب چاہیں تشریف لاویں، لیکن اگر ماہِ مبارک کا کوئی وقت یہاں گذر سکے تو زیادہ اچھا ہے۔ آپ کا اس نا کارہ کو خواب میں دیکھنا بہت مبارک ہے، آپ کی محبت کی

علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس محبت کو طرفین کے لئے دینی ترقیات کا ذریعہ بناوے۔

عزیز مولوی قاری یوسف صاحب سے ضرور ملتے رہا کریں، انہی کے ذریعہ خط لکھ رہا ہوں۔ عزیز مولوی یوسف نے جو پڑھنے کو بتلایا اس کو اہتمام سے پڑھتے رہا کریں (مولوی یوسف گیارہ تسبیح درود شریف کی زیادہ بتلادی، پانچ تسبیحات کافی ہیں) اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ پاکستان کی آمدہ جماعت کے ساتھ وقت گذار رہے ہیں۔ بہت مبارک ہے۔ آپ بہتر یہ ہے کہ عزیز یوسف کو کہیں کہ میری طرف سے بیعت کرلیں ورنہ آپ جب یہاں آویں اس وقت ہوجاویں اوران سے معمولات کا پرچہ لے لیں۔

بھائی متین صاحب اگر تشریف رکھتے ہوں تو ان سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ آپ کا خط پہلے آیا تھا اس کا جواب عزیز یوسف کے ہاتھ بھیج چکا ہوں، مل گیا ہوگا۔ ان سے یہ بھی کہہ دیں کہ آنکھوں کا آپریشن لوگ بتاتے ہیں کہ اچھا ہوا مگر ابھی تک صفائی نہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ پکی عینک کے بعد آوے گی'۔

۴: علی آدم، بولٹن:

آپ اس کی کوشش کریں کہ بولٹن کے لوگ عزیز مولوی یوسف کی بات مانیں اور اس کی قدر کریں۔ اوراد و وظائف اور تبلیغ میں خاص طور سے مشغول رہیں، فضولیات اور لڑائی جھگڑوں سے یکسو رہیں۔ میں دعا کرتا ہوں اللہ جل شانہ ان کے وہاں قیام کو ان کے لئے اور بولٹن والوں کے لئے موجب خیر و برکت بناوے، ان کو مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے'۔

﴿193﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۶/اپریل، ۷۰ء، ۹/صفر ۹۰ھ

باسمہ تعالیٰ

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، دو تین دن ہوئے ایک مفصل خط تمہیں محمد یونس صاحب باٹلے کے خط میں لکھوا چکا ہوں۔ امید ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔ اس کے بعد تمہارا محبت نامہ ۲۱ محرم پہونچ کر موجبِ مسرت ہوا۔ اس سے مسرت ہوئی کہ میرا علی گڑھ والا خط پہونچ گیا۔ آپ صلوۃ الحاجۃ پڑھ کر آپریشن کی کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہا کریں، اللہ تعالیٰ بہترین نگاہ عطا فرماوے۔ ابھی تک نظر آنا صاف شروع نہیں ہوا۔ بہت دھندلا نظر آتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ جب دو ماہ کے بعد پکی عینک ملے گی اس وقت نگاہ جمے گی۔

اپنے سہارنپور پہونچنے کے متعلق پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ ۲۴ مارچ کو ٹانکے کٹے تھے، ۲۵ کو یہ ناکارہ دہلی اور ۲۶ کو سہارنپور پہونچ گیا تھا۔ یہاں پہونچنے کی عجلت [کی وجہ] ناظم صاحب کی شدت علالت کی خبر تھی، جواب تک مایوسانہ حالت ہے، اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔

تم نے رسائل کے متعلق جو عزیز عبد الرحیم کو مضمون لکھا تھا وہ اس نے بجائے حاجی یعقوب کے خود مجھ کو لکھ دیا تھا اور میں نے ہمروزہ وہ مضمون حاجی یعقوب کو نقل کر کے بھیج دیا تھا۔ حاجی صاحب کا خود بھی یہی خیال تھا کہ بنک کے ذریعہ سے گراں پڑے گا۔ وہ نہیں بھیجیں گے، تمہارا یہ خط آج ہی حاجی یعقوب صاحب کے پاس بجنسہ بھیج رہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اس سلسلہ میں اگر کچھ لکھنا ہو تو براہ راست حاجی یعقوب صاحب کو لکھیں جن کا

پتہ یہ ہے' [پتہ درج ہے] ' اس لئے کہ لنڈن کا خط بمبئی تیسرے دن پہونچ جاتا ہے اور سہارنپور چھٹے دن اور یہاں سے بمبئی لکھنے میں ۳ دن اور زائد۔

حاجی یعقوب صاحب کا خط آیا تھا، انہوں نے لکھا تھا کہ ان سب کتابوں کی جلد بندھوا کر بھیجنا زیادہ مناسب ہے کہ لنڈن میں جلدیں بہت گراں بندھتی ہیں۔ میں نے لکھ دیا کہ ضرور بندھوالیں۔ انہوں نے لکھا تھا کہ جلدوں کا صرفہ ہم برداشت کریں گے، میں نے لکھ دیا کہ اس کی ضرورت نہیں، اس کا صرفہ ہم برداشت کریں گے۔ وہ اس کوشش میں ہیں کہ حکومت سے ان کتابوں کی بھی قیمت بھیجنے کی اجازت مل جاوے تو بہت کم محصول میں پہونچ سکتی ہیں۔ انہوں نے لکھا تھا کہ وی پی میں بہت گراں پڑے گا۔ میں نے ان کو لکھ دیا تھا کہ میں نے تو وی پی اس مجبوری کو لکھا تھا کہ آپ کے پہلے خط سے وہی آسان معلوم ہوا تھا۔ ورنہ میں خود بھی کب وی پی بھیجنا چاہتا ہوں۔

آپ براہ کرم ان کتابوں کی قیمت بھیجنے کا ہرگز ارادہ نہ کریں، اگر کچھ فروخت ہوجاویں تو ان کی قیمت اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ یہاں کی بہ نسبت حجاز بھجوانا میرے لئے آسان ہے۔ تم نے ۲۰ پاؤنڈ یعنی دس کلو سے کم کا پارسل بھیجنے کو لکھا مگر مجھے معلوم ہوا تھا کہ فی کلو ۵ روپیہ محصول ہے، اس صورت میں دس کلو کا محصول ۵۰ روپیہ ہوگا جو کتابوں کی قیمت کے برابر ہوجاوے گا۔ میں نے حاجی یعقوب صاحب کو بھی لکھ دیا تھا کہ جو صورت اختیار کریں براہ راست ان سے مشورہ کریں اور تمہارا پتہ ان کو لکھوا دیا اور ان کا تم کو لکھ دیا گیا۔

ارزانی کے ساتھ کتابیں پہونچنے کی کوئی صورت پیدا ہوجاوے تو آئندہ اور بھی بھیجوں، اور تمہاری نگرانی میں وہاں فروختگی کی کوئی صورت پیدا ہوجاوے، بشرطیکہ اردو کی کتابیں وہاں چل سکتی ہوں۔ فضائل کی انگریزی اور گجراتی کتابیں یہاں منگا کر بھیجنے میں بڑا طول ہے۔ انگریزی کتابیں منشی انیس [پتہ درج ہے] کو لکھو۔ انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ انگریزی کتابیں

آسان طریقہ سے براہ راست لنڈن امریکہ وغیرہ کسی خاص طریقے سے بھیج رہے ہیں۔

عزیز عبدالحفیظ سے معلوم ہوا کہ مکی مسجد کے ذریعہ سے انگریزی کتابیں بہت سہولت سے یورپ میں جارہی ہیں، وہ بھی اپنی امریکی جماعت کے واسطے فضائل کے جملہ کتابوں کے انگریزی ترجمے دو دو سو نسخے بھجوار ہے ہیں کہ ساتھ لے جانا مشکل ہے۔ بندے کے خیال میں یہ ذریعہ منشی انیس سے زیادہ آسان ہے۔مکی مسجد کا پتہ یہ ہے ’جناب الحاج محمد امین صاحب، مکی مسجد، گارڈن روڈ، کراچی‘۔

تم نے بولٹن کے قیام کا ارادہ کرلیا، بہت اچھا کیا، اللہ تعالیٰ برکت فرماوے۔ **جم کر کام کرو، تشتت میں کام نہیں ہوا کرتا**۔آج لنڈن کی دس بارہ آدمیوں کی جماعت چائے میں موجود تھی جن میں مولوی یعقوب صاحب کاوی بھی تھے۔ میں نے ان لوگوں کو تم سے ملنے کی بہت تاکید کردی، مولوی یعقوب نے کہا کہ میری روانگی کے وقت تم ان سے ملنے بھی گئے تھے۔ میں نے مولوی یعقوب کو نہیں پہچانا اور چونکہ انہوں نے پہلے لکھا تھا کہ میں دس پندرہ دن تیرے پاس ٹھہروں گا اور یہ جماعت کل آئی تھی اور واپس آج جارہی تھی اس لئے مجھے اس کا واہمہ بھی نہ ہوا کہ یہ وہی مولوی یعقوب ڈیوز بری والے ہیں۔

تم نے اس خط میں مشین کے متعلق تحریر فرمایا اس کے متعلق پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ وہ عزیز عبدالحفیظ کی معرفت پہونچ گئی، مگر میرے پیارے تو اب تک مجھ سے واقف ہی نہیں ہوا۔ زیب وزینت کی چیزوں سے مجھے بڑی وحشت ہے، ضرورت کی مجبوری کی چیزیں مجھے پسند ہیں۔ مولانا عبدالرحیم صاحب نے بھی از راہِ شفقت ایک سویٹر بھیجا۔ میں نے ان کو لکھا کہ یا تو میری طرف سے یوسف کو بھیج دو ورنہ میں یہاں کسی اور کو دے دوں گا۔ اس لئے کہ میرے پاس استعمال کے دو سویٹر پہلے سے موجود ہیں۔ حجاز میں بھی پانچ چھ سویٹر ملے تھے، میں ان کو وہیں تقسیم کرکے آیا۔ بہر حال میرے لئے تو تمہارا ہدیہ موجبِ مسرت ہے ہی۔

گھر کے خریدنے سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ بہت مبارک کرے، تمہیں ،تمہارے اہل وعیال کواس میں برکت کے ساتھ رہنا نصیب فرماوے۔ خدا تعالیٰ کرے کہ مکان میں جو مشینیں ہیں وہ جلدی جلدی فروخت ہوجاویں تا کہ مکان کی قیمت جلد ادا ہوجاوے۔ تمہارے پاس جو گمنام خط آگ لگانے کے متعلق آیا,اللہ تعالیٰ ہی اس سے محفوظ فرماوے۔ خودبھی اوراپنے احباب کوبھی[تا کید کریں کہ] اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم کاوردا ہتمام سے رکھیں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہاری برکت سے نوجوان طبقہ پہلے عیاشی میں گذارتا تھا اب مسجد میں گذارتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے۔ ان نوجوانوں کو حکایاتِ صحابہ اور فضائل صدقات حصہ دوم ضرور سناویں۔ اللہ تعالیٰ تمہاری شرور سے حفاظت فرماوے، ہرنوع کی مدد فرماوے، تمہاری اہلیہ کی بیماری سے بہت ہی قلق رنج وفکر رہتا ہے، اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے اس کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس کیلئے یونانی قوت کی دوائیں، خمیرہ وغیرہ زیادہ مناسب رہے گا بشرطیکہ مقامی طبیب اس کی تجویز کرے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ خسر صاحب تبلیغ میں لگے ہیں، اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے۔ اس سے قلق ہوا کہ عزیز محمد سلمہ کا رشتہ تکمیل کو نہیں پہونچا۔ اللہ جل شانہ اس کے لئے جہاں دارین میں خیر ہو وہاں جلد از جلد تکمیل کو پہونچاوے۔ چند خطوط پہلے لفافہ میں بھی لکھ چکا ہوں، چند اس میں لکھتا ہوں:

ا: محمد حنیف، ڈیوز بری:

’آپ کے خط سے یہ معلوم ہو کر کہ آپ بھی ایران کی جماعت میں تھے جس کو حادثہ پیش آیا، اس جماعت کیلئے یہ نا کارہ بہت ہی اہتمام سے دعائیں کرتا رہا۔ اس کے حالات اولاً عزیزم مولوی یوسف کے خطوط سے اس کے بعد ان لوگوں کے خطوط سے جو ایران میں رہ

گئے تھے، ان سے معلوم ہوا۔ بیعت کا ارادہ تو بہت مبارک ہے لیکن آپ کا یہاں آنا بھی مشکل اور اس ناکارہ کا وہاں آنا بھی، اس لئے آسان صورت یہ ہے کہ عزیز یوسف متالا کو کہیں کہ وہ میری طرف سے نیابۃً بیعت کرلیں کہ وہ میری ہی بیعت ہے اور معمولات کا پرچہ لے لیں'۔

جیسا کہ میں پہلے خط میں لکھ چکا ہوں جو جناب یونس صاحب کے لفافہ میں گیا تھا کہ ہر کارڈ پر یہ مضمون لکھ دیا کریں کہ تمہارا خط پہونچا جس میں جواب کیلئے کچھ نہیں تھا، اگر جواب مطلوب تھا تو جواب کے لئے شلنگ وغیرہ ہونا چاہئے تھا۔تمہارے رفع انتظار کے لئے عزیزم مولوی یوسف کو تکلیف دیتا ہوں کہ وہ یہ مضمون کارڈ پر لکھ کر تمہیں بھیج دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہت ہی زیادہ جزائے خیر عطا فرماوے۔

تم نے جو صورت لکھی ہے وہ بہت زیادہ قابلِ احتیاط ہے ایسا نہ ہو کہ اس سے کوئی فساد کی صورت پیدا ہو جاوے کہ اجنبی ملک، بلکہ ملک ان کا ہے، یہ بھی ضروری ہے کہ تم اس میں علی الاعلان سامنے نہ ہو کہ اس سے تمہارے ارشاد وافادیت میں نقصان کا اندیشہ ہے، میری تو تمنا یہ ہے کہ تم ایک مرشد کی حیثیت سے ان لوگوں کے سامنے آؤ نہ کہ فریق کی حیثیت سے۔

۲: رشید احمد بن مولانا عبدالشافی بھام، لیسٹر:

'تمہارے حالات سے مسرت ہوئی اور معمولات کی پابندی سے اور بھی زیادہ مسرت۔ **ذکر جہری ضرور شروع کریں، بشرطیکہ دو چیزوں کی رعایت ہو، ایک یہ کہ آپ کے دماغ میں اس کا تحمل ہو، دوسرا یہ کہ آپ کے اوقات میں بھی گنجائش ہو۔ ذکر جہری شروع نہ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں لیکن شروع کرنے کے بعد چھوڑنا بے برکتی کا سبب ہوتا ہے۔ اس کا لحاظ ضروری ہے** اگر دونوں شرطیں موجود ہوں تو عزیزم مولوی یوسف سلمہ سے کہیں کہ وہ آپ کو ذکر جہری کا طریقہ بتلا دیں اور ذکر کا پرچہ بھی لے لیں تاکہ آپ کو یاد رہے۔ آپ کے

والد کے حادثۂ انتقال سے قلق ہوا۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرماوے، پس ماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرماوے، جانے والے کے ساتھ حسن سلوک یہی ہے کہ اس کو جانی مالی ایصالِ ثواب سے یاد رکھیں‘ عزیز یوسف اس مضمون کو اور وضاحت سے لکھ دیں۔ ایصالِ ثواب کی ترغیبات بھی لکھ دیں۔

عزیز یوسف تمہیں میرا تعویذ تو یاد ہوگا:

۷۸۶ ۵۱۱۱ج ۴۱۱۱۱ھ

وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا ومولٰنا محمد وآله وصحبه وبارك وسلم

اوپر کے حروف اور نیچے کے درود کے درمیان میں یاشافی امراض کیلئے اور یانصیر، یا رزاق کاروبار کے لئے لکھ کر ان کو دے دیں۔ ان صاحب نے چھ عدد تعویذ بیماری کے لئے اور ایک کاروبار کیلئے منگائے ہیں۔ نیز عبدالرحیم کے پاس سے کچھ تعویذات جو میرے معمول ہیں اور اس کو مجھ سے زیادہ یاد ہیں منگالیں, اور لوگوں کو وہی لکھ کر دیا کریں، تمہیں اس کی اجازت دیتا ہوں۔ البتہ جنات کی تسخیر کا کوئی عمل بالکل نہ کریں, ان کے لئے آیۃ الکرسی کا عمل بہت مناسب ہے جو اس خط کے ساتھ بھیج رہا ہوں، اس کی بھی نقلیں کر کے اپنے پاس رکھ لیں، یہ عمل جنات اور سحر کے لئے خاص طور سے مفید ہے مگر باوضو لکھیں، بے وضو ہرگز نہیں, اور تعویذوں میں بھی اس کا لحاظ رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاک [نام] اور قرآن پاک یا احادیث شریفہ کی دعا لکھیں، تعویذ کی کتابوں سے ایسی چیز نہ لکھیں جس کے معنیٰ معلوم نہیں۔

نیز بعض تعویذوں میں اللہ تعالیٰ کا کوئی نام یا کوئی مبارک نام لکھ کر اس کو جوتوں سے مارا جاتا ہے، اس سے بہت احتراز کریں, بے ادبی کی کوئی چیز ہرگز نہ ہو اور جنات کے لئے کوئی عمل ہرگز نہ کریں بجز آیۃ الکرسی کے عمل کے۔ آیۃ الکرسی کی نقلوں کا مکانوں کے دروازے پر چسپاں کرنا بھی بہت مفید ہے۔

ایک خاص عمل:

صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد اور سوتے وقت بسم اللہ سمیت الحمد شریف، آیۃ الکرسی، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس تین تین مرتبہ، اول و آخر درود شریف تین تین مرتبہ، مریض خود پڑھے تو بہتر ہے ورنہ اور کوئی پڑھ کر اس پر اس طرح دم کریں کہ لب کا کچھ حصہ اس پر گرے۔ نیز ایک بوتل میں پانی بھر کر رکھیں، جب پڑھا کریں تو اسپر بھی دم کر دیا کریں، اس میں سے ایک گھونٹ نہار منہ مریض کو پلایا کریں، جب بوتل آدھی رہ جاوے تو نئے پانی سے پر کرلیں۔

یہ عمل جنات اور سحر کے لئے تو بہت مجرب ہے اور ایسے امراض کے لئے بھی جس میں دورہ وغیرہ کی شکایت ہو اور یہ پتہ نہ چلے کہ کہ یہ دورہ بیماری کا ہے یا سحر کا یا جنات کا, اگر کسی خاص اہم کے اوپر تم خود دم کرو تو زیادہ اچھا ہے اور میری رائے یہ ہے کہ تم اپنی اہلیہ پر بھی ضرور دم کر دیا کرو ورنہ اس سے بھی یہ کہہ دینا کہ وہ خود پڑھ لیا کریں اور اسی طرح جس کو عمل بتلانا ہو اس کو بھی نقل کر کے دے دیں۔

۳۳: سلیمان آدم، ڈیوز بری:

'تمہارے دو بھائیوں کے ویزا کیلئے یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ مدد فرماوے۔ اس کے لئے پانچ تسبیح درود شریف کی با وضو قبلہ رو کو بیٹھ کر پڑھنا مفید ہے اور جب ویزا لینے جاؤ اس وقت بھی آہستہ آہستہ درود شریف پڑھتے رہو اور دور سے حاکم کی طرف منہ

کر کے پھونک ماردو۔ بمبئی سے تمہاری والدہ اور دونوں چچیوں نے سلام لکھا ہے ان کو بھی میرا سلام لکھ دو اور یہ کہ ان کے لئے بھی میں دعا کرتا ہوں اور ان کو بھی عزیز یوسف درود شریف کی تاکید زوردار الفاظ میں لکھ دیں اور ہر خط میں لکھ دیا کریں کہ مکارہ سے حفاظت مقاصد کی کامیابی کیلئے بہت مفید و مجرب ہے'۔

۴: ایم۔ متین (پاکستانی) ڈیوز بری:

اس خط میں یہ نہ لکھیں کہ جواب مطلوب تھا تو شیلنگ ہونا چاہئے۔

'تمہارا محبت نامہ ڈیوز بری سے پہونچا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ اللہ جل شانہ نے وہاں کا سفر آسان کر دیا۔ تم نے کراچی سے لنڈن تک کی تفصیلات لکھیں، اس سے مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔

یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے وہاں کی ایمان سوز حرکات سے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو محفوظ رکھے۔ یہ ناکارہ تمہارے لئے اور تمہارے ساتھیوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہے، اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے تمہیں اور تمہارے سب ساتھیوں کو ہر نوع کے مکارہ سے محفوظ رکھے۔ کراچی خط لکھیں تو عزیزان زبیر ،شاہد کو بھی میرا سلام لکھیں۔ یہ ناکارہ ان کے لئے دعا کرتا ہے۔

اس سے مسرت ہوئی کہ فضائل کی کتابیں وہاں اہتمام سے سنا رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ استقامت و ترقیات سے نوازے۔ تمہارے بھانجے اور دوسرے اعزہ جو اس ملک میں آباد ہیں ان کے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔

وہاں بولٹن میں میرے ایک مخلص دوست مولوی یوسف (اس جگہ اپنا پتہ لکھ دیں) جن کا پتہ اوپر لکھوا دیا ہے موجود ہیں، **آپ کے اوقات میں گنجائش ہو تو ان سے بھی ضرور ملیں** ممکن ہے کہ کسی اجتماع میں وہ بھی مل جاویں کہ اکثر اجتماعات میں ان کی شرکت ہوتی

ہے۔اپنے اعزہ بھانجے وغیرہ جو مستقل وہاں رہنے والے ہیں ان کو تو ضرور تاکید کر دیں کہ وہ عزیز قاری یوسف سلمہ سے ضرور ملتے رہیں۔حافظ پٹیل صاحب تو آج کل رائے ونڈ آئے ہوئے ہیں،ان کا پیام سلام آتا رہتا ہے'۔

۵:اسماعیل سلیمان اسوات،ڈیوز بری:

'آپ کے صاحبزادہ کی شادی کی خبر سے بہت مسرت ہوئی،اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے باحسن وجوہ اس مبارک تقریب کو تکمیل تک پہونچاوے اور زوجین میں محبت عطا فرما کر اولادِ صالحہ عطا فرماوے۔میری طرف سے خدیجہ سلیمان اسوات ۔۔۔اسماعیل اسوات کو بھی مبارک باد پیش کریں۔یہ ناکارہ ان سب کیلئے بھی دعا کرتا ہے'۔

۶:وائی۔پانڈور،ڈیوز بری:

اس خط میں یہ عبارت نہ لکھیں کہ اگر جواب مطلوب تھا شیلنگ بھیجنے چاہئے تھے، اس لئے کہ ان صاحب نے اس ناکارہ کی طرف سے قربانی کی تھی اور ہدیہ بھی بھیجا تھا,اور تمہاری زوردار دعوت بھی کر چکے ہیں۔ایسی صورت میں ان سے محصول کا مطالبہ مناسب نہیں,اگر چہ مجھے تو یاد نہیں مولوی احمد کہتے ہیں۔

'آپ کا عنایت نامہ بہت دن میں پہونچا تھا,لیکن یہ ناکارہ ۸/مارچ کو آنکھ بنوانے کے لئے علی گڑھ چلا گیا تھا۔۲۶ مارچ کو واپسی ہوئی۔واپسی پر آپ کا محبت نامہ ملا۔اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ معمولات کی پابندی کرتے ہیں،بہت مبارک ہے۔**معمولات کی پابندی ترقی کا زینہ ہے**،اس سے اور بھی زیادہ مسرت ہوئی کہ عزیز یوسف سلمہ سے آپ کے خصوصی تعلقات ہیں،آپ ان کے ہاں جاتے ہیں اور وہ آپ کے یہاں آتے ہیں۔ان سے ضرور ملتے رہا کریں اور کبھی کبھی ان کے یہاں بھی جایا کریں۔

آپ نے اس ناکارہ کی [طرف سے] قربانی کی،اللہ تعالیٰ ہی اس کا بہترین بدلہ

عطا فرماوے۔ اس کے متعلق آپ دوسرے خط میں لکھ چکے ہیں، جس کا جواب بذریعہ رجسٹری دو تین دن ہوا بھیج چکا ہوں۔ آپ کا یہ خط چونکہ غیر جوابی تھا، اور میری غیبت میں آیا تھا اس لئے غیبت کی ڈاک میں رکھا رہا۔ اسی وقت کاتب نے مجھے سنایا۔ جن خطوط میں جواب کیلئے کچھ ہوتا ہے وہ اہتمام کی وجہ سے علیحدہ کردیا جاتا ہے اوراس کے جواب کی عجلت ہوتی ہے اور جن میں کچھ نہیں ہوتا وہ اطمینان سے جواب کیلئے رکھے رہتے ہیں۔ اگر اس وقت بھی یہ خط مل جاتا تو اس کے ساتھ جواب چلا جاتا۔

یہ ناکارہ آپ کی اولاد کے لئے بھی دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے ان سب کو علم نافع [عطا فرمائے] اور دیندار بناوے، اپنی رضا ومحبت عطا فرماوے۔

درود شریف کی کثرت بلا لحاظ واستعداد مکارہ سے حفاظت، مقاصد کی کامیابی کے لئے بہت مفید ہے۔ خود بھی اہتمام کریں اور اعزہ سے بھی تاکید کریں۔ آپ کے لئے ان سب کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں'۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۶/اپریل، ۷۰ء، ۹/صفر ۹۰ھ

احمد کی طرف سے بھی سلام ودرخواست دعا

194

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰/صفر ۹۰ھ [۱۶/اپریل ۷۰ء]

کسے بشنود یا نشنود من گفتگوئے می کنم

عزیز گرامی قدر و منزلت المعتمر قاری محمد یوسف سلمہ، بعد سلام مسنون، کئی خطوط لکھ چکا ہوں، خبر نہیں کوئی آپ تک پہونچا بھی یا نہیں۔ آخری خط ۷/اپریل کو [لکھا] جس میں تمہارے لئے جو کتابیں بمبئی بھیجیں ان کی فہرست تھی، اس سے پہلے ۱۲ مارچ کو علی گڑھ سے تمہارے مسجد کے ہنگامہ کے سلسلہ میں مستقل ایر لیٹر لکھا تھا اور ان دونوں کے درمیان گفتہ آید درحدیثِ دیگرم، دوسروں کے خطوط میں نہ معلوم کتنے خط لکھوا چکا ہوں، جن کی تاریخیں تو یقیناً معلوم ہیں مگر تلاش میں بڑی دیر لگے گی اور جب تم نے ۱۲ مارچ کے مستقل ایر لیٹر کا جواب ۱۳/اپریل تک نہیں لکھا تو درمیانی خطوط جو دوسروں کے واسطے سے تھے [کے] جواب کی امید بیکار۔ تمہیں ضروری مشاغل سے فضول کاموں کیلئے وقت بھی کہاں ملتا ہوگا۔

اس وقت ضروری امر یہ ہے کہ جناب محمد یونس صاحب کا خط ملا، جس سے معلوم ہوا کہ تمہاری تحریک سے انہوں نے خط لکھا ہے، تمہیں میرے اعذار مجبوریاں معلوم ہیں۔ تمہیں اجازت صرف اسی واسطے دی گئی تھی کہ لندن کے خطوط کی آمد ورفت اور جوابات میں دقت ہوتی ہے تم ان کو وہیں نمٹا دیا کرو۔ براہ راست اپنے سے بیعت کرو تو زیادہ اچھا ہے اور جو اس پر راضی نہ ہوں تو میری طرف سے نیابۃً کرلیا کرو اور یہ مضمون ان کو دکھلا دیا کرو اور جو اس پر بھی راضی نہ ہو اس کو خط سے بیعت کا طریقہ اچھی طرح سمجھا دیا کرو اور معمولات کا پرچہ دے دیا کرو اور اس کو کہہ دیا کرو کہ سب پر عمل کر کے ایک ایر لیٹر سے مجھ کو اطلاع کرے۔

جواب کی اگر ضرورت ہو تو اسمیں شلنگ رکھیں ورنہ ضرورت نہیں۔

اس کی پشت پر محمد اعظم صاحب کا مضمون بھی ملا جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ انہوں نے اس سے پہلے مجھے بیعت کے لئے خط لکھا تھا مجھے ان کا خط یاد نہیں، اور لندن کی ڈاک میں بھی تلاش کرایا اس میں بھی نہیں ملا۔ ان [کے معاملے میں] بھی مندرجۂ بالا ہر سہ امور میں سے کسی ایک پر عمل کرلو۔ اس خط کے ساتھ ایک ذکر کا پرچہ بھی بھیج رہا ہوں اول تو تمہارے پاس پہلے سے بھی موجود ہوگا ورنہ اس کی بیس پچیس نقلیں خود کر کے رکھ لو، ورنہ ٹائپ کر کے رکھ لو، ہر ذاکر کو دے دیا کرو۔

لندن کے متعدد خطوط جمع ہیں جن میں جواب کیلئے کچھ نہیں ان کے مختصر جواب لکھواتا ہوں، ایک ایک کارڈ پر جب سہولت ہو لکھ دو۔ ہر خط کے شروع میں یہ عبارت ضرور لکھ دینا کہ تمہارا خط پہونچا جس میں جواب کیلئے کچھ نہیں تھا، اگر جواب مطلوب تھا تو اس کے لئے شلنگ وغیرہ کچھ بھیجنا چاہئے تھا، تمہارے رفع انتظار کے لئے عزیز یوسف کے خط پر جواب لکھواتا ہوں کہ وہ ایک کارڈ پر نقل کر کے بھیج دیں۔ یہ مضمون ہر کارڈ پر لکھ دیں۔

ا: ابراہیم۔اے۔ بسم اللہ، ڈیوزبری:

'تمہارے دو خط یکے بعد دیگرے مرسلہ ۱۰ مارچ اور ۲۸ مارچ پہونچے۔ پہلے خط کے وقت میں یہ ناکارہ آنکھ بنوانے کے لئے علی گڑھ گیا تھا اول خط گجراتی میں لکھا تھا، میں گجراتی نہیں جانتا، ایک مخلص نے سنایا، جس کا خلاصہ سنا۔ جو مجھے بتایا گیا کہ تمہارے خسر اور ان کی اہلیہ کے تعلقات اچھے نہیں ہیں، یہ ناکارہ ان کے لئے دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ زوجین میں محبت عطا فرماوے۔ ہر کھانے پینے کی چیز پر لو انفقت ما فی الارض جمیعا ... الخ (پوری آیت مولوی یوسف لکھ دیں) پڑھ کر دم کر کے کھلا ویں، مشترکہ کھانے پر لکھ دیں اور سب کھاویں تب بھی مضائقہ نہیں۔ عزیز یوسف میرے خطوط سناتے

ہیں، اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ تمہارے یہاں مسجد و مدرسہ کے لئے [یہ ناکارہ] دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ سہولت کے اسباب پیدا فرماوے۔ یہ اول خط کا مضمون تھا۔ دوسرے خط میں آپریشن کے متعلق دعائیں لکھیں، اللہ تعالیٰ قبول فرماوے، جزائے خیر عطا فرماوے، ابھی تک صاف نظر نہیں آتا۔ دو ماہ کے بعد لوگ کہتے ہیں کہ عینک کے بعد آوے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے یہاں علوم کا سلسلہ بہتر سے بہتر قائم فرماوے، دارالعلوم قائم فرماوے۔ مولوی یعقوب صاحب اور عزیزی مولوی یوسف دونوں سے اہتمام سے کثرت سے ملتے رہا کریں، ان دوستوں کی ملاقات میری ملاقات کا بدل ہے۔ ڈیوز بری میں مسجد کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ کے یہاں دینی ماحول اچھا ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ یہ ناکارہ تمہارے لئے تمہارے اہل وعیال کے لئے دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ اپنی مرضیات پر زیادہ سے زیادہ چلاوے، نامرضیات سے حفاظت فرماوے۔ اگرچہ تم نے دوسرے خط میں لکھا کہ جواب کے لئے کچھ نہیں، لیکن تمہارے دینی جذبہ سے مسرت ہوئی۔ اس لئے عزیز یوسف کو تکلیف دے رہا ہوں کہ وہ میرے اس خط کا مضمون کارڈ پر لکھ کر تمہیں بھیجدیں'۔

نمبر۲: حافظ پٹیل کے خط کا جواب مستقل پرچہ میں لکھوا رہا ہوں، اس کو ایک لفافہ میں بند کرکے اپنے خط کے ساتھ بھیج دیں۔ اس میں یہ نہ لکھیں کہ جواب کے لئے شلنگ اگر جواب مطلوب تھا تو رکھتے، یہ مضمون میں نے خود لکھوا دیا۔ یہاں تک لکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ حافظ پٹیل تو آج کل رائے ونڈ ہیں، اس لئے ان کے نام کا پرچہ بجائے اس لفافہ کے رائے ونڈ بھیج رہا ہوں۔ تم نے جو ان کے ہاتھ مشین بھیجی تھی وہ انہوں نے رائے ونڈ سے عزیزم الحاج عبدالحفیظ مکی کے ہاتھ گذشتہ کل بھیج دی۔

عزیز موصوف کا نام امریکہ کی جماعت میں لکھا گیا تھا، اس لئے یہ رائے ونڈ آیا

تھااور امریکی جماعت سے قبل چند روز اس نے میرے پاس قیام کی شرط لگالی تھی۔اس کا ارادہ اور وعدہ تو ۱۵ دن یہاں قیام کا تھا مگر راستے میں اتفاقیہ دیر لگتی ہے، اسلئے وہ پرسوں شام یہاں آئے تھے اور تمہاری مرسلہ مشین بھی حافظ پٹیل نے رائے ونڈ سے ان کے حوالے کردی تھی۔تمہارے عطیہ کا بہت بہت شکریہ مگر میرے کارآمد نہیں ہے۔اس لئے کہ بجز اس کے کہ کاشیں لکڑی کی بہت خوبصورت بن جاتی ہیں، یا ٹوس بہت باریک کترے جاتے ہیں، یہ دونوں چیزیں بغیر دانت والوں کیلئے کچھ مفید نہیں۔

پہلی مشین مدینہ سے کسی نے بھیجی تھی وہ غالباً تم نے بھی دیکھی تھی، وہ ہر چیز کو پیس دیتی ہے جو بغیر دانت والوں کیلئے مفید ہوتی ہے۔ بہر حال تمہارا عطیہ ہے، سر آنکھوں پر، مگر *اس کا ضرور لحاظ رکھا کریں کہ کوئی چیز بھیجا کریں تو ضرورت کی اور کارآمد، محض زینت اور شر کی چیزوں کی میرے یہاں قدر نہیں، بےکار ضائع ہوتی ہیں یا کسی کو [دے] دی جاتی ہیں۔*

تمہارے مولوی احمد ادا گودھروی مع اپنے ایک رفیق کے کئی دن ہوئے آئے تھے، تمہاری وجہ سے ان کی خاطریں کرنے کو تو میرا بہت جی چاہتا رہا مگر اپنی آنکھوں کی معذوری کی وجہ سے خاص اہتمام زیادہ نہ کرسکا۔البتہ ان کی خاطر کے لئے تم بہت یاد آئے کہ پہلی دفعہ ان کی آمد میں پر تم نے بہت زور سے ان کی خاطریں کی تھیں، وہ کل صبح نظام الدین گئے ہیں، اسلئے کہ نظام الدین میں گجراتی حضرات تقریباً ۳۰۰ جمع ہیں، جن میں بمبئی کے بھی بہت سے لوگ ہیں، یہ سب اس لئے آئے ہیں کہ مولانا انعام الحسن صاحب ایک طویل دورہ گجرات کا کریں۔اس کیلئے نظام بنانے کے لئے آئے ہیں۔جمعرات، جمعہ، [ہفتہ] تین دن ان سب کا نظام الدین میں قیام ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۰ر صفر ۹۰ھ، اپریل ۷۰ء

اپنی اہلیہ کو خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں, مجھے اس کی صحت کی طرف سے بہت فکر رہتا ہے, اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے، اس کی خیریت سے خاص طور سے اطلاع کریں۔ میری طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت کردیں۔

فقط والسلام

﴿195﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵/صفر ۹۰ھ [۲۱/اپریل ۱۹۷۰ء]

باسمہ تعالیٰ

مکرم محترم مصدر تواضع وتقویٰ جناب مولانا الحاج حافظ قاری یوسف صاحب زادت معالیکم، بعد سلام مسنون، نہایت شدید انتظار میں گرامی نامہ متضمن بہ مژدہ بخیر رسی پہونچ کر موجبِ مسرات ہوا۔ کئی دن سے تمہاری بخیر رسی کا ہر وقت خیال لگا رہتا تھا، راستہ کی تفصیل سے اور راستہ کی راحتوں سے اور بھی زیادہ مسرت ہوئی۔ اس سے بھی مسرت ہوئی کہ طیارہ والوں نے زائد وزن پر کوئی محصول نہیں لیا۔ یہ میری برکت نہیں تھی، تمہاری ہی برکت تھی۔ اللہ جل شانہ یہاں کے آداب کی توفیق اس سیہ کار کو بھی عطا فرماوے اور میرے سب دوستوں کو بھی۔

تم نے لکھا کہ تمہاری طرح سے اور بھائی یوسف اور عبد القدیر کی طرح سے کوئی شفقت سے کھلانے والا نہیں تھا۔ جہاں تک میری اور بھائی یوسف صاحب کی شفقتوں کا تعلق ہے اس کا تو ردعمل یہاں خوب دیکھ لیا۔ البتہ الحاج عبد القدیر کی شفقتیں یقیناً مشکور تھیں۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ نمازیں جہاز میں پڑھنی نہ پڑیں۔ تم نے اچھا کیا کہ

حافظ پٹیل صاحب کے اصرار پر سب حضرات اکٹھے چلے گئے۔ یہ بھی تم نے بہت اچھا کیا کہ بجائے بولٹن کے خسر کے یہاں گئے۔

۲۲ سالہ انگریز کے مسلمان ہونے کی خبر سے بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ ہی استقامت عطا فرماوے اور تمہاری برکت سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو مشرف بہ اسلام فرماوے۔ لنڈن پہونچ کر تمہاری پیچش کی خبر سے قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت وعافیت کے ساتھ فیوض وبرکات کے ساتھ تادیر زندہ سلامت رکھے، اور لوگوں کو تم سے علمی وروحانی فیض نصیب فرماوے۔ اپنی اہلیہ محترمہ اور اس کے والدین اور عزیز محمد سب سے سلام مسنون، نیز مولوی ہاشم سے بھی۔ یہ ناکارہ ان سب کے لئے دل سے دعا کرتا رہتا ہے اور روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہے۔

بچی کی بیماری کی خبر سے بھی بہت قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحت وقوت کے ساتھ تادیر اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہنچاویں۔ ایک تعویذ یا شافی یا حفیظ لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں۔ میں ایک رجسٹری ۸ اپریل کو تمہارے نام جدہ سے کر چکا ہوں۔ جس میں دو رجسٹریاں عزیز عبدالرحیم کی، اور ایک پرچہ عزیز شاہد کا بھیجا ہے۔ امید ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔

تمہاری یاد تو تمہارے جانے کے بعد سے آتی ہی رہی اور آنی ہی چاہئے ؎
بھلانا میں نے گو چاہا مگر بے اختیار آئی

لیکن مکہ مکرمہ سے آنے کے بعد سے تم خاص طور سے یاد آئے، جس کی وجہ یہ پیش آئی کہ پرسوں عصر کے بعد مولانا انعام الحسن صاحب نے ایک لڑکے کا تعارف کرایا جس کو میں نے تو نہیں پہچانا تھا، انہوں نے بتلایا کہ یہ حاجی عبدالعزیز ساعتی کا لڑکا ہے۔ مجھے نظر بھی کم آتا ہے اور ابھی تعارف بھی زیادہ نہیں ہوا۔ مصافحہ پر پہچانا۔ معلوم ہوا کہ وہ ایک دن پہلے سے آیا

ہے ,میں یہ سمجھا کہ صوفی اقبال کے نہ ہونے کی وجہ سے چلا آیا ہوگا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ اس کی ہمشیرہ کی شادی ہے۔

اس کے بعد سے اس شادی کے مناظر میں تم اکثر یاد آتے رہے۔کل بعد عصر مدرسہ صولتیہ کی مسجد میں مولینا انعام الحسن صاحب کی عبارت سے نکاح ہوا اور رات عشاء کے بعد بہت زوردار دعوت ہوئی، جس میں تقریباً ایک ہزار آدمی تھے جس میں علاوہ کھانے کے سموسے اور ترنبا (شامی مٹھائی) تھی۔عزیز مولوی اسعد بھی کل مدینہ طیبہ سے واپس آ گئے تھے، میں نے ان کو بھی کل دعوت دے دی۔

جب خاوند کے حالات کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ لیاقت ان کا نام ہے اور ۱۸ر برس سے لنڈن میں اپنے والد کے ساتھ رہتا ہے۔اس وقت اور بھی تم خاص طور سے یاد آئے۔ میں ان سے اور ان کے والد سے خاص طور سے تم سے ملاقات کے واسطے اصرار بھی کر چکا ہوں اور صاحبزادے سے زیادہ زور سے ان کے والد نے میری درخواست کو لبیک کہا,اور بڑے اہتمام سے تم سے ملتے رہنے کو کہا۔ میں نے تمہارا پتہ لکھوا کر ان کو دے دیا۔ خیال تھا کہ ان کا پتہ بھی تمہیں لکھوں مگر مجھے دولہا سے یہ کہتے ہوئے شرم آئی کہ تم اپنے ہاتھ سے لکھو اور مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ اگر کسی دوسرے کے ہاتھ سے لکھوا کر بھیجا گیا تو تم اپنی توہین سمجھ کر ازراہ تواضع جاپک نہ کردو,لیکن اس شادی میں تم مجھے کثرت سے یاد آئے۔اس لئے کہ جتنی مسرت تمہیں ہوتی ،ہم اجنبی لوگوں کو کیا مسرت ہوسکتی ہے۔

یہ تو میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ یہ ناکارہ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے یہاں پھر نہ رہ سکا۔ یہ تو بہت لمبا قصہ ہے۔ بہرحال ان حضرات کی روانگی کے بعد سے اس ناکارہ کا ارادہ مدینہ پاک کا ہورہا ہے۔عزیزان بھی میرے ساتھ ہوں گے، وہاں سے ۲۰ر مئی کے بعد واپسی کا ارادہ ہے اور یہاں پہونچنے کے بعد جو جہاز کی ترتیب قائم ہے۔لوگوں کا خیال تو یہ ہے کہ

حالات اس وقت تک درست ہو جاویں گے اور ایک دن رستہ میں مل جاوے گا۔ مگر ابھی تک تو حالات کچھ زیادہ ہی خراب ہو رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔

دولہا کی دکان کا پتہ یہ ہے: [پتہ درج ہے]، گھر کا پتہ یہ ہے: [پتہ درج ہے]۔ مگر یہ پتہ نہ تو دولہا کا لکھا ہوا ہے، نہ اس کی ساری خدائی کا، صوفی اقبال غریب کا لکھا ہوا ہے۔ خدا کرے کہ تم تواضع میں سارے خط کو چاک نہ کر دو۔ میں غریب علوشان سے ڈرنے بہت لگا [ہوں]۔ اس لئے کہ میں نے خود بھی بہت کچھ بھگت لیا اور بہت کچھ سن بھی لیا۔ یہ میں پہلے خط میں بھی لکھ چکا ہوں کہ آپ خط کا ارادہ نہ فرماویں اور جی میرا بھی یہی چاہے مگر مجھے تو امید نہیں کہ میں اپنے جی چاہنے کو پورا بھی کر سکوں۔

یہ میں غالباً پہلے بھی لکھوا چکا ہوں اور اس میں بھی لکھوا چکا ہوں کہ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے جانا ہی طے ہوا ہے۔ اپنی اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں، بچی کو میری طرف سے پیار کر لیں،

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۵؍صفر ۹۰ھ

196

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: صفر ۹۰ھ [اپریل؍مئی ۷۰ء]

عزیز گرامی قدر و منزلت قاری محمد یوسف سلمہ، بعد سلام مسنون، اس وقت محبت نامہ پہونچا۔ تم نے جتنے زور و شور سے اپنی صفائی پیش کی اللہ کرے کہ ساری صحیح ہو اور اب تک اگر اتنی صفائی صحیح نہ ہو تو خدا کرے آئندہ کو ہو جائے۔ [میں نے] تمہارے خطوط کے

علاوہ آنے والوں سے بھی تمہارے حالات کی تحقیق کے ذیل میں اس طرح سے کہ ان کو محسوس نہ ہو اس کے متعلق احوال معلوم کئے، اتنی بے تعلقی تو مجھے اب تک معلوم نہیں ہوئی جتنی تم نے خط میں لکھی، بلکہ مولوی......صاحب نے تو میرا دل خوش کرنے کے واسطے تمہاری بہت سی تعریفوں کے ساتھ ایک فقرہ از خود میرے دریافت [کرنے] سے پہلے یوں کہا کہ جوانی کا جوش ہے، غصہ زیادہ ہے انشاء اللہ اس کی برکت سے جاتا رہے گا۔

انہوں نے تمہاری اس مشغولی کا ذکر از خود کیا اور جب میں نے ان سے کہا کہ میں تو کئی خطوط میں درخواست پیش کر چکا ہوں مگر ان کے یہاں ابھی شنوائی نہیں [ہوئی] تو انہوں نے کہا کہ میں اور حافظ۔۔۔صاحب کئی دفعہ آپ کی خدمت میں عرض کر چکے ہیں کہ یہ طرز آپ کی شان کے مناسب نہیں۔ بہر حال مجھے تو مرض ہے جب کوئی تمہارا واقف کسی جماعت میں ہوتا ہے تو ضروری کاموں کا حرج کر کے تمہارے حال کی تحقیق کرتا ہوں اور جب ایسے حال سنتا ہوں جو میرے ذوق کے موافق ہوں اور جس حیثیت سے میں تمہیں پیش کرنا چاہتا ہوں اس کے مناسب ہوں تو بے حد مسرت ہوتی ہے اور دل سے دعا بھی نکلتی ہے اور جو کوئی حال اس کے منافی سنتا ہوں تو طبیعت گر جاتی ہے۔

تم نے جو حالات مسجد کے واقعہ کے بعد لکھے اور یہ بھی لکھا کہ پولیس کو رپورٹ کی جاتی ہے اور پولیس نے کچھ نہیں کیا۔ آج کل تو ہمارے [ساتھ] سب جگہ یہی ہو رہا ہے، تمہارے یہاں تو اتنا بھی ہے کہ پولیس نے کچھ نہیں کیا اور یہاں تو پولیس مفسدین کی پوری حمایت کرتی ہے اور پھر گرفتاری بھی مسلمانوں کی ہوتی ہے۔ مجھے ان چیزوں سے جو تم نے مدافعت کو لکھیں بالکل خلاف نہیں بلکہ مناسب ہے، مجھے جو خلاف ہے وہ تمہارے نمایاں بن کر، فریق بن کر سامنے آنے سے ہے کہ اس سے رشد و ہدایت کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

تم نے پہلے خطوط میں چونکہ اپنی شرکت علی الاعلان لکھی اور اس جماعت کے ساتھ آنا

جانا بھی لکھا اور اب تم بالکل اپنے آپ کو علیحدہ لکھتے ہو خدا کرے ایسا ہو۔ **مشورۂ خیر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں، بلکہ بہت مناسب ہے۔** لباس میں میری اتباع کی ضرورت نہیں، میرے پاس تو ایک کھدر کا کرتا بارہ برس تک ہر سردی میں مسلسل پہنتا رہا، مارچ میں دھو کر رکھتا تھا اور اکتوبر سے پہلے جمعہ کو پھر پہن لیتا تھا۔ اور بارہ برس تک پھٹا ہی نہیں۔ ایک صاحب نے زبردستی چھین لیا۔

مذہبی رہنما کی جب وہاں قدر بہت ہے تو اس سے بہت فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اللہ کرے کہ تمہاری مذہبیت سے وہاں کے عوام کو فائدہ ہوگا۔ بانی ہونے میں اور مشیر ہونے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ بہت اچھا ہے، البتہ رونمائی نہیں ہونی چاہئے، اور مشار بالبنان ہونے میں سخت اشکال ہے۔ آئندہ میں مشورہ سے توبہ کرنے کی ضرورت نہیں کہ مشورۃ الخیر بہت ضروری ہے کہ حدود سے آگے وہ لوگ نہ بڑھیں۔

مسجد اور مدرسہ سے علیحدہ ہونے کا خیال نہ کریں، اس کے متعلق پہلے کئی مرتبہ لکھوا چکا ہوں تم نے مسلمانوں کے ساتھ جس ہمدردی کا ذکر کیا وہ بہت مبارک ہے اصل ایمان ہے، اللھم زد فزد۔ مسلمانوں پر مظالم سن کر دل کا بے چین ہو جانا کمال اور اللہ مبارک کرے، اس میں اضافہ بھی کرے۔ **امت کے حال پر بیٹھ کر رونا بھی بہت زیادہ مبارک ہے، ضرور جتنا زیادہ اضافہ اس میں کر سکتے ہو ضرور کرو۔**

اخبار دیکھنا بہت اچھا [کیا] چھوڑ دیا کہ مجھے بھی تقسیم ہند کے بعد اس کا مرض بہت بڑھ گیا کہ نزول آب سے یہ جاتا رہا۔ تمہارا یہ کہنا کہ میری شرکت کا علم نہ عوام کو ہے نہ حکومت کو، حکومت کی تو خبر نہیں، عوام کو تو ہے جو مجھ تک بھی پہونچ رہا ہے۔ اہلیہ کی خیریت سے ضرور مطلع کرتے رہیں، اس کی خیریت اور فراغت کا شدت سے انتظار ہے۔ اس سے اور خالہ اور خالو سے اور عزیز محمد سے سلام مسنون۔

جس تازہ فتنے کا ذکر کیا اس سے بھی بہت فکر وقلق ہے، اللہ تعالیٰ ہی تمہارے

مسلمانوں کی حفاظت فرمائیں، معلوم نہیں عیسائیوں کے ملک میں ......کا تسلط کہاں سے ہوگیا ہے، اس کا بڑا قلق ہے۔ تم نے جو مکان خریدا ہے وہ پندرہ بیس سال ہی اس میں رہ سکتے ہیں۔ صفر ۹۰ھ

﴿197﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳/صفر ۹۰ھ [۲۹/اپریل ۷۰ء]

کسے بشنود یا نشنود من گفتگوئے می کنم

عزیزم مولوی حافظ قاری مولوی یوسف سلمہ، بعد سلام مسنون، آپ تک میرے خطوط پہونچیں یا نہ پہونچیں، آپ جواب لکھیں یا نہ لکھیں، مجھے تو خطوط لکھنا ہی ہیں، جی چاہتا تھا کہ ان دو ماہ کے خطوط کی فہرست لکھوں کہ میں نے کتنے لکھے اور آپ نے کوئی لکھا یا نہیں، مگر یہ سوچ کر چپ ہوگیا کہ مجھے تو تاریخوں کے تلاش اور لکھوانے میں آدھ گھنٹہ خرچ ہوجاوے گا اور آپ [کیلئے] بے کار۔ معلوم نہیں کہ پڑھنے کی بھی نوبت آوے گی یا نہیں، شب وروز کے مشاغل علیہ میں بے کار خطوط کا وقت کہاں مل سکے۔

اس وقت تو زیادہ ضرورت اس خط کی عزیز طارق سلمہ کے خط کی وجہ سے ہے، ان کا خط آیا رکھا ہے اور اس کا جواب آپ کے توسط سے لکھنا ہے۔ براہ راست بھی لکھوا دیتا مگر میری ایک فضول تمنا یہ بھی ہے کہ وہاں کی خط وکتابت تمہارے توسط سے ہو، تاکہ تم سب سے واقف رہو اور سب کے حالات تم تک پہونچتے رہیں اور ان لوگوں کا تعلق بھی تم سے براہ راست قائم ہوجاوے۔

خدا تعالیٰ کرے کہ اس ناکارہ کی تمنا پوری ہوجاوے، اگرچہ اب تک کا تجربہ تو یہ

ہے کہ جو چیز تمہاری سمجھ میں آ جاتی ہے وہ تو تمہارے لئے بہت آسان ہو جاتی ہے اس کے اسباب بھی پیدا ہو جاتے ہیں لیکن جو سمجھ میں نہیں آتی اس میں کسی چھوٹے بڑے کا کہنا بے کار ہے، چاہے میں ہوں یا عزیز عبدالرحیم، تمہاری اہلیہ کی بیماری کا خاص طور سے فکر رہتا ہے کسی اور ہی سے اس کی خیریت کے دو لفظ لکھوا دیا کرو تو موجبِ طمانینت ہو، اہلیہ اور اس کے بھائی اور خالہ اور خالو سے سلام مسنون، فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم احمد گجراتی، ۲۳/صفر ۹۰ھ

198

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳/صفر ۹۰ھ [۲۹/اپریل ۷۰ء]

عزیزم مولوی حافظ قاری یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، ایک پرچہ کل تمہیں لکھا تھا جو اس لفافہ میں ہے۔ رات عشاء کے دیر بعد حافظ پٹیل صاحب مع تین رفقاء کے پہونچے۔ صبح کی چائے میں ان سے ملاقات ہوئی اور چونکہ ظہر کے بعد انہوں نے جانا ضروری بتلایا اس لئے ایک ہی وقت میں ابتدائی و انتہائی ملاقات و مصافحہ ہو گیا۔ آنکھوں کی وجہ سے دھوپ میں نکلنے کی سختی سے ممانعت ہے۔ اس لئے ایک گھنٹہ صرف چائے کے اندر مہمانوں اور دوستوں سے ملاقات ہوتی ہے۔

اس کے بعد کچے گھر میں داخل ہو جاتا ہوں اور بارہ تک اندھیرے میں پڑا ہوا آنکھ بند کئے ہوئے ایک دو گھنٹہ ڈاک لکھواتا ہوں۔ پھر عزیزان عاقل و سلیمان آ جاتے ہیں اور وہ میرا رسالہ حجۃ الوداع [جو] ۴۲ھ میں لکھا تھا مجھے سناتے ہیں اور حفظ اس میں اصلاحیں کراتا

ہوں کہ اب اس کی طباعت کا خیال ہوگیا۔عصر سے مغرب تک مدرسہ قدیم کی مسجد میں اعتدال یا کوئی رسالہ سنتا ہوں جو شاہد سناتا ہے۔اسی میں نئے آنے والوں سے ملاقات اور رات کے جانے والوں سے الوداع۔مغرب کے بعد پھر داخل دفتر ہوجاتا ہوں اور مہمانوں میں سے تخلیہ والوں کو نمبروار بلاتا رہتا ہوں۔عشاء کی نماز بھی ظہر کی طرح سے اندر ہی ہوتی ہے۔

عشاء کے بعد کی مجلس بالکل بند ہے۔البتہ صبح کی نماز مسجد میں ہوتی ہے۔صبح کی نماز کے بعد ناظم صاحب کی عیادت کے لئے گاڑی میں جاتا ہوں کہ وہ شدید بیمار ۱۵/مارچ سے ہیں۔اب کچھ افاقہ کی صورت ہوگئی۔میرے خطوط سے تمہارا بہت ہی حرج ہورہا ہے مگر کیا کروں مجبوراً لکھنا ہی پڑتا ہے۔اہلیہ سے سلام مسنون،اس کی صحت کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم احمد گجراتی،۲۳/صفر ۹۰ھ

﴿199﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۲۶/صفر ۹۰ھ [۲/مئی ۷۰ء]

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون میں اپنے خطوط کے جواب کے لئے تمہیں تکلیف دینا ہرگز نہیں چاہتا کہ تمہارے مشاغل علیہ میں ان فضولیات کی گنجائش کہاں، مگر کاش مجھے یہ معلوم ہوجاتا کہ میرا کوئی خط تمہارے پاس پہونچتا ہے یا نہیں۔

حاجی یعقوب صاحب کو اللہ تعالیٰ بہت ہی جزائے خیر عطا فرماوے ان کو میرے خطوں کا بہت ہی اہتمام ہوجاتا ہے جس سے مجھے بڑی ندامت ہے۔تقریباً ڈیڑھ ماہ ہوا

کتابوں کی ایک بلٹی تمہارے پاس بھیجنے کو بھیجی تھی اور بذریعہ بنک اس کو وی پی کرنے کو لکھ دیا تھا اس لئے کہ اس وقت تک یہی معلوم ہوا تھا کہ یہ آسان طریقہ ہے مگر انہوں نے یہ لکھا کہ اس میں بہت زیادہ نقصان ہوگا اسکے بعد تم نے بھی مولوی عبدالرحیم کے ذریعہ سے یہی لکھا تھا کہ بنک کے ذریعہ سے ہرگز نہ بھیجی جاوے کہ اس میں نقصان ہے وہ تو خود بھی بنک سے بھیجنے کو انکار کر چکے تھے میں نے تمہارا خط احتیاطاً اسی دن ان کے پاس بھیج دیا تھا اور تمہیں اس کی اطلاع بھی کر دی تھی اس وقت سے وہ برابر کوشش میں تھے کہ بغیر وی پی سے کتابیں بھیجنے کی حکومت سے اجازت مل جاوے۔

انہوں نے یہ بھی لکھا تھا کہ لنڈن میں جلدیں بہت گراں بنتی ہیں اگر تو اجازت دے تو یہاں سے جلدیں بنوالی جائیں۔ میں نے لکھ دیا تھا کہ شوق سے بندھوا دیجئے۔ پرسوں ان کا خط آیا، اللہ تعالیٰ ان کو بہت ہی جزائے خیر دے جس میں لکھا تھا کہ حکومت سے بغیر وی پی کتابیں بھیجنے کی اجازت مل گئی اور سب کتابوں کی جلدیں بھی بندھوا دی گئیں اور چونکہ محصول میں گنجائش تھی، بلٹی کے محصول میں فرق نہیں پڑتا تھا اس لئے انہوں نے بمبئی سے ان کتابوں کا اضافہ کر دیا:

تبلیغی نصاب (انگریزی):	۵ عدد
بہشتی زیور (دفتری):	۵ عدد
حیاۃ الصحابہؓ اردو، حصہ اول، دوم، سوم:	فی دو عدد
مسنون دعائیں:	۲۵ عدد
چھ باتیں:	۲۵ عدد
معمولات کے گجراتی پرچے:	۷۵ عدد

عزیز عبدالرحیم نے جو اعتدال کے نمبر ۳ کا ترجمہ 'درد اور دوا' کے نام سے شائع کیا

اس کے ۵۷ عدد، اور ۱۵ عدد اس ناکارہ کے کسی خط [کے] جو انہوں نے چھاپا تھا، ۳ عدد اسلامی کیلنڈر۔

ان سب کتابوں کا انہوں نے اضافہ کر دیا۔ یہ بھی لکھا ہے کہ مولوی یوسف متالا کے قیام گاہ سے لنڈن کی بندرگاہ ۲۵۰ میل دور ہے اور ان کے مکان کے قیام گاہ کے قریب ۲۵ میل پر لیورپول بہت قریب ہے, اس لئے وہاں کی بلٹی کرار ہا ہوں تا کہ مولوی یوسف کو لندن سے منگانے میں دقت نہ ہو, اور بلٹی اور اس کے متعلقہ جملہ کاغذات بذریعہ رجسٹری مولوی یوسف کے نام بھیج رہا ہوں امید ہے کہ اس خط کے ساتھ پہونچ گئے ہوں گے یا ایک دوروز میں پہونچ جاویں گے۔

خدا کرے کہ یہ سب کتابیں سہولت کے ساتھ پہونچ جاویں، تمہیں ان کے وصول کرنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ آپ مجھے خط لکھیں یا نہ لکھیں مگر تکلیف فرما کر حاجی یعقوب صاحب کو ضرور ان کتابوں کے پہونچنے کی رسید جلد از جلد لکھ دیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بھی تمہارے تساہل اور لاپروائی کا شکار ہوں۔ اور بمبئی کی کتابوں میں تمہارے لئے لامع جلد ثالث بھی ہدیۃً بھیجی ہے۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ میری مرسلہ کتابوں میں تمہیں اختیار ہے جس طرح تمہارا جی چاہے تصرف کیجئے۔ فروخت کرو یا کسی کو مفت دو یا مراکز تبلیغ میں وقف کرو, اور فروخت شدہ کی قیمت میں بھی تمہیں اختیار ہے اپنی مسجد کے کسی کام میں خرچ کرو یا اپنی ذات پر۔ یہاں بھیجنے کی ضرورت نہیں اگر بھیجنا ہی ضروری سمجھو تب بھی اپنے پاس محفوظ رکھو، ممکن ہے کہ رمضان بعد حجاز کا سفر ہو جاوے تو اس وقت کارآمد ہو جاوے گی۔ لیکن بمبئی کی کتابوں کے متعلق میری رائے یہ ہے کہ فروخت نہ کی جاویں بلکہ تبلیغی مراکز میں حاجی یعقوب صاحب کی طرف سے وقف کردی جاویں۔

میں نے ان کولکھا تھا کہ ان کتابوں کی قیمت نصیر کے حساب میں لگالیں تا کہ مجھے سہولت ہواوراس صورت میں وہ بھی میری ہوتیں مگرانہوں نے اس کوقبول نہیں کیا اور یہ لکھا کہ لنڈن کے تبلیغی مراکز میں ہماری بھی شرکت ہوجاوے اس لئے ان کی کتابوں میں احتیاط کی زیادہ ضرورت ہے, وہ سب وقف ہوجاویں تو اچھا ہے۔

تمہاری اہلیہ کی بیماری کا مجھے بہت ہی فکراوراہتمام رہتا ہے، اللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے اس کوصحت وقوت نصیب فرماوے، اولاد صالح عطا فرماوے۔آج کل عزیز عبد الرحیم کے یہاں سے آمدورفت کا سلسلہ بہت زور سے جاری ہے، تبلیغی جماعتیں وہاں سے نظام الدین آتی رہتی ہیں اوران کے ہاتھ پوریاں، خربوزے وغیرہ ہدایا بھی پہونچتے رہتے ہیں، حالانکہ خربوزوں کے علاوہ اور چیزوں کو خاص طور سے منع بھی کیا کہ میرا آج کل سب چیزوں کا پرہیز چل رہا ہے مگر وہ بھی تمہارے بڑے بھائی ہیں۔ان کو بھی ہدایا کا بوجھ اس ضعیف پر رکھنے میں مزہ آتا ہے۔

غالبًا میں پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ ان کے ناک میں کوئی تکلیف ہے جس پر سارے ڈاکٹروں نے متفقہ طور پر آپریشن تجویز کیا جن کی ہمت ان کونہیں۔حکیم سعد اجمیری کو دکھلایا، انہوں نے اطمینان دلایا اوران کا علاج شروع ہوا، جس سے افاقہ کی خبریں آرہی ہیں، اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

ان کے یہاں ماہانہ اجتماع ۱۶؍مئی کو ہورہا ہے، اسکے لئے نظام الدین کے حضرات کودعوت دینے کے واسطے ایک وفد نظام الدین آیا تھا، جس میں ان کے ایک رشتہ کے ماموں بھی آئے تھے اور وہ رات یہاں بھی آئے تھے اورآج یہاں مقیم ہیں، انکے متعلق عزیز عبدالرحیم نے لکھا تھا کہ یہ میرے بھی محسن ہیں اور مجھ سے زیادہ عزیز یوسف کے, اور ہمارے والد پر بھی ان کے احسان ہیں۔اس لئے میرا تو دل چاہتا تھا کہ وہ دو چار دن یہاں قیام

کریں، ان سے درخواست بھی کی تھی مگر وہ کل کو دہلی سے واپسی کا ریزرویشن کر کے آئے ہیں، اس لئے آج ان کی واپسی ضروری ہے، جس کا قلق ہوا۔ تم دونوں کی وجہ سے میرا دل چاہتا تھا کہ وہ کچھ قیام کریں۔

آج کل اس ناکارہ کا نظام بہت ہی یکسوئی کا چل رہا ہے مگر بڑی راحت ہے۔ صبح کو ایک گھنٹہ چائے میں دوستوں سے اور مہمانوں سے ملاقات اور اس کے بعد کچے گھر کے کوٹھے میں داخل ہو جاتا ہوں, ایک دو گھنٹہ ڈاک لکھواتا ہوں، پھر عزیزان عاقل وسلمان آجاتے ہیں اور رسالہ جزء حجۃ الوداع جو ۴۳ھ میں لکھا تھا اس کو طباعت کے ارادہ سے سنتا ہوں۔ ساڑھے بارہ بجے یخنی دلیہ وغیرہ سے نمٹ کر اپنی ظہر کی نماز اندر ہی ادا کرتا ہوں اور عصر کے وقت نکلتا ہوں۔ عصر، مغرب اور صبح مسجد ہی میں پڑھتا ہوں۔

ایک ضروری بات یاد آگئی حافظ پٹیل کے ہاتھ تمہارے لئے مقدمہ اوجز بھی بھیجا جو علی میاں نے ٹائپ پر طبع کیا۔ اس کی رسید کس طرح معلوم ہو۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۲۶ر صفر ۹۰ھ

﴿200﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۷ر صفر ۹۰ھ [۳ر مئی ۷۰ء]

عزیزم مولوی محمد یوسف سلمہ، بعد سلام مسنون، طویل شدید عمیق انتظار کے بعد تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۳۰ اپریل پہونچ ہی گیا۔ یہ ناکارہ پرسوں مولوی ہاشم کے ائر لیٹر پر ایک بہت مفصل خط تم کو لکھ چکا ہے جس میں لکھا تھا کہ حاجی یعقوب صاحب کے خط سے بغیر

وی پی کے کتابیں بھیجنے کی اجازت مل گئی اور وہ اسی ہفتہ روانہ ہو رہی ہیں۔ خدا کرے کہ وہ صحیح سلامت پہونچ جاویں، ان کی رسید کا انتظار رہے گا۔

حاجی یعقوب صاحب کو اللہ تعالیٰ بہت ہی جزائے خیر دے کہ انہوں نے تمہاری کتاب کے سلسلہ میں میری بہت ہی مدد کی۔ *آپ سے بہت ادب سے درخواست ہے کہ حاجی صاحب کی کتابوں کی رسید براہ کرم جلد لکھ دیں اور جو بے اعتنائی آپ میرے اور عبدالرحیم کے ساتھ برت رہے ہیں ان کے ساتھ نہ برتیں۔*

تنخواہ چھوڑنے کا ہرگز اب ارادہ نہ کریں۔ **ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے**، انشاء اللہ کسی وقت وہ وقت آجائے گا تو مضائقہ نہیں۔ فیکٹری کی ملازمت کی تو میری ہرگز رائے نہیں نہ اب نہ بعد میں، البتہ اگر کوئی معتمد مل جاوے خواہ ملازمت کے طور پر اور یہ زیادہ اچھا ہے یا مضاربت کے طور پر، تو کتابوں کی تجارت میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم معمولی نگرانی اس کی کرتے رہو اور جب کام قابلِ اطمینان ہو جاوے اور آمدنی قابلِ اطمینان ہو جاوے تو پھر ملازمت چھوڑنے میں مضائقہ نہیں۔

ملازمت کے جواز کی صورت یہ ہے کہ اپنی طرف سے حتی الوسع اس کی کوشش کرتے رہو کہ ملازمت کے حقوق زیادہ سے زیادہ ادا ہو جاویں اور یہ کچھ مشکل نہیں۔ اس ناکارہ نے بغیر تنخواہ کے بھی مدرسہ کے اوقات کی پابندی بھی قابل رشک کر کے دکھا دیا کہ شدید بیماری میں بھی اسباق کا حرج نہیں کیا۔

گرمی یہاں بھی خوب شروع ہو گئی اور میری آنکھ کے لئے اس کو مضر بھی بتاتے ہیں اور پہاڑوں پر جانے کا اصرار بھی ہے مگر کہیں جانے کا ارادہ نہیں۔ تمہاری بیماری کی خبر نے بہت بے چین کیا۔ اللہ تعالیٰ ہی شفائے کاملہ عطا فرماوے۔

اس سے بہت ہی مسرت ہے کہ اہلیہ کو امید ہے۔ براہ کرم احتیاط ضرور رکھیں، اللہ

تعالیٰ ولد صالح عطا فرماوے۔تمہاری اہلیہ کا خواب بہت مبارک ہے، اللہ تعالیٰ مبارک کرے اوراس کوسچا کرے۔تم نے جدید فتنہ کا ذکر کیا اس سے بہت ہی قلق اورفکر ہے، اللہ تعالیٰ ہی سب دوستوں کواور خاص طور سے تمہیں اس سے محفوظ رکھے۔

میں پہلے خطوط میں بھی تم کولکھ چکا ہوں کہ **تم مصلح کی حیثیت سے اپنے آپ کورکھو،** .....کی حیثیت سے نہیں۔اسی فتنہ کے لئے آیت کریمہ کا اہتمام خود بھی کریں،احباب سے بھی تاکید فرماویں، اہلیہ محترمہ خالوصاحب، خالہ اورعزیز محمد کوسلام مسنون اور یہ کہ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۲۷؍صفر۹۰ھ

201

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: نامعلوم

[ابتدائی حصہ موجودنہیں]

... حافظ پٹیل ابھی تک پاکستان سے نہیں آئے۔عزیز عبدالرحیم سلمہ ماشاء اللہ تمہارے بڑے بھائی ہیں، انہوں نے تو اپنی بیماری کی کوئی خبر مجھے نہیں دی، لیکن مولوی تقی الدین صاحب کواللہ تعالیٰ جزائے خیر دے انہوں نے لکھا ہے کہ ڈاکٹروں نے ان کی ناک کا آپریشن تجویز کیا ہے جس سے بہت فکر ہے۔متعدد ڈاکٹروں کودکھایا توسب کی یہی رائے ہوئی کہ آپریشن ضروری ہے، لیکن حکیم اجمیری نے کہا کہ کوئی خطرہ کی چیز نہیں ہے، نزلہ پک گیا ہے، آپریشن کی ضرورت نہیں، انشاء اللہ علاج سے فائدہ ہوجاوے گا اوراس کا علاج شروع کیا۔

چونکہ اس ناکارہ سے بھی حکیم اجمیری کو خصوصی تعلق ہے اس لئے میں نے از خود ایک سفارشی پرچہ لکھ کر عزیز عبدالرحیم کو بھیج دیا تھا کہ اگر یہ روایت صحیح ہے کہ ان کا علاج ہے تو میرا یہ پرچہ ان کو دے دو۔ اس کے تین چار دن بعد عزیز عبدالرحیم کا خط آ ہی گیا، اور اس نے بھی اپنی بیماری کو نہایت ہلکے الفاظ میں لکھا، اور ساتھ ہی حکیم اجمیری کے پرچہ کا ایک کارڈ بھی بھیجا۔ اس پر میں نے مکرر زوردار سفارش لکھ کر بھیج دیا۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرماوے۔ فقط

﴿202﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹؍صفر ۹۰ھ [۵؍مئی ۷۰ء]

....[ابتدائی حصہ موجود نہیں]......

'...میرے حالات عزیزی مولوی یوسف سلمہ سے معلوم کرتے رہا کریں۔ یہ آپ نے صحیح لکھا کہ فاران کا چلانا ایک آدمی کے بس کا نہیں خدا کرے کہ مسلم سوسائٹی جس کو آپ نے حوالہ کیا ہے وہ آپ کے معیار پر جاری رکھے۔ یہ ناکارہ آپ کے لئے, آپ کی اہلیہ کیلئے اور رسالہ فاران کیلئے دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے سب کو مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے، درود شریف کی کثرت بلا لحاظ واستعداد مکارہ سے حفاظت مقاصد کی کامیابی کے لئے مجرب ومفید ہے۔ اس کا خود بھی اہتمام کریں، اعزہ احباب سے بھی اس کی تاکید کردیں'۔

٦: عزیز یوسف! درود شریف کی تاکید بھی ہر خط میں ضرور لکھا کرو چاہے میں لکھوں یا نہ لکھوں، اس کی کیا صورت کروں کہ تمہاری اہلیہ کی خیریت جلدی جلدی معلوم کر لیا کروں، اس کی مجھے بہت فکر ہے۔ اگر عزیز محمد ہی کم از کم اتنی تکلیف کرے [کہ] اپنی اور

تمہاری اور تمہاری اہلیہ کی خیریت مجھے وقتاً فوقتاً لکھا کرے تو تمہارے مشاغل علیہ کا بھی حرج نہ ہو، اور مجھے بھی تسلی ہوا کرے۔ اہلیہ کے لئے قوت کی دوا وخمیرہ وغیرہ ضرور کسی طبیب کے مشورہ سے استعمال کریں۔

۷: انٹرنیشنل اسلامی مشن، شمشیر علی خان، ہڈرزفیلڈ:

' آپ نے حضرت اقدس رائپوری نوراللہ مرقدہ کی یاد میں جو کچھ تحریر فرمایا سب صحیح ہے۔ حضرت کی ذات عالی ایسی ہی تھی کہ جب اس کو کوئی یاد کرے تو آنسو جاری ہو جاویں۔ تم نے لکھا کہ اب چند آنسوؤں کے سوا ہمارے پاس کچھ نہیں۔ آنسوؤں سے تو حضرت اقدس قدس سرہ کے پاس کچھ نہیں پہونچتا۔ دعاؤں سے اور جانی مالی صدقہ سے ایصالِ ثواب کرنے سے حضرت کی روح کو بھی مسرت اور اپنے لئے بھی موجبِ صبر وسکون۔ آپ نے اس ناکارہ کے تأثرات طلب فرمائے ہیں، یہ ناکارہ اپنے امراض کی کثرت اور اس قسم کے مضامین سے عدم مناسبت کی وجہ سے تعمیلِ حکم سے معذور ہے۔ آپ نے یہ صحیح لکھا کہ **ہم بزرگوں کی حیات میں ان کی قدر نہیں کرتے اور بعد میں روتے ہیں، بالکل صحیح ہے**۔ آپ نے کتابیں بھیجنے کے متعلق جو لکھا ہے اس کے متعلق یہاں سلسلہ بہت دشوار ہے۔ میں نے عزیز مولوی یوسف کے پاس ایک سال سے کچھ کتابیں بھیجنے کی کوشش کی اب تک نہیں پہونچیں۔ میں غیر ملکی کتابیں بھیجنے کے قواعد سے واقف نہیں۔ منشی انیس غیر ملکی کتابیں کثرت سے بھیجتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ انہیں کے ذریعہ سے آسان رہے گا، یا اسی سلسلہ میں جناب الحاج محمد یعقوب صاحب [پتہ درج ہے] سے خط وکتابت کرلیں، وہ چونکہ بندرگاہ پر رہتے ہیں، شاید ان کے ذریعہ سے آسان ہو'۔

۸: عباسی محمد، برمنگھم:

' عنایت فرمایم سلمہ، بعد سلام مسنون، تمہارا خط پہونچا۔ یہ تم نے صحیح لکھا کہ وہاں کے حالات میں احتیاط بہت مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ مدد فرماوے، معلوم نہیں سعودی عرب سے

آپ کی تشریف آوری عارضی ہوئی یا مستقل ہوگئی۔ وہاں کا قیام مبارک تھا، بہر حال یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرماوے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم احمد گجراتی، ۲۹/صفر ۹۰ھ

203

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۵/ربیع الاول ۹۰ھ [۱۱/مئی ۷۰ء]

شب فرقت میں یاد اس بے خبر کی بار بار آئی
بھلانا میں نے گو چاہا مگر بے اختیار آئی

عزیزم مولوی حافظ قاری یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا محبت نامہ پہونچا۔ میرے لئے تمہاری اہلیہ کی بیماری فکر کے لئے کافی تھی کہ تم نے اپنی بیماری کا حال اس میں اور اس کے پہلے خط میں لکھا ہے اور المضاعف بوجھ ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے لطف وکرم سے تمہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے تمہارے یہاں کہنا ماننے کا دستور تو کبھی ہوا ہی نہیں۔ علاج اور پرہیز کی خاص طور سے ضرورت ہے بالخصوص پرہیز کی۔

بھائی طارق کا اصرار، نیز اہل لنڈن کا تمہارے یہاں آنے سے موجب مسرت ہے۔ میرے خیال میں ضرور جاؤ، دو شرطوں کے ساتھ۔ اہم شرط یہ ہے کہ اپنی غیبت میں گھر کا انتظام قابل اطمینان ہو، میری تمنا یہ تھی تم ایک مصلح اور مرشد کی حیثیت سے اپنے کو پیش کرتے تو بہت زیادہ دل خوش ہوتا اور فبما رحمة من الله لنت لهم ولو كنت فظا غليظ القلب ... الآية پر تمہارا عمل ہوتا۔

میں تو تمہارے ساتھ نہ معلوم کیا کیا امیدیں لگائے بیٹھا ہوں اور تم نہ معلوم کس خرافات میں پھنس رہے ہو۔ اگر تم یہ لکھتے کہ اتنوں کو میں نے مسلمان کیا تو تمہارے لئے کتنا موجبِ ترقی ہوتا اور میرے لئے موجب مسرت کتنا ہوتا۔ **وہاں کے لوگ اسلام کے لئے بالکل تیار بیٹھے ہیں،** تمہیں خوب معلوم ہے کہ تبلیغی احباب کی بدولت کتنے ڈاکوؤں اور چوروں اور شرابیوں نے سچی توبہ کی اور وہ اب تہجد گذار ہیں۔

آپ کا اپنی مسجد کے لئے بھی کسی معتمد کا تجویز کرنا ضروری ہے اور اس سے زیادہ گھر کے لئے۔ گھر کے لئے تو شاید عزیز محمد کچھ کام دے گا اور مسجد کے لئے مولوی ہاشم کی واپسی ہو جاوے تو اچھا ہے۔ اس لئے کہ حافظ پٹیل غالباً پہونچ گئے ہوں گے یا پہونچنے والے ہوں گے۔ تم نے پہلے میں بھی لکھا اور اس میں بھی کہ اللہ تعالیٰ میرے گذارے کی کوئی صورت پیدا کر دے تو تو فتنوں سے یکسوئی ہو جاوے۔ **فتنوں سے یکسوئی تو افتادِ طبع سے ہوسکتی ہے،** تنخواہ اس میں مانع نہیں۔

آپ نے بڑا اکرم فرمایا یہ لکھا کہ تیری شفقتوں کا بدل نہیں ہوسکتا، اس میں تو مجھے بھی انکار نہیں کہ جتنا میں نے شروع سے لے کر اب تک اپنی طرف کھینچا اتنا ہی تم نے منہ موڑا۔ مولائے کریم سے اس کی طلب کہ وہ سب فتنوں سے ہٹا کر محض اپنی رضا اور محبت عطا فرماوے، محض تمنا سے نہیں ہوتی، **اس دار الاسباب میں ہر چیز اسباب سے ہوتی ہے،** تم اپنے آپ کو فتنہ میں پھنساتے رہو اور یکسوئی کی تمنا کرتے رہو یہ لو بیا بو کر گیہوں کی تمنا ہے۔

یہ ناکارہ تو تمہارے لئے دعا میں نہ پہلے قصر کبھی کی اور نہ اب کرے، لیکن تمہیں حدیث ابوداؤد شریف یاد ہوگی کہ ایک صحابیؓ نے نبی کریم ﷺ سے مرافقت فی الجنۃ کی درخواست کی تو حضور ﷺ نے فرمایا ' اعنی علی نفسك بكثرة السجود ' تمہیں تو مدینہ پاک میں بھی اس ناپاک کے پاس بیٹھنے کا وقت نہیں ملا۔ ' من بتو مشغول تو با عمرو زید '

کا منظر تمہیں یاد ہو یا نہ ہو مجھے خوب یاد ہے۔

تم نے لکھا کہ مولانا عبدالرحیم صاحب کا ایک ماہ سے کوئی خط نہیں آیا, اور وہ مجھے بار بار لکھتے ہیں کہ تم ان کے خطوط کا جواب نہیں دیتے۔ میں نے ان کو لکھ دیا کہ اس کا شکار تم تنہا نہیں ہو یہ ناکارہ بھی تمہارے ساتھ ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس نے رقم نہ پہونچنے کے متعلق لکھا تھا۔ ان کی طبیعت ابھی تک ناساز ہی چلی جارہی ہے، افاقہ کے متعلق انہوں نے بھی لکھا اوراس سے زیادہ ان کے حکیم نے اطمینان دلایا۔

تم نے لکھا کہ احوالِ مظاہر وغیرہ چھوڑ کر رسالہ حجۃ الوداع پر نظر ثانی ہم لوگوں کے لئے شدید تنبیہ ہے، اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ یہ رسالہ ۴۲ھ میں دورات میں لکھا تھا، اس کے بعد سے ہر حدیث پڑھانے والے نے اورعلی میاں وغیرہ نے بہت ہی زیادہ سراہا۔ اس لئے اس کی سماعت کر رہا ہوں کہ یہ ناکارہ آنکھوں سے معذور ہے، تم نے اس رسالہ کو حیرت انگیز لکھا یہ بالکل سمجھ میں نہیں آیا۔

اہلیہ کے ضعف کا بہت زیادہ فکر ہے۔ حمل کے زمانہ میں قوت کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس کے لئے یونانی دوائیں بہ نسبت ڈاکٹری کے زیادہ مناسب ہیں۔ حاجی یعقوب صاحب نے تمہاری سب کتابیں ۱۵ رمئی کو رتنا روشاء جہاز سے روانہ کر دی ہیں اور ان کا محصول بھی بمبئی میں ادا کر دیا ہے۔ اس کی بلٹی، اس کا بل اوراس کے متعلقات جملہ کاغذات بذریعۂ رجسٹری تمہارے پاس براہ راست بھیجنے کو لکھا ہے، امید ہے کہ پہونچ گئے ہوں گے۔ ان کی رسید سے آپ مجھے مطلع کریں یا نہ کریں حاجی صاحب کو ضرور مطلع کریں۔

تمہارے گھر کے محاسبہ کی خبر سے بہت قلق ہوا۔ تم رات کو گھر اکیلا چھوڑ کر کہاں تشریف لے گئے تھے۔ بھائی طارق صاحب سے بھی سلام مسنون کے بعد اگر تمہاری

مصلحت کے خلاف نہ ہوتو میرے اس خط کا مشورہ کرلیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۵/ربیع الاول ۹۰ھ

﴿204﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۵/ربیع الاول ۹۰ھ [۱۱/مئی ۷۰ء]

باسمہ تعالیٰ عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، کل کی ڈاک سے عزیز یوسف کا ایک ایر لیٹر آیا تھا اس وقت اتفاق سے مولوی یوسف نورگت دو مہمان کے ساتھ آئے اور اس وقت سورت جارہے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ وہ تم سے ہر ہفتہ ملتے ہیں، اس لئے میں نے نہایت عجلت میں یوسف کے خط کا جواب لکھ کر وہ خط تمہارے پاس مولوی یوسف کے ہاتھ بھیجنے کا ارادہ کیا اور یوسف کے خط میں لکھا تھا کہ اس کی نقل تمہارے پاس بھیج دیں گے مگر مولوی احمد کی رائے یہ ہوئی کہ یہ جواب بھی میں تمہارے پاس بھیج دوں، بعد ملاحظہ اس کے پاس رجسٹری کردو۔ اس لئے کہ وہ معلوم نہیں کہ تم تک نقل بھیجے یا نہ بھیجے۔

اپنا پرچہ بھی اسی میں رکھ دینا وہ لکھتا ہے کہ ایک ماہ سے تمہارا کوئی خط نہیں پہونچا اور اپنی خیریت کا بھی تفصیلی حال لکھ دینا۔ مجھے بھی تمہاری خیریت کا انتظار رہتا ہے، خدا کرے کہ تمہاری طبیعت بہت اچھی ہوگئی ہو۔ میری آنکھ کا حال یوسف کے پرچہ میں دیکھ لو۔ اس خط کی رسید ایک کارڈ سے مجھے ضرور لکھ دینا۔ اپنی اہلیہ اور خالہ سے بھی کہہ دیں کہ تم نے پہلے خط میں مدنی کھجوروں کی بہت ہی عزت افزائی کی تھی اور ایک ایک دو دو تقسیم کو لکھا تھا اور میں نے لکھا تھا کہ کوئی جانے والا ملے تو انشاء اللہ اور بھیجوں گا۔ اس لئے مولوی یوسف نورگت کے

ہاتھ سو عدد بھیج رہا ہوں ان میں سے دس عدد مولوی تقی کو بھی دے دو تو اچھا ہے۔ بقیہ کا تمہیں اختیار ہے چاہے کسی کو دو یا نہ دو۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۵/ربیع الاول،۹۰ھ

﴿205﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۷/ربیع الاول ۹۰ھ [۱۳/مئی ۷۰ء]

باسمہ تعالیٰ

عزیزم مولوی حافظ قاری یوسف صاحب سلمہ، بعد سلام مسنون، پرسوں تمہارا ایرلیٹر آیا تھا اسی وقت میں نے اس کا جواب لکھوایا تھا اور اسی لفافہ میں بھیجنے کا خیال تھا لیکن اتفاق سے مولوی یوسف نورگت ترکیسری دو افریقی مہمانوں کے ساتھ رات کو آئے اور علی الصباح وہ واپس جارہے تھے، اس لئے میں نے تمہارا ایرلیٹر اور اپنا جواب ان کے ہاتھ عزیز عبدالرحیم کو بھیج دیا اور لکھ دیا کہ اپنا متعلقہ مضمون رقم کے سلسلہ میں فوری جواب لکھ کر رجسٹری کردیں، امید ہے کہ آج رجسٹری کردیا ہوگا۔ اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ حاجی یعقوب صاحب نے تمہاری جملہ کتابیں پانچ مئی کو بذریعہ بحری جہاز رتنا روشاء سے روانہ کردی ہیں۔ خدا کرے خیریت سے پہونچ جاویں۔ ان کی رسید کا حاجی یعقوب صاحب کے پاس بھیجنے کا تقاضا ہے۔

تم نے تنخواہ چھوڑنے کے متعلق پہلے لکھا تھا اسکے متعلق دو تین دفعہ لکھ چکا ہوں کہ فیکٹری کی ملازمت کی بالکل رائے نہیں، اس میں تو یقیناً اپنے آپ کو ضائع کرنا ہے، اللہ تعالیٰ تم کو اس سے محفوظ رکھے، البتہ کتابوں کی تجارت وغیرہ کے سلسلہ میں اگر معاشی ضرورت

پوری ہو جاوے تو مضائقہ نہیں، محض توکل پر تنخواہ چھوڑنا ابھی تمہارے بس کا نہیں ہے، اسی واسطے تو اکمال وارشاد کے مطالعہ کا تقاضا کرتا رہتا ہوں۔ اکمال صفحہ ۶۹ غور سے دیکھیں۔ میری تو خواہش تمہارے متعلق نہ معلوم کیا کیا ہے، مگر تم نے ہم سے کبھی جوڑ پیدا کرنے کی کوشش ہی نہ کی۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے تمہیں کچھ قابل کر دے تو اس کے کرم سے بعید نہیں۔ امید ہے کہ میرا تفصیل کے ساتھ لکھوایا ہوا خط پہونچ گیا ہوگا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۷؍ربیع الاول ۹۰ھ

راقم کی طرف سے سلام و درخواست دعا

﴿206﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳؍مئی ۷۰ء [۷؍ربیع الاول ۹۰ھ]

عزیز گرامی قدر ومنزلت عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون، احقر الحمد للہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ مزاج مبارک بھی بعافیت ہوں گے۔ آج تمہارا ایر لیٹر اس وقت مؤرخہ ۷؍مئی آج ۱۱؍کو موصول ہوا۔ تم نے لکھا کہ عرصے سے تیرا کوئی خط نہیں آیا، لیکن میں تو خود تمہارے خط کا منتظر تھا۔ جب سے تمہارے یہاں کے فتنے کی خبریں سننے میں آرہی ہیں، بہت ہی اہتمام سے تمہارے لئے دعائیں بھی کر رہا ہوں اور تمہاری طرف سے فکر بھی اکثر لگا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہارا اور سب دوستوں کا حافظ وناصر ہے۔

اس سلسلے میں اپنے ایک عریضے میں تمہیں کچھ لکھ بھی چکا ہوں، لیکن تم نے اس

عریضے کی رسید نہ لکھی، شاید تمہیں پہونچا نہ ہو۔ سب سے پہلے حضرت قدس کا ایک پیام جو تمہارے نام آیا ہے لکھ رہا ہوں:

پیام حضرت اقدس: میری طرف سے یوسف کو خط لکھ دینا کہ میری خواہش تو یہ ہے کہ وہ اس کام کو پورا کرے جو مدینہ پاک میں اس کے حوالے کیا گیا۔ فقط

میری سمجھ میں تو یہ بات آئی ہے کہ جملہ شرور وفتن معاصی کی کثرت سے رونما ہوتے ہیں۔ ظهر الفساد فی البر والبحر الخ اور اگر نصرت الٰہیہ شامل حال ہوتو پھر وعدۂ ربانی ہے ان ینصركم الله فلا غالب لكم ۔آگے ارشاد ہے وإن يخذلكم الخ ۔نیز ارشاد ہے ومن يهن الله فما له من مكرم۔وغیرہ وغیرہ اس لئے عزیزم اصل الاصول تو رجوع الی اللہ وانابت الی اللہ ہے۔ اگر یہ ہے تو انشاء اللہ پھر کوئی غم نہیں ہے۔ وماكان الله معذبهم وهم يستغفرون ۔آپ ٹھنڈے دل سے میری باتوں پر غور وخوض کریں۔اس کے بعد کسی بات کا فیصلہ کریں، اللہ جل شانہ فہم سلیم کی دولت سے ہم سب کو مالا مال فرماوے۔

چند دنوں میں ترکیسر کے قاری نور گت صاحب مدفیوضہم پریسٹن تشریف لا رہے ہیں، ان کے ہاتھ ایک ڈبہ جس میں ایک نِل کٹر [nail cutter] جو تائی آپا اور قاسم موٹا کشمیر سے سب بھائیوں کے لئے ایک ایک نام کندہ کروا کر لائے تھے ارسال ہے۔اس کے علاوہ عطر کی تین بڑی شیشیاں ایک ہی طرح کی ڈیزائن کی ہیں، وہ حضرت اقدس کی طرف سے ہیں جو حضرت نے احقر کو دی تھیں کہ کسی جانے والے کے ہمراہ بھیج دینا۔اس کے علاوہ دو ایک چھوٹی شیشیاں ہیں جو احقر کی طرف سے ہیں۔ میرا دل کتابیں اور حلوہ بھیجنے کا بھی تھا لیکن ان کے پاس کوئی گنجائش نہیں تھی، اس لئے ملتوی کر دیا۔ جس سے بھی کہا جاتا ہے وہ ہوائی سفر کی وجہ سے معذرت کر دیتا ہے۔ خدا کرے کوئی مل جاوے تو آپ کے لئے سیرت کی کتابیں ارسال کر دوں۔

میں آپ کی اس بات سے متفق نہیں ہوں کہ تنخواہ کے ترک کر دینے کا خیال ہے۔ عزیزم یہ بہت مبارک خیال ہے لیکن جب تک اتنا تقویٰ اور توکل حاصل نہ ہو جاوے کہ اگر کوئی تکلیف اس کے بعد آ گئی تو شکوہ شکایت نہ ہوگی وہاں تک قطعاً اس پر عمل نہ کریں۔ آپ پہلے اسباب کو۔۔۔ دیکھ لیجئے اور اس کا اندازہ کر لیجئے پھر حضرت اقدس کے مشورے کے بعد کسی چیز پر عمل کیجئے ابھی اس قسم کے تفکرات میں مشغول نہ ہویئے ابھی اس کا وقت نہیں آیا ہے۔

احقر کی صحت الحمدللہ کچھ ٹھیک ہو رہی ہے، ایک حکیم صاحب کا علاج چل رہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بغیر آپریشن کے اچھا ہو جائے گا۔ آپ بھی دعا کرتے رہیں کہ اللہ جل شانہ بغیر آپریشن کے صحت کاملہ عطا فرماوے۔ آپ کے یہاں کے فسادات سے قلق ہے، لیکن اب تو یہاں بھی فسادات روز افزوں ہیں۔ ہفتہ عشرہ ہوا بہار میں بڑا زبردست فساد ہوا۔ اب گذشتہ پنج شنبہ سے جلگاؤں ویزار وغیرہ متعدد مقامات پر بڑے زبردست پیمانے پر فسادات پھوٹ پڑے ہیں، جس میں سرکاری اعداد وشمار کے مطابق ۱۰۰ آدمی ہلاک ہوئے ہیں, اور پچیس ہزار بے گھر ہوئے ہیں، سینکڑوں مکانات دکانیں نذر آتش ہوگئی ہیں، بھروچ میں ایک واقعہ ہو کر الحمدللہ بند ہو گیا ہے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا ہے لیکن مندرجۂ بالا مقامات پر اب تک بھی فسادات کرفیو وغیرہ ہی چل رہا ہے۔ اللہ ہی رحم فرماوے۔

امت مرحوم مشرق ومغرب، شمال وجنوب ہر جگہ ذلیل وخوار ہے۔ سوائے مالک الملک کے فضل وکرم اور مراحم خسروانہ کے کوئی اس کا حافظ وناصر نہیں ہے۔ بولٹن میں آپ ختم خواجگان بطریق چشتیہ شروع فرماویں تو انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔ ترکیب تو آپ کو یاد ہی ہوگی، پھر بھی احتیاطاً لکھتا ہوں، اول آخر درود شریف تین تین مرتبہ پھر لاحول ولا قوة الا باللہ لاملجأ ولا منجا من اللہ الا الیہ، پھر سورہ الم نشرح، پھر مذکورہ دعا لاحول ولا قوة الخ تینوں میں سے ہر ایک بالترتیب ۳۶۰ مرتبہ۔

ورسٹھی میں ۱۶، ۱۷مئی کو ماہانہ تبلیغی اجتماع ہے جس میں بھائی فضل کریم صاحب وغیرہ حضرات آنے والے ہیں۔ سنا ہے آپ کے حافظ پٹیل صاحب لندن والے بھی اس اجتماع میں شریک ہوں گے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ بھائی محمد علی صاحب کہتے ہیں کہ میرے لئے واؤچر ضرور بھیجا جاوے، اگر اس کی کوئی صورت ہوسکتی ہے تو میرے خیال میں مضائقہ نہیں اور کیا عرض کروں؟ دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں، سب سے سلام مسنون، بہن بی بی سے بھی سلام مسنون اور درخواست دعاء۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی

﴿207﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۱۴رمئی ۷۰ء [۸رربیع الاول ۹۰ھ]

ابی سیدی وسندی ومولائی حضرت اقدس مدظلکم العالی علینا الی ابد الآباد، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون، احقر مع الخیر رہ کر حضرت والا کی خیر وعافیت وصحت کا طالب اور دعا گو ہے۔ حق تعالیٰ شانہ حضرت والا کے مبارک سایہ کو اس امت پر تادیر باقی رکھے۔

مولوی ہاشم صاحب کی معرفت حضرت والا کا مکتوب گرامی موصول ہوا اور کتابوں کے ارسال فرمانے کی تفصیل معلوم ہوئی۔ میں نے اپنی کتابوں کے جو وہاں سے پارسل کئے تھے جس کا طریقہ میں نے خط میں لکھا تھا جو کہ مولانا عبدالرحیم صاحب کو بھی معلوم ہے وہ اس سے الگ تھا جس طریقہ سے حاجی صاحب نے کتابیں بھیجی ہیں، لیکن میرے خیال [میں] حاجی صاحب والے اس طریقہ میں محصول بہت ہی سستا پڑے گا، اگر چہ اس میں

صرف اتنا ہے کہ یہاں سے ۳۵ میل دور بحری اڈے پر پارسل وصول کرنے کے لئے جانا ہوگا جو کہ یہاں کے لحاظ سے خدا کے فضل وکرم سے بہت ہی آسان ہے۔

دو تین ساتھیوں کی گاڑیاں ہیں جو بے چارے ہر وقت ہر کام کیلئے تیار ہیں اور کسی کو تکلیف دینے اور کسی پر احسان چڑھانے کے بغیر ایک اور طریقہ بھی ہے کہ ہمارے محلّہ کے ایک ہندو کے پاس بہت بڑا ٹرک ہے، جس کا کام یہی ہے کہ وہ تقریباً ہر ہفتے وہاں جا کر لوگوں کے پارسل لاتا ہے۔ اس لئے پارسل یہاں پہنچنے پر انشاءاللہ میں فوراً وہاں سے وصول کرلاؤں گا اور حضرت کو اور حاجی صاحب کو فوراً اطلاع دے دوں گا۔ لیکن حاجی صاحب نے اس کے متعلقہ کاغذات بھیجنے کو لکھا تھا مگر وہ اب تک مجھے نہیں پہنچے۔ امید ہے کہ دو چار روز میں انشاءاللہ پہونچ جاویں گے۔

حضرت والا کی ہمیشہ خواب میں زیارت تو ہوتی ہی رہتی ہے، اس کی وجہ اصل تو حضرت کی بے انتہا شفقت ہے، اور دوسری وجہ یہ کہ حضرت سے جدا ہزاروں میل دور یہاں جو پڑا ہوں تو حضرت کے بغیر کیا حالت ہوگی ؎

دل محوِ یادِ یار رہے جس جگہ رہے　　　پیش نظر موت کا منظر سدا رہے

غرض روزانہ یا اکثر حضرت کی زیارت ہوتی رہتی ہے لیکن حضرت کے ارشاد کے مطابق خوابوں کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیتا ہوں۔ حضرت کی زیارت پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں لیکن دو خواب دیکھے جن کے لکھنے کو جی چاہتا ہے، تکلیف کی معافی چاہتا ہوں۔

پہلا جو دیکھا ہے وہ مختصراً لکھتا ہوں کہ ترکی میں کسی جگہ کسی وجہ سے سب جمع ہوئے ہیں اور وجہ اجتماع یاد نہیں۔ سب واپس ہو رہے تھے، میں بھی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ واپس آ رہا تھا تو راستہ میں دائیں جانب پہاڑ تھا، بائیں جانب دریا تھا۔ پہاڑ کے دامن میں ہم دوڑتے، بچ بچ کر راستہ طے کر رہے تھے پھر ایک راستہ آیا، پہاڑ پر چڑھنے کیلئے، تو وہاں

سارے راستے میں بہترین قالین بچھی ہوئی تھی، وہ وہاں پہاڑ پر چڑھ کر میں مڑ کر کھڑا ہو گیا اور دور دوسرے راستہ سے بھی لوگ جا رہے تھے، بعض کے پاس گاڑیاں تھیں تو میں کھڑا ہو کر ان گاڑیوں میں غور سے دیکھنے لگا کہ حضور اقدس ﷺ کون سی گاڑی میں ہیں، اتنے میں حضرت والا اپنی دستی گاڑی میں بیٹھے ہوئے پہاڑ پر چڑھ کر ہمارے پاس تشریف لے آئے تو میں جلدی سے حضرت کو اٹھانے کیلئے بڑھا تو حضرت والا حسبِ معمول روٹھے ہوئے لہجے میرے سہارے کی پرواہ اور انتظار کئے بغیر خود اٹھنے لگے۔ یہ تو اتنا ہی یاد ہے۔

اسی رات کا ایک دوسرا خواب جو اہم ہے وہ یہ کہ حضرت کے پاس ہم سب حاضر تھے، تو بھائی ابوالحسن صاحب نے کہا کہ آئندہ بعد رمضان کے سفر میں تو میں حضرت کے ساتھ ضرور جاؤں گا، تو مولوی اسماعیل صاحب نے حضرت سے پوچھا کہ حضرت کی قبر تو والد صاحبؒ کے پاس ہی بنے گی نا! اس پر حضرت نے فرمایا کہ یا تو میرے حضرت کے پاس یا رأفت علی کے پاس، پھر فرمایا کہ معلوم نہیں کہ رأفت علی کس درجہ کی قوت کا ولی ہے؟ اتنا فرما کر حضرت کی آنکھوں سے آنسو اس طرح بہنے لگے جس طرح کہ نل سے پانی بہتا ہے اور حضرت بہت روئے، فقط۔ اللہ جل شانہ حضرت والا کی عمر مبارک میں برکت عطا فرماوے اور ہم سیہ کاروں پر رحم فرماوے۔

مولانا عبدالرحیم صاحب کی بیماری کی خبر سے بہت ہی فکر و قلق ہوا۔ مہینے بھر سے زائد ہوا ان کا کوئی خط نہیں آیا حالانکہ میں نے دو تین خط لکھے نہ تو ان کا کوئی خط ہے نہ گھر والوں کا کسی اور کا کوئی خط ہے اللہ تعالیٰ ہی شفا عطا فرماوے۔ چار پانچ روز سے ہند میں مہاراشٹر، جلگاؤں، کاٹھیاواڑ وغیرہ کے علاقے میں شیو سینا کی طرف سے بڑے زبردست فسادات کی خبریں سنی جا رہی ہیں، اللہ تعالیٰ ہی سیئات سے درگذر فرماوے اور اس کے اسباب کو امت سے دور فرماوے۔

اہلیہ کی طبیعت ویسی ہی چل رہی ہے، لیکن پہلی دفعہ گرم دواؤں کے سبب خون جاری ہوگیا تھا اس لئے دوا بالکل بند ہے۔ دعا فرماویں خدا تعالیٰ بعافیت اولاد صالح عطا فرماوے۔ احقر کیلئے خصوصیت سے دعوات۔ توجہ فرماویں،

فقط والسلام

گدائے آستانہ عالی

محمد یوسف، ۱۴ر مئی ۷۰ء، پنج شنبہ

208

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰ ربیع الاول ۹۰ھ [۱۶ مئی ۷۰ء]

باسمہ تعالیٰ

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، ایک مفصل خط تمہیں ۱۴ر مئی کو اسماعیل احمد گورا صاحب باٹلی کے خط میں بھیج چکا ہوں۔ اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ ۵ر مئی کو تمہاری سب کتابیں بحری جہاز سے بمبئی سے روانہ ہوچکی ہیں، جس میں بمبئی کی کتابیں بھی ہیں اور سہارنپور کی بھی۔ ان کا محصول بلٹی سے حاجی یعقوب صاحب نے بمبئی میں ادا کر دیا۔ امید ہے کہ خط مل گیا ہوگا۔ آج کل یہاں کے اخبارات میں بھی تمہارے یہاں کے ہنگاموں کی اطلاع آ رہی ہے جس سے بہت ہی فکر و قلق ہے۔ اس کا بھی فکر ہے کہ کہیں تم پختگی سے پہلے ہی کسی رو میں نہ بہہ جاؤ کہ ساری امیدیں خاک میں مل جاویں۔ ایک کارڈ پتہ ذیل پر لکھ دیں:

محمد سلیم، بریڈفورڈ:

'بعد سلام مسنون، تمہارا خط پہونچا، جس میں جواب کے لئے تم نے اپنے پتہ کا

لفافہ رکھا مگر محصول کے لئے کچھ نہیں رکھا۔ اگر جواب مطلوب تھا تو لفافہ کے ساتھ محصول کے لئے بھی شیلنگ وغیرہ رکھنا چاہئے تھا۔ آج کل غیر ملکی ڈاک کی کثرت ہوگئی ہے اس لئے ایسے لوگوں کے خطوط کا جواب دینا جس کے اندر جواب کے لئے کچھ نہ ہو دشوار ہے۔ لنڈن کے خطوط کے متعلق تو عزیز یوسف کو تکلیف دیتا ہوں کہ وہ ایک کارڈ لکھ دے۔ لنڈن کے علاوہ اور خطوط جن میں محصول کے لئے کچھ نہیں ہوتا چاک کر دیئے جاتے ہیں۔

اس سے مسرت ہوئی کہ عزیزم مولوی یوسف متالا کے بتائے ہوئے معمولات پر تم نے پابندی شروع کردی۔ بہت مبارک ہے، **معمولات کی پابندی ترقی کا زینہ ہے۔** اللہ تعالیٰ استقامت و ترقیات سے نوازے۔ تم نے لکھا کہ پہلے کام پر نہیں گیا تھا تو پابندی زیادہ ہو رہی تھی۔ تم نے خط نہ لکھنے کی معذرت کی، اس کی ضرورت نہ تھی۔ یہ ناکارہ خود ہی خط و کتابت سے معذور ہے۔ تمہیں جو دریافت کرنا ہو عزیزم مولوی یوسف متالا سے دریافت کرلیا کریں۔ میرے فضائل کی کتابیں مطالعہ میں رکھنا میری ملاقات کا بہتر بدل ہے۔ یہ کتابیں بھی عزیزم مولوی یوسف متالا سے مل جاویں گی۔ میں بھی تمہارے لئے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمہیں اپنے دین کی خدمت میں قبول کرے، رضا ومحبت عطا فرماوے، مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماوے، نامرضیات سے حفاظت فرماوے۔

اس سے مسرت ہوئی کہ تم ۵/جولائی کو پاکستان جارہے ہو۔ وہاں رائے ونڈ میں میرے ایک مخلص دوست مولوی احسان الحق ہیں، ان سے ضرور ملاقات کریں۔ تم نے لکھا کہ مولوی لطف الرحمٰن نے خط لکھا تھا جس کے جواب کا بہت سختی سے انتظار کر رہے ہیں، مجھے یاد نہیں کہ ان کا کوئی خط آیا ہو۔ اگر اس میں جواب کے لئے کچھ ہوگا تو اس کا جواب براہ راست لکھا گیا ہوگا اور اگر جواب کے لئے کچھ نہیں ہوگا تو پھر عزیز مولوی یوسف [سے] ایک کارڈ لکھوا دیا گیا ہوگا۔ تمہارے دوست عبدالرحمٰن سلمہ کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔ **اللہ تعالیٰ تم**

دونوں کو اور اس ناکارہ کو بھی لایعنی سے بچائے۔ دنیا کی زندگی چاہے کتنی ہی بڑھ جاوے، بہرحال ختم ہونے والی چیز ہے، اور آخرت کی زندگی کبھی ختم ہونے والی نہیں، اور وہاں کے واسطے آدمی جو کچھ لے جاسکتا ہے یہاں سے لے جاسکتا ہے، وہاں کچھ نہیں ملتا بجز اس کے کہ یہاں سے لے جاوے، البتہ جو یہاں سے لے جاوے اس کا بہت کچھ ملتا ہے'۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۰؍ربیع الاول ۹۰ھ

از راقم بعد سلام مسنون، دعا کی درخواست

﴿209﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۲؍ربیع الاول، ۹۰ھ [۱۸؍مئی ۷۰ء]

مجاہد اعظم، مولوی یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا ایرلیٹر مرسلہ ۱۴ مئی پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ اس مرتبہ تو آپ نے بڑا کرم فرما رکھا ہے کہ متعدد خطوط تحریر فرمادئے تھے مگر آپ خفا نہ ہوں یہ ضرور لکھوں گا کہ آپ کی جو مساعی جمیلہ مجاہدانہ کارگذاریاں محبت ناموں میں ہوتی ہیں یہ اس بزدل، پست ہمت، پست خیال کے لئے مسرت انگیز نہیں ہوتیں۔ میں پہلے بھی کئی دفعہ اپنے بزدلانہ خیالات کا اظہار کرچکا ہوں کہ میں تو تمہارے خطوط میں ان کارگذاریوں کا امیدوار تھا اور متوقع تھا جو مدینہ پاک میں تمہارے سپرد کی گئیں۔

اب تمہیں سے ایک مخلصانہ مشورہ پوچھتا ہوں اخلاص سے دیانۃً سوچ کر جواب

دیجئے کہ تمہیں تو اب اپنے اونچے مشاغل کے مقابلہ میں ان بزدلانہ مشاغل کی فرصت نہیں ہوگی، اس لئے اب اس کام کے لئے جس [کی] میں نے تم سے امیدیں باندھی تھیں، مدینہ پاک میں تمہارے سپرد کیا تھا، کس کو تجویز کروں۔ میری تو تمنا یہ تھی کہ یہ سلسلہ تمہیں سے چلتا مگر اس سے پہلے بھی کون سی تمنا اور آرزوئیں پوری ہوئیں۔

حاجی یعقوب صاحب نے جو طریقہ اختیار کیا معلوم ہوا کہ وہ بہت بہترین طریقہ ہے اور محصول انہوں نے خود ادا کر دیا اور یہ ساحل تمہارے مکان سے بہت قریب ہے۔ تم نے خود بھی لکھا ہے وہاں سے منگانے میں بہت سہولت ہے، بندہ کے خیال میں تو بجائے کاروں سے منگانے کے کسی ٹرک والے سے بات کرلو تو زیادہ اچھا ہے۔ امید ہے کہ حاجی یعقوب صاحب کے مرسلہ کاغذات بھی آپ تک پہونچ گئے ہوں گے۔

تم نے یہ لکھا کہ خواب میں تجھے اکثر دیکھنے کی نوبت آتی ہے میں تو یوں کہوں گا کہ بجائے تمہارے اسی ناکارہ کے شدت تعلق کا دخل ہے۔ تمہارا پہلا خواب جس میں ایک جانب پہاڑ اور دوسری جگہ دریا اعتدال پر تنبیہ ہے کہ اعتدال سے ہٹنے میں خطرہ ہے دریا میں ڈوبنے کا، یا پہاڑ سے ٹکرانے کا۔ اس پر تمہارا چڑھنا انشاء اللہ موجبِ ترقی ہے، اللہ تعالیٰ نصیب فرماوے اور اس ناکارہ کا بغیر تمہارے سہارے کے اٹھنا آج کل کے طرز سے ظاہر ہے کہ میری تمنا ہے کہ تم مجھے سہارا دو، اور تمہارا علوشان اس پست خیال اور بزدل کو پسند نہیں کرتا۔

اس ناکارہ کا آئندہ سال کا سفر ابھی تک طے نہیں، بلکہ غالب التواء ہے لیکن اگر جانا ہوا بھی تو ابوالحسن کو ساتھ لے جانے کا ارادہ نہیں کہ اس کی بیوی کا مسئلہ اہم ہے اور اس کا کوئی بدل بھی اب تک سمجھ میں نہیں آرہا۔ کسی مجرد کو ساتھ لے جانا چاہتا ہوں بیوی والوں کے تجربے خوب ہوگئے۔ چار سال تک مولوی اسماعیل مجرد تھے اب ان کے پاؤں میں بھی بیڑی پڑ گئی۔ مولوی اسماعیل ۲۲ مارچ کو بمبئی پہونچے تھے، ۲۳ کو اپنے گھر گئے تھے، اسی دن رخصتی

ہوگئی تھی۔ آج رات کو بلا اطلاع دفعۃً میرے پاس پہونچ گئے۔ اس وقت میرے پاس ہے، سلام مسنون کہتا ہے۔

تمہارے خواب کا آخری حصہ اللہ تعالیٰ صحیح فرماوے کہ اس سیاہ کار کی قبر یا میرے حضرت کے پاس ہو یا پھر کسی ولی کامل کے پاس۔ عبدالرحیم کو شکایت ہے کہ تمہارا خط ان کے پاس نہیں پہونچا، یہاں کے فسادات کی خبریں تم نے صحیح سنیں مگر تم کہاں کہاں کو نمٹاؤ گے، لندن کو یا ہند کو؟ اہلیہ کی بیماری کی خبر سے فکر و قلق ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عطا فرماوے،

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۲؍ربیع الاول ۹۰ھ

﴿210﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۴؍ربیع الاول ۹۰ھ [۲۰؍مئی ۷۰ء]

مجاہد اعظم مولانا یوسف صاحب! میں نے تم کو بار بار تاکید کی کہ ارشاد و اکمال کو اہتمام سے مطالعہ میں رکھیں، مگر تم کو اس کی فراغت نہ ہوئی، کم از کم ایک نظر اکمال صفحہ ۱۳۸ والا ضرور دیکھ لو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری بہت مدد کرے۔

حضرت سید احمد صاحب بریلوی نور اللہ مرقدہ اور حضرت شیخ الہند جیسا نہ تو تم میں اور مجھ میں اخلاص ہو سکتا ہے اور نہ ان جیسے اعوان اور جانثار مل سکتے ہیں۔ ان حضرات کی مساعی سے مایوس ہو کر ان کے چھوٹوں نے ذکر شغل کی لائن پر زور دیا کہ وہ درجہ حاصل نہ ہو تو دوسرا ہی درجہ حاصل ہو۔ باقی بھائی تم زیادہ ہمت والے ہو اور نوجوان ہو۔ اپنا تو ضعف کا

زمانہ ہے، اعضاء جواب دے چکے ہیں، جو شخص دو آدمیوں کے سہارے سے اٹھتا ہو وہ اگر تم جیسوں کی حرص کرے تو 'کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھول گیا'۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۴؍ربیع الاول ۹۰ھ

﴿211﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۲؍مئی ۷۰ء [۱۷؍ربیع الاول ۹۰ھ]

عزیز گرامی قدر و منزلت! مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، عین انتظار میں تمہارے دو محبت نامے ایک کارڈ مؤرخہ ۱۶؍مئی دوسرا الفافہ مؤرخہ ۱۸مئی دونوں بیک وقت پہنچے۔ تمہارے یہاں کے اجتماع کا شدید انتظار تھا۔ کارڈ تو پہلے کا لکھا ہوا تھا لیکن لفافہ بعد کا تھا جس سے اجتماع کی تفصیل معلوم ہو کر بہت مسرت ہوئی۔ بھائی فضل کریم اور مولانا محمد عمر صاحب دونوں کا خط آیا جس میں فضل کریم کی عدم شرکت پر بہت رنج و قلق لکھا تھا کہ اورنگ آباد کے حالات کے پیشِ نظر حاجی علاؤالدین ان کو بہت تقاضا کر کے اپنے ساتھ لے گئے۔

اس سے مسرت ہوئی کہ یوسف کے نام رجسٹری تم نے کر دی۔ ان مجاہد اعظم کا ایک خط اور آ گیا جس کا جواب میں نے براہ راست بھیج دیا۔ ان کا خط اور جواب کی نقل تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔

مولوی اسمٰعیل کے بغیر ملے آنے پر مجھے بھی قلق ہوا اور تمہارے خط سے اور زیادہ

کہ خربوزے سے محرومی رہی۔ خربوزے تو یہاں بھی ملتے ہیں اور اللہ کے فضل سے آتے ہی رہتے ہیں مگر تمہاری نسبت اس میں نہیں رہتی۔

یہ خبر سن کر کہ علاج میں طبیعت ایک جگہ پہنچ کر رک گئی، قلق ہوا۔ سہارنپور آنے کی جلدی ہرگز نہ کریں، یہاں آج کل گرمی شدید ہے، اگرچہ مجھے اس سے سابقہ نہیں پڑ رہا ہے، اس لئے کہ دن بھر کچے گھر کے کوٹھے میں کولر میں پڑا رہتا ہوں، اس سے قلق ہوا کہ مولوی عیسی صاحب بھی نہ آئے۔ انہیں کیا مانع پیش آ گیا۔ قاضی عبدالوہاب صاحب کی شرکت کا حال پہلے معلوم ہو گیا تھا کہ فضل کریم کے اورنگ آباد جانے پر ان کو تجویز کیا گیا تھا۔ مولوی عیسیٰ کے متعلق معلوم کر کے ضرور لکھیں کہ وہ کیوں نہ آ سکے۔

امید ہے تم نے اجتماع کی پوری خبر نظام الدین مفصل لکھ دی ہوگی۔ تبلیغ کے متعلق جو تم نے استفسار بہت ڈرتے ڈرتے کیا اس کے متعلق تفصیلی جواب تو کبھی ملاقات پر یاد کر کے پوچھ لیں، اجمالی یہ ہے کہ اس میں شرکت کی ترغیب احباب کو ضرور کرتے رہیں بالخصوص نظام الدین بھیجنے کی۔ اپنی عملی شرکت میں اپنے تحمل کی رعایت نہایت ضروری ہے۔ تم اکثر بیمار رہتے ہو۔ مولوی یوسف صاحب کے بڑے بھائی ہو جذبہ میں ایسا قدم نہ اٹھانا جو صحت اور کام کے لئے مضر ہو۔ مقامی طور پر کام کی سرپرستی اور اس میں شرکت جس میں حرج نہ ہو ضرور کرتے رہیں۔

تمہارے مشورہ طلب کرنے میں کوئی ایسی بات نہیں تھی جس سے گرانی ہو۔ مشورہ ضرور کرنا چاہئے۔ تم نے لکھا کہ لفافہ نہ ملنے کی وجہ سے ۲۰ پیسے کا ٹکٹ ارسال ہے، بہت غلط ہے، ٹکٹ واپس ہے۔ کیا تمہارے لئے ۲۰ پیسے خرچ کرنے بار ہیں؟ جوابی کارڈ یا لفافہ کی ضرورت سہولت کی وجہ سے ہے کہ پتہ لکھا ہوا ہوتا ہے۔ اہلیہ سے سلام مسنون،

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم اسماعیل، ۲۲ رمئی

﴿212﴾

از: جناب الحاج محمد یعقوب صاحب بمبئی

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۰ر ربیع الثانی ۹۰ھ/ ۴ر جون ۷۰ء

مکرم ومحترم جناب مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امید ہے مزج گرامی بعافیت ہوں گے۔ میرے ۳ کارڈ امید ہے کہ مل چکے ہوں گے آخری کارڈ میں کارڈ میں یہ خبر لکھی تھی کہ حضرت والا کا ۲۳ر مئی والا گرامی نامہ ملا ہے جس میں پیر میں موچ آنے کی اطلاع تھی لیکن آج حضرت والا کا گرامی نامہ ۳۰ر مئی والا مکہ مکرمہ سے لکھا ہوا ملا ہے جس میں زیادہ تفصیل ہے اور فکر کی بات بھی ہے اللہ پاک حضرت والا کو جلد سے جلد آرام فرماویں اور صحت کاملہ عاجلہ نصیب فرماویں۔

مضمون یہ ہے:

''مجھے یاد نہیں جہاں تک خیال پڑتا ہے مدینہ کے آخری خط میں تفصیل لکھ چکا ہوں کہ ۱۹ر مئی چہار شنبہ کی دوپہر کو مدینہ پاک میں استنجاء گیا ہوا تھا ٹانگوں کی تکلیف کی وجہ سے وہاں گر گیا اور اٹھنے کے باوجود سنبھل نہ سکا اور دوبارہ گرا دوست احباب جو پاخانہ سے باہر کھڑے تھے وہ آواز سن کر اندر گئے اور اٹھا کر لے آئے اس وجہ سے بائیں پاؤں میں موچ بھی آ گئی اور اس میں ٹخنے کے قریب ہڈی میں شگاف بھی آ گیا۔ اس کے باوجود مدینہ پاک میں تو پانچوں نمازیں مسجد نبوی ہی میں پڑھنے کی نوبت ملتی رہی لیکن مکہ مکرمہ میں آ جانے کے بعد پاؤں پر ورم زیادہ ہو گیا لوگوں کا خیال ہے کہ بے احتیاطی اس کا سبب ہوئی بہرحال یہاں آنے کے بعد سے چار پائی پر سوار ہوں اپنی دستی گاڑی پر پہلی شب میں عمرہ کا طواف اور سعی تو اللہ کی توفیق سے ادا ہو گئی اس کے بعد سے جملہ نمازیں چار پائی پر ہو رہی ہیں۔ استنجاء کے لئے بھی

دوستوں نے ایک صندوق کرسی نما بنا دیا وہ فلش پر رکھ دیا جاتا ہے اس میں بڑی دقت سے استنجاء کر رہا ہوں پاؤں پر...... بالکل نہیں پڑتا۔"

یہ مضمون حضرت والا کے گرامی نامے سے ابھی گرامی نامہ ملتے ہی آپ کی خدمت میں نقل کیا ہے بہت فکر ہو رہی ہے ارادہ ہے کہ شام کو بعد مغرب فون کر کے دہلی حضرت کی صحت کا اور بخیر پہونچنے کا حال معلوم کروں گا۔ والسلام

﴿213﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: مفتی اسماعیل کچھولوی صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۱۱/ربیع الثانی ۹۰ھ [۱۵/جون ۷۰ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت تمہارا محبت نامہ پہونچا، یعنی آج بدھ کی دوپہر کو تمہارے رفع انتظار کی وجہ سے فوری جواب لکھوا رہا ہوں، ورنہ کل رات کو مفتی جی کے آنے کے بعد لکھواتا، لیکن جمعہ کے خط کا [پیر سے پہلے] پہنچنا مشکل ہے اور پیر تک تمہیں تشویش رہتی۔ تم نے جو کچھ کیا بہت اچھا کیا، اللہ تعالیٰ تمہیں استقامت اور ترقیات سے نوازے اور مکائد نفس وشیطان سے تمہاری اور میری بھی حفاظت فرماوے۔ **ارشاد الملوک کو بہت اہتمام سے مطالعہ میں رکھا کرو وہ آسان بھی ہے اور اکمال مشکل۔**

میرے یہاں عصر کے بعد کتاب کا سلسلہ تو حجاز سے ہی شروع ہوا تھا، وہاں کے دورانِ قیام کوئی نہ کوئی کتاب بعد عصر ہوتی تھی اور واپسی کے بعد سے بھی ہو رہی ہے۔ **ارشاد الملوک فائدہ کے اعتبار سے زیادہ مفید معلوم ہوئی**، اس واسطے ایک دفعہ ختم ہونے کے بعد دوبارہ اس کو شروع کرایا ہے۔ تمہارا اس ناکارہ کو خواب میں دیکھنا تمہاری محبت کی شدت کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری اس محبت کو طرفین کے لئے دینی ترقیات کا ذریعہ بناوے۔

معلوم نہیں تمہارے اس مخرج ہٹھوروی طالب علم کا کیا ہوا، کہاں ہے کیا کر رہا ہے۔ خدا کرے کہ کسی مدرسہ میں داخل ہوگیا ہو۔ فقط والسلام

[حضرت شیخ الحدیث صاحب] ۱۱/ربیع الثانی ۹۰ھ

﴿214﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۱۶/جون ۷۰ء [۱۲/ربیع الثانی ۹۰ھ]

ابی سیدی وسندی ومولای حضرت اقدس مدظلکم العالی علینا الی ابدالآباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون، احقر مع الخیر رہ کر حضرت والا کی خیر وعافیت اور درازی عمر کا طالب ہے۔ دیگر عرض اینکہ پرسوں مولوی ہاشم صاحب کی معرفت حضرت والا کا مکتوب گرامی موصول ہوا۔ میرے خط کے پہنچ جانے سے اطمینان ہوا۔ امید ہے کہ اس کے بعد مولانا عبدالرحیم صاحب کے واسطہ سے بھی حضرت کو میرا پرچہ مل گیا ہوگا۔ کل ہی حضرت والا کے نام ایک مستقل ایرلیٹر لکھ چکا ہوں امید ہے کہ وہ بھی مل گیا ہوگا۔

آج قاری اسماعیل صاحب نے ذکر شروع کرنے کے لئے فرمایا تو حضرت والا کو اجازت کیلئے خط لکھوا دیا ہے۔ ہمارے یہاں اب تو الحمدللہ مکمل سکون ہے، جس کی وجہ سے اب تک تو کسی صلاح مشورہ کی ضرورت نہیں ہوئی۔ آئندہ اگر ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ اس سے دریغ نہ ہوگا۔

ایک ضروری بات ہر خط میں لکھنا بھول جاتا ہوں وہ یہ کہ یہاں اس نوزائیدہ ملک میں جب کہ بہت امیدیں بھی وابستہ ہیں، بہت خطرہ بھی ہے کہ بدعتیوں کا بھی خوب زور ہے کہ تقریباً ہر شہر میں انہوں نے اپنی علیحدہ مسجد اور علیحدہ کمیٹی بنائی ہے اگرچہ خدا کے فضل سے اب

تک ہمارے یہاں بولٹن میں ان کی مسجد نہیں بنی کہ ان کے ساتھ اب تک اچھے تعلقات رہے۔

ابھی شروع میں جب کہ میں یہاں بولٹن آیا اسی وقت ان کا ایک وفد آیا تھا اس نے مختلف فیہا مسائل کے بارے میں پوچھا، ان میں کوئی اہل علم میں سے نہ تھا تو میں نے بجائے بحث مباحثہ کے ان کو سمجھایا اور ایسے فتنوں کے پیدا ہونے کی وجوہ اور اس کے نتائج خصوصاً امت میں افتراق ڈالنے والے اور فتنہ پرداز لوگوں کا حشر بتایا تو خدا کے فضل وکرم سے جو بحث کرنے آئے تھے، معافی مانگتے ہوئے واپس گئے تو اسکے بعد سے کوئی معمولی اختلاف بھی ان کی طرف سے نہیں پایا جاتا۔

دینی مدرسہ کے بارے میں پھر کچھ کوشش شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ دعوات وتوجہات کی ضرورت ہے، باقی خیریت ہے۔ دعوات وتوجہات کی مکرر درخواست ہے۔

فقط والسلام

گدائے آستانہ عالی یوسف نرولوی۔ ۱۶؍جون ۰ ۷ ء سہ شنبہ

﴿215﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: [جون ۰ ۷ ء/ ربیع الثانی ۹۰ ھ]

عزیز گرامی قدر مولوی حافظ یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت تمہارا محبت نامہ ۱۵ جون، ۲۴ کو پہونچ کر موجب مسرت ہوا۔ تمہارے خط میں کوئی بات ہو یا نہ ہو پھر بھی انتظار اشتیاق اور موجب مسرت ضرور ہوتا ہے۔ تم نے اس وقت میں جو اپنے علمی اور سلوکی تبتل الی اللہ، انقطاع عن الدنیا کے کارنامے تواضع اور انکساری، اعمال جلیلہ، آرا چلانا، لکڑی کاٹنا، مزدوروں کے ساتھ کام کرنا وغیرہ وغیرہ مشاغل عالیہ لکھے ہیں، کاش اس ناکارہ

کو ان کی کم از کم تمہاری ہی نسبت سے قدر ہو جاتی۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے۔

میں تمہارے خطوط میں جس چیز کا متلاشی ہوں وہ استحضار، ذکر اور مراقبہ وغیرہ کے ثمرات [ہیں] اللہ تعالیٰ میری تمناؤں کو پوری کرے۔ اس سیہ کار کا مبارک سایہ دیر تک رہا تو تمہارے خلافِ طبع احکامات ہی جاری کرتا رہے گا۔ تم نے...... جو الزام قائم کیا خود تمہارے خط نے اس کی تردید بھی کر دی۔ چوری کا قصہ یا ڈاکوؤں کا تعاقب اگرچہ ان کے زمانہ حج میں ہوا تھا اور اچھا ہی ہوا کہ چوری کا واقعہ ان کے حج کے بعد ہوا، ورنہ اس زمانہ کے کارناموں کو دیکھ کر نہ معلوم کیا کیا قتل کر دیتے۔

تمہاری نوجوان پارٹی سے مجھے خلاف نہیں، اللہ تجھے مبارک کرے، **مجھے تو اپنے نوجوان لاڈلے کی فکر ہے کہ وہ کہیں نہ ادھر ادھر پھنس جاوے۔** تم نے لکھا کہ میں چونکہ انتظامیات میں زیادہ مشغول رہتا ہوں اور یہ حضرات جب آتے ہیں تو مجھے کسی نہ کسی انتظام میں مشغول پاتے ہیں، تو ان حضرات نے یہ کہا کہ یہ تیرے لئے مناسب نہیں۔ تم نے صحیح لکھا، بعید نہیں کہ ایسا ہی ہوا۔ مجھے بھی ان کے پورے الفاظ محفوظ نہیں، اتنا ہی یاد ہے کہ انہوں نے میری ان خواہشوں پر جو میں نے ان کے سامنے ظاہر کیں، اس پر انہوں نے کہا کہ ہم نے بھی کئی مرتبہ عرض کیا کہ آپ چناں ہیں، چنیں ہیں، اپنی شان کے موافق مشاغل میں رہنا چاہئے۔

کاش ساتھیوں کی تحریض اور ان کو کام میں مشغول کرنے کیلئے بجائے آرا چلانے میں عملی شرکت کرنے کے، آپ ذکر بالجہر میں ان کے لئے نمونہ بنتے۔ میرے یہاں صبح کی نماز کے بعد آدھ پون گھنٹہ ذکر ہمیشہ سے ہوتا ہے، نواسے نواسیوں کی فوج جو تین برس پہلے کی ہے، ایسی زور سے نقل اتارتی ہے کہ بعض دفعہ میں بھی حیرت میں رہ جاتا ہوں۔ عزیز سلمان کا بچہ عثمان غالباً دو برس کا ہوگا کسی کے کہنے سے کبھی نہیں کرتا، لیکن جب گھر میں عورتیں ہوں، مجمع ہو اور اپنے اپنے کام میں مشغول ہوں وہ چارپائی پر پڑا ہوا کبھی کبھی آدھ گھنٹہ تک مسلسل

ایسا اسم ذات کے ذکر میں لگا ہوا ہوتا ہے کہ مجھے بعض دفعہ منع کرنا پڑتا ہے۔

طلحہ کا قصہ سب کو معلوم ہوگا کہ اس کے دو سال کے عمر میں حضرت رائپوریؒ نے شدت سے منع کر دیا تھا کہ اس کو ذکر کی مجلس میں ہرگز نہ لایا جائے۔تمہاری تعمیر وغیرہ میں شرکت ہرگز موجبِ اعتراض نہیں،ضرور ہونا چاہئے،لیکن اصل مشغلہ وہ ہونا چاہئے جو میری مراد ہے۔اہلیہ کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ صحت اور قوت عطا فرمائے۔مجھے بھی اس کا اتنا ہی فکر رہتا ہے جتنا تمہارا،اگرچہ فکر کی نوعیت الگ ہے۔اس سے بہت مسرت ہوئی کہ پانچواں مہینہ ہے۔اللہ تعالیٰ نہایت ہی عافیت،صحت اور قوت کے ساتھ ولد صالح عطا فرمائے۔

میں تو تمہارے رمضان میں یہاں آنے کا متمنی ہوں مگر ایسی حالت میں سفر دشوار ہے۔تمہارے یہاں الیکشن ختم ہوگیا ہوگا۔اللہ تعالیٰ نتائج خیر فرمائے۔تم نے امتحان کی چھٹی میں تبلیغی جماعت میں ارادہ لکھا،بہت مبارک ہے۔میرے پیارے یہ کام ہے تیرے کرنے کے،*اپنی قدر اور میری محبت کی قدر پہچان*۔اس کے بعد تمہارا دوسرا پرچہ سولہ جون کا اسماعیل صاحب کے لفافہ میں پہنچا،اس میں تم نے لکھا کہ عبدالرحیم کی معرفت میرا خط پہونچ گیا ہوگا، یہ تو بہت پرانی بات ہوگئی۔اس کا جواب عبدالرحیم کے واسطے سے لکھ چکا ہوں۔

تم نے اپنے اس پرچہ میں بدعتیوں کے ساتھ اپنے جس معاملہ کا ذکر کیا اس سے بہت مسرت ہوئی۔تمہارے خطوط میں یہی چیز دیکھنے سے مجھے مسرت ہوئی۔**اللہ تعالیٰ آئندہ بھی افتراق کو دور کر کے اجتماعیت پیدا فرمائے**۔ان سب کی علی الاعلان مخالفت کا ہرگز ارادہ نہ کریں، نہ مناظرہ بازی کریں۔البتہ اپنے مخصوص دوستوں کو اس پر متنبہ ضرور کر دیں،کہ مبادا دھوکہ میں نہ رہیں دل سے دعا کرتا ہوں،اپنی اہلیہ،عزیز محمد اور اس کے والدین سے سلام مسنون،

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

خط لکھنے کے بعد یونس احمد کا خط ملا، جس میں لکھا کہ اس نے آپ سے بیعت کی درخواست کی۔ تم نے انکار کر دیا۔ تم کو ابتداء زبانی اور تحریری یہ کہہ کر اجازت دی ہے کہ تم کو اہل لندن کی ضرورت کی وجہ سے جلدی اجازت دی ہے۔ اگر صرف مجھ پر اپنے معتقد ہونے کا سکہ جمانا ہے تو میں تو پہلے سے معتقد ہوں۔

﴿216﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹/ جون ۷۰ء [۲۵/ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ]

ذوالمجد والکرم جناب الحافظ الحاج قاری یوسف متالا مد فیوضکم! بعد سلام مسنون، اسی وقت خلاف امید تمہارا گرامی نامہ ایر لیٹر مورخہ ۱۶ جون آج ۲۹ جون کو پہنچا۔ لندن کے خطوط میں اتنی تاخیر نہیں ہوا کرتی تھی وہ عموماً پانچ دن یا زائد سے زائد ایک ہفتہ میں پہنچا کرتے تھے۔ شاید تمہاری شدت بزرگی نے جس کو بھائی طارق نے بہت زوردار الفاظ میں مجھ پر رعب ڈالنے کیلئے لکھا تمہارے [خط] کو بھی وزنی بنا دیا۔ بہرحال مجھے اپنے مکہ مکرمہ کے آخری خط کے پہنچنے کی رسید سے اطمینان ہوا۔

تم نے لکھا کہ بھائی عبدالقدیر نے تیرا خط بھیجا۔ میں تو یہ لفافہ مولوی احمد کے حوالہ کر کے آیا تھا کہ وہ میری روانگی کے بعد روانگی کی تفصیل تمہارے پاس لکھ کر بھیج دیں۔ ایک ہفتہ ہوا مولوی احمد نے مجھے اطلاع بھی دی تھی کہ آپ نے جو لفافہ دیا تھا وہ میں نے لندن بھیج دیا۔ بہرحال احمد نے بھیجا یا عبدالقدیر نے، اس کے پہنچنے سے اطمینان ہوا۔ اس کے بعد ۲۴ جون کو عزیز مولوی عبدالرحیم کا خط تمہارے خط کے حوالہ سے تمہاری اہلیہ کے علاج کے سلسلہ میں مشورہ کا آیا تھا۔ میں نے ہمروزہ اس کا جواب عبدالرحیم کو بھی لکھوا دیا تھا اور اس

خیال سے کہ اس کا جواب جانے میں بہت تاخیر ہوگی، یہاں [سہارنپور] لندن کا خط تو جلدی پہنچتا ہے اور مکہ [کا] اس سے زیادہ دیر میں اور گجرات کا اس سے بھی زیادہ، مجھے خیال ہوا کہ بواسطہ جواب میں بہت تاخیر ہوگی بالخصوص اس وجہ سے بھی کہ اس نے چندروز میں اپنے خالہ زاد بھائی کو سوار کرانے کیلئے جانے کو لکھا تھا۔ اس لئے میں نے تمہارے رفع انتظار کے خیال سے ہمروزہ اپنے اس خط کی نقل جو عبد الرحیم کو بھیجی تمہیں بھجوا دی ہے جو امید ہے پہنچ گئی ہوگی۔ نیز ایک رجسٹری جس میں تین کتابیں آپ بیتی نمبر۳ وغیرہ تھی اسی تاریخ کو بھیجی تھی۔ اس کی رسید کا انتظار رہے۔

چونکہ۔۔۔ نے لکھا تھا کہ آپ آج کل ایک اہم تصنیف میں مشغول ہیں اور جناب طارق صاحب کے خط میں اس کی تائید تھی اس لئے میں نے لکھا تھا [بہت] اخلاص سے کہ میں اپنے دوستوں کے متعلق نہیں چاہتا ہوں کہ ان کی تصانیف کسی نقصان یا غلطی کا شکار بنیں، میں اپنی ہر تالیف بہت اہتمام سے عربی مولانا عبد الرحمٰن صاحب ومولوی۔۔۔ وغیرہ کو دکھلاتا رہا اور اردو کی مولوی اسعد اور قاری سعید مرحوم کو اور اب بھی عربی یا اردو کی کوئی تالیف عزیزان یونس وعاقل کو دکھلائے بغیر شائع نہیں کرتا اور ان سے کہہ دیتا ہوں کہ جہاں تردد ہو نشان لگا کر مفتی محمود سے مراجعت کریں۔ آپ بیتی تک میں بھی یہی اہتمام رہا، اس لئے **میرا مشورہ یہ ہے کہ اپنی کسی تالیف کو بغیر کسی معتمد کو دکھائے شائع نہ کریں۔** میری معذوری تو تمہیں خود معلوم ہے اس لئے آپ جب مولوی عبد الرحیم کو بھیجیں تو اس پر یہ لکھ دیں کہ وہ میرے حوالہ [سے] مفتی محمود کو ضرور دکھلا دیں۔

تمہارے شکستہ ہاتھ سے اب تک لکھنا دشوار ہے، اس سے بہت قلق ہوا بلکہ انتہائی رنج۔ میں نہیں یہ سمجھ رہا تھا کہ اب تک تمہارے ہاتھ میں شکستگی کا اثر ہے بلکہ اس کے بالمقابل دوستوں کی کاپیوں پر تمہارے اپنے قلم سے اشعار لکھنے کی خبر سے یہ سمجھ رہا تھا کہ شاید بہترین

لکھتے ہوگے۔ تمہارے خطوط مجھے تو ہمیشہ اچھے لگے۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہارے ہاتھ کو نہایت صحت وقوت عطا فرمائے۔

مولانا اسعد صاحب کے حوالہ ہرگز نہ کریں۔ گستاخی تو ایسی نہیں ہے جب کہ وہ میری امانت ہے، لیکن گم ہوجانے کا زیادہ احتمال ہے, اس لئے کہ وہ لندن کے بعد متعدد جگہ ہوکر واپس آئیں گے۔ البتہ ان کے نظام الاوقات، نیز بولٹن آنے نہ آنے کا حال ضرور لکھیں کہ میں نے ان کو بولٹن آنے کی دعوت دی ہے۔ یہ تو تمہیں معلوم ہوگا کہ بعد رمضان مولوی انعام صاحب کا سفر بھی لندن کا ہے، ابھی سے ان کو دعوت نامہ بالا بالا بوساطت مولوی محمد عمر صاحب اس کا بھیج دیں کہ اپنے [نظام] میں بولٹن کی گنجائش ضرور رکھیں، مولوی محمد عمر صاحب کو یہ بھی لکھ دینا کہ آپ کے توسط سے اس لئے یہ خط بھیج رہا ہوں کہ آپ سے سفارش کی زیادہ امید ہے اور پہلے سے اس لئے لکھ دیا کہ مبادا نظام الاوقات میں گنجائش نہ رہے۔

تم نے .... کے متعلق جو تفصیلات لکھیں ان سے مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ ان سے اپنے دین کی خدمت لے لے۔ میرے لئے تو ظاہر ہے کہ موجب مسرت ہے مگر تمہیں معلوم ہے کہ میں اس کی بہت رعایت رکھتا ہوں کہ تبلیغی حضرات کو میرے کسی قول وفعل سے کوئی نقصان یا دقت پیش نہ آئے۔ تم بھی اس کی رعایت رکھنا کہ وہاں کے تبلیغی احباب کو تمہارے کسی قول وفعل سے کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ وہ قادیانیوں، شیعوں وغیرہ کے مقابلہ میں شمشیر برھنہ ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی ہر قسم کی مدد کرے، اپنی رضا ومحبت نصیب کرے، مرضیات پر زیادہ سے زیادہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

تم نے لکھا کہ لامع کی تیسری جلد وہ مجھ سے عاریۃً لے گئے, اگر تمہاری رائے اور مشورہ ہو تو میں لامع کی تیسری جلد بذریعہ رجسٹری تمہارے پاس بھیج دوں تا کہ تم ان کو اپنی طرف سے ہدیہ کردو, اگر کوئی آنے والا ملے تو زیادہ اچھا ہے۔ تم ان کو لکھ دو کہ وہ لیتا جائے یا

تمہاری کوئی کتاب منشی انیس کے یہاں سے آنے والی ہوتو میں دہلی بھیج دوں کہ ڈاک کا خرچ بہت زیادہ ہے۔ منشی انیس کے پاس سے تمہارے یہاں کثرت سے کتابیں جاتی ہی رہتی ہیں, یا عزیز عبدالرحیم کو لکھ دو کہ گجرات سے کوئی جانے والا ہوتو اپنے ساتھ لے جائے۔

مجھے ان کا رسالہ مقام حیاۃ دیکھنا یاد نہیں، اگر تمہارے پاس موجود ہوتو صرف میرے مضمون کی نقل بھیج دو۔ اگر تمہیں یہ معلوم ہوسکے کہ مولوی ۔۔۔۔ صاحب سے ان کا اختلاف رائے کس بات میں ہوا تھا یا اور کوئی اختلاف کی بات تو اس سے بھی ضرور مطلع کردیں۔ میرا جی نہیں چاہتا کہ وہاں کے تبلیغی احباب سے تمہارا کوئی خلاف پیدا ہو اور مجھے ان حضرات کی طرف سے تمہیں کچھ لکھنے کا تقاضہ ہو۔ چونکہ **آج کل ذرا سا اختلاف زمانہ کے فساد کی وجہ سے برے ثمرات پیدا کرتا ہے** اس لئے میں اس سے ڈرتا ہوں اور اس بنا پر اس سے پہلے بھی تمہیں اس سلسلہ میں لکھا تھا۔

اس سے بھی قلق ہوا کہ مولوی اسعد کی آمد پر سابق جمعیۃ علماء کے مقابلہ پر دوسری جمعیہ علماء ہند کی شاخ کی تجویز ہے, اللہ نہ کرے کہ مسلمانوں میں مزید اختلاف پیدا ہو, اس کا بھی انتظار رہے گا, اس کو بھی ضرور تحریر فرمائیں۔

تم نے اپنے لئے دعاؤں کو بہت اہتمام سے لکھا اس کو تو تمہارا بھی دل جانتا ہے کہ یہ ناکارہ تمہارے لئے کتنی دعائیں کرتا ہے۔ علامہ کا کوئی خط میرے پاس اب تک نہیں آیا۔ تمہارے پاس آپ بیتی اور حجۃ الوداع کے اتنے نسخے کہاں ہوں گے کہ تم نے ان کو دے دیئے۔ میرا تو مدینہ میں دل چاہتا تھا کہ ان دونوں کے کچھ نسخے تمہارے ساتھ بھیجوں مگر تمہارا سفر ہوائی تھا اور اس سے پہلے جب بحری رفقاء تھے اس وقت یاد نہیں رہا جس کا بہت قلق ہے۔

تمہیں یاد ہوگا کہ میں نے مدینہ منورہ میں تم سے چلنے کے زمانے سے ایک دو روز قبل یہ کہا تھا کہ میرے خیال میں آئندہ رمضان تم لندن ہی میں گذار لو، اس لئے کہ ان ۳،۴ سال

میں تمہارے اسفار سہارنپور اور حجاز کے کئی ہو چکے ہیں جو تمہارے مدرسہ کیلئے اور تمہارے دوستوں کے لئے موجبِ حرج ہے۔اس لئے اس سال بجائے سہارنپور کے بولٹن میں رمضان گذارلو۔ یہاں آنے کے بعد بھی میں نے مختصراً ایک خط میں اس کی طرف اشارہ کیا تھا۔آج کی ڈاک سے تمہارے مخلص طارق صاحب کے بہت زوردار تقاضے مجھ پر آئے کہ میں تمہیں بہت زور سے اس کی تاکید لکھوں کہ ماہ مبارک بولٹن ہی میں گذاریں۔انہوں نے لکھا ہے کہ مولوی یوسف پھرامسال رمضان سہارنپور کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں,ہم تو دخل نہیں دے سکتے,لیکن اگران کا رمضان یہاں گذرے تو یہاں کے لوگوں کو فائدہ بہت پہنچے۔

عزیز عبدالرحیم کے متعلق میں متعدد خطوط میں لکھ چکا ہوں کہ میں نے ان کو مکہ سے ہی لکھنا شروع کیا تھا کہ اگر زامبیا کا سفر مختصر ہو,یعنی چند ماہ کا,تب تو بہتر یہ ہے کہ میرے سہارنپور پہنچنے کا انتظار نہ کریں فوراً زامبیا پہنچ جاؤ اور شعبان تک واپس آجاؤ۔ رمضان کا اختیار ہے چاہے سہارنپور میں گذارو بلکہ میری رائے یہ ہے کہ رمضان ورتیٹھی میں گذار کر شوال میں یہاں آجاؤ اور اگر طویل سفر کا ارادہ ہو تو چندروز میرے پاس قیام کرنے کے بعد زامبیا چلے جاؤ۔رمضان وہاں گذارنے کے بعد شوال میں لندن آجاؤ اور حج کرتے ہوئے واپس آجاؤ اور تمہارا دل چاہے تو زامبیا سے واپسی میں رمضان بھی لندن میں عزیز یوسف کے پاس گذاردو پھر شوال میں حج کر کے یہاں آجاؤ۔

شروع میں تو ان کے یہ خطوط آتے رہے کہ مجھے مفارقت کو بہت دن گذر گئے اب چونکہ خالہ زاد بھائی نے لکھا ہے کہ اگر رمضان سے پہلے آسکو تو آجاؤ,رمضان کے بعد یورپ کے ممالک کا سفر کرنا ہے,اس لئے میں نے ارادہ کرلیا تھا کہ ان کا ٹکٹ واپس کردوں۔لیکن ٹکٹ واپس کرنے کی تو مخالفت میں نے زور سے کی تھی، پھر سفر کا انتظام مشکل ہے، ان کا بھی جی برا ہوگا کہ اتنے دن تم نے ٹکٹ لا کے رکھا، اس لئے بہتر یہی ہے کہ پہلے زامبیا ہو

آؤ,رمضان کاتمہیں اختیار ہے کہ چاہے زامبیا کرلو چاہے عزیز یوسف کے پاس لندن۔اس کے بعد حج سے فراغ کے بعد یہاں واپس آجاؤ۔

آج ہی اس کا خط آیا کہ حضرت کا مشورہ بدرجہ مجبوری بادلِ نخواستہ زامبیا کا سفر قبل از رمضان کرلوں گا،اس لئے کہ یہ تو حضرت نے بالکل صحیح تحریر فرمایا کہ پھر ٹکٹ کے اخراجات کی برداشت کا مسئلہ ہوگا اور وہ یقیناً احقر کیلئے نا قابل برداشت ہے،اس لئے کہ دوٹکٹوں کی کل رقم ۱۲۰۰۰ روپئے ہیں، اس لئے میرا ارادہ یہ ہے کہ شروع شعبان یا زیادہ سے زیادہ رجب کے اخیر میں زامبیا کا سفر اختیار کروں اور یہ درمیانی وقت حضرت اقدس کے پاس گذارلوں۔میں آج ہی ان کے خط کا جواب لکھوا رہا ہوں۔

میری رائے یہ ہے کہ وہ زامبیا کے سفر میں زیادہ تاخیر نہ کریں،میرے پاس آنے کی تو کوئی ایسی اہمیت نہیں ہے وہ سیدھے چلے جائیں تو زیادہ اچھا ہے,ورنہ ہفتہ عشرہ یہاں قیام کر کے چلے جائیں تا کہ زامبیا کا قیام بھی کچھ مل جائے ، واپسی میں تمہارے پاس بھی کچھ قیام ہو جائے اور حج بھی ہو جائے,مگر اسی خط میں انہوں نے لکھا کہ میرے خالہ زاد بھائی ۱۷جون کو بمبئ کیلئے روانہ ہوئے اور میری طبیعت پہلے سے خراب تھی،اب بمبئ کا ارادہ ملتوی کر دیا تھا۔بمبئ جانے کے بعد اور زیادہ خراب ہوگئی۔ان کو بھی رخصت نہ کرسکا,دونوں وقت ڈاکٹر انجکشن لگاتے رہے۔بمبئ کے احباب کا اصرار بڑھا کہ میں ہفتہ عشرہ بمبئ رہ کر علاج کراؤں مگر میرا خیال ہوا کہ حکیم اجمیری کا علاج کراؤں۔اس لئے ۲۲ جون کو وہاں سے روانہ ہوکر سورت روانہ ہوگیا,طبیعت اچھی ہونے پر حاضر ہوں گا۔

میں تو عزیز عبدالرحیم کا کئی روز سے انتظار کر رہا تھا اس لئے کہ انہوں نے ایک ہفتہ ہوا دیو بند کے چند طلبہ کے ہاتھ ایک آموں کی پیٹی بھیجی تھی،اور ساتھ ہی یہ پیام بھیجا تھا کہ میں کل بمبئ جا رہا ہوں اور وہاں سے سیدھا سہارنپور آؤں گا اس لئے ان کا کئی دن سے انتظار

کرر ہا تھا کہ آج ان کا یہ خط پہنچا۔

شروع میں تو یہ خط بہت ہی مختصر ایک دوسرے صاحب کے لفافہ میں بھیجنے کے ارادہ سے لکھوانا شروع کیا تھا مگر طویل ہو گیا اور اب کچھ امور ایسے بھی آ گئے جو دوسروں کے دیکھنے کے نہیں اس لئے مستقل رجسٹری کرنے کا ارادہ ہو گیا۔ فقط

۲۹/جون[۷۰ء]

﴿217﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۵/جمادی الاولی ۹۰ھ [۹/جولائی ۷۰ء]

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! تمہارے خط کا خواہ مخواہ ہی انتظار رہتا ہے۔ اس وقت تو انتظار کی خاص وجہ یہ بھی ہے کہ بمبئی سے تمہاری کتابوں کا صندوق ۵ مئی کو حاجی یعقوب نے بحری جہاز سے روانہ کیا تھا جس کے متعلق معلوم ہوا تھا کہ ایک ماہ میں پہونچ جائے گا۔ آج ۸ جون ہو گئی اس کی رسید آنی چاہئے تھی جس کا شدت سے انتظار ہے۔ خدا کرے کہ خیریت سے پہونچ گئی ہو۔ اس ناکارہ کو آپ رسید میں جتنا بھی چاہے منتظر رکھیں، مگر حاجی یعقوب کو رسید جلد از جلد بھیج دیں کہ انہوں نے اس پر بہت کوشش کی۔

محمد حنیف صاحب کا خواب تمہارے متعلق بہت مبارک ہے اور دوستوں کی طرف تمہاری توجہ موجبِ مسرت ہے **لیکن نماز میں اس کی کوشش کریں کہ کوئی وسوسہ اور غیر اللہ کا خیال نہ آوے،** اللہ تعالیٰ مجھے بھی نصیب فرماوے۔

دوستوں کی زبانی معلوم ہوا کہ تمہارے یہاں کا الیکشن ہو چکا اور جدید پارٹی برسرِ اقتدار آئی، اس کا بھی انتظار ہے۔ اس سے مسلمانوں کو نفع ہوا یا نقصان؟

عزیز مولوی عبد الرحیم کی طبیعت بحمد اللہ بہت اچھی ہے، ان کے خطوط بھی خیریت کے آرہے ہیں اوران کے حکیم کے بھی۔ اور وہ بار بار آنے کی اجازت مانگ رہا ہے مگر میں شدت سے روک رہا ہوں۔ اس لئے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ اس کا رمضان یہاں گذرے اور سہارنپور کی آب وہوا نہ تمہیں کبھی موافق آئی اور نہ اس کو۔ اندیشہ ہے کہ طول زمانہ سے کبھی طبیعت ناساز ہوکر رمضان سے پہلے واپس جانا نہ پڑے۔

میری تمنا تو تمہارے متعلق بھی یہی ہے کہ تمہارا رمضان یہاں گذر جاوے مگر مقدر سے اب تک تو یہ تمنا کبھی پوری ہوئی نہیں اور جب یہاں مستقل قیام میں پوری نہ ہوئی تو اس وقت تو بعد بھی بہت ہے اور تمہارے مشاغل بھی بہت بڑھ گئے۔ **عزیز من! ترقی آدمی کی اپنی جدوجہد پر موقوف ہے۔ ارشاد واکمال کو بہت اہتمام سے مطالعہ میں رکھیں اور اپنی زندگی کو اس کے معیار پر پہونچانے کی ہر وقت کوشش کریں**

؎ مرادِ ما نصیحت بود وکردیم حوالت با خدا کردیم ورفتیم

تمہاری دینی ترقیات کے سننے کا ہردم متمنی رہتا ہوں۔ عزیز عبد الحفیظ کا خط امریکہ سے آیا تھا۔ وہ بعض قانونی مجبوریوں کی وجہ سے واپسی پر لندن کا ارادہ کررہے ہیں۔ اگر اس خط کے پہونچنے تک یا اس کے بعد پہونچیں تو کہہ دیں کہ آج ۸؍ جولائی تک امریکہ سے تمہارے دو خط پہونچے اور میں دونوں کا جواب لکھ چکا ہوں۔ امید ہے کہ پہونچ گئے ہوں گے۔ خدا کرے کہ عزیز موصوف کی واپسی پر تمہیں اور تمہارے دوستوں کو کچھ زیادہ نفع پہونچے۔

اہل لنڈن کی ضرورت کی وجہ سے میں تمہیں بہت ہی منقطع عن الدنیا اور متوجہ الی اللہ دیکھنا اور سننا چاہتا ہوں۔ اس وجہ سے ہر آنے والے سے تمہارے حالات کی خاص جستجو کرتا رہتا ہوں۔ عزیز من! بہت [اہتمام سے] معمولات کو کھانے سے زیادہ اہم سمجھو۔ ذکر

پر بہت دوام کی ضرورت ہے۔ کسی دن معمول رہ جاوے تو کھانا چھوڑ کر اس کو پورا کرلو۔ ابتداء میں جیسا جہد رکھو گے انتہا میں اس کے ثمرات چکھو گے۔

تم نے پہلے عزیز محمد اور چند رفقاء کا آپ کی تربیت میں آنا لکھا تھا اس کے بعد کوئی حال تم نے نہیں لکھا کہ کتنے بچے ہیں اور کیا کرتے ہیں اور ان سب کے کھانے کا نظم کیا ہے۔ اہلیہ سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں تمہاری صحت کا فکر بھی رہتا ہے، اللہ تعالیٰ نہایت سہولت اور راحت سے فراغ نصیب فرماوے، ولد صالح نصیب فرماوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۵/ جمادی الاولی ۹۰ھ

218

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۱۷/ جمادی الاولیٰ ۹۰ھ [۲۱/ جولائی ۷۰ء]

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، تقریباً دو ماہ ہوئے عزیز شبیر انگار کا ایک منی آرڈر دو سو روپیہ کا آیا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ جب میرے نکاح کی خبر سنیں تو ولیمہ وہیں کریں۔ اس کے بعد سے کئی مرتبہ اس کے نکاح کی تاریخوں کی اطلاع آتی رہی اور التواء کی تاریخ۔ خوش قسمتی سے دو تین دن ہوئے ان کا خط اس اطلاع کا آیا تھا کہ نکاح ہو گیا اور چونکہ اسی دن مولوی اسماعیل نے بھی گھر جانے کا ارادہ ظاہر کیا اس لئے میں نے ان سے کہہ دیا تھا کہ جس دن تمہاری سیٹ معین ہو جاوے اس دن [ولیمہ] کر دیں گے۔

چنانچہ معلوم ہوا کہ آج چہار شنبہ کی شب کو ان کا جانا طے ہو گیا ہے۔ اس لئے اس کا

انتظام آج ہی کر دیا اور چونکہ اہتمام مقصود تھا اس لئے مولوی نصیر کے سپرد نہیں کیا کہ وہ تو انشاء اللہ اس سے کم میں کر دیں گے، بلکہ شیخ انعام اللہ کے سپرد کیا تھا۔ معلوم ہوا کہ انہوں نے رقم پر بہت اضافہ کر دیا، میری بھی زیادہ خوشی اس وجہ سے ہوئی کہ میں بھی آج ایک جدید رسالہ کی بسم اللہ کر رہا ہوں، جس کو مولوی اسماعیل مع خواب کے سنائیں گے۔

۶ کیلو زردہ ارسال ہے۔ پلاؤ کے متعلق تو معلوم ہوا کہ وہاں پہونچتے پہونچتے خراب ہو جاوے گی، لیکن زردہ دہلی لکھنو سے آنے پر بھی خراب نہیں ہوتا۔ اس میں سے ۲ کلو عزیز شبیر کے رشتہ داروں کو مولوی اسماعیل خود پہونچاویں گے، بقیہ میں سے ڈیڑھ کیلو کسی آدمی کے ہاتھ حافظ سورتی کے پاس ضرور بھیج دیں، کرایہ مزدوری جو دینا ہو تم یا مولوی اسماعیل دے دیں، میں ادا کر دوں گا۔ سوا کیلو تمہارا اور سوا کیلو میں مولوی اسماعیل کی اہلیہ اور مولوی تقی نصف نصف۔

تمہارے رسالۂ شکر کی تکمیل اور صفائی سے بہت مسرت ہے، اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے، ہمیں دین و دنیا کا نفع نصیب فرماوے۔ لوگوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ متمتع فرماوے اور تمہارے لئے صدقۂ جاریہ بناوے۔ اس نا کارہ کا خط بجائے شروع میں ہونے کے آخر میں ہوتا تو زیادہ اچھا ہوتا۔ قاضی عبد الوہاب صاحب سے ملاقات ہو یا خط لکھیں تو میرا بھی سلام مسنون لکھ دیں اور یہ بھی کہ یہ نا کارہ تمہاری صحت کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔

حکیم صاحب نے یہ صحیح کہا، میری ان کو بھی تاکید ہے اور تمہیں بھی کہ اتنے صحت کامل نہ ہو ارادہ نہ کریں، مبادا یہاں آکر طبیعت خراب ہو۔ تمہارے پاس رہنے کو تو میرا بھی دل چاہتا ہے اور میں ضرورت بھی سمجھتا ہوں مگر صحت تو قبضہ کی چیز نہیں۔ اہلیہ اور خالہ سے سلام مسنون۔ یوسف کا یہاں تو عرصہ سے خط نہیں آیا، چند خطوط تمہارے لئے رکھے تھے وہ اسی پرچہ کے ساتھ ارسال ہیں۔ میں نے حافظ سورتی کا حصہ یہ سمجھ کر رکھوایا تھا کہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ ان کے تعلقات شبیر سے یہاں کے قیام میں بہت تھے۔ اگر نہ ہوں تو پھر وہاں بھیجنے کی

ضرورت نہیں کہ دقت بھی ہے، اس کا حصہ تم دونوں یعنی تم اور اسماعیل تقسیم کرلیں۔ البتہ شبیر کا کوئی اور واقف تمہارے قریب ہوتو اسے ضرور دے دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۱۷/ جمادی الاولیٰ ۹۰ھ

﴿219﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۵/ جمادی الاولی ۹۰ھ [۲۹/ جولائی ۷۰ء]

عزیز گرامی قدر ومنزلت مولوی یوسف سلمہ! محبت نامہ مؤرخہ ۳۰ جولائی پہونچ کر موجب مسرات ہوا۔ اتفاق سے حاجی یعقوب صاحب بمبئی والے بھی جمعہ کے دن سے یہاں آئے ہوئے ہیں، تمہارا خط ان کو بھی سنادیا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ کتابوں کا صندوق لنڈن پہنچ گیا۔ امید ہے کہ کتابیں وصول ہوگئی ہوں گی۔ گودی کے مزدوروں کی ہڑتال کی خبر میں بمبئی کے خط سے دو ہفتہ قبل معلوم کرچکا تھا، میرا خیال تھا کہ وہ ختم ہوچکی ہوگی۔ خدا کرے کہ تمہاری کتابیں خیریت سے پہونچ گئی ہوں۔ تم نے اچھا کیا کہ قاری اسماعیل کو ذکر بالجہر بتلادیا، اللہ تعالیٰ استقامت ترقیات سے نوازے، تمہارے فیوض وبرکات سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرماوے۔

کیا کوئی صورت تمہاری رمضان میں آمد کی بھی ہوسکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ کرے کہ تمہاری اہلیہ ولادت کے قصہ سے بخیریت اس سے پہلے فارغ ہوجاوے، اللہ تعالیٰ ولد صالح عطا فرماوے۔ **تمہارا ہر وقت خیال لگا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں ہر نوع کے شرور سے محفوظ**

رکھے، اپنی سچی محبت عطا فرماوے, تمہارے فیوض سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرماوے۔ امید ہے کہ تمہارے یہاں کا اجتماع خیریت سے ہوگیا ہوگا۔

اسلام کے متعلق ٹیلی ویژن پر ۱۵ جولائی کو جو پروگرام شائع ہوا تھا اس سے کچھ جی خوش نہیں ہوا, اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بہت زیادہ اپنے حفظ وامن میں رکھے۔ تمہارے یہاں نئی حکومت کے آنے سے جو امن ہوا اس سے مسرت ہوئی, اللہ تعالیٰ خیر کے اسباب پیدا فرماویں۔ عیسائیوں کے آپس کے نزاع کی خبر سے بھی فکر ہے, اللہ تعالیٰ اس کو مسلمانوں کے لئے خیر کا سبب بناوے، ایسا نہ ہو کہ ہمارے یہاں کی طرح سے ان کی آپس کی لڑائی میں مسلمان درمیان میں نہ آجاویں۔

عزیز مولوی عبدالحفیظ کو کچھ دنوں کے لئے اگر بسہولت ممکن ہو تو ضرور ٹھیرالیں اور ان کو پہلے ہی لکھ دیں کہ اگر نظام الاوقات میں گنجائش ہو تو وہ لنڈن کے لئے بھی چند روز اپنے نظام میں مقرر کرلیں ایسا نہ ہو کہ عین وقت [پر] انہیں قیام میں دقت ہو۔ تمہارے یہاں کے اجتماع کی کامیابی سے بہت مسرت ہوئی, اللہ تعالیٰ بہت ہی مبارک فرماوے، مثمر ثمرات وبرکات بناوے۔

ٹیلی ویژن پر اسلامی معاشرہ کے متعلق جو چیز انہوں نے شائع کی ہے وہ اگر کسی اخبار میں آئی ہو تو پورا اخبار بھیجنے کی ضرورت نہیں اتنا تراشہ بھیج دیں۔ عزیز عبدالرحیم سلمہ کے خطوط شدید تقاضہ کے اپنے آنے کے متعلق آرہے ہیں مگر میں اس وجہ سے کہ ان کے حکیم صاحب ابھی تک مطمئن نہیں، میں ان کو آنے کی اجازت نہیں دے رہا۔ اس کے علاوہ وہ باوجود اپنے شدید تقاضہ کے خود بھی میرے انکار کو غنیمت سمجھ رہے ہیں، اسلئے کہ انہوں نے ایک رسالہ جو شکر کے بارے میں تصنیف فرمایا ہے، جس کی نظر ثانی مولوی تقی الدین صاحب نے کی ہے، اور طباعت کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا۔ ان کا دل چاہتا ہے کہ یہاں آنے سے

پہلے اس کی طباعت مکمل ہو جاوے، اللہ تعالیٰ مدد فرماوے۔

اپنی اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں، اس کی خیریت کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب،

بقلم احمد گجراتی، ۲۵/ جمادی الاولیٰ ۹۰ھ

220

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹/ جمادی الاولیٰ ۹۰ھ [۱۲/ اگست ۷۰ء]

عزیزم مولوی محمد یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، تقریباً ایک ہفتہ ہوا، تمہارا محبت نامہ پہونچا تھا۔ اس کا جواب اسی وقت مولوی ہاشم کے ایرلیٹر پر لکھ دیا تھا۔ امید ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔ تم نے اس میں لکھا تھا کہ کتابیں گودی پر تو پہونچ گئیں مگر وہاں کے مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے تاہم میں نے بلٹی وغیرہ وہاں کے رہنے والے ایک دوست کو دے دی ہے، امید ہے کہ ایک دو دن میں کتابیں وصول ہو جاویں گی۔ اس کے بعد سے تمہارے خط کا شدت سے انتظار رہے، خدا کرے کہ کتابیں خیریت کے ساتھ پہونچ گئی [ہوں]۔

جن صاحب کے ذریعہ سے یہ خط بھیجا جا رہا ہے اگر اردو اچھی طرح جانتے ہوں تو [انہیں] اردو کا ورنہ گجراتی کا معمولات کا پرچہ دے دیں۔ کئی دن ہوئے مولوی یوسف تتلی کا خط آیا تھا، غالباً تمہارے پاس بھی آیا ہوگا۔ اس میں تمہاری والدہ کی علالت کی خبر لکھی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ عبد الرحیم کو اطلاع کر دی جاوے۔ عزیز عبد الرحیم کو تو اسی دن خبر کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ اگر تم تک خدانخواستہ خط نہ پہنچا ہو تو

بندہ کے حوالہ سے طلب خیریت کا خط اپنی والدہ کو لکھ دو۔ اس میں میری طرف سے بھی سلام مسنون کے بعد عیادت لکھ دیں۔

حاجی یعقوب صاحب ۹/دن یہاں قیام کے بعد کل شنبہ کو نظام الدین چلے گئے۔ ۸/ اگست شنبہ کو وہاں سے بمبئی واپس جاویں گے۔ یہ تو تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ میری آنکھ میں ابھی تک صفائی نہیں آئی۔ علی گڑھ کا ڈاکٹر ایک ماہ کیلئے دوبارہ علی گڑھ بلا رہا ہے۔ میری تو ہمت جانے کی ہے نہیں، مگر اس کا شدید اصرار ہے لیکن ساتھ ہی وہ بار بار یہ بھی لکھ رہے ہیں کہ علی گڑھ میں بارش بالکل نہیں، گرمی شدید ہے۔ جب ایک دو بارشیں ہو جاویں گی جب بلاؤں گا۔

مولوی اسماعیل ۲۲ جولائی کو اپنے گھر جا چکے ہیں۔ عزیز مولوی عبدالرحیم کی آمد آمد کی خبریں سن رہا ہوں مگر میں نے ہی ان کو خطوط کے ذریعہ سے روک رکھا ہے کہ اتنے طبیعت صاف نہ ہو جاوے اتنے آنے کا ارادہ نہ کریں۔ اپنی اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحت و سہولت کے ساتھ فراغ نصیب فرماوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۲۹/ جمادی الاولیٰ ۹۰ھ

﴿221﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰/ اگست ۷۰ء [۸/ جمادی الثانی ۹۰ھ]

وعين الرضا عن كل عيب كليلة   كما ان عين السخط تبدى المساويا

عزیز گرامی قدر و منزلت مولانا مولوی حافظ قاری یوسف متالا صاحب سلمہ

بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مورخہ ۳۰/ جولائی پہونچ کر موجب مسرات ہوا۔ تمہارے خط کا معظم حصہ ہمیشہ اس مضمون میں ضائع ہوتا ہے کہ تو ناراض تو نہیں، حالانکہ میں بار بار لکھتا رہتا ہوں کہ تم سے ناراضگی بڑی دیر میں ہوسکتی ہے اور خدا نہ کرے کہ وہ وقت آوے

تجھے میں بددعا دینے کو ظالم کس کا دل لاؤں

برا کہنے کو ہوتا ہوں، بھلا منہ سے نکلتا ہے

اتنی بات ضرور ہے کہ جو امیدیں تم سے وابستہ ہیں ان کی تائید کسی سے سنتا ہوں تو بہت مسرت ہوتی ہے، اس کے خلاف کوئی بات کان میں پڑتی ہے تو دل بجھ جاتا ہے۔

میرا دل تمہارے متعلق خاص طور سے لنڈنی ماحول کی وجہ سے یہ چاہتا ہے کہ حبِّ جاہ، حبِّ مال پاس کو نہ آوے۔ اہل دنیا سے مدارات کا برتاؤ تو خوب رکھو مگر قلبی محبت کسی سے اس کے مال کی وجہ سے ہرگز نہ ہو, واللہ حسیبی علیکم۔

قاری صاحب اور محمد حنیف صاحب کے خطوط کے بعد بھی میں تمہیں متعدد خطوط لکھوا چکا ہوں۔ لنڈن بالخصوص بولٹن سے جس کا بھی لفافہ آتا ہے اس میں ایک پرچہ میں ضرور رکھوا دیتا ہوں۔ اگر ان کی تاریخیں لکھواؤں تو وقت بہت ضائع ہوگا، مگر ان دونوں کے بعد پانچ چھ خط میرے جاچکے ہیں، تقریباً دو ہفتہ ہوئے تمہارا ایک محبت نامہ آیا تھا، جس میں تم نے لکھا تھا کہ میری کتابوں کا صندوق گودی پر پہونچ گیا لیکن وہاں کے مزدوروں نے چونکہ ہڑتال کر رکھی ہے اس لئے حاجی یعقوب صاحب کا خط رجسٹری بلٹی وغیرہ سب میں نے اپنے ایک دوست کو دے دیا ہے جس کے پاس کار بھی ہے اور وہ گودی کا رہنے والا بھی ہے۔ ایک دو دن میں کتابیں انشاء اللہ پہونچ جاویں گی، میں اس کی رسید کا منتظر ہوں تمہارے اس خط میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

تم نے لکھا کہ فانی دنیا اور ہر چیز سے وحشت ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے,

اللھم زد فزد، مگراس کا بہت اہتمام سے خیال رکھیں کہ اس کی وجہ سے نہ کسی دینی کام میں حرج آوے نہ اہل وعیال کے حقوق جو شریعت نے مقید کر دیئے ہیں ان میں فرق آوے کہ اللہ تعالیٰ کے لگائے ہوئے حقوق بھی عبادت ہیں۔ جماعت اسلامی والوں کے متعلق جو تم نے لکھا اس سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہر باطل عقیدے سے، باطل عمل سے مسلمانوں کی اصلاح فرماوے۔ یہ میں نے پہلے بھی لکھا تھا، آئندہ بھی اس کا خیال رکھیں کہ مناظرہ مجادلہ کسی سے نہ رکھیں کہ اس زمانہ میں مناظرہ سے کوئی فائدہ نہیں کہ دونوں طرف نفسانیت کا غلبہ ہو جاتا ہے، مخالف کی ہر بات کا جواب دینے کی فکر نہ کریں۔ لاادری نفسی، ہر بات کا جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے، یہ کہنا بہت سہل ہے کہ مجھے معلوم نہیں، علماء سے تحقیق کریں۔

ڈاکٹر صاحب سے بھی تمہاری تلخ گفتگو نہ ہوتی تو اچھا تھا۔ البتہ حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ کے رسالے جو ردمودودیت پر ہیں وہ عبدالرحیم کو لکھو کہ اکٹھے کر کے بھیج دیں۔ میرے یہاں تو آج کل رہے نہیں، دیوبند اور دہلی میں مل جاویں گے۔ عزیز عبدالرحیم کی آمد کا انتظار ہے اگر مجھے یاد رہا تو میں بھی کہہ دوں گا اور اگر میرے یہاں ہوگا اس کو بجھوا دوں گا۔ ڈاڑھی کے متعلق 'ڈاڑھی کا فلسفہ' حضرت مدنی کا اور 'ڈاڑھی کی قدر و قیمت' حضرت میرٹھی کا ہے۔ دونوں بذریعہ رجسٹری تمہارے پاس ارسال ہیں۔ تم نے جو تقریر کی وہ صحیح تھی اور ان کے مسلک کی تعبیر کی وہ بھی صحیح کی لیکن میں تمہیں حضرت اقدس رائپوری قدس سرہ کی طرح سے ہر چیز میں فریق بنانے سے بچانا چاہتا ہوں۔

تم نے بعض لوگوں پر گریہ طاری ہو جانے کے متعلق دریافت کیا یہ حالت ممدوح ہے لیکن اس کا غلبہ مناسب نہیں۔ لہٰذا ابتداء تو اس کے علاج کی ضرورت نہیں، غلبہ کی صورت میں درود شریف کی کثرت اور فضائل کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا مطالعہ کرنے کو کہہ دیا کریں۔ معلوم نہیں تمہارے پاس مکاتیب رشیدیہ یعنی حضرت گنگوہی قدس سرہ کے

خطوط اور حضرت تھانویؒ کی تربیت السالک ہے یا نہیں؟ اگر نہ ہو تو میں بھیجنے کی کوشش کروں۔

بعض خطوط جن کے ساتھ جواب کے لئے کچھ نہیں ہے ان کے جواب تم کو لکھوانا ہیں:

ا: حافظ محمد گورا، باٹلی:

تمہاری لڑکی رشیدہ کی شادی سے مسرت ہوئی۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے، اللہ جل شانہ زوجین میں محبت عطا فرما کر اولاد صالح عطا فرماوے۔ اللہ تعالیٰ اس شادی کو بہت مبارک فرماوے، **درود شریف کی کثرت مکارہ سے حفاظت، مقاصد کی کامیابی کیلئے بہت مجرب ومفید ہے۔** اس کا اہتمام کریں۔ اعزہ واقارب کو بھی تاکید کردیں، اپنی اہلیہ سے بھی سلام کہہ دیں۔

تمہارے **حفظِ قرآن کے پختہ ہونے کیلئے** بھی دعا کرتا ہوں، اس کے لئے **میرے رسالہ فضائل قرآن میں ایک بہت مجرب عمل لکھا ہوا ہے۔** یہ کتاب میرے مخلص دوست مولوی یوسف متالا ۳۰، پیس سٹریٹ بولٹن سے مل سکتی ہے، چاہے وہاں جا کر مستعار لے کر پڑھ لیں یا ان سے خرید لیں۔ **ان کے پاس کبھی کبھی جاتے رہا کریں۔** تم نے لکھا کہ جواب کی ضرورت نہیں، مگر تمہاری لڑکی کی شادی کی مبارک باد کے لئے میرا تو دل چاہا۔ فقط

۲: سلیمان سعید آدم:

بھائی کے ویزا مل جانے سے مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ ان کو خیریت کے ساتھ تم سے ملادے۔ ان سے اور دیگر اعزہ سے **درود شریف کی کثرت کی تاکید کرتے رہیں۔ یہ مکارہ سے حفاظت، مقاصد کی کامیابی کے لئے مجرب ہے۔** اپنی والدہ سے سلام کہہ دیں۔ میرا رسالہ فضائل درود عزیزم مولوی یوسف متالا ۳۰ پیس سٹریٹ بولٹن سے مستعار بھی مل سکتا ہے، وہاں جا کر ایک دو روز وہاں ٹھہر کر اس کو غور سے پڑھیں، یا ان سے خرید لیں۔ عزیز موصوف سے ملتے رہا کریں۔

۳:ظہیرالدین بٹ، مانچسٹر:

یہ نا کارہ فتاویٰ لکھا نہیں کرتا. مفتی نہیں ہے۔فتاویٰ کے واسطے مفتی صاحب مظاہر علوم یا مفتی صاحب دارالعلوم کے نام خط لکھنا چاہئے اور جواب کیلئے شیلنگ بھیجنا چاہئے۔ جتنے سجدے تلاوت کے ذمہ [میں] باقی ہیں ان کی قضا واجب ہے۔جیسا کہ نمازوں کی قضا ہوتی ہے۔فرصت کے وقت ۴، ۵ سجدے اس نیت سے کرتے رہیں کہ جو آخری سجدہ باقی ہے اسکو کر رہا ہوں۔مولوی یوسف متالا اس کو سمجھا دیں گے۔

نمبر۲: علم کا حاصل کرنا فرض ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے سہولت فرمادی ہے کہ علم ضروری سارا اردو کی کتابوں میں آچکا ہے، اپنے مشغلہ کے ساتھ کوئی مسئلہ کی کتاب اپنے قریب جو عالم ہو اس سے پڑھتے رہیں۔

نمبر۳: ان مسائل کی کتابیں جن میں مسئلہ معلوم ہوتے ہوں پڑھتے رہیں۔بہشتی زیور مولوی یوسف متالا کے پاس شاید مل جاوے، وہ بہت آسان ہے اور اس کا پڑھنا بھی آسان ہے۔میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ مولوی یوسف کے پاس آمد و رفت رکھیں۔ان کا پتہ مولوی یوسف متالا، ۳۰ پیس سٹریٹ بولٹن ہے۔جادو وغیرہ کے عملیات ہرگز نہ کرنا چاہئے، نہ جنات کے ,ان کے لئے بڑے ماہر کی ضرورت ہے۔

آپ کو اتنے لمبے خط کے لئے جواب کے لئے شلنگ بھیجنا ضروری ہے، میں آپ کے خط کا جواب مولوی یوسف متالا کے پاس بھیجتا ہوں، وہ مختصر لکھواتا ہوں۔دعائے گنج العرش وغیرہ کتابوں کی اسناد صحیح نہیں, حدیثِ پاک میں جو دعائیں آئی ہیں ان کو پڑھتے رہیں, کاغذ [ٹشو پیپر] سے استنجاء کرنے میں مضائقہ نہیں، اس میں جذب کی صلاحیت ہے۔ ٹائی پہن کر نماز تو ہو جاتی ہے مگر چونکہ کفار کا لباس ہے اس لئے اتار لیا جاوے۔ مجھے معلوم نہیں کہ نماز کے بعد کوئی بلند آواز سے کلمہ پڑھتے ہوں، ہمارے یہاں دستور نہیں۔

اس کا مطلب میں نہیں سمجھا جو درود کے بارے میں لکھا کہ اس کے نیچے نبی کا نام لکھنا نہیں چاہئے۔ اس کو مولوی یوسف کو فضائل درود بتلا کر سمجھ لیں۔ یہ لفظ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ نبی کا لفظ نہیں لکھنا چاہئے۔ جوتیاں مصلوں کے آگے رکھنے میں نماز نہیں ٹوٹتی۔ حضور ﷺ کے نام پر ص ل م نہ لکھنا چاہئے، مگر پورا درود لکھے۔ صلیب کا نشان مکان میں ہرگز نہ لگاوے، یہ نصاریٰ کے ساتھ تشبیہ ہے۔ آئندہ مسائل کا خط مجھے نہ لکھیں، اور ایسے طویل خط کے لئے جواب کا شلنگ ہونا ضروری ہے۔

۴: جناب ابراہیم محمد بسم اللہ، ڈیوزبری:

تمہارے قرض کی خبر سے بہت قلق ہوا۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ بار قرض سے سبکدوش فرماوے۔ **اس کے لئے پانچ تسبیحات درود شریف کی باوضوء قبلہ رخ بیٹھ کر پڑھنا بہت مفید و مجرب** ہے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہارا لڑکا حافظ پٹیل کے پاس حفظ کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے، میں اس کی تکمیل کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اپنی اہلیہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں، یہ ناکارہ ان کے لئے بھی دعا کرتا ہے۔ اگرچہ تم نے لکھا کہ جواب کی ضرورت نہیں، مگر تمہاری پریشانی کی وجہ سے عزیز یوسف متالا کو تکلیف دے رہا ہوں کہ وہ ایک کارڈ تم کو لکھوادے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۶/ جمادی الثانی ۹۰ھ

عزیز مولوی یوسف، ان خطوط کے جواب میں تم کو تکلیف تو ہوتی ہوگی مگر ایک ایک کارڈ اپنے کسی شاگرد سے لکھوا دیا کریں، بالخصوص جن میں تمہارے متعلق کوئی بات ہو، کسی دوسرے سے لکھوایا کرو، اپنے قلم سے نہ لکھا کریں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم احمد گجراتی، ۶/ جمادی الثانی ۹۰ھ

﴿222﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۱/جمادی الثانی ۹۰ھ [۱۳/اگست ۷۰ء]

عزیزم مولوی محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے خط کا جواب تو مولوی ہاشم گورا کی رجسٹری میں کئی دن ہوئے بھیج چکا ہوں، جس میں دوسرے لوگوں کے خطوط کے جواب بھی تھے، امید ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔ اس کے بعد مولوی ہاشم کے خط سے مجملاً اور اور مولوی عبدالرحیم کی آمد پر ان کے نام جو تمہارا خط آیا تھا، اس سے مفصلاً تمہاری بیماری کا حال معلوم ہوکر بہت ہی رنج وفکر وقلق ہوا۔ اس پر بھی قلق ہوا کہ تم نے اس سیہ کار کو اس قابل بھی نہ سمجھا کہ اپنی بیماری کی اطلاع کریں۔ اگر چہ دعا کی اہلیت تو نہیں مگر دعا کیلئے اہلیت شرط بھی نہیں۔ اپنی نااہلیت کے باوجود دل سے تمہاری صحت کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہیں صحت وقوت عطا فرمائے۔

مولوی ہاشم صاحب کے خط سے یہ معلوم ہوکر کہ تم نے غذا میں بہت قلت کر رکھی ہے، اگر عمداً ہے تو بہت نامناسب، اور بھوک نہ لگتی ہو تو قابلِ علاج ہے۔ مولوی عبدالرحیم کے خط سے یہ معلوم ہوکر کہ تمہارے یہاں تمہاری زیرِ نگرانی تین سو بچے زیرِ تعلیم ہیں، بہت مسرت ہوئی، اللہم زد فزد۔ تم نے میرے خط میں تو محمد وغیرہ ۸، ۱۰ آدمیوں کی تعلیم کا حال لکھا تھا۔ معلوم نہیں تمہارے مدرسہ کے لڑکوں میں کیا تعلیم ہوتی ہے؟ حفظ کا سلسلہ ہے یا نہیں؟ اور اردو فارسی پڑھنے والا کوئی ہے یا نہیں؟

تم نے تقریباً دو ہفتے ہوئے یہ لکھا تھا کہ کتابوں کا صندوق گودی پر پہونچ گیا اور یہ بھی لکھا تھا کہ اگر چہ وہاں مزدوروں کی ہڑتال ہے مگر میں نے رجسٹری کے سارے کاغذات

ایک صاحب کو دے دیئے ہیں، جن کی اپنی کار ہے, دو تین دن میں کتابیں پہونچ جائیں گی۔اس کے بعد تمہارے دو خط پہونچے ان دونوں کا میں جواب لکھوا چکا ہوں مگران دونوں میں کتابوں کے پہونچنے کی کوئی اطلاع نہیں، خدا کرے صندوق صحیح سالم پہونچ گیا ہو۔اس کے پہونچنے پر حاجی یعقوب صاحب کو بھی ضرور اطلاع کر دیں۔

دو ہفتے ہوئے جب تمہارا خط آیا تھا اس وقت حاجی یعقوب صاحب سہارنپور ہی [میں] تھے، اس کی بنا پر پرسوں ان کا استفسار بھی آیا تھا اور تعجب بھی کہ کتابوں کی وصولی کی رسید اب تک بمبئی نہیں پہونچی۔۱۰ اگست کو ایک بک پوسٹ رجسٹر ڈ بھی تمہارے نام بھیجا ہے ،جس میں ڈاڑھی کی قدر و قیمت، اور ڈاڑھی کا فلسفہ بھی بھیجا ہے, خدا کرے پہونچ گیا ہو۔ اہلیہ سے سلام مسنون بھی کہہ دیں اور اس کی خیریت سے بھی مطلع فرماویں۔اللہ تعالیٰ اس کو سہولت کے ساتھ ولد صالح عطا فرماوے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم،۱۱رجمادی الثانی ۹۰ھ

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

عزیز گرامی قدر ومنزلت برادرم مولوی محمد یوسف عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون،کل گذشتہ تمہارا محبت نامہ نرولی سے بھائی غلام محمد کا ارسال کیا ہوا موصول ہوا۔احقر ۸ اگست کو روانہ ہوکر ۹ کو یہاں بخیریت پہونچ گیا تھا۔محبت نامہ سے تمہاری علالت کی تفصیل معلوم ہوکر بہت ہی افسوس اور قلق ہوا۔اللہ تعالیٰ ہی تمہیں جملہ امراض ظاہرہ و باطنہ سے شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ تمہاری عمر میں خوب برکت عطا فرماوے, آمین۔

عزیزم آپ ہر خط میں یہ لکھتے ہیں کہ اگر میرا انتقال خدا نہ کرے ہوگیا تو چناں

چنیں، یہ جملہ ہرگز مناسب نہیں۔ آدمی کو اپنی عمر میں برکت کی دعا کرنا چاہیئے کہ اللہ جل شانہ کی رضا کے کام زیادہ سے زیادہ کر سکے ,اور اس سے زیادتی عمر کی تمنا بھی رکھنا چاہیئے۔ آئندہ قطعاً اس سے پرہیز کریں۔

تمہارے خط سے کتاب کی طباعت کے سلسلے میں تمہاری تمنا معلوم ہوکر بہت ہی مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا بہترین بدلہ دارین میں عطا فرمائے,لیکن اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ اس الف میں سے کتابیں اور سرموں کے سلسلے میں ۸۰۰ خرچ ہوگئے، صرف ۲۰۰ باقی ہیں۔ اس کی ساری تفصیل مولوی مشتاق کے رجسٹری خط سے آپ کو معلوم ہوگئی ہوگی۔ حساب کے سارے کاغذات مع اس کے بلوں کے آپ کے پاس پہونچ گئے ہوں گے۔ کتابوں کے دو پارسل روانہ کیئے جاچکے ہیں۔۔ سرمہ جات ایک آنے والے صاحب کے ہمراہ عنقریب پہونچ جائیں گے,اطلاعاً عرض ہے۔

آپ نے جو ۱۳ نمبر کے سرمہ کے متعلق لکھا تھا وہ اس وقت لکھا کہ سرمے خریدے جاچکے تھے اور اس کمپنی کی یہ شرط بل پر لکھی ہوئی ہے کہ خریدا ہوا مال واپس نہیں ہوسکتا۔ اس کے باوجود مولوی مشتاق صاحب نے بمبئی جاکر کوشش کی کہ کسی طرح ان کو بدل دیں لیکن وہ تیار نہ ہوئے۔ اس لئے اب تو آپ کسی طرح انہی کو فروخت کردیں، اللہ تعالیٰ سہولت کے اسباب پیدا فرماوے۔

میں نے الف کے بقیہ ۲۰۰ رکھ لئے ہیں اور ۱۵۰۰ پورے مفتی صاحب کو دے دیئے ہیں,بقیہ مولوی تقی صاحب نے قرض دینے کا وعدہ کرلیا ہے۔ اس لئے آپ اس کی فکر نہ کریں,اگر ضرورت ہوئی تو میں بے تکلف لکھ دوں گا۔ آپ کے لئے دوائیں انشاء اللہ ضرور بالضرور بہت عمدہ ہمارے ایک حکیم صاحب سے جو ہمارے خاص دوست ہیں تیار کروا کر بھیجوں گا، جن کا علاج تین ماہ سے میں کررہا ہوں اور ۲ ماہ اور کرنا ہوگا,لیکن مجھے الحمد للہ بہت

نفع ہوا، میرا وزن الحمدللہ ۱۰ کیلو بڑھ گیا ہے اور ایک پیسہ مجھ سے نہیں لیا ہے۔ بمبئی میں حکیم اجمیری صاحب ہیں گنگوہ کے، یہ ان کے صاحبزادے ہیں۔ سورت میں ایک سال سے مطب کر رہے ہیں۔

کتاب قبیل رمضان طبع ہو سکے گی۔ ابھی تو کتابت ہو رہی ہے، انشاء اللہ طباعت ہوتے ہی فوراً رجسٹری بذریعہ ہوائی بھیج دوں گا، اور کیا عرض کروں، دعا گو ہوں ودعا جو۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی، ۱۵ ر اگست

﴿223﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۱۴ ر جمادی الثانی ۹۰ھ [۱۶ ر اگست ۷۰ء]

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، عرصہ سے کوئی تمہارا محبت نامہ نہیں آیا۔ بلی کے خواب میں چھیچھڑے، مولوی احمد صاحب تو تمہاری آمد کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ مولوی یوسف تتلا کا سالا محمود مفتی زین العابدین صاحب کے ساتھ آیا تھا، دونوں ۱۵ دن قیام کے بعد آج صبح ۴ بجے کی گاڑی سے دہلی گئے۔ مفتی جی تو وہاں ایک ہفتہ قیام کریں گے لیکن محمود آج ہی شام کو حاجی یعقوب صاحب کے ساتھ جو ایک ہفتہ یہاں قیام کے بعد دہلی واپس جا چکے ہیں اور آج شام کو وہاں سے بمبئی جاویں گے، ان کے ساتھ محمود بھی سورت تک جاوے گا۔

اس کے ساتھ ایک بہت بڑا لفافہ بھیجا ہے کہ وہ مولوی تقی کے ذریعہ سے تم تک پہونچا دے۔ اس میں کئی اہم خطوط لوگوں کے میرے نام آئے ہوئے تمہارے ملاحظہ کے لئے بھیجے۔ ایک خط عزیز یوسف متالا کا بھی [ہے]۔ مولوی احمد نے اس کے ساتھ ایک پرچہ

بھی رکھ دیا اس لئے کہ جمعہ ہونے کی وجہ سے اور مہمانوں کے ہجوم ہونے کی وجہ سے مجھے کل خط لکھنے کا وقت نہیں ملا۔

کئی دن ہوئے تمہیں ایک ضروری کارڈ لکھا تھا جس میں مولوی یوسف تتلا کے خط کے حوالہ سے تمہاری والدہ کی علالت لکھی تھی اور یہ کہ وہ ہسپتال میں داخل ہے۔[کیسے] معلوم ہو کہ تم تک وہ خط پہونچا یا نہیں؟ اس کی رسید بھی اب تک نہیں آئی۔ مولوی تقی کے خط سے تقریبا ایک عشرہ ہوا یہ معلوم ہوا تھا کہ تمہارے رسالہ کی کتابت کئی صفحہ ہو چکی ہے۔ امید ہے کہ پورا ہو گیا ہو گا۔ اپنی اہلیہ اور خالہ سے سلام مسنون۔

مولوی اسماعیل سلمہ سے بعد سلام مسنون، تمہارا خط پہونچ گیا تھا اس کا جواب بھی ہمروزہ لکھوا دیا تھا۔ اگر حافظ سورتی کے پاس زردہ نہ پہونچا ہو تو مضائقہ نہیں لیکن مدنی تمر کی رسید کا ضرور انتظار ہے۔ کسی جانے کے والے کی معرفت ایک پرچہ اور اس میں میرے پتے کا ایک کارڈ بھی رکھ دینا ان کو تاکید کر دیں کہ مدنی تمر کی رسید ضرور بھیجیں۔ تمہارے والد کی افاقہ کی خبر تو تم نے لکھی تھی مگر صحت تامہ کے مژدہ کا انتظار ہے۔ تم جا کر ایسے مشغولِ مشاغل ہوئے کہ ایک کارڈ کے علاوہ کوئی خط نہ لکھا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۴؍ جمادی الثانی ۹۰ھ

﴿224﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: نامعلوم

تاریخ روانگی: ۱۵/ جمادی الثانی ۹۰ھ [۱۷/ اگست ۷۰ء]

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، عنایت نامہ پہونچا۔ **خوابوں کو زیادہ اہمیت نہیں دینا چاہئے۔ اچھا خواب نظر آوے تو اللہ کا شکر ادا کریں، برا خواب نظر آوے تو تعوذ پڑھ کر بائیں طرف تھوک دیں۔**

تمہارا پہلا خواب لمبا چوڑا تنبیہ اور عبرت ہے اس بات پر کہ موت ہر وقت آنے والی ہے۔ دو آدمیوں کا ساتھ کو قتل کر دینا فوری موت کی طرف اشارہ ہے کہ بلا اسباب فوری طور پر آجاتی ہے اور آگ جہنم کی آگ ہے اور مسجد کا راستہ اس سے بچاؤ کا طریقہ ہے۔ یہ خواب سراسر عبرت ہے

نمبر۲ بھی وہی ہے جو پہلا ہے مگر اتنا اضافہ ہے کہ مسجد کے قریب گھر بنانے کی تاکید مبارک اور اس سے مسجد میں کثرت آمد و رفت کی ترغیب مقصود ہے اور تمہاری بیوی کا نہ ماننا معلوم ہوتا ہے کہ وہ امورِ خیر میں مانع ہے اور مسجد سے مراد مسجد ہی نہیں بلکہ امورِ خیر میں مانع ہونا مراد ہے۔

تیسرا خواب بھی وہی ہے، البتہ سانپ والا قصہ اس میں زائد ہے جو کوئی بری عادت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے حفاظت فرماوے۔ تمہارے سارے خوابوں سے ایک چیز مشترک طور پر معلوم ہو رہی ہے جو موجب مسرت ہے وہ یہ ہے کہ تم میں دینی ترقی کی صلاحیت بہت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو موجب ترقیات بناوے۔ آمین۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، ۱۵/ جمادی الثانی ۹۰ھ

225

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: مولوی محمد احمد صاحب

تاریخ روانگی: ۱۵/ جمادی الثانی ۹۰ھ [۱۷/ اگست ۷۰ء]

مولوی محمد احمد، عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا بہت مفصل لفافہ پہونچا تھا اور اس وقت اس کا جواب تمہارے مرسلہ کارڈ پر ہی لکھ دیا تھا مگر کارڈ ہونے کی وجہ سے مختصر لکھنا پڑا۔ تمہارے احوالِ رفیعہ سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی مبارک فرماوے، استقامت اور ترقیات سے نوازے لیکن دوامر اہتمام سے لکھنے کے باوجود کارڈ کی وجہ سے مختصر رہے۔

پہلے تخلیہ اور تبلیغ کا تزاحم جو تم نے لکھا وہ بالکل برمحل اور قرینِ قیاس, اور ایسا ہی ہوتا ہے, لیکن اس مضمون کو بہت اہتمام سے دل میں جگہ بھی دیں اور جماویں کہ **ظاہر شریعت اصل ہے, اس کی حفاظت اس کا انہماک جس میں تعلیم وتدریس وتبلیغ بھی داخل ہے بہت اہم ہے۔** مسلسلات میں درثمین حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کا ایک رسالہ ہے۔ عزیز مولوی احسان سلمہ کے پاس ضرور ہوگی۔ اس میں اربعین ۔۔۔ حضرت شاہ صاحب ضرور دیکھیں اور رمضان میں تمہارا آنا ہو تو ضرور مجھ سے لے جاویں۔ آجکل تو ایک نسخہ بھی نہیں رہا لیکن زیرِ طبع ہے, اس لئے کہ پارسال بھی نہ ہوسکی۔ دوستوں کا اصرار ہے اگر زندگی باقی ہے تو انشاء اللہ امسال پڑھانے کا خیال ہے۔

اس میں حضرت شاہ صاحبؒ کا سوال سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرات شیخینؓ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر فضیلت کیوں ہے؟ غور سے دیکھو۔ لیکن ظاہر شریعت اپنی اہمیت اور تاکید کے باوجود بغیر طریقت کے اس میں روح نہیں پڑتی۔ اس لئے اس کی اہمیت ہے

[تا] کہ وہ سب کام پھر اللہ کے واسطے ہو جائیں۔ فقط والسلام

۱۵/ جمادی الثانی ۹۰ھ

226

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳/ جمادی الثانی ۹۰ھ [۲۵/ اگست ۷۰ء]

عزیز گرامی قدر و منزلت، مولوی یوسف متالا صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، تقریباً ایک ماہ ہوا تمہارا خط آیا تھا جس میں تم نے یہ مژدہ لکھا تھا کہ کتابیں گودی پر پہنچ گئیں۔ اس کے بعد تمہارے متعدد خطوط میرے اور مولوی نصیر کے اور عزیز عبد الرحیم کے نام پہونچے، لیکن کسی خط میں بھی آپ نے یہ نہ لکھا کہ کتابیں گودی سے آپ کے در اقدس پر پہونچ گئیں یا نہیں؟

تم نے تو اس سیہ کار کو اپنی بیماری کی اطلاع دینے کا اہل نہ سمجھا مگر اجمالاً اس خط سے جو مولوی ہاشم نے مجھے لکھا اور تفصیلاً اس خط سے جو تم نے عزیز مولوی عبد الرحیم کو لکھا، تمہاری بیماری کی خبر سے طبیعت بہت بے چین ہوگئی۔ آج کل تو مولوی عبد الرحیم بھی میرے پاس ہی ہیں، ان کے نام اپنی خیریت تفصیل سے لکھ دو تو اطمینان ہو۔ اگر چہ وہ بھی جب سے یہاں آئے ہیں، کسی نہ کسی مرض کا شکار رہتے ہیں، جس کی وجہ سے فکر ہے۔ خدا کرے رمضان خیریت سے گذر جاوے۔

اس ناکارہ کی آنکھ میں صفائی نہیں آئی۔ جس کی وجہ یہ تجویز کی گئی ہے کہ آنکھ کے اندرونی پردے میں کوئی ضعف ہے، جس کا علاج آنکھ کے اندرونی حصے میں انجکشن تجویز کیا جارہا ہے۔ اس کے لئے ایک ماہ سے علیگڑھ کی آمد آمد تجویز ہو رہی تھی، مگر یہاں کی گرمی کی شدت کی وجہ سے مؤخر ہو رہی تھی۔ بالآخر ۲۲/ اگست کو سہارن پور سے چل کر ۲۳ کو یہاں پہونچ

گیا، جس کی تفاصیل تو عزیز مولوی عبدالرحیم اس پرچے میں لکھیں گے۔ اجمالاً تو اتنا معلوم ہوا کہ ۱۰۱ انجکشن لگنے ضروری ہیں۔ یہ کب تک پورے ہوتے ہیں، اس کا حال معلوم نہیں۔ تم تو کوئی خط مجھے یا عبدالرحیم کو لکھو تو سہارن پور کے پتے سے لکھنا۔ اپنی اہلیہ سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں، اور اس کی خیریت سے کم از کم مجھے ضرور مطلع کر دیں، اپنی خیریت سے نہ کریں تو آپ کی مرضی، مگر اس کی خیریت ضرور مولوی عبدالرحیم کے ہی خط میں لکھ دیں۔

تمہارا خط نصیر کے نام کتابوں کے متعلق آیا تھا، اس کے متعلق نصیر کو بار بار تقاضا بھی کرتا رہا اور آج بھی علی گڑھ سے شدید تقاضے کا خط لکھا ہے۔ ان کو اشکال یہ تھا کہ بعض کتابیں دیوبند سے منگوانی تھیں، اس کے بارے میں بھی میں نے کئی دفعہ تقاضا کیا کہ جلد منگوالو، مگر اس کو وہ اہمیت نہیں ہے جو مجھے ہے۔ تاہم تقاضا تو آج بھی لکھ دیا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم عبدالرحیم، ۲۳؍ جمادی الثانی ۹۰ھ

227

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۴؍ جمادی الثانی ۹۰ھ [۲۶؍ اگست ۷۰ء]

عزیز گرامی مولوی یوسف صاحب سلمہ! از احقر عبدالرحیم سلام مسنون، بعد عرض اینکہ دو روز ہوئے حضرت نے مجھے آپ کا یہ خط دیا تھا کہ میں تفصیل لکھوں، لیکن دو روز بعد بھی بالکل فرصت نہ ملی جو میں تفصیل لکھتا۔ شب و روز کے مشاغل بے انتہا، اوپر سے صحت کی خرابی، کہاں سے فرصت ملے۔ یہاں آنے کے بعد مجھے سخت پیچش ہوگئی تھی جس کی وجہ سے ضعف و نقاہت بھی بہت ہوگئی تھی۔ اب الحمدللہ صحت اچھی ہے۔

حکیم صاحب کا علاج چل رہا ہے۔ ابھی تین ماہ علاج کرانا ہوگا۔ ان کے علاج

سے مجھے الحمد للہ بہت نفع ہوا۔۱۰ کیلو وزن بھی بڑھ گیا تھا، لیکن یہاں صحت ٹھیک نہیں رہتی ہے، آج بھی پچپش کی دوا کھائی ہے۔آپ کو پہلے بھی بار بار لکھا کہ کوئی پچپش کی دوا گولی، یا کیپسول، خونی یا غیر خونی پچپش کے لئے ارسال فرمادیں تو بڑا کرم ہو، کہ آپ کے یہاں کی دوائیں اچھی ہوتی ہیں،لیکن آپ نے بھی اس طرف توجہ ہی نہ دی۔خیر مقدرات تو اپنی جگہ اٹل ہی ہیں۔اگر دوا بھیجیں تو گولیاں بھیجیں، سفوف یا شربت وغیرہ نہ بھجیں۔

یہاں حضرت کا علاج الحمد للہ اچھا ہو رہا ہے۔آنکھ میں انجکشن لگ رہے ہیں، کئی کئی ڈاکٹر معائنے کر رہے ہیں۔سارے اعضاء الحمد للہ اچھے ہیں، لیکن مرض کیا ہے؟ یہ کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔باقی کوئی خاص تفصیل بھی نہیں ہے۔شاید ہفتہ عشرہ یہاں قیام رہے گا۔ آپ تو خط سہارنپور ہی کے پتے پر لکھیں۔مولوی عبدالاحد والی رقم ان کا خط آنے پر اس وقت روانہ کر دی تھی۔ان کی رسید بھی وصولی کی پہنچ گئی ہے، اطلاعاً عرض ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ کی دوا کے لئے میں نے اپنے معالج حکیم سعد رشید اجمیری، ابن حکیم اجمیری بمبئی والوں کو خط لکھا تھا بمعرفت مولوی تقی اور بہت ہی تاکید لکھی تھی کہ فوراً دوائیں لے کر رجسٹری کر دیں۔آج مولوی تقی کا خط آیا ہے کہ حکیم صاحب نے ۴۰ روز کی دوائیں اس وقت تجویز کی ہیں۔ان کے استعمال کے بعد پھر وہ اپنا حال لکھیں، اور ان کی قیمت ۲۱۰ روپے ہے، اور یہ رعایتی قیمت ہے محصول ڈاک علیحدہ۔میں نے آج ہی لکھ دیا کہ جو بھی قیمت ہو دوائیں فوراً روانہ فرمادیں، انشاء اللہ چند ہی روز میں پہونچ جائیں گی، لیکن اس کا بہت اہتمام کریں کہ اتنی گراں دوائیں بہت اہتمام سے ان کے مقررہ اوقات پر مع پرہیز کے خدارا استعمال فرماویں ورنہ یہ اسراف سے بڑھ کر ہوگا۔

تیسری بات یہ ہے کہ آپ نے حضرت کو کوئی ہدیہ بھیجنا بالکل ہی چھوڑ دیا، یہ قطعاً مناسب نہیں۔کم از کم مہینے میں پانچ پاؤنڈ ضرور ارسال کرتے رہیں، چاہے حضرت کتنا ہی منع

کریں، اس میں اپنا ہی نفع ہے۔ کتاب ابھی تک پریس میں نہیں پہونچی، عنقریب پریس میں پہونچ جائے گی, انشاء اللہ۔ اور کیا عرض کروں؟ اپنی خیریت سے مطلع فرماویں۔ بی بی کی دوائیں بھی انشاء اللہ روانہ ہوگئی ہوں گی جو اس نے لکھی تھیں۔ براہ کرم حکیم صاحب کی دواؤں کی رسید جلد از جلد لکھیں۔ مولوی ہاشم صاحب اور ان کی اہلیہ نیز بی بی سے سلام مسنون وگذارش دعا۔ آج گورا ماموں کا خط آ گیا کہ وہ بی بی کی ساری دوائیں اور مولانا تقی صاحب آپ کی دوائیں قاری عبدالصمد صاحب کے ہمراہ جو عنقریب آپ کے یہاں آ رہے ہیں، بھیج رہے ہیں۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی

۲۴ / جمادی الثانی پنج شنبہ

﴿228﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۸ / جمادی الثانی ۹۰ھ [۳۰ / اگست ۷۰ء]

یاں لب پہ لاکھ لاکھ سخن اضطراب میں

واں اک خامشی میرے سب کے جواب میں

بڑے بے مروت، بڑے بے وفا، حضرت مجاہد اعظم، منقطع عن الدنیا وعن اهل الدنیا، متبطل الی الله والیٰ اولیائه، حضرت شیخ المشائخ، مرجع الخلائق، حضرت مولانا حافظ قاری یوسف متالا صاحب! اعلی الله مراتبکم، تمہیں بھی اللہ تعالیٰ ایسے ہی بے مروتوں سے سابقہ ڈالے، تقریباً ڈیڑھ ماہ ہوا آپ کا والا نامہ عنبر شمامہ صادر ہوا تھا،

جس میں نزول الی الدنیا کرتے ہوئے یہ تحریر فرمایا تھا کہ کتابیں گودی پر پہونچ گئیں ,مگر یہاں مزدوروں کی ہڑتال ہورہی ہے ,البتہ میرے ایک دوست جن کے پاس اپنی سواری ہے، ان کو میں نے کاغذات اور بلٹی دے دی ہے، ایک دو دن میں انشاءاللہ مال یہاں پہونچ جائے گا۔

اس کے بعد سے کئی کرم نامے، شفقت نامے، عزت نامے، بواسطہ وبلاواسطہ میرے پاس بھی اور عزیز عبدالرحیم کے پاس بھی پہونچے، مگر کسی سے یہ معلوم نہ ہوا کہ کتابیں آپ تک پہونچ گئیں یا نہیں؟ ڈیڑھ ماہ ہوا جناب کا خط گودی میں مال پہونچنے کا آیا تھا، اس دن حاجی یعقوب صاحب بھی اتفاقاً سہارنپور میں تھے ,میں نے ان کو یہ مژدہ سنادیا تھا کہ بمبئی پہونچنے پر آپ کو حضرت جی کا گرامی نامہ مل جائے گا، مگر ان کے متعدد خطوط، حتیٰ کہ آج بھی بمبئی سے پرسوں کا لکھا ہوا خط ملا ,جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ عالی جناب کے پاس سے کوئی خط ان کے پاس نہیں پہونچا ,حالانکہ میں نے بارگاہِ عالی میں شروع ہی میں بار بار یہ لکھا تھا کہ حاجی صاحب نے تمہاری کتابوں کے بھیجنے میں بہت ہی محنت جانفشانی دردسری اٹھائی ہے، کتابوں کے پہونچتے ہی ان کی خدمت میں رسید وشکریہ ضرور لکھ دیں۔مگر آپ کو اپنے مشاغل علیہ سے ان لغویات کی طرف کہاں فرصت ہے؟

وہ کب خاطر میں لاتا ہے میرے آزردہ ہونے کو
سمجھ رکھا ہے ظالم نے پھنسا دل کب نکلتا ہے

میں نے خیال کیا تھا کہ میرا نامناسب مضمون پہلے صفحے پر ختم ہوجائے گا اور میں لکھوں گا کہ براہِ کرم اس کو بعد ملاحظہ چاک فرمادیں، طبیعت حاضر ہو تو حاجی یعقوب صاحب کو ایک خط لکھ دیں ,مجھے لکھنے کی تکلیف گوارا نہ فرماویں۔ میں اوقاتِ عالیہ میں حرج کرنا نہیں چاہتا، لہذا آئندہ عزیز موصوف اپنے متعلق جو چاہے لکھے گا۔ میں نے اس سے کہہ دیا کہ میرے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں، البتہ اس کی طبیعت یہاں آکر ضرور خراب ہوگئی

اس لئے اپنے متعلق وہ ضرور تفصیل لکھ دے۔ اہلیہ کی صحت کے مژدہ کا مستقل براہ راست انتظار ہے۔ ان سے سلام مسنون کہہ دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۲۸/ جمادی الثانی، ۹۰ھ

229

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

از: جناب عبدالرحیم ترپاوی صاحب

تاریخ روانگی: جمادی الثانی ۹۰ھ / اگست ۷۰ء

جناب حضرت مکرم و محترم، استاذنا و شیخنا السلام علیکم، بعد از سلام مسنون عرض یہ ہے کہ فی الحال آپ کی دعا کی برکت سے معمولات کچھ ترقی [پر] ہیں۔ اس پر اللہ [تعالیٰ کا] ہزار ہا شکر ہے۔ چند روز قبل صبح کو بارہ تسبیح ختم کر کے مسجد میں سو گیا تھا، خواب میں دیکھا کہ آپ کے دستر خوان پر میوہ جات پھل آپ کے ساتھ برتن میں کھا رہا ہوں۔ یہ پھل بہت پیٹ بھر کر کھائے۔ بعد میں آپ نے ایک بڑے چمچ میں شہد بھر کر مجھے پلا دیا، اس کے بعد آپ نے فرمایا جاؤ تمہیں بہت سا نور دے دیا۔ اس پر خوش ہو کر میں نے آپ سے عرض کیا کہ حضرت میں ایک اندرونی بیماری میں مبتلا ہوں، اگر اس کی کوئی دوا ہو؟ آپ نے فرمایا کالا زیرہ، سفید زیرہ اور سونف و چھوٹی الائچی, بس اتنا کہنے کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور اوپر ایک بورڈ پر ایک دواؤں کا چارٹ لکھا ہوا تھا اس سے لکھنا شروع کیا، پھر آپ نے فرمایا یہ سب جھمیلا کر کے کیا کرو گے, دوا بنی ہوئی ہے لے جاؤ۔ پھر آسمانی رنگ کی چھوٹی چھوٹی گولیاں مجھے دے دیں۔ اس خواب کی تعبیر براہ مہربانی ضرور ارشاد ہو۔

۲: بیماری یہ ہے کہ نیند سے اٹھنے کے بعد بہت جلدی پیشاب کرنا پڑتا ہے نہیں تو کپڑوں میں

پیشاب ہوجاتا ہے اور جاگنے کی حالت میں بھی کچھ دیر کرنے سے ایسی حالت ہوتی ہے۔

۳: آئندہ رمضان میں آپ کی خدمت میں رہنے کا ارادہ کیا ہے۔ اس لئے خاص کر اس ناکارہ کے لئے اجازت اور دعاء کی ضرورت ہے۔

۴: یہاں پر ایک حدیث کے بارے میں بہت بحث چل رہی ہے مگر اس کی اصلیت نہیں ملتی۔ وہ یہ ہے: ایک صحابیؓ تنگی کی وجہ سے گھر سے نکل گئے اور کسی کی مزدوری نہیں کی بلکہ نماز میں لگ گئے اور نمازیں پڑھتے رہے۔ شام کو گھر آئے تو چکی گھوم رہی ہے اور میدہ گر رہا ہے۔ جب گھر کے سب برتن آٹے سے بھر گئے تو صحابیؓ نے چکی اٹھا کر [دیکھنا چاہا] کہ آٹا کہاں سے گر رہا ہے۔ دیکھنے کا ارادہ کیا تو چکی گھومنا اور آٹا گرنا بند ہوگیا۔ حضور ﷺ نے جب یہ بات سنی تو فرمایا کہ اگر چکی نہ اٹھاتے تو قیامت تک ویسا ہی آٹا گرتا۔ اس کی اگر کوئی اصلیت ہو تو ضرور ارشاد فرمایئے۔

جواب از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۱۴ر جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ [۱۶راگست ۷۰ء]

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، عنایت نامہ پہونچا۔ معمولات کی پابندی سے بہت مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت اور ترقیات سے نوازے۔ خواب بہت مبارک ہے، کسی تعبیر کا محتاج نہیں ہے۔ ظاہر ہے پھل اور شہد یہی اوراد و وظائف ہیں جو تم اس ناکارہ سے کہہ رہے ہو اور شہد اور پھلوں کی اس کے مقابلے میں کیا حقیقت ہے۔

نسخے والی دوا والا خواب بھی بہت مبارک ہے۔ بہت غور سے سنو! اس کی تعبیر یہ ہے کہ **امراض قلبیہ کبر، نخوت، شہوت، حب جاہ، حب مال یہ سب امراض ہیں اور ان سب کے بہت اہتمام سے دور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے مشائخ کی بہت قدیم عادت یہ رہی ہے کہ پہلے مجاہدات سے اخلاق اور امراض کو دور کرتے تھے، پھر ذکر شغل بتلاتے تھے لیکن**

حضرت مجدد صاحب قدس سرہ کے دور سے اخیر میں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب اور حضرت گنگوہیؒ کے یہاں اس کا زیادہ اہتمام رہا کہ شروع ہی سے اذکار واوراد کی پابندی کا اہتمام کرواتے کہ اس کی برکت سے ہی اخلاق درست ہوجاتے ہیں۔ یہی وہ بنی بنائی گولی ہے جو تمہیں خواب میں بتلائی گئی ہے کہ الگ الگ ہر مرض کیلئے اجزاء کی ضرورت نہیں۔ نہایت پابندی واہتمام کے ساتھ اذکار واوراد کی پابندی کریں۔

تم نے جو پیشاب کا مرض لکھا اس میں یہ ناکارہ بھی مبتلا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اور اس ناکارہ کو بھی شفائے کاملہ عطاء فرماوے۔ اس کے لئے یونانی دوائیں بہت مفید ہیں۔ یہ ناکارہ اپنے امراض بالخصوص آنکھوں کی معذوری کی وجہ سے اب مراجعت کتب سے معذور ہے، اس لئے حدیث کے متعلق تمہارا خط اپنے مدرسہ کے شیخ الحدیث مولانا یونس صاحب کے حوالے کررہا ہوں اور اس کا جواب مولانا یونس صاحب نے دیا۔ آئندہ بھی جو بات بھی حدیث کے متعلق پوچھنا ہو مولانا یونس صاحب کو لکھیں۔

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم عبدالرحیم، ۱۴؍جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ

از حضرت مولانا یونس صاحب:

قلت هذا الحديث اخرجه صاحب المشكوٰة صفحة ٤٥٤ عن ابيهريرةؓ قال ويدخل رجل على اهله فلما رأى مابهم من الحاجة خرج الى البريئة فلما رأت امرأته قامت الى الرحى فوضعتها والى التنور فسجرته ثم قالت اللهم ارزقنا فنظرت فاذا الجفينة قد امتلأت قال وذهبت الى التنور فوجدته ممتلئا قال فرجع الزوج قال اصبتم بعدى شيئا قالت امرأته نعم من ربنا

وقام الی الرحی. فذکر ذلك للنبی ﷺ فقال اما انه لولم یرفعها لم تزل تدور الی یوم القیامة۔ (رواہ احمد)

العبد محمد یونس عفی عنہ

﴿230﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۹/ستمبر ۷۰ء [۸/رجب ۹۰ھ]

ذوالمجد والکرم قاری یوسف صاحب مدفیوضکم! آج کی ڈاک سے تمہارا ایرلیٹر بھی مؤرخہ یکم ستمبر، آج ۹ کو پہنچا۔ لندن کے خطوط عموماً پانچویں دن مل جاتے ہیں، لیکن اس مرتبہ تمہارا یکم ستمبر کا اور مولوی ہاشم کا ۳۰ اگست کا آج ۹/ستمبر کو پہنچے۔ حجاز کے خطوط تو بہت تاخیر سے پہنچتے ہیں لیکن لندن کے خطوط جلدی ملتے ہیں۔

اس سے پہلے تمہاری کتاب رجسٹری پہنچ چکی، اس کی رسید اور اس کے بھیجنے پر قلق میں ہمروزہ ۱۴ اگست کو لکھوا چکا ہوں۔ تعجب ہے کہ وہ یکم ستمبر تک کیوں نہیں پہنچا۔ میں نے اس خط میں تم کو لکھا تھا کہ میں بار بار تم کو منع کر چکا تھا کہ اپنی کتاب عبدالرحیم کی روانگی کے بعد نہ بھیجیں، اور یہ بھی متعدد خطوط میں لکھوا چکا تھا عبدالرحیم کی روانگی ۱۴ اگست کو ہے، چنانچہ تمہاری رجسٹری اس کی روانگی کے دو گھنٹہ بعد پہنچی جس سے قلق ہوا کہ میرے پاس کوئی سنانے والا نہیں تھا۔

تمہارے کاتب ماشاء اللہ میرے کاتبوں سے بھی بیس قدم آگے۔ میں نے کئی بار لکھا کہ عبدالرحیم کے بعد اس کو سننے کی کوئی صورت نہیں اور پختہ ارادہ بھی تھا کہ سننے کا ارادہ بھی نہ کروں گا مگر تمہارے بارے میں *میرا پختہ ارادہ بھی کبھی پورا نہیں ہوتا*۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا

اور ۳،۴ دن بعد مولوی احمد سے تھوڑا تھوڑا سننا شروع کر دیا لیکن وہ ماشاء اللہ تمہارے کاتب سے بہت آگے ہے، جس لفظ پر میں ٹوک دیتا ہوں اس کو تو وہ مان لیتے ہیں۔ آج انہوں نے عملی کو علمی پڑھا اور جب میں نے ٹوکا کہ علمی کا کوئی جوڑ نہیں، عملی ہوگا تو کہنے لگے ہاں، ہاں، کھڑاؤں کو کھڑ دری پڑھا۔

صحابہ کے نام میں بھی غلطیاں ہیں، البتہ اتنا میں نے کرلیا کہ جہاں اشکال تھا وہاں قینچی کا نشان بنوادیا تاکہ مولوی تقی اس پر خاص طور سے توجہ کریں۔ یہ بھی میں پہلے خط میں لکھوا چکا ہوں کہ تمہاری تالیف کا پہلا حصہ عزیز عبدالرحیم سنا کر اپنے ساتھ لے گئے تھے، اور مولوی تقی کے ہاں سے اس کے بھیجنے کی رسید بھی آگئی۔

تمہارے آج کے ایر لیٹر سے تمہاری مجلس کا نیا انتخاب اور اس کے ناپاک عزائم کا حال معلوم ہو کر بہت رنج ہوا۔ میرا خیال یہ ہے کہ **سخت کلامی سے ان سے گفتگو نہ کریں، ان کو فرداً فرداً پیار و محبت سے یہ مضمون سمجھائیں کہ دنیا کی عمر کا کوئی اطمینان نہیں، نہ آپ کی نہ میری، اسکول شہر میں بہت ہیں، عربی مدارس کم ہیں۔ مرنے کے بعد اگر اسکول کی پکڑ نہ ہو تو اللہ کا فضل ہے اور عربی مدارس میں کوشش ماجور ہے۔** اس مضمون کو آپ مجھ سے زیادہ بہتر طریقے سے سمجھا سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ تمہیں سلیقہ عطا فرمائے، اور دلگیری تو تمہارا خاص فن ہے۔

تم نے لکھا کہ رات کو تفکر میں نیند بھی اڑ جاتی ہے، **انشاء اللہ تمہارا تفکر رنگ لائے گا، اللہ تعالیٰ تمہاری بہت ہی مدد فرمائے**، اس تفکر میں دعا کا خاص اہتمام رکھو۔ تمہارے خط کے آنے کے بعد سے اس ناکارہ کو بھی ہر وقت تمہارے مدرسہ اور مولوی ہاشم کے مدرسہ کا فکر ہو گیا، اللہ تعالیٰ ہی ہر قسم کی مدد فرمائے۔ تمہارے اور مولوی ہاشم کے مدرسہ کے طلبہ اور مدرسین کی تعداد سے بہت مسرت ہوئی۔ **مگر عزیزانِ من! طلبہ کی کثرت کے فکر کی بجائے ان کی دینی حالت کو بہتر سے بہتر بنانے کی زیادہ فکر کریں۔**

اللہ تعالیٰ تمہاری ہر نوع کی مدد فرمائے۔ غالباً عزیز مولوی عبدالرحیم کا خط تمہارے پاس براہ راست بھی پہنچ گیا ہوگا۔ وہ یکم ستمبر کو گھر سے سے بمبئی اور ۳، ۴ ستمبر کی درمیانی شب میں بمبئی سے سوا بارہ بجے زامبیا کیلئے روانہ ہوگئے۔ مولوی تقی اور مولوی کفایت اللہ بمبئی تک ان کی مشایعت کرنے گئے تھے۔ میں نے تو ان کو مکان جانے کے بعد اسی مضمون کا خط لکھا کہ وہ ماہ مبارک تمہارے پاس گذاریں اور شوال میں مدینہ پاک جا کر ایک اربعینہ گذار کر حج کے بعد واپس آئیں۔ اس ناکارہ کی ٹانگ کی تکلیف کی وجہ سے یہ بھی معلوم نہیں کہ اعتکاف کر سکے گا یا نہیں؟ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ
بقلم شاہد غفرلہ، از راقم سلام مسنون

﴿231﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۹ر ستمبر ۷۰ء [۸ر رجب ۹۰ھ]

جسے میں یاد کرتا ہوں شب و روز خدا جانے اسے بھی یاد ہوں میں

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی حافظ قاری مولوی محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، اوپر کا شعر تو جوش میں لکھوا دیا مگر آگے کے مضمون کا جوڑ اس واسطے نہیں کھاتا کہ تمہارے محبت نامے ہی کا تو جواب لکھوا رہا ہوں پھر ’خدا جانے‘ کا جوڑ کس طرح لگے گا؟ لیکن تمہاری یاد اکثر آتی ہی رہتی ہے، اس لئے اکثر اوقات کے اعتبار سے لکھ دیا۔ محبت نامہ ۲۴ر اگست سہارنپور کی ڈاک میں کل یہاں پہونچا۔

یہ تو پہلے خطوط سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ میں ۲۲ر اگست سے یہاں آیا ہوا ہوں اور

۲؍ستمبر کو یہاں سے واپسی ہے۔اس دوران میں سہارنپور کی ڈاک اکثر مجھے ملتی رہی ,اس میں تمہارا محبت نامہ بھی آیا اور بھی بعض دوستوں کے خطوط جن کے جواب اس لفافے میں ارسال ہیں, بالخصوص طارق صاحب کا۔ یہ لفافہ عبدالعلیم صاحب کا ہے۔ میں نے ان کو لکھ دیا ہے کہ اپنا پرچہ نکال کر بقیہ تمہارے حوالے کر دیں۔

عزیزم مولوی عبدالحفیظ مکی کا خط بھی پرسوں کی ڈاک سے ملا تھا,اور امریکہ ان کے خط کے جواب کا وقت نہیں رہا تھا۔انہوں نے ۸؍ستمبر کو اپنا لنڈن پہونچنا لکھا تھا، امید ہے کہ یہ خط ان کی وہاں موجودگی میں پہونچ جائے گا۔اور اگر ان کی روانگی کے بعد پہونچے تو آپ مکہ مکرمہ ان کا پتہ معلوم ہو تو ورنہ صولتیہ کی معرفت بھیج دیں۔

تمہاری بیماری کی خبروں سے بہت ہی طبیعت بے چین ہو جاتی ہے اور چونکہ تم نے اس سے پہلے مجھے نہیں لکھا۔مختصر مولوی ہاشم کے خط سے اور مفصل عبدالرحیم کے نام کے خط سے معلوم ہوا تھا اس لئے فکر ہو گیا تھا۔اللہ تعالیٰ تمہیں صحت کاملہ مستمرہ عطا فرماوے۔تم نے بہت اچھا کیا کہ اہلیہ کو پریسٹن بھیج دیا۔انشاءاللہ تا فراغت اس کی والدہ کے یہاں اسے ہر قسم کی راحت رہے گی اور تمہیں بے فکری۔اللہ کرے کہ رمضان سے پہلے فراغت ہو جائے تو تم بے فکری سے آسکو۔تمہارے یہاں رمضان کرنے کا تقاضا زیادہ ہے۔

احتیاط تو ضروری ہے مگر اس مقدار میں نہیں کہ اس سے ضعف پیدا ہو۔ڈاکٹر کے مشورے سے قوت کی دوا ضروری ہے۔اس سے مسرت ہوئی کہ تمہارے مدرسہ میں ۳۰۰ بچے تعلیم پا رہے ہیں,لیکن کتابوں کی کمی سے بہت ہی قلق ہوا۔تم نے عزیز مولوی عبدالرحیم کے خط میں کتابوں کی جو تفاصیل لکھی ہیں انشاءاللہ اس کے متعلق سہارنپور واپس جا کر مشورہ کریں گے۔مولوی نصیر تو ہرگز پسند نہیں کریں گے مگر میری رائے یہ ہے کہ بجائے مولوی نصیر کے منشی انیس تمہارے اس کام میں زیادہ مفید ثابت ہوں گے کہ وہ غیر ملکی کتابیں بہت بھیجتے

رہتے ہیں، اگرچہ شرح منافع ان کے یہاں میرے اصول کے خلاف بہت زیادہ ہے مگر دوسری کوئی صورت بھی نہیں۔ ڈاک کے ذریعے تو مصارف بہت زیادہ پڑتے ہیں۔

اگر حاجی یعقوب صاحب والی صورت قابو میں آجاتی تو سب سے اچھی تھی، مگر اس میں تو پہلی ہی مرتبہ میں بڑی دقت اٹھانی پڑی، خدا کرے صندوق صحیح سالم پہونچ گیا ہو۔ حاجی یعقوب صاحب کا کل ہی خط آیا۔ انہوں نے لکھا ہے کہ گودی پر اتنے دنوں صندوق پڑے رہنے سے کتابوں کے خراب ہونے کا اندیشہ بھی قوی ہے اور چوری کا بھی۔

تم نے تقریباً دو ماہ ہوئے جب گودی پر سامان کے پہونچنے کی اور مزدوروں کی ہڑتال کی اطلاع کی تھی۔ تو اس میں لکھا تھا کہ اگرچہ مزدوروں کی ہڑتال ہے مگر میں نے بلٹی ایک دوست کو دے دی جن کی اپنی کار ہے۔ وہ ایک دو دن میں وصول کرکے پہنچا دیں گے۔ میں تو اس پر بہت مطمئن ہو گیا تھا اور مزید نہ اطلاع دینے کو اس پر حمل کر لیا تھا کہ تم نے اس کو پہونچنے کی اطلاع سمجھ لیا ہو۔ مگر اس خط میں اب تک عدم وصولی کی طرف سے بہت فکر ہو گیا۔ اللہ کرے کہ خیریت سے کتابیں پہونچ گئی ہوں۔

تم نے بہت اچھا کیا کہ درجۂ حفظ اپنے سے ہٹا کر دوسرے مدرس کے حوالے کر دیا۔ تمہارے پاس اونچی ہی تعلیم ہونی چاہئے اور تھوڑی ہونی چاہئے، بجائے تدریس کے نگرانی زیادہ تمہاری ہونی چاہئے۔ تمہارے شاگردوں اور مدرسہ کے لئے دل سے دعا گو ہوں، اللہ جل شانہ مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے۔

اس سے مسرت ہوئی کہ میری رجسٹری ڈاڑھی کا فلسفہ پہونچ گئی۔ تمہارے جن دوست نے ذکر جہری شروع کیا اور تم نے ان کے حالات گجراتی میں بھیجے ان کے حالات سے بہت مسرت ہوئی۔ ان کو یہ جواب اپنی طرف سے لکھ دو "حالات بہت مبارک ہیں۔ امید افزاء مگر ان کو اہم اور بالکل قابل التفات نہ سمجھو۔ اگر ان چیزوں کو اہمیت دو گے تو ترقی سے رک جاؤ

گے۔ان میں کئی چیزوں کی آمیزش ہے۔انوار برکات ذکر ہیں،لیکن چھینک کا کوئی تعلق برکات ذکر سے نہیں ہے۔ یہ جنات کا اثر ہے جو ایسے مواقع خیر میں اکثر آجاتے ہیں''۔مگر جنات کا لفظ یا ان کا اثر ان ذاکر صاحب کو نہ لکھیں۔تمہارے علم کے لئے لکھ دیا ہے۔ایسا نہ ہو کہ جنات کا اثر سمجھ کر ذاکر صاحب ڈرنے لگیں اور کام میں حرج ہو۔ یہ جنات کا اثر اکثر تو ذکر کی برکت اور اس کے تاثر سے ہوتا ہے،بعض وقت شریر جنات ڈرانے کے واسطے بھی ایسی حرکت کر لیتے ہیں۔ البتہ حالات بہت مبارک ہیں، ان چیزوں سے نہ گھبرائیں ، نہ اہمیت دیں، البتہ اس کا بہت زیادہ خیال رکھیں کہ شیطان مردود ذاکرین کو ایسے موقعوں پر لے جا کر اور ایسے برکات و انوارات سے ان میں عجب پیدا کر کے ایسے زور سے گڑھے میں کھینچتا ہے کہ اٹھنا مشکل ہو جاتا ہے,اس سے بہت ڈرتے رہیں,ایسے موقعے پر ۵،۷ دفعہ لاحول پڑھ لیا کریں۔

معلوم نہیں حضرت تھانوی کی تربیت السالک تمہارے پاس ہے یا نہیں؟ اگر ہو تو اس کو اپنے مطالعہ میں اہتمام سے رکھو، اگر نہ ہو تو مجھے اور عبدالرحیم کو اطلاع کرو۔ یہاں بازار میں تو نہیں ملتی، سنا ہے دیو بند میں چھپنی شروع ہوئی ہے,بھیجنے کی کوشش کروں گا۔اگر عبدالرحیم کے پاس ہوگی تو تم مقدم ہو۔ نیز مکاتیب رشیدیہ یعنی حضرت گنگوہی کے خطوط کا مطالعہ بھی تمہارے لئے بہت ضروری اور مفید ہے۔

تمہارے انگریزی تراشے پہونچ تو گئے مگر ابھی تک ترجمہ ہو کر میرے پاس نہیں آئے۔ایک صاحب کو[جو] میرے ساتھ ہیں ترجمہ کیلئے دے رکھا ہے,انشاء اللہ سنوں گا۔ اس سے مسرت ہوئی کہ مسجد والے قصے کے دو مجرم پکڑے گئے۔ مجرموں کا پکڑا جانا موجبِ خیر تو ضرور ہے، اللہ کا شکر ہے،لیکن موجبِ مسرت نہیں۔ایسے امور بہت باریک ہوتے ہیں۔ ایسی چیزوں پر مسرت ہونا اپنے لئے خطرناک ہوتا ہے۔

تم نے والدہ کو بہت اچھا کیا خط لکھ دیا، ضرور ان کو بار بار عیادت کے، طلب

خیریت کے خط تو لکھتے رہو مگر رمضان سہارنپور کرنے میں ان کی یا خسر صاحب کی اطاعت نہ کرنا۔ اگر میرے پاس خط آیا تو ضرور لکھوا دوں گا ورنہ تم خود میری طرف سے لکھ دینا کہ تمہاری وجہ سے اس غریب کا حج میں نے [ترک] کیا جس کا مجھے ہمیشہ قلق رہے گا, رمضان کے لئے ان کی یہاں ضرورت ہے۔ مدرسہ کا انتظام ضرور پہلے سے کر رکھنا جس کی وجہ سے حرج نہ ہو, اور اہلیہ کا پریسٹن کا انتظام کرنا۔ تمہاری غیبت میں بولٹن ہرگز نہ رہے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ مدرسہ میں ۱۹ اساتذہ ہیں، اللہ تعالیٰ ان میں مودت ومحبت پیدا فرماوے، آپس میں تنافس نہ ہو۔ اپنے احباب سے سلام مسنون،

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم عبدالرحیم، ۹ر ستمبر چہارشنبہ

از احقر سلام مسنون وگذارشِ دعا۔ امید ہے کہ تمہاری اور بی بی کی دوائیں پہونچ گئی ہوں گی۔ واڑ گام کے قاری عبدالرزاق کے ہاتھ بھیجی تھیں۔ انشاءاللہ کتابیں مولوی نصیر صاحب سے تقاضا کر کے روانہ کرنے کی سعی کروں گا۔ بی بی سے سلام مسنون کہہ دیں۔ خالہ، خالو اور محمد سے بھی سلام مسنون۔

از احمد گجراتی سلام مسنون کے بعد درخواستِ دعا

﴿232﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۱۲ر ستمبر ۱۹۷۰ء/ ۱۰ر رجب ۱۳۹۰ھ

ابی سیدی وسندی ومولائی حضرت اقدس مد ظلہم العالی علینا الی ابدالاباد۔

بعد التحیۃ والتسلیم عرض اینکہ احقر مع الخیر رہ کر حضرت والا کی خیر وعافیت کا طالب

ہے اس سے قبل پارسل وصول ہوجانے کے بعد ایک تار اور ایک عریضہ ارسال خدمت کر چکا ہوں امید ہے کہ پہونچ گئے ہوں گے۔ تار دیا اگرچہ حضرت والا کے مزاج کے خلاف تھا مگر حضرت کے رفع انتظار کے واسطے دے دیا امید ہے کہ گستاخی معاف فرماویں گے۔

یہ مولوی یوسف ممون صاحب ہمارے قریبی رشتہ دار بھی ہیں اور راندیر کے جماعتی ساتھی بھی ہیں اور اب یہاں ہمارے مدرسہ میں مدرس بھی ہیں میری غیبت میں امامت بھی کرتے ہیں انہوں نے مجھے حکم فرمایا۔ میں نے براہ راست خط لکھنے کا اخلاص کے ساتھ مشورہ دیا ذکر بالجہر بھی ان کا شروع کرنے کا ارادہ ہے امید ہے کہ مواظبت کریں گے۔ پھر جیسا حضرت والا کا ارشاد ہو ہر دفعہ خط بہت طویل ہوکر حضرت کے تضیع وقت کا سبب بنتا ہے اس لئے دعوات وتوجہات کی درخواست پر عریضہ کو ختم کرتا ہوں۔

فقط والسلام

گدائے آستانہ عالی، محمد یوسف

شنبہ ۱۲/ستمبر سنہ ۷۰ء

233

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵/ستمبر ۷۰ء [۱۳/رجب ۹۰ھ]

عزیزم مولوی محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔ اس سے قبل علی گڑھ سے حضرت اقدس کے گرامی نامہ جات کی پشت پر حضرت اقدس کے احوال لکھتا رہا۔ امید ہے کہ ہمارے حضرت کے گرامی نامہ جات اور احقر کا مضمون بھی پہونچ گئے ہوں گے۔

اس وقت اس عریضے کی فوری ضرورت اس لئے پیش آئی کہ میں پہلے دو عریضوں میں لکھ چکا ہوں کہ آپ کی دوائیں حکیم صاحب سے لے لی ہیں اور عنقریب قاری عبدالصمد صاحب واڑ گامی کے ہاتھ ارسال کر دی جائیں گی وغیرہ وغیرہ۔ لیکن چونکہ آپ نے یہ لکھا کہ ماہ مبارک میں حاضری کا سہارنپور کا ارادہ پختہ کر لیا ہے۔ اس لئے میں نے مولانا تقی صاحب کو یہ لکھ دیا ہے کہ وہ دوائیں حکیم صاحب کو واپس کر دی جائیں۔ اس لئے کہ یوسف کا خود ہی حاضری کا ارادہ ہے۔ اس لئے اس وقت یہ اطلاع کرنا ہے کہ اگر قاری صاحب کی وہاں کسی جگہ پہونچنے کی اطلاع آپ کو مل بھی جائے تب بھی کسی کو ان کے پاس نہ بھیجیں کہ حرج اور خرچ ہوگا, اور بے سود۔ آپ کی دوائیں واپس کر دی گئی ہوں گی۔ اب آپ بمبئی سے سورت ہو کر حکیم صاحب کو نبض دکھلا کر دوائیں لیتے آویں۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ جب آویں تو پیچش کی کوئی عمدہ دوا وہاں میسر ہو اور گولی کی شکل میں ہو تو احقر کے لئے تکلیف فرما کر ضرور لیتے آویں, اس لئے کہ اس مرتبہ تو بار بار پیچش کے بعد اوپر گھبراہٹ اور ریاح کا دل کی طرف صعود وغیرہ ہونے لگا ہے, جس سے طبیعت بے چین ہے۔ اس لئے پیچش کی کوئی اچھی دوا ضرور لیتے آویں, لیکن اس کا خیال رہے کہ وہ زیادہ گرم قلب کے لئے نقصان دہ نہ ہو۔

خدا کرے آپ کی آمد بسہولت و عافیت ہو جائے اور آپ کے ساتھ یہاں قیام بھی میسر ہو کہ مدینہ طیبہ میں آپ کی حاضری کے بعد آپ کے ساتھ نہ رہ سکنے کا بہت ہی قلق رہا۔ خدا کرے اب کے اس کی تلافی ہو جائے۔ حضرت اقدس مدظلہ سہارنپور تشریف لے آئے ہیں۔ مزاج مبارک بحمد اللہ اچھے ہیں لیکن آنکھوں کا علاج کچھ زیادہ راس نہ آیا۔ شدید تکلیفیں اس کے لئے اٹھائیں لیکن خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے لطف و کرم سے حضرت اقدس کی چشم مبارک میں پوری پوری روشنی عطا فرماوے اور رحمت و عافیت کے

ساتھ تا دیر زندہ سلامت رکھے۔

آپ کب حاضر ہورہے ہیں مطلع فرماویں, میری صحت کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں۔ بی بی سے سلام مسنون و درخواست دعا۔ خالہ، محمد، ہاشم، شبیر گورا سب سے سلام مسنون۔ آج کل طبیعت زیادہ خراب ہے، کئی روز سے حضرت کے یہاں جانے سے بھی معذور ہوں۔ یہ خط بھی لیٹے لیٹے [ہی] لکھا ہے۔ فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی، ۱۵ر ستمبر

234

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵ر ستمبر ۷۰ء/ ۱۳ر رجب ۹۰ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی یوسف سلمہ! یہ ناکارہ ۱۲ ستمبر کی صبح کو علی گڑھ سے نظام الدین اور ۱۳ کی صبح کو نظام الدین سے سہارنپور پہونچا۔ میری رائے تو یہ تھی کہ عبدالرحیم بھی میرے ساتھ آوے مگر عبدالرحیم کی طبیعت علی گڑھ میں بھی خراب رہی اور جتنی خراب رہی اس سے زیادہ خرابی کا احساس۔ اس لئے اس نے یہ تجویز کیا کہ وہ شنبہ کو علی الصباح بذریعۂ ریل علی گڑھ سے غازی آباد آوے اور غازی آباد سے سہارنپور سیدھا۔ سٹیشن پر پہونچ کر معلوم ہوا کہ گاڑی ۵ گھنٹے لیٹ ہے۔ اس لئے وہ ایک رفیق کے ساتھ بذریعہ کار غازی آباد اور وہاں سے ایکسپریس سے سہارنپور پہونچ گیا۔

میں نے اس کو آنے سے پہلے بھی بار بار لکھا کہ اب نہ آوے, رمضان سے قبل آوے مگر انہوں نے نہ مانا۔ یہاں آنے کے بعد سے جب سے آئے ہیں طبیعت ناساز چل رہی ہے میں تو آنے کے بعد بھی کئی دفعہ تقاضا کر چکا کہ یہاں گجراتی احباب بہت جمع ہیں کسی

ایک کو ساتھ لے کر واپس چلے جاؤ مگر وہ اس کے لئے تیار نہیں۔ ابھی تو رمضان المبارک کے [شروع ہونے میں] دو ماہ ہیں۔

کل دوشنبہ کی صبح کو تمہارا تار کتابوں کی وصولی کا ملا۔ بندہ کے خیال میں تو تار کی ضرورت نہیں تھی۔ لنڈن کا خط عموماً ۵، ۶ دن میں یہاں پہونچ جاتا ہے اور بمبئ کا بھی اتنے ہی دنوں میں پہونچتا ہے۔ غالبًا لنڈن سے بمبئ کے آنے میں تو اتنی دیر نہیں لگتی، بمبئ سے یہاں تک آنے میں بہت دیر لگتی ہے۔

تمہارے ماہ مبارک میں آنے کے ارادے سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے باحسن وجوہ ملاقات میسر فرماوے۔ خدا کرے کہ تمہاری اہلیہ اس سے بہت پہلے فارغ ہو جاوے اور ادھر سے یکسوئی ہو جاوے۔ میرے خیال میں خالو صاحب اور والدہ دونوں سے پہلے سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ والدہ کو روانگی کے وقت ایک اطلاعی خط لکھتے آنا، اس لئے کہ ان کی ممانعت کے بعد آنا تو نامناسب ہوگا۔ اسی طرح خالو صاحب سے بھی روانگی کے وقت اپنے آنے کی اطلاع کریں، پہلے سے اطلاع کرنے میں مبادا وہ والدہ کو لکھ کر اور ان کی طرف سے تمہارے آنے کے خلاف کوئی خط منگوائیں۔

تمہاری بیماری کی خبر سے بھی بہت ہی فکر وقلق رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرماوے۔ تمہارے سابقہ دونوں خط علی گڑھ اور سہارنپور کے پتہ سے بھی پہونچ گئے۔ امید ہے کہ عزیز مولوی عبدالحفیظ پہونچ گئے ہوں گے، اگر اس خط تک موجود ہوں تو میری طرف سے سلام مسنون کہہ دیں۔ قاری سلیمان اس وقت میرے پاس ہیں ان کی طرف سے تمہیں اور مولوی عبدالحفیظ دونوں کو سلام مسنون۔ اہلیہ سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ تمہاری فراغت کا بہت فکر ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم احمد گجراتی، ۱۵ر ستمبر ۷۰ء، ۱۳ر رجب ۹۰ھ

﴿235﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵؍رجب ۹۰ھ [۱۶ستمبر ۷۰ء]

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، ۱۴؍ستمبر کی صبح کو تمہارا تار ملا تھا۔ اسی وقت عزیز مولوی عبد الرحیم نے تم کو ایک ایر لیٹر لکھا تھا، اس میں اس کی رسید بھیج دی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ تار کی ضرورت بالکل نہیں، خط بھی کافی ہے۔ آج ۱۷؍ستمبر کو تمہارا محبت نامہ ایر لیٹر مورخہ ۹ستمبر پہونچا جو دیر سے پہونچا۔ لنڈن کے خط تو جلدی پہونچ رہے ہیں۔ گجرات کے بہت دیر میں پہونچ رہے ہیں۔ خط سے پارسل کی وصولی کی تفصیل اور اس خبر سے کہ بہت ہی صحیح سالم پہونچ گیا، کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا بہت مسرت ہوئی۔ یہ تمہاری کرامت یا جذبہ کا اثر ہے۔ تجلید یا روانگی میں جو اخراجات ہوئے ہیں اس کی آپ فکر نہ فرماویں، انشاء اللہ یہاں ادا ہو جاویں گے۔ میں نے خود بھی حاجی صاحب سے دریافت کیا تھا انہوں نے مجھے لکھنے سے انکار کر دیا تھا، بہرحال آپ اس سے بے فکر رہیں۔

میرے سابقہ خطوط میں جو شدتِ انتظار یا اشتیاق میں سخت الفاظ لکھے گئے ہوں ان کو نظر انداز کر دیں۔ آئندہ بھی اس کا لحاظ رکھیں کہ وقتی جذبہ میں کوئی چیز لکھی جاتی ہے وہ قابل لحاظ نہیں ہوتی۔ البتہ ایک بات قابل لحاظ ہے وہ یہ کہ بیعت کے بعد بھی [بغیر] کسی خاص ضرورت کے ذکر بتلانے میں جلدی نہ کیا کریں، پہلے تسابیح اور معمولات کی پابندی پر عادت ڈالیں۔ میرے معمولات کے پرچہ میں تو غالباً چھ ماہ لکھے ہیں کہ ۶ ماہ بعد ذکر دریافت کریں۔ اسلئے کہ اوراد اصل ہیں اور ذکر عارضی دوا ہے۔

عزیز مولوی عبد الرحیم علی گڑھ میں خوب بیمار رہے اور یہاں آنے کے بعد سے بھی

طبیعت صاف نہیں ہے۔ میں تو بار باران کو اصرار کررہا ہوں کہ وہ مکان چلے جاویں کہ وہاں کے حکیم صاحب کا علاج ان کو موافق آیا تھا مگر وہ اس میں اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے ان کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ تمہاری والدہ اور خالو صاحب کے متعلق عزیز عبدالرحیم کے ائر لیٹر میں جو ۱۴ ستمبر کا تھا لکھ چکا ہوں کہ میرے نزدیک رمضان کی یہاں آمد کے سلسلہ میں دونوں کی اجازت کا انتظار نہ کریں۔ البتہ وقت سے پہلے دونوں کو اپنے ارادے سے مطلع نہ کریں کہ منع کرنے کے بعد پھر سفر مناسب نہیں، بالخصوص والدہ کے منع کرنے کے، اس لئے روانگی کے وقت والدہ کو ایک خط لکھتے آویں، اسی وقت خالو صاحب کو بھی اطلاع کر دیں۔ البتہ تمہاری اہلیہ کا فراغت ہونا اہم ہے، جس کا مجھے بھی فکر ہے۔

خط لکھو تو والدہ کو بھی اور خالہ اور خالو کو سلام لکھ دیں۔ اہلیہ کو خاص طور سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ تمہاری خیریت اور تمہارے فراغ کا ہر وقت انتظار رہتا ہے۔ آج کل قاری سلیمان مکی سہارنپور آئے ہیں اور دس پندرہ دن قیام کا ارادہ ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۵؍رجب ۹۰ھ

از راقم بعد سلام مسنون دعا کی درخواست

از احقر عبدالرحیم: سلام مسنون وگذارش دعا، اگرچہ اب تو آپ نے سلام تک بھی احقر کو لکھنا چھوڑ رکھا ہے اور نہ معلوم کس غصے میں ہیں، لیکن بہرحال میں تو اس کا انتقام نہیں لے سکتا۔ معلوم نہیں میرا اہم ایر لیٹر پہونچ گیا یا نہیں؟ جو میں نے علی گڑھ سے لکھا تھا۔ آپ کی آمد کب تک ہورہی ہے؟ تحریر فرماویں۔

فقط والسلام

﴿236﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۸/رجب ۹۰ھ [۱۹/ستمبر ۷۰ء]

عزیزم مولوی یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ کئی روز ہوئے آیا تھا، جس کا جواب ہمروزہ لکھوایا تھا۔ کتابیں اچھی حالت میں پہونچ جانے سے مسرت ہوئی۔ اللہ کا شکر ہے۔ حاجی یعقوب صاحب کے حسنِ انتظام سے تمہارے اخلاص کو زیادہ دخل ہے۔ تمہاری اہلیہ اور تمہاری خیریت کا انتظار رہتا ہے۔ اللہ جل شانہ صحت وعافیت عطا فرماوے۔

جوں جوں رمضان قریب آرہا ہے تمہاری ملاقات کا اشتیاق بڑھ رہا ہے, اللہ تعالیٰ باحسن وجوہ ملاقات میسر فرماوے۔ مولوی یوسف توتلی کا خط آیا ہوا تھا اس میں لکھا تھا کہ تمہاری ۔۔۔ڈاکٹر کے یہاں ۔۔۔گئی ہوئی ہیں۔ میں نے پہلے خط میں لکھا تھا کہ **یہاں آنے کے لئے والدہ سے اجازت لینا ضروری نہیں، اس لئے کہ ان کی ممانعت کے بعد آنا مناسب نہیں۔ آتے وقت اطلاعی خط لکھتے آنا۔ البتہ اہلیہ کا ایسا انتظام خورد ونوش کا کرتے آویں کہ اسے دقت نہ ہو۔** تمہاری غیبت [میں] اس کا بولٹن رہنا بالکل مناسب نہیں، اپنے والدین کے یہاں رہنا ضروری ہے۔

تم نے پہلے خط میں لکھا تھا کہ محمد اور اس کے چند رفقاء خصوصی طور پر تمہارے پاس پڑھنے کے لئے تجویز ہوئے ہیں۔ اس کے بعد کچھ معلوم نہ ہوا کیا ہوا؟ محمد کی دینی حالت کیا ہے؟ اس کو نصیحت کرتے رہیں۔ عزیز عبد الرحیم کی صحت یہاں آنے کے بعد خراب چل رہی ہے۔ میں نے پہلے بھی ان کو منع کیا تھا کہ اتنے طبیعت صاف نہ ہو ارادہ نہ کریں اور اب بھی

تقاضا کررہا ہوں کہ وہ اس وقت چلے جاویں مگر وہ ماشاء اللہ تمہارے بڑے بھائی ہیں ,ضدی ہونے میں ایک دوسرے کو مات دیتے ہیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۱۸؍رجب ۹۰ھ

از احقر عبدالرحیم سلام مسنون وگذارشِ دعا۔ تمہاری آمد کب ہوگی؟ مطلع فرماویں۔ انتظار ہے۔ بی بی سے سلام مسنون، محمد اور خالو خالہ صاحبہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

﴿237﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۰؍رجب ۹۰ھ [۳۰؍ستمبر؍یکم اکتوبر ۷۰ء]

عزیزم مولوی یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، کل جمعہ کی صبح سے جب سے تمہارا تار آیا ہے، طبیعت میں ایک جوش اور مشاغل میں ایک مستقل مشغلہ تم نے پیدا کردیا۔ کل صبح سے ایک مسئلہ یہ زیر بحث رہا کہ عزیز عبدالرحیم بمبئی جاوے یا نہ جاوے؟ میری تو رائے اور خواہش یہ تھی کہ ضرور جاوے مگر خود اس کی بیماری اور تنہائی کا مسئلہ اور اس سے زیادہ اس کے حکیم کا مسئلہ موجب اشکال رہا کہ وہاں جاکر حکیم صاحب سے نہ ملنا بہت نامناسب ہے اور ملنے کے بعد اگر انہوں نے یہ کہہ دیا کہ بسلسلۂ علاج دو ماہ یہاں رہنا ضروری ہے تو رمضان کا مسئلہ ہے۔

علی گڑھ کے دورانِ قیام میں اس کی طبیعت زیادہ خراب رہی۔ اس وقت بڑا شدید تقاضا رہا کہ وہ واپس چلا جاوے مگر خود رائی، ہٹ اور ضدی طبیعت ہونے میں ماشاء اللہ ایک

دوسرے سے بڑھ کر۔ اس وقت تو وہ کسی طرح آمادہ نہ ہوئے ۔ یہاں آنے کے بعد سے طبیعت فی الجملہ اچھی ہے مگر فکر ہر وقت رہتا ہے اب تمہاری طبیعت کی طرف سے بھی مستقل فکر سوار ہو گیا۔ ایک طرف تمہاری ملاقات کا اشتیاق، دوسری جانب تمہاری مسلسل اور طویل علالت کی وجہ سے تمہارے علاج کا اہتمام مجھے بہت ہو رہا ہے۔

میرا خیال یہ ہے کہ حکیم صاحب کا علاج بہت اہتمام سے شروع کر دیں، انشاءاللہ وہ آخر شعبان میں ایک ماہ کی دوا ضرور دے دیں گے جب کہ انہیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ تم محض رمضان کرنے کے واسطے لنڈن سے آئے ہو، یہ انہیں پہلے ہی ظاہر کر دینا۔ عزیز عبدالرحیم نے اپنا بدل یہ سوچا ہے کہ وہ آج تمہارے بڑے بھائی کو تار دے رہے ہیں کہ وہ بمبئی جا کر تمہیں اتار لیں اور سورت میں حکیم صاحب سے تمہارا علاج شروع کرا دیں۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد تمہیں صحت و قوت کے ساتھ یہاں لاوے۔ اگر تم عزیز عبدالرحیم کو بلانے کی ضرورت سمجھو تو ضرور تار دے دینا۔

تمہارے مفصل خط کا شدت سے انتظار ہے۔ کل کی ڈاک تک تو آیا نہیں، آج کی ڈاک سے ممکن ہے آجاوے، ورنہ کل کو تو اتوار ہو جائے گا اور پرسوں تک انتظار بڑا شاق ہوگا۔ کل صبح مولوی تقی یہاں سے بمبئی کے لئے روانہ ہوئے ہیں اور تمہارا تار ان کی روانگی سے آدھ گھنٹہ بعد یہاں پہونچا۔ پہلے پہونچ جاتا تو وہ مولوی عبدالرحیم صاحب کو اپنے ساتھ زبردستی لے جاتے اور تمہاری آمد کی اطلاع بھی ان کو قبل از وقت ہو جاتی تو وہاں ان کی ملاقات میں سہولت رہتی۔

یہاں تک خط لکھنے کے بعد تمہارا لفافہ مرسلہ از لنڈن ۲۷ ستمبر ۱۳ اکتوبر کو پہونچا۔ تم دونوں بھائیوں کی منطق سمجھنا بہت مشکل ہے، بخاری کا ترجمۃ الباب سمجھنا آسان ہے مگر اونچے لوگوں کی بات سمجھنا بہت مشکل ہے۔

کل سے مولانا عبد الرحیم صاحب کی خدمت میں بار بار مجھ سے زیادہ مولوی اسماعیل اور مولوی سلیمان درخواستیں پیش کرتے رہے میں نے بھی رات بہت زور شور سے معروضہ پیش کیا مگر وہاں ایک نہ ایسی زوردار نکلی اور ہر شخص کے اصرار پر یہ تھا کہ میں ملتوی کر چکا ہوں مگر اس وقت تمہارا خط سناتے ہی جب یہ مبارک الفاظ ان کی زبان سے نکلے ’آپ خوشی سے اجازت دیں تو چلا جاؤں؟‘ دل میں تو آیا کہ ایسا زور سے منہ پر تھپڑ ماروں کہ یاد رہے مگر اب کئی سال سے جذبات مارنے کی کوشش کررہا ہوں, اس کلام کا مطلب انشاء اللہ لیلۃ القدر میں اللہ میاں سے دعا کروں گا کہ سمجھا دے, اور تم حقیقی بھائی ہو انشاء اللہ زیادہ سمجھتے ہوگے۔

بہر حال تمہارا خط پڑھنے کے بعد انہوں نے آج رات فرنٹیئر سے ارادہ کرلیا, اور اس کے باوجود میں خط اس واسطے لکھوا رہا ہوں کہ معلوم نہیں رات کے ۲ بجے تک کیا کیا القاء قلب مبارک میں ہوں گے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبد الرحیم، ۳۰/رجب ۹۰ھ

﴿238﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۰/رجب ۹۰ھ [۳۰/ستمبر - یکم اکتوبر ۷۰ء]

عزیزم مولوی یوسف متالا صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت جمعہ کی صبح کو تمہارا برقیہ جس میں ۵/اکتوبر منگل کو بمبئی پہونچنا لکھا ہے پہونچا۔ عزیز عبد الرحیم بھی اس وقت میرے پاس ہی بیٹھا ہے یہ تو میں نہیں لکھ سکتا کہ اس کو مسرت زیادہ ہوئی یا مجھے، ایک دم خوشی کی لہر تو دل میں گونج گئی, مگر اس کے ساتھ ہی ساتھ عبد الرحیم کی تو خبر نہیں، مجھے تو قلق بھی

ہوا۔ اتنا پہلے آنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔ اول تو تار میں تمہارا نام سن کر میرے دل میں بے اختیار یہ آیا تھا کہ تولد فرزند ارجمند کا تار دیا ہوگا، جس پر میں نے سوچا تھا کہ ایک ڈانٹ لکھوں گا کہ اتنی سی بات کیلئے تار کی کیا ضرورت تھی؟ خط سے بھی تین چار دن کے بعد مژدہ معلوم ہو جاتا، لیکن جب یہ مضمون سنا کہ تم آرہے ہو تو کئی اشکال ذہن میں آ گئے۔

اول یہ کہ قرب ولادت کے درمیان میں فراغت سے پہلے کیوں آئے؟ دوسرے یہ کہ مدرسہ کی اتنی طویل غیبت کیوں اختیار کی؟ بالخصوص جب کہ تمہارے سابقہ سفر مدینہ کی وجہ سے مدرسہ کا حرج اور طلباء میں بہت انتشار پیدا ہو چکا۔ بڑی محنت سے تم نے حفظ کے طلباء جمع کئے تھے، فارسی کا نظام بھی شروع کیا تھا۔ تیسرے یہ کہ تمہارے تار کے الفاظ بھی اچھی طرح نہیں پڑھے گئے۔ آرہا ہوں۔ تار کا کوئی مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔

ان سب کے بعد مولوی عبدالرحیم صاحب تو اپنا مشورہ براہ راست اس خط پر لکھیں گے میرا مشورہ یہ ہے کہ سہارنپور آنے میں جلدی نہ کریں، اگرچہ تمہارے یہاں پہونچنے کے بعد آتشِ شوق تیز تر گردد میں تو یہ ناکارہ خود مبتلا ہوگا، اور تم بھی، لیکن اس کے ساتھ چونکہ تمہاری مسلسل بیماری کی خبریں بھی سن سن کر طبیعت نہایت متفکر اور پریشان ہے اور عزیز عبد الرحیم کے نزدیک تمہارا رمضان سے بہت مقدم آنا غالباً اسی مصلحت سے ہے کہ کچھ دن علاج کرالو، یہ بالکل صحیح ہے۔

اس لئے میری رائے یہ ہے کہ بہت اہتمام سے پرہیز و پابندی کے ساتھ ۲۰، ۲۵ شعبان تک علاج کراویں، اس کے بعد یہاں کا ارادہ کریں۔ میرا بھی دل چاہ رہا تھا اور عزیز عبدالرحیم کا شوق بھی زوروں پر تھا کہ وہ ابھی ہوائی جہاز سے اڑ کر بمبئی پہونچ جاویں مگر ایک اشکال عبدالرحیم کو درپیش ہے اور اس اشکال میں میں اس سے آگے ہوں۔

[وہ یہ] کہ اگر اس کے حکیم نے اس کو مزید قیام کی تاکید کی تو اس کے لئے تو وہ تیار

نہیں کہ رمضان وہاں گذار دے اور اس کے لئے میں تیار نہیں کہ حکیم کی بغیر اجازت آوے, اور یہ بات کہ وہ بمبئی جاوے، گھر جاوے اور بغیر حکیم جی سے ملے چلے آوے اور بھی زیادہ نامناسب ہے, اس لئے ابھی تک تو مشورہ اس کے بمبئی جانے کا ہو نہیں رہا اگر جانے کا مشورہ ہو گیا تو اس خط سے پہلے وہی تمہیں مل جائے گا۔ ممکن ہے کہ آج کی یا کل کی ڈاک سے تمہارا کوئی مفصل خط مل جائے تو اس سے مزید حالات معلوم ہوں۔ میں نے تو فوری خط تار سنتے ہی اس لئے لکھوا دیا کہ آج جمعہ کا دن ہے پھر خط لکھنے کا وقت مشکل سے ملے گا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۳۰/رجب ۹۰ھ

﴿239﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۳ شعبان ۹۰ھ [۱۳ اکتوبر ۷۰ء]

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، کل صبح مولوی اسماعیل سے یہ معلوم ہو کر کہ سیکنڈ میں بھی مشکل سے کھڑے ہونے کی جگہ ملی، بہت قلق ہوا اور آج صبح مولوی انعام صاحب کے پرچہ سے یہ معلوم ہو کر کہ فرنٹیئر سیدھا نہیں گیا اور تم نظام الدین پہونچے۔ وہاں تک بخیر رسی کی اطلاع سے تو مسرت ہوئی لیکن سفر کے طول کی خبر سے بہت قلق ہوا۔ اس میں بھی تردد ہو گیا کہ تم عزیز یوسف سے پہلے بمبئی پہونچ جاؤ گے یا نہیں۔ میں تو آج شام تک تمہارے بمبئی بخیر رسی کے تار کا منتظر تھا۔

اگر عزیز یوسف کے تار پر تم شنبہ کی شب یا صبح کو دہلی روانہ ہو جاتے تو مولوی تقی کا

ساتھ ہوجاتا, اور بعد میں یہ معلوم ہوکر کہ تمہارا دل تو تارہی پر چاہ رہا تھا مگر نہ معلوم کس مصلحت سے تم اپنے سفر کے التواء پر زور دیتے رہے۔ خدا کرے کہ خیریت سے بمبئی پہونچ گئے ہو اور عزیز یوسف بھی خیریت سے پہونچ گیا ہو۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۳۰/ شعبان

﴿240﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: جناب الحاج محمد یعقوب صاحب

تاریخ روانگی: ۴/ شعبان ۹۰ھ/ ۱۵/ اکتوبر ۷۰ء

مکرم محترم الحاج محمد یعقوب صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، اگر عبدالرحیم اس خط کے پہونچنے تک [آپ کے یہاں موجود] ہوتو خط کا مضمون اس کو دکھلا دیں۔ حکیم یامین صاحب کی رجسٹری مکہ سے میرے نام دس روز سے چلی ہوئی وہ تو ابھی تک پہونچی نہیں۔ اس کے بعد کا سعدی کا خط پہونچا جس میں لکھا کہ کتابیں جدہ سے وصول ہوگئیں مگر محکمہ نے ہر کتاب کے دو یا تین نسخے روک لئے جس کی تفصیل حکیم صاحب کئی دن ہوئے بذریعہ رجسٹری لکھ چکے ہیں، وہ رجسٹری تو آج ۱۵/ اکتوبر کی صبح تک نہیں پہونچی، امید ہے کہ اپنے برقیہ کے موافق عزیز یوسف مع متالا کل منگل کو بمبئی پہونچ جائیں گے, ان کی بخیر رسی کا بھی انتظار ہے۔

حاجی دوست محمد صاحب، حاجی ریاست علی صاحب اور دیگر احباب سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

﴿241﴾

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ
بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۱۰؍شعبان ۹۰ھ/۱۲؍اکتوبر ۷۰ء

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، بہت طویل شدید انتظار کے بعد آج ۱۲؍اکتوبر کو تمہارے دو محبت نامے مؤرخہ ۸؍ و ۱۰؍ اکتوبر بیک وقت پہونچ کر موجب مسرت ہوئے۔ یہ تو تم دونوں بھائیوں کو ضرور یقین ہوگا کہ مجھے تم دونوں بھائیوں کے خطوط کا کس قدر شدید انتظار رہا ہوگا تم دونوں کی بمبئی بخیر رسی اور بدھ کی صبح کو وہاں سے مع مولوی تقی مکان روانگی کی اطلاع جمعہ اور شنبہ کو حاجی یعقوب صاحب کے خطوط سے معلوم ہوگئی تھی۔ اللہ انہیں بہت جزائے خیر عطا کرے۔

تم دونوں کا حکیم صاحب کی خدمت میں جانا ان کے خط سے معلوم ہوگیا تھا اللہ انہیں بہت ہی جزائے خیر عطا کرے۔ انہوں نے اس پر بہت قلق لکھا تھا کہ تم دوستوں کی [ان کو] جانے کی اطلاع نہیں ہوئی ورنہ وہ ضرور اسٹیشن پر تمہارا استقبال کرتے۔ ماشاءاللہ کیا کہنا زمانہ ہی ایسا ہے کہ حکیم بیماروں کو ڈھونڈھتے پھریں۔ یہ ناکارہ تو خود اسی میں مبتلا ہے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ دہلی تا بمبئی جگہ بہت اچھی مل گئی۔ تم نے لکھا کہ اتوار کے دن حکیم صاحب سے تفصیلی گفتگو [ہوئی] ویسے انہوں نے شنبہ کے دن تمہارا سورت جانا لکھا تھا۔ میں نے بھی حکیم صاحب کو یہ لکھ دیا ہے کہ ۲۰؍شعبان تک تو روکنے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن **اس کا خیال ضروری ہے کہ عزیز یوسف محض رمضان کے لئے لندن سے آیا ہے اور بہت سی مجبوریوں اور موانع کے باوجود آیا ہے** اس کا خیال ضروری ہے۔

دونوں تار پہونچ گئے تھے جن کی رسید لکھوا چکا ہوں تمہارا بدھ کی صبح کو اور یوسف کا شام کو پہونچ گیا تھا۔تم نے نفلوں کے قیام میں جس بار اور بوجھ کا ذکر کیا وہ کوئی کیفیت نہیں بلکہ مرض ہے ایسی حالت میں بیٹھ کر پڑھنا چاہئے۔اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے مولوی تقی کی اربعین میں تمہاری اعانت قبول فرماوے۔

عزیز یوسف نے میرے گرامی ناموں کے فوٹو کروائے میرے نزدیک تو بہت غلط کیا کہ بیکار پیسے ضائع کئے کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔اس خط کی پشت پر عزیز یوسف سلمہ کا بھی محبت سے لبریز اپنی آمد کی تفصیل کا [خط] پہونچا اس میں کوئی نئی بات نہیں جملہ امور کا جواب اوپر آچکا ہے۔

اس کے بعد تمہارے دس اکتوبر والے لفافہ کا جواب ہے اس سے مسرت ہوئی کہ حاجی یعقوب نے پتہ کاٹ کر جو کارڈ تمہارے پاس بھیجا وہ پہونچ گیا مجھے تو امید نہیں تھی۔ میں تو بے چارہ ایک سادہ مسلمان تم گجراتیوں کے کلام کو سمجھانے سے بھی عاجز ہوں ان کے پس منظر اور روایات کی صداقت کا بھی میرے پاس کوئی معیار نہیں ہے۔

عزیز یوسف کے نام پر تم سے زیادہ میں بھول گیا تھا اس وقت سے بار بار میں تم سے کہتا رہا کہ تمہارا دل چاہے تو ضرور جاؤ تمہاری بیماری کی وجہ سے تنہا جانے میں اشکال پیش آرہا ہے اگر کسی کو تم معیت کے لئے راضی کرلو تو کرایہ میں دینے کو تیار ہوں اس کے بعد سے دوسرے دن ڈاک کے وقت تک مسلسل سنتا رہا کہ تمہارا دل تو چاہ رہا ہے مگر میری گرانی کی وجہ سے نہیں جارہے ہو۔

اگلے دن عزیز یوسف کے خط پر جو لندن سے آیا تھا تمہارے اس فقرے [سے کہ تو اگر] خوشی سے اجازت دے تو چلا جاؤں۔ مجھے گذشتہ دن کی روایت کی تائید اور تصدیق [ہوگئی اس لئے] زور سے میں نے تم سے پوچھا تھا کہ خوشی سے اجازت کی کیا صورت [ہو]؟ مجھے [اس]

سے کلفت پہونچی, سمجھتا ہوں کہ میں نے ہمیشہ اپنے اکابر کے ساتھ مکاری برتی اسی کا یہ ردعمل ہے۔

تم نے افریقہ جانے کے متعلق جو تجویز لکھی بہت مناسب ہے ضرور ان کو لکھ دیں۔

تم نے لکھا کہ عزیز یوسف راندیر سملک گیا ہے وہاں سے واپسی پر سیٹ ریز رو کرالے گا مجھے عزیز یوسف سے انتہائی ملاقات کے اشتیاق کے باوجود تم بھی اور وہ بھی جلدی آنے کا ارادہ نہ کریں اہتمام سے علاج کریں تاکہ ماہ مبارک صحت وقوت کے ساتھ گذرے۔عزیز یوسف کی اہلیہ اور خالہ سے سلام مسنون۔

خط لکھنے کے بعد مولوی ہاشم کا خط لندن سے پہونچا جس میں شیخ المشائخ حضرت مولانا مولوی حافظ قاری یوسف صاحب کے الوداع کی شاندار تقریب لکھی تھی۔ میں نے اس کے جواب میں لکھ دیا کہ عزیز یوسف غریب پر رحم کریں ایسا برتاؤ اس سے ہر گز نہ کریں جس سے اس میں عجب پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ اس ناکارہ نے اپنے سفر حجاز کی آمد ورفت کو ہمیشہ چھپایا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۱۰رشعبان ۹۰ھ

از احقر محمد اسماعیل عفی عنہ، بعد سلام مسنون، اول تو ایک بوجھ ہلکا کرنے پر بہت بہت شکریہ۔ ثانیاً آپ نے میرے والد صاحب کے متعلق جو لکھا اس کا منشا تو آپ خود سمجھ گئے ہوں گے۔ میں باوجود سوچ و بچار کے نہیں سمجھا کہ میں نے کونسی ان کی خدمت سے انکار کر دیا اور وہ کیا خدمت مجھ سے چاہتے ہیں۔ بہر حال اپنے متعلق یہ ہے کہ

اس کش مکش کے دام سے کیا کام تھا تجھے

حجاز مقدس سے واپسی کے بعد سے میری زندگی ایک افکار و ہموم کا مجموعہ بنی ہوئی ہے کہ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ میں بھی اپنے ہم جماعتوں کی طرح راندیر کے بعد کام

میں لگ جاتا تو نہ کوئی مجھے کچھ کہتا نہ کسی کو کوئی شکوہ ہوتا اور نہ کوئی جانتا...... معلوم نہیں زندگی میں اور کیا کیا سننا اور دیکھنا پڑے گا اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی تو آرام قبر میں جا کر ہی مل سکے گا۔

اگر میں بھی اپنے آپ کو کچھ خیال کرنے لگوں تو میرے لئے پریشانیوں کی کیا وجہ اللہ تعالیٰ میری سیئات سے درگذر فرماوے بہرحال دعاؤں کی درخواست ہے۔عزیزم مولوی یوسف صاحب سے بعد سلام مسنون ملک عبدالحق صاحب کل ایک روز کے لئے پاکستان سے آئے تھے انہوں نے ذکر کیا کہ اپنے کسی کام کے لئے انہوں نے بولٹن تمہارے نام خط لکھا ہے وہ شاید تمہیں ملا نہ ہوگا۔ بہرحال ان کا کہنا ہے کہ اس خط میں انہوں نے وہاں کسی فرم کو ۱۸۵ پاؤنڈ دینے کو لکھا ہے وہاں آپ کسی ذریعہ سے ادا کرادیں اور اس کی ادائیگی حج میں آنے والوں کے ذریعہ سے ہو جائے گی۔ فقط والسلام

242

از: جناب محمد پٹیل جوگواڑی صاحب، لیسٹر

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۱۲/ اکتوبر ۷۰ء [۱۲/ شعبان ۹۰ھ]

مکرم ومخدومی حضرت مولانا الحاج شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی ودام برکاتہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، سلام مسنون, بعد بندہ ناچیز محمد پٹیل کو حضرت والا! آپ کی جانب سے خط ملا۔ پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی، الحمد للہ۔ حضرت! آپ نے مولوی عبدالرحیم صاحب کو ہمارے یہاں لیسٹر کیلئے اجازت عطا فرمائی، شکریہ۔

اب مولوی عبدلرحیم صاحب کہاں ہیں؟ آپ نے لکھا تھا کہ وہ فی الحال سہارنپور ہیں اور بولٹن سے مولوی یوسف صاحب انڈیا آپ کی خدمت اقدس میں آرہے ہیں وہ

انشاء اللہ مولوی عبد الرحیم صاحب کو لیسٹر آنے کے لئے تاکید کریں گے اور بولٹن سے مولوی ہاشم کا خط ملا۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں انڈیا ایک دو ہفتہ میں جانے والا ہوں وہ بھی آنے کے بعد انشاء اللہ مولوی عبد الرحیم صاحب کو سمجھائیں گے اور حضرت والا آپ دعا کریں کہ ہمارے یہاں لیسٹر کے لئے مولانا راضی ہوں اور ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

دیگر آپ نے لکھا تھا کہ ڈیوز بری مولوی یعقوب اور حافظ محمد پٹیل کو لکھیں کہ لیسٹر جماعت لے کر آئیں۔ میں نے لکھا ہے اور انشاء اللہ وہ ضرور آئیں گے۔ بعد حضرت والا یہ آپ کا کتا آپ کی دعا کا بے حد محتاج ہے۔ امید ہے کہ شب برآت کی مبارک رات میں آپ دعا میں ضرور بالضرور مجھے اور ہمارے لیسٹر کے مسلمانوں کو یاد فرمائیں گے۔ ہم آپ کی دعا کے بہت ہی محتاج ہیں۔ اس لئے ضرور بالضرور دعا میں یاد فرماتے رہیں, اللہ تعالیٰ عافیت عطا فرمائے ، اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے ، اللہ تعالیٰ دین کی محبت عطا فرمائے ، اللہ تعالیٰ دین کی خدمت کرنے کا شوق عطا فرمائے, اللہ تعالیٰ بزرگانِ دین کی محبت عطا فرما کر بزرگانِ دین کی توجہات عطا فرمائے۔ آمین۔ فقط والسلام

احقر حافظ محمد پٹیل جوگواڑی کے ہدیہ سلام

﴿243﴾

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبد الرحیم متالا صاحب ومولانا یوسف متالا صاحب مدظلہما

تاریخ روانگی: شعبان ۹۰ھ/ اکتوبر ۷۰ء

عزیزانم مولوی عبد الرحیم ویوسف سلمہما!

بعد سلام مسنون ، کل بدھ کی صبح کو عزیز عبد الرحیم کی بخیر رسی کا برقیہ منجانب عبد الرحمٰن پہونچا اور کل شام کو عزیز یوسف کی بخیر رسی کا برقیہ منجانب عبد الرحیم پہونچا۔ دونوں

کی بخیر رسی سے مسرت اور اطمینان ہوا اور کل بدھ کی شام کو مولوی محمد عمر صاحب نے تمہارا دستی پرچہ لفافہ میں بند کر کے بھیجا۔

تمہاری دہلی تک بخیر رسی اور یہ بات کہ گاڑی دہلی سے شام کو چلے گی مولوی انعام صاحب کے پرچہ سے معلوم ہوگئی تھی۔ بہت قلق ہوا کہ محنت بھی کی اور خرچ بھی دلی تک کا سیکنڈ کا ضائع کیا۔ البتہ مولوی انعام صاحب کے پرچہ سے یہ معلوم ہوکر کہ دہلی سے دو ساتھی بمبئی تک کے مل گئے مسرت ہوئی تھی۔ مولوی عبدالرحیم کے دستی پرچہ سے سہارنپور تا دہلی اور وہاں پہونچنے کی تفاصیل معلوم ہوکر اور بھی زیادہ قلق ہوا۔ اتنا تو اسماعیل سے معلوم ہو گیا تھا کہ سیکنڈ میں بھی مشکل سے کھڑے ہونے کی جگہ ملی۔ مولوی تقی اور مولوی آفتاب کا ساتھ جانا بھی مولوی انعام کے خط سے معلوم ہو گیا تھا۔ والسلام

تم نے لکھا کہ اس مرتبہ سکون بہت زیادہ ہوا اللہ کا شکر ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس میں آپ بیتی کی تحریر کو خاص دخل ہے *اور اس کی وجہ اکابر کے حالات ہیں جو اس میں وقتاً فوقتاً آتے رہتے ہیں اور اکابر کے حالات موجب سکون ہوتے ہیں۔*

آج ہی حاجی یعقوب کا خط ملا کہ مولوی یوسف کی تحریر کے موافق قاضی یوسف کو ٹیلیفون کیا تھا انہوں نے جواب دیا کہ فرصت ہوئی تو اڈہ پر جاؤں گا ورنہ معذوری ہے۔ یہ میں نے اس واسطے نقل کیا کہ آئندہ ایسے شخص کی اطلاع پر ہرگز اعتماد نہ کیا جاوے حاجی یعقوب نے اپنا بھی اڈہ پر جانا لکھا ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد اسماعیل، شعبان ۹۰ھ

﴿244﴾

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب و مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہما

تاریخ روانگی: ۱۵؍شعبان ۹۰ھ/ ۱۷؍اکتوبر ۷۰ء

عزیزانم مولوی عبدالرحیم و یوسف سلمہما!

بعد سلام مسنون، کل تم دونوں کے محبت نامے ایک لفافے میں پہونچے۔ عزیز عبدالرحیم نے تو کوئی حتمی تاریخ نہیں لکھی لیکن عزیز یوسف نے لکھا ہے کہ اتوار پیر کی درمیانی شب میں سیٹیں ریزرو ہو چکی ہیں اور منگل کی دوپہر کو انشاءاللہ پہونچیں گے۔

اس لحاظ سے تو یہ خط تم تک نہیں پہونچے گا لیکن تمہارے حکیم صاحب کا خط بھی اسی تاریخ کا لکھا ہوا کل ملا جس میں تمہارا جمعرات کو پہونچنا لکھا اس سے امید ہے کہ یہ خط مل جائے گا اور چونکہ عبدالرحیم کے خط سے معلوم ہوا کہ ریزرو حکیم صاحب ہی کرائیں گے اس لئے ان کی تحریر زیادہ معتبر معلوم ہوئی اگرچہ ان کی تحریر کے موافق دو دن مزید انتظار کرنا پڑے گا چونکہ خط کا پہونچنا محتمل ہے اس لئے مزید کوئی بات لکھنی دشوار ہے۔ جمعہ کو حقیقت شکر کے ۲۵؍نسخے پہونچ گئے۔

تمہارے ہر خط کا جواب فوراً لکھواتا ہوں آپ بیتی کا لکھنا ذرا مشکل ہے نازکوں کے بس کا نہیں۔ تم نے اس ناکارہ کو ۳۰؍ہزار درود شریف کا ایصال ثواب کیا اللہ تعالیٰ اس احسان عظیم کا اپنی شایان شان بہترین بدلہ عطا فرماوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۱۵؍شعبان سنہ ۹۰ھ

خط لکھوانے کے بعد عزیز عبدالرحیم کا کارڈ تیسری تجویز کا پہونچا جس میں بدھ کو پہونچنا لکھا خدا کرے کہ منگل یا بدھ کو آنا ہو جاوے تو زیادہ اچھا ہے اس لئے کہ جمعرات کو شاید میرا ایک دن کے لئے کہیں کا سفر ہو۔ فقط والسلام

از راقم سلام مسنون ایک ضروری کام جب بھی تمہارا خط جاتا ہے بھول جاتا ہوں بعد میں یاد آتا ہے اور وہ یہ کہ احقر کا پاسپورٹ ضرور لیتے آویں اور ابھی اس کی تفصیل کہیں نہ کریں اگر مقدر ہے تو سفر ہو ہی جاوے گا۔

245

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب و مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہما

تاریخ روانگی: ۲۰ر شعبان ۹۰ھ/ ۲۳ر اکتوبر ۷۰ء

ما کل یتمنی المرء یدرکہ

تجری الریاح بما لا تشتھی السفن

عزیزانم سلمہما!

بعد سلام مسنون، کئی دن کے شدید انتظار کے بعد کل بدھ کے دن عصر کے قریب تمہارا التوا کا تار پہونچا جس سے بہت ہی قلق ہوا اس وقت تو صرف یہ خیال ہوا کہ سیٹیں ریزرو ہونے کی خبر بظاہر غلط ہوگی اس لئے کہ وہ غائبانہ ریزرو ہوئی تھیں لیکن آج جمعرات کی ڈاک سے کارڈ پہونچ کر مزید کلفت کا سبب ہوا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دونوں کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ تم نے فکر میں ڈال دیا۔ بواپسی اپنی خیریت سے مطلع فرماویں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم اسماعیل، ۲۰ر شعبان

﴿246﴾

از: جناب وقار ہاشمی صاحب
بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ
تاریخ روانگی: [شعبان/رمضان ۹۰ھ]

حضرت مولانا السلام علیکم، تعارف کے طور پر عرض خدمت ہے کہ تقریباً تین ماہ قبل جناب مولانا محمد یوسف صاحب کے ہاتھ پر آپ سے بیعت کی تھی اور حضرت کی چھپی ہوئی ہدایات کے بموجب اطلاعاً احوال عرض خدمت ہے کہ جیسا کہ حضرت یوسف صاحب نے تاکید فرمائی تھی، چوتھائی پارہ تلاوت کلام مجید اور دو دو تسبیحات استغفار، کلمہ سوئم، درود شریف اور لا الہ الا اللہ جاری ہیں۔ البتہ تسبیحات کے اوقات میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ یعنی کبھی عشاء کے بعد اور کبھی دوسرے اوقات میں لیکن کوشش اس امر کی ہے کہ مسنون اوقات ہی میں کی جائیں۔

دراصل اس کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ طالب علمی کی بنا پر عام ایام میں رات کو فرصت ملتی ہے اور چھٹی کے اوقات میں باقاعدہ وقت پر ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن ہفتہ کے دن مسجد میں گشت ہوتا ہے اور اتوار کو کچھ بیرونی گشت یا کسی اور مصروفیت کی بنا پر تاخیر ہو جاتی ہے۔ پھر بھی کوشش یہی ہے کہ اوقات مسنونہ میں توجہ کے ساتھ تسبیحات مکمل ہو جائیں۔

اس کے علاوہ ایک گذارش عرض خدمت یہ ہے کہ میرے امتحانات ۷، ۸ اور ۹/دسمبر کو ہو رہے ہیں۔ جناب سے دعا خصوصی کا خواستگار ہوں۔ منصور طارق جلالی صاحب بھی سلام عرض کرتے ہیں۔ حضرت مولانا یوسف کی خدمت میں بھی سلام عرض ہے۔ ان کو عنقریب انشاء اللہ ایک خط لکھوں گا۔ اگر مناسب سمجھیں تو کچھ ہدایات فرما دیجئے۔ فقط والسلام

دعا کا طالب وقار ہاشمی

والد صاحب کے لئے بھی دعا کی عرض ہے۔

﴿247﴾

از: جناب محی الدین نہٹوری صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۷؍رمضان المبارک ۹۰ھ [۶؍نومبر ۷۰ء]

ذوالمجد والکرم حضرت شیخی وسیدی ومولائی متعنا اللہ بطول حیاتکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گذارش ہے کہ کچھ دنوں سے ذکر جہری سے طبیعت کو بہت تکان ہوجاتی ہے، نیز اللہ اللہ کی تسبیح پر طبیعت یہ چاہتی ہے کہ دل کو توڑ پھوڑ دوں جب کہ وہ محبت الٰہی کو قبول نہیں کرتا۔ اسی خیال میں ایک محویت سی پیدا ہوکر بے اختیار پورا جسم ہلنے لگتا ہے۔ نیز ذکر پاس انفاس اور ذکر قلبی میں بہت مزہ آتا ہے اور دل یہ چاہتا ہے کہ بس اسی کا دھیان لگائے بیٹھا رہوں۔ اب جیسے حکم ہو۔

نیز ایک خیال چندروز سے دل میں ایسا آنے لگا ہے کہ جس کو بیان کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ بہت دفع کرتا ہوں مگر برابر آتا رہتا ہے۔ لہذا دعا کردیجئے کہ وہ دفع ہوکر عمل خالص ذات حق سبحانہ وتعالیٰ کے لئے ہوجائے اور کسی بات کا وسوسہ بھی دل میں نہ آئے۔ جناب کی دعاؤں اور توجہات کا خواستگار رہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنی مرضیات پر چلنے اور استقامت کی توفیق بخشے۔ بس اسی پر اکتفا کرتا ہوں، معاف فرمائیں۔

فقط والسلام

احقر محی الدین۔۔۔نہٹوری بجنور

مقیم آستانۂ حضرت والا، ۷؍رمضان المبارک ۷۰ء

جواب: از حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

اگر تحمل نہیں ہے تو جہر چھوڑ دیں۔ جو خیال آپ نے خط کے آخر میں لکھا زبانی اس

کی شرح بھی بتلائی وہ شیطانی ہے۔اس سے بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ یہ خیال کہ میں کچھ ہوگیا ہوں بہت زیادہ ترقی سے مانع اور تنزل کی طرف لے جاتا ہے۔اس سے بہت ہی احتیاط برتنی چاہئے۔ میں نے کل شب میں زبانی بھی ایک مضمون اہتمام سے کہا تھا کہ ذاکرین کوشروع میں ذکر کے جو آثار شروع ہوتے ہیں اس سے اپنے آپ کو کچھ سمجھ لینا بہت خطرناک ہے۔اور جب ذکر سے طبیعت کو انس ہوجاتا ہے تو وہ اثرات جاتے رہتے ہیں، اس سے مایوس ہونا بھی ترقی سے مانع ہے۔حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک آدمی کو روتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کبھی ہم بھی اسی طرح رویا کرتے تھے۔کسی نے دریافت فرمایا کہ پھر کیا ہوا؟ تو ارشاد فرمایا' پھر تو دل سخت ہوگیا''۔

﴿248﴾

از: اہلیہ حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب (بزبان گجراتی)

بنام: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: ۱۵رنومبر ۷۰ء/۱۴ رمضان المبارک ۹۰ھ

نیک نام مولانا حضرت شیخ صاحب دامت برکاتہم ،مولانا عبدالرحیم صاحب، ہمارے بھائی مولانا یوسف صاحب، بھائی مولانا طلحہ صاحب، حاضرین مجلس، امید ہے کہ سب بخیریت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ خوش حال رکھے اور دین اورآخرت کی نعمتوں سے آپ حضرات کو مالا مال کرے آمین۔

اہلیہ سارہ بی بی کی طرف سے بعد سلام عرض ہے کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ حضرات سے دعا کی درخواست ہے۔اللہ تعالیٰ تمنا عطا فرماوے۔آمین

جواب از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ:

ہمشیرہ سلمہا!

بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ پہونچا۔ تمہاری بیماری کی خبر سے بہت قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرماوے، اولاد صالح عطا فرماوے۔

عمل اولاد کے لئے تو مولانا عبدالرحیم صاحب کی خدمت میں بار بار عرض کیا بہت مفید اور مجرب ہے تم تقاضہ کر کے شروع کر دو تو اچھا ہے۔ تعویذ بھی انشاء اللہ مولوی عبدالرحیم کے ہاتھ ارسال کر دوں گا اسے موم جامہ کر کے گلے میں ڈال لینا اللہ تعالیٰ مدد فرماوے۔

[حضرت شیخ الحدیث صاحب]

﴿249﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: اہلیہ محترمہ حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳ رمضان المبارک ۹۰ھ [۲۲ نومبر ۷۰ء]

ہمشیرہ سلمہا! بعد سلام مسنون، اسی وقت عزیز یوسف کی وساطت سے تمہارا خط موصول ہوا، اس میں کوئی توریہ یا مبالغہ نہیں کہ مجھے تمہارا فکر ہر وقت رہتا ہے۔ میں عزیز موصوف کے خطوط سے یوں سمجھ رہا تھا کہ تم شروع شعبان میں فارغ ہو جاؤ گی اور اس وجہ سے میں نے عزیز یوسف کو رمضان میں یہاں آنے کی اجازت دی تھی اور یہ بھی حکم دیا تھا کہ جلدی نہ آویں شروع رمضان میں آویں، اس لئے کہ میرے ذہن میں یہ تھا کہ تم شروع رمضان تک اگر پورا چلہ نہیں تو ۲۰ دن کے چلے سے ضرور فارغ ہو جاؤ گی۔ اب بھی دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ بہت عافیت کے ساتھ جلد فراغ نصیب فرماوے، ولد صالح نصیب فرماوے۔

تم نے لکھا کہ مجھے تیرے سے والدین سے بھی زیادہ محبت ہے، اللہ تعالیٰ تمہاری اس محبت کوطرفین کے لئے دینی ترقیات کا ذریعہ بناوے۔عزیز یوسف کی وجہ سے مجھے بھی تم سے خصوصی تعلق ہے اللہ تعالیٰ تمہیں ہمیشہ مکارہ سے محفوظ فرما کر ہر قسم کی راحت عطا فرماوے۔اس سے مجھے بہت قلق ہوا کہ پہلی رجسٹری میں ولادت کا وہ تعویذ رہ گیا۔اسی وجہ سے بہت جلدی سے مشغولی میں یہ خط لکھوا کر تعویذ بھجوا رہا ہوں۔تمہاری بخیریت فراغت کا ہر وقت انتظار رہتا ہے، اللہ کرے جلدی فراغت ہو۔

تمہارے والد صاحب کی بیماری کی خبر سے بہت ہی قلق ہوا۔اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ مستمرہ دائمہ نصیب فرماوے۔یہ ناکارہ ان کی صحت کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ان کے مژدہ عافیت سے بھی مطلع فرماویں۔نیز محمد اور اس کے چھوٹے بھائی صاحب کے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہے۔اگر عزیز محمد بھی عزیز یوسف کے ساتھ آجاتا تو بہت اچھا ہوتا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم یوسف، ۲۳ر رمضان المبارک ۹۰ھ، چہارشنبہ

﴿250﴾

ٹیلی گرام: از سہارنپور: ۲ر دسمبر ۷۰ء [۴ر شوال ۹۰ھ]:

ارجنٹ: بنام لمباڈا، 121, Skeppington Road, Preston

Khadija name mubarak = Sheikulhadis

(خدیجہ نام مبارک، از شیخ الحدیث)

﴿251﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۷؍شوال ۹۰ھ [۵؍دسمبر ۷۰ء]

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، اس کا جواب تحریری یا زبانی آپ ان تک پہونچا دیں۔ ان کے امتحان کی کامیابی کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ **مجبوری کی وجہ سے معمولات کے اوقات میں تبدیلی ہو تو مضائقہ نہیں۔** طارق صاحب سے بعد سلام مسنون، آپ کی تعمیل حکم میں مولوی یوسف کو باصرار واپس کر ہی دیا۔ میری تو رائے اول سے یہی تھی کہ وہ لندن ہو کر حج کو جاویں کہ لنڈن سے اتنی طویل غیبت مجھے بھی پسند نہیں تھی مگر عزیزم موصوف نے اب تک قبول نہیں فرمایا تھا، اب قبول فرمالیا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۷؍شوال ۹۰ھ

﴿252﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰؍شوال ۹۰ھ [۸؍دسمبر ۷۰ء]

عزیزم مولوی یوسف سلمہ! حافظ پٹیل کا یہ خط آیا۔ میرا خیال تھا کہ خط تمہارے پاس بھیج دوں جواب کے لئے اور چونکہ اس خط میں جواب کے لئے شیلنگ بھی تھے اس وجہ سے خیال تھا کہ ان کو یہ لکھوادوں گا کہ آپ کا خط عزیزان کے پاس بھیج دیا کہ وہ دونوں یہاں سے

جا چکے مگر دیکھا کہ ان کے خط میں پتہ نہیں اور مجھے یاد نہیں۔ اس لئے تمہیں لکھتا ہوں کہ ان کو دس شیلنگ کی رسید بھی لکھ دینا اور یہ بھی لکھ دینا کہ چونکہ آپ کا پتہ ان کو معلوم نہ تھا اس وجہ سے براہ راست اس نے خط کا جواب نہیں دیا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۰؍شوال، ۹۰ھ

253

از: جناب محمد ابراہیم آدم سملکی صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: دسمبر ۷۰ء [شوال ۹۰ھ]

مخدومی ومکرمی محبی محسن شیخ الحدیث محمد زکریا صاحب دامت برکاتہ! اور سب گھر میں سلام مسنون، بفضل خداوندی آپ کی ہر طرح کی عافیت چاہتا ہوں۔ [اللہ تعالیٰ] آپ کی عمر دراز کرے اور آپ کا سایہ ہمارے سر پر ہمیشہ قائم رکھے۔ دیگر احوال یہ ہے کہ [دعا کریں کہ] میری لڑکی زبیدہ اور میرے داماد سلیمان کا گھر [آباد] ہو جائے، داماد کے رشتہ دار ہم سے روٹھے ہوئے ہیں، خدا ان کے دلوں کو موم کر دے، اس کیلئے خصوصی دعا کی درخواست آپ سے ہے۔

ڈیوز بری میں ایک گرجا مسجد کے لئے ملنے والا ہے۔ ایک دو ہفتے میں لندن میں اس کیلئے پادریوں کا مشورہ ہونے والا ہے، اس کیلئے بھی دعا کی خاص ضرورت ہے کہ یہ گرجا بفضل خداوندی مسجد میں تبدیل ہو جائے اور [اللہ تعالیٰ] یہاں دین کا ماحول بہتر سے بہتر بنائے اور مسجد والے ماحول کو بھی بہتر بناوے۔ دعا کی محتاجی پر خط ختم کرتا ہوں۔ گھر میں سے آپ کی مریدین محترمہ آمینہ محمد آدم یاد کر کے سلام لکھاتی ہیں۔ فقط والسلام

دعا گو محمد ابراہیم آدم سملکی بقلم خود

محمد معصوم آدم سملکی کا سلام اور آپ سے دعا کی درخواست۔ آج کل میں کام پر نہیں ہوں، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں مجھے کام مل جائے اور دین کے کاموں میں میرا دل لگا رہے۔ فقط والسلام

﴿254﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰؍شوال ۹۰ھ [۸؍دسمبر ۷۰ء]

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، اس کا جواب آپ زبانی یا تحریری لکھ دیں۔ ہر دو امور کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ ان کی لڑکی کے لئے ایک تعویذ'' یا ودود یا جامع '' کا تم خود لکھ کر دے دو یا عبدالرحیم سے لکھوا کر بھیج دو یا لیتے جاؤ۔ نیز ایسی چیزوں کیلئے آئندہ کیلئے جس کی طرف سے خاوند میں یا بیوی میں نشوز پایا جاوے اس کے نام کے عدد نکال کر اس کے موافق یا ودود یا جامع عدد میں کمی زیادتی نہ ہو پڑھنے کو بتلاتے رہا کریں۔ ابجد کے اعداد تم کو معلوم نہ ہوں تو گجرات سے کوئی رسالہ ساتھ لیتے جاویں۔ ہمارے یہاں تو الف با تا کے قاعدوں کے اوپر چھپا ہوا ہوتا ہے۔ اگر مل گیا تو بھیج دوں گا ورنہ تم کو نہ یاد ہوتو عبدالرحیم کو تو یاد ہوگا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۰؍شوال ۹۰ھ

از راقم بعد سلام مسنون دعا کی درخواست

﴿255﴾

از: ظہیر الدین بٹ صاحب، مانچسٹر

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۱۵/دسمبر ۷۰ء [۱۷/شوال ۹۰ھ]

مخدوم مکرم بندہ جناب حضرت شیخ الحدیث محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خیریت مطلوب، مزاج شریف؟ آپ کا گرامی نامہ محررہ ۲۵/رمضان المبارک عید الفطر کے ایک روز بعد کاشفِ حالات ہوا۔ پریشانی وحیرانی کی بات تو یہ ہے کہ بندہ نے مورخہ ۱۲/۹/۷۰ کو بذریعہ کراس پوسٹل آرڈر نمبر 92512 282123S آپ کی خدمت میں برائے جواب ارسال کیا تھا۔ لفافہ ایر میل تھا جس پر ڈیڑھ شلنگ کا ٹکٹ چسپاں کیا گیا جو کہ وزن کے لحاظ سے درست تھا۔ اصل رسید آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ ازراہ مہربانی آپ اپنے کسی خادم کو جی پی او سہارنپور میں بھیج کر پتہ کروائیں کہ اس نمبر کا کراس پوسٹل آرڈر جو کہ آپ کے نام کا تھا کس نے کیش کرایا ہے، یا کسی ڈاکیا ہی نے وقتی طور پر سنبھال کر رکھا ہو۔ تاہم تحقیق کرنے پر پتہ چلے گا کہ یہ نامناسب کام کس کم بخت نے کیا ہے۔

میں بھی یہاں پر اپنے پوسٹ آفس سے انکوائری کروں گا کہ کراس پوسٹل آرڈر کس نے کیش کروایا ہے جو کہ حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کے نام تھا۔ یہ مرض عام طور پر پاکستان اور انڈیا کے ڈاکیوں کو ہے کہ وہ انگلینڈ سے بھیجے ہوئے منی آرڈر اور رجسٹری لفافہ تک ہضم کر جاتے ہیں۔ یہ کراس پوسٹل آرڈر چونکہ صرف ۵ شلنگ کا تھا اس لئے اسے ڈیڑھ شلنگ کے لفافہ میں ڈال کر ارسال کر دیا گیا، مگر شومئی قسمت کہ سائل کا ارسال کردہ حقیر سا پوسٹل آرڈر بھی محکمہ ڈاک کے ناعاقبت اندیش ملازمین نے آپ تک نہ پہونچنے دیا۔ خدا کرے کہ تحقیق کرنے کے بعد یہ معمولی سی رقم جو کہ تقریباً ۳ یا ۴ روپے ہوگی، انڈیا بینک کے حساب سے ملیں گے۔

ازاں بعد جو کچھ بھی میں آپ کی خدمت میں ارسال کروں گا وہ بذریعہ رجسٹری یا بذریعہ منی آرڈر ارسال کروں گا تاکہ آپ کو یقین ہو سکے کہ میں آپ کو خواہ مخواہ ہی تکلیف دینے کے لئے خطوط نہیں لکھتا بلکہ میری منشاء تو یہ تھی کہ اگر پاکستان کی طرح انڈیا والے بھی زرمبادلہ پر بونس دیتے [ہوں تو] ۴۰ روپے یکمشت ارسال کروں تاکہ میرے خطوط کے جواب کے لئے آپ کو بار بار لکھنے کی تکلیف نہ ہو اور کچھ رقم مدرسہ کے طالب علم حضرات کیلئے بھی بھیجی جا سکے۔

کیا آپ لکھیں گے کہ یہاں پر گورنمنٹ انڈیا برطانیہ سے بھیجے ہوئے پونڈ پر کیا رقم ادا کرتی ہے؟ چونکہ حکومت پاکستان بونس واؤچر کی رو سے ایک پونڈ پر تقریباً بیس روپیہ ادا کرتا ہے مگر انڈیا کے متعلق پورا علم نہیں ہے۔ بہرحال آپ اس چھوٹے سے پوسٹل آرڈر کی تحقیق کروائیں میں بھی یہاں پر کوشش کروں گا۔ میں نے اپنے پوسٹل آرڈر کا نمبر نوٹ کر لیا ہے، آپ کی سہولت کیلئے ارسال خدمت کر رہا ہوں تاکہ آپ اپنے ڈاک خانہ میں اسے دکھا کر اس کے نمبر کی تحقیق کروائیں کہ اس نمبر کا پوسٹل آرڈر کہاں غائب ہے یا کس نے کیش کروایا ہے جو کہ آپ کے نام کا کراس تھا۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات کو آسان فرمائے اور مجھے آپ جیسے بزرگان کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ فقط والسلام

آپ کا نیازمند ظہیر الدین

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کو میرا اسلام کہہ دیویں، مہربانی ہوگی۔

﴿256﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب و مولانا عبد الرحیم متالا صاحب مدظلہما

تاریخ روانگی: ۱۴؍شوال ۹۰ھ [۱۲؍دسمبر ۷۰ء]

عزیزانم مولوی عبد الرحیم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، بہت ہی شدید

انتظار میں تمہارے دو محبت نامے عزیز یوسف کا کارڈ مولوی عبد الرحیم کا لفافہ پہونچ کر موجب منت ہوا۔ شدید انتظار تمہارے خطوط کا رہا مگر تمہیں دعوتوں سے کہاں فرصت؟

تمہیں غیروں سے کب فرصت، ہم اپنے غم سے کب خالی
چلو بس ہو چکا ملنا، نہ تم خالی نہ ہم خالی

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تربیت السالک کا حصہ مل گیا۔ مجھے اس کا شدید انتظار تھا۔ اوپر جانا بہت مشکل ہے اور تلاش میرے بس کی بھی نہیں، ورنہ میرے پاس تربیت السالک کے متعدد حصے رکھے ہوئے ہیں۔ دل چاہتا تھا کہ عزیز یوسف کے جانے سے پہلے کسی طرح وہ مل جاویں۔

تمہاری ناک کی تکلیف کے عود کرنے سے اور عزیز یوسف کی بیماری کے عود کرنے کی خبر سے بہت ہی قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے دونوں کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ **تمہاری بیماریاں اس سیہ کار کے لئے زیادہ بے چین کرنے والی ہیں۔** تمہارے حکیم صاحب کے چچا کے انتقال کی خبر سے قلق ہوا۔ میں ان کو بمبئی اور سورت دونوں جگہ تعزیت کے خطوط لکھ چکا ہوں۔ تم میں سے کسی کی ملاقات ہو تو مکرر تعزیت اور افسوس بیان کردیں۔

تمہارے مولوی احمد ادا تمہارے بعد آئے۔ میں نے ان سے کہا کہ پہلے آتے تو دوستوں سے ملاقات ہو جاتی۔ اسی وقت معلوم ہوا کہ وہ کل کو جا رہے ہیں۔ میں نے تو تمہارے خطوط کا جواب ڈاک سے لکھوانا شروع کیا تھا مگر مولوی احمد نے کہا کہ ان کے توسط سے جلدی پہونچ جاوے گا۔ تم نے چھوٹے مفتی صاحب کی گفتگو بہت اچھا ہوا لکھ دی۔ میں نے تو کوئی اشارہ کنایہ ان حضرات میں سے کسی سے نہیں کیا، قلق البتہ ہوا اور ہے۔

میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ مولوی یوسف روانگی سے پہلے یہاں کا ارادہ بالکل نہ کریں، اس لئے کہ میرا ارادہ اور ہمت تو بالکل نہیں ہے لیکن بھوپال کا اصرار بہت ہی شدت سے بڑھتا جا رہا ہے۔ علی میاں کا تقاضا بھی وہاں کے متعلق آیا، اگرچہ میں نے وہاں کا ارادہ

نہیں کیا، ایسا نہ ہو کہ عزیز موصوف یہاں آوے اور میں نہ ملوں۔

تمہارے لفافے میں عزیز یوسف کا پرچہ بھی ملا۔ ولادت دختر کی تفصیل سے بہت ہی فکر وقلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ اب تو تمہارا جلد از جلد جانا اور بھی ضروری ہو گیا۔ تعویذ وقت پر پہونچ جاتا تو بہت ہی اچھا ہوتا۔ عید کارڈ تو میری رائے یہ ہے کہ اپنی اہلیہ کو دے دو تو زیادہ اچھا رہے گا، بشرطیکہ اب تک کسی کو نہ دیا ہو۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۴ر شوال ۹۰ھ

ہر دو اپنی اہلیاؤں سے اور خالہ سے سلام مسنون

257

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی

تاریخ روانگی: ۲۰ر شوال ۹۰ھ/ ۱۸ر دسمبر ۱۹۷۰ء

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون، آپ کا گرامی نامہ کارڈ مؤرخہ ۱۵ر شوال ۱۹ر کو تا خیر سے پہونچا۔ مولانا انعام الحسن صاحب وغیرہ پیر کو یہاں آئے تھے ان سے ویزا وغیرہ آمدن از مکہ کا تفصیلی حال معلوم ہو گیا تھا جزاکم اللہ تعالیٰ خیرا۔

قاری سعید صاحب کی چوٹ کی خبر سے بڑا قلق ہوا۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ بشرط سہولت ان کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد عیادت بھی کریں۔ یہ بھی فرمادیں کہ یہ ناکارہ آپ کی صحت کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔

جناب کے سابقہ گرامی نامہ سے اور اس کے بعد خود عزیز یوسف کے خط سے اس کے جہاز کی تاریخ ۲۴ / دسمبر متعین ہونا معلوم ہوا تھا امید ہے کہ اس خط کے پہونچنے تک وہ اور عزیز مولوی عبدالرحیم دونوں بمبئی پہونچ جاویں گے۔ ان سے بھی بعد سلام مسنون (ذیل کا مضمون) پڑھا دیں کہ:

"میں نے دستی اور ڈاک سے کئی خطوط تم دوستوں کے نام بھیجے مگر تم دوستوں کو دعوتیں کھانے سے کہاں فرصت؟ سب سے اول عزیز عبدالرحیم کا خط بخیر رسی کا پہونچا تھا اس کے بعد تم دونوں کے ایک ایک خط میرے ایک دو خط کی رسید کا اور عزیز یوسف کے جہاز کی تاریخ کی تعین کا ایک عشرہ ہوا پہونچا تھا اس کے بعد پھر غالبا دوستوں کی دلداریوں میں مٹرگشت میں چلے گئے۔

لندن اور مکہ کے خطوط سے یہ معلوم ہو کر کہ لندن میں تبلیغی اجتماع ۲۵ / دسمبر کو ہو رہا ہے قلق ہوا۔ اگر اس کی تاریخ مؤخر کی جاتی یا عزیز یوسف کی روانگی کو مقدم کیا جاتا تو اس اجتماع کے اندر شرکت ہو جاتی۔ تاہم امید ہے کہ اجتماع کے احباب سے تو ملاقات ہو ہی جاوے گے۔ کل لندن کے ایک مہمان (آئے) جو گجرات میں عالیپور چاسا کے تھے تعجب ہے کہ وہ مولوی ہاشم سے تو بہت واقف تھے لیکن مولوی یوسف سے واقف نہیں تھے مولوی احمد نے بتلایا کہ ان کا ایک خط تقریباً ایک عشرہ ہوا آیا تھا جو تو نے مولوی یوسف کو بھیج دیا تھا۔

تم دونوں کے خطوط کا تو بے وجہ بھی انتظار رہتا ہے لیکن بیماری کے فکر کی وجہ سے اور بھی شدت سے انتظار رہتا ہے۔ خدا کرے کہ تمہارے خطوط کی تاخیر کی وجہ بیماریاں نہ ہوں دعوتیں ہوں۔ میں نے ایک خط میں ۲۴ / دسمبر کو اپنے ایک سفر کا احتمال لکھا تھا مگر ان کو باوجود وعدہ کے آج التواء کا خط لکھوا دیا۔

مولوی عبدالمنان دہلوی کا ایک خط مولوی عبدالرحیم کے پاس مولوی احمد ادا کے

ساتھ بھیجا تھا۔اس کی رسید کی تو تمہیں کہاں فرصت ہوئی ہوگی ,اور مولوی احمد ادا کے پہونچنے کے بعد خود ان کی مشغولی بھی ایک مستقل مانع بن گئی ہوگی لیکن دہلی سے مولوی عبد المنان کے پاس سے میرے خط کا جواب پھر آ گیا وہ انشاء اللہ کسی جانے والے کے ہاتھ مع اپنے نقل جواب کے بھیج دوں گا۔

رمضان کے بعد سے ٹانگوں کی تکلیف گھٹنوں کے علاوہ پنڈلیوں کے درد میں بھی اضافہ ہو گیا۔ مولوی طلحہ صاحب میرے سفر میں بہت ہی بمبئی جانے پر مصر رہا بہت ہی زور دکھلائے ۔ میں نے بمبئی سے ایک ڈانٹ کا خط لکھ دیا تھا لیکن اس مرتبہ مولوی محمد عمر سے میں نے کہہ دیا کہ اگر بمبئی کا سفر ہو تو جہاز کا ایک طرف کا ٹکٹ علیحدہ لے لیں یک طرفہ اس مصلحت سے تجویز کیا ہے کہ مجھے تو یہ سعادت نصیب نہ ہوئی ،[البتہ] وہ بمبئی سے آپ کے در دولت کی زیارت کرتا آوے۔ فقط والسلام

خط شروع تو کیا تھا حاجی یعقوب کے نام لیکن ختم ہو گیا عبد الرحیم یوسف کے نام اگر وہ پہونچ جاویں تو یہ کارڈ ان کو حوالہ کر دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم احمد گجراتی ،۲۰ر شوال ۹۰ھ

از راقم بعد سلام مسنون ایک خط جوابی لکھا تھا مل گیا ہوگا۔ فقط

258

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۲ر شوال ۹۰ھ [۲۰ر دسمبر ۷۰ء]

عزیزم مولوی یوسف سلمہ ! بعد سلام مسنون ، کل کی ڈاک سے یہ خط آیا , میں اس کا

مطلب نہیں سمجھا, اس لئے کہ رمضان میں تو کسی کو میں نے خط نہیں لکھوایا, غالباً تم نے میری طرف سے لکھا ہوگا۔ اس خط کو اپنے ساتھ لیتے جاویں اور وہاں جا کر اس کے خط کا مطلب سمجھیں, میں مطلب نہیں سمجھا۔ اور یہ بھی ان سے کہہ دیں کہ یہ ناکارہ سفر حجاز کیلئے تیار ہے، اس لئے آئندہ کوئی خط مجھے نہ لکھیں۔

انہوں نے یہ بھی لکھا کہ ۴۰/روپیہ بھیج دوں تا کہ خطوط کے لئے میرے پاس محفوظ رہیں، ایسا ہرگز نہ کرنا۔ میرے پاس آنکھوں کی معذوری کی وجہ سے امانت رکھنے کی جگہ نہیں اور کاتب میرے بدلتے رہتے ہیں۔ اس کی اچھی صورت یہ ہے کہ یہ آپ سے معاملہ رکھیں اور تمہیں کوئی بات ان کے متعلق دریافت کرنی ہو تو مجھ سے دریافت کرلیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۲۲/شوال ۹۰ھ

﴿259﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۲/شوال ۹۰ھ/ ۲۰/دسمبر ۷۰ء

عزیز گرامی قدر سلمہ، طویل انتظار کے بعد اس وقت تمہارا خط پہونچا تمہیں اصل میں دوستوں کی دعوت سے فرصت کہاں ہے ؎

تمہیں غیروں سے کب فرصت، ہم اپنے غم سے کب خالی

چلو بس ہو چکا ملنا ، نہ تم خالی نہ ہم خالی

تم نے اس کا جواب جلد مانگا اور لکھا کہ امید ہے کہ جمعرات یا جمعہ تک نرولی مل

جاوے گا۔لیکن تمہارا خط چونکہ چوتھے دن ملا اس لئے مجھے نرولی جواب ملنے کی امید نہ رہی اس لئے آج اس کا جواب بمبئی کے پتہ سے بوساطت حاجی یعقوب صاحب لکھوار ہا ہوں اور چونکہ خیال یہ تھا کہ عزیز عبدالرحیم بھی تمہارے ساتھ بمبئی ہوں گے اور نرولی سے بمبئی خط پہونچنا بھی مشکل ہے البتہ تمہارے انتظار کے خیال سے یہ اطلاعی کارڈ نرولی کے پتہ سے بھی لکھ دیا ہے۔

تمہیں میری انتظار کے کلفت کا خیال ہو یا نہ ہو مجھے تمہارے انتظار کی تکلیف گوارا نہیں تم نے کسی خط میں نہ تو اپنی اور عزیز مولوی عبدالرحیم کی صحت کی تفصیل لکھی کہ لندن سے کوئی خط تمہاری اہلیہ کا آیا یا نہیں آیا۔

عید کے بعد سے تکلیف کچھ بڑھ گئی اکثر حرارت بھی رہتی ہے اور سردی کا اثر بھی کچھ زیادہ ہے۔عید کے بعد سے ظہر کی نماز بھی مسجد میں پڑھ رہا تھا اور دوپہر کا کھانا بھی مہمانوں کے ساتھ کھا رہا تھا۔آج دونوں کو حذف کرنا پڑا۔بہت بے اختیار پیشاب خطا ہو گیا پاجامہ بھی خراب ہوا۔

آج صبح ایک صاحب کوئی دوا لائے اور کہا کہ میں نے صبح مراقبہ میں دیکھا تھا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ زکریا کو پیشاب کی تکلیف ہو رہی ہے اس کے لئے فلاں چیز لے جاؤ۔ میں تو لانے والے کو نہیں جانتا جس نے مراقبہ میں کہا اللہ تعالیٰ ہی میرے حال پر رحم فرماوے ۔عزیزم مولوی عبدالرحیم صاحب سے بعد سلام مسنون مضمون واحد۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی ،۲۲رشوال سنہ ۹۰ھ

﴿260﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۲؍شوال ۹۰ھ/ ۲۰؍دسمبر ۷۰ء

عزیزم مولوی حافظ قاری یوسف سلمہ!

بعد سلام مسنون، طویل انتظار کے بعد اسی وقت تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۱۹؍شوال پہونچ کر موجب مسرت وفرحت ہوا لیکن اس میں تم نے اپنی صحت کے متعلق کچھ نہ لکھا۔ جس کا مجھے شدت سے انتظار ہے *تمہیں دوستوں کی دعوتوں اور ملاقات سے کہاں فرصت اور کسی غریب کے انتظار کی کیا خبر؟*

تمہارے جہاز کی سیٹ کا حال تو ایک ہفتہ ہوا حاجی یعقوب صاحب کے خط سے معلوم ہوگیا تھا اور اس پر مجھے خاص طور سے قلق اس وجہ سے ہوا کہ ۲۵؍دسمبر کو لندن میں تبلیغی اجتماع ہورہا ہے جس میں حجاز کی جماعت بھی جارہی ہے شاید عزیز مولوی عبدالحفیظ بھی اس میں ہوں گے۔

تمہاری بخیر رسی کے لئے یہ ناکارہ دل سے دعاگو ہے **اللہ تعالیٰ تمہیں خیریت سے پہونچاوے، خیریت سے رکھے، تمہارے فیوض و برکات سے لوگوں کو مالا مال [کرے]۔** معلوم نہیں تمہاری اہلیہ کا کوئی خط آیا یا نہیں والدہ مولودہ کا کیا حال ہے؟

اس سے بہت ہی قلق ہوا کہ وہاں کی حکومت نے ہندی پاسپورٹ والوں کے لئے نیا قانون کردیا اللہ تعالیٰ رحم فرماوے تم دوستوں کی سہولت کے اسباب پیدا فرماوے۔ تم نے اچھا کیا کہ لوگوں کے ناموں کی تعیین کردی۔ آئندہ بھی تعین اور تقررات اپنے ہی قبضہ میں رکھیں کوئی نامناسب آدمی آگیا تو یقیناً موجب گڑبڑ ہوگا۔

مولوی احمد کا خط بھی تمہارے خط کے ساتھ پہونچا اورانہوں نے مجھ سے مشورہ اور اجازت چاہی ہے۔میرے نزدیک مناسب ہے بالخصوص جب کہ وہ لکھ رہا ہے کہ اس سے پہلے بھی لوگوں نے ان کو وہاں سے بلایا تھا اورانہوں نے انکار کردیا تھا آپ ان کو میری طرف سے کہہ دیں کہ میری طرف سے اجازت اور مشورہ ہے کہ البتہ استخارہ مسنونہ بہت ضروری ہے۔

اسی طرح مولوی اسماعیل کا بھی خط اپنے والد صاحب کے علاج کے سلسلہ میں جانے کی ضرورت اور یہ کہ وہاں کے لوگ پہلے سے بھی بلارہے ہیں ان کے عزیز بھی وہاں ہیں اس لئے میں نے ان کو بھی اجازت دے دی البتہ استخارہ مسنونہ کی ان کو بھی تاکید کردیں کہ اصل استخارہ مسنونہ ہے۔اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ سب تمہارے لئے معاونت اور مددگار ثابت ہوں کوئی دعوے دار نہ بن جاوے۔

چونکہ تمہارا خط آج منگل کو ملا اس لئے نرولی جواب پہونچنا محتمل تھا اس لئے بواسطہ حاجی یعقوب صاحب بمبئی لکھوارہا ہوں البتہ تمہارے رفع انتظار کے لئے ایک کارڈ نرولی بھی آج لکھوادیا تم کو میرے انتظار کی کلفت ہو یا نہ ہو مجھے تمہارے انتظار کی تکلیف گوارا نہیں۔

مولوی شاہد کو ابتداء میں لکھنا مناسب نہیں اس لئے کہ وہ ایک مدرسہ میں مدرس ہوچکے ہیں وہاں افتاء اور تدریس کا کام ہے آپ ان کو بمبئی سے خط لکھ دیں وہ مجھ سے مشورہ طلب کریں گے تو میں ضرور لکھ دوں گا۔معلوم نہیں کہ ان کے خانگی مصالح اور حالات اجازت دیتے ہیں یا نہیں مبادا میرا لکھنا حکم سمجھا جاوے اگر [چہ] عزیز عبدالرحیم یقیناً ساتھ ہوں گے ان سے بھی سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ تم نے بھی خط لکھنے میں عزیز یوسف سے کم بخل نہیں کیا۔

میری طبیعت رمضان کے بعد سے کچھ خراب چل رہی ہے مولوی عمران خان صاحب کے شدید اصرار پر بھوپال کا وعدہ کرلیا تھا اور رمضان کے بعد سے جو آنے کی

اجازت مانگتا رہا اس کو شوال کے اخیری عشرہ میں آنے کی ممانعت لکھتا رہا لیکن کل بجبوری
بھوپال نظام الدین لکھنؤ وغیرہ التواء کے خطوط لکھ دئے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم احمد گجراتی ۲۲؍شوال ۹۰ھ

حاجی یعقوب صاحب کی خدمت میں بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد ان کے احسانات عظیمہ کا شکریہ ادا کر دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بندہ کی طرف سے بھی سلام مسنون

261

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: شوال ۹۰ھ [دسمبر ۷۰ء]

عزیزم مولانا حافظ یوسف متالا سلمہ!

منی السلام علی من لست انساہ
و لا یمل لسانی قط ذکراہ
إن غاب عنی فإن القلب مسکنہ
ومن اقام بفؤادی کیف انساہ
بقلمہ

عزیزم سلمہ! اسی وقت تمہارا محبت نامہ پہونچا۔ چونکہ عزیزم محمد سلمہ آج کی گاڑی سے اپنے ویزا کے سلسلہ میں دہلی گیا ہے اس لئے آج سے مولوی یونس صاحب کاتب تجویز ہوئے ہیں، کچھ آنکھ کھول کر اور کچھ بند کر کے محبت کے [اشعار] تو [میں نے] خود ہی لکھ

دیئے ہیں، اس لئے [کہ] تمہارا کارڈ محبت کے جوش میں ۔۔۔عربی اشعار سے لبریز پہونچا تھا جس میں تم نے اپنی یاددہانی کی تھی۔اس وقت تم بھی سمجھتے ہو کہ تمہیں اپنی یاددہانی کی ضرورت ہے یا تمہارے لئے تمہارے یا کسی کے کہنے کی ضرورت ہے

بظاہر نہ جانے نہ جانے تجھے داغ دل جانتا ہے کسی کا

مگر مشکل یہ ہے کہ میرے یہ سارے کاتبین عربی اشعار کے لکھنے اور پڑھنے سے معذور ہیں۔

تم نے خط لکھنے [میں] بہت ہی تساہل کیا جس پر ایک احسان بھی لکھتے ہیں کہ مجھے خط لکھنے کی بھی عادت ہے۔آنے کی ممانعت بھی تمہیں خوب معلوم ہے کہ تمہاری وجہ سے کی گئی۔طبیعت خراب، وقت تنگ، ریلوں میں سیٹوں کا حال معلوم، ایسی حالت میں میرے دل نے گورا نہیں کیا کہ محض اپنی وجہ سے تمہیں تکلیف پہونچاؤں۔تمہارے کارڈ میں یہ لفظ 'محض یاددہانی' قابل غور و فکر اور قابلِ مطالعہ ہے۔

تم کو اگر گنتی آتی ہو تو میرے خطوط کے اور اپنے خطوط کی تعداد اپنی کسی یادداشت سے محفوظ کر لیں۔یہ بمبئی کے پتہ سے تیسرا خط ہے جہاں آپ کو صرف ایک دن رہنا ہے۔ اور مکان کے پتوں کے تو لا تعد و لا تحصی لکھ چکا ہوں، مگر تمہیں دوستوں اور دعوتوں سے کہاں فرصت۔میرے بار بار کے استفسار پر بھی نہ تم نے اپنی صحت کے حال کی تفصیل لکھی، علاج کس کا ہے اور نہ یہ لکھا کہ والدہ اور مولود کی کوئی خبر آئی یا نہیں؟ اگر مجھے یہ یقین ہوتا کہ آپ کے جانے سے پہلے یہ خط مل جائے گا تو اور کچھ لکھتا۔

معلوم نہیں عزیز عبدالرحیم تمہارے ساتھ ہے یا نہیں؟ اس کا کارڈ بھی ۱۹ شوال کا آج بدھ کو ملا، بہت ہی تاخیر سے ملا۔انہوں نے مولوی عبدالمنان کے ابتدائی تعلق کا جو ذکر کیا اسی طرح مولوی احمد صاحب کے دونوں کا حال تفصیل سے معلوم ہے۔مولوی عبد[المنان] کو میں نے ہی تقاضا سے یہ کہہ کر بھیجا تھا کہ عزیز یوسف لنڈن جانے والا ہے، پہلے اس سے

مل لو۔ مجھے تو تم دونوں دوستوں کی دلداریاں پہلے سے ہی ملحوظ رہیں۔ مولوی احمد کی حاضری تو ضرور رہی اور تم دونوں کی وجہ سے مجھے بھی فائدہ ہو گیا مگر انہیں تو میرا اور تم دونوں کا نعم البدل اور کوئی مل گیا۔ میں تو ان کو یہاں رمضان گذارنے کے واسطے تقاضا زبانی اور تحریری کئی مرتبہ لکھ چکا ہوں مگر انہیں غیروں سے کب فرصت... الخ۔

مولوی عبدالمنان صاحب کا میرے خط کا جواب بھی آ گیا جو تمہارے پاس بھیجنے کا ارادہ تھا مگر اس میں تو انہوں نے عزیز انعام کو بھی شریک کر لیا اس لئے ان کو دکھلانا ہے۔ مولوی احمد کو تو میں نے کئی دفعہ یہ بھی کہا کہ اللہ کے بندے جن لوگوں کو تو نے بھیجا وہ تو کہاں پہونچ گئے اور تو پیچھے ہٹ گیا۔

تمہاری ناک کا تکلیف دہ حال متعدد خطوط سے سن چکا ہوں، جس کا بہت فکر و قلق ہے، اللہ بہتر فرمائے۔ اس ناکارہ کی طبیعت بھی تمہارے جانے کے بعد سے یکم شوال سے خراب ہے۔ رمضان میں مولانا عمران صاحب کے شدید تقاضے پر اور رمضان کے بعد ان کے شدید خط پر اور ان کے ساتھ علی [میاں] وغیرہ کے سفارشی خطوط پر میں نے بھوپال کا وعدہ اور ارادہ کر لیا تھا۔ عزیز یوسف کی یہاں آنے کی ممانعت میں اس کو بھی دخل تھا کہ مبادا شدید حرج اور خرچ کر کے آوے اور میں یہاں نہ ہوں مگر دوشنبہ سے میری طبیعت بھی زیادہ خراب ہے، مسجد کی نمازیں بھی اکثر ضائع ہو رہی ہیں۔

رات ڈیڑھ بجے عزیز عاقل آیا کہ حکیم جی نے سلام کہا ہے اور وہ جا رہے ہیں۔ ہمت تو بالکل نہیں تھی، سردی بھی خوب تھی، لے جانے والا بھی حافظ صدیق اور طلحہ کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ جا کر دیکھا تو واقعی وہ نزع کی حالت میں ہیں۔ اخیر میں ایک گھنٹہ وہاں بیٹھا لیکن اللہ نے اپنے فضل و کرم سے اس وقت ان کو راستے میں سے واپس کر دیا۔ اس کے بعد کا حال معلوم نہیں کہ کب تک کی اجازت قیام کی ملی مگر مجھ پر رات کی سردی اور جاگنے کا اثر اب

بہت ہے۔ صبح کی جماعت بعد کچے گھر میں کے مہمانوں سے ملاقات بھی نہ کر سکا۔ دس بجے اٹھا۔ نیند تو نہیں آئی مگر پڑا رہا۔

نہایت عجلت میں یہ خط لکھوار ہا ہوں کہ آج پنج شنبہ ہے۔ اگر یہ خط یوسف کی روانگی کے بعد پہونچے تو اپنے خط کے ساتھ لندن بھیج دیں۔ ہر دو اپنی اہلیہ کو سلام مولودوں کو دعوات۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد یونس گجراتی

﴿262﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ
بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب
تاریخ روانگی: ۲ر ذیقعدہ ۹۰ھ/ ۳۰ر دسمبر ۱۹۷۰ء

عزیز گرامی قدر و منزلت!

اسی وقت تمہارا بمبئی کا لکھا ہوا خط پہونچا اور ساتھ ہی حاجی یعقوب صاحب کے خط سے یہ معلوم ہوا کہ عزیز یوسف متالا کے نام جو میں نے ۱۵ کا لفافہ لکھا تھا وہ تمہاری تھوڑی سی غفلت سے تمہیں بمبئی میں نہ مل سکا۔ اگر تم اپنے التوائے سفر کا ٹیلیفون بجائے دو پہر کے علی الصباح کو کر دیتے تو وہ خط تم کو بمبئی میں مل جاتا جس کو انہوں نے پتہ کاٹ کر ورتیٹھی کے پتہ پر بھیجا خدا کرے کہ وہ ورتیٹھی میں مل گیا ہو۔

حاجی یعقوب صاحب کے خط سے عزیز یوسف کا لندن بخیر رسی کا تار آنا معلوم ہو کر بہت مسرت اور اطمینان ہوا۔ تعجب ہے کہ تم نے اپنے اس کارڈ میں اس کا ذکر نہیں کیا۔ تمہارا ایکسپریس لفافہ آج جمعرات ۳۱ر دسمبر کی شام تک نہیں پہونچا تمہیں پہلے سے معلوم ہے کہ

سہارنپور میں ایکسپریس ڈاک کا نظام بہت خراب ہے اس کا آئندہ ہمیشہ خیال رکھیں کہ ایکسپریس خط ہمیشہ یہاں دیر میں پہونچتا ہے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہیں اور عزیز یوسف کو بمبئی کے سفر میں کوئی دقت نہیں ہوئی بہت مسرت ہے۔ امید ہے کہ تم نے دوسرے ڈاکٹر کو دکھا دیا ہوگا اس کے نتیجہ کا انتظار ہے۔ اس ناکارہ کی طبیعت ایک ہفتہ سے زیادہ خراب ہے۔ مسجد میں بھی جا نہیں رہا ہے سفر کے قریب ہونے کی وجہ سے اور زیادہ کلفت اور فکر ہے۔ روانگی کی تاریخ تو حاجی یعقوب صاحب سے معلوم ہوگی ان کو ایک جوابی کارڈ لکھ دینا کہ جو تاریخ متعین ہے اس کی تم کو اطلاع کر دیں۔

معلوم نہیں عزیز یوسف تمہارے متعلق کیا صورت طے کر کے گیا۔ وہ تمہارے لئے وہاں سے ٹکٹ بھیجے گا یا رقم بھیجے گا؟ اس کا شدت سے انتظار ہے خدا کرے کہ تمہاری معیت کی کوئی صورت ہو جاوے تو مجھے بھی سہولت رہے۔ تمہارے کارڈ کا فوری جواب اس امید پر لکھوا رہا ہوں کہ پرسوں شنبہ کو تم کو مل جاوے اگرچہ زیادہ امید نہیں ہے۔

اگر عزیز یوسف کو کوئی خط لکھو تو لکھ دینا کہ حاجی یعقوب صاحب سے تمہارے لندن بخیر رسی کے تار کی اطلاع سے بہت اطمینان ہوا ورنہ کئی دنوں تک تمہاری بخیر رسی کا شدت سے انتظار رہنا تھا اور خیال لگا رہنا تھا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۲/ ذیقعدہ سنہ ۹۰ھ

﴿263﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۵/جنوری ۷۱ء/ ۷/ذیقعدہ ۹۰ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی حافظ قاری اور نمعلوم کیا کیا یوسف پیارے سلمہ

تمہاری لندن بخیر رسی تو حاجی یعقوب صاحب کے خط کے ذریعہ سے اس تار کی بنا پر جو تم نے لندن سے بمبئی بخیر رسی کا دیا تھا۔ آج سے آٹھ دن پہلے چہارشنبہ کو معلوم ہوگئی تھی۔ تم نے ایک کارڈ عربی اشعار سے لبریز اس سے پہلی جمعرات کو بھیجا تھا۔ میں نے اسی وقت اس کا تار کی بہ ترکی جواب لکھا جو شنبہ کو بمبئی پہونچنا چاہئے تھا۔ مگر وہ مقدر سے پیر کو پہونچا۔ میں نے اس کے لفافہ پر حاجی یعقوب کے نام یہ بھی لکھ دیا تھا کہ اگر عزیزان روانہ ہوگئے ہوں تو اس پتہ پر عزیز عبدالرحیم کے نام بھیج دیا جاوے، اور عبدالرحیم کو لکھ دیا تھا کہ بعد ملاحظہ اپنے خط کے ساتھ لندن بھیج دیں۔

عزیز عبدالرحیم کا اس دوشنبہ کو قیام بمبئی میں تھا مگر حاجی یعقوب صاحب کو معلوم نہ ہوا اور انہوں نے نرولی کا پتہ لکھ کر ڈاک میں ڈال دیا۔ اس سے اور بھی قلق ہوا۔ عبدالرحیم نے حاجی یعقوب صاحب کو دوپہر کو ٹیلی فون کیا کہ میں گھر نہیں گیا آج یہاں قیام ہے مگر وہ خط ڈاک میں ڈال چکے تھے۔ خدا کرے وہ خط تم تک پہونچ گیا ہو۔

حجاز کے متعدد خطوط سے یہ معلوم ہوا تھا کہ ۲۶/دسمبر سے لندن کا کوئی اجتماع ہے جس میں عزیز عبدالحفیظ بھی جارہے ہیں۔ اس اجتماع کی اطلاع میں تمہیں تمہارے مکان کے متعدد خطوط میں لکھ بھی چکا تھا مگر معلوم نہیں تم تک کوئی خط پہونچا یا نہیں۔ وہاں کے قیام میں تو تمہیں دوستوں کی ملاقات اور دعوتوں کی کثرت کی وجہ سے خط لکھنے کا بہت ہی کم وقت ملا

لیکن آج کی ڈاک سے جو تمہارا خط لندن سے ملا اس میں بھی عبدالحفیظ وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں حالانکہ مکہ کا جو خط آج کی ڈاک سے ملا اس میں لکھا ہے کہ ۲۲ر دسمبر لندن کے اجتماع کیلئے ۷ نفر کی جماعت روانہ ہوگئی جس میں عزیز عبدالحفیظ بھی ہے مگر تمہارے اس خط میں نہ لندن کے اجتماع کا ذکر ہے نہ ان لوگوں کے پہونچنے کا۔

آئندہ تمہارے خط کا تو وقت نہیں رہا، سہارنپور کے پتہ سے کوئی خط نہ لکھیں کہ میں بھی علی شرف الرحیل ہوں۔اگرچہ لندن کا خط تو پانچویں دن پہونچ جاتا ہے۔اگر جواب لکھنا چاہو حاجی یعقوب کے پتہ سے لکھ دینا کہ اندازاً ۲۰، ۲۱ جنوری تک وہاں پہونچنا ہوگا۔عبد الرحیم نے بھی یہاں آنے کو لکھا تھا میں نے اس کو شدت سے منع کر دیا کہ حرج اور خرچ ہے، بمبئی میں ملاقات کافی ہے۔معلوم نہیں تم نے اس کے بمبئی تا جدہ کے ٹکٹ کا جوز ور باندھا تھا اس میں کس درجہ تک کامیابی کی امید ہے؟
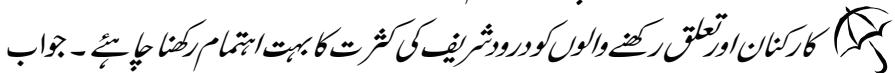
تمہارے آج کے خط سے بخیر رسی کی تفاصیل [سے] اور یہ کہ راستے میں بہت ہی راحت رہی بہت مسرت ہوئی مگر اس سے قلق ہوا کہ ڈاک کی گڑبڑ کی وجہ سے لندن میں شایان شان استقبال نہ ہوسکا۔اگرچہ اللہ کے فضل وانعام سے بولٹن کی سیدھی کار مل جانے کی وجہ سے مجھے تو بہت مسرت ہوئی تمہیں ضرور قلق ہوا ہوگا کہ زندہ باد کہنے والے راستے میں نہ ملے۔

تمہارا بمبئی والا خط اور عبدالرحیم والا بھی، حاجی یعقوب صاحب کے لفافے میں پہونچے تھے۔اس لفافہ میں تمہارے لندن بخیر رسی کے تار کی اطلاع بھی تھی۔اس سے بہت ہی مسرت ہوئی کہ تمہاری غیبت میں مدرسہ کا کوئی حرج نہیں [ہوا]۔اللہ کا شکر ہے، اس کا لاکھ لاکھ احسان ہے۔لیکن کمیٹی والوں کے اصرار کے باوجود تم نے دو ہفتہ کیلئے اسباق نہیں لئے، بندہ کے نزدیک مناسب نہیں کیا۔

اپنے متعلقہ اسباب عارضی طور پر لینا چاہئیں تھے، البتہ ان ایام کی تنخواہ ہرگز نہیں لینا

چاہئے تھی۔ اگر بغیر کام کے بھی کمیٹی والے تنخواہ دینے پر اصرار کریں تو ہر گز قبول نہ کریں۔ تمہارے لئے تمہارے اہل وعیال کے لئے تمہارے مدرسہ کیلئے ،تمہارے تبلیغی اور دینی کام کے لئے دعاؤں کے واسطے تمہیں یاد دہانی کی ہرگز ضرورت نہیں۔ میں اپنے اس سابقہ خط میں جو تمہیں بمبئی نہ مل سکا چند اشعار میں ایک مصرعہ یہ بھی لکھ چکا ہوں' من اقام بفؤادی کیف انساہ'۔

تمہارے مدرسہ کے قریب جو چرچ نیلام ہورہا ہے اس کے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں ، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے وہ تمہارے مدرسہ کو دلوادے۔ اس کے لئے کارکنان اور تعلق رکھنے والوں کو درود شریف کی کثرت کا بہت اہتمام رکھنا چاہئے۔ جواب لکھواتے وقت یہ مضمون سنا کہ مولوی عبدالحفیظ مع اپنی جماعت کے ایک شب کیلئے تمہارے پاس پہونچے۔

میں نے تمہارا خط اپنی عادت کے خلاف کہ میری عادت تو یہ ہے کہ جب خط سننا شروع کرتا ہوں تو دوسرے کو جواب کیلئے بٹھالیتا ہوں اور ایک ایک لفظ سنتا رہتا ہوں جواب لکھواتا رہتا ہوں مگر بعض خطوط اس سے مستثنیٰ ہوتے ہیں کہ ان کو فرطِ شوق میں آتے ہی ایک دفعہ سنتا ہوں اور دوسری دفعہ جواب لکھوانے کے وقت حرفاً حرفاً سنتا ہوں۔

اس سے بہت ہی مسرت ہوئی کہ عبدالحفیظ کی جماعت سے ملاقات ہوگئی مگر تم نے اجتماع کا کوئی حال نہیں لکھا نہ یہ لکھا کہ عبدالحفیظ کی جماعت لندن سے کب واپس ہوئی۔ اہلیہ محترمہ کے ہسپتال سے واپس آنے کی اور والدہ اور مولودہ کی خیریت سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ اس کا بھی بہت ہی شدت سے انتظار تھا کہ ولادت کے بعد سے کوئی حال معلوم نہ ہوسکا تھا۔

تم نے اچھا کیا کہ پریسٹن میں ایک ہفتہ قیام کیا مگر یہ اچھا نہیں کیا کہ اٹھارہ جنوری کیلئے جدہ کا جہاز ریزرو کرالیا ,اس میں عجلت کی۔ اس وقت میں بولٹن میں تمہارا قیام جتنا بھی

زیادہ سے زیادہ ہوجاتا اچھا تھا۔اب بھی اگر تبدیلی ہوسکتی ہو بشرطیکہ اس میں کوئی مالی نقصان نہ اٹھانا پڑے تو بجائے اٹھارہ کے ۲۷ر جنوری یا اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کی تاریخ کرالو۔ ہم لوگوں کی بمبئی تا کراچی کی سیٹ ۲۶ جنوری کی ہوئی ہے, کراچی سے ۲۷ کو ملے یا ۲۸ کو, بمبئی سے جدہ سیدھا جہاز نہیں ہے۔

معلوم نہیں خسر صاحب سے اسپین سے واپسی پر ملاقات ہوگئی یا نہیں؟ والدہ کا بھی کوئی خط ملا یا نہیں؟ اہلیہ کی خاص طور سے دلداری کرتے رہیں۔ تعجب ہے کہ جب حاجی یعقوب نے تمہیں ہماری روانگی کی تاریخ ۲۴ جنوری متوقع بتائی تھی پھر تم نے اتنی تقدیم کیوں کی۔ زیادہ سے زیادہ اپنی بھی ۲۴ ہی کی کراتے۔

اللہ جل شانہ کے احسانات کو تو کون گن سکتا ہے کہ تم سے زیادہ یہ ناکارہ، ناپاک سیاہ کار ہے۔ پھر بھی مالک اپنے لطف وکرم انعام واحسان سے بار بار حاضری کی اجازت مرحمت فرماتا ہے۔ عزیز عبدالرحیم کے خطوط بھی اس کی بیماری کے سلسلہ میں اور ناک کے آپریشن کی تجویز کے سلسلہ میں برابر آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کو شفاء عطاء فرماوے۔ اس کی مسلسل بیماری کی وجہ سے بہت ہی رنج وفکر اور قلق ہے۔

ماہ مبارک کے بعد سے اس ناکارہ کی طبیعت بھی روز افزوں خراب ہی رہی۔ ہفتہ عشرہ تو میں ماہ مبارک کی تکان سمجھتا رہا لیکن طبیعت بجائے صاف ہونے کے خراب ہی ہوتی رہی اور گذشتہ ہفتہ تو بہت ہی خراب رہی کہ مسجد میں بھی کئی کئی نمازوں میں نہیں جاسکا۔ اب بھی طبیعت تو فی الجملہ اچھی ہے لیکن ضعف بہت زیادہ ہے۔

اپنے احباب سے بالخصوص بھائی طارق صاحب سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ یہ ناکارہ **عزیز یوسف کے جملہ احباب کیلئے** اور خصوصاً ان کے لئے **دل سے دعا کرتا ہے۔** اپنی اہلیہ اور خالہ صاحبہ وخالو صاحب سے بھی خاص طور سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ یہ

ناکارہ تمہارے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم شمیم، ۵؍جنوری ۷۱ء/ ۷؍ذیقعدہ ۹۰ھ

﴿264﴾

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۷؍جنوری ۷۱ء/ یکم ذی الحجہ ۹۰ھ

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، مجھے پختہ یقین تھا کہ تم بحری جہاز سے آرہے ہو اس میں ذرا بھی تامل نہیں تھا اس لئے کہ میں تم سے بھی اہتمام سے تقاضہ کر کے آیا تھا کہ سامان کپڑے وغیرہ کی فکر نہ کیجیو تمہارے کپڑے کے متعلق تم سے میں نے کہا تھا اور حاجی یعقوب صاحب سے بھی کہا تھا کہ میرے حساب میں ٹکٹ وغیرہ لے لیں۔

میں تو تمہیں اپنے ساتھ لے آتا جب کہ ابوالحسن کو کئی دفعہ ساتھ لایا تو تمہیں ساتھ لانے میں کیا اشکال تھا اگر ابوالحسن سے میری بدنی راحت ہے تو تمہاری آمد سے میری قلبی اور روحی راحت تھی۔ حاجی یعقوب نے تمہاری آمد میں جو اشکال کیا تھا وہ یہ کہ ۱۰۰ پونڈ جمع کرانے پڑتے ہیں اس کو بھی میں نے تمہارے سامنے ان سے کہا تھا کہ میرے حساب میں جمع کر دیں مجھے اس کا وہم بھی نہیں تھا کہ۔۔۔شوق حد سے زیادہ ہو رہا ہوگا اور اگر نہیں آنا تھا کم از کم مجھ سے اس کا اقرار ضروری کر دینا چاہیے تھا کہ تو پھر نہیں مل سکتا اور کچھ ایسا اہم بھی نہیں اور تیری معیت بھی کچھ قابل التفات نہیں ہے لیکن زامبیا جانے میں اگر تاخیر ہوگئی تو اللہ کے یہاں کیا جواب دوں گا؟

میں نے تو یہاں تمہاری آمد کا مژدہ بھی دوستوں کو سنایا گیا اگر چہ مولوی عبدالحفیظ سلمہ نے جب میں نے اس سے جرح کی کہ تو عبدالرحیم کا کفالت نامہ بھیج دیتا تو کیا نقصان تھا اس نے بیان کیا کہ میں نے خود ان پر اصرار کیا تھا مگر انہوں نے اس کا انکار کر دیا کہ میرا امسال ارادہ نہیں ہے۔

۔۔۔اپنے ساتھ صولتیہ والوں کے ذریعہ سے منگا لیتا اور تمہیں ساتھ لے آتا مگر یوسف نے ماہ مبارک میں مجھے اپنے اور تمہارے متعلق اتنے زور کا اطمینان دلایا تھا کہ تمہارا ٹکٹ جاتے ہی بھیج دے گا اور اپنی سیٹ ریز رو کرا لے گا چنانچہ اس نے لندن پہونچتے ہی اپنی بخیر رسی کی اطلاع دی اس میں اپنی سیٹ ریز رو ہونے کی بھی اطلاع دی اور تمہارے متعلق میں سمجھتا رہا کہ چونکہ وہ دیر طلب کا ہے اس لئے وہ بعد میں ہو سکے گا۔

اور [جب] بمبئی پہونچ کر یہ معلوم ہوا کہ اس وقت کچھ نظام نہیں بن سکتا تو میں نے حاجی یعقوب صاحب پر زور دیا۔ بہر حال تمہیں قلق ہو یا نہ ہو مگر مجھے تو تمہارے اس سال حج میں نہ ہونے سے بہت قلق ہے۔ جب میں بمبئی میں حاجی یعقوب صاحب پر زور دے رہا تھا تو تمہیں اس وقت کہہ دینا چاہیئے تھا کہ میرا ارادہ نہیں۔

کل حاجی یعقوب کا دستی خط پہونچا۔اس میں تھا کہ ابوالحسن طلحہ کا جمعہ کی شام کو بمبئی جانا معلوم ہوا۔اب تو بجز افسوس کے اور کیا لکھ سکتا ہوں اس سلسلہ میں اب کوئی معذرت ہو تو آپ نہ لکھیں۔آپ جتنے طویل اعذار لکھیں گے اس سے زیادہ میں اپنی طرف سے اپنے دل کو سمجھانے کی کوشش کروں گا۔

عزیز یوسف کے خطوط جو میرے پاس بھی آئے اور عزیز عبدالحفیظ اور لندن کے بعض آنے والوں سے معلوم ہوا ۲۵ رکو پہونچنا پختہ تھا اس لئے میں نے قاری سلیمان کا ولیمہ بھی جو انہوں نے میری آمد پر موقوف کر دیا تھا میں نے یوسف کی آمد پر مؤخر کر دیا اور

۲۵ رجنوری کو عزیز عبد الحفیظ کو جدہ بھیجا وہ بے چارہ ساری رات پریشان رہا مگر آج ۲۷ رتک نہ تو وہ آیا نہ کوئی اطلاع ملی ۔ کیا بعید ہے کہ انہیں بھی کسی جگہ کا اہم سفر درپیش ہوا اور وہ بھی بہت ہی رنج و قلق کا خط چناں اور چنیں کا آپ کی طرح سے تحریر فرمادیں ۔ بہر حال یہ سیہ کار تو تم دوستوں کے لئے دعا سے غافل نہیں رہے گا۔ فقط والسلام ۔ اہلیہ اور خالہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم اسماعیل عفی عنہ، ۲۷ رجنوری ۷۱ ھ

کاتب ڈاکٹر اسماعیل صاحب و بندہ عاصی محمد یحییٰ کی جانب سے سلام مسنون و التماس دعا و شوق لقاء۔

﴿265﴾

از: حضرت مولانا عبد الرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۲ رذی الحجہ ۹۰ ھ/ ۳۰ رجنوری ۷۱ ء

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم و دامت فیوضکم !

بعد سلام مسنون ، احقر بحمد اللہ بعافیت ہے ۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے ۔ حضرت اقدس دامت برکاتہم کی بخیر روانگی کے بعد اپنے اوپر جو کچھ گذرنا چاہئے تھی وہ گذری اور گذر رہی ہے ,اللہ تعالیٰ ہی فضل فرماوے۔

حضرت اقدس کو رخصت کرنے کے بعد ہم لوگ مہائم چلے گئے تھے ۔ وہاں صاحب مکان کا اصرار کھانے کا ہوا۔ ہر چند کہ ہم لوگوں نے عدم رغبت کا اظہار کیا لیکن وہ نہ مانے بالآخر تھوڑا تھوڑا کھالیا اور عصر کے بعد احقر بھائی مولانا طلحہ صاحب اور بھائی ابوالحسن

صاحب ہمارے میزبان بھائی عبدالرحمٰن صاحب کی گاڑی میں ملاؤ ہمارے رشتے دار کے یہاں ہوتے ہوئے عشاء کے وقت حاجی یعقوب صاحب کے یہاں پہنچے۔

وہاں کچھ کھا کر عبدالرحمٰن بھائی کے یہاں رات کو سوئے۔ رات کو بھائی طلحہ صاحب کو بھی بھائی عبدالرحمٰن صاحب نے خصوصی گشت کرادیا تھا۔ جمعہ کی دوپہر کا کھانا عبدالکریم بھائی کے یہاں ہی تھا۔ بھائی طلحہ صاحب اور بھائی ابوالحسن صاحب تشریف لے گئے تھے۔احقر بعض اعذار کی وجہ سے نہ جا سکا تھا۔

شام کو پانچ بجے ریل سے ہم لوگ سورت کیلئے روانہ ہوئے تھے۔رات دس بجے سورت پہنچ گئے۔ اسٹیشن پر حکیم صاحب ،مولوی انور صاحب، بھائی بلال صاحب کے چچا وغیرہ کئی احباب موجود تھے۔رات بھائی بلال صاحب کے یہاں ہی کھانا کھا کر آرام کیا۔صبح حکیم صاحب کے یہاں ناشتہ کرکے نرولی کیلئے روانہ ہو گئے۔

اس دن نرولی ہی میں قیام رہا۔یکشنبہ کی دوپہر کو ورٹھی پہنچے اور دوشنبہ کی صبح کو۔۔۔ ہوتے ہوئے دوپہر کے وقت حافظ سورتی کے یہاں پہنچے۔دوپہر کے کھانے کی ان کی دعوت تھی۔کھانا کھا کر تھوڑی دیر آرام کیا۔ بعد عصر چر یٹھا اور قبیل مغرب شاہ پہنچے۔وہاں سے بعد مغرب ترکیسر مولانا غلام محمد نور گت کے یہاں پہنچے۔ان کے یہاں کھانے کی دعوت تھی۔ اس کے بعد مدرسہ میں حاضری دی اور پھر وہاں سے نرولی چلے گئے۔وہاں رات ٹھہر کر صبح سامان لے کر کار میں ترکیسر پہنچے۔مولانا تقی الدین صاحب کے یہاں ناشتہ کی دعوت تھی۔

اس کے بعد وہاں سے راندیر دونوں مدرسوں میں حاضر ہوئے۔پھر ڈابھیل سملک ہوتے ہوئے باڈولی مولوی غلام محمد صاحب کے یہاں پہنچے۔ان کے یہاں دعوت تھی۔شام کو باڈولی ہی میں ایک اور صاحب کے یہاں دعوت تھی۔ شام کا کھانا کھا کر عشاء کے وقت سورت کیلئے روانہ ہوئے۔سورت حکیم چچی صاحب کے یہاں بھی کھانے کی دعوت تھی

ان کے یہاں دوبارہ شام کا کھانا کھایا۔

اس کے بعد اسٹیشن آ گئے ,گاڑی دس منٹ لیٹ تھی۔ اس لئے سوا گیارہ کی بجائے گیارہ پچیس پر گاڑی آئی,اور گیارہ پینتیس پر روانہ ہوگئی۔ سیٹیں بھی الحمدللہ بہت اچھی مل گئی تھیں۔ مولوی سلیمان صاحب گجراتی بھی ان حضرات کی معیت کی خاطر ٹھہر گئے تھے لیکن انہیں اس ڈبے میں جگہ نہ مل سکی جس میں ان حضرات کی سیٹیں تھیں بلکہ دوسرے ریزوریشن کے ڈبے میں ملی تھیں۔ حاجی ریاض صاحب نے اس گاؤں سے دلی کی ٹکٹ خرید لی تھی اس لئے انہوں نے سفر ملتوی کر دیا۔

قرب وجوار کے دیہات کے لوگوں کا شدید اصرار ان چار دنوں میں رہا کہ آدھ گھنٹہ ہی سہی لیکن ہمارے یہاں کا بھی پروگرام ہونا چاہئے۔ انکار کرتے ہوئے بڑی شرم سی محسوس ہوتی تھی لیکن بالآخر وقت نہ ہونے کا عذر کرنا ہی پڑتا تھا۔ سب لوگوں نے باصرار یہ درخواست کی ہے کہ جب تو حضرت اقدس کی خدمت میں عریضہ لکھے تو ہماری طرف سے اتنی گذارش ضرور لکھ دینا کہ آئندہ جب بھی حضرت اقدس بھائی طلحہ صاحب کو گجرات تشریف آوری کی اجازت مرحمت فرماویں تو کم از کم دس بارہ روز کی اجازت ضرور مرحمت فرماویں کہ قرب وجوار کے لوگوں کی تمنا بھی پوری ہو جائے۔

حضرت اقدس کو عریضہ لکھنے کا جی تو بہت چاہ رہا تھا لیکن اس وجہ سے تاخیر ہوگئی کہ یہ ایام انتہائی مشغولی کے ہیں ان میں حضرت کے مبارک اوقات کا حرج کرنا مناسب نہیں۔ اس لئے ہمت نہیں پڑتی تھی۔ لیکن آج دعا کی گذارش کرنے کی خاطر یہ عریضہ لکھ ہی دیا۔

میرے متعلق تو حضرت اقدس کی تشریف بری کے بعد حاجی صاحب نے یہ فرما دیا تھا کہ تیرے لئے کوئی سورت ہونا ناممکن ہے۔ اس لئے کہ میں نے کوشش وتحقیق کی تو معلوم ہوا کہ گورنمنٹ تو سو پاؤنڈ کا ڈرافٹ دے گی نہیں کیونکہ وہ حاجیوں کا مقررہ کوٹہ دے چکی۔

اب اگر ہم بازار سے خریدیں تو یہ ہوسکتا ہے لیکن اس میں قانونی مشکلات بڑی خطرناک صورت اختیار کرسکتی ہیں اس لئے معذوری ہے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ

حضرت اقدس کی بے پایاں شفقتوں اور عنایتوں کا شکریہ نہ تو ادا کرسکتا ہوں نہ ہی اس کا امکان ہے۔اللہ تعالیٰ ہی حضرت والا کو اپنی شایان شان دارین میں بہت ہی بدلہ عطا فرمائے۔ آمین

احقر نے بقرعید تک کیلئے اعتکاف کرلیا ہے۔میرے ساتھ دو ساتھی اور بھی ہیں ہم تینوں کیلئے دعا فرماویں,اللہ جل شانہ قبول فرماوے اوران مبارک ایام کی قدر دانی کی توفیق نصیب فرماوے۔ آمین

اور کیا عرض کروں۔اہلیہ سلام مسنون عرض کرتی ہے اور دعاؤں کی گذارش کرتی ہے۔حضرت جی دامت برکاتہم وحضرات نظام الدین وخدام حضرت والا سے سلام مسنون اور گذارش دعا۔مبارک ایام میں مبارک مواقع میں دعاؤں کی بہت ہی لجاجت کے ساتھ درخواست ہے۔

فقط والسلام

سگ آستانۂ عالی عبدالرحیم السورتی

۲؍ذی الحجہ، بمطابق ۳۰؍جنوری،شنبہ ۹۰ ہجری

266

از:مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ،نرولی،انڈیا

بنام:حضرت شیخ مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی:۲۲؍فروری ۷۱ء/ ۱۶؍ذی الحجہ ۹۰ھ

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر الحمدللہ بعافیت ہے امید ہے کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ حضرت اقدس کے تین گرامی نامے یکے بعد دیگرے پہونچے۔ کئی روز سے کوئلے کے کارخانے والوں کی ہڑتال کی وجہ سے ریلوے کے محکمے نے کئی سوٹرینیں منسوخ کردی تھیں اس لئے ڈاک میں بھی خاصی گڑبڑ رہی۔

مزید برآں حاجی یعقوب صاحب کی معرفت سب سے پہلا جو گرامی نامہ احقر کے نام آیا تھا وہ حاجی صاحب نے نرولی کے پتے پر ارسال فرمایا تھا۔ احقر آج کل ورتھی ہی میں اخیر ذیقعدہ سے ہے۔ اس لئے کئی روز کے بعد وہاں سے کسی آنے والے کے ہمراہ بہت تاخیر سے موصول ہوا۔ اس کے بعد حضرت والا کا ائر لیٹر رجسٹرڈ موصول ہوا۔ میں کل جواب لکھنے والا تھا لیکن کل اتوار ہونے کی وجہ سے ملتوی کردیا تھا کہ آج پیر کو حضرت والا کا تیسرا گرامی نامہ ائرلیٹر رجسٹرڈ مرسلہ ۱۰ فروری آج بائیس کو پہنچا۔

ان گرامی ناموں کے بعد سے اپنی جو کیفیت ہے وہ تحریر میں تو آنہیں سکتی نہ ہی اس کا امکان کہ خدمت اقدس میں حاضر ہوکر سب سے اول دست بستہ مبارک قدموں میں گرکر بلا استحقاق معافی کی گذارش کروں۔ اس لئے اب اس عریضے کے ذریعے سب سے اول حضرت والا سے بصد الحاح وزاری عاجزانہ لجاجت کے ساتھ معافی کی بھیک مانگتا ہوں۔ امید ہے کہ میرے ماوائے دارین اس کمینہ وسیاہ کار پر رحم وکرم فرماکر للہ اس عاصی کو معاف فرماویں گے۔

حضرت والا میں ہر نماز کے بعد بھی اور ہر دعا کے وقت بھی دعا ضرور کرتا ہوں کہ یااللہ! ایسے قول ایسے فعل وعمل سے میری حفاظت فرما جس سے تو ناراض ہوتا ہو اور جس سے میرے حضرت اقدس کبیدہ خاطر ہوتے ہوں، وغیرہ وغیرہ۔ اور بھی اس قسم کی بعض دعائیں ہیں جن کو اس وجہ سے ملتوی کردیا کہ حضرت نے طویل معافی نامے سے منع فرمادیا۔

اس کے بعد مؤدبانہ دو چار سطریں بسلسلۂ اعذار لکھنے کی اجازت چاہوں گا۔ سب

سے اول تو یہ ہے کہ جناب حاجی یعقوب صاحب نے سو پاؤنڈ کے سلسلہ میں جو عذر بیان کیا تھا اس کو میں اپنے ایک عریضے میں مفصل لکھ بھی چکا ہوں امید ہے کہ موصول ہوا ہوگا۔

وہ عذر ان کے بیان کے مطابق یہ تھا کہ گورنمنٹ بغیر حج کی درخواست کی منظوری کے جانے والوں کو روپوں کے بدلے سو پاؤنڈ نہیں دیتی اور بازار سے خریدے ہوئے سو پاؤنڈ ہم گورنمنٹ کو نہیں دکھلا سکتے۔ ورنہ گورنمنٹ کی طرف سے مقدمہ قائم ہوگا جو بہت سنگین ہوگا۔ اور یہ بات انہوں نے بڑی تحقیق کے بعد مجھ سے کہی تھی۔ اور یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اب بظاہر کوئی امید نہیں رہی۔ اس لئے مجبوراً واپس ہوا۔

مولوی....صاحب نے جو گفتگو حضرت اقدس سے نقل فرمائی ہے میں واقعی حیرت میں ہوں کہ کس طرح سے انہوں نے اپنے آپ کو بچانے کی خاطر میری طرف صریح انکار منسوب کردیا۔ میں نے بہت یاد کیا مگر اپنا انکار کرنا یاد نہیں آیا۔ اللہ ہی ان کے حال پر اور میرے حال پر رحم فرماوے۔ ہاں یہ ضرور ہوسکتا ہے کہ عزیز یوسف سے گفتگو سے پہلے ان سے اس قسم کی کوئی بات آئی ہو اور میں نے انکار اس وجہ سے کیا ہو کہ ٹکٹ کا انتظام نہیں, اور وجہ انکار میں نے ان سے نہ کہی ہو۔ یہ ممکن ہے لیکن مجھے تو اس سلسلے میں ان کے ساتھ کی گفتگو یاد نہیں آتی۔

عزیزم مولوی یوسف صاحب نے ضرور ۲۱۰۰ روپے ارسال فرمائے تھے اگر چہ اس میں سے بہت سے مختلف کتب خانوں کو بھیجنے کو بھی لکھا تھا لیکن ان کی طرف سے مجھے اس کی اجازت بھی ہے کہ میں اپنی ضرورت کے موافق اس میں سے لے لیا کروں۔ اگر زیادہ ضرورت ہو تو میں سارے ہی رکھ لوں۔ لیکن حضرت والا حوالہ والا سلسلہ رقم میں بہت ہی تکلیف دہ ہے اس میں سے تو ۳۱۰ تو جس دن خط آیا تھا اسی دن مل گئے تھے, اور بقیہ حضرت واللہ العظیم آج بائیس فروری تک بھی نہ مل سکے۔

حضرت والا نے تحریر فرمایا کہ زامبیا جانے کا شوق اس کیلئے مانع بنا۔ حضرت! اس کا

تو تصور بھی نہ آیا۔ وہ تو ایک سال سے اصرار کر رہے ہیں۔ میں نے تو آج تک حضرت کی معیت کی وجہ سے اسے منظور ہی نہ کیا تھا۔ وہ تو حضرت والا کے حجاز میں رفاقت نصیب ہو جائے اسی سبب سے حضرت اقدس ہی کے مشورے سے ان کی دعوت منظور کر لی تھی۔ اگر چہ اہلیہ کا پاسپورٹ بھی [بن چکا] اور تین چار روز ہوئے پھوپھی زاد بھائی کا خط بھی آیا کہ اگر پاسپورٹ بن گیا ہو تو دونوں کے پاسپورٹ کے نمبر بھیج دیئے جاویں لیکن اب میرا دل بالکل نہیں چاہ رہا ہے۔

حضرت والا نے تحریر فرمایا ہے کہ بھائی طلحہ صاحب کی میزبانی کو احقر نے ترجیح دی۔ حضرت والا بھائی طلحہ صاحب سے تعلق بھی حضرت اقدس ہی کی نسبت سے ہے اور ان کا احترام و عظمت اپنی سعادت سمجھ کر کرتا ہوں۔ لیکن حضرت اقدس کے سامنے تو کسی کی کوئی حیثیت نہیں ,کسے باشد۔

حضرت والا یہ تو اعذار ہیں لیکن اس کے باوجود میں دل سے جو بھی غلطی مجھ سے ہوئی ہو اس کی لجاجت کے ساتھ معافی کی گذارش کرتا ہوں۔ امید ہے کہ ضرور معاف فرما کر ایک مختصر گرامی نامے سے مطمئن فرماویں گے تا کہ پریشانی رفع ہو اور سکون و طمانینت حاصل ہو۔ میرا دل بہت ہی پریشان ہے اور کیا عرض کروں۔ دعاؤں کی مؤدبانہ گذارش ہے۔

فقط والسلام

سگ آستانہ عالی، عبدالرحیم السورتی

۲۲ رفروری، ورتھی

﴿267﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ، نرولی، انڈیا

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۲/فروری ۷۱ء/ ۱۶/ذی الحجہ ۹۰ھ

روضہ اقدس پر دست بستہ صلاۃ وسلام

عزیز گرامی قدر مولوی محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔اس سے قبل ایک لفافہ ایک رجسٹری مکہ کے پتہ پر حضرت اقدس کے نام ارسال کر چکا ہوں جس میں لنڈن سے بی بی کا آمدہ پرچہ بھی تھا۔امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔اس میں اپنا ایک خواب گجراتی میں لکھا تھا۔حضرت اقدس کے گرامی ناموں سے اس کا حقیقت ہونا معلوم ہوکر بہت ہی رنج وکلفت کے ساتھ دن گذر رہے ہیں۔کیا کیا جائے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔تم ہی احقر کی طرف سے معافی کی درخواست کر دینا۔

تم نے گورا موٹا کی آمد مشکوک لکھی۔اس سے قلق ہوا۔خدا کرے وہ تشریف لاویں، یہاں سبھی منتظر ہیں۔تم نے ان کی وہاں سے مطہرہ روانگی کی تاریخ بھی نہیں لکھی جس سے کچھ اندازہ ہوسکتا۔اگر پاکستان کا پتہ تمہیں دے کر گئے ہوں تو ضرور انہیں ایک خط فوراً لکھ دیں کہ وہ ہند ہوکر افریقہ جاویں۔

الحمد للہ اب گجرات میں امن ہے۔فسادات جو ہوتے ہیں وہ آپس میں مختلف پارٹیوں کے الیکشن کی وجہ سے ہورہے ہیں۔انتخاب یکم مارچ سے پانچ مارچ تک ہوں گے۔حفاظتی اقدامات ہر جگہ اچھے ہورہے ہیں اس لئے امید ہے انشاء اللہ کوئی بات ایسی نہ ہوگی۔اس لئے انہیں ضرور لکھیں۔

الیکٹرونکس کی ڈیوٹی اگر زیادہ بھرنی پڑتی ہو تو ملتوی کر دیں، یہاں سے خرید لیں

گے۔ میرا خیال ہے کہ اتنی زیادہ ڈیوٹی نہ ہوگی اگر ہوتو التواء کرنا ہی زیادہ مناسب ہے۔
دوسری تو کوئی چیز ایسی ذہن میں نہیں آئی۔

منشی عیسیٰ بھائی کو سو برائے ڈاک خرچ ارسال کردیئے تھے۔ صادقیہ کے علاوہ اور کسی کا خط نہیں آیا ہے۔ تم نے جو کارخانے میں تسبیح والا مشورہ پوچھا ہے اس کے بارے میں حضرت اقدس ہی سے مشورہ فرمالیں تو بہت اچھا ہے۔ میرا تو ذہن بہت ہی پریشان ہے۔ کار سیکھنا تو مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ سب احباب سے سلام مسنون۔ خطوط جلد لکھتے رہیں۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی

۲۲رفروری

☆...... 5 ......☆

1391ھجری

/

1971عیسوی

مندرجہ ذیل درود شریف حضرت شیخ مدظلہم پڑھتے ہیں, دو دفعہ اس کی شیخ سے میں نے تصحیح کی ہے۔

'اللھم صل وسلم وبارك علیٰ سیدنا ومولیٰنا محمد النبی الامی نبی الرحمة وعلیٰ آله وصحبه وأتباعه كما هو اهله وكما تحب وترضی وبعدد ماتحب وترضی كلما ذكره الذاكرون وكلما غفل عن ذكره الغافلون'

(از حضرت مولانا یوسف بنام مولانا عبدالرحیم متالا صاحب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿268﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۴رمحرم ۹۱ھ / یکم رمارچ ۱۹۷۱ء

عزیزم سلمہ، بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۱۰رفروری مکہ میں پہونچا تھا ۔میرے نزدیک تو کوئی جواب کی بات نہیں تھی اور ارادہ بھی جواب کا نہیں تھا عزیز یوسف نے کل [مجھ سے] یاددہانی کے طور پر مطالبہ کیا۔ میں سوچتا رہا کہ اس میں کوئی بات لکھنے کی تو ہے نہیں مجھے جو کچھ لکھنا تھا وہ لکھ چکا اور تمہیں جو کچھ کرنا تھا کر چکے اب بار بار ایک ہی بات کو کیوں لکھوں ۔تمہارے خط میں لمبی چوڑی معذرت تھی جس کے متعلق مجھے پہلے ہی خیال تھا کہ تم دونوں بھائیوں کو ماشاءاللہ خطوط میں مجھ غریب کو بنانا خوب آوے۔

آج آپ کی برادرزادی کا عقیقہ بہت زوردار ہوا اس لئے تم مجھے خاص طور سے یاد آئے اور تفصیل کو میرا جی چاہتا تھا۔ آپ کا منی آرڈر تو میں نے واپس کر دیا تھا اور اس نیت سے کر دیا تھا کہ یا تو رمضان میں ہوتا ورنہ پھر مدینہ پاک میں، میرے تو ذہن میں یہ تھا کہ دونوں بھائی موجود ہوں گے۔ میں نے صوفی اقبال سے کہہ دیا تھا کہ بہتر سے بہتر دنبہ تلاش کریں گوشت تو احباب میں تقسیم کیا جس کی تفصیل یوسف لکھے گا اور میں نے خصوصی احباب کی دعوت بھی کر دی۔

یہ تم نے صحیح لکھا کہ مکہ مکرمہ میں طواف اور عمروں کے ہدایا خوب پہونچے ہیں۔ اللہ جزائے خیر دے۔ تمہاری قربانی [کی بھی تمہیں] بہت زیادہ اللہ جزائے خیر عطا فرمائے تم نے

بہت اچھا کیا کہ عشرہ کا اعتکاف کیا اس سے [مسرت ہوئی] کہ دوتین آدمی ساتھ تھے اس بھی زیادہ ہوتے تو اچھا تھا۔

احمد آباد بڑودہ کے فسادات کی خبر سنی تھی مگر حاجی یعقوب صاحب نے اپنے خط میں سب کی خیریت لکھی تھی۔ مولوی یوسف کو لمبا خط لکھنا خواب میں دیکھا یہ خواب نہیں بلکہ واقعہ ہے میں تو ۲۴ گھنٹے معروضات کرتا ہی رہوں مگر وہ بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ۔ حضرت مدنی کا خواب بھی انشاء اللہ مبارک ہے اور تمہارا سہارا دینا انشاء اللہ حضرت مدنی کے علوم و فیوض میں سے حصہ ملے گا۔ اپنی اہلیہ سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم ڈاکٹر اسماعیل عفی عنہ، ۴ر محرم ۹۱ھ

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ:

محترم المقام قبلہ بھائی صاحب مد فیوضکم، بعد سلام مسنون،

اس سے قبل تین چار خطوط لکھ چکا ہوں۔ ہندو پاک کے بارے میں مختلف خبریں لوگ سناتے ہیں اللہ تعالیٰ ہی امت پر رحم فرماوے۔ بعض چیزوں کے بھیجنے کا خیال تھا مگر کوئی ایسا آدمی نہ ملا جس سے بے تکلف کہہ سکوں۔ حضرت کا نظام الاوقات اور مفصل حالات کے لکھنے کا وعدہ انشاء اللہ ایک دوروز میں پورا کروں گا۔ باقی خیریت ہے سب کو سلام ودعوات۔

فقط والسلام۔

احقر یوسف، ۴ر محرم ۹۱ھ

﴿269﴾

از: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۱۳ مارچ ۱۹۷۱ء [۱۶ محرم ۹۱ھ]

ماوائے دارین سیدی ومولائی ادام اللہ ظلکم علینا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون، احقر الحمدللہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ آج اس وقت حضرت اقدس مدفیوضہم کا ۴ محرم کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ احقر نے ایک عریضہ ملفوف ۲۲ فروری کو مدینہ طیبہ ص.ب ۳۲ پر رجسٹری ارسال خدمت کیا تھا وہ شاید نہیں پہنچ سکا۔ امید ہے کہ اب پہنچ گیا ہوگا۔ اس میں احقر نے بہت ہی لجاجت کے ساتھ بلا استحقاق اپنے لئے معافی کی مؤدبانہ گذارش کی ہے۔

حضرت والا واقعی اپنی حالت اب ایسی ہوگئی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ آج کے حضرت اقدس کے گرامی نامے سے اور بھی ندامت ہورہی ہے اور اپنی زندگی تلخ ترین معلوم ہونے لگی۔ خدارا میرے ماوئے دارین بلا استحقاق اس کمینے خادم کو اب معاف فرماہی دیں۔ حضرت اقدس کی طرف سے خوشی اور رضامندی کے گرامی نامے کا شدت سے انتظار کررہا ہوں۔ خدا کرے کہ جلد مل جاوے اور پریشانی رفع ہو۔

حضرت کیا عرض کروں؟ اب تو بہت دل کھول کر رونے کو جی چاہ رہا ہے لیکن رونا بھی نہیں آتا، نہ ہی کسی چیز میں اب دل لگتا ہے۔ اب تو دل چاہ رہا ہے کسی طرح حاضر خدمت اقدس ہوجاؤں اور حضرت کو جو کلفت ہوئی ہے اس کی پاؤں مبارک پکڑ کر معافی مانگ لوں۔ للہ حضرت والا میرے گناہوں کو اب معاف فرماویں امید ہے کہ حضرت والا اپنے مسلسل بے

انتہا احسانات میں اتنا اضافہ ضرور فرما کر خادم سیہ کار پر رحم فرماویں گے۔ بہت ہی لجاجت کے ساتھ مؤدبانہ دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ دوقرآن پاک ختم ہوئے ہیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ امید ہے کہ قبول فرماویں گے۔ فقط والسلام

سگ آستانۂ عالی

عبدالرحیم السورتی، ۱۳ مارچ

270

از: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳/مارچ ۷۱ء [۱۶/محرم ۹۱ھ]

روضہ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام

عزیز گرامی مولوی محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، احقر الحمدللہ بخیر ہے۔ امید ہے کہ آنجناب بھی بخیر ہوں گے۔ اس سے قبل ۲۲ فروری کو ایک لفافہ حضرت اقدس مدفیوضھم کی خدمت اقدس میں بتوسط جناب صوفی اقبال صاحب نمبر ۳۲ مدینہ منورہ رجسٹری ارسال کیا تھا۔ اس میں تمہارے نام بھی ایک پرچہ تھا نیز لنڈن سے بی بی کا آمدہ دستی پرچہ بھی تھا جو اس نے تمہیں بھیجنے کے لئے لکھا تھا اس لئے کہ وہاں سے ڈاک کی ہڑتال کی وجہ سے جانے کی کوئی صورت نہ تھی, امید ہے کہ وہ لفافہ پہونچ گیا ہوگا۔

میرے لئے تم کسی طرح خدا کے واسطے حضرت سے معافی مانگ دو تو بڑا ہی احسان ہوگا۔ ایک زمانہ تھا جو یاد آتا ہے۔

مضی زمن والناس یستشفعون بی
فھل لی الی لیلی الغداۃ شفیع

تین چار روز سے لندن کی ڈاک شروع ہوگئی ہے۔ بی بی کا ایک خط جو اس نے ڈاک بند ہونے سے قبل لکھا تھا وہ اہلیہ کو دو مہینے کے بعد پرسوں ملا ہے۔ یہاں الحمدللہ خیریت ہے, نیز گجرات میں بھی خیریت ہے۔ الیکشن ختم ہوگیا ہے۔ مراد آباد علی گڑھ وغیرہ میں فسادات ہوئے تھے لیکن سنا ہے اب وہاں بھی امن ہوگیا ہے اور کیا عرض کروں؟ جلد ہی حضرت والا کی رضامندی کا کوئی خط ضرور لکھ کر احسان فرماویں۔ احقر کا ۲۲/فروری والا خط ملا یا نہیں؟ مطلع فرماویں۔ روضۂ اقدس پر دست بستہ صلوٰۃ وسلام۔ فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی، ۱۳ مارچ

﴿271﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹/مارچ ۱۹۷۱ء [۳/صفر ۹۱ھ]

تمہارے جانے کے ایک گھنٹہ بعد یہ رجسٹری پہنچی, جس سے بہت قلق ہوا۔ میں نے ایک کارڈ اسے لکھوا دیا کہ تمہاری رجسٹری لندن بھجوا رہا ہوں۔ عزیز یوسف ایک گھنٹہ ہوا روانہ ہو چکا۔ خیال تو یہ تھا کہ خط تمہیں نہیں لکھوں گا مگر یقین مجھے خود بھی تھا کہ بے لکھے مجھ سے نہیں رہا جائے گا۔ اب تو ایک تقریب بھی خط کی پیدا ہوگئی۔ یہاں تو وقت نہیں ملے گا جدہ جا کر لکھوانے کو سوچ رہا ہوں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم ڈاکٹر اسماعیل
۲۹/مارچ ۱۹۷۱ء [۳/صفر ۹۱ھ]

﴿272﴾

از: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۲۲/مارچ ۷۱ء [۲۵/محرم ۹۱ھ]

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر الحمدللہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ شدید انتظار میں حضرت اقدس مدفیوضہم کا والا نامہ عالیہ موصول ہوکر باعثِ اطمینان وسکون وصد مسرات ہوا۔ اللہ جل شانہ اپنے لطف وکرم سے حضرت اقدس کواس کا دارین میں بہترین بدلہ عطا فرماوے اور ہم سیہ کاروں سے جو کلفتیں حضرت اقدس کو پہنچتی رہتی ہیں اسے حضرت والا کے لئے باعثِ رحمت اور ہم سیہ کاروں کے لئے باعثِ اصلاح فرماوے

حضرت والا بہت ہی لجاجت کے ساتھ مؤدبانہ ایک گذارش ہے اور وہ یہ کہ حضرت اصلاح کے لئے جو چاہیں سزا فرماویں بسروچشم قبول ومنظور لیکن کبھی آپ ناراض نہ ہوں۔ اتنی ہی ایک گذارش ہے۔ اس لئے کہ حضرت والا کا معمولی سا اعراض ہم کمزوروں کے لئے بالکل ناقابلِ برداشت ہے۔ طبیعت میں بہت زیادہ بے چینی ہوجاتی ہے ؎

اپنے بندے پہ جو چاہیں کرے بیداد　　　　پر جی میں نہ آئے کہ آزاد کریں

اسی پریشانی اور بے چینی میں یہ سمجھ کر کہ معلوم نہیں مکرمی صوفی اقبال صاحب کا نمبر وہی ہے یا بدلا گیا ہے اس لئے دوسرا عریضہ بھی معذرت کا حضرت کے گرامی نامے سے پہلے مسجد نور کے پتے پر ارسال کیا تھا۔ اب افسوس ہورہا ہے کہ اب تو خواہ مخواہ ہی حضرت اقدس کا گرانقدر وقت اس کے سننے میں صرف ہوگا، خدا کرے کہ طبع مبارک پر گرانی کا سبب نہ ہو۔

اور کیا عرض کروں؟ حضرت والا کا مبارک قیمتی وقت ضائع نہ کرتے ہوئے اسی پر

ختم کرتا ہوں۔خالہ صاحبہ ، خالہ زاد بھائی،مولوی محمد افریقی ، اہلیہ سلام مسنون عرض کرتے ہیں اور دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔احقر بھی مؤدبانہ دعاؤں کی اور بشرطِ یاد صلوۃ وسلام کی گذارش کرتا ہے۔ فقط والسلام

سگ آستانہ عالی،عبدالرحیم السورتی،۲۲/مارچ

273

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۷/اپریل ۷۱ء/ ۱۱/صفر ۹۱ھ

مکرم محترم حضرت قاری صاحب زادمجدکم!

بعد سلام مسنون، ایک مختصر خط عزیز عبد الرحیم کے پرچہ پر نہایت اختصار سے لکھوا چکا ہوں۔اس میں یہ بھی لکھوا چکا ہوں کہ ہم لوگ آج کل سہ روزہ اجتماع کے سلسلہ میں جدہ آئے ہوئے ہیں۔ یہاں سے کل کو مکہ مکرمہ واپسی ہے اور ایک ضروری خط ڈاکٹر جنید کو لکھنا ہے۔ایک کارڈ ان کو لکھ دیں کہ:

’آپ کا خط مسجد نور کے پتہ سے مدینہ طیبہ میں پہنچا۔مجھے اس سے پہلے کوئی خط آنا یاد نہیں۔ خط کے جواب نہ ملنے پر مایوس نہ ہونا چاہئے ,نہ ناراضی کا خیال ہونا چاہئے۔اس لئے کہ خط نہ لکھنے کے بہت سے اعذار بھی ہو سکتے ہیں۔ڈاک کی بدنظمی بھی ہوسکتی ہے,لیکن دعا سے تمہارے لئے دریغ نہیں اور مدینہ پاک میں صلوۃ وسلام بھی پیش کردیا۔میں آج کل سفر میں ہوں اخیر جون تک غالباً سہارنپور پہنچنا ہوگا۔اس سے پہلے کا کوئی پتہ متعین نہیں۔ بندہ کے خیال میں بجائے اس ناکارہ کو خط لکھنے کے الحاج قاری محمد یوسف صاحب متالا سے

خط و کتابت کرلیا کریں۔ ان سے میری خیریت بھی معلوم ہوجائے گی۔ ان ہی کے ذریعہ سے یہ خط بھجوار ہا ہوں اگر براہ راست خط لکھیں تو جواب کے لئے ۳ شلنگ ساتھ بھیجیں, اس لئے کہ ہندوستان سے ایرلیٹر ۵۰ پیسے میں آتا ہے اور غیر ملکی خطوط کی کثرت بہت ہے۔'

قاری صاحب اپنا پتہ بھی خط پر لکھ دیں۔ [ڈاکٹر] جنید صاحب کا پتہ ارسال کر رہا ہوں۔ تمہارے جدہ پہنچنے کا بھی شدت سے انتظار رہا۔ مولوی سعید خان صاحب پیر کو جدہ تھے واپسی پر ان سے تحقیق کی, انہوں نے کہا کہ مجھے خبر نہیں تھی ورنہ میں تلاش کرتا۔ منگل کے دن بھائی صالح سے یہ معلوم ہوا کہ پیر کا دن عصر کے بعد تم صولتیہ میں تھے۔ جس سے وہاں پہونچنے کی خبر سے بہت اطمینان ہوا۔ لنڈن بخیر رسی کا شدت سے انتظار ہے۔ خدا کرے کہ مدینہ پہنچتے ہی تمہاری بخیر رسی کی اطلاع ہوجاوے۔ اپنی اہلیہ سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں اور اس کے والدین سے بھی۔ بچی کے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ صحت وقوت، رشد وہدایت کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہنچاوے۔

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم احمد گجراتی
۷؍اپریل ۱۷ء، ۱۱؍صفر ۸۱ھ

﴿274﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۷/اپریل، از جدہ / ۱۱/صفر ۹۱ھ

مکرم محترم حضرت مولانا الحاج قاری صاحب زادت معالیکم ودام مجدہم!

بعد سلام مسنون، دل تو یہ چاہتا تھا کہ جیسا کہ زبانی کہہ بھی دیا تھا کہ آپ کو خط لکھ کر مشاغل میں حارج نہ بنوں۔ مگر میں خود سمجھ رہا تھا اور اس کا اظہار بھی کر دیا تھا کہ اس خواہش پر عمل نہ کر سکوں گا۔ اس لئے زبردستی تم سے پتہ بھی لکھوا لیا تھا۔ گرچہ بعد میں معلوم ہوا کہ اس کی ضرورت نہیں تھی۔ تم تو اپنا پتہ بلا طلب جدید دوستوں کو لکھ کر دے گئے تھے۔

تمہارے جانے کے بعد تم مطار ہی پر ہوں گے کہ عزیز عبد الرحیم کی رجسٹری ملی۔ بہت ہی قلق ہوا اگر یہ [رجسٹری] آدھ گھنٹہ پہلے مل جاتی، جو دو پہر سے آئی ہوئی تھی تو تمہارے حوالے کر دیتا۔ اسی وقت تمہارے پتہ کا لفافہ لکھ کر اس میں رجسٹری رکھوا دی تھی دوسرے دن اس کی دوسری رجسٹری بھی مل گئی اور شاہد کا پرچہ رسید اور شکریہ وہ تینوں ارسال ہیں۔

مدینہ پاک میں تو خط لکھنے کا بالکل وقت نہیں ملا اور یہ بھی خیال ہوتا رہا کہ لکھوں یا نہ لکھوں۔ تم نے ایک اجنبی لڑکے کی اس حرکت پر کہ اس نے رومال تمہاری منشاء کے مطابق نہ باندھا، انتہائی متکبر کا لقب دیا۔ جس کے بعد سے میں تمہارے ۴ سالہ متواضعانہ اخلاق پر غور کرتا رہا۔ ایک نیاز مند نے ۸۹ھ میں:

نمبر ۱: تم پر اصرار کیا کہ مغرب سے عشاء تک میرے پاس بیٹھا کریں مگر تم نے غایتِ تواضع سے اس کو قبول نہیں کیا۔

نمبر۲:   اس نے یہ بھی کہا تھا کہ تو مجھ سے دَور کرلیا کرمگرتم نے غایتِ تواضع سے اس کو بھی قبول نہیں کیا, اور مناسب بھی نہیں تھا کہ ایک قاری ایک اجنبی سے دَور کرے جو قرآن پاک بھی صحیح نہ پڑھتا ہو۔ تم نے اپنی شان کے مطابق ایک قاری جی کا انتخاب کیا۔ مغرب کے بعد جب بھی میں نے خاص طور سے کسی دن تم کو تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ آج طبیعت خراب تھی, یا استنجاء کی ضرورت تھی یا دوا کھانی تھی وغیرہ وغیرہ۔

نمبر۳:   رمضان ۹۰ھ میں میں نے مغرب کے بعد بہت ہی چاہا کہ میری چائے کے وقت میں موجود رہا کرومگرتم غایتِ تواضع سے ہمیشہ اعتقاد کے باوجود استنجاء وغیرہ کی ضرورت سے ٹلتے رہے, مجھے روزانہ ہی تلاش کرانا پڑا۔

نمبر۴:   مجھے اس مرتبہ میں اس پر اصرار رہا کہ تم مغرب کے بعد اہتمام سے اقدامِ عالیہ میں میرے قریب رہومگرتم نے غایتِ تواضع سے اس کو بھی قبول نہ کیا اور جب میں نے خاص طور سے تلاش کیا تو نمبر۲ کے اعذار سنتا رہا۔

نمبر۵:   انتہائی قلق کی چیز جو میرے نزدیک تمہارے لئے بہت ہی مفید تھی, قصیدہ بردہ کے معراج والے اشعار کے متعلق میں نے اصرار کیا کہ اس کی نقل اپنے پاس رکھ لو اور جب تک لوگ دعا کا شور مچاویں مجھے سنایا کر,مگرتم نے غایتِ تواضع سے اس کو بھی نا قابل التفات سمجھا۔ تمہارا یہ کہنا کہ میں تو پیچھے بیٹھا تھا, میرے خشک دماغ میں اب تک نہیں آیا۔ ایسے شخص کے لئے جس کو پاس کا بھی نظر نہ آتا ہو پس پشت کا نظر آنا تم جیسے صاحب کشوف کے لئے تو آسان ہوسکتا ہے میرے لئے بڑا دشوار۔ مزید برآں یہ کہ چوتھے دن تم نے یہ کہا کہ فلاں قاری صاحب بہت اچھا پڑھتے ہیں اس سے سن لے۔ اس پر میں نے انکار کردیا کہ میں تو تمہاری مصلحت سے سننا چاہتا تھا, جس کو مولوی احمد نے اڑا لیا۔ اسی لئے جب کئی دن بعد مولوی سلیمان افریقی نے کہا کہ حضرت قاری صاحب پیچھے بیٹھے ہیں تو میں نے کہہ دیا کہ

اب ضرورت نہیں رہی۔

ان سب میں انتہائی حیرت کی چیز وہ واقعہ ہے جو بھائی یوسف صاحب رنگ والوں کی چائے کے سلسلہ میں پیش آیا کہ وہ میری وجہ سے کئی مرتبہ تمہیں جگانے کو آئے تمہارے پاؤں دبائے اور تم عمداً نہ اٹھے تو میں نے بہت زوردار آواز سے تمہیں اٹھایا اور اصرار سے کہا کہ بھائی یوسف صاحب کے پاس جا کر چائے پی لو۔ تم نے غایتِ تواضع سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ عبدالقدیر کا جی برا ہو جاوے گا۔ اس نے بنا رکھی ہے۔ میں نے اس پر حکماً کہا کہ کچھ مضائقہ نہیں وہ تھرمس میں ہے بعد میں کام آسکتی ہے مگر تم نے غایتِ تواضع سے اس پر بھی بھائی یوسف کی چائے نہ پی۔ اس واقعہ کو ہمیشہ یاد رکھنا۔

لکھنے کو تو بہت کچھ دل چاہ رہا ہے, لیکن عزیز عبدالرحیم اگر ہوتا تو میں زیادہ تفصیل سے اس سے لکھواتا, یا خود لکھنے کے قابل ہوتا۔ اب تو صرف آپ کی تواضع کے چند نمونے آپ کو لکھوا رہا ہوں کہ ایک بچہ تو صرف رومال منشاء کے خلاف باندھنے پر متکبر بن جاوے گا اور ایک شیخ بار بار کی درخواست پر بھی انتہائی تواضع سے کچھ نہ کر سکے۔ ببیں تفاوت رہ از کجا تا بہ کجا۔ انتہائی عجلت میں یہ خط بہت مشغولی میں اس لئے لکھواتا ہوں, بلکہ مولوی احمد کے سونے کا وقت ضائع کرا کر لکھوا رہا ہوں کہ اس وقت سب حضرات آرام میں ہیں, اٹھنے کے بعد ناشتہ سے فراغ پر مشورہ شروع ہو جاوے گا جو ظہر تک رہے گا اور پھر کل صبح کو مکہ مکرمہ واپسی ہے۔

اس کے بعد ایک ہفتہ میں ہندو پاک کے حضرات تو اپنی جگہ چلے جاویں گے۔ اس ناکارہ کا ارادہ مدینہ قیام کا چھ ماہ کا تھا اس لئے کہ ٦/ ماہ کا اقامہ بن چکا, مگر یہاں آکر معلوم ہوا کہ بعض تبلیغی ضرورتوں کی وجہ سے مجھے بھی ہند کی واپسی ضروری, مگر اس وقت تو میں صرف احرام لے کر جدہ تک آیا تھا, سارا سامان بھی مدینہ طیبہ ہے۔ اور اس سے زیادہ اہم تالیفی

سلسلہ بھی وہاں پھیلا ہوا ہے اس لئے اس وقت تو مدینہ کی واپسی ضروری ہے۔ ہفتہ عشرہ وہاں قیام کے بعد مکہ آ کر ایک ہفتہ وہاں قیام کر کے غالباً ۲،۳ ہفتے راستے میں بھی لگیں گے اخیر جون تک سہارنپور پہنچنا ہوگا۔

میرے اس خط میں کوئی جواب طلب بات نہیں اور اخیر جون سے پہلے کوئی جگہ بھی قیام کی متعین نہیں، اس لئے جواب کا ارادہ نہ کریں، البتہ اس خط کو بعد ملاحظہ چاک کر دیں۔ اس لئے کہ تمہارے لئے تو کچھ مفید نہیں لیکن اگر تمہارے مریدین میں سے کسی نے دیکھا تو اس کے لئے مضر ہوگا کہ وہ اپنے شیخ کے تواضع کے حالات سے سبق حاصل کر کے خود تواضع شروع نہ کر دے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۷/اپریل، از جدہ، ۱۱/صفر ۹۱ھ

﴿275﴾

از: مولانا احمد گجراتی صاحب

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳/صفر ۹۱ھ [۱۸/اپریل ۷۱ھ]

مکرمی بعد سلام مسنون، خیریت طرفین مطلوب۔ بعدہ میں نے جو کھجوریں دینے کو کہا تھا۔ ان کا پتہ یہ ہے: [پتہ درج ہے]۔ بندہ آپ کی محترمہ نیز خالہ و والدہ کی طرف سے صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہے۔ قاری اسماعیل میمنی صاحب کو سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔ ان کی طرف سے بھی نام لے کر بندہ صلوۃ وسلام پیش کرتا رہا ہے۔ اور کیا لکھوں ۳۰ جون کو حضرت والا کا جانا طے ہو گیا، اور میں اور صوفی انعام اللہ بھی کسی بحری جہاز

سے چلے جاویں گے۔

باقی زبیر بھائی، ہارون ٹھہر گئے ہیں۔تراجم کا کام چالو ہے۔حضرت کی طبیعت میں ضعف بہت بڑھ گیا حتی کہ پاخانہ میں دو آدمی بٹھلاتے ہیں اور اٹھاتے ہیں۔گھٹنا فرماتے ہیں کہ سویا سا رہتا ہے جب دیر تک بیٹھنے کی نوبت آوے تو اٹھانا بھی مشکل۔

دعا کی درخواست　　　　فقط والسلام

احمد گجراتی۔۲۳؍صفر۹۱ھ

276

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۰؍اپریل ۱۷ء [۲۵؍صفر۹۱ھ]

مکرم محترم مصدر [تواضع] مولانا الحافظ الحاج قاری یوسف صاحب متالا زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، بہت ہی پختہ ارادہ تھا کہ خط نہیں لکھوں گا مگر میں نے تم سے زبانی کہہ دیا بھی تھا کہ اس پر عمل نہیں ہو سکے گا۔ ۱۸؍اپریل کو جدہ سے ایک رجسٹری جس میں دو رجسٹریاں عزیز عبدالرحیم کی اور اور ایک پرچہ عزیز شاہد کا تھا بھیجی تھیں۔

۱۰؍اپریل مکہ مکرمہ تمہارا ائر لیٹر بخیر رسی کا پہنچا تھا۔ ہمروزہ مکہ ہی سے جواب اس کا ایک ایرلیٹر بھیجا تھا جس میں عزیز رضا کی بہن کی شادی کی تفصیلات لکھی تھیں اور شادی میں تمہاری عدم شرکت پر قلق لکھا تھا کہ تمہارا بہت ہی جی خوش ہوتا اور یہ معلوم ہو کر کہ جس سے نکاح ہوا وہ لندن ہی رہتا ہے اس لئے اس کے والد کے ہاتھ ایک ڈبہ شلبی باللوز کا بھیجا تھا اور ان دونوں سے وعدہ بھی پختہ لے لیا تھا کہ تم سے ملتے رہیں۔ انہوں نے بہت زور سے وعدہ

بھی کیا تھا میں نے تو ان کو دس بارہ ریال محصول کے دینے پر بھی بہت اصرار کیا مگر انہوں نے شدت سے لینے سے انکار کر دیا, اور کہا کہ ہم تو خود اس سے ملنے جائیں گے۔

دوسرا ایک ڈبہ جس میں دس ڈبیاں تھیں خالد لندنی کے ہاتھ بھیجا اور ان کو دس ریال جہاز کا محصول اور ڈاک کی رجسٹری کے بھی دے دیئے تھے اور ان سے بھی تم سے ملاقات کا تقاضا کر دیا تھا وہ بیعت ہو کر گئے ہیں۔ تیسرا ڈبہ خلیل اللہ لندنی کے ہاتھ جو تم سے فون پر میرا پتہ وغیرہ معلوم کر کے آئے تھے بھیجا تھا۔ خدا کرے کہ تینوں پہنچ جاویں۔ ان میں ایک ڈبیہ گیارھویں میں نے بھی رکھ دی ہے جو شادی میں مجھے ملی تھی۔ میں نے یہ سوچ کر بھیج دی کہ تم زیادہ قدر کرو گے۔ عزیز رضا نے یہ ڈبیہ تمہارے حصہ کی بھیجی۔ خدا کرے سب خیریت سے پہنچ جائیں۔

تمہارا بخیر رسی کا خط میں نے عزیز عبدالرحیم کو بھیج دیا تھا۔ اس کے بعد سے عبدالرحیم کا کوئی خط میرے پاس نہیں آیا۔ نظام الدین کے حضرات ۱۴/اپریل کے جہاز سے جدہ سے بمبئی سیدھے روانہ ہو چکے ہیں۔ غالباً عزیز عبدالرحیم کی ملاقات وہاں ہو گئی ہو گی۔ اس لئے کہ حاجی یعقوب کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ انہوں نے ان حضرات کے بمبئی پہنچنے کا اعلان کر رکھا ہے اور ایک اجتماع کر رکھا ہے۔ اس لئے عزیز عبدالرحیم بھی وہاں ضرور پہنچ گئے ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ سارا گجرات جمع ہو رہا ہے۔ بمبئی سے ان حضرات کی بخیر رسی کا تار بھی اگلے دن مل گیا تھا جو حاجی یعقوب نے بھیجا تھا۔

اس ناکارہ کا ارادہ ۲۰/مئی کے بعد مدینہ سے روانگی کا ہے اور اس کے بعد ۲/جون کے جہاز سے جدہ سے روانگی کی تجویز ہے۔ یہ ابھی تک طے نہیں ہوا کہ راستے میں مطہرہ [پاکستان] میں ٹھہرنا ہو گا یا نہیں۔ یہ تو بظاہر دشوار ہے کہ میں خط نہ لکھوں, اگر آپ تکلیف نہ فرماویں کہ حرج اور خرچ ہو گا, البتہ ڈبوں کا ضرور خیال رہے۔ خدا کرے پہنچ جاویں۔ اہلیہ نیز

اس کے والدین، عزیز محمد سے سلام مسنون، نیز مولوی ہاشم اوران کی اہلیہ سے بھی, یہ نا کارہ ان سب کی طرف سے صلوۃ وسلام بھی پیش کرتا رہتا ہےاور دعا بھی کرتا رہتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم ڈاکٹر اسمعیل عفی عنہ، ۲۰؍اپریل ۷۱ء

خالد کو یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اگر محصول میں کمی رہ جائے تو جتنے پیسے کی کمی ہواس کی وی پی مولوی یوسف کے نام کر دیں اور جوابی پرچہ پہلے بذریعہ لفافہ اس کے پاس بھیج دیں۔

﴿277﴾

از: ڈاکٹر اسماعیل صاحب میمن مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۰؍اپریل ۷۱ء[۲۵؍صفر ۹۱ھ]

المخدوم المکرّم حضرت مولانا الحاج محمد یوسف صاحب زادت معالیکم!

بعد سلام مسنون، آپ کی روانگی کے بعد آپ کتنا یاد آئے یہ تو لکھنے کی ضرورت نہیں البتہ آپ کی روانگی کے بعد سے آج تک شاید کوئی دن ایسا نہیں گذرا جس میں آپ کی طرف سے روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام نہ پیش کیا ہو نام لے کر۔

حضرت اقدس حسبِ نظام ۳ ؍اپریل کو مکہ مکرمہ تشریف لے گئے لیکن اہلیہ کی ناسازی طبیعت کی وجہ سے بندہ کو حکماً جانے سے روک دیا۔ اس لئے بندہ ہمراہی سے محروم رہا۔ ۱۴ اپریل کو حضرت والا واپس تشریف لائے۔ یہاں تشریف آوری کے دن سے ہی مولانا عبدالحفیظ صاحب کی گاڑی خراب ہوگئی اور ابھی تک ورکشاپ میں ہے۔ اس کا ایک

پرزہ یہاں اور جدہ میں تلاش کرایا گیا لیکن نہیں ملا۔ دو دن تک تو شیخ عبدالحلام کی گاڑی میں مسجد نور آنا جانا ہوتا رہا لیکن تیسرے دن سے حضرت والا نے فرمایا کہ روزانہ عبدالحلام کو دق کرنا مناسب نہیں۔ چنانچہ اب مستقل قیام رات دن مدرسہ شرعیہ میں رہنے لگا۔ جس سے پانچوں نمازیں حرم شریف میں ہونے لگیں اور ذکر مدرسہ میں ہی ہوتا ہے, اور رات کا کھانا بھی مدرسہ شرعیہ میں ہوتا ہے۔

باقی وقت دن میں قاضی صاحب، مولوی ہارون زبیر تو رباط بھوپال میں رہتے ہیں اور جن جن کے گھر ہیں وہ اپنے اپنے گھر چلے جاتے ہیں۔ ممکن ہے اب مستقل قیام مدرسہ شرعیہ میں ہی ہو جائے۔ اس لئے یہاں سب کو ہی بہت سہولت ہے۔ آپ کے 'دوست' اکثر ملتے رہتے ہیں اور آپ کی خیریت پوچھتے رہتے ہیں, بلکہ یوسف دہلوی کے بڑے صاحبزادے نے تو پیچھا ہی پکڑ لیا۔ انہوں نے نیلام میں سے ایک سائیکل بھی مجھے دلا دی, اللہ تعالیٰ اسے جزائے خیر دے۔ اور سب خیریت ہے۔

قاری اسماعیل صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ وہ بہت یاد آتے رہتے ہیں, بالخصوص جب ان کی آواز سنتا ہوں۔ اگر ان کو زحمت نہ ہو اور بسہولت ہو تو کچھ نعتیں ایک کیسٹ میں ٹیپ کر کے کسی کے ہاتھ ارسال فرما دیں۔ اس کیسٹ کی قیمت آپ انہیں دے دیں اور میرے حساب میں تحریر فرما دیں, احسان ہوگا۔ ان کے پاس بھی میرے جیسا ہی ٹیپ ریکارڈر ہے۔ اہلیہ محترمہ کو سلام مسنون کہہ دیں۔ گھر والی بھی اہلیہ محترمہ کو سلام کہتی ہے۔ آپ سے خصوصی دعاؤں کی التجا ہے۔ براہ کرم اپنی دعاؤں میں اس سیہ کار کو بھی یاد فرمالیں تو احسان ہوگا۔ فقط والسلام

بندہ ڈاکٹر اسماعیل عفی عنہ، ۲۰؍اپریل ۷۱ء

﴿278﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳؍اپریل ۷۱ء [۲۸؍صفر ۹۱ھ]

مکرم محترم ذوالمجد والکرم عالی مقام وعالی درجہ حضرت مولانا الحاج مولوی حافظ قاری یوسف صاحب متالا زادت معالیکم!

ایک عریضہ آپ کی خدمت میں رجسٹری ۸؍اپریل کو جدہ سے کرایا تھا، جس میں عبدالرحیم کی دو رجسٹری اور شاہد کا ایک پرچہ تھا۔ وہاں سے واپسی پر آپ کا گرامی نامہ متضمن مژدہ بخیر رسی پہنچا تھا۔ اسی وقت ایک ایر لیٹر ۱۰؍اپریل کو تمہارے خط کی رسید اور تقریب سعید کی تفصیل لکھی تھی۔ اس کے بعد محمد اعظم لنڈنی جنہوں نے اپنے خط میں آپ کا تذکرہ کیا تھا، ان کے نصف حصہ پر تمہارے نام ایک مضمون لکھا تھا۔ جس میں ۳ ڈبوں کے بھیجنے کی اطلاع تھی۔

نمبر۱: رضا کے بہنوئی اور باپ کے ہاتھ، میں نے ان کو محصول بھی دینا چاہا مگر [انہوں نے] شدت سے انکار کر دیا۔

نمبر۲: خالد لنڈنی کے ہاتھ، جس کو دس ریال بھی دئے تھے اور کہا تھا کہ مزید خرچ ہو تو مولوی یوسف کے پاس وی پی کر کے میرا یہ پرچہ رکھ دیں تا کہ وہ وصول کر لیں۔

نمبر۳: خلیل اللہ لنڈنی کی معرفت جو تم سے ٹیلی فون پر میرا پتہ تحقیق کر کے آئے تھے۔ اس ڈبہ میں گیارہویں ڈبیہ جو مجھے تقریب میں ملی تھی، اس نیت سے بھیج دی تھی کہ تم کو اس کی زیادہ قدر ہوگی۔ یہ ناکارہ تو ہمیشہ کا ناقدرا ہے۔ یہ ڈبہ تو غالبًا ابھی نہیں پہنچا ہوگا اس لئے کہ خلیل اللہ صاحب یہاں سے کراچی گئے اور وہاں سے اپنے والدین کو لے کر ایک ہفتہ بعد لنڈن جانے والے تھے۔ ایک ڈبیہ مولوی ہاشم صاحب، بھائی طارق، ایک محمد،

ایک خالہ اور ایک خالو کو ضرور دے دیں، باقی تمہاری نذر۔

میرے خطوط میں تو کوئی جواب طلب بات نہیں تھی مگر میں نے تاکید بھی کی تھی کہ پڑھ کر پھاڑ دیں, البتہ ڈبوں کی رسید کا ضرور انتظار ہے۔ اگر اخیر مئی تک مکہ کے پتہ سے پہنچ سکے۔ اس لئے کہ ۲ جون کو جدہ سے روانگی ہے یا عزیز عبدالرحیم کے خط میں صرف تینوں کی رسید بھیج دیں تو کرم ہوگا۔ اس وقت تو یہ خط بہت [سے لندنی لوگوں] کی وجہ سے لکھوا رہا ہوں ۔ میرا ہمیشہ کا معمول یہ رہا کہ میں لنڈنی لوگوں کو بجائے براہ راست مکاتبت کے تمہارے توسط سے مکاتبت پسند کرتا رہا کہ تم سے تعارف بھی ہوجاوے اور مجھ سے خط وکتابت دیر طلب بھی ہے۔

نمبرا: ابراہیم محمد منگیرا حکیمی، ڈیوز بری:

'تمہارا ائر لیٹر پہنچا۔ اس میں جواب کیلئے کوئی چیز نہیں تھی, بلکہ پتہ بھی پورا نہیں تھا۔ اس لئے مولانا یوسف صاحب کی خدمت میں یہ مضمون لکھوا رہا ہوں اگر وہ تمہارے پتہ سے واقف ہوں تو جواب لکھ دیں گے ورنہ مجبوری۔ تمہارے خط میں ۳ چیزوں کے لئے دعا [کی درخواست تھی] مسجد کی تعمیر اور بجلی اور مدرسہ کے اوپر منزل، ان تینوں باتوں کے لئے محمود صاحب نے ایک ماہ میں ٦ خط لکھے۔ ان کو بھی جواب لکھوا چکا ہوں کہ انشاء اللہ تینوں باتوں کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اس ناکارہ کی واپسی ہندوستان عنقریب ہونے والی ہے۔ لہذا اب خط نہ لکھیں۔'

نمبر۲: سعید سلیمان کدیاڈا بھیلوی، ڈیوز بری:

'تمہارا ائر لیٹر پہنچا۔ اس میں جواب کے لئے کچھ نہ تھا، اس وجہ سے مولانا یوسف صاحب کو لکھوایا کہ اگر ان کو پتہ معلوم ہو تو خط لکھ دیں ورنہ پھاڑ دیں۔ تمہارے والد کی بیماری سے قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرماوے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تم تبلیغ

میں وقت لگاتے ہو, بہت مبارک ہے۔ اہلیہ سے سلام مسنون یہ ناکارہ اس کیلئے بھی دعا کرتا ہے۔'

نمبر۳: **سلیمان سعید آدم:** [پتہ درج ہے]:

'تم نے اپنی بہن کی بیعت کیلئے لکھا۔ میرا خیال یہ ہے کہ مولانا یوسف صاحب ۳۰ پیس سٹریٹ بولٹن سے کہہ دیں کہ وہ میری طرف سے بیعت کرلیں اور معمولات کا پرچہ لے لیں کہ ہندوستان سے خط وکتابت بہت دیرطلب ہے [اور] **مولوی یوسف صاحب کی بیعت میری ہی بیعت ہے**, تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ تمہاری اہلیہ اور والدہ کیلئے بھی۔ روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام بھی پیش کردیا۔'

نمبر۴: **میاں احمد حسن موسی بھولا:**

'تمہارا ایر لیٹر پہنچا، مگر تم نے جواب کے لئے کچھ نہ رکھا, بلکہ مزید یہ کہ پتہ بھی نہیں لکھا۔ میں مولوی یوسف صاحب کو یہ خط لکھوا رہا ہوں اگر ان کو تمہارا پتہ معلوم ہوگا تو کارڈ لکھ دیں گے ورنہ مجبوری۔ معمولات کی پابندی سے مسرت ہوئی۔ میں تمہارے لئے ،تمہاری اولاد کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ جل شانہ مجھے بھی تم کو بھی ان کو بھی [اپنی] مرضیات پر چلاوے۔ سنت کی اتباع مجھے اور سب دوستوں کو اور آپ کو عطا فرماوے۔ بچوں کے علم کیلئے اور تمہاری لڑکی کے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں کہ خیریت سے تمہارے پاس پہنچ جاوے۔'

مولانا یوسف صاحب! ان لوگوں نے اپنے پتے بھی پورے نہیں لکھے اور سب خطوط گجراتی میں تھے۔ اگر تم ان میں سے کسی کا پتہ جانتے ہو تو ان کو ایک خط جو میں نے لکھوایا اس مضمون کا لکھ دو اور یہ کہ میں گجراتی سے واقف نہیں۔ اگر جواب مطلوب تھا تو اپنے پتہ کا لفافہ اور جواب کیلئے شلنگ بھیجنا چاہئے تھا۔ آئندہ جس خط میں جواب کیلئے کچھ نہ ہو اور مزید

یہ کہ پتہ نہ ہو اس کے جواب کا انتظار نہ کریں۔ غالباً تم واقف ہو گے, اور سب ڈیوز بری کے ہیں۔ اگر تم واقف نہ ہو تو اپنے حصے کا مضمون بھیجنے کی ضرورت نہیں، ان سب خطوں کا مضمون مولوی یعقوب کاوی کو لکھ دیں, وہ واقف ہوں گے کہ سب ڈیوز بری کے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی بزرگی سے ایک خط اور رہ گیا۔ وہ یہ ہے

حافظ محمد ابراہیم صدیقی: [پتہ درج ہے]:

'بعد سلام مسنون، تمہارے دو خط ایک دستی اور ایک ایر لیٹر پہنچا۔ مژدۂ بخیر رسی سے بہت مسرت ہوئی۔۔۔۔ صاحب کے آنکھ کے آپریشن کی خبر سے بہت مسرت ہوئی اور اس کی کامیابی سے اور بھی زیادہ۔ ان کی خدمت میں اور مولوی احمد صدیقی صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ ان دونوں کے لئے اور آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ تمہاری اہلیہ کی بیماری سے قلق ہے, اس سے اور بھی زیادہ قلق ہے کہ بیماری سے زیادہ ان کو وہم ہے۔ اللہ تعالیٰ بیماری اور وہم دور کرنے کا مالک ہے, وہی فضل فرماوے۔ تمہاری اہلیہ کے لئے خاص طور سے دعا کرتا ہوں اور بچی کیلئے بھی۔ اللہ تعالیٰ دونوں کی مدد فرماوے۔ حافظ پٹیل صاحب کی بخیر رسی کا خط ان کا اور مولوی یوسف دونوں کا آ گیا ہے۔ دونوں بھائیوں اور ان کے اہل وعیال کی طرف سے صلوۃ وسلام پیش کر دیا۔ **مولوی یوسف متالا سے کبھی کبھی ملتے رہا کریں۔ انشاءاللہ مفید ہوگا**'۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب،

بقلم احمد گجراتی، ۲۳ر اپریل ۷۱ء

ازراقم احمد گجراتی، بعد سلام مسنون، درخواست دعا

﴿279﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۶/اپریل، ۱۹۷۱ء [یکم ربیع الاول ۹۱ھ]

مولانا الحاج قاری یوسف صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون، میں نے آپ کی روانگی کے بعد سے ۴/خط لکھے۔ ایک جدہ سے رجسٹری جس میں عزیز عبدالرحیم کی دو رجسٹریاں تھیں وہ ۱۳/اپریل کو تھا، اس کے بعد مکہ مکرمہ سے ایک ایر لیٹر اور دو مدینہ منورہ سے ایک محمد اعظم لنڈن کے خط میں اور ایک ڈیوز بری والے لفافہ میں رکھا۔ اس میں کوئی جواب طلب بات بالکل نہیں تھی، لیکن مولوی ہاشم صاحب یا کسی دوسرے کے خط میں ان کے پہونچ جانے کی رسید معلوم ہو جاوے تو طمانینت ہو۔ تمر باللوز کے بھی ۳ ڈبے بھیجے ہیں۔ جن کی تفصیل پہلے خط میں لکھ چکا ہوں، یہاں تو شاید خط نہ ملے۔ عزیز مولوی عبدالرحیم کے خط میں رسید بھیج دیں تو کافی ہے۔

میں پہلے خط میں لکھوا چکا ہوں کہ ۲۰ مئی کو مدینہ منورہ سے روانگی کا ارادہ ہے۔ چند روز مکہ مکرمہ میں قیام کے بعد ۲/جون کے جہاز سے جدہ سے روانگی ہے۔ مطہرہ [پاکستان] والوں کا اصرار ہو رہا ہے کہ ہفتہ عشرہ وہاں قیام ضروری ہے، مگر ابھی تک وعدہ تو ہوا نہیں۔ اس لئے کہ سہارنپور کا اجتماع ۶، ۷، ۸/جون کو ہے۔ وہاں کے حضرات کا بھی [اصرار] ہے اور نظام الدین کے حضرات کا بھی کہ اس میں میری شرکت ہو تو اچھا ہے۔ ابھی تک تو اس میں شرکت کا ارادہ ہے۔ عزیز عبدالرحیم کو تو میں نے منع لکھوا دیا کہ ابھی آنے کا ارادہ نہ کریں حرج اور خرچ ہوگا۔ رمضان میں دیکھا جاوے گا۔

اس مرتبہ تو رمضان کے متعلق بھی کچھ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے بہت ہی طبیعت

افسردہ ہے۔ تم حضرات اپنی اپنی جگہ پر لوگوں کو مجتمع کرتے رہو گے تو انشاء اللہ تمہارے لئے زیادہ موجب ترقیات ہے۔ اپنی اہلیہ اور خالہ اور خالو سے سلام مسنون کہہ دیں، بچی کو دعوات۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ والدہ ومولود دونوں خیریت سے ہوں۔

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم احمد گجراتی، ۲۶/اپریل، ۷۱ء
از راقم بعد سلام مسنون درخواستِ دعا

﴿280﴾

از: مولانا احمد گجراتی صاحب

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۲۶/اپریل، ۷۱ء [یکم ربیع الاول ۹۱ھ]

مکرم محترم مولانا محمد یوسف صاحب مد فیوضہم!

بعد سلام مسنون، آپ کے جانے کے بعد سے آپ کی یاد آتی رہی۔ ہم لوگ ۱۴ اپریل کو مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ آئے مگر اس مرتبہ مولوی عبدالحفیظ صاحب کی گاڑی ان کے تیز چلانے کی وجہ سے خراب ہوگئی، ایک پرزہ خراب ہوگیا، جو یہاں ملتا نہیں۔ جدہ بھی نہیں ملا۔ اب تک گاڑی ٹھیک نہیں ہوئی۔ دو تین دن بھائی عبدالسلام کی گاڑی میں حضرت مع رفقاء کے صبح اور رات کو مسجد نور سے آتے جاتے رہے مگر ۱۷/اپریل شنبہ کے دن سے مستقل مسجد نور سے مدرسہ شرعیہ منتقل ہوگئے، کھانا پینا بھی مدرسہ شرعیہ میں ہوتا ہے۔ تراجم بخاری بحمد اللہ چل رہے ہیں، لیکن وقت کم ملتا ہے۔ باب امور الایمان تک آگئے۔

دیگر حضرت والا کی طبیعت دو ایک روز پہلے نزلہ زکام وغیرہ کی شدت سے کچھ

خراب رہی, مگراب افاقہ ہے۔آپ نے مولانا عبدالرحیم صاحب کو جو ہدیہ بھیجا تھا وہ میں نے حاجی دوست محمد صاحب کے ہاتھ بھجوادیا تھا کہ حاجی یعقوب صاحب کو دے دیں,۔وہ مولانا عبدالرحیم کو بھیج دیں گے۔آپ کے متعلق یہ رائے ہورہی ہے کہ رمضان میں سہارنپور نہ آویں بلکہ بولٹن میں رہیں, کیونکہ لنڈن والوں کوسہارنپور آنا مشکل ہے, جس کی طرف اشارہ حضرت والا نے فرمایا۔

میں نے جو کھجور کی ڈبیاں دینے کو دی تھیں ان کا پتہ دو خط میں لکھ چکا ہوں پھر بھی احتیاطاً لکھتا ہوں کہ یعقوب محمد ملاں, [پتہ درج ہے] ان کو میرا سلام مسنون کہہ دیں اور آپ لوگ ان کو اپنی طرف جوڑیں۔استاذِ محترم قاری اسمعیل میمنی صاحب کوسلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔آپ کی طرف سے آپ کی اہلیہ محترمہ، خالو، والدہ، قاری صاحب کی طرف سے صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہوں۔ فقط والسلام

احمد گجراتی، ۲۶/اپریل ۷۱ء

﴿281﴾

از: جناب غلام حسین ٹیمول صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

ازسورت، تاریخ روانگی: ۴/ربیع الاول ۹۱ھ [۲۹/اپریل ۷۱ء]

بخدمت گرامی مخدومی ومرشدی حضرت اقدس مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عین حالت کرب واضطراب میں محبت نامہ نظرنواز ہوکر باعثِ سکون وانبساط ہوا۔ حسبِ ارشاد لاحول...الخ بعد نماز ۴۱/ بار ورد جاری ہے۔حضرت والا کی دعا وتوجہ سے بفضلہٖ بہت ہی افاقہ ہوا، مگر اپنی بدعملی اور نالائقی نیز برے ماحول کے مدنظر دھڑ کا ہر وقت لگا رہتا ہے۔التجا ہے کہ اپنی ہر دعاؤں میں خصوصیت کے ساتھ اس نکمے کو یاد فرماتے رہیں تو بعید از

کرمِ بزرگانہ نہ ہوگا۔

حسبِ ارشاد حضرت سہارنپوری قدس سرہ کی روح مبارک کو جانی و مالی ایصالِ ثواب پہنچاتا رہتا ہوں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اوائل شوال میں سہارنپور حاضری کے وقت بعد نماز مغرب تخلیہ میں حضرت والا سے مختصر ملاقات کے بعد رخصتی مصافحہ کا شرف حاصل ہوا تھا۔ اس وقت کوئی کیفیت نہیں تھی، مگر وطن واپسی کے بعد سے اب تک یہ حال ہے کہ جب بھی اس مبارک ساعت کا تصور ہوتا ہے حضرت والا کے دست مبارک کے لمس کی کیفیت عجب طور پر محسوس ہوتی ہے کہ اس کے تصور سے ایک وجدانی کیفیت قلب پر طاری ہوتی ہے اور کبھی کبھی جسم میں کپکپی پیدا ہوتی ہے جیسے بجلی کا کرنٹ لگنے سے ہوتی ہے، اور حضرت والا کی کوئی کتاب یا محبت نامہ ہاتھ آتا ہے تو فرطِ شوق و احترام سے اسے سینے اور آنکھوں سے لگا کر چومتا ہوں۔ اپنے سلسلے کے اکابر کی [کتابوں] کے ساتھ بھی یہ طرز رہتا ہے۔

کچھ دنوں سے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے زبان وقلب سے غیر ارادی طور پر اللہ، اللہ (بعنوان خفی) نکل جاتا ہے اور دل سے ہوک سی اٹھتی ہے۔ خصوصاً وساوس اور فکر وغم کے موقع پر زیادہ۔ گو میرے معمولات میں اب تک کلمہ طیبہ کی تسبیح نہیں رہی، کہ مجھے ضعفِ قلب و دماغ کی شکایت ہے۔ حضرت تھانوی کی کتب سے بہت استفادہ کیا۔ حضرت سہارنپوریؒ کی کوئی تحریر نہیں دیکھی مگر حضرت والا کے دامن فیض سے وابستگی کے قبل و بعد میلانِ قلبی زیادہ حضرت سہارنپوریؒ ہی کی جانب رہا۔ گھر میں اہلیہ کی علالت تشویش کا باعث بن رہی ہے۔ دعا فرمائیں۔

والسلام

طالبِ دعا و توجہ، غلام حسین ٹیمول، محلّہ ہری پورہ، سورت نمبر ۳/ گجرات

اجیب عنہ: ۱۹/ مئی ۱۷ء، مولوی عبدالرحیم کو بھیجا جائے۔ انہیں لکھ دیا کہ عبدالرحیم سے ملتے رہیں اور تذکرۃ الخلیل کو مطالعہ میں رکھیں۔

﴿282﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: یکم مئی ۷۱ء، مطابق ۶/ربیع الاول ۹۱ھ

مکرم محترم ذوالمجد والکرم مولانا الحاج قاری یوسف صاحب زادت معالیکم!

بعد سلام مسنون، انتہائی مایوسی میں اسی وقت تمہارا ائر لیٹر صوفی اقبال کے ذریعہ سے جب کہ میں عشاء کے بعد قاری اسماعیل صاحب کا جواب لکھوا رہا تھا، پہنچا۔ مجھے تو امید نہیں تھی کہ تم میرے خط کی رسید بھی لکھو گے، اس لئے کہ میں نے خط لکھنے کو منع بھی کر دیا تھا اور میرے خطوں میں کوئی جواب طلب بات تھی بھی نہیں۔ پھر بھی ان خطوط کے پہنچنے کا انتظار بے وجہ ہو رہا تھا۔ خط کے مضمون سے میرے دوسرے خط کا جو مکہ مکرمہ سے میں نے تمہارے ائر لیٹر کے جواب میں لکھا تھا، پہنچنا معلوم ہوا۔ اس لئے کہ شادی کا مضمون اسی خط میں تھا۔

تمہارے ایر لیٹر سے رجسٹری کا پہنچنا بھی معلوم ہوا جسے دو دن پہلے جدہ سے رجسٹری کیا گیا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ رجسٹری خط تاخیر سے پہنچا اور سادہ ایر لیٹر جو دو دن بعد مکہ مکرمہ سے لکھا گیا تھا جلدی پہنچا۔ امید ہے کہ میری رجسٹری میری درخواست کے موافق چاک کر دی ہوگی۔ مختلف تأثرات کے جمع ہونے سے بعض چیزیں ایسی لکھی گئیں جن سے تم کو بھی قلق ہوا ہوگا، اور بعد میں مجھے بھی ہوا۔ مگر اس وقت کچھ تمہاری جدائی کا بھی اثر تھا، کچھ اور بھی اثرات جمع ہو گئے تھے، اس لئے یاد بھی نہیں کہ کیا لکھ دیا ہوگا ؎

کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

میں تمہاری، تمہاری اہلیہ اور اس کے بھائی اور والدین سب کی طرف سے نام بہ نام صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہوں، اس کے بار بار لکھنے کی ضرورت نہ سمجھیں۔ اس ناکارہ کی

طبیعت تمہارے جانے کے بعد سے اب تک روزافزوں خراب ہی چل رہی ہے۔غالبًا تمہارے سامنے تو اس کی نوبت نہیں آئی تھی مگر بعد میں مسجد نور میں پاخانہ میں بیٹھتے اٹھتے بھی دو مرتبہ گرنے کی نوبت آئی، جس کے بعد سے اب یہ اہتمام ہوگیا کہ استنجاء جاتے وقت بجائے پاجامہ کے لنگی باندھ کر جاتا ہوں۔صوفی انعام اللہ،عبدالقدیر،مولوی احمد میں سے دو آدمی بٹھاتے ہیں,ان کے باہر آنے کے بعد لنگی اٹھاتا ہوں اور استنجاء سے فراغ پر لنگی گرا کر دو آدمی اٹھاتے ہیں۔

میں نے پہلے خط میں غالبًا تم سے پوچھا بھی تھا کہ کسی ڈاکٹر سے یہ تحقیق کریں کہ ٹانگوں پر چھڑکنے کی جو دوا تم نے استعمال کرائی تھی اس میں کوئی مخدر [سن کر دینے والی] چیز تو نہیں؟ اسلئے کہ ٹانگوں میں خدر زیادہ پیدا ہوگیا۔ایسا رہتا ہے جیسے سوئی ہوئی ہوں۔ یہ اثر تمہاری دوا کا ہے یا سید محمود صاحب کی گولی کا، جو غالبًا تمہارے سامنے شروع ہوگئی تھی۔ باوجود ان کے شدید اصرار کے وہ بھی آج کل بند ہے۔حرم تک جانے میں بھی کئی دفعہ گرنے کی نوبت آچکی ہے۔یہ ٹانگوں کے خدر کا اثر ہے۔

شادی کی مسرت بے کہے معلوم ہے۔عزیز عبدالحفیظ تو بے چارہ ہندوستان ساتھ جانے پر بہت اصرار کر رہا ہے مگر میں نے ہی ابھی تک منظور نہیں کیا۔اس لئے کہ میرے ساتھ کے لئے مولوی انعام صاحب عزیزان ہارون زبیر کو چھوڑ گئے اور نظام یہ ہے کہ ۲۵/مئی کو مدینہ پاک سے روانگی ہے,اور یکم جون کو مکہ سے جدہ اور ۲ جون کو جدہ سے کراچی اور ۴/کو وہاں سے دہلی۔

لیکن بھائی یونس صاحب رنگ والوں کا بہت شدید اور اصرار سے خط آرہے ہیں کہ مطہرہ [پاکستان] کے لئے ایک ہفتہ منظور کرلے تو ہم تیرے آنے سے پہلے انتظام کریں گے۔مگر چونکہ ۵/جون کو سہارنپور کا تبلیغی اجتماع ہے اور میں نے اس میں شرکت کا وعدہ بھی

کرلیا, اس لئے معذرت لکھ دی ہے کہ اگر پہلے سے معلوم ہوتا کہ اترنے کی صورت پیدا ہوسکتی ہے تو ممکن تھا مگر اولاً تو ہمیں یہ معلوم ہوا کہ یہ جہاز کراچی کو جاوے گا ہی نہیں، اس لئے [کہ] مولوی انعام صاحب وغیرہ سیدھے بمبئی گئے۔

تمہارے کسی خط کے اس خط کے بعد مدینہ پاک آنے کی بظاہر کوئی صورت نہیں, البتہ مکہ مکرمہ میں ضرور پہنچ سکتا ہے۔ ۳/ڈبوں کی رسید کا ضرور انتظار رہے گا۔ جن کی تفاصیل پرسوں مولوی ہاشم کے خط پر لکھوا چکا ہوں۔ عزیز طارق سے میرا بھی خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ بھی کہہ دیں کہ تمہارے لئے دعا سے بھی دریغ نہیں اور صلوۃ وسلام بھی پیش کرتا رہتا ہوں۔ ان کے لئے ایک ڈبیہ شلی باللوز کی تمہارے ہاتھ بھیجی تھی, اور ایک ڈبیہ ان ڈبوں سے میں بھی ان کو دینے کو لکھا تھا۔ ان ڈبیوں میں سے جو ان ڈبوں میں گئی ہے, ان لوگوں کو بھی ایک ایک ڈبیہ دے دیں جن کے خصوصی ہدایا آپ رمضان میں لائے ہیں۔ جن کے نام مجھے یاد نہیں۔ اہلیہ محترمہ اور اس کے والدین اور محمد کا حصہ ضرور لگانا۔ مولوی ہاشم کو اور قاری اسمعیل صاحب کو ایک ڈبیہ ضرور دے دینا۔

مولوی ہاشم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا ایک لفافہ جس میں جواب کے لئے ایر لیٹر بھی تھا، پرسوں پہونچا تھا۔ اس کا جواب اسی وقت لکھوا دیا تھا۔ آج کی ڈاک سے تمہارا دوسرا ایر لیٹر پہنچا۔ جس میں تم نے حاجی یوسف صاحب کی اعصاب کی بیماری لکھی۔ نیز اپنے دونوں بچوں عزیزان خلیل احمد اور ہاجرہ کے پیروں کی تکلیف لکھی۔ ان سب کی صحت کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ آئندہ کوئی خط حجاز کے پتہ سے نہ لکھیں کہ ملنا دشوار ہے۔ جون کے شروع میں ہندوستان لکھیں تو مضائقہ نہیں۔ تمہاری طرف سے تمہاری اہلیہ کی طرف سے بچوں کی طرف سے صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہوں۔ تم نے بہت ہی تالیفات کے ارادے ظاہر کئے۔ **حفظ قرآن کے ساتھ دوسرے مشاغل ہرگز مناسب نہیں، دماغ کی رعایت بہت**

ضروری ہے۔ فقط والسلام۔

تمہیں اس ناکارہ نے چمڑے کے دستانے دئے تھے جو تم نے تھوڑے سے تأمل سے لے لئے تھے، مگر میرے اصرار کے باوجود تم نے ان کو اپنے اٹیچی میں نہیں رکھا، وہ یہاں موجود ہیں۔ اگر تم قصداً چھوڑ کر گئے ہو تب تو ان کو کسی اور قدر دان کے حوالہ کر دیں اور اگر واقعی بھول گئے ہو اور واقعی پسند ہوں تو عزیز عبد الحفیظ کے حوالہ کر دوں کہ لنڈن جانے والے یہاں سے زیادہ ملتے ہیں۔ فقط والسلام

ڈیوز بری کے کئی ایر لیٹر آئے پڑے ہیں۔ میں نے تو ۱۴؍اپریل کے بعد سے جب سے روانگی طے ہوئی ہے ڈاک کا سننا بھی تقریباً بند کر دیا ہے لیکن بعض خطوط بغیر آئے بھی[مستقل] لکھنے پڑے۔کوئی صاحب سید عبد الوہاب خیر گامی ڈیوز بری کے ہیں، پتہ ندارد، اگر تم واقف ہو تو کارڈ لکھ دو کہ تمہارا ائر لیٹر پہنچا۔ اس میں پتہ بھی نہ تھا اگر جواب مطلوب تھا تو شلنگ ہونا چاہئیں۔تم نے جن امور کے لئے دعا کو لکھا ہے ان کے لئے دعا بھی کرتا ہوں اور روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام بھی پیش کر دیا۔

نمبر۲: محمد ابراہیم آدم سملکی، ڈیوز بری کو بھی اوپر کا مضمون لکھ دیں۔ان کے دو خط پہنچے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی

یکم مئی ۷۱ء، مطابق ۶؍ربیع الاول ۹۱ھ

مولوی احمد میاں افریقی بیروت میں معمولات کا انگریزی پرچہ چھاپ رہے ہیں۔ ان کو لکھ دیا ہے کہ کچھ تمہارے پاس بھی بھیج دیں۔تم نے بھی چھاپنے کا ارادہ لکھا تھا اگر اب تک تمہارا طبع نہ ہوا ہو تو میرے خیال میں اس کا انتظار کر لو۔ اگر وہ چھپ جاویں اور تمہیں

پسند ہوتو آئندہ تم بھی اس کوطبع کرالینااوراگر ترجمہ میں کوئی فرق ہوتو پھرتم کواختیار ہے۔ان کا پتہ یہ ہے [آگے پتہ درج ہے]۔

283

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۵/مئی ۷۱ء/ ۱۰/ربیع الاول ۹۱ھ

مکرم محترم ذوالمجد والکرم مولانا الحاج القاری یوسف متالا صاحب زادت مجدہم!

بعد سلام مسنون، میری بے بسی اور مجبوری بھی قابلِ رحم ہے۔ باوجود اس وعدے اور ارادہ کے کہ نہیں لکھوں گا، یہ ایک مہینہ میں یعنی ۸/اپریل سے لے کر ۵/مئی تک یہ ساتواں خط ہے۔ میرے خطوط میں کوئی جواب طلب بات ہوتی نہیں، اس لئے جواب کا تقاضہ نہ انتظار، البتہ یہ ضرور دل چاہتا ہے کہ کسی کے خط میں رسید معلوم ہوتی رہے تو اطمینان ہو۔ اس لئے کہ ان سب خطوط میں پہلے دو کے علاوہ تمہارے دوستوں کے ہی خطوط میں خط لکھے گئے۔ پہلے دو خط البتہ تم سے ہی متعلق تھے اور ان کے بارے میں میں نے تاکید بھی لکھ دی تھی کہ ان کو چاک کردیا جاوے، امید ہے کہ تم نے میری یہ درخواست قبول کرلی ہوگی۔

ان خطوط میں سے صرف رجسٹری کی رسید تمہارے لفافہ کی پشت پر ملی جو ۸/اپریل کو روانہ ہوئی تھی، ۱۰/اپریل والے کی رسید تو نہ ملی البتہ تمہارا یہ ائرلیٹر جس کے پشت پر رجسٹری کی رسید تھی، مضمون کے اعتبار سے میرے ۱۰/اپریل کے ایرلیٹر کا جوب تھا۔ اس کے بعد ۱۹/اپریل کو خالد لنڈنی کے ہاتھ ایک دستی پرچہ بھیجا۔ اس کے بعد ۲۱/اپریل کو محمد اعظم لنڈنی کے ایرلیٹر میں آدھا آپ کے نام تھا۔ اس کے بعد ۲۳/اپریل کو محمود محمد کے ائرلیٹر میں آدھا

آپ کے نام۔اس کے بعد یکم مئی کو قاری اسماعیل سمنی صاحب کے ایر لیٹر پر آدھا آپ کے نام اور ساتواں یہ ہے۔

چونکہ اکثر خطوط دوسروں کے خطوط میں گئے ہیں اس لئے بھی یہ خیال لگا رہا کہ پہنچے بھی یا نہیں؟ اور ان خطوط کا زیادہ تعلق انہی لوگوں سے رہا جن کے خطوط میں گئے ہیں۔ یہ خط محمد پٹیل صاحب کے ایر لیٹر پر جا رہا ہے۔ **انہوں نے پریشان ہوکر مدرسہ اور امامت چھوڑ کر تجارت کا ارادہ کیا ہے۔ میری رائے میں تو تم اور مولوی ہاشم جو مدد کر سکو کرو اور ان کو سمجھا کر جہاں تک ہو سکے دین کے کام پر لگاؤ، لیکن اگر قابل تحمل نہ ہو تو مجبوری ہے۔**

ان خطوط کے علاوہ ۳ ر ڈبے تمر شلبی باللوز کے، پہلا رضا کے بہنوئی، بلکہ بہنوئی کے والد، کے ہاتھ بھیجا۔ تاکید تو میں نے دونوں سے کردی تھی کہ تم سے بہت اہتمام سے ملتے رہا کریں، بہنوئی تو بچہ ہے، مگر اس کے والد نے بہت ہی زور وشور سے اس کا وعدہ کیا تھا کہ وہاں پہنچ کر آپ سے ضرور ملیں گے اور کثرت سے ملیں گے۔ میں نے ان کو دس ریال رجسٹری وغیرہ کے دینے چاہے تو انہوں نے بڑی سختی سے انکار کیا اور یہ بھی کہا کہ میری عزت افزائی ہے اس کے لے جانے میں مگر معلوم نہیں اب تک پہنچا یا نہیں۔

دوسرا ڈبہ خالد لندنی کے ہاتھ، ان کو دس ریال بھی دیئے تھے، اور ان سے کہہ دیا تھا کہ اگر خرچہ میں کچھ کمی رہ جاوے تو تمہارے پاس وی۔ پی کر کے وصول کرلیں اور میرا پرچہ پہلے تمہارے پاس بھیج دیں تاکہ وی۔ پی وصول کرنے میں دقت نہ ہو۔ ان دونوں کو تو بہت پہلے پہنچ جانا چاہئے تھا۔ تیسرا ڈبہ خلیل اللہ کے ہاتھ بھیجا جو یہاں آنے کے واسطے تم سے ٹیلی فون پر بات کرکے آئے تھے۔ یہ شاید ابھی تک نہ پہونچا ہو، اس لئے کہ یہ پاکستان سے ہوکر واپسی کا ارادہ کررہے تھے۔

خواہ مخواہ یہ خط بہت بڑھ گیا اور چونکہ اس میں وقت ضائع ہوا، اس واسطے خیال یہ

تھا کہ اس کو رجسٹری کردوں مگر مدینہ والے ایر لیٹر پر رجسٹری نہیں کرتے، مکہ مکرمہ اور جدہ والے تو کر لیتے ہیں، بہر حال ان چیزوں کی رسید کا تو انتظار ہے، لیکن حجاز میں تو اب بظاہر تمہارے خط کا وقت نہیں رہا اس لئے کہ ۲۰؍ مئی کو مدینہ پاک سے روانگی تجویز ہے اور ۲؍ جون کو جدہ سے۔

ایک ضروری بات اور بھی یاد آ گئی کہ تم کو چمڑے کا ایک دستانہ دیا تھا، جو تم نے میری خاطر سے قبول کر لیا مگر باوجود میرے کئی بار یہ کہنے کے کہ اسے اٹیچی میں رکھ لو، رکھا نہیں۔ اسی سے یہ خیال ہوتا ہے کہ تم نے بادل نخواستہ قبول کیا۔ وہ یہاں مدرسہ شرعیہ میں پڑا ہوا ملا۔ میرا تو خیال یہ تھا کہ کسی قدردان کو دے دوں مگر عزیزم مولوی عبدالحفیظ سلمہ کا اصرار ہے کہ سہواً رہ گیا۔ اسلئے میرا خیال تھا کہ مولوی احمد کے ہاتھ عبدالرحیم کے پاس بھیج دوں، وہاں سے آدمی کثرت سے جاتے رہتے ہیں، مگر بعد میں پھر مولوی عبدالحفیظ صاحب کے اصرار پر انہی کو دے دیا۔

ان کا خیال یہ ہے کہ لنڈن کے لوگ یہاں عمرہ کے لئے کثرت سے آتے رہتے ہیں۔ امریکہ کے الحاج زبیر صاحب آج کل یہاں آئے ہوئے ہیں، ایک دو دن میں واپس جانے والے ہیں۔ یہ وہی صاحب ہیں جن کے یہاں مولوی عبدالحفیظ کی جماعت کا امریکہ میں قیام ہوا تھا۔ میں بھی ان سے تاکید کروں گا کہ تم سے ملتے جاویں۔ کل یہ آئے ہیں، مگر ابھی تک تفصیلی ملاقات نہیں ہوئی۔ معلوم ہوا کہ ۲، ۳؍ روز میں واپس ہونے والے ہیں۔

اس خط نے بہت سا وقت لے لیا اور مزید برآں یہ کہ تراجم کے وقت لکھوا رہا ہوں، ورنہ آج کل صبح کے وقت میں ڈاک بالکل بند ہے۔ عشاء کے بعد کھانے سے فراغ پر ۴؍ بجے [عربی] صوفی انعام اللہ اور عزیز عبدالقدیر پنڈلیوں کی مالش کرتے ہیں کہ حکیم یامین صاحب نے مکہ مکرمہ سے ایک اہم تیل دواؤں کا بھیج رکھا ہے۔ اگرچہ اس سے کوئی خاص فائدہ اب

تک محسوس نہیں ہوا لیکن جب تک اس کی مالش ہوتی ہے وہاں تک ضروری خط لکھوا تا رہتا ہوں, غیر ضروری چھوڑ رکھے ہیں۔

یہ غالبًا پہلے لکھوا چکا ہوں کہ عزیزان زبیر ہارون میرے ساتھ کی وجہ سے ٹھہر گئے۔ مولانا انعام صاحب وغیرہ ۱۴/اپریل کو جدہ سے سیدھے بمبئی گئے۔ اس لئے کہ حالات کی وجہ سے راستہ میں اترنے کا موقعہ نہیں ملا, اور بمبئی سے ۱۷/اپریل کو ہوائی جہاز سے دہلی پہنچ گئے اور دہلی سے بخیر رسی کی اطلاع بھی آ گئی۔

امید ہے کہ تمہاری غیبت کی وجہ سے تمہارے مدرسہ کا کوئی نقصان نہیں ہوا ہوگا۔ تمہارے بار بار کے سفر کی وجہ سے مجھے اس کا بہت فکر ہے کہ تمہاری وجہ سے جو کچھ تھوڑا بہت دینی کام جمنا شروع ہوا تھا اس کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس لئے میرا خیال تو یہ ہو رہا ہے کہ ایک دو سال وہاں جم کر رہو نہ سہارنپور جاؤ نہ مکہ مکرمہ آؤ کہ کام سب سے زیادہ مقدم ہے۔ اہلیہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں اور خالہ خالو سے بھی۔

عزیز محمد کی طرف اکثر خیال لگا رہتا ہے۔ میرے خیال میں تو آنے والے رمضان میں بجائے اپنے محمد کو بھیج دیں۔ تمہارے خالہ زاد بھائی سہارنپور پہنچے, اور مولوی عبد الرحیم نے عزیزان طلحہ اور نصیر کو خاص طور سے ان کی خاطر کا تقاضا لکھ دیا, بس پھر کیا تھا۔ یہ دونوں تو عبد الرحیم کے گرویدہ ہیں ہی، بڑی خاطروں کے زور بندھے, اور میرے پاس وہ خطوط کی بھرمار آئی۔ ۳/ خطوں میں تو مولانا نصیر الدین صاحب نے اس در بے بہا کی آمد کی اطلاع دی, دو میں عزیز ابو الحسن نے تفصیلات لکھیں۔ ایک میں شاہد نے بہت زور دکھلائے کہ بھائی طلحہ صاحب ان کو کاندھلہ بھی لے کر گئے اور اپنے ساتھ دہلی بھی لے جانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اب تو یہ دل چاہتا ہے کہ یہ کسی طرح رجسٹری ہو جاوے کہ بہت وقت ضائع ہو گیا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم احمد گجراتی
۵؍مئی ۷۱ء، مطابق ۱۰؍ربیع الاول ۹۱ھ

﴿284﴾

از: حضرت مولانا ہاشم صاحب مدظلہ العالی
بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ
تاریخ روانگی: ۵؍مئی ۱۹۷۱ء [۱۰؍ربیع الاول ۹۱ھ]

ذوالمجد والکرم بخدمت اقدس حضرت مرشدی ومولائی وملجائی شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم، بعد سلام مسنون، ۴؍مئی کو آنجناب کا گرامی نامہ موصول ہوا، بہت ہی مسرت ہوئی۔ مولوی یوسف صاحب کو جو مضمون آنجناب نے تحریر فرمایا تھا بندہ جا کر دے آیا۔ موصوف کی طبیعت بحمد اللہ اچھی ہے، اب تو آنا جانا انہوں نے بالکل ہی بند کر دیا اور اتباع سنت پر ایک کتاب لکھنی شروع کی ہے۔

احقر نے ایک غیر جوابی ایر لیٹر آنجناب کی خدمت میں لکھا تھا جسمیں ایک مشورہ بھی طلب کیا تھا اور یہ سمجھ کر لکھا تھا کہ اس کا جواب اگلے جوابی ایر لیٹر میں جو شاید روانہ نہ فرمایا ہو تحریر فرماویں گے۔ مگر اس جواب سے تو معلوم ہوا کہ وہ [آنجناب کو] جوابی ایر لیٹر روانہ کرنے کے بعد ملا [جس کی] آنجناب کو تکلیف ہوئی، معاف فرماویں۔ آنجناب کا گرانقدر ہدیہ سنیہ تمر باللوز مولوی یوسف صاحب نے عطا فرمایا۔ آنجناب نے بہت ہی بڑا احسان فرمایا کہ سیاہ کار پر کرم فرمایا۔ اللہ جل شانہ آنجناب کو بہترین بدلہ عطا فرماوے۔ آنجناب کا ہندوستان جانا ۲ جون کو مولانا یوسف صاحب سے معلوم ہوا۔ اللہ جل شانہ نہایت سہولت اور

اطمینان کے ساتھ سفر کو پورا فرماوے۔ آمین

بندے نے پاس انفاس اور مراقبہ کا اہتمام تو بحمد اللہ آنجناب کی دعا سے شروع کردیا ہے مگر حفظِ قرآن کا سلسلہ بالکل نہیں ہے۔ دعا فرماویں اللہ جل شانہ توفیق نصیب فرماوے۔ دیگر احقر کا سالا شبیر احمد دو سال میں یہاں ۶/ گھنٹے اسکول کے ساتھ حفظ قرآن ختم کررہا ہے، اس کے لئے بھی دعا فرماویں۔

احقر کی بھاوج اور بھائی اور ایک ہمشیرہ آنجناب سے بیعت ہونا چاہتے ہیں ان کی بیعت قبول فرماویں۔ دیگر تحفیظِ اوقات کے لئے مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی مدظلہ کے وہ تمام بیانات جو ۱۹۶۹ء میں انگلینڈ کے مختلف مقامات پر ہوئے تھے جو ٹیپ ریکارڈر میں محفوظ کر لئے گئے ہیں، ان کو لفظ بہ لفظ لکھنا شروع کیا ہے۔ اس کی تکمیل کیلئے دعا فرماویں، اس کے ختم کے بعد بعض عربی کتابوں کے ترجمہ شروع کرنے ہیں یا آنجناب جو تحریر فرماویں, اس کو شروع کروں گا۔ اہلیہ، [دختر] ہاجرہ، فرزند خلیل احمد سلمہما کی طرف سے سلام و دعا کی درخواست۔ روضۂ اقدس پر روسیاہ کی طرف سے صلوۃ وسلام پیش فرمادیں۔

فقط والسلام

احقر ہاشم ابن حسن عفی عنہ

بولٹن، ۵/مئی ۱۹۷۱ء

﴿285﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: ۳۱رمئی ۱۷ء، دوشنبہ/ ۸رربیع الاول ۹۱ھ

روضۂ اقدس پر صلاۃ وسلام

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون، احقر بحمد اللہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ چند روز ہوئے حضرت اقدس کا گرامی نامہ ہندی کارڈ اور یوسف کے عریضے پر حضرت اقدس کا گرامی نامہ دونوں موصول ہوئے تھے۔

جواب دینے کا برابر ارادہ کر رہا تھا لیکن اول تو احقر کے منہ پر ورم آ گیا۔ کئی روز تک اس تکلیف میں مبتلا رہا۔ مختلف علاج معالجے کے بعد اس سے سکون ہوا، کہ اس کے فوراً بعد آنکھوں کے وبائی مرض میں شدت سے مبتلا ہو گیا، جو مرض آج کل علاقہ بمبئی میں بہت شدت سے پھیلا ہوا ہے۔ یکے بعد دیگرے دونوں آنکھوں میں تکلیف ہوگئی اور کافی تکلیف رہی، جو الحمدللہ ابھی ایک دو روز ہوئے اچھی ہوئی ہے۔ اب الحمدللہ صحت اچھی ہے۔

حضرت اقدس مد فیوضہم کی اوائل جون میں تشریف آوری کے مژدے سے اس قدر خوشی ہوئی ہے کہ جو بیان سے باہر ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے لطف وکرم سے بکمال راحت وآرام وبکمال صحت وعافیت ہر نوع کی سہولت کے ساتھ واپس لاوے، اور صحت وعافیت کے ساتھ تا دیر زندہ سلامت رکھے اور حضرت اقدس کے فیوض وبرکات سے استفادہ کی صلاحیت عطا فرماوے۔ آمین

میرے ماوائے دارین! دو تین باتوں کے متعلق کچھ عرض کرنے کو کئی روز سے سوچ

رہا تھا۔لیکن آنکھوں کی تکلیف اس سے مانع رہی ,آج عرض کرنے کی جرأت کر رہا ہوں ۔ اگر چہ اس کا ڈر ہے کہ حضرت اقدس کے مبارک اوقات ضائع ہوں گے ,لیکن اپنی قدیم عادت یہی ہے کہ اس قسم کے معمولی سے اہم معاملات میں بغیر حضرت اقدس کے مشورے کے کسی بھی اقدام کی عادت نہیں۔

سب سے اول تو یہ ہے کہ پھوپھی زاد بھائی نے زامبیا سے احقر کا اور احقر کی اہلیہ کا ٹکٹ بھیج دیا ہے۔ ہمارے ایجنٹ صاحب نے یہ معلوم کرایا تھا کہ کون سی تاریخ میں بکنگ کرانا ہے ,احقر نے یہ لکھ دیا کہ ابھی آپ ائر لائن والوں کو یہ لکھ دیں کہ سفر کا ارادہ قریب میں نہیں ہے۔اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اب تو حضرت اقدس تشریف لا رہے ہیں۔حضرت اقدس کی زیارت و ملاقات سے قبل سفر مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

میں نے اپنے طور پر یہ ارادہ کر رکھا تھا کہ چونکہ حضرت اقدس کی رفاقت سے محرومی رہی ہے اس لئے حضرت والا کی تشریف آوری کے بعد سہارنپور حاضر ہو جاؤں ,اور ابھی وہیں اقدام عالیہ میں پڑا رہوں۔اس لئے میں نے اپنے پھوپھی زاد بھائی کے دو خطوں کا بھی جواب نہ دیا تھا, حتی کہ ان کی ارسال کردہ ٹکٹوں کی رسید بھی اب تک لکھی نہیں ہے۔

لیکن ایک طرف تو انہوں نے بمبئی ائر لائن والوں کو ٹکٹ بھیج دیا اور دوسری طرف والدہ کے تقاضے بھی آ رہے ہیں۔اب مشورہ طلب امر یہ ہے کہ سفر کیا جائے یا نہیں؟ اور کیا جائے تو اس وقت یا بعد رمضان؟ حضرت اقدس کے گرامی نامہ کے بعد ہی اپنے فیصلے سے بھائی صاحب کو اور والدہ کو مطلع کروں گا۔امید ہے کہ مشورہ عالی سے ضرور نوازیں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ شاید حضرت والا کے تو علم میں ہوگا کہ علاقۂ گجرات میں پردے اور برقعے کا رواج تو ہے ہی نہیں۔ ہمارے ننھیال نرولی جہاں پانچ ہزار کی مسلم آبادی ہے اور وطن ورٹھی جہاں دو ہزار کی مسلم آبادی ہے کوئی ایک عورت بھی برقعے کی عادی نہیں

ہے نہ ہی اس کو کوئی عیب سمجھا جاتا ہے۔

یہی حال سارے علاقے کا ہے۔لیکن احقر نے الحمدللہ شادی کے کچھ ہی دنوں کے بعد سے برقعے کا اہتمام شروع کروایا تھا جو آج تک الحمدللہ قائم ہے۔آئندہ بھی بخیر و عافیت قائم رہے اس کیلئے دعاؤں کی گذارش ہے۔اس لئے کہ برقعہ کی طرف سے تو اطمینان تھا لیکن ہمارے یہاں جو بے پردگی کا ماحول ہے اس کے اعتبار سے مکانات بھی ایسے ہی بے پردہ ہوتے ہیں۔جس میں زنانہ و مردانہ سب یکساں, بلکہ مردوں کیلئے تو بیٹھک کی کوئی جگہ ہوتی ہے لیکن عورتیں اس سے بھی محروم ہیں۔

مکانات اسطرح کے بنے ہوتے ہیں کہ صدر دروازے سے اخیر تک بالکل کھلا ہوا ہوتا ہے۔اس لئے اس سے بڑی ہی تکلیف تھی۔باہر تو برقعے کا اہتمام تھا لیکن مکانات کے قدیم طرز کی بے پردگی والی تعمیر سے کوئی اہتمام پردے کا نہیں ہوسکتا تھا۔اس لئے ہمیشہ ایک پردہ والے مکان کو سوچتا رہا۔لیکن حالات ناسازگار ہی رہے۔

اب الحمدللہ ہمارے خسر صاحب نے ایک زمین مکان بنانے کیلئے مرحمت فرمائی۔ اور ساتھ ہی کچھ عمارتی لکڑیاں بھی مرحمت فرمائیں۔اور کچھ لکڑیاں ماموں صاحب نے مرحمت فرمائیں,اور کچھ پیسے بھی قرض مرحمت فرمائے۔تو ایک پردہ دار مکان بنانے کا سلسلہ شروع کیا۔اور ماموں صاحب ہی سب کچھ کرا رہے ہیں۔اس کی تکمیل کیلئے مؤدبانہ دعاؤں کی گذارش ہے۔

عزیز یوسف کیلئے بھی اس مکان میں ایک حصہ طے کیا گیا۔ایک حصہ احقر کا اور ایک یوسف کا۔اس گنجائش کے ساتھ بنوا رہے ہیں کہ حضرت اقدس مدفیوضہم کی دم فرمودہ اینٹ بعد میں رکھنے کیلئے تھوڑی جگہ بھی چھوڑ دی گئی ہے۔اس مکان میں ہر نوع کی برکت اور ہر نوع کے مکارہ سے حفاظت کیلئے بہت ہی لجاجت کے ساتھ دعاؤں کی درخواست ہے۔

معمولات کی الحمدللہ پابندی ہورہی ہے۔قرآن پاک کی تلاوت میں بہت ہی لطف محسوس ہوتا ہے۔گھر پر ہمیشہ سے عصر سے مغرب تک ذکر کا معمول ہے۔اب تو اور چار ساتھی عصر سے مغرب تک ذکر جہری کرتے ہیں۔ یہ سب حضرت اقدس کی مبارک دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

حقیقت شکر کا گجراتی ترجمہ مکرمی مفتی اسماعیل صاحب نے کردیا ہے اس کی طباعت کا ارادہ ہے لیکن بعض وجوہ سے مجبوری ہے۔ ایک صاحب مانگ رہے تھے کہ مجھے دے دو میں چھپوا دوں گا۔ابھی تک تو میں نے دی نہیں لیکن اب ارادہ ہے کہ انہی کو دے دوں۔اس لئے کہ اس سے کوئی منافع حاصل کرنے کی نیت تو ہے نہیں اور نہ اس ارادے سے اس کی ترتیب دی تھی۔

اس کے اردو کے نسخے بھی بالکل ختم ہوگئے۔بہت سے لوگ مانگتے ہیں اور انکار کرنا پڑتا ہے۔اس کی طباعت وکتابت کیلئے بھی اللہ میاں کوئی انتظام فرمادے۔اس کی دعا فرمادیں۔گجراتی درد اور دوا کی فرمائشیں ابھی تک آتی رہتی ہیں۔کچھ دن ہوئے افریقہ سے چالیس پچاس نسخے منگوائے تھے۔

حضرت اقدس مدفیوضھم کی زیارت مبارک اکثر وبیشتر خواب میں ہوتی رہتی ہے۔ چند روز ہوئے خواب دیکھا تھا کہ احقر بھائی طلحہ، بھائی ابوالحسن صاحب مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔کسٹم سے فراغت پر احقر مع سامان رکشا میں حضرت اقدس کی قیام گاہ پر حاضر ہوا۔ حضرت والا ایک نہایت خوبصورت مسجد کے حجرے میں چارپائی پر تشریف فرما تھے۔حضرات نظام الدین وخدام سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔حضرت والا نے بہت ہی محبت ومسرت کے ساتھ معانقہ فرمایا اور فرمایا کہ تو کون سا مکے سے آرہا ہے۔اور احقر کو یہ فکر سوار تھا کہ حضرت دریافت فرمائیں گے کہ بھائی طلحہ اور بھائی ابوالحسن کو کیوں چھوڑ کر آیا تو کیا جواب دوں گا۔

لیکن حضرت نے دریافت نہیں فرمایا۔

پھر خواب دیکھا کہ حضرت اور بھائی ابوالحسن صاحب غریب خانے پر تشریف لائے، اور وضو فرما کر مصلیٰ طلب فرمایا، اور غریب خانے میں نماز میں مشغول ہو گئے۔ مؤدبانہ دعاؤں کی اور زبان مبارک سے کسی وقت صلاۃ وسلام کی عاجزی کے ساتھ گذارش ہے۔

فقط والسلام

سگ آستانہ عالی عبدالرحیم السورتی

۳؍مئی دوشنبہ

﴿286﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۱؍مئی ۷۱ء [۱۶؍ربیع الاول ۹۱ھ]

باسمہ تعالیٰ

مکرم محترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب مدفیوضہم! بعد سلام مسنون، ڈیوز بری سے ایک دعوت نامہ شادی کا آیا۔ میں تو اول اسی کو تمہارے ہاں بھیجنے کا ارادہ کر رہا تھا، بعد میں خیال آیا کہ تم تو لنڈن کے اکابر لیڈران میں ہو، تمہارے پاس تو براہ راست آیا ہوگا۔ میری طرف سے ایک کارڈ شادی کی مبارکباد اور دعاؤں کا، زوجین میں محبت اور دعاؤں کا لکھ دو، اور اصل کارڈ میں نے لندن کا ہونے کی وجہ سے عبدالرحیم کے لفافہ میں رکھ دیا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۱۱؍مئی ۷۱ء

از راقم بعد سلام مسنون، دعا کی درخواست۔ مولوی ہاشم اور قاری اسمٰعیل صاحب سے بھی سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔

287

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳/مئی ۷۱ء [۱۸/ربیع الاول ۹۱ھ]

مکرم محترم ذوالمجد والکرم مولانا الحاج قاری یوسف صاحب رزقنی اللہ وایاکم التبتل عن غیرہ

بعد سلام مسنون، کل جب میں نے تمہاری خدمت میں عرض داشت اور ڈبہ پر تمہارا نام لکھنے کے واسطے صوفی انعام اللہ صاحب سے کہا تو انہوں نے کہا کہ مولوی یوسف بھی کہتے ہوں گے کہ مدینہ چھوڑنے کے باوجود۔۔۔ نہ چھوٹا۔ واقعی سچ کہا۔ بات اصل یہ ہوئی کہ لنڈن والوں کی آمد خوب ہے اور میں ان احباب کو بہت اخلاص سے تمہارے اور ان کے نفع کے خیال سے تم سے ملتے رہنے کی تاکید کرتا رہتا ہوں تو پھر [جب کوئی جانے والا ملے تو] میرے سر میں بھی کھجلی اٹھتی رہتی ہے کہ ایک ڈبہ ہی بھیج دوں۔

کئی دفعہ جی چاہا کہ من جانب عبدالقدیر لکھ کر بھیج دوں کہ وہ میرے اور بھائی یوسف صاحب سے زیادہ قدر سے کھائی جاویں گی مگر یہ خیال ہوا کہ تمہیں گرانی نہ ہو۔ **مجھے تو یہ سوچنا ہے کہ مجھے کیا کرنا چاہئے**، اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرماوے کہ یہ چھوٹ جاوے کہ دوسرے نے کیا کیا۔

خالد جس کے ہاتھ پہلا ڈبہ بھیجا تھا اس کے والد صاحب تشریف لائے۔ میں نے عزیز خالد کو دس ریال بھی دیئے تھے کہ اگر جانا نہ ہو تو بذریعۂ رجسٹری ڈبہ بھیج دیں ان سے

معلوم ہوا کہ وہ بذریعۂ رجسٹری بھیج دیا گیا, اور تمہارے پاس سے رسید بھی آ گئی, اور ایک پاؤنڈ پوسٹل آرڈر بھی تم نے بھیج دیا۔ اس کی تو ضرورت نہیں تھی جب کہ میں دے چکا تھا۔ انہوں نے میرے ریالوں کا ایک پاؤنڈ مجھ کو واپس کر دیا۔ میں نے اصرار بھی کیا مگر انہوں نے قبول نہیں کیا اور اب چونکہ ان کا بیعت کا تعلق بھی ہو گیا اور انہوں نے میرے کہنے سے تمہارے پاس جانے کا وعدہ بھی کیا اس لئے میں نے ایک ڈبہ اور دے دیا۔

ان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تم نے کوئی مختصر پرچہ ان کو بھیجا تھا جو بہت مختصر تھا, اور اس میں دو ڈبوں کی رسید تھی, مگر وہ پرچہ غلطی سے رہ گیا، مجھ تک نہیں پہنچ سکا۔ بظاہر تو ڈبوں کا سلسلہ بھی یہ آخری ہے، اس واسطے کہ اب تو واپسی میں صرف ایک ہفتہ رہ گیا۔ معلوم نہیں کہ اسی ہفتہ میں کوئی ایسا جانے والا ملے گا یا نہیں جو میری بیگار لے جاسکے۔

میں اپنے ڈبے کے ساتھ ایک پڑیا میں دو چھوٹی ڈبیاں بھی ہیں۔ یہ عزیز رضا کی طرف سے بھیج رہا ہوں۔ ہوا یہ کہ تمہارے جانے کے بعد اسکے استاذ صوفی اقبال نے ابتداء اور ۲،۳ دن بعد ان کے والد الحاج عبدالعزیز صاحب نے آ کر اس غریب کو مجھ سے متعلق کر دیا۔ صوفی اقبال کو تو میں نے کئی دفعہ منع بھی کیا مگر وہ اپنی بیماری کی وجہ سے میرا ظہر کے بعد سموسہ یا یخنی لانے میں دقت محسوس کرتے تھے، اس کی بیگار اس کے حوالہ کر دی گئی۔ شروع میں تو ظہر کے بعد سموسہ رضا کا اور پھلکیاں سلیم کی تھیں, مگر چند ہی روز بعد دونوں چیزیں بند کرنی پڑیں اس لئے کہ تمہارے سامنے ہی سے کچھ حرارت کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا، بھوک نہ دن کی رہی نہ رات کی۔ دن کو تو ظہر کے بعد صرف یخنی یا پایہ کا شوربہ رہ گیا اور عشاء کے بعد کی یخنی بند ہو گئی۔ چاول بھی عشاء کے بعد کے بند ہو گئے، اس کے بجائے صرف ثرید رہ گیا۔ مزیدار تو بہت ہوتے ہیں مگر رغبت بالکل نہیں رہی۔

رضا کے والد کئی دن ہوئے آئے تھے اور انہوں نے مجھ پر اصرار کیا کہ تو کسی چیز کی

اس کو بسم اللہ کرا کر جا، میری سمجھ میں بالکل نہیں آیا کہ قرآن شریف کے ساتھ کیا چیز ہو سکے۔ بہت غور کے بعد میں نے ہی بہشتی زیور تجویز کیا کہ اردو بھی اس کو نہیں آتی۔ چھٹی کے وقت میں ایک آدھ صفحہ اپنے استاذ یا قاری صاحب سے پڑھتا رہے۔ آج عصر کے بعد اقدام عالیہ میں اس کی اور اس کے ساتھی اور استاد زادہ قاری عبد الرشید کے صاحبزادے حافظ عبد المالک کی بسم اللہ کرادی اور اس وقت عشاء کے بعد میں نے تو تقسیم کے واسطے مکئی تجویز کر رکھی تھی جو ہمارے یہاں عشاء کے بعد کئی دن سے خصوصی مجلس میں تقسیم ہوتی ہے مگر وہ عوام کی تقسیم کیلئے کشادہ کھجوریں اور مخصوص احباب کے لئے چند ڈبے لایا۔ اس میں سے دو تمہارے پاس بھی اس کی طرف سے بھیج رہا ہوں کہ اصل مسرت تو تمہاری ہے۔

تمہارے ناسخ منسوخ احباب میں سے حافظ عبد الجلیل آج کل مغرب سے عشاء تک میرے پاس بیٹھنے کا بہت اہتمام کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی بہت ترقیات سے نوازے۔ اپنے مکاشفات بھی اس سیاہ کار کے متعلق کبھی کبھی سناتے رہتے ہیں مگر میں نے شدت سے منع کر دیا کہ میرا تصور ہرگز نہ آنے دیں، اپنے شیخ عزیز بدر عالم کا رکھیں، اسی کے اندر انشاء اللہ ترقی ہوگی۔ تمہارے ناسخ منسوخ احباب میں سے ابناء الحاج یوسف کو ایک دو دفعہ میں نے بلایا مگر انہوں نے مالاقنی من لاقنی بعد بعده ... الخ پر عمل کیا۔

آج کی ڈاک سے عزیز عبد الرحیم کا ائر لیٹر آیا، بہت ہی اچھے وقت پر آیا کہ میں اپنے خط کے ساتھ تمہارے پاس بھیج رہا ہوں اور میں نے جواب بھی ہندی ۱۵/ پیسے پر لکھوا کر ایک صاحب کی معرفت آج ہی بمبئی بھیج دیا اور اس میں لکھ دیا کہ تمہارا خط بھی حسنِ اتفاق سے ایک صاحب کی معرفت آج ہی لنڈن بھیج رہا ہوں۔

پہلے سے میں نے عبد الرحیم کو مفتی اسماعیل، مولوی کفایت اللہ وغیرہ سب احباب کو شدت سے ۲ جون کو اپنی آمد پر سہارنپور آنے سے منع کر دیا تھا کہ اس وقت ہجوم میں ملاقات

کا وقت نہیں ملنے کا، رمضان میں دیکھا جاوے گا مگر آج کے عبدالرحیم کے خط کے جواب میں میں نے یہ لکھوا دیا کہ اگر زامبیا کے سفر میں ۳، ۴؍ ماہ لگیں تب تو فوراً زامبیا چلے جاؤ، میرا انتظار نہ کرو، واپسی پر ملاقات ہو جاوے گی اور اگر زامبیا کے سفر میں ۳، ۴؍ ماہ سے زائد لگیں تو پھر میرا مشورہ یہ ہے کہ اب سہارنپور آجاؤ اور ایک ڈیڑھ ماہ سہارنپور رہنے کے بعد زامبیا چلے جاؤ۔ سیٹیں ابھی سے مقرر کر کے اطلاع کر دو۔ رمضان شوال زامبیا میں گذار کر ذیقعدہ میں واپس آ کر حج کرتے ہوئے گجرات پہنچ جاؤ کہ تمہارا اور بیوی کا دونوں کا حج ہو جاوے گا۔

ان کے مکان کے لئے پہلے تو میں نے یہ تجویز کیا تھا اور قاری سلیمان سے کہہ بھی دیا تھا کہ دو متوسط اینٹیں مجھے خرید کر دیں میں ان پر دم کر کے تمہارے [اور] ان کے مکان کیلئے بھیج دوں گا۔ بعد میں یہ خیال ہوا کہ بجائے اینٹوں کے جبل احد کے دو پتھر جو عزیز مولوی احمد میرے لئے لائے ہیں وہی دم کر کے بھیج دوں کہ ان کے ٹکڑے کر کے مکان کے نیو کے مختلف حصوں میں رکھ دیں۔ اگرچہ تمہارا مکان گجرات میں میری سمجھ میں نہیں آرہا۔ جب کہ تم ماشاء اللہ بولٹن کے شیخ المشائخ بن چکے ہو۔ مستقل مکان وہاں تمہارا ہو چکا، پھر گجرات میں دوسرے مکان کی کیا ضرورت؟

میرے خطوط میں بعض فقرے صورۃً تو تفریح کے ہوتے ہیں مگر اگر غور سے پڑھو گے تو انشاء اللہ معنی دار ہوں گے، البتہ پہلے دو خط چونکہ غایت تأثر میں لکھے تھے اسلئے ان کے متعلق ان میں یہ بھی لکھا تھا، بعد میں لکھا اور اب بھی لکھتا ہوں کہ ان کو چاک کر دیں۔ وہ ان لوگوں کے پڑھنے کے نہیں ہیں جن کو واقعات معلوم نہ ہوں۔ اللہ جل شانہ تم دوستوں کو اپنی رضا اور مرضیات پر [چلنے کی] زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماوے۔ مجھ نابکار کی سیئات سے تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچاوے۔ **بہت اہتمام سے بالخصوص تمہارے لئے دعا بھی کرتا رہتا ہوں، روضۂ اقدس پر عرض معروض بھی کرتا رہتا ہوں کہ تمہیں اللہ جل شانہ اہل لنڈن کے لئے**

صلاح وفلاح کا ذریعہ بناوے۔

ایک مضمون کی طرف اشارہ تو پہلے خط میں بھی کر چکا ہوں اور بہت پہلے سے اس واسطے لکھ رہا ہوں کہ اس کے خلاف تم کوئی نظام نہ بناؤ کہ نظام بنانے کے بعد تغیر میں کچھ گرانی ہوا کرتی ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ اس سال تم رمضان سہارنپور گذارنے کا اردہ نہ کرو, بلکہ بولٹن میں پورے مہینہ کا اعتکاف کرو اور جو مخلص دو چار احباب اور مل سکتے ہوں، بالخصوص تمہارے رفیق سفر قاری صاحب، مولوی ہاشم، بھائی طارق اور اس قسم کے احباب کو پہلے سے آمادہ کرو کہ وہ پورے رمضان کا اعتکاف تمہارے ساتھ بولٹن میں کریں۔ میرا خیال یہ ہے کہ تمہارے لئے انشاء اللہ یہ طریقہ ماہ مبارک سہارنپور گذارنے سے موجبِ ترقی ہوگا۔ ہم اپنی برکات تو کئی سال سے ملاحظہ فرمارہے ہیں۔

پچھلے ہفتہ تمہارے دستانے جو تم بھول کر یا جان کر چھوڑ گئے تھے اور ایک ڈبہ کھجوروں کا ایک صاحب کے ہاتھ بھیجا, میں نے تو بہت اصرار کیا کہ وہ رجسٹری کے دام لے جاویں مگر انہوں نے بہت شدت سے یہ کہہ کر انکار کیا کہ میں تو آپ کی تعمیل حکم میں پہلی فرصت میں بولٹن خود جاؤں گا, اب تو ڈبے بھی کئی ہوگئے اور دستانے بھی۔ مولوی ہاشم یا کسی دوسرے کے خط میں ان کی رسید لکھوادیں تو اطمینان ہوگا۔

مجھے بھی غالباً سہارنپور پہنچنے کے بعد وہاں کے ہجوم میں تو خط لکھوانا دشوار ہوگا اپنی اہلیہ اور خالہ خالو اور عزیز محمد سے سلام مسنون کہہ دیں۔ اپنی بچی کو خاص طور سے گود میں لے کر پیار کریں, اللہ تعالیٰ اس کو بہت ہی چین اور اطمینان کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہنچاوے۔ اب تو وہ کھجور کھانے کے قابل ہوگئی ہوگی۔ ایک ڈبہ اس کے لئے مخصوص کردینا۔ نیز ان ڈبوں میں سے اہلیہ کیلئے بھی مخصوص کردینا اور خالہ خالو کیلئے بھی۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم احمد گجراتی، ۱۳؍مئی ۷۱ء

از راقم بعد سلام مسنون، دعا کی درخواست ہے۔

پہلے تو اس کو دستی بھیجنے کا خیال تھا، مگر بعد میں دو وجہ سے اول یہ کہ وہ تمہارا پرچہ لانا بھول گئے، جس سے مجھے یہ خیال ہوا کہ کہیں اسے نہ بھول جاویں۔ دوسرا لکھنے کے بعد یہ خیال ہوا کہ بعضے الفاظ میری یا تمہاری شان کے خلاف لکھے گئے، جس کے متعلق میرا تو یہ جی چاہتا ہے کہ یہ خطوط بعد ملاحظہ چاک کرتے رہو تو اچھا ہے، بشرطیکہ اس کا فوٹو بجائے کاغذ کے دل پر لے لو۔ فقط

﴿288﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۷؍مئی ۷۱ء [۲۲؍ربیع الاول ۹۱ھ]

مکرم محترم ذوالمجد والکرم! مولانا الحاج قاری یوسف صاحب زادت معالیکم!

بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے تمہیں ایک خط لکھا تھا، جو جناب الحاج عبدالحکیم صاحب لنڈن والوں کی معرفت بھیجنے کا ارادہ تھا اور ان کو دو ڈبے بھی دیئے تھے۔ ایک بڑا شلبی باللوز کا اپنی طرف سے، اور دو چھوٹی ڈبیاں عزیز رضا کی بہشتی زیور کے بسم اللہ کی۔ اس کی تفصیل اس خط میں لکھ دی تھی۔ اس کے بعد اس خط میں کچھ فضول چیزیں آ گئیں۔ اس لئے اس کو ۱۳ مئی کو رجسٹری کر دیا، جس میں عبدالرحیم کا ایر لیٹر اور ڈیوز بری کے گجراتی خط کی نقل، جس میں شادی کی دعوت تھی۔ اور ڈبے دونوں عبدالحکیم صاحب کے پاس ہیں۔

کل ۱۵ مئی کو تمہارے ہدایا دو عدد بسترے اور پان اور جواہر مہرہ جو غلطی سے ساتھ

چلا گیا تھا, پہونچ گیا۔تم نے بستروں کے بھیجنے میں بہت جلدی کی ۔سردی تو رمضان کے قریب آوے گی اورایک کے بجائے دوبھیج دیئےاوردوکا بھیجنا بالکل سمجھ میں نہیں آیا۔میرے لئے تو دوکرتے بھی بہت مشکل ہیں۔تمہیں ہمیشہ کا معلوم ہے کہ ایک دوکرتوں کے علاوہ یہاں سب کوتقسیم کرکے جاتا ہوں۔ان دوبستروں کا لے جانا بھی مشکل, البتہ تمہاری حسن نیت یا کرامت سے پان بہت اچھے پہنچے۔ایک بھی ان میں خراب نہیں ہوا, حالانکہ ۳،۴ دن کے خریدے ہوئے تھے, اور میں نے آتے ہی ان ہی کو کھانا شروع کیااوراب پہلے پان [میں] مزہ نہیں لگ رہا۔ میں نے تو اس کو اپنا تخیل سمجھا تھا مگر کئی آدمیوں نے اس کی تائید کردی کہ یہ زیادہ لذیذ ہے۔کیوں نہیں؟ ہونا ہی چاہئے۔

غالباً تم کوحضرت رائپوریؒ کے تابوت کا مسئلہ تو معلوم ہی ہوگا۔الفرقان کا ایک پرچہ ہندوستان سے آیا۔چونکہ پاکستان، ہندوستان کے پرچوں کا پہنچنا بہت مشکل ہورہا ہے اس لئے قاضی صاحب نے اس کے فوٹو اتروائے۔تجویز یہ تھی کہ یہ فوٹو مولوی یوسف تتلی کو بھیجا جاوے مگر ایک تو مجھے اچھا بہت لگا, اور دوسرا یہ خیال ہوا کہ مولوی یوسف تتلی کے پاس بظاہر الفرقان براہ راست جاتا ہے، اس لئے یہ خیال ہوا کہ ہندوستان جاکر تحقیقات کروں گا کہ اگران کے پاس نہ جاتا ہوتو مولوی منظور صاحب سے الفرقان بھجوادوں گا تاکہ اگر قاری طیب صاحب کا بیان کسی اخبار میں تمہارے پاس پہنچے تو دوسرا مضمون بھی تمہارے علم میں رہے۔

تمہارے مکہ اور مدینہ کے دونوں ائرلیٹر پہنچ گئے, اور میں ہر خط کے ۳ جواب لکھوا چکا ہوں اس واسطے کہ انشاءاللہ ۱۴/اپریل سے لےکراب تک میرے خطوط کی میزان ۱۲ سے کم نہیں جودستی اورڈاک سے گئے۔مگر یہ پتہ نہیں چلا کہ تمہارے پاس ڈبے کتنے پہنچے۔تم نے اس خط میں لکھا کہ دوڈبے پہنچے اورایک چھوٹا وحیدالزمان والا۔ میں ڈبوں کی رسید کی تفصیل

بھی اب کے تیسرے خط میں مع تاریخوں کے اور مع آدمیوں کے بھیج چکا ہوں۔ اور تمہارے دستانے بھی عزیز عبدالحفیظ صاحب کی تجویز سے بھیج چکا ہوں۔ میری تو بدگمانی یہ تھی کہ تم جان کر چھوڑ گئے ,مگر عبدالحفیظ نے زور لگایا کہ ایسا نہیں ہوسکتا۔ ورنہ میں نے دوسرے کی نذر کا ارادہ کرلیا تھا۔

جواہر مہرہ کا میں اوپر لکھوا چکا ہوں کہ پہنچ گیا اور تم نے اچھا کیا کہ بھیج دیا, وہ ماموں یامین نے بھجوایا تھا اور میں اس کو واپس کرنا چاہتا تھا۔ بستروں اور پانوں کی رسید لکھوا چکا ہوں۔ بسترے دو غلط بھیجے ایک کافی تھا, وہ بھی قبل از وقت بھیجا۔

.... صاحب کے متعلق بہت تفاصیل معلوم ہیں کہ ان کو تبلیغ والوں سے سخت مخالفت ہے اور یہ بھی سنا ہے کہ مجھ سے بیعت بھی ہیں۔ شروع شروع میں تو وہ کچھ اپنے حالات اور تبلیغ کی مخالفت بھی لکھ دیا کرتے تھے لیکن جب میں نے ان پر نکیر کی تو خط بھی چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ تمہاری کوشش کامیاب ہو جاوے مگر وہ مجھ سے کئی دفعہ وعدہ کر چکے کہ اب مخالفت نہ کروں گا مگر ان سے نہیں رہا جاتا۔ تجدید بیعت کا حال معلوم نہیں۔ یہی سنا تھا کہ مجھ سے بیعت ہیں۔ اللہ جل شانہ تمہاری برکت سے ان کی اصلاح فرمادے تو بہت اچھا۔

اس کے بعد آج تمہارا ایرلیٹر اسی مضمون کا ۷امئی کی شب میں پہنچا۔ چونکہ بہت دیر میں پہنچا اس لئے میں تو سمجھ رہا تھا کہ تم نے میرے کہنے کے موافق خط نہ لکھنے کا ارادہ کرلیا اگرچہ مجھ سے نہیں رہا گیا۔

ایک لطیفہ سناؤں کہ آج کی ڈاک سے ایک خط شیخ الحدیث مدینہ منورہ بھی پہونچ گیا۔ سہارنپور میں تو حضرت مدنی کے سارے تار شیخ الحدیث سہارنپور سے پہنچ جاتے تھے۔ تم نے جو دو ڈبے لکھے وہ معلوم نہیں کہ رضا کی بہن کے خسر کے ہاتھ بھیجے وہ بھی پہنچے یا نہیں اور یہ اس واسطے کہ وہ میرے اس کہنے پر کہ آپ مولوی یوسف سے ضرور ملیں۔ اتنا زور سے وعدہ

کر کے گئے تھے کہ جس سے میں سمجھا کہ اب وہ تمہارے پاس ہی رہا کریں گے۔

تم نے حماقتوں کی معافی مانگی, ساری معاف ہیں۔ وعین الرضا عن کل عیب کلیلة۔ لیکن ایک چیز کو چاہے میں پچاس دفعہ معاف کر دوں مگر کبھی نہیں بھولوں گا, اور میرے پیارے تیرے لئے موجبِ نقصان بھی ہوا۔ اسلئے کہ وہ چیز ایسی نہیں تھی جس میں تمہیں کسی قسم کی تاویل کی گنجائش ہو۔ تم نے الحاج عبدالقدیر کی خاطر مجھے بھائی یوسف سے بہت شرمندہ کیا۔ ان کے بار بار اصرار خوشامد کے بعد میرے جنرلی حکم پر تمہارے لئے کوئی گنجائش اس کہنے کی نہیں تھی کہ عبدالقدیر کا جی برا ہو جاوے گا۔

اول تو اس بے چارے کا جی برا ہونے کی [کوئی] وجہ نہیں [تھی]۔ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ اگر تم کہہ دیتے کہ میں نے اس کے کہنے سے پی تو وہ کہہ دیتا کہ آئندہ سے چائے نہیں بناؤں گا, اس کے کہنے سے کیوں پی, اور مجھے اور تمہیں یہ بھی معلوم تھا کہ وہ تھرمس میں رکھی ہوئی ہے, اور تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ بار بار تم نے تہجد کی رکھی ہوئی چائے غسل شریف کے بعد پی۔ اور عزیز عبدالقدیر کا بیان ہے کہ ایک دفعہ تہجد کی دم کی ہوئی ظہر کے بعد بھی پی تھی۔ اگر اس دن آپ الحاج عبدالقدیر والی زعفرانی چائے کو مجھ نا کارہ کی درخواست پر تھوڑی دیر بعد پی لیتے تو میرا دماغ اس قدر خشک ہے کہ مجھے اس کی مضرت بڑی دیر کے بعد سمجھ میں آتی۔ جب کہ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ آپ [نے] صبح کی چائے پینے کے بعد دلہا وغیرہ کے ساتھ بازار میں بھی دو دفعہ پی۔

دراصل میرے دماغ میں خشکی بہت ہے, باریک باتیں بہت دیر میں سمجھ میں آتی ہیں۔ تم نے جو وہاں کے معاشرہ کی شکایت لکھی ہے وہ تو بھائی سبھی جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ میری اور میرے دوستوں کی حفاظت فرماوے۔ تم نے لکھا کہ تیری توجہ متوجہ کرنے کے لئے یہ لغویات مفصل لکھیں۔ ان کی تفاصیل لکھنے کی ضرورت نہیں، بے کہے معلوم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی

تمہاری اور میری اور سب دوستوں کی حفاظت فرماوے۔ اس سیہ کار کا معمول تو مسبعات عشر کے بارے میں ۰۴ھ سے جب سے مسلسلات کا سلسلہ شروع ہوا تھا تب سے ہی اہتمام کا ہے مگر ہمارا اہتمام بھی تم کو معلوم ہے کہ کتنا پختہ ارادہ کیا تھا کہ تم کو خط نہ لکھیں گے مگر اس کا ردعمل بھی تم نے دیکھ لیا۔

ہر چیز معاف ہے۔ چاہے طویل خط ہو چاہے تمہاری دوسری ادائیں ہوں مگر بھائی یوسف صاحب رنگ والوں کی چائے معاف نہیں۔

اب دعوات توجہات کو نہ لکھا کر، تجھے خوب معلوم ہے۔

بظاہر نہ جانے نہ جانے نہ جانے تجھے داغ دل جانتا ہے کسی کا

روضۂ اقدس پر تمہاری اہلیہ اس کے والدین اور محمد کا نام لے کر صلوۃ وسلام پیش کرتا ہوں اپنی اہلیہ سے اور ان کے والدین سے اور عزیز محمد سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں، اور یہ بھی کہ یہ ناکارہ آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم احمد گجراتی، ۱۷رمئی ۷۱ء

﴿289﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ
بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ
تاریخ روانگی: ۱۷رمئی ۷۱ء/۲۲ربیع الاول ۹۱ھ

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر بحمد اللہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ مزاج مبارک بھی بعافیت ہوں گے۔ حضرت اقدس کا گرامی نامہ عالیہ مکرمی مولانا سعید خان صاحب کے لفافے میں

پرسوں شنبہ کو موصول ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ سہارنپور سے مکرمی و محسنی مولانا نصیر الدین صاحب کا گرامی نامہ کارڈ بھی موصول ہوا جس میں موصوف نے اس طرح تحریر فرمایا ہے کہ:
حضرت اقدس کا گرامی نامہ ۷ مئی کو موصول ہوا اس میں تحریر تیرے نام حسبِ ذیل پیغام تحریر فرمایا ہے کہ 'وہ اس وقت آنے کا بالکل ارادہ نہ کرے'۔ آگے موصوف نے تحریر فرمایا کہ یہ تو حضرت کا پیام تھا۔ اگر مع گھر والی کے آنا ہو تو ہفتہ عشرہ پہلے اطلاع فرما دیں۔ فقط

اس کے ساتھ مفتی اسماعیل صاحب کا کرم نامہ بھی صادر ہوا۔ انہوں نے بھی عدم اجازت حاضری کے متعلق حضرت والا کا پیام تحریر فرمایا ہے۔ ان سب پیاموں کے بعد اس سلسلے میں کچھ عرض کرنے کی جرأت تو یقیناً بڑی ہی گستاخی ہوگی۔ لیکن نہایت ہی ادب کے ساتھ ایک بات یہ دریافت کرنی ہے کہ حضرت اقدس کی مبارک رفاقت سے مبارک سفر میں جو محرومی رہی اس کی تلافی تو شاید اب ناممکن ہی ہے لیکن اب اس کے باوجود احقر نے یہ سوچا تھا کہ زامبیا کے سفر کو جس کی اطلاع اس سے اگلے عریضہ میں خدمت اقدس میں کر چکا ہوں ملتوی کر کے خدمت اقدس میں حاضر ہو جاتا, اور بعد رمضان زامبیا جاتا۔

اب حضرت اقدس سے مؤدبانہ گذارش یہ ہے کہ اگر از راہ بندہ نوازی حاضری کی اجازت مرحمت فرماویں تو اپنے گاؤں کے مکتب کی ملازمت سے استعفاء دے دوں جو تقریباً تین ماہ سے بعض حالات کے پیشِ نظر کرنا پڑ رہی ہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ احقر کو جب بھی کہیں جانا ہو تو کسی آدمی کا انتظام کر کے پھر جانا ہوگا۔ اس لئے کہ اس سے قبل جو پانچ ماہ کی عارضی ملازمت کی تھی اس کے بعد ان لوگوں کو بقیہ سال کیلئے کوئی مدرس نہیں مل سکا تھا۔ اس لئے مؤدبانہ گذارش یہ ہے کہ اس سلسلہ میں چند کلمات تحریر فرما کر مطمئن و مسرور فرماویں تاکہ احقر اپنے استعفاء کے سلسلے کے ساتھ ساتھ کسی مدرس کی تلاش شروع کر دے۔

ہمارے افریقی خالہ زاد بھائی خدمت اقدس میں بہت بہت مؤدبانہ سلام مسنون

عرض کرر رہے ہیں اور دعاؤں کی درخواست کر رہے ہیں۔ وسطِ جون تک افریقہ واپسی کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ مولانا سعید احمد خان صاحب مدفیوضہم کی واقعی احقر پر وہاں کے قیام میں بڑی شفقتیں رہیں۔ اس کے بعد آنے جانے والوں کی زبانی بھی مولانا موصوف کی طرف سے سلام اور دعائیں پہنچتی رہیں۔ کبھی کبھی حضرت مولانا کے گرامی نامے بھی صادر ہوتے رہتے ہیں۔ اللہ جل شانہ ان کی شفقتوں کو احقر کیلئے دینی ترقیات کا ذریعہ فرمادے۔ حضرت اقدس سے اس کیلئے بھی دعا کی مؤدبانہ گذارش ہے۔

عزیز یوسف کے خطوط آتے رہتے ہیں خیریت سے ہیں۔ اس کے مدرسے میں بھی ہر طرح کی خیریت ہے۔ یہاں تو یہ افواہ سننے میں آ رہی تھی کہ یوسف کو مدرسہ سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ لیکن عزیز یوسف کے خط سے ہر طرح کی خیریت معلوم ہو کر اطمینان ہوا۔ اخیر میں نہایت ہی لجاجت کے ساتھ اپنے ماوائے دارین کی خدمت میں یہ گذارش ہے کہ اپنی الوداعی دعاؤں میں اس سیہ کار حرمان نصیب خادم کو ضرور یاد فرماویں کہ آپ کے علاوہ دنیا وآخرت میں اپنا کوئی ملجا و ماویٰ نہیں ہے۔

فقط والسلام

سگ آستانہ عالی

عبدالرحیم السورتی ۱۷ رمئی ۱۷ء

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام
بامسلماں اللہ اللہ، با برہمن رام رام

290

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: ۲۱؍مئی ۷۱ء / ۲۴؍ربیع الاول ۹۱ھ

...... ابتدائی حصہ مفقود ہے ......

اور رات ہمارے یہاں پھر ایک واقعہ مار پٹائی کا ہوگیا بس اللہ ہی رحم فرماوے۔ یہاں کے تمام تر عوام کا کوئی مذہب نہیں۔ ساتھی بتاتے ہیں کہ ہر طرف دہریت پھیل چکی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نوے فی صد سے بھی زیادہ کا مذہب عیاشی ہے اور عوام خود اپنے مذہب کو بھی نہیں جانتے تو پھر دوسرے مذہب کا قبول کرنا تو درکنار اس کا احترام بھی کیسے کریں؟ بس اللہ تعالیٰ شانہ اس الحاد و دہریت کے دور میں مسلمانوں کی، اسلام کی حفاظت فرماوے اور اس کے لئے حضرت والا کے مبارک سایہ کو امت پر تادیر قائم رکھے۔

دعوات و توجہات مبارکہ کی مکرر درخواست ہے۔

فقط والسلام

گدائے آستانہ عالی، محمد یوسف

پنجشنبہ ۲۱؍مئی ۷۰ء

لیجئے نامہ بھی موقوف میں بھی رخصت

مژدہ باد اب خلل انداز مشاغل نہ رہا

﴿291﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۶؍مئی ۱۷ء [۲؍ربیع الثانی ۹۱ھ]

عزیز گرامی قدر و منزلت حافظ الحاج قاری یوسف صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون، پرسوں دوشنبہ کی شام کو مغرب کے وقت تمہارا ایرلیٹر مدینہ منورہ میں ملا تھا۔ کل منگل کی صبح کی نماز کے بعد مدینہ طیبہ سے روانگی ہوئی، اور ظہر سے دو گھنٹہ قبل یعنی پونے چار بجے [عربی] مدرسہ صولتیہ پہنچ گئے۔ راستہ میں اللہ کے فضل سے بہت ہی راحت رہی۔

مولوی عبد اللہ عباسی یہاں سے اتوار کے دن اپنی گاڑی لے کر مجھے لینے کے واسطے گئے تھے۔ انہیں کی گاڑی میں عزیز زبیر، صوفی انعام اللہ آئے۔ تجویز قاضی جی کی بھی تھی مگر اس گاڑی میں مزید گنجائش نہیں تھی۔ اس لئے عزیز ہارون قاضی جی ٹیکسی میں آئے۔ راحت تو گاڑی میں بہت رہی۔ مگر ٹانگوں کی تکلیف کی وجہ سے یہاں آنے کے بعد تکلیف زیادہ رہی، جس کی وجہ سے اب تک سب نمازیں مدرسہ صولتیہ کے دیوان ہی میں پڑھ رہا ہوں۔ حرم شریف کے اندر جانے کی نوبت نہیں آئی۔ البتہ عشاء کے بعد حسبِ معمول طواف اور سعی سے فراغت ہوگئی تھی، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، جس کی وجہ سے احرام رات ہی کو کھول دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

کل شب میں الوداع کے وقت تمہارے ناسخ و منسوخ احباب کی خاطروں کے بڑے ہی زور بندھے کہ عبد الجلیل کئی قسم کے سالن اور کچھ خستہ لے کر آئے تھے کہ راستہ میں کام لگے۔ عزیز عطاء الرحمٰن کئی قسم کی چٹنیاں اور اچار لے کر آیا، تم بہت یاد آئے، کہ قدر گوہر

شاہ بداند یا بداند جوہری۔ یہ ناکارہ کیا قدر کرتا, اور جس کی قدر کی اس نے قبول نہیں کی۔

مکہ مکرمہ آ کر ایک خبر سنی سے جس سے بہت ہی فکر, تعجب اور قلق ہوا کہ بولٹن کی مجلس انتظامیہ کچھ تم سے ناراض اور تمہاری علیحدگی کے کچھ مشورے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ خبر غلط ہو۔ مجھے تو اس خبر سے بہت ہی فکر اور قلق ہوا۔ اس وقت طبیعت بہت ہی گر رہی ہے۔ حرارت بھی ہے مگر میرا خیال ہوا کہ شاید تمہارے خط سے کچھ طبیعت بہل جاوے۔

دستانوں کے پہنچنے کی خبر سے بہت اطمینان ہوا۔ اس کا بہت ہی فکر تھا, امید ہے کہ مل گئے ہوں گے۔ کھجور کے ڈبے تو میں نے دس بارہ تمہاری نیت سے خرید کر رکھے تھے کہ لندن جانے والے مدینہ میں بہت کثرت سے ملتے تھے مگر مکہ مکرمہ میں بڑا شہر ہونے کی وجہ سے ملاقات مشکل, اور ہندوستان میں تو کون ملے گا۔

تم میری صحت کے لئے دعا کر رہے ہو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرماوے۔ ٹانگوں کی تکلیف تو واقعی زیادہ بڑھ گئی اور ایک مرتبہ گرنے کی وجہ سے پاؤں میں موچ بھی آ گئی اور ایکسرے سے معلوم ہوا کہ ہڈی میں بال بھی آ گیا مگر اپنی جگہ سے سرکی نہیں۔ البتہ اس پاؤں پر بوجھ دینا بہت مشکل ہو گیا۔ چھڑکنے کی دوا کے متعلق میں نے اس واسطے پہلے خط میں استفسار کو لکھا تھا کہ وہاں کے ڈاکٹروں سے معلوم ہو جاوے کہ ٹانگوں کی نوم جو ہر وقت سوئی رہتی ہیں [کہیں] اس دوا کا اثر [تو] نہیں۔ یہ بھی محتمل ہے کہ سید محمود صاحب کی گولی کا اثر ہو اور یہ بھی محتمل ہے کہ براہ راست مرقی ہو۔

ایک بدو میرے پاؤں کی موچ دیکھنے آیا تھا, مجھے بڑا تعجب ہوا کہ اس نے ٹانگ پر ہاتھ رکھتے ہی کہہ دیا کہ ھذا نائم ھذا نائم۔ اس نے یہ بھی کہا کہ میں چند گھنٹوں میں اس کا علاج کر دوں گا۔ دو داغ کیّ بالنار رانوں کی جڑ میں، دو گھٹنوں پر اور دو ٹخنوں پر آویں گے اور یہ فوراً اچھی ہو جاوے گی, مگر میری مکہ مکرمہ کے سفر کی وجہ سے ہمت نہیں ہوئی۔

تم نے مولوی ۔۔۔صاحب کے متعلق جو کچھ لکھا میرے نزدیک تو مناسب ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مساعی جمیلہ کو مثمر ثمرات و برکات بناوے۔مگر نظام الدین، مطہرہ [پاکستان]، لندن اور مکہ کے تبلیغی احباب سبھی ان سے خوب خفا ہیں۔اس لئے اندیشہ یہ ہے کہ نیکی برباد گناہ لازم۔تمہاری مساعی سے کہیں یہ سب لوگ تم کو ان کا حامی سمجھ کر تمہاری مخالفت نہ شروع کردیں۔اس لئے کم ازکم حافظ پٹیل اور مولوی یعقوب صاحب سے اس سلسلہ میں مشورہ ضرور کرلو کہ تمہیں تبلیغی احباب سے اور تبلیغی احباب کو تم سے خفا کرنا پسندیدہ نہیں۔

البتہ وہ اگر بولٹن آویں تو مدارات سے ضرور پیش آویں۔ وہ تبلیغی احباب کی شکایات میں چندسال ہوئے مجھے بھی متعدد خطوط لکھ چکے ہیں۔میرے معمولات کا اگر وہ اچھا انگریزی ترجمہ کریں تو کچھ مضائقہ نہیں۔مجھ سے بیعت کا تعلق تو نظام الدین، مطہرہ اور لنڈن والوں سب کو معلوم ہے۔اگر میرے حالات تم ان کو بتلاؤ تو تاریخی میں تو مضائقہ نہیں جوآپ بیتی نمبر۲ میں میں خود بھی لکھ چکا ہوں۔'پیراں نمی پرند مریداں می پرانند'[یعنی پیروں کے پر نہیں ہوتے لیکن مرید انہیں پروں والا بتاتے ہیں] سے ضرور احتراز کریں۔

دعوات کے لئے تجھے بھی خوب معلوم ہے نہ لجاجت کی ضرورت ہے نہ درخواست کی۔تمہارے خط کے نہ سننے سے تکلیف ہوتی ہے نہ اس کے جواب سے۔اس کے باوجود میں نے پہلے بھی کہہ دیا تھا اور اب بھی لکھتا ہوں کہ خطوط کا سلسلہ زیادہ طویل نہ رکھیں۔کوئی ضروری بات ہو تو ضرور لکھیں۔

اہلیہ سے سلام مسنون نیز اس کے والدین سے بھی۔مولوی ہاشم صاحب، بھائی طارق، مولوی یعقوب، حافظ پٹیل، قاری صاحب سے سلام مسنون۔کھجوروں کا سلسلہ اب بند ہی ہوگیا,البتہ مولوی احمد ناخدا کے خالو افریقی جو تم سے خوب واقف ہیں لندن ہوکر آئے ہیں۔ان کو بھی دو ڈبے دے دیئے ہیں, یہ گویا آخری سمجھو۔البتہ قاری۔۔۔ہمارے ساتھ

مدینہ سے نہیں آئے۔ جمعہ کو آنے کو کہہ رہے تھے اگر انہوں نے ذمہ داری لی تو ۲،۳ رڈبے مزید آپ کے لئے ان کے حوالہ کردوں گا۔

یہ تو مجھے اندازہ تھا تم یاد آ ؤ گے مگر اتنا اندازہ نہیں تھا جتنا یاد آئے ۔ یہ خط کل بدھ کو لکھوایا تھا مگر اس میں ایک خط اور لکھوانا تھا جس کا وقت نہ ملا۔اس لئے اس سے قبل تمہارے خط میں کل سے آج تک کی مزید کیفیت درج کرادوں۔ یہاں آنے کے بعد بخار میں بھی خوب اضافہ ہوگیا اور پاؤں کی تکلیف میں بھی۔حتیٰ کہ کل مغرب کے وقت سے اب تک تو لیٹ کر اشارہ سے نماز پڑھ رہا ہوں کہ بیٹھ کر رکوع سجدہ میں حرکت کو منع بھی کرتے ہیں اور تکلیف بھی زیادہ ہوتی ہے۔اس کے باوجود ابھی تک ۲ جون کا سفر تجویز ہے۔مزید براں یہ کہ پاکستانی احباب کا اصرار آرہا ہے کہ مہینہ بیس دن وہاں قیام کروں۔

ایک لفافہ جناب Y C Monun، بولٹن کا آیا۔ جس پر لکھا تھا کہ فلاں صاحب کو دے دیں۔ وہ ابھی تک آئے نہیں تھے۔اور ہماری روانگی قریب تھی لہذا قاری سلیمان کے حوالہ کیا ہے کہ ان کے آنے پر ان کو دے دیں۔ فقط۔

نیز ایک کارڈ حسبِ ذیل لوگوں کو لکھ دیں اور لکھ دیں کہ جواب کے لئے کوئی چیز نہیں تھی۔اگر جواب مطلوب تھا تو کچھ ہونا چاہئے۔دعا سے دریغ نہیں۔**درود شریف کی کثرت کا اہتمام کریں،یہ مکارہ سے حفاظت،مقاصد کی کامیابی کیلئے بہت مفید و مجرب ہے۔**

1. Suleman Yusuf Patel, ... London

2. E. A. Daya, ... Bradford,

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی۔ ۲۶ رمئی ۷۱ء

﴿292﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۱؍مئی ۷۱ء [۵؍ربیع الثانی ۹۱ھ]

لیجئے نامہ بھی موقوف میں بھی رخصت

مژدہ باد اب خلل انداز مشاغل نہ رہا

مکرم محترم ذوالمجد والکرم، مصدر تواضع، مولانا حافظ الحاج القاری یوسف صاحب زادت معالیکم ودام مجدکم ومتع اللہ الاھلین المتمتعین بفیوضکم

تمہاری روانگی کے بعد سے سب سے پہلا خط جدہ سے ۱۴؍ اپریل کو روانہ کیا تھا، اور اب حرمین کے خطوط میں یہ آخری خط یکم جون کو مکہ مکرمہ سے رجسٹری کرا رہا ہوں۔ بہت ہی پختہ ارادہ تھا کہ تمہیں خطوط لکھ کر تمہارے اوقات ضائع نہیں کرتا اور تمہیں بھی تقاضا کر دیا تھا کہ بخیر رسی کے علاوہ کوئی خط نہ لکھیں۔

تم نے تو ماشاء اللہ بڑی حد تک اس پر عمل کیا ور میرے تین چار خطوں کے بعد ایک مختصر سا پرچہ گول مول سا لکھ دیا کہ اس میں میرے خطوط کی رسید بھی تھی کہ تیرے تین پرچے پہنچ گئے۔ باقی یہ معلوم نہیں کہ یہ کون سے تھے اور خاص طور سے ڈبوں کی رسید کا مجھے زیادہ انتظار تھا۔ تم نے ان کی بھی تین ہی کی رسید لکھی اور چوتھا مولوی شفیق کے ہاتھ جوڑ بہ اور دستانہ بھیجے گئے؟ تمہارے خط میں ان کے فون کا ذکر ہے کہ ان کے ہاتھ دستانے اور ایک ڈبہ بھیجا جواب تک نہیں ملا۔ امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔

اس کے علاوہ ۴ ڈبے اور روانہ ہوئے ہیں، جن کا اندراج میری کاپی میں ضرو رہے مگر میرے کاتب مولوی احمد صاحب کو گھر سے آئے بہت دن ہو گئے ہیں وہ اس فقرے

پر بڑی سختی سے نکیر کرتے ہیں کہ توبہ توبہ مجھے گھر کا خیال بھی نہیں آتا لیکن اگر وہ گھر کے استغراق میں نہیں رہتے تو بہت مبارک ہے، مدینہ کے فراق میں گم رہتے ہیں۔ آدھ گھنٹہ تلاش کروایا، مجھے چار خوب یاد ہے، مگر ان کی تاریخ اور ارقام نہیں ملے۔ البتہ چلنے سے ایک دن پہلے یعنی ۲۲ مئی کو مولوی احمد ناخدا کے خالو بہت ضعیف بوڑھے، نام مجھے یاد نہیں، اور مولوی احمد صاحب نے بڑے جوش میں کہا 'وہ میں نے اندارج نہیں کیا'۔ یہ صاحب بولٹن میں ایک ہفتہ تمہاری خدمت میں رہ کر آئے ہیں۔ ان کا بیان تھا کہ میرا قیام دوسری جگہ تھا، کھانا آپ کے ساتھ۔ دو ڈبے ان کو چلتے وقت دیئے کہ یہ بھی ۲۵ مئی کو مدینہ سے بذریعہ ہوائی جہاز ریاض کے راستے سے جانے والے تھے۔

تمہارے لئے ڈبے تو کئی خرید کر رکھے تھے اور خیال تھا کہ مکہ میں بھی کچھ لوگ ملیں گے لیکن مدینہ میں تو تمہارا شناسا روزانہ ایک دو عصر کے بعد ملتا اور اس کو میں عشاء کے بعد کے کھانے پر بلا بھی لیتا۔ خیال تھا کہ مکہ مکرمہ میں بھی ملیں گے یہاں کوئی نہ ملا۔ میں چند ڈبے اپنے ساتھ اس خیال سے لایا تھا کہ مکہ میں جو آپ کو جاننے والا ملے گا انکے ہاتھ بھیج دوں گا اور جو بچیں گے وہ قاری سلیمان کے حوالہ کرتا جاؤں گا کہ جو بولٹن والا ملے اس کو ۱،۲ ڈبہ دے دیں اور وہ محصول مانگنا چاہیں تو ۱۰ ریال بھی دے دیں۔

قاری سلیمان صاحب مدینہ سے میرے ساتھ واپسی پر نہیں آئے، اگرچہ ان کا پختہ ارادہ تھا لیکن چلتے وقت انہوں نے کہا کہ مجبوری کی وجہ سے آج نہیں جا سکتا، جمعہ وہاں پڑھوں گا لیکن دوشنبہ کی ظہر تک پہنچے نہیں۔ ان ڈبوں کا مصرف کوئی سمجھ میں نہیں آرہا اگرچہ صوفی انعام اللہ کا اصرار ہے کہ میں ساتھ لے کر جاوں گا اور سہارن پور پہنچا دوں گا۔ یہ اور مولوی احمد اب تک کی اطلاع کے موافق ۱۴ جون کے بحری جہاز سے بمبئی جاویں گے مگر مجھے تو مسرت جبھی ہوتی کہ یہ ڈبے کسی مستغنی عن الدنیا، متبتل الی اللہ، مصدر تواضع کے پاس پہنچ جاتے۔

مولوی یوسف تتلی کا خط آج پہنچا۔ انہوں نے تمہاری یہ شکایت لکھی ہے کہ تم نے بولٹن پہنچنے کے بعد اپنی والدہ کو کوئی خط نہیں لکھا۔ میرے خیال میں یہ دین و دنیا دونوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ والدہ کی خدمت میں بہت اہتمام سے وقتاً فوقتاً خط بھی لکھا کریں۔ پیسوں کی تو بظاہر ان کو ضرورت نہیں مگر کوئی جانے والا مل جاوے تو اس کے ہاتھ کوئی مختصر سی چیز والدہ کے لئے ضرور بھیجتے رہا کرو۔

میں نے سب سے پہلے ۷ اپریل کو ایک رجسٹری جدہ سے کی، اور ۱۰ اپریل کو مکہ مکرمہ سے ایک ایر لیٹر تمہارے اس ایر لیٹر کے جواب میں جو بجیر رسی کا مکہ مکرمہ میں ملا تھا لکھا تھا۔ ان دونوں خطوط کے متعلق میں ہر خط میں یہ لکھ چکا ہوں کہ وہ رکھنے کے قابل نہیں۔ ان کو فوراً چاک کر کے جلا دیں۔ غایت رنج و حزن میں لکھ دیئے۔ معلوم نہیں یہ میری درخواست قابل پذیرائی ہوئی یا بھائی یوسف رنگ والوں کی چائے کی طرح قابل قبول نہ ہوئی۔ اس وقت عزیز عبدالقدیر میرے پاس ہے۔ میں نے اس سے بھی درخواست کی کہ وہ اپنے قلم سے اس پر لکھ دیں کہ اگر آپ دونوں خطوط کو جلا دیں گے تو میری اجازت ہے مگر وہ ہنس پڑا۔ خفا نہ ہونا مگر ان کو ضرور چاک کر دینا۔ وہ انتہائی رنج و حزن میں لکھے گئے۔

تم نے لکھا کہ تیرے تعلق کے بغیر ہم کو کون پوچھے۔ اب تو لندن کا معاملہ برعکس ہو رہا ہے کہ تم ہی میری دلالی کر رہے ہو۔ میرے پیارے دوستوں کو وہیں نمٹا دو اور بہت اہتمام سے یکسوئی سے کام میں لگ جاؤ۔ تفریحات بہت دنوں کر لیں۔ اب میری درخواست ہے کہ بالکل اس لائن کو چھوڑ دیں۔ من نہ کردم شما حذر بکنید

تمہارے قدیم جدید دوستوں نے میری الوداعی دعوت کے بڑے زور دکھلائے۔ اس میں تم مجھے بہت یاد آئے۔ تم نے لکھا کہ شادی کی دعوتوں میں جانا نہیں ہوتا بہت اچھا کرتے ہو۔ لیکن جہاں کوئی دینی نفع سمجھو وہاں جانے میں انکار بھی نہیں کرنا۔ البتہ دل سے

ہرگز ان چیزوں کو پسند نہ کرنا۔قلبی تعلق الگ چیز ہے مدارات الگ چیز ہے ؎

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص وعام
با مسلماں اللہ اللہ، با برہمن رام رام

مدارات ہی کا بیان ہے۔

عبدالحکیم صاحب تو میرے سامنے تمہارے اوپر ایسے لٹو تھے کہ میں سمجھ رہا تھا کہ جانے کے بعد وہ تمہاری خدمت میں پڑ رہیں گے۔معلوم نہیں جانے کے بعد تمہارے ساتھ ان کا کیا برتاؤ رہا۔ میں نے بھی ان سے کہہ دیا تھا کہ مولوی یوسف کو میری جگہ سمجھیں۔ مجھ سے خط وکتابت دشوار ہے۔

تم نے علامہ خالد کے متعلق جو لکھا میرے ذہن میں یہ صاحب نہیں آئے۔ میں نے پہلے خط میں جو کچھ لکھا تھا وہ خورشید صاحب کے متعلق لکھا تھا کہ وہ بھی اس سیہ کار سے بیعت ہیں، تبلیغ کے مخالف ہیں۔خالد صاحب کے متعلق مجھے کسی نے ان کی مخالفت نہیں لکھی۔

میں یوسف تیرے لئے بہت اہتمام سے آج سے نہیں، جب سے تو لندن گیا ہے بہت ہی دعائیں کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تیرے وجود سے وہاں لوگوں کو بہت ہی زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچاوے اور تجھے وہاں کے بددینی کے ماحول سے بہت ہی محفوظ رکھے۔

ایک نصیحت بہت اہتمام سے کرتا ہوں۔ امارد سے بہت ہی دور رہیں, اس کو ضروری سمجھیں اوران کے تعلق کو کبھی خطرہ سے خالی نہ سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان مساعی جمیلہ میں جو تم نے اس خط میں لکھیں بہت حفاظت فرماوے۔مگر اس کا ضرور اہتمام رکھنا کہ [اجنبی ممالک] میں بہت ہی حزم اور احتیاط سے کام کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہماری تبلیغ نظام الدین والی اسی اصول پر بن گئی ہے۔

تم نے لحاف کے متعلق جو تفصیل لکھی بہت دیر میں لکھی۔ یہ مضمون لحافوں کے ساتھ دستی خط میں یا ڈاک میں پہلے لکھنا چاہئے تھا۔ میں تمہارے دو لحافوں میں سے ایک کو ساتھ لے جارہا ہوں۔ اور دوسرا بہت احتیاط سے بند کر کے صوفی اقبال کے پاس امانت رکھوا دیا ہے کہ اگر میں واپس آگیا تو لے لوں گا ورنہ کسی کے ہاتھ تمہارے پاس میری طرف سے بھیج دیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ یہ دو مل کر ایک ہو بھی نہیں سکتا۔ اس لئے کہ ایک بہت موٹا تھا دوسرا بہت پتلا۔ دونوں کو ملا کر ایک بنائے جاتے ہیں تو ایک سا ہونا چاہئے تھا۔ بہر حال تم اگر پہلے لکھ دیتے تو زیادہ اچھا تھا۔

تم نے لکھا کہ 'پرسوں سے نزلہ زکام کی شدید شکایت ہو رہی ہے یہ خط لیٹے لیٹے لکھ رہا ہوں'۔ میں پہلے خطوط میں لکھ چکا ہوں کہ یہ ناکارہ اخیر مارچ سے مسلسل بخار میں مبتلا ہے۔ روزانہ ظہر کے وقت ہوتا ہے, رات کو عربی ٦ بجے اترتا ہے۔ جس کی وجہ سے رات کی بھوک بالکل جاتی رہی۔ بہت ہی زبردستی ایک آدھ لقمہ جبراً کھانے کی نوبت آتی ہے, جس کی وجہ سے ضعف بھی بہت زیادہ ہوگیا۔

مزید برآں ١٩ مئی کو مدرسہ شرعیہ کے پاخانہ سے گر گیا جس کی تفصیل پہلے خط میں لکھوا چکا ہوں, اوراس کی وجہ سے پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اب تک تو مختلف دواؤں کی مالش اور سینک وغیرہ ہوتی رہی مگر کل ڈاکٹر وحید الزماں کے اصرار پر عصر کے بعد ڈاکٹروں کا ایک بورڈ آیا اور سب نے مل کر پاؤں پر پلاسٹر تجویز کر دیا۔ رات کو ۵ بجے عربی وہ لگا, اس وقت سے اور بھی تم خاص طور سے یاد آرہے ہو ؎

کس طرح فریاد کرتے ہیں بتادو قاعدہ
اے اسیران قفس میں نو گرفتاروں میں ہوں

تم سے دریافت کرتا کہ پلاسٹر میں کیا کیا ہوا کرے۔ میں تو رات سے سیمنٹ کے ایک کنویں

میں میرا پاؤں بند ہے جو بہت بوجھل ہے۔

البتہ اس پلاسٹر سے پہلے ایک عشرہ تمہارے بستر میں جو رسی بندھی ہوئی تھی جو مجھے بہت پسند تھی۔ ہر مالش کے بعد صوفی انعام اللہ کے مزاح اڑانے کے باوجود وہ میری ٹانگ پر خوب اچھی طرح بندھتی تھی۔اس سے بہت زیادہ نفع تھا کہ کوئی روئی کا ٹکڑا وغیرہ ادھر ادھر نہ گرتا تھا۔انعام اللہ اس وقت میرے پاس بیٹھا تھا وہ ایک فقرہ لکھواتا ہے کہ کسی مالش نے، کسی دوا نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا لندن کی رسی نے,جو ہر وقت پاؤں میں بیڑی پڑی رہتی تھی۔اہلیہ سے نیز مولوی ہاشم سے خاص طور سے سلام مسنون۔فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۳۱رمئی ۷۱ء

﴿293﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: یکم جون ۷۱ء[۶ربیع الثانی ۹۱ھ]

مکرم محترم ذوالمجد والکرم! مولانا الحاج القاری یوسف صاحب زادت معالیکم!

بعد سلام مسنون،تمہارا ایر لیٹر مکہ پہنچا تھا۔اور اپنی عادت کے موافق سب سے پہلے اس کا جواب بھی لکھوا دیا اور گذشتہ کل رجسٹری کو بھی دے دیا تھا مگر کل رجسٹری نہ ہوسکی تو پھر میں نے اس کی رجسٹری ملتوی کردی,اور عزیز مولوی احمد کے حوالہ کردیا کہ میری روانگی کے بعد میری روانگی کی اطلاع بھی اس لفافہ میں چلی جاوے کہ تم تک جلد پہنچ جاوے,اس لئے کہ سہارنپور سے خط کی روانگی میں بھی دیر ہوگی، پہنچنے میں بھی دیر لگے گی۔وہاں پہنچنے کے بعد

ہجوم بھی بہت ہو جاوے گا۔

تمہارے بسترہ والی رسی میرا تو اپنے ساتھ لے جانے کو دل چاہ رہا تھا مگر چونکہ عزیز عبدالقدیر نے یوں کہا کہ یہ تو میں نے مانگی تھی اور تو نے مجھے دے دی تھی اور میرے نزدیک بھی اس کا استعمال اس سیہ کار کے استعمال سے تمہارے یہاں بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے کہ اس کے دل برا ہونے کے خوف سے تم نے اس سیہ کار کی بھائی یوسف رنگ والوں کی چائے کی درخواست بار بار اصرار اور جبری حکم کو بھی فٹ بال کی گیند کی طرح ایک کک لگا دی, اس لئے یہ رسی اس وقت بہت قلق کے ساتھ اس کے حوالہ کردی, ورنہ اب تک تو وہ میرے پاؤں کی بیڑی بندھی رہی۔

اہلیہ سے سلام مسنون، بچی کو گود میں لے کر بہت پیار کریں۔ خالہ اور خالو نیز عزیز محمد سلمہ سے بھی دعوات کہہ دیں ۔ اب تو بظاہر خط لکھنا میرے لئے بھی دشوار ہوگا, فقط والسلام۔

صوفی اقبال صاحب مجھے پہنچانے کیلئے کل مدینہ منورہ سے آئے اور اس وقت میرے پاس بیٹھے ہوئے ہیں, چپکے چپکے وہ مولوی احمد سے سلام اور دعا کی درخواست لکھوا رہے ہیں۔ فقط والسلام۔ عزیز عبدالقدیر نے کہا میرا بھی سلام لکھوا دو, میں نے کہا نہیں آپ براہ راست اس پرچہ کی پشت پر اپنے قلم مبارک سے جو چاہو لکھ دو۔

فقط والسلام

حضرت شیخ مدظلہ

بقلم احمد گجراتی، یکم جون ۷۱ء

عبدالرحیم کا خط آیا جو اس لفافہ میں تمہارے دکھانے کے لئے احمد کے دے دیا کہ وہ لکھ دیں۔

﴿294﴾

از: جناب عبدالقدیر صاحب، جدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۹/ربیع الثانی ۹۱ھ [۴/جون ۷۱ء]

مخدوم المکرّم الحاج حضرت بھائی یوسف صاحب دام مجدہم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، وفقنا اللہ وایاکم لما یحب ویرضیٰ

امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ بندہ ناچیز بھی بفضل تعالیٰ بخیریت ہے۔ کل حضرت والا کی روانگی ہوئی۔ جہاز ۴۰:۵ پر پرواز کر گیا۔ دل میں باتیں بہت کچھ تھیں لیکن اب دماغ حاضر نہیں ہے۔ انشاء اللہ مدینہ پہنچ کر تفصیلی حالات سے مطلع کروں گا۔ مکان میں بعد سلام مسنون دعاؤں کی درخواست اور عزیزہ سلمہا کو پیار اور بھائی محمد کو سلام اور دعا کی درخواست۔

محمد عبدالقدیر عفی عنہ، ۹/ربیع الاول ۹۱ھ

﴿295﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳/جون ۷۱ء [۸/ربیع الثانی ۹۱ھ]

المخدوم المکرّم مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، گذشتہ کل حضرت روانہ ہوگئے۔ پاؤں کی چوٹ کا حال تو معلوم ہوگیا ہوگا۔ اس پر پلاسٹر چڑھایا گیا تھا لیکن سوئے قسمت پرسوں حضرت کو استنجاء کا تقاضہ ہوا اور وہ چل پڑے۔ راستہ میں وہ سمجھے کہ ریح آرہی ہے لیکن

دراصل وہ اسہال تھا۔ اس سے لنگی اور پلاسٹر خراب ہو گیا۔ اس کو صوفی انعام اللہ نے کھولا۔ ورم تو بہت کم ہو گیا لیکن دوسرا پلاسٹر نہ لگ سکا۔ کیونکہ وقت نہیں تھا۔ ڈاکٹر نے آنے کو کہا تھا کہ دوسرا لگا دوں گا، مگر بعد میں انکار کر دیا۔ اب شاید پاکستان میں لگے۔ ۴ جون کو دہلی سے روانگی ہے۔ اور کیا لکھوں۔ دعا میں فراموش نہ فرماویں۔ قاری اسماعیل صاحب، مولوی ہاشم صاحب کو سلام مسنون و دعا کی درخواست دونوں سے۔

فقط والسلام

[بامر] حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۳/ جون ۷۱ء

﴿296﴾

از: حضرت صوفی محمد اقبال صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: ۸ جون ۷۱ء [۱۵ ربیع الثانی ۹۱ھ]

من مدینہ منورہ علی منورہا الف الف صلوۃ وسلام

بخدمت حضرت سیدی مرشدی دامت برکاتکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دہلی بخیر رسی کا تار مل گیا تھا، متعلقہ خدام کو اطلاع کر دی تھی۔ حضرت والا نے فرمایا تھا کہ تار ارسال کیا جاوے گا کیونکہ خط لکھوانے کے لئے عرصہ کے بعد فرصت ہو گی۔ حضرت کی مشغولی کی حالت بھی بہت ظاہر ہے اسی لئے والا نامہ کا نہ تو خیال تھا نہ اب درخواست کی جرأت ہوتی ہے لیکن حضرت کی صحت اور خصوصاً پاؤں مبارک کی تکلیف کا ہر وقت خیال رہتا ہے۔ امید تو ہے کہ اب آرام آچکا ہو گا، مگر فکر ہے۔

دعا کے مواقع پر حضرت ہی کے لئے بلا اختیار دعائیں کرتا ہوں۔ حضرت کی صحت اور عافیت کے ساتھ بلندی درجات وعلو مراتب اور تمام مقاصد کے پورا ہونے اور حضرت کے فیض کے تمام عالم میں پھیلنے اور تا قیامت رہنے کی دعائیں کرنا ہی بندہ کا وظیفہ ہے اور اپنی اہم حاجت یہی بن گئی ہے۔ اگر بھائی ابوالحسن صاحب کرم فرما کر دو سطریں حضرت کی صحت وخیریت کی لکھ دیں تو یہاں پر سب ہی مشکور ہوں گے۔

بھائی ابوالحسن، بھائی مولانا طلحہ سلمہ اور سب اہل ہند کی تو عید ہو رہی ہوگی ,سب حضرات کو بہت بہت مبارک ہو,اور ہم لوگ اپنا حال لکھ کر ان کی خوشی کو مکدر نہیں کرتے۔ چند ماہ پہلے جب سہارنپور سے حضرت کی روانگی ہوئی تھی اس کا اندازہ ان کو خود ہی ہوگا گو اس وقت حضرت کا سفر مبارک حرمین شریفین کی طرف تھا۔ باقی حالات ڈاکٹر اسماعیل صاحب لکھ رہے ہیں,اور حضرت کی آمدہ ڈاک بھی روانہ کر رہے ہیں۔

بندہ کو زیادہ افسوس وحیرانی حضرت کی یک دم روانگی سے ہوئی,کیونکہ اس مرتبہ کم از کم شعبان تک یا حج کے بعد تک قیام کا پورا یقین تھا۔ روانگی طے ہو جانے کے بعد بھی آخری دنوں تک یہی خیال تھا کہ آخر میں ملتوی ہو جائے گی اور یہ سب حضرت کا ارادہ معلوم ہو جانے کی وجہ سے تھا لیکن عبدیت کے اعلیٰ مقام کا ظہور ہوا۔

حضرت کو بلند سے بلند وہ مقام عطا ہو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے سب سے بڑے ولی کو دیا ہو اور اس سے بھی بڑھ کر اور افضل واکمل مراتب عالیہ عطا ہوں جس پر اولین وآخرین کے اولیاء اللہ رشک کریں۔ اور ہم کو حضرت والا سے سچی محبت کا کوئی ذرہ بلا استحقاق اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عطا فرماویں۔ ایسی محبت ہو جو خالص اور ذاتی ہو، دنیا وآخرت کے منافع سے بالا ہو۔ اس نعمت کیلئے بھی حضرت ہی سے دعا کی درخواست ہے۔

بندہ کی گھر والی، رضا سلمہ، اور ان کے قاری عبدالرشید صاحب، ڈاکٹر شبیر صاحب

کی طرف سے سلام مسنون اور دعا کی درخواست۔ سلیم سلمہ کے ابا بھائی حبیب اللہ صاحب مستقل پرچہ لکھ رہے ہیں۔ دلدار صاحب کی طرف سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت کا غلام

محمد اقبال، ص.ب.۲۵۱، مدینہ منورہ۔ ۸/جون ۷۱ء

﴿297﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۰/جون ۷۱ء [۲۷/ربیع الثانی ۹۱ھ]

ذوالمجد والکرم مولانا الحاج قاری صاحب زیدت معالیکم!

بعد سلام مسنون، مجھے خط لکھنے کے لئے ایک بہانہ چاہئے۔ آج کی ڈاک سے عزیز مولوی عبدالرحیم سلمہ کا خط آیا جس میں انہوں نے تمہارے خط کے حوالہ سے تمہاری اہلیہ کے علاج کے سلسلہ میں مشورہ کیا۔ میں نے اس کو اسی وقت جواب لکھوایا مگر مجھے یہ خیال ہوا کہ ایک ہفتہ تو ان کے خط کی آمد میں گذرا، ایک ہفتہ بعد ان کا جواب ملے گا اور پھر ایک ہفتہ ان کو تمہیں خط کے جواب میں استخارہ میں گذرے گا۔ کیونکہ ان کو تمہارے خط کے جواب کا انتظار اتنا نہیں ہوگا جتنا مجھے ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں براہ راست وہی لکھ دوں جو عزیز عبدالرحیم کو لکھا ہے۔

اس میں اصل مشورہ تو زبانی ہوتا ہے اس کے بعد:

نمبر۱: سب سے اہم اور نہایت اہم تو استخارۂ مسنونہ ہے۔ اس کو ابھی سے شروع کر دیں میرا نہایت مجرب ہے۔ سہارنپور آنے کے بعد مدینہ جانے اور مدینہ جانے

کے بعد سہارنپور آنے کا استخارہ کرنا معمول ہے چاہے کئی برس لگ جائیں۔

نمبر۲: علاج کا اہم قانون بیمار کی طبیعت کا توافق ہے۔ بغیر توافق کے علاج مفید نہیں ہوتا۔

نمبر۳: خالہ اور خالو سے اجازت ضروری ہے۔

نمبر۴: یہاں کے قیام میں علاج کی صورت کیا ہوگی کیونکہ تم بھی زامبیا جارہے ہو۔ علاج کیلئے کسی دل سوز کی ضرورت ہوتی ہے۔

نمبر۵: تم نے ۲۰۰ پاؤنڈ خرچ لکھا۔ رئیسِ اعظم قاری یوسف صاحب کے یہاں قابلِ التفات نہیں، ہم جیسوں کے سوچنے کی ضرورت ہے۔ فقط

سہارنپور بھیجنے کے بعد مقدمہ لامع اور آپ بیتی نمبر۳ اور اعتدال نمبر۴ کا عربی ترجمہ ملا جو ۱۷ جون کو تمہارے نام بذریعہ ڈاک رجسٹری کی ہے۔ رسید سے مطلع کریں۔ تمہارا ایک معتقد بھائی یحییٰ گجراتی ثم لندنی دو دن کیلئے یہاں آیا تھا مگر ایسا دل لگا کہ دو ہفتے میں واپس گیا۔ ان کی معرفت تمر باللوز کی ایک چھوٹی ڈبیہ بھیجی۔ میرا ارادہ بڑا ڈبہ بھیجنے کا تھا مگر ان کو طیارے سے کراچی، پھر جدہ، اور عمرہ کے بعد لندن جانا تھا اس لئے انہوں نے یہ تجویز کیا کہ میں خود بڑا ڈبہ مدینہ سے خرید کر لیتا جاؤں گا۔ میں نے ہر چند ان کو دام دینے چاہے اور اصرار کیا مگر انہوں نے اس کو قبول نہیں کیا۔

مکہ سے روانگی کے وقت تمہارا ایک گرامی نامہ پہنچا تھا، میں اس کا جواب لکھ کر رجسٹری لفافہ مولوی احمد کو دے آیا تھا کہ میری روانگی کے بعد روانگی کی تفصیل بھی وہ لکھ کر رجسٹری کر دیں۔ خدا کرے وہ پہنچ گیا ہو۔

۲/ جون کو جدہ سے ظہر کے وقت چل کر عصر کراچی پڑھی، اور ۴ جون کو پاکی

ساڑھے گیارہ بجے کراچی سے چل کر پاکی ایک اور ہندی ڈیڑھ بجے مطار پر پہنچا۔ جمعہ کی نماز ڈیڑھ پر ہوتی ہے مگر اس دن نظام الدین کے احباب نے ڈھائی بجے کا اعلان کر رکھا تھا۔ خیال شنبہ کی صبح کو سہارنپور کا تھا مگر دہلی کے جملہ احباب کا اصرار یہ ہوا کہ پلاسٹر ٹانگ پر ضروری ہے۔ اس لئے شنبہ کو پلاسٹر لگوا کر یک شنبہ کی صبح کو نظام الدین کے احباب کے ساتھ سہارنپور پہنچ گیا۔ یہاں پہنچنے کے بعد سے چارپائی پر سوار ہوں۔

ایک ضروری بات یہ رہ گئی کہ عزیز عبدالرحیم نے اپنے زامبیا کے سفر کا مشورہ پوچھا تھا کہ والدہ کا تقاضا چند ماہ قیام کا ہے اور تمہارا تقاضا بھی واپسی میں لندن قیام کا ہے اس لئے اس نے یہ خواہش لکھی تھی کہ رمضان تک میرے پاس قیام کر کے بعد رمضان زامبیا جائے۔ میں نے اس کو یہ مشورہ دیا ہے کہ چند روز قیام کے بعد میرے پاس سے زامبیا چلا جائے اور رمضان وہاں یا تمہارے پاس لندن گذار کر کہ تمہارے متعلق میرا خیال یہ ہے کہ اس مرتبہ رمضان دوستوں میں گذارو اور وہ رمضان کے بعد حج کرتا ہوا واپس آجائے۔

مولوی ہاشم، اپنی اہلیہ، اور اسکے والدین اور عزیز محمد اور دوستوں سے سلام مسنون کہہ دیں۔ اگر مولوی اسعد مدنی وہاں آئیں تو ان کو اپنے یہاں دعوت ضرور دیں اور ان کے سفر کی تفاصیل لکھیں نیز مولانا مسیح اللہ کے سفر کے حالات کسی خادم سے لکھوا دیں۔

فقط

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم شاہد غفرلہ، از راقم سلام مسنون

[خط کی ایک جانب کے حصے پر یہ عبارت درج ہے]:

مولانا یوسف! خط کا یہ حصہ کاتب کی غلطی سے سادہ رہ گیا۔ میں نے اگلا حصہ سادہ رکھنے کو کہا تھا اس نے یہ حصہ بھی سادہ رکھ دیا ورنہ خط کا مضمون کچھ اور طویل ہو جاتا۔ کل جمعہ کو

مدینہ طیبہ سے تار ملا کہ سید محمود کا انتقال ہو گیا۔

عبدالحفیظ کا بہت اصرار تھا کہ میرے ساتھ آئے میں نے منع بھی کیا کہ ماہ مبارک میں آنا مگر اس نے تراجم کی وجہ سے اہم سمجھا۔ اس کو بھی شوق تھا کہ تراجم لکھے مگر عین وقت پر سفارۃ ہندیہ نے اس کو یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ تم پاکستانی الاصل ہو اور پاکستان سے ہماری لڑائی ہے۔ اب بھی سنا ہے کہ وہ آنے کی کوشش کر رہا ہے تا کہ یہاں رمضان تک رہے۔ میں نے اس کو لکھ دیا کہ رمضان کے قریب آنے کی کوشش کرے۔

تمہارے متعلق میرا خیال یہ ہے کہ آنے والا رمضان لندن ہی میں گذارو کہ تمہارے بار بار کے آنے سے حرج و خرچ بہت ہوتا ہے۔ پچھلے سال بھی بہت ہوا اور اس سال بھی حج کی وجہ سے بہت خرچ ہوا۔ ایک بات کے متعلق سوچ رہا تھا کہ لکھوں یا نہ لکھوں

مااستقمت فما قولی لك استقم۔

از شاہد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج بعافیت ہوں گے۔ ہدیہ مرسلہ از مکہ پہنچا تھا، اسی وقت شیخ اباجی کے لفافہ میں رسید بھیجی۔ انشاء اللہ ملی ہوگی۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ صوفی انعام اللہ، مولوی احمد کے متعلق معلوم ہوا کہ ۱۴ کے جہاز سے آرہے ہیں مگر وہ مال کا جہاز ہے ایک ماہ میں آئے گا۔ عزیز عبدالقدیر کو نہ اردن کا ویزہ ملا نہ اقامہ مل سکا۔

298

از: حضرت صوفی محمد اقبال صاحب رحمہ اللہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: ۴/ جمادی الاولیٰ ۹۱ھ/ ۲۷/ جون ۷۱ء

حضرت سیدی و مرشدی دامت برکاتکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل شام کو گرامی نامہ بندہ اور ڈاکٹر اسماعیل صاحب کے نام ملا۔ پاؤں کا مفصل حال معلوم ہوا۔ بندہ کو تو امید تھی کہ اب مکمل صحت کا مژدہ ہوگا مگر ابھی تک سلسلہ چل ہی رہا ہے۔ ہم عاجز محتاج دعائیں کر رہے ہیں۔

حضرت سید صاحب مرحوم نے حضرت والا کی تار کا جواب بھی بھجوا دیا تھا۔ جس کا حال ان کے آخری خط میں معلوم ہو گیا ہوگا۔ حضرت والا کے تعزیت کے دو تار ایک مولانا سید آفتاب صاحب کے نام اور ایک سید حبیب صاحب کے نام پہنچے۔ ان کی رسید بھی مولانا آفتاب صاحب نے اپنے خط میں لکھ دی ہوگی مگر انہوں نے اپنا خط گذشتہ بدھ کی ڈاک سے روانہ کیا اور یہ بمبئی سے ڈلوانا ہے۔ شاید پہلے پہنچ جائے۔

آپ کے والا نامہ بنام ڈاکٹر صاحب کی نقل اس وقت ڈاکٹر صاحب کر رہے ہیں، انشاء اللہ آج ہی کسی جانے والے کے ہاتھ دستی یا پھر بذریعہ ڈاک مکہ مکرمہ بھائی سعدی کو روانہ ہوگا۔ بھائی سعدی نے ۵ جون کے ہسپتال سے لکھے ہوئے گرامی نامہ کی نقل بھیج دی تھی اور کل بندہ نے اس کی رسید بھائی سعدی کو بھیج دی ہے۔

اس گرامی نامہ میں آپ بیتی نمبر ۳ کے روانہ ہونے کی خوشخبری تھی۔ اس وقت سے شدت سے انتظار ہے لیکن پرسوں مولانا غلام رسول صاحب مکہ مکرمہ سے آئے۔ ان سے معلوم ہوا کہ وہ حکیم صاحب کے بھائی سعدی سب سے مل کر آئے۔ انہوں نے کوئی کتاب نہیں دی۔ خیال ہے کہ ابھی پاکستان سے مکہ مکرمہ نہیں پہنچی ہوگی، ورنہ حکیم صاحب مدظلہ ہر چیز کے فوراً بھیجنے کا فکر فرمایا کرتے ہیں۔

بھائی الحاج ابوالحسن صاحب کچے گھر کی مرمت وغیرہ کروا رہے ہیں۔ یہ سب کام اب ضروری ہو گئے ہیں، کیونکہ حضرت والا کو غیر معمولی عذر لاحق ہو گئے ہیں۔ نمی کا انسداد بہت ہی ضروری تھا اور بھی جس قدر راحت کے سامان ہو جائیں کم ہیں، اور مہمانوں اور خدام

کو بھی اچھا ہے۔

جس وقت حضرت کی صحت اچھی تھی اور سارے جزوی نظام بھی براہ راست حضرت ہی کے ہاتھ میں تھے اس وقت کچے گھر کی دیوار عرصہ تک گرنے کے لئے تیار رہتی تھی اور چھت بھی اپنی مرمت کا تقاضا کرتی رہتی مگر ٹال سے ایک بلی منگوا کر کڑی کے نیچے رکھ دی جاتی۔

عزیز رضا سلمہ سلام عرض کرتا ہے۔ گرامی نامہ پہنچنے سے پہلے ہی کہہ رہا تھا کہ جب حضرت کی خدمت میں خط لکھو گے تو میرا سلام لکھنا کیونکہ میں تو خود بھی خط لکھتا مگر حضرت مجھے خط لکھنے سے منع فرما گئے ہیں۔ اب اس کے متعلق مضمون سنایا تو بہت متأثر ہوا لیکن سمجھا کچھ نہیں۔ بندہ نے جب مبارک باد دی اور کہا کہ اس بات کی قدر کرنا۔

آج رات خواب میں حضرت والا کی موجودگی میں بندہ رضا کے بھائی صاحب سے اور دو دوسرے حضرات سے کہہ رہا ہے کہ رضا کو مبارک باد دو۔ اس دولت کے حصول میں اگر تھوڑا سا بندہ بھی قصوروار شمار ہو جائے تو یہ بہت مبارک قصور ہو گا

ومن خطرت منه ببالك خطرة   حقيق بأن يسمو وأن يتقدما

ہم سب کی طرح رضا بھی الحمد للہ اہتمام سے آپ کی طرف سے روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام عرض کرتا ہے اور درود شریف کی تسبیح بھی آپ کی جگہ پر بیٹھ کر بلا ناغہ پڑھتا ہے۔ عملی حالت میں ابھی کچھ ترقی نہیں ہوئی۔ بعض باتیں دیکھ کر بندہ کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ بندہ ہی بہت نالائق ہے، بندہ کی باتوں کا کچھ اثر نہیں ہوتا مگر حضرت والا کی دعاؤں اور توجہ سے بڑی امیدیں ہیں۔

قاری عبد الرشید صاحب اور ان کے گھر والے سب بچے بہت بہت سلام عرض کرتے ہیں اور دعاؤں کی درخواست۔ ڈاکٹر بشیر صاحب نے پاؤں کے علاج کی تفصیل

بہت دل چسپی سے سنی, سلام عرض کرتے ہیں اور دعا کی درخواست, اور حضرت والا کی مشغولی کے پیش نظر مستقل خط نہیں لکھتے ۔ڈاکٹر رانا یعقوب صاحب کی طرف سے بھی سلام مسنون, وہ تو مستقل خط لکھیں گے کہ مجھ سے جواب کے لئے ہندوستانی ٹکٹ مانگ رہے تھے۔

بندہ بار بار اور طویل خط لکھنے سے ڈرتا ہے مگر پہلے تو حضرت سید صاحب کے حادثہ کی وجہ سے لکھنا ضروری ہو گیا تھا اور آج حضرت والا کی آمدہ ڈاک روانہ کرنا ہے اس لئے ساتھ ہی اپنا پرچہ شامل کر رہا ہوں ۔اب دو تین روز میں صرف ایک اور ضروری عریضہ لکھنا ہے۔

وہ یہ کہ بندہ کا ارادہ حضرت کے چند واقعات لکھ کر حضرت کی خدمت میں پیش کرنے کا ہے تا کہ کسی وقت حضرت والا ان کو سن لیں یا صرف سرخیاں سن لیں ۔ان میں چونکہ کہیں کہیں حضرت کے الفاظ بھی ہیں اس لئے حضرت ان کی اصلاح وتوثیق فرمادیں اور کوئی ہدایت فرمادیں ۔پھر اگر حضرت کی اجازت ہوگی تو دل چاہتا ہے کہ دوسرے دوستوں تک بھی ان کو پہنچاؤں اور نمونہ کے بعد اس سلسلہ کو جاری رکھوں۔

فقط والسلام

حضرت کا غلام

محمد اقبال،۴ر جمادی الاولیٰ ۹۱ھ، بروز اتوار

《299》

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: یکم جولائی ۷۱ء [۸/ جمادی الاولیٰ ۹۱ھ]

...[ابتدائی حصہ مفقود ہے]

...کئی دن ہوئے تمہارے خالو کا خط پریسٹن سے آیا تھا جس میں انہوں نے اپنے چھوٹے بچے کو حفظ قرآن کے لئے ہندوستان بھیجنے کو لکھا تھا۔ میں نے تو انہیں مشورہ لکھ دیا کہ عزیز یوسف کے پاس بھیج دو، اتنے چھوٹے بچے کو ہندوستان بھیجنا ٹھیک نہیں۔

سید محمود کے حادثہ سے جتنا بھی رنج و قلق ہو برمحل ہے۔ میں نے اس خط کی ابتداء تو اس خیال سے کی تھی کہ بولٹن کے متعدد خطوط آئے ہوئے ہیں کسی کے لفافہ میں رکھوا دوں گا مگر مضمون بے ارادہ اس قسم کے آ گئے کہ جن کو دوسروں کے خطوط میں بھیجنا پسند نہیں آیا۔ اس لئے براہ راست تمہیں بھیجتا ہوں۔ اب احتیاطاً رجسٹری بھی کراتا ہوں۔

میں پہلے بھی لکھوا چکا ہوں کہ تمہارے لئے دعاؤں کیلئے تم بھی سمجھتے ہو لکھنے کی ضرورت نہیں۔ **تمہاری ہر نوع کی ترقی دینی و دنیا کی میرا عین مقصود ہے** اسلئے تمہاری شان کے خلاف کوئی روایت میرے کان میں پہنچتی ہے تو اسے تکلیف ہوتی ہے، جن کا ثمرہ وہ دو خطوط تھے جو میں نے تمہاری مدینہ سے روانگی کے بعد ایک رجسٹری اور دوسرا ائیر لیٹر مکہ مکرمہ سے بھیجا تھا، اور ان کے متعلق میں نے متعدد خطوط میں ان کے چاک کر دینے کا مطالبہ کر رہا ہوں۔ مگر اب تک تم نے کسی خط میں یہ نہیں لکھا کہ وہ چاک کر دیئے گئے۔ اپنی عادت شریفہ ضد کو بالائے طاق رکھ کر ضرور چاک کر دو۔ اس میں اپنی ضدی طبیعت کو تھوڑی دیر کو [دبا] دینا۔

معلوم نہیں میرے خطوط کے بہت سے الفاظ سے کلفت تو ہوتی ہی ہوگی مگر میں قصداً تمہارے قلق پہنچانے کو کوئی لفظ لکھواتا نہیں، بے اختیار بعض الفاظ لکھوائے جاتے ہیں جن کا خیال مجھے بھی رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمہاری اور میری دونوں کی سیآت سے درگذر فرمائے۔ جب یہ ارادہ ہوا کہ اس کو رجسٹری کراؤں تو کئی باتیں لکھنے کو ذہن میں آگئیں مگر پھر خیال ہوا کہ نہ معلوم کیا کیا لکھا جائے۔ اگر اب تک کے خطوط سے تمہیں تکلیف پہنچی ہو تو اسے تعلق پر محمول کر کے درگذر فرماؤ۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، یکم جولائی ۷۱ء

میرا خیال یہی ہے کہ امسال اگر عزیز عبد الرحیم متالا بھی رمضان تمہارے پاس بولٹن میں گذاریں تو تمہارے لئے اور عزیز موصوف کیلئے بہت مفید ہے۔ میرے دوستو! اب اپنے اپنے کام کو سنبھالو۔ فقط

﴿300﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبد الرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: غالباً جمادی الاولیٰ ۹۱ھ/ جولائی ۷۱ء

عزیزم مولوی عبد الرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے تمہاری مرسلہ آموں کی پیٹی دیوبند کے کسی طالب علم کے ہاتھ اس پیام کے ساتھ پہنچی تھی کہ مولوی عبد الرحیم پرسوں کو بمبئی جائیں گے اور ایک شب وہاں قیام کے بعد سیدھے سہارنپور آئیں گے۔ قاصد

نے یوں بھی کہا تھا کہ یہ پیام انہوں نے تین چار دن ہوئے جب دیا تھا۔اس کی بنا پر شدت سے تمہاری آمد کا روزانہ انتظار رہا۔

پرسوں حاجی یعقوب کا خط ملا۔اس میں انہوں نے لکھا کہ مولوی عبدالرحیم کی آمد کی اطلاع تھی۔ سارا دن ان کا انتظار کرتا رہا، تحقیقات بھی کرتا رہا مگر ان کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ تھوڑی دیر کو باہر گیا تھا، گھر والوں سے اصرار کر گیا تھا کہ ان کی خبر رکھیں۔ واپسی پر معلوم ہوا کہ نہیں آئے۔شاید مکان واپس چلے گئے۔آج کے خط سے تمہاری علالت کا حال معلوم ہو کر بہت ہی رنج و قلق اور فکر ہوا۔

نزاکت نازنینوں کی بنائے سے نہیں بنتی
خدا جب حسن دیتا ہے نزاکت آ ہی جاتی ہے

تمہاری مسلسل بیماری نے تو بہت ہی دق کر دیا۔ اللہ کی شان جو آدمی کسی کام کا ہوتا ہے وہی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔مولوی عبیداللہ صاحب عرصہ سے مبتلائے بیماری ہیں۔ ہمارے مولوی یونس آئے دن بیمار رہتے ہیں۔صوفی اقبال مستقل امراض کا شکار ہو گئے ہیں۔اور بھی ہیں۔

تمہارے سے تو بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔مگر تم نے بیماری سے ایسی دوستی کی ہمارے بجائے اسی کو اپنا ضجیع بنالیا۔اگر تم خفا نہ ہو تو میرا خیال یہ ہے کہ تمہاری بیماری میں تمہاری نزاکت کو بھی دخل ہے۔ بیماری سے زیادہ ڈرا نہ کرو۔ہم نے سنا ہے کہ 'ڈرا سو مرا'۔ اور 'فاز باللذة الجسور'۔

تمہارے زامبیا کے سفر کے سلسلے میں میری رائے تو یہ ہے کہ میرے پاس آنے کی یا مجھ سے ملاقات کی کوئی زیادہ اہمیت نہیں۔ جسمانی طور پر جتنا بھی تم سے بعد ہو روحانی تعلق سے میں تم سے دور نہیں۔اس لئے رجب کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ جب تمہاری طبیعت اچھی

ہو جائے اور سفر کی متحمل ہو جائے فوراً زامبیا چلے جاؤ۔ تم یہ سمجھ لینا کہ زکریا ابھی مدینہ منورہ سے لوٹا نہیں، چھ مہینے کے بعد لوٹے گا۔

اور میں تو تم سے کسی وقت بھی دور نہیں ہوں، نہ مدینہ رہتے ہوئے نہ یہاں۔ ہر وقت انشاء اللہ تمہارے قریب ہوں۔ اس لئے طبیعت اچھی ہونے کے بعد زامبیا ہو آؤ اور رمضان اچھا یہ ہے کہ عزیز یوسف کے پاس گذارو۔ اس کو میں نے مدینہ منورہ میں بھی یہی کہا تھا اور یہاں سے بھی لکھا، اور اب اس کے معتقدین کے خطوط بھی آرہے ہیں کہ میں حضرت قاری صاحب کو حکم دے دوں کہ وہ رمضان بولٹن میں کریں تاکہ ان کے خدام کو ان سے فائدہ پہنچے۔ ہم سے نہ تو کسی کو فائدہ پہنچا اور نہ پہنچنے کی امید۔ تم دوستوں سے فائدہ کی امیدیں وابستہ ہیں۔

حکیم صاحب کے پاس جتنا وہ ضروری سمجھیں قیام بہت ضروری ہے۔ اور چونکہ سہارنپور کی آب و ہوا تمہارے موافق نہیں ہے اور پہلے بھی نہیں تھی، اس لئے اندیشہ یہ ہے کہ یہاں آنے کے بعد دوبارہ طبیعت خدا نہ کرے ناساز نہ ہو جائے۔ اور اس کا اثر زامبیا کے سفر پر پڑے۔ حکیم صاحب سے سہارنپور آنے کا تقاضا نہ کرنا، مبادا وہ تمہاری خاطر میں قبل از وقت اجازت دے دیں۔

اگرچہ میرے نزدیک تو کچھ ڈاکٹری معائنہ کی زیادہ اہمیت نہیں مکہ اور مدینہ میں اس پر لڑائی بھی ہو چکی اور ہندوستان میں اس سے پہلے ہمیشہ۔ مگر اب تو امراض نے مجھے بھی معائنہ پر مجبور کر دیا۔ اس لئے ڈاکٹری معاینہ کرانا چاہو تو کرالو، صحیح ہے۔ میں تو تمہاری صحت کیلئے خود ہی دعائیں کرتا ہوں۔

عزیز یوسف کی اہلیہ کے علاج کے سلسلہ میں جو تمہیں میں نے لکھا تھا اس کی نقل اسی روز عزیز یوسف کو بھی ائر لیٹر سے لکھ دی تھی۔ اس کو غالباً پہنچ گئی ہوگی۔ اس لئے کہ لندن کا

خط عام سے پانچ دن میں پہنچے، اور مدینہ کا دس دن میں اور گجرات کا ۱۵ دن میں۔ تمہارا خط تو تیسرے سال ہوئے چوتھے دن مدینہ پہنچ گیا تھا، جو تمہاری کرامت [سمجھا تھا]۔

اہلیہ مولوی یوسف کو بھی میری طرف سے سلام مسنون لکھ دیں۔ اور یہ بھی لکھ دیں کہ یہ ناکارہ تمہارے اور تمہاری بچی کیلئے دل سے دعا گو ہے۔ حضرت سید صاحب کے حادثہ انتقال سے جتنا رنج ہو برمحل ہے۔ اس سفر میں حضرت سید صاحب نے اظہارِ محبت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ لکھنے میں تو طول ہے، اگر زندگی رہی تو زبانی سناؤں گا۔ محض خط پر اکتفاء نہ کریں بلکہ احباب سے بھی ایصالِ ثواب کی درخواست کرتے رہیں۔

میری گھر کی بچیوں نے ایک ایک قرآن اور سوا لاکھ کا مجھے وعدہ کیا تھا اور کئی نے اس کو پورا کر دیا۔ حقیقتِ شکر گجراتی کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں اور ہر تصنیف کیلئے۔ اللہ جل شانہ زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائیں۔ اپنی خالہ اور اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔

حضرت شیخ مدظلہ

بقلم حبیب اللہ

﴿301﴾

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۲/ جمادی الاولیٰ ۹۱ھ/ ۵/ جولائی ۷۱ء

عزیزم سلمہ،

بعد سلام مسنون، تم تو ایک عشرہ ہوا اپنی بیماری کا خط لکھ کر اور اس غریب کو پریشان کر کے بے خبر ہو گئے اس کے بعد یہ ناکارہ روزانہ دونوں ڈاکوں میں تمہاری خیریت کا شدت سے

انتظار کررہا ہے اور چونکہ مجھے پتہ بھی یاد نہیں اور کوئی گجراتی ساتھ بھی نہیں اس لئے مجھے بھی خط لکھنے میں بڑی دقت ہورہی ہے۔

مولوی تقی کے خط سے بہت عرصہ ہوا تمہارے پاؤں کی موچ کی خبر سنی تھی اس پر قلق اور افسوس کے ساتھ اپنے ساتھ مناسبت میں مبارکباد انہیں بھی لکھی تھی اور تمہیں بھی۔ اس کا نہ تو ان کے کسی خط میں تذکرہ ہے نہ تمہارے۔ تمہاری بمبئی و دلی بیماری کا تذکرہ تو آیا مگر موچ والا قصہ تو اس سے پہلے کا ہے۔

بہر حال یہ ناکارہ تمہاری ہر نوع کی خیریت کا طالب ہے اور دعا گو بھی اہلیہ اور خالہ سے سلام مسنون کہہ دیں عزیز یوسف کا بھی عرصہ سے کوئی خط نہیں آیا مگر بولٹن سے انکے چاہنے والوں کے خطوط آئے۔ اگر تم خط لکھو تو اس فقرہ کے ساتھ میرا بھی سلام لکھ دو۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب،

بقلم حبیب اللہ چہارشنبہ

۱۲ر جمادی الاولیٰ ۹۱ھ

از راقم سلام مسنون و درخواست دعا

نزاکت نازنینوں کی بنائے سے نہیں بنتی
خدا جب حسن دیتا ہے نزاکت آہی جاتی ہے

302

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ
بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۷ار جمادی الاولی ۹۱ھ [۱۰ر جولائی ۷۱ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، حبك الشئ یعمی ویصم سنا تو ہمیشہ اور بارہا تجربہ بھی ہوا۔ تازہ تجربہ آپ کو سناتا ہوں۔ پرسوں کی ڈاک سے آپ کا کارڈ ملا تھا جس میں ۱۵ جولائی شب جمعہ میں ریزرویشن کی خبر تھی۔ یعمی تو پہلے سے حاصل ہے یصم خط کے وقت میں پیدا ہوا۔

تاریخ یا تو خط سنانے والے نے سنائی نہیں یا فرطِ شوق میں سنی نہیں۔ کل بھی سارے دن خوب انتظار کیا کیونکہ آج کل گاڑیاں کئی کئی گھنٹہ لیٹ ہوجاتی ہیں۔ اس لئے تمہارے اور تمہارے معزز رفقاء کے لئے کچھ پکوا کر خود ہی کھالیا اور شدید انتظار اور تاخیر کے بعد خط کو دوبارہ سنا تو ہر شخص نے ۱۵ جولائی شب جمعہ کا لفظ سن کر کہا کہ ابھی تو آٹھ دن ہیں، ورنہ کل میں تو علی الاعلان انتظار کرتا رہا اور عزیزان مولوی طلحہ مولوی نصیر چپکے چپکے۔

خدا کرے کہ آئندہ جمعہ کو کوئی مانع پیش نہ آئے۔ یہ میں تم کو پہلے بھی لکھ چکا ہوں اور حضرت حکیم صاحب کو بھی مکرر لکھ چکا ہوں اور اب پھر تم دونوں کو لکھتا ہوں کہ اپنی تو ؎

جس طرح کٹا روز گزر جائے گی شب بھی

لیکن طبیعت کے صاف ہونے تک سفر کی ہرگز اجازت نہیں۔ ایک مرتبہ تمہیں ایصالِ ثواب کرکے تمہاری دعوت خود کھا چکے، ایک مرتبہ آئندہ شنبہ کو بھی کھالیں گے، مگر جب تک طبیعت بالکل صاف نہ ہو سفر نہ کریں۔ تمہیں سہارنپور کی آب وہوا ذرا بھی موافق نہیں اور [اب] تو مجھے بھی موافق نہیں۔

اپنے رفقائے سفر بالخصوص مولانا تقی صاحب سے بھی سلام کہہ دیں اور حکیم صاحب کی خدمت میں بھی بعد سلام مسنون، اللہ تعالیٰ آپ کے دست شفاء میں زیادہ سے زیادہ ترقی عطا فرمائے۔لوگوں کو آپ سے زیادہ سے زیادہ صحت یاب فرمائے۔اہلیہ محترمہ سے بھی سلام مسنون فرمادیں اور صاحبزادگان سے دعوات۔

فقط والسلام

حضرت شیخ مدظلہ العالی

بقلم شاہد غفرلہ

از راقم سلام مسنون۔۱۷ر جمادی الاولیٰ ۹۱ھ

﴿303﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: جولائی ۷۱ء/ ر جمادی الاولیٰ ۹۱ھ

ذوالمجد والکرم جناب الحاج قاری یوسف صاحب متالا زید مجدہم!

بعد سلام مسنون، حجاز سے واپسی پر بلاواسطہ اور بالواسطہ ۱۰، ۱۲ خطوط لکھ چکا۔ جواب کے قابل تو کوئی بات ان میں ہوتی نہ ہوگی ,البتہ یہ خیال رہتا ہے کہ تم تک پہنچا یا نہیں۔

بالخصوص دو خط جن میں سے ایک تو تمہاری اہلیہ کے علاج کے سلسلہ میں تھا جو تم نے مولوی عبدالرحیم کو لکھا تھا اس کا جواب میں نے ان کو بھی ہمروز لکھوا دیا تھا اور اس خیال سے کہ ان کا خط ۱۲ دن میں یہاں پہنچا اس لئے ایک ایر لیٹر براہ راست تم کو لکھ دیا تھا۔ دوسرے خط کا جس میں خالد صاحب کے متعلق تم نے لکھا تھا اس کے متعلق کچھ لکھ کر میں نے کسی لفافہ میں رکھ کر تم کو بھیجنے کا ارادہ تھا مگر پھر براہ راست بھیجنا مناسب سمجھ کر تم کو بھیج دیا تھا۔

عزیز مولوی عبدالرحیم سلمہ کی آمد آمد کی خبریں تو بہت شدت سے برابر آتی رہیں اور میں ان کو برابر حرج خرچ کے خیال سے روکتا رہا۔ گذشتہ جمعہ کو ان کا خط پہنچا کہ ۱۵ جولائی جمعہ کی سیٹیں میری اور مولوی تقی اور فلاں فلاں صاحبوں کی ریزرو ہوگئیں, **حبك الشیٔ یعمی ویصم - یعمی** کا تو مسئلہ مستقل ہے ہی اور خط سنانے والے نے یا تو ۱۵ جولائی کا لفظ سنایا نہیں یا میں نے فرط شوق میں سنا نہیں۔ دو دن شدت انتظار رہا۔ کھانے کا اہتمام بھی کیا گیا۔ دو دن انتظار کے بعد جب وہ نہیں پہنچے تو کارڈ کو دوبارہ سنا۔ اس میں ۱۵ جولائی جمعہ کا دن تھا۔

اپنی عدم سماعت پر قلق ہوا کہ فضول دو دن انتظار کیا۔ مولوی اسماعیل بدات بھی دو دن سے آئے ہوئے ہیں اور اسوقت میرے پاس ہیں ان کی طرف سے بھی سلام مسنون۔ معلوم نہیں کہ اب تمہاری اہلیہ کی طبیعت کیسی ہے اس کی اور تمہاری صحت کی طرف سے بہت فکر رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے دونوں کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ مولوی ہاشم صاحب کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ انہوں نے مولانا اسعد صاحب کو بولٹن آنے کی دعوت دی ہے۔ میں بھی ان کو سفر سے پہلے بولٹن کی دعوت دے چکا تھا مگر معلوم نہ ہوا کہ وہ وہاں گئے یا نہیں۔ کئی دن ہوئے خواب میں تو تمہارا خط سنتا بھی رہا۔

فقط

حضرت شیخ مدظلہ العالی

بقلم شاہد غفرلہ

از راقم سلام مسنون و دعاؤں کی درخواست۔

﴿304﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۵؍جمادی الاولیٰ ۹۱ھ

ذوالمجد والکرم الحاج قاری یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون گرامی نامہ میرے کئی خطوں کے جواب میں کل پہنچا۔ میں شنبہ کے دن سے خود ہی برابر تمہیں خط لکھنے کا ارادہ کرر ہا ہوں اس لئے کہ شب شنبہ ۱۶ جولائی میں عزیز مولوی عبدالرحیم سلمہ سہارنپور پہنچ گئے تھے۔ ان کی آمد کے مژدے کو لکھنے کو جی چاہ رہا تھا مگر ہجوم کے مشاغل کے علاوہ کچھ امراض کی کثرت کو بھی اب خطوط کی تاخیر میں دخل ہے۔

یکم اپریل سے جو امراض کا سلسلہ مدینہ منورہ میں شروع ہوا اس کا سلسلہ اب تک چل رہا ہے۔ کمی وبیشی تو ہوتی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ مدینہ پاک میں روانگی سے قبل میرے پاؤں کی ہڈی میں شگاف آنے کا حال تو تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا۔ ہند آنے کے بعد اس پر پلاسٹر کا سلسلہ بھی چل رہا ہے۔ محبت نامے سے تمہاری خیریت کا حال معلوم ہو کر بہت مسرت ہوئی غنیمت ہے کہ آپ نے میری ایک رجسٹری اور ایک خط کا جواب لکھ دیا۔ ایں ہم غنیمت ست۔

میں نے تو تمہارے نام کے پیکٹ کو بہت ہی اہتمام سے ہوائی جہاز سے بھیجنے کا تقاضا کیا تھا مگر ہم غریبوں کی اب کون سنتا ہے؟ مینجر صاحب نے بھی سوچا ہوگا کہ تو یوں ہی بیٹھے بیٹھے پیسے کھوتا ہے، بحری جہاز سے بھیج دیا ہوگا ورنہ میں نے تو ہوائی جہاز سے بھیجنے کو کہا تھا اور یہ بھی کہہ دیا تھا کہ پیسوں کی پروانہ کیجئے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ مولوی اسعد سے بہت اچھی طرح تمہاری ملاقات ہوئی اور کیوں نہ ہوتی

انہیں جو دیکھ لیتا ہے وہ شیدا ہو ہی جاتا ہے

میرا جی چاہا کرتا ہے کہ میرے خطوط مکتوب الیہم کے علاوہ کسی دوسرے کے دیکھنے کے نہیں ہوتے۔ اب تو تمہارے خطوط میں تفریحی فقرے لکھوانے کو بھی جی نہیں چاہتا جب سے یہ سنا کہ تم میرے خطوط کی اشاعت عامہ کرتے ہو۔ عزیز عبدالرحیم اور میرے وہ خطوط [نویس] جو مجھ سے خوب واقف ہیں ان تک تو ایسے تفریحی فقروں میں کوئی اشکال نہیں مگر اجنبی لوگوں کے لئے یہ نا قابل فہم ہوتے ہیں۔ **کلم الناس علی قدر عقولهم** تو معروف چیز ہے۔

تم نے لکھا کہ مولوی اسعد صاحب بھائی طارق کے حجرے میں گئے۔ کیا لندن میں بھی کوئی حجرہ ہے؟ تم نے بہت اچھا کیا کہ عزیز مولوی اسعد سے وہاں کے علماء کے اختلاف کا ذکر کر دیا۔ جس کی وجہ سے وہ خطرہ جو تم نے پہلے خط میں لکھا تھا وہ ٹل گیا۔ اللہ جزائے خیر دے۔ تمہاری مساعئ جمیلہ کو قبول فرماوے, تمہیں ہر نوع کی ترقیات سے نوازے۔

اس سے بھی بہت مسرت ہوئی کہ مولوی اسعد صاحب کے بیانات دینی ہوئے, سیاسی نہیں ہوئے۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ تمہارے یہاں کے علماء کے لئے مستقل محاذ مودودیت کے خلاف بن گیا۔ پہلے سے بدعتیوں کی مخالفت ہی کیا کم تھی کہ اب مودودیوں کی بھی شروع ہوگئی؟

تم نے لکھا کہ اب جب کہ یہ مسئلہ چھڑ گیا تو اب اس کو نباہنا پڑے گا۔ اس سلسلہ میں بندہ کے خیال میں از خود پیش قدمی تردید میں نہ کریں البتہ اگر کوئی دریافت ہی کرے تو اول یہ کہہ کر دفع کریں کہ بھائی اختلافی چیزوں میں اس وقت پڑنا مناسب نہیں کہ اسلام کی متفق اور قطعی چیزوں کے درمیان میں کوتاہی بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کو سنبھال لو۔

تم نے بہت اچھا کیا کہ مولوی اسعد صاحب کا پروگرام بھیج دیا۔ آئندہ بھی کوئی مختصر

چیز ہوتو بھیج دیں۔ لمبی چوڑی چیزیں نہ بھیجیں۔ خدا کرے کہ تمہاری مساعی جمیلہ سے ...... صاحب بھی اپنے اکابر کے طرز پر آ جاویں تو بہت مبارک ہے۔ باقی ان کے اس ہر جائی پن سے جو آج کل سب ہی میں ہو گیا تعجب ہوا۔ اتنے بڑے آدمی ہو کر اتنا نہ سمجھے کہ **بیعت ہونا تو جورو بننا ہے جو کئی خصموں کا تحمل نہیں کر سکتی**, اور جب ابتداء ان کی حضرت مدنیؒ سے ہے تو انتہا تو مولانا اسعد صاحب سے ہو ہی گئی ہو گی۔

جناب مولوی ...... صاحب امیر جماعت اسلامی کا خواب بھی موجب تعجب ہے۔ میری تالیفات کی فہرست میں جو آپ بیتی نمبر۲ میں ہے 'رسالہ ردمودودیت' دیکھیں گے تو ساری عقیدت جاتی رہے گی۔

تمہاری اہلیہ کی بیماری کی وجہ سے بہت ہی فکر رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بہت ہی جلد کامل صحت عطا فرماوے۔ میری طرف سے سلام مسنون کے بعد اس کی خصوصی عیادت کر دیں۔ تم نے بچی کا کوئی حال نہیں لکھا۔ اللہ کرے کہ وہ تندرست ہو۔ اس کے لئے بھی میں خاص طور سے دعا کرتا ہوں۔

تمہارا خواب اللہ تمہیں اور مجھے دونوں کو مبارک کرے۔ استہزاء بالدین پر ضرور مضمون کا اضافہ کر دینا اور فقہاء کی تصریحات جو استہزاء بالدین کے متعلق شدت سے ذکر کی گئی ہیں ضرور جمع کر دینا۔ میری آنکھیں کسی قابل ہوتیں تو میں خود اس کا مواد تمہارے پاس بھیج دیتا۔ انشاء اللہ عزیز مولوی یونس اور مفتی محمود صاحب سے کہوں گا کہ وہ اس سلسلے میں کچھ حوالہ جات لکھ دیں۔ مگر جیسا کہ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں مفتی محمود صاحب کو صرف دکھلا دیں۔

طویل خط سے تو واقعی بڑی کلفت ہوتی ہے مگر بعض خطوط اس سے مستثنٰی ہوتے ہیں, اسے تو تم بھی خوب سمجھو۔ تمہارے لئے دعا کو لکھنے میں تمہاری حیثیت سے تو مناسب ہے ضرور لکھنا چاہئے مگر یہ بھی تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے لئے دعا کے واسطے تمہارا لکھنا بے

ضرورت ضرور ہے۔ یہ ناکارہ تمہارے لئے بہت اہتمام سے دعائیں بھی کرتا رہتا ہے, اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے تمہیں ہر نوع کے مکارہ سے محفوظ رکھ کر دارین کی ترقیات سے نوازے کہ بہت سی تمنائیں تمہارے ساتھ وابستہ ہیں۔ اپنے خالو و خالہ و اہلیہ سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۔۲۵ر جمادی الاولیٰ ۹۱ھ

تمہارے کسی ساتھی یوسف میمون کا خط آیا ہے۔ان کا جواب بھی اس میں لکھوا رہا ہوں۔

﴿305﴾

از: نامعلوم، مظفرآباد، آزاد کشمیر

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: ۲۲ر جولائی ۷۱ھ[۲۹ر جمادی الاولیٰ ۹۱ھ]

مخدومی ومرشدی ومولائی حضرت شیخ مدظلہم العالی! بعد سلام مسنون و نیازِ مقرون۔ بندہ ناچیز عربوں کی جماعت کے ہمراہ سرگودھا، بھیرہ، مری ہوتا ہوا مظفرآباد کے اجتماع میں حاضر ہوا۔ الحمدللہ تمام جگہوں سے اعمال واخلاق، کردار وصفات کی زندگی پر آنے کے لئے لوگوں نے اوقات پیش کئے۔

عرب حضرات بھی خوب کام کی طرف متوجہ ہیں۔آپ کی توجہات عالیہ [کی برکت سے اکثر] کے اشکالات کافور ہوتے جارہے ہیں اور امت کی عمومی زندگی میں تحمل اور وسعتِ قلبی کا بہت کافی حد تک ذہن بنتا جارہا ہے۔ کچھ [حضرات کا اس] کے بعد ہند کی طرف بھی آنے کا ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ خیر فرمائے۔آپ کے دست مبارک سے ہدیہ عالیہ کی

عنایت فرمائی ان کے لئے زیادہ ہمت افزائی کا باعث ہوگی۔

حضرت والا نے تفصیل دریافت فرمائی ہے, عرض خدمت ہے کہ موصوف کا قلبی رجحان اخوان کی طرف ہے اور عامۃ العرب میں ان کو ان کا آدمی سمجھا جاتا ہے۔ اسی لئے حیاۃ الصحابہؓ کو بھی عرب میں بغیر مقدمہ کے چھاپا گیا ہے۔ میرا مقصد یہ تھا کہ مقدمہ سے اس کی نسبت ایک خاص گروہ کی طرف ہوگی نہ کہ عامۃ المسلمین کے لئے ایک عام ہدایت, خصوصاً جب کہ اس گروہ سے توجہ ختم ہوچکی ہو۔ اب وہاں ان کا وہی حال ہے جو ہمارے ہاں بے چاری جماعت اسلامی کا۔ بہرحال بندہ [کی رائے] اس خیال [پر موقوف تھی] کہ گروہی نسبت سے ملفوظات عالیہ کو عالی ہونا زیادہ انسب معلوم ہوتا ہے۔

اس وقت تعطیلات گرما ہیں اس لئے تعلیم وتدریس سے فراغت ہے۔ حضرت والا نے اعتکاف کو تحریر فرمایا ہے لیکن اس میں مجھے ایک مشکل پیش آتی ہے وہ یہ کہ مدرسہ سے دوہری رخصت کا حصول نہیں ہوسکتا کہ اجتماعات میں شرکت ہو اور اعتکاف بھی۔ بہرحال کوشش کروں گا۔

حضرت والا مجھے تو ضیق قلب وتکدر کی کیفیت محسوس ہونے لگتی ہے۔ اس کے لئے دعا کو عرض کیا تھا۔ میری حاضری تو جناب کی دعا ہی سے ہوسکتی ہے۔ کوشش جاری ہے, جب بھی صورت ہوجائے گی بندہ ضرور حاضر ہوگا۔ یادایام نمبر۲ کے بارے میں عرضِ خدمت کیا تھا۔ غلطی سے غالباً نمبر۳ لکھ دیا گیا ہوگا۔ میرا بڑا بچہ علی احمد سلمہ میں غصہ وجلال زیادہ ہے۔ اس کے لئے حضرت والد صاحب نے تحریر فرمایا کہ حضرت شیخ سے دعا اور کسی تعویذ یا عمل کو عرض کیا جائے۔ لہذا حضرت خصوصی توجہ سے اس کے لئے دعا فرمائیں۔

﴿306﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲؍اگست ۱۹۷۱ء / ۱۰؍جمادی الثانیہ ۱۳۹۱ھ

قبلہ مکرم بھائی صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج بخیر و عافیت ہوں گے۔ اس سے قبل ایک ایر لیٹر لکھ چکا ہوں امید ہے کہ پہونچ گیا ہوگا۔ حضرت کے خط میں میں نے کتاب ایک دو روز میں ارسال کرنے کا لکھا تھا مگر تین چار روز گذر گئے شاید آپ کو انتظار بھی کرنا پڑا ہوگا معاف فرماویں۔

خیال پہلے یہ تھا کہ دونوں کاپیاں بھیج دوں مگر پھر خیال ہوا کہ ڈاک کا [بھروسہ نہیں] اگر ایک ہی دفعہ بھیج دی اور خدانخواستہ نہ پہونچ سکی تو پریشانی ہوگی اس لئے آدھی بھیج رہا ہوں۔ جب اس کے پہونچنے کی اطلاع مل گئی پھر انشاء اللہ دوسری کاپی بھیجوں گا ابھی اس لئے بھیج رہا ہوں کہ آپ تشریف لے جارہے ہیں تو آپ کے جانے کے بعد کوئی یہ کام اچھی طرح نہیں کر سکے گا اور پھر آپ کی واپسی میں شاید دو سال سے زیادہ عرصہ بھی لگ جاوے اس لئے ابھی بھیجوں کہ آپ سفر سے قبل اس کی کوئی صورت تجویز کر کے جاویں۔

اگر طباعت کے قابل ہو تو اس کا کام شروع کروادیں وہ آپ کی موجودگی میں ذرا اچھی طرح ہوگا اس پر مقدمہ اگر مفتی صاحب اس کو ملاحظہ فرماویں تو ان سے لکھوادیں ورنہ مولانا...... صاحب سے مقدمہ لکھوانے کا آپ کو اختیار ہے۔ جہاں جہاں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر ہے وہاں بغیر نام کے مودودی پر تنقید کی گئی ہے اس کا نام لکھنے کی ضرورت بھی نہیں اور مناسب بھی نہیں بغیر نام کے کافی ہے اور چاہے تو ''اطاعت رسول'' ہی نام رکھیں چاہے

اور کوئی نام تجویز فرمادیں۔

اس میں حضرت کو کسی چیز کی تکلیف دینے کی ہمت نہیں ہوتی یہ حضرت ہی کی دعا کا صدقہ ہے اور واقعی آپ میری حالت سے تو واقف ہیں کہ ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا کتاب کا تو تصور ہی کہاں۔ دوسری کاپی میرے اپنے نزدیک اس سے زیادہ شاندار ہے کیونکہ اس میں اکابر کے اتباع سنت کا تذکرہ یا اکابر کے ارشادات ہیں۔ اس کے پہونچ جانے کی اطلاع کے بعد انشاء اللہ اس کو روانہ کردوں گا۔

آپ کی حج کے بعد تشریف آوری کا انتظار اور اس کے لئے تیاری ابھی سے شروع ہوگئی بڑے وسیع مکان کی تلاش میں ہوں دعا فرماویں بہ آسانی مل جاوے کہ جو موجودہ مکان ہے تنگ رہے گا حق تعالیٰ باحسن وجوہ ملاقات کروائے اور آپ کی اور والدہ محترمہ کی خدمت کا موقع عنایت فرماوے۔ فقط والسلام

احقر یوسف، دوشنبہ ۲/اگست سنہ ۷۱ء

مرا دل ہے کہ ڈوبا جارہا ہے	☆	کہیں میں یاد فرمایا گیا ہوں
کہاں یوسف کہاں لندن کہاں میں	☆	مگر اک شوق دل میں پا رہا ہوں
تمہاری یاد نے تڑپا دیا ہے	☆	تری الفت میں تڑپایا گیا ہوں
ہمارا بھولنا تم کو مبارک	☆	ستم گر یاد تیری پا رہا ہوں
مری جانب نگاہ ناز کردے	☆	کہ جینے سے میں عاجز آرہا ہوں

307

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۸/ جمادی الثانیہ ۹۱ھ [۳۱/ جولائی ۷۱ء]

انہیں جو دیکھ لیتا ہے وہ شیدا ہو ہی جاتا ہے

سب سے ربط آشنائی ہے اسے　　دل میں ہر اک کے رسائی ہے اسے

ذوالمجد والکرم حضرت الحاج قاری صاحب زادت معالیکم!

بعد سلام مسنون، پرسوں انتہائی مایوسی میں گرامی نامہ موجب عزت ہوا۔ میں تو گرامی ناموں سے بالکل ہی مایوس اور ہمیشہ کے لئے ناامید ہو چکا تھا اس لئے کہ تین چار روز ہوئے مولوی ہاشم صاحب سلمہ کا ایک طویل عنایت نامہ پہنچا تھا جس میں عزیز مولوی اسعد سلمہ کے ساتھ ان کے تعلقات اور عزیز موصوف کی طویل داستان بھی تھی اور عزیز موصوف کے نظام الاوقات کی تفصیل بھی تھی۔

اس کے شروع میں انہوں نے تمہارے متعلق ایک مضمون لکھا تھا کہ انہوں نے تمہیں مجھ سیہ کار پر خط لکھنے کا تقاضا کیا تو تم نے یہ جواب دیا کہ خط نہ لکھنے سے جو تکلیف ہوتی ہے وہ تو ایک فقرے سے معافی طلبی سے ختم ہو سکتی ہے لیکن خط لکھنے سے جو تکلیف ہوتی ہے اس کی معافی کی کوئی صورت نہیں۔ تمہارے اس کلام کا مطلب تو میں نہیں سمجھا مگر میں اپنی کوتاہئ فہم سے کئی سال سے تمہارے بہت سے اقوال وافعال تک رسائی سے قاصر ہوں اس لئے میں نے کچھ زیادہ سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کی لیکن خط سے ضرور مایوس ہو گیا تھا۔

خلاف امید نعمت غیر مترقبہ سے ضرور مسرت ہوئی, بالخصوص اس سے اور بھی مسرت ہوئی کہ تم نے دو مشائخ مولانا مسیح اللہ صاحب اور عزیزم مولوی اسعد مدنی سلمہ کے اپنے ساتھ تعلقات کی تفصیل لکھی, اللہم زد فزد۔ اہل اللہ کا میرے دوستوں میں سے جس کے ساتھ بھی خصوصی تعلق معلوم ہو میرے لئے موجب مسرت ہے, بالخصوص مولانا مسیح اللہ صاحب کا حکماً لوگوں کو تم سے بیعت کرنے کا تقاضا۔ یہ مضمون میرے لئے زیادہ موجب مسرت ہے مگر تم نے اس میں اجمال سے زیادہ کام لیا۔

آئندہ کوئی خط اگر آپ لکھیں تو اس قصے کی ذرا زیادہ تفصیل لکھیں وہ کون لوگ تھے جنہوں نے مولانا سے بیعت کی درخواست کی اور جب کہ مولانا نے لندن میں بہت کثرت سے لوگوں کو بیــعـت کیا تو خاص طور سے ان کو کیوں انکار کیا؟ اور کیا کہہ کر انکار کیا؟ اور پھر تم نے ان کو بیـعــت کیا یا نہیں؟ اور اگر کیا تو مولانا کی موجودگی میں یا غیبت میں؟ اگر موجودگی میں کیا تو اچھا نہیں کیا۔ آئندہ اس قسم کا کوئی موقعہ پیش آوے تو اکابر کی موجودگی میں بیعت نہ کریں۔ یہ کہہ دیں کہ تعمیل حکم کر دوں گا, ورنہ ابتداء تو یہی کہیں کہ جناب ہی کر لیں۔ پھر بھی اصرار ہو تو یہ کہہ دیں کہ میں تعمیل حکم ضرور کروں گا اور بعد میں تعمیل کر لیں۔

مجھے اپنے اکابر ثلاثہ، حضرت اقدس مدنی، حضرت اقدس رائے پوری، حضرت اقدس چچا جان نور اللہ مراقدھم کے اس قسم کے احکام کی بہت تعمیل کرنا پڑی۔ چچا جان کی تعمیل حکم میں تو انہی کے عمامہ شریف کو ہاتھ میں لے کر اور ان کے سامنے ہی گریہ وزاری کے ساتھ عورتوں کے ایک مجمع کو کاندھلہ میں بیعت کیا تھا اور یہ میرے بیعت کی ابتداء ہے۔ اس کے بعد حضرت اقدس رائے پوری قدس سرہ نے اپنے سامنے بیعت کرنے کا حکم فرمایا۔ اس کی میں نے معذرت کر دی کہ تعمیل حکم تو ضرور کروں گا مگر حضرت کے سامنے بیعت کرنے کی میری ہمت نہیں ہے۔

حضرت مدنیؒ نے اپنے سامنے بیعت کرنے کا حکم نہیں دیا, البتہ بعض لوگوں کو وہ یہ فرما کر بھیج دیتے تھے کہ حضرت شیخ نے فرمایا ہے کہ تم زکریا سے بیعت ہو۔ یا حضرتؒ کے جیل کے زمانے میں ان کی تعمیل حکم میں ان کے ذاکرین اور خصوصی مریدین کو ذکر وغیرہ بتانے کی نوبت آتی۔

اس کا بھی لحاظ رکھنا کہ مشائخ کے اس قسم کے طرز سے کہ مولانا مسیح اللہ صاحب اوپر کی منزل سے تمہیں کارتک پہنچانے آئے اپنے کو اس سے بہت زیادہ ڈرانے کی اور محفوظ رکھنے کی کوشش کرنا کہ شیطان کوئی دھکا تمہیں لگا کر گڑھے میں نہ پھینک دے۔ ایسے موقعہ پر بہت اہتمام سے اپنی گندگیوں کو اہتمام سے مستحضر کر کے یہ سوچنا چاہئے کہ مشائخ عالم الغیب نہیں ہیں۔ اگر ان کو میرے فلاں فلاں واقعات کا علم ہو جائے تو وہ کبھی سامنے بھی نہ آنے دیں۔

ایک بات اور بھی ہے، بہت اہتمام سے لکھواتا ہوں، بہت ہی قیمتی ہے, خبر نہیں دل میں رکھو گے یا نہیں۔ میرا بہت تجربہ ہے کہ ان مشائخ کو بسا اوقات پورا علم اور کشف گندگیوں کا ہو جاتا ہے اور اگر کوئی غور کرے تو بعض اوقات ایک آدھ تفریحی فقرے سے اپنے پورے علم کا اظہار بھی کر دیتے ہیں مگر اللہ رے ان اکابر کا ضبط کہ اپنے طرزِ عمل میں ذرا بھی فرق نہیں کرتے۔

میں نے یوسف پیارے! اعلیٰ حضرت گنگوہی قدس سرہ کے اجل خلفاء میں سے اور اپنی ۷۰ سالہ عمر میں بہت کچھ دیکھا۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ بعض اوقات ان اکابر نے خود مجھے ایک چیز پر تنبیہ فرمائی مگر مجھ سے پشت پھیر کر اور سامنے والے کو مخاطب بنا کر نصیحت فرمائی۔ میں تو سمجھتا رہا کہ یہ کس پر پڑ رہی ہے اور وہ غریب بیٹھا روتا رہا۔

حضرت اقدس رائے پوریؒ کے ساتھ اس نوع کے واقعات کئی پیش آئے اور پھر حضرت نے میری طرف متوجہ [ہوکر] یہ فرمایا کہ حضرت مجھے کشف وشف تو کچھ ہوتا نہیں، بعضوں کے متعلق کوئی چیز خیال میں آجاتی ہے تو اسے نصیحت کر دوں۔ بہر حال اس چیز سے

اپنے آپ کو بہت ہی بچانا۔

اور ایک چیز کی میں نے سہارنپور میں بھی اور حجاز میں بھی تم کو خاص طور سے بار بار تاکید کی بھی کہ مجھ ناپاک کے کسی فعل کو جو کسی کے ساتھ یا تمہارے ساتھ دیکھو حجت نہ بنانا۔ اس کی خاص طور سے تمہیں نصیحت کرتا ہوں، معلوم نہیں ملاقات مقدر ہے یا نہیں؟ تمہیں پہلے بھی کئی دفعہ لکھا اور تحریری اور زبانی بھی کہا کہ اب میرے لئے درازیٔ عمر کی دعا کی بجائے دعائے مغفرت و حسن خاتمہ اور بسہولت موت کی دعا کیا کرو۔

عزیز مولوی اسعد سلمہ تم سے رخصت ہو کر مدینہ گئے اور وہاں سے ریاض وغیرہ ہوتے ہوئے پرسوں جمعہ کی شام کو دہلی پہنچے۔ ہوائی جہاز سے اور وہاں سے رات فرنٹیر میل سے سیدھے سہارنپور آئے۔ یہاں صبح چائے [کے بعد] دو گھنٹے حضرت سید صاحبؒ کے حالات سناتے رہے اور مجھ رلاتے رہے۔

اس وقت تو مجھے ان کے ایک فقرہ سے جو عزیز اسعد نے سید حبیب کے واسطے سے نقل کیا بہت ہی لطف آیا اور لطف دے رہا ہے اور وہ یہ کہ وہ دو ماہ سے دعائیں مانگ رہے تھے کہ میرا مرض الموت طویل نہ ہو۔ کہیں یہ لوگ مجھے علاج کے نام سے مدینہ منورہ سے باہر نہ لے جاویں۔ میرے پیارے دوستو! میری بھی اب یہی تمنا ہے, اور میری راحت اگر مقصود ہے تو یہی دعا کرو کہ میرا مرض الموت طویل نہ ہو۔

تمہارا اس سے پہلا خط جس میں عزیز مولوی اسعد کا پروگرام وغیرہ تھا پہنچ گیا تھا اور مجھ سے تو ہمروزہ اس کا جواب لکھے بغیر رہا نہیں جاتا۔ اس میں مجھے تمہاری تکلیف کا احساس بھی مانع نہیں بنتا۔ بعض دفعہ خیال تو آتا ہے کہ تمہیں تکلیف تو ہوتی ہوگی مگر مجبوری معذوری ہے۔

آپ کے اس خط کا جواب ۲۰ جولائی کو آپ کی خدمت میں لکھ چکا ہوں, پہنچ گیا

ہوگا۔ مولانا نے جنوبی افریقہ کا سفر کون سی خوشی کو ملتوی کیا، ویزہ نہ مل سکا۔ مجبوری کا نام صبر ہے۔ تم نے لکھا کہ مولانا اس سفر سے پہلے شاید مجھے نہ جانتے ہوں مگر اس ناکارہ نے تو جب وہ لندن روانگی سے ایک روز پہلے الوداعی ملاقات کے لئے آئے تھے تو تمہارا اور بولٹن کا دونوں کا تعارف کرادیا تھا اور چونکہ مولوی ہاشم صاحب نے اس سے پہلے مجھے یہ لکھا تھا کہ مولانا اسعد صاحب کے نظام میں میری ایک وقت کی دعوت منظور ہوگئی ہے۔ اس پر میں نے تمہاری طرف سے ایک وقت کی دعوت بغیر پوچھے ہی کردی تھی۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ عزیز مولوی اسعد سلمہ کا تمہارے ساتھ بہت گہرا تعلق ہوگیا۔ اللہ بہت مبارک کرے، مگر عزیز مولوی اسعد کے بے تکلفانہ تعلق سے مولانا مسیح اللہ صاحب والا طرز قابل فکر ہے۔ میں نے تو عزیز اسعد سلمہ سے صبح کی گفتگو میں تمہارے اور بولٹن کے حالات کئی دفعہ چھیڑے مگر اللہ اس عزیز کو بہت جزائے خیر دے کہ میرے لندن کے اور بولٹن کے سوالات پر بھی وہ مدینہ پاک ہی کا تذکرہ کرتا رہا اور مجھے بھی رلاتا رہا۔ سید حبیب صاحب کے حالات بہت تفصیل سے سناتا رہا۔

میں نے صبح کی چائے میں آپ کے برادر محترم حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب کا مصافحہ بھی یہ کہہ کر کرایا کہ یہ قاری یوسف صاحب کے بڑے بھائی ہیں مگر وہ واقعی آپ کے بڑے بھائی تھے۔ عزیز اسعد نے تو بہت مسرت سے ہاتھ بڑھایا مگر وہ بے رخی سے مصافحہ کر کے مدرسہ قدیم چلے گئے۔ میں ان کو عزیز اسعد کے ساتھ چائے پلانا چاہتا تھا، بڑی آوازیں دیں تلاش کرایا مگر نہ ملے۔ انہوں نے عزیز اسعد کے ساتھ وہ کیا جو تم نے ہمیشہ میرے ساتھ کیا۔ شاید ان کو بھی کسی عبدالقدیر کی ناراضگی کا فکر ہو۔ بہرحال جب مولانا اسعد صاحب تشریف لے گئے جب وہ مدرسہ سے آئے۔

اور جب عبدالقدیر کا ذکر آ ہی گیا تو تمہیں یہ مژدہ بھی لکھ دوں کہ بڑی مشقت سے

میری، مولوی علی میاں صاحب، مولوی عبد اللہ عباسی کی سفارشوں سے ان کا ایک سال کا اقامہ بن گیا۔ وہ سوڈان جا کر اور صدیقی صاحب کے اللہ ان کو بہت ہی جزائے خیر عطا فرماوے ملازم بن کر مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ یہ ملازمت اسی لائن کی ہے جس لائن کے ہمارے صوفی اقبال صاحب دس برس سے مدینہ منورہ میں مقیم ہو کر ڈاکٹر اسماعیل کے جو ہمیشہ دمام میں رہے کمپاؤنڈر بنے رہے۔ صدیقی صاحب کا قیام تو جدہ میں ہے مگر عزیز موصوف مستقل قیام کے ارادے سے مدینہ منورہ پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو مبارک کرے، اور تم جیسے قدردانوں کو بھی مبارک کرے۔

کاش اس سیہ کار کو بھی دوستوں کی قدردانی اللہ تعالیٰ نصیب فرماوے۔ بے چارے عبد القدیر سے بھی بڑی ندامت ہے کہ اس نے اس سیہ کار کی اتنی خدمت کی جو تمہیں بھی معلوم ہے مگر اس سیہ کار کی طرف سے تمہارے برعکس دو چار تھپڑ ہی کھائے۔ اللہ مجھے معاف فرماوے۔

میری بڑی خاص دعا اور سب کو معلوم ہے اور بہت اہتمام سے مکہ مدینہ ہندو پاک کسی جگہ میں نے نہیں چھوڑا کہ یا اللہ مجھ سے کسی کو اذیت پہنچی ہو یا مارا ہو، گالی دی ہو، مجھے اپنے کرم سے معاف فرما اور اسے اپنی شایان شان دونوں جہان میں بہترین بدلہ عطا فرما۔ یہ تو تمہیں بھی معلوم ہوگا کہ یہ حدیث پاک کی دعا ہے اللہ تعالیٰ میرے آقا کو درجات قرب سے زیادہ سے زیادہ نوازے، ہماری تعلیم کے لئے کوئی چیز چھوڑ کر نہیں گئے۔ اور اسی لئے تم جیسے دوستوں کو جن کو میری طرف سے تکلیفیں پہنچیں یا پہنچ رہی ہیں اللہ کی ذات سے قوی امید ہے کہ جتنی بھی تکلیفیں میری مار پیٹ یا ڈانٹ کی ہوئی ہیں وہ بہترین جزا ملیں گی کہ تم بھی یاد کرو گے کہ اور تکلیفیں کیوں نہ پہنچیں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ زمین کی بیٹھک تمہارے یہاں ہی ملی۔ آئندہ بھی

میری یہی وصیت ہے کہ حضورﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی معاشرت کے پھیلانے میں جتنی کوشش تم سے ہو سکے دریغ نہ کرو, اور اہل دنیا کے حقیر ذلیل سمجھنے کی ذرا پروانہ کیجئو

لوگ سمجھیں مجھے محروم وقار وتمکین وہ نہ سمجھیں کہ میری بزم کے قابل نہ رہا

تم نے بہت اچھا کیا کہ پہلوان کا جوتا عزیز اسعد کو دے دیا, جزاکم اللہ۔ یہ تو تمہاری فطرت ہے اس میں عزیز اسعد تنہا نہیں ہے۔ نہ معلوم کتنے تمہارے احسان گراں کے زیر بار ہیں۔

مودودیوں نے جو اسعد کے خلاف اشتہار شائع کیا تھا اگر کہیں مل جاوے تو ضرور بھیج دینا۔ گجراتیوں نے جلسہ میں سے اعتراض کرنے والے کو لے جا کر پٹائی کر دی یہ پسند نہ آیا۔ جلسے میں سے نکال دینا تو ضروری تھا مگر پٹائی کر دینا تو گجراتیوں کی عادت کے خلاف ہے۔ کچھ تمہارے ہی تصرف نے جوش کیا ہوگا۔

آپ کو مولانا کا عطیہ مبارک ہو۔ اس کو یہاں بھیجنے کی ہرگز ضرورت نہیں۔ اس کو اہتمام سے اپنے استعمال میں لاویں۔ عزیز مولوی اسعد کا عطیہ بواسطہ حضرت اقدس مدنیؒ کا عطیہ ہے۔ بڑے اہتمام سے رکھیں۔ صرف رمضان یا جمعہ کی امامت میں استعمال کریں۔ کسی فضول موقعہ پر استعمال نہ کریں۔

تمہارے ایک دن پہلے رخصت کے لئے آجانے کا ذکر تو مولوی اسعد نے بھی کیا جب میں نے عزیز اسعد سے کہا کہ نہیں وہ ایک روز پہلے رخصت ہو گیا تھا۔ تم نے بار بار لکھا کہ ان اکابر کے طرز پر بے حد شرم آئی۔ اللہ کرے کہ واقعی آئی ہو, بہت مبارک ہے۔

خط کی طوالت پر تم سے زیادہ میں معافی چاہتا ہوں۔ واقعی ہوئی ہوگی۔ تم نے اپنی اہلیہ کی بیماری کا کوئی حال نہ لکھا۔ اس کے متعلق ضرور لکھیں اس کا مجھے بہت فکر رہتا ہے۔ اپنی اہلیہ, اس کے والدین، قاری اسماعیل صاحب، مولوی ہاشم صاحب سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۸؍ جمادی الثانیہ ۹۱ھ

واقعی عزیز عبدالرحیم کے یہ کہنے سے کہ ۸ صفحے ہو گئے بڑی ندامت اور قلق ہے۔ تمہیں اس کے پڑھنے میں کتنی کلفت ہوئی ہوگی۔ اسی طول کی وجہ سے اب یہ رجسٹری ہوگا۔

تمہیں تکلیف تو واقعی ہو رہی ہوگی اور اس شیطان کی آنت کی کوئی انتہا بھی ہے مگر اس ناکارہ کی ایک ضروری بات پہلے پرچے میں رہ گئی۔ تم دونوں بھائیوں نے مجھے جورو کا نہیں تو ماں کا درجہ ضرور دے رکھا ہے اور میرے متعلق حضور پاک ﷺ کا ارشاد شاوروھن وخالفوھن اور تم دونوں کے یہاں توشاوروھن کا مد بھی کم ہے۔ عزیز عبدالرحیم کو اللہ جزائے خیر دے وہ تو مشورہ کر بھی لے ہے مگر تمہاری اس میں توہین ہے۔ پھر بھی میں ٹانگ اڑائے جاؤں۔

عزیز عبدالرحیم کو میں نے مکہ سے لکھنا شروع کیا تھا کہ میری واپسی کا انتظار نہ کرو فوراً زامبیا پہنچ جاؤ۔ مگر تم دونوں کو تو میری بات کی مخالفت لازم ہے۔ یہ تشریف نہ لے گئے۔ میں نے یہاں آنے کے بعد بھی بار بار لکھا کہ اگر آنا ضروری ہے تو ایک ہفتہ کے واسطے آ کر فوراً چلے جاؤ۔ مگر میری بات کی مخالفت تو شرعاً ضروری تھی اس میں ٹانگ ٹوٹ گئی۔

اب بھی میں ان کو آنے کے بعد سے برابر اصرار کر رہا ہوں کہ وہ جلد تشریف لے جاویں۔ میں نے تو اس پر بہت زور باندھا تھا کہ وہ میرے آنے سے پہلے زامبیا چلے جاویں۔ تین ماہ زامبیا رہ کر اخیر شعبان میں لندن تمہارے پاس آ جاویں اور اب کے رمضان میں میری بجائے یہ تمہاری نیازمندی کریں۔ دو ماہ تمہارے پاس رہ کر حج کر کے واپس آ جاویں۔ میرے نزدیک تو یہ ترتیب بہت اچھی تھی۔ میرا خیال یہ تھا کہ اس سال رمضان تم اور عبد الرحیم دونوں لندن میں گذارو اور ایک دوسرے کی معاونت کے ساتھ وہاں ذکر کی

لائن جاری کرو۔

عزیز عبدالرحیم کی خواہش تو بالکل خلاف ہے اور ہونا بھی چاہئے کہ وہ رمضان یہاں نہ گذارے مگراس کی خواہش سے میرے نزدیک تمہاری مصلحت زیادہ مقدم ہے۔اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کواور جناب والا کو بہت ہی ترقیات سے نوازے۔**تم دونوں بھائیوں کا مجھے واقعی اپنے سب دوستوں میں سب سے زیادہ اہتمام ہے**۔عزیز عبدالرحیم اللہ اسے بہت بلند درجات عطا فرماوے پرتو اطمینان ہے کہ انشاءاللہ چل نکلے گا اور بہت امید ہے مگر تمہاری علوشان، عجب وتکبر اور میرے ساتھ ضد کہ میرے کہنے سے ایک خادم کی خاطر تم نے چائے بھی نہ پی۔اندیشہ ہے کہ خدانہ کرے خدانہ کرے کہیں اٹک نہ جاؤ۔

میرا یہ خط بہت ہی طویل ہوگیا,اس کی وجہ یہ ہے کہ اس قسم کا خط میں عزیز عبدالرحیم کے علاوہ کسی سے لکھوانا نہیں چاہتا تھا اور نہ آئندہ لکھوا سکوں گا,ایک درخواست جس کو میں دس بارہ خطوط میں لکھوا چکا ہوں کہ تمہاری روانگی کے بعد دو رجسٹری مکہ مکرمہ سے اور ایک ایر لیٹر مدینہ منورہ سے لکھوا چکا ہوں۔جس کے چاک کرنے کو بار بار لکھوا چکا ہوں لیکن اب تک کسی خط میں تم نے اس کے متعلق کچھ نہ لکھا۔

تمہارے پاس کتابیں بھیجنے کو میرا بہت جی چاہتا ہے مگر بحری کا حشر تو تمہیں بھی معلوم، مجھے بھی معلوم۔ بولٹن کے ایک صاحب جو کئی دن سے یہاں مہمان تھے آج واپس جارہے ہیں ان کے ہاتھ ایک عدد آپ بیتی مجلد ہر سہ جز وارسال کی ہے۔خدا کرے کہ جلد پہنچ جاوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۹/جمادی الثانیہ۹۱ھ

اہلیہ سے سلام مسنون، بچی کو میری طرف سے گود میں لے کر پیار کریں۔

﴿308﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳ر جمادی الثانیہ۹۱ھ [۵ر اگست ۷۱ء]

ذوالمجد والکرم حضرت الحاج قاری صاحب زادت معالیکم ! بعد سلام مسنون، مولوی عبدالحق صاحب کے لفافے میں آپ کا بہت لمبا چوڑا پرچہ آیا تھا جس میں آپ نے حضرت الحاج مولانا مسیح اللہ صاحب والحاج مولانا اسعد صاحب کی اپنے ساتھ گرویدگی کی تصویر کھینچی تھی۔اس کا جواب انہی کے لفافے میں بھیجنے کا خیال تھا مگر وہ بے ارادہ طویل بھی ہوگیا اور چونکہ لکھنے والا عبدالرحیم تھا اس لئے نامناسب الفاظ بھی لکھے گئے۔کوئی اور ہوتا تو شاید میں نازیبا الفاظ نہ لکھواتا۔اس لئے میں نے اس کے طول اور نامناسب ہونے کی وجہ سے براہ راست رجسٹری کردی تھی۔امید ہے کہ پہنچ گئی ہوگی۔

اس کے بعد آپ کا ایک ایر لیٹر مؤرخہ ۲۸ جولائی کل کی ڈاک سے پہنچا۔اس کا جواب مولوی عبدالحق صاحب کے لفافے میں بھیج رہا ہوں۔ یہ تو میں پہلے لکھوا چکا ہوں کہ قاری طیب صاحب ۲ اگست کو دیوبند سے تمہارے پاس آنے کے لئے روانہ ہوچکے ہیں اور ۶ اگست کو بمبئی سے روانگی کی تجویز تھی امید ہے کہ پہنچ گئے ہوں گے۔اور قاری صاحب کے نظام سفر کا بھی انتظار رہے گا۔

میں رسمی طور سے نہیں بہت دنوں سے تمہیں بھی اور اپنے دوسرے دوستوں کو بھی یہ لکھواتا رہا ہوں کہ یہ ناکارہ اب بجائے درازیٔ عمر کے دعائے مغفرت وحسن خاتمہ کا زیادہ محتاج ہے۔تمہارا یہ ایر لیٹر میرے دو خطوں کی رسید یا جواب ہے۔اس سے پہلے والا پرچہ جو مولوی عبدالحق کے لفافے میں تھا وہ بھی میرے تین خطوں کی رسید تھی۔تم نے پہلے تو اتباع

سنت کے متعلق لکھا تھا اب کے تم نے استہزاء بالدین کے متعلق لکھا۔عزیز عبدالرحیم نے لقمہ دیا کہ تو نے ہی لکھا تھا،اس کے خواب پر کہ اس میں استہزاء بالدین کا بھی اضافہ کر دیا جاوے۔

یہ تو صحیح ہے کہ عزیز عبدالرحیم کے یہاں قیام میں آجاتا تو زیادہ مناسب تھا وہ ۱۶/اگست کو یہاں سے روانہ ہونے والے ہیں اور بمبئی کی روانگی ابھی متعین نہیں۔ ہوائی جہاز کی رجسٹریاں تو آج کل بہت ہی گڑ بڑ ہو رہی ہیں۔ میرے نام ڈیڑھ ماہ سے ایک رجسٹری ہوائی سے روانہ ہوئی ہے ابھی تک تو پہنچی نہیں۔اور مولوی انعام نے دلی بخیرسی کا اس دن جو خط بھیجا تھا وہ میری روانگی کے بعد ۱۲ جولائی کو وہاں پہنچا۔

خدا کرے تمہارا مضمون عزیز عبدالرحیم کی موجودگی میں پہنچ جائے تو بہت اچھا ہے ورنہ اس کا سننا بہت مشکل ہو جائے گا۔صوفی اقبال نے ایک ماہ ہوا چند ملفوظات لکھ کر عبدالرحیم کے پاس بھیجے تھے کہ وہ مجھے سنا دیں۔لیکن ابھی تک اس کے شروع کرنے کی بھی نوبت نہیں آئی۔

تمہاری اہلیہ کی مسلسل علالت سے بہت رنج وقلق رہتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔اس سے اور اس کے والدین سے سلام مسنون فرمادیں۔ بچی سے دعوات۔اللہ تعالیٰ تمہیں اور مجھے اور میرے سب دوستوں کو سیآت سے محفوظ رکھے۔گنہگار تو مجھ سے زیادہ کون ہوگا؟

تم نے لکھا کہ حب جاہ اور حب مال کا مرض پیچھے پڑا ہوا ہے۔حب مال میں تو میری رائے تمہارے موافق نہیں ہے، ماشاءاللہ بڑے فضول خرچ ہو۔پیسے کی کوئی وقعت تمہارے یہاں نہیں ہے لیکن حب جاہ میں مجھے بھی انکار نہیں ہے۔میری منت سماجت پر تم نے بھائی یوسف کی چائے نہ پی۔اسے مولوی عبدالرحیم سے بھی استفسار کر چکا ہوں اور تمہیں بھی بارہا لکھوا چکا ہوں کہ علوشان کے علاوہ کیا ہو سکتا ہے کہ تم نے اپنے کمتر لوگوں کی چائے قبول نہ کی۔

مدرسہ کی تنخواہ کے سلسلے میں میری رائے یہ ہے کہ ہرگز نہ چھوڑیں۔ دلائل تو میرے پاس آتے نہیں چونکہ تم نے مجھ سے مشورہ پوچھا اس لئے لکھتا ہوں کہ تنخواہ ہرگز نہ چھوڑیں، بلکہ اگر مدرسہ ترقی کرے تو اس سے بھی انکار نہ کریں۔

جلسوں کی صدارت سے تو واقعی احتراز کریں۔ البتہ شرکت کے سلسلے میں سیاسی جلسوں سے تو بہت الگ رہیں، تبلیغی اور مدارس کے جلسوں کی شرکت میں کچھ مضائقہ نہیں۔ شرکت دینی جلسوں کی بہت ضروری ہے، بالخصوص جب کہ تمہاری شرکت سے دوسروں کی شرکت متوقع ہو۔ البتہ صدارت سے احتراز کریں، اور نہ کسی کمیٹی کی صدارت، نظامت اور ہو سکے تو ممبری بھی ہرگز قبول نہ کریں اور ان کو یہ سمجھا دیں کہ میری شرکت سے تو انکار نہیں اور ممبری سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہے۔ میرے کسی طرز زندگی اور لائحہ عمل کو آپ خود ہرگز نہ طے کریں، مجھ سے دریافت کرلیں کہ اس چیز میں تیرا نظریہ کیا ہے؟

دعا سے بالکل انکار نہیں ہے۔ تمہارے لئے اور اپنے سب دوستوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے ہر مکروہ سے حفاظت فرماوے۔ تمہاری بھی اور میری بھی اور سب دوستوں کی۔ اور ہر خیر کی توفیق عطا فرماوے۔ تم نے کئی جگہ معافی مانگی، مگر حضرت اقدس تھانویؒ کے ملفوظات تو تمہارے پاس بہت ہوں گے۔ حضرت کے یہاں جب کوئی شخص خوب ستانے کے بعد یوں کہا کرتا تھا کہ حضرت معاف فرمادیں تو حضرت یہ فرمایا کرتے تھے کہ جتنی دیر تم نے ستایا اتنی دیر تو کم سے کم تکلیف برداشت کرو۔

اس وقت مفتی صاحب میرے پاس تشریف فرما ہیں، تمہیں سلام بھی فرماتے ہیں اور انہوں نے فرمایا کہ حضرت تھانویؒ نے ایک شخص کے جواب میں اس کو شعر لکھا تھا

زمانے ز جورت جگر خوں کنم
بیک ساعت از دل بدر چوں کنم

اللہ جل شانہ میرے سب اکابر کو بہت بلند درجات عطا فرماوے۔ مجھ پر تو حضرتؒ کا یہ شعر حرف بحرف صادق آرہا ہے۔

مولوی احمد صاحب کچھ دن گھر قیام کے بعد رات عشاء کے قریب یہاں پہنچ گئے۔ ان کی طرف سے عزیز شاہد مولوی حبیب اللہ صاحب کی طرف سے جو اس وقت میرے پاس ہیں سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۱۳ر جمادی الثانیہ ۹۱ھ

از احقر عبدالرحیم سلام مسنون وگذارش دعا۔ اس سے قبل خط میں مفصل سب باتیں لکھ چکا ہوں، اس کے جواب کا شدت سے انتظار ہے۔ عزیزہ خدیجہ سلمہا سے بہت بہت دعوات اور بی بی سے سلام مسنون۔ حضرت مدظلہ کی خفگی بر سلسلۂ چائے پر ضرور معافی مانگ لیں۔ اور اچھی طرح۔ بزرگوں کی کدورت اچھی نہیں ہوتی۔

﴿309﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۶/ جمادی الثانیہ ۹۱ھ [۸/ اگست ۷۱ء]

ذوالمجد والکرم حضرت الحاج قاری صاحب زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، پرسوں شنبہ کو عزیز عبدالرحیم نے بتایا کہ تمہاری رجسٹری آئی ہے۔ اپنی گندی عادت کے موافق ساری ڈاک چھوڑ کر بلکہ یہ معلوم کئے بغیر کہ ڈاک میں کس کس کے خطوط ہیں، تمہاری رجسٹری سننا شروع کر دی۔

ارادہ تو صرف خط سننے کا تھا مگر چونکہ عزیز عبدالرحیم کی روانگی کا وقت قریب ہے اس لئے خیال تھا کہ اس کا کچھ حصہ ان کے جانے سے پہلے سن لوں۔ اندازہ تو یہ تھا کہ یہ پوری نہیں ہو سکے گی مگر دو دن میں سارے ضروری کام اور ڈاک وغیرہ چھوڑ کر اس کو سننے سے یہ اندازہ ہوا کہ انشاء اللہ عزیز موصوف کی روانگی سے قبل یہ پوری ہو جائے گی۔

اس وقت نہایت عجلت میں یہ خط دو مصلحت سے لکھواتا ہوں۔ اول یہ کہ تمہیں عزیز موصوف کی روانگی سے پہلے معلوم ہو جائے۔ لکھوا تو میں پہلے بھی چکا ہوں کہ عزیز موصوف کی روانگی سہارنپور سے ۱۶ اگست کو ہے۔ لہذا اس خط کے پہنچنے کے بعد کوئی خط سہارنپور کے پتے پر عزیز موصوف کے نام نہ لکھیں۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ تمہارا مسودہ کسی بڑے ہی جاہل نے نقل کیا۔ کتابت کی بہت فحش غلطیاں اس میں ہیں۔ نیز مسودے میں ہر مأخذ کا جلد اور صفحہ ضرور ہونا چاہئے تا کہ مراجعت میں سہولت ہو۔ نیز احادیث کا حوالہ مسودے میں تو مع صفحے کے اور [مطبوعہ کتاب] میں بغیر صفحے کے ہونا چاہئے۔ تم نے جس شخص سے نقل کرائی بہت ہی (جاہل لکھنے

میں تو شاید اس کی توہین ہو جائے) مگر غلط لکھنے والا ہے۔ املاء نہایت ہی غلط ہے۔

عزیزم مولوی عبدالرحیم سے بھی نہیں پڑھا گیا۔ میں ہی پڑا پڑا نابینا لقمے دیتا رہا مگر بہت سی روایتیں مجھے تو صحاح کی یاد ہیں اور تم نے ابن کثیر سے نقل کی ہیں۔ روایات کے الفاظ میں فرق ہوتا ہی ہے اگر ابن کثیر کے صفحے پڑے ہوئے ہوتے تو مراجعت میں بڑی سہولت ہوتی۔ تاہم میں نے عزیز عبدالرحیم سے کہہ دیا کہ اصل ابن کثیر سے ان روایات کی مراجعت ضرور کرلیں۔ کہیں کہیں میں نے حاشیہ پر تحقیق کرو کا لفظ بھی لکھوا دیا۔

تمہارے زور اور عزیز عبدالرحیم کی محنت سے امید تو ہے کہ عزیز عبدالرحیم کی روانگی سے پہلے پورا ہو جائے گا انشاء اللہ، ثم انشاء اللہ۔ پیش لفظ کے لئے مفتی محمود یا مولوی یونس دونوں مناسب نہیں اور میرا خیال یہ ہے کہ میری طرح سے ان دونوں کو مناسب بھی نہیں۔ میرے نزدیک اس کام کے لئے مولوی تقی بہت مناسب ہیں۔ عزیز عبدالرحیم کی تالیف پر بھی وہی تقدیم لکھتے رہے ہیں۔

صدق جیسے اخبار نے جو تنقید کے زیادہ عادی ہیں عبدالرحیم کے رسالے حقیقت شکر پر مولوی تقی کی تقدیم کو بہت پسند کیا اور ان سے تقدیم لکھوانے کے واسطے مولوی عبدالرحیم کا کہنا بہت کافی ہے۔ اور تم براہ راست بھی ایک خط لکھ دو گے تو وہ زیادہ اچھا ہوگا۔ اور مجھے بھی ان کو لکھنے میں کوئی اشکال نہیں۔ اور میں نے مولوی عبدالرحیم کی زبانی ان کو کہلوا بھی دیا کہ قاری صاحب نے اس پر تقدیم کے لئے مفتی محمود صاحب یا مولوی یونس میں سے کسی سے درخواست کے لئے عبدالرحیم کو لکھا تھا مگر میں نے عبدالرحیم سے کہہ دیا کہ وہ میری طرف سے مولوی تقی کو بھی پیام کہہ دیں۔ نہایت عجلت میں یہ مختصر خط اس واسطے لکھ دیا کہ عزیز عبدالرحیم کی روانگی سے پہلے تمہیں مل جائے۔

میرے پلاسٹر کے متعلق عزیز عبدالرحیم کا جی چاہے گا تو کچھ لکھ دے گا مگر مختصر یہ

ہے کہ کل پلاسٹر کھل گیا۔ اس کے بعد سے گھٹنے میں پاؤں میں درد اور بخار ہے۔ مگر دلی والا ڈاکٹر کہہ گیا تھا کہ یہ سب چیزیں پیش آویں گی۔ اپنی اہلیہ اور اسکے والدین سے سلام مسنون، اپنی بچی سے پیار۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم ۱۶/ر جمادی الثانیہ ۹۱ھ

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

عزیزم مولوی محمد یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، چندروز ہوئے ایک عریضہ حضرت کے خط میں لکھ چکا ہوں مل گیا ہوگا۔ میں نے اس میں لکھا تھا کہ میں ۱۶ کو گھر جاؤں گا اور دوسری بات یہ لکھی تھی کہ اگر بسہولت ممکن ہوتو مکان کے قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ رقم ارسال کردو۔ نیز چند پاؤنڈ یا پوسٹل آرڈر جو بھی راستے میں اور وہاں (زامبیا) بسہولت خرچ کئے جاسکتے ہوں ارسال کردو تاکہ کسی کی محتاجی نہ رہے۔ امید ہے تم نے عمل کر دیا ہوگا۔

مکتبہ تجلی اور ادارۂ اشاعت دینیات سے کتب انشاءاللہ روانہ ہوگئی ہوں گی۔ ان کا خط آیا ہے۔ ایک بہت ضروری بات یہ ہے کہ تم نے کار سیکھنے کے متعلق لکھا۔ میری رائے قطعاً اور مطلقاً اس کے سیکھنے کی نہیں ہے۔ بالکل اس ارادے کو اول وھلتہ میں ختم فرماویں۔ امید ہے کہ میری اس گذارش پر عمل پیرا ہونے کے مژدے سے نوازیں گے۔

تمہاری دوسری کاپی کے لئے میری رائے یہ ہے کہ حضرت اقدس کے پاس اپنی طرف سے ضرور بھیج دو۔ حضرت ضرور سنیں گے اور حضرت کا سننا ازحد ضروری ہے۔ اس کے بغیر مشکل ہے۔ تمہاری کتاب مجھے تو بہت ہی پسند آئی اللھم زد فزد۔

مدت مدیدہ سے تم لکھ رہے تھے کہ میں بھیج رہا ہوں لیکن اب ایسے وقت بھیجی جب کہ سفر کی تیاری مکمل ہو چکی ہے۔ تاہم میں اسکو ساتھ لے جاؤں گا جہاں جہاں صفائی کی

ضرورت ہے اس کی صفائی اچھی طرح کر کے مراجعت ابن کثیر کی اور روایات کی تحقیق کر کے مولوی تقی سے اس کی طباعت کے سلسلے میں مشورہ کروں گا۔ اس کے بعد اطلاع دوں گا۔ کاش کچھ پہلے آجاتی۔

اب گھر جا کر مجھے سب سے پہلا یہی کام کرنا ہوگا اور کم از کم مستقل جملہ امور سے منقطع ہو کر اس میں ایک ہفتہ لگانا پڑے گا۔ دعا فرماویں۔ بی بی سے سلام مسنون، عزیزہ سے پیار۔ بھائی طلحہ [کی طرف سے] سلام۔ نہایت عجلت میں لکھا ہے۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم

معلوم نہیں تم نے حوالے کیوں نہیں لکھے ہیں۔

﴿310﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۷/اگست ۱۹۷۱ء [۲۵/جمادی الثانیہ، ۹۱ھ]

ذوالمجد والکرم قاری محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت قاری اسماعیل صاحب کا لفافہ پہنچا اور مجھ سے تو کسی نے کہا کہ بولٹن کا خط ہے۔ میرے کاتبوں کی عادت ہے کہ وہ پہلے لفافے کو کھولنے کے بعد مجھے دیا کرتے ہیں۔ جب کھانے سے پہلے دسترخوان بچھنے کے بعد سننا شروع کیا تو وہ عبدالرحیم کے نام نکلا۔

اس پر تعجب ہوا کہ میں اور عزیز عبدالرحیم تقریباً ایک عشرہ سے بار بار تم کو بواسطہ اور بلاواسطہ یہ لکھتے رہے ہیں کہ عزیز عبدالرحیم کی ۱۶ کو یہاں سے روانگی ہے لیکن ان کا

ریزرویشن دودن پہلے ۱۴ کا ہوگیا اور وہ پرسوں یہاں سے روانہ ہوگئے۔ میں نے تمہارا خط اسی وقت لفافہ میں بند کر کے ان کے پتہ پر آج ہی کی ڈاک سے روانہ کر دیا۔اس لئے کہ پتہ کاٹ کر خط بھیجنے کا تجربہ کچھ اچھا ثابت نہیں ہوا۔

میں یہ بھی لکھوا چکا ہوں کہ تمہارا رسالہ انتہائی مشغولی میں مولوی عبدالرحیم سے حرف بحرف سن چکا ہوں اور وہ ساتھ لے گئے مگر املاء کی اتنی شدید غلطیاں تھیں کہ اگر اسے بغیر تصحیح کے کاتب کو دیا گیا تو بہت ہی خبط ہوگا میں نے مولوی تقی صاحب کو لکھوادیا ہے کہ وہ اس کی املاء بھی درست کریں۔ نیز تمہیں یہ بھی لکھوایا ہوگا کہ احادیث کے حوالے جس کتاب سے نقل کرو اس کا حوالہ ضرور لکھو اور مسودہ میں صفحے کی تا کہ مراجعت میں سہولت رہے۔

اس وقت اس خط کے فوری جواب کی ضرورت قاری اسمعیل صاحب کی ہمشیرہ کی شدۃ علالت ہے۔ان کی پریشانی سے بہت کلفت ہوئی تم تو اس سیہ کار سے ہمیشہ اتنے دور رہے کہ باوجود میری انتہائی کوشش کے بھی پاس نہ لگے اس لئے مجھے معلوم نہیں کہ تمہیں تعویذ کون کون سے آتے ہیں کاش مجھے اس کا علم ہوتا تو [بہت] سہولت ہوتی۔مولوی احمد یوں کہتے ہیں کہ تمہیں سارے تعویذ معلوم ہیں۔

احتیاطاً چند اصولی چیزیں لکھواتا ہوں:

میرا مستقل تعویذ حروف سریانی ہیں جو حضرت گنگوہی قدس سرہ کا خاص تعویذ کہلاتا ہے اور یہ سریانی زبان میں اسم اعظم ہے۔حضرت گنگوہی قدس سرہ کے زمانہ میں میرے والد صاحب نور اللہ مرقدہ وضو نماز کے درمیان میں اور جب بھی کوئی منٹ مل جاتا یہ تعویذ لکھ کر اپنے قلم دان میں رکھ لیا کرتے تھے اور روزانہ ہزاروں کی تعداد میں لکھا کرتے تھے۔

حضرت گنگوہی قدس سرہ کے یہاں کی آمد کا تو کیا پوچھنا، سینکڑوں آدمی آتے تھے، بالخصوص دیہات کے، بالخصوص جمعہ کے دن۔ان کے یہاں تو ہر مرض کا یہی ایک تعویذ تھا اور

وہ ہر چیز میں مفید ہوتا تھا۔ اس میں تعویذ کی برکت ہو یا حضرت گنگوہی قدس سرہ کے انتساب کی۔ وہ تعویذ تو یہ ہے:

صفر و سہ الف سائبانے برسر　　　جیم کج و کور نرد بانے بدو در

چہار الف مساوی ہا ءواوِ معکوس　　　اینست زاسماء　الله اکبر

تذکرہ میں یہ شعر بھی ہے۔ معلوم نہیں کاتب نے لکھا ہے یا نہیں، جس کی صورت یہ ہے:

٧٨< ٥١١١ج ط١١١١ھ

والد صاحب کے یہاں تو صرف یہ اور اس کے بعد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھا مگر میں اس تعویذ کے درمیان اور درود شریف کے درمیان میں تھوڑی سی جگہ چھوڑ دیتا ہوں اور مرض کے مناسب اللہ کا کوئی پاک نام لکھوا تا ہوں۔

اس وقت قاری صاحب کیلئے یہ تعویذ فوری لکھوانا ہے کہ انہوں نے قلبی پریشانی کا شدت سے اظہار کیا ہے لہذا اس تعویذ کے اور درود شریف کے درمیان میں یا مثبت القلوب لکھ کر ان کو دے دیں۔ اسی طرح ان کی بہن کیلئے یا مثبت القلوب کی جگہ یا حفیظ لکھ کر ان کو جلد دے دیں کہ بہن اس کو گلے میں ڈال لے اور قاری صاحب اپنے تعویذ کو لانبے تاگے میں باندھ کر گردن پر ایسی طرح ڈالیں کہ تعویذ دل پر زیادہ تر رہے۔ لیٹنے میں یا چلنے پھرنے میں کسی وقت سرک جائے تو کوئی حرج نہیں۔

اسی طرح ہر مرض کے لئے یا شافی، بھاگے ہوئے کیلئے یا معید لکھ کر ایسی جگہ مقام قیام پر لگاویں کہ یہ ہلتا رہے۔ کاش تمہیں کسی وقت فرصت ہوتی اور کوئی وقت اس سیہ کار کے واسطے خالی ملتا تو یہ چیزیں کیوں لکھوانی پڑتیں۔ میاں بیوی کی محبت کیلئے اگر صرف تعلقات خراب ہوں تو صرف یا ودود اور اگر کسی وجہ سے باوجود تعلقات کے والدین کی

رسہ کشی کی وجہ سے جدائی ہو جاوے تو یا جامع ،ضعف بدنی یا ضعف دماغ کیلئے یا قوی ۔ یہ بھی تعویذ والوں سے پوچھ پوچھ کر لکھوایا۔

میرے اس اضافہ کا مبنی یہ ہے کہ حضرت قدس سرہ کے ہاتھ میں تو رعشہ تھا جب کوئی تعویذ مانگتا حضرت قدس سرہ مجھ سے ارشاد فرمادیتے کہ قرآن شریف یا حدیث پاک کی کوئی آیت یا دعا یاد ہو تو لکھ دو۔ اس وقت تو میں بہت لمبی لمبی لکھا کرتا تھا۔ بخار کے لئے قلنا یا نار کونی... الآیۃ ۔ اور محبت کے لئے چاہے میاں بیوی کی ہو یا اہل قرابت کی (مگر ناجائز کے لئے نہیں ۔اس کا خاص طور سے خیال رکھیں ,ورنہ اپنے تعویذوں سے اثر جاتا رہتا ہے ,یہ میرا تجربہ ہے)'لو أنفقت مافی الأرض جمیعا ... الآیۃ ،بالخصوص زوجین کی محبت کیلئے'ومن آیاتہ أن خلق لکم من أنفسکم ... الآیۃ ،اور اسی قسم کی قرآن پاک اور دعائیں کثرت سے لکھا کرتا تھا مگر جب کہ تعویذوں کی بھر مار ہوگئی تو آیتیں اور دعائیں تو چھوٹ گئیں اب صرف اللہ پاک کے پاک نام پر اکتفا کرتا ہوں لیکن کوئی اہم خصوصی تعویذ ہو تو اب بھی اسی سابق طریقہ کو اختیار کرتا ہوں ,مقدمہ کیلئے یا نصیر ۔خاص طور سے سر کے درد کیلئے ' لا یصدعون عنہا ولا ینزفون ... الآیۃ۔

تم تو ماشاء اللہ خود حافظ ہو اور احادیث پاک کی دعائیں انشاء اللہ اب تو تمہیں مجھ سے زیادہ یاد ہوں گی یہ ناکارہ تو اب اپنے امراض کی کثرت کی وجہ سے اب 'ماہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم' میں داخل ہو گیا۔ دوسرا مصرعہ'الا حدیث یار کہ تکرار می کنیم' میں ابھی داخل نہیں ہوا

جو پڑھا لکھا تھا نیاز نے اسے صاف دل سے بھلا دیا

اس مرتبہ مدینہ پاک سے واپسی کے بعد سے طبیعت بہت زیادہ بجھ رہی ہے۔ بخار کا سلسلہ بھی یکم اپریل سے جو شروع ہوا تھا اب تک چل ہی رہا ہے لوگوں کی رائے یہ ہے

کہ بالکل تو کسی دن نہیں اترا، کم وبیش ضرور ہوتا رہتا ہے۔ بھوک بھی تقریباً ۲۷/ مارچ کے بعد سے گویا کالعدم ہی ہوگئی۔

یہاں آنے کے بعد ہمارے حکیم اجمیری کی گولیاں سفوف، دوائیں اور فروٹ سالٹ وغیرہ کا سلسلہ بھی مسلسل چل رہا ہے۔ جب دو تین دوائیں اکٹھی ہوجاتی ہیں تو دفعۃً اسہال کی صورت پیدا ہوجاتی ہے۔ چونکہ اب تک اپنے پاؤں پر زور دینے کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی ابوالحسن دونوں ٹانگیں اور دو آدمی دونوں بازو پکڑ کر کھینچ کر اس قدمچہ پر بٹھاتے ہیں جس کا نمونہ تم نے مدینہ پاک میں دیکھا ہوگا۔

یاد آیا کہ یہ قصہ تو تمہاری روانگی سے ۱۵۔۲۰ دن بعد پیش آیا تھا۔ تمہیں تو دیکھنے کی نوبت نہیں آئی ہوگی۔ قاضی صاحب نے اللہ انہیں بہت جزائے خیر دے ایک صندوق کا قدمچہ بنا کر ایسی طرح کہ جس پر میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ جاؤں مدینہ میں میرے چوٹ لگنے کے دن آدھ گھنٹہ میں بنا دیا تھا وہ تو بہت راحت کا تھا جو غلطی سے جدہ رہ گیا۔ قاضی صاحب نے اس کے نمونہ کا کراچی میں بنایا تھا مگر وہ ویسا نہ بن سکا البتہ یہاں آنے کے بعد عزیز ابوالحسن نے اس پر روئی اور نمدہ وغیرہ سی کر ایسا کر دیا جیسا کہ فرسٹ کلاس کی سیٹ ہوتی ہے۔

تمہارا بھی قیمتی وقت ضائع کر دیا تم تو ماشاء اللہ بہت روز افزوں پرواز کر رہے ہو۔ اس خط کی زیادہ اہمیت تو ان تعویذوں کی وجہ سے ہے اگر مجھے پہلے سے یہ علم ہوتا کہ تمہیں یہ چیزیں معلوم ہیں تو تمہارا وقت ضائع نہ کرتا۔ اگرچہ مولوی احمد بار بار کہتے رہے کہ تمہیں سب تعویذ معلوم ہیں مگر چونکہ میرے علم میں نہیں تھا اس لئے میں نے سب مختصر لکھوا دیئے۔

تذکرۃ الرشید، تذکرۃ الخلیل میں جو تعویذات ہیں ان سب کی تمہیں اور مولوی ہاشم دونوں کو اجازت دیتا ہوں۔ اسی پرچہ میں جو تعویذ ہے اسکی نقل بھی مولوی ہاشم کو دے دینا یا وہ خود نقل کرلیں گے تاکہ تمہیں زیادہ مشغولی نہ ہو۔ البتہ اعمال قرآنی میں جو تعویذ ایسے ہوں

جس میں شرعاً کوئی اشکال ہو مثلاً خون سے اللہ کا نام لکھنا یا جوتے وغیرہ مارنا ایسوں کا ہرگز ارادہ نہ کریں۔ میرا جہاں تک اندازہ ہے حضرت نے اپنے بعض خدام سے کہہ دیا کہ فلانی کتاب سے تعویذ نقل کردو۔

ایک نہایت اہم چیز جو سحر اور جنات کے لئے بے حد مجرب ہے وہ آیۃ الکرسی، قل أعوذ برب الفلق ، قل أعوذ برب الناس تین تین مرتبہ اول وآخر درود شریف تین تین مرتبہ مریض خود پڑھے تو بہتر ہے ورنہ کوئی دوسرا پڑھ کر اس طرح سے دم کرے کہ لعاب کا کچھ حصہ مریض کے بدن پر گرے۔ نیز ایک بوتل میں پانی بھر کر رکھیں اور جو بھی پڑھیں بوتل پر بھی دم کر دیا کریں اور اس میں سے نہار منہ ایک گھونٹ مریض کو پلائیں اور جب بوتل آدھی رہ جائے تو نئے پانی سے بھر دیں۔ اور اگر مکان میں آسیب کا اثر ہو تو پانی سے تھوڑا سے لے کر مکان کے چاروں کونوں پر اس طرح سے چھینٹ دیں کہ پانی زمین پر نہ گرے۔

اس خط کی رسید اور جواب کی ضرورت نہیں۔ میں نے قاری اسمعیل صاحب کو لکھ دیا کہ وہ آپ کو حوالہ کر کے مجھے اطلاع فرماویں۔ رسید ان کے خط سے معلوم ہو جاوے گی۔ مستقل دو خطوں میں حرج اور خرچ بھی ہے۔ زیادہ عجلت کی وجہ یہ تھی کہ آپ کو عزیز عبدالرحیم کی روانگی معلوم ہو جائے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ
بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۱۷/اگست ۹۱ھ
از راقم سلام مسنون و درخواست دعوات

﴿311﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۹/اگست ۷۱ھ/ ۲۷/جمادی الثانیہ ۹۱ھ

ذوالمجد والکرم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب! بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا ایر لیٹر مؤرخہ ۱۲ اگست آج ۱۹ اگست کو پہنچا۔ یہ ناکارہ پرسوں ایک رجسٹری قاری اسمعیل صاحب کے ایر لیٹر کو کر چکا ہے۔ جس میں ایک ورقہ تمہارے نام تھا۔ اس میں میں نے چونکہ بہت سے تعویذ وغیرہ لکھوائے تھے اس کی وجہ سے اس ایر لیٹر کو رجسٹری کرنا پڑا تھا۔ خدا کرے پہنچ گیا ہو۔

اس میں میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ اس وقت تمہارا لفافہ عزیز عبدالرحیم کے نام پہنچا وہ چونکہ ۱۴ اگست کو مکان جا چکا ہے جس کی اطلاعات سابقہ متعدد خطوط میں لکھی جا چکی تھیں اس لئے تمہارا لفافہ اپنے لفافہ میں بند کر کے عزیز موصوف کے پاس بھیج دیا۔ آج کی ڈاک سے عزیز موصوف کا جوابی کارڈ بھی بخیر رسی کو پہنچا تھا اس میں بھی اس کو اطلاع کر دی تھی کہ قاری صاحب کا خط تمہارے نام آیا تھا جس کو اس وقت لفافہ میں بند کر کے بھیج دیا۔

خدا نہ کرے کہ اس ناکارہ کی وجہ سے تمہارے اوپر قیامت میں کسی قسم کا مطالبہ ہو۔ میں بلا تصنع اور توریہ حرمین میں بھی اور دونوں رمضانوں میں بھی تمہارے لئے خاص طور سے بہت اہتمام سے یہ دعائیں کرتا رہا اور کرتا رہوں گا کہ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل وکرم سے لطف وانعام سے میری وجہ سے کوئی مطالبہ تم سے نہ کرے۔ البتہ اس کا قلق رہا اور ہے اور خدا نہ کرے کہ آئندہ بھی رہے کہ تم نے میرے تعلق کی کوئی قدر نہ کی۔

مولانا مسیح اللہ صاحب کی بیعت کے متعلق جو تم نے تفصیل لکھی اس سے بہت

مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے, اللھم زد فزد۔ تم نے بہت ہی اچھا کیا کہ مولانا مسیح اللہ صاحب کے اصرار پر ان لوگوں کو بیعت کرلیا, اللہ تعالیٰ تمہارے [اور] ان کے دونوں کیلئے خیر فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس سیہ کار کو اور تمہیں دونوں کو اپنی مرضیات کی توفیق عطا فرمائے، نامرضیات سے حفاظت فرمائے, اور اپنے اپنے وقت پر حسن خاتمہ کی دولت سے نوازے۔

میں نے عزیز عبدالرحیم کا رمضان وہاں زیادہ تر تمہاری خاطر کیلئے تجویز کیا ہے کہ دو رمضانوں کا تجربہ یہ ہے کہ شاید میرے پاس رمضان گذارنا تمہارے لئے زیادہ مفید نہیں ہوا۔ میرا اندازہ یہ ہے کہ جب بولٹن میں رمضان کروگے اور عزیز عبدالرحیم بھی تمہارے پاس ہوگا تو اللہ کی ذات سے امید ہے کہ تمہارے لئے زیادہ موجب ترقی ہوگا۔

اول تو آج ہی عزیز عبدالرحیم کا کارڈ آیا۔ اس میں تمہاری [طرح] الحاح واصرار سے یہ درخواست لکھی ہے کہ میں اس کی دعا کروں کہ ان کا ماہ مبارک یہاں گذر جائے۔ مگر میں نے اسی وقت جواب لکھوا دیا کہ قاری صاحب کی وجہ سے میرا دل چاہتا ہے کہ تم رمضان بولٹن ہی میں کرلو کہ رمضان میں تمہارے پاس رہنا انشاء اللہ ان کے لئے اور تمہارے دونوں کے لئے موجب خیر ہوگا۔

تمہاری رجسٹری کاپی کے متعلق میں پہلے خطوط میں لکھ چکا ہوں کہ انتہائی مشغولی کے باوجود بہت سا حرج کرکے اس کو حرف بحرف سنا۔ لیکن اس میں املاء کی غلطیاں بہت تھیں اور اس کے متعلق اور بھی چند اصلاحیں لکھوا چکا ہوں۔ اس کا بہت اہتمام کریں کہ جو چیز جہاں سے نقل کریں مسودہ میں منقول عنہا کی جلد صفحہ ضرور درج ہوتا کہ مراجعت میں سہولت ہو۔

علامہ ابن القیم کے متعلق تم نے صحیح لکھا کہ حضرت مدنی بہت ناراض تھے اور مجھ پر ایک دفعہ اس پر ناراض ہوئے تھے کہ بذل المجہود میں ان کے نام پر شیخ الاسلام کیوں لکھا مگر

میرے اکثر اکابر کا خیال اس کے متعلق یہ ہے کہ وہ محقق ہیں ذی علم ہیں مگر غیر مقلدیت کا غلبہ ہے اور اس غلبہ میں ائمہ کبار پر بعض باتوں میں سخت کلام کر جاتے ہیں۔ اسلئے ان کے تفردات تو قابل عمل نہیں ہیں۔ لیکن ان کی شان میں گستاخی بھی نہیں چاہیئے۔

تعجب ہے کہ تم نے اس ناکارہ کی زبان سے کبھی ابن تیمیہؒ کے متعلق کچھ نہیں سنا اگر تمہیں میرے قریب رہنے کی فرصت ملتی تو سنتے۔ تم تو ہمیشہ اس سیہ کار کے ساتھ ضمیر منفصل رہے جس میں تمہارا قصور نہیں۔ **ان کے اقوال لینے میں کوئی حرج نہیں مگر ان کا کوئی قول ایسا نہ لیں جو جمہور کے خلاف ہو۔**

تمہاری اہلیہ کی مسلسل بیماری کی خبر سے بہت ہی طبیعت پر تکدر ہے, اللہ تعالیٰ اس کو صحت عطا فرماوے۔ معلوم نہیں کہ مادی دواؤں کے علاوہ تم کچھ روحانی دوائیں بھی کرتے ہو یا نہیں۔ بالخصوص آیۃ الکرسی کے عمل کا اہتمام کرو, وہ خود کرے یا کوئی دوسرا۔ عزیزہ خدیجہ کی صحت سے بہت مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ خیریت سے رکھے۔ قاری طیب کے متعلق اس کا انتظار ضرور ہے کہ انہوں نے مودودیوں کی موافقت میں تو کوئی لفظ نہیں کہا۔ اپنی اہلیہ اور اس کے والدین سے سلام مسنون۔ عزیزہ خدیجہ کو دعا و پیار۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۱۹/اگست ۹۱ھ

از راقم سلام مسنون و درخواست دعوات

﴿312﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۴؍رجب ۹۱ھ/ ۲۵؍اگست ۷۱ء

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، اس وقت تمہارا محبت نامہ پہنچا جس کو میں نے فرطِ شوق میں دستر خوان بچھنے اور کھانے کے درمیان میں سنا اور اب ظہر کی نماز اور لیٹنے کے درمیان میں فوری جواب اس لئے لکھوا رہا ہوں کہ مبادا تمہاری روانگی ہو جائے۔ تمہارے انجکشن کے بعد بخار تو لازمی نتیجہ تھا۔

نزاکت نازنینوں کی بنائے سے نہیں بنتی
خدا جب حسن دیتا ہے نزاکت آہی جاتی ہے

مجھے اس لفافہ کی بہت ہی فکر تھی جس میں یوسف کا لفافہ بھیجا تھا کہ تمہارے جانے سے پہلے مل جائے۔ معلوم نہیں اس میں کوئی چیز میرے متعلق تو نہیں تھی۔ میں نے شروع میں سننا شروع کیا تھا پھر کچھ خانگی قصے شروع ہو گئے اس لئے چھوڑ دیا۔

زردہ کے متعلق جو تم نے لکھا اس میں میرا کوئی دخل نہیں۔ صرف تمہاری محبت اور حسنِ اعتقاد کا دخل ہے۔ اس سے تعجب ہوا کہ شیخ جی کا زردہ کیوں خراب ہوا۔ ہمارے یہاں تو زردہ کئی کئی روز تک رکھا رہتا ہے۔ اگر تم اس خواب کو زبانی بیان کر دیتے تو مجھے حسنِ تعبیر میں بھی کوئی انکار نہیں تھا، اب تو صرف معنوی تعبیر رہ گئی۔ تم نے ۹ نقطے لگائے یاد رکھو گے تو انشاءاللہ تمہاری حج سے واپسی کے بعد، جب تم زیادہ متبرک ہو جاؤ تو، انشاءاللہ ۹ کا عدد پورا کر دوں گا۔ دوسرا خواب تنبیہ ہے۔ پولیس والوں کا تحقیق کیلئے آنا تنبیہ ہے اس بات پر کہ کراماً کاتبین کا

خیال ہر وقت رہنا چاہئے کہ یہ اللہ کے دو جاسوس ہر وقت جلوت وخلوت میں مسلط رہتے ہیں۔ 'مایلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید'۔ اللہ تعالیٰ میری بھی حفاظت فرمائے اور تمہاری بھی اور سب دوستوں کی حفاظت فرماوے، سیآت کو معاف فرمائے۔

مجھے تو واقعی بسا اوقات یہ خیال ہوتا ہے کہ میرا کاتب حسنات تو بے چارہ خالی بیٹھا بیٹھا اکتا جاتا ہوگا اور کاتب سیآت کو فرصت نہیں ملتی ہوگی، مگر فرشتے تو مختصر نویسی کے بھی عادی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے بلا استحقاق معاف فرمادے تو اس کا احسان ہے۔

مولوی عبید اللہ کے مرحوم بچہ کا قصہ لوگ ابھی تک ابھارتے ہی رہتے ہیں، پولیس والے بھی پوچھتے ہی رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ انشاء اللہ تم سے تحقیقات رحمت الٰہی کی توجہ کا ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس قصہ کو دلوں سے بھی نکال دے۔ اس کا تکملہ جو تم نے شرطی کا بیان لکھا اس میں میں بھی تمہاری طرح سے نقطے لگادوں۔۔۔۔۔

تم نے ۳ ستمبر کی روانگی محتمل لکھا۔ اس مجبوری کو سننے سے پہلے جواب لکھوانا پڑا۔ حالانکہ کھانے کے بعد لیٹنے میں اگر فصل ہو تو نیند خفا ہوجاتی ہے، ہم سے تو ہر شخص خفا ہونے کو تیار۔ اگر تم اپنے لفافے پر بجائے مکان کے بمبئی کا پتہ لکھتے تو زیادہ اچھا تھا۔ گستاخیوں کی معافی کیلئے تو آپ کی تعمیلِ ارشاد میں تفریحی فقرہ لکھا تھا، ورنہ تو ہی بتا تمہارے متعلق میرے ذہن میں کیا گستاخی ہوسکتی ہے ؎

فعین الرضا عن کل عیب کلیلة

کما أن عین السخط تبدی المساویا

تمہارے فقرے کا وہی جواب ہوسکے تھا جو میں نے پہلے خط میں لکھوادیا۔ عزیز طلحہ، مولوی نصیر احمد، حبیب اللہ، حافظ صدیق اور جس جس کو تم نے لکھا سب کی طرف سے سلام مسنون۔

فقط والسلام حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ بقلم حبیب اللہ، پنج شنبہ ۴ رجب ۹۱

﴿313﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۰/اگست ۷۱ء/ ۹/رجب ۹۱ھ

ذوالمجد والکرم الحافظ الحاج القاری محمد یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہاری تالیف کی دوسری قسط بذریعہ رجسٹری پہنچی جس سے بہت قلق ہوا۔ اس لئے کہ میں تقریباً ایک ماہ سے تمہیں بار بار کئی خطوں میں لکھوا چکا تھا کہ عزیز عبدالرحیم کی روانگی ۱۴ اگست کو طے ہوگئی ہے دوسری قسط اگر ایسے وقت بھیجیں کہ اس کی موجودگی میں یہ پہنچ جائے تو مضائقہ نہیں لیکن اس کی روانگی کے بعد پہنچے گی تو بے کار رہے گی۔

وہ ۱۴/اگست یہاں سے روانہ ہو چکا ہے اور یکم ستمبر کو اپنے مکان سے بمبئی کیلئے اور ۳/ستمبر کو بمبئی سے زامبیا کے لئے سیٹیں طے ہوگئیں۔ اب آپ کی تالیف منیف کے متعلق سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کی ہی خدمت میں بذریعہ رجسٹری واپس کردوں یا اپنے خزانہ میں محفوظ کرلوں۔ اگر عزیز عبدالرحیم سلمہ تک پہنچ سکتی تو بذریعہ رجسٹری اس کے پاس بھیج دیتا یہاں میرے پاس کوئی سنانے والا نہیں۔ میرے کاتب تو اللہ مجھے ناشکری سے محفوظ رکھے اتنے عالی مقام ہوگئے ہیں کہ خط کا سنانا اور لکھنا ان کے بس کا نہیں، چہ جائیکہ کسی مضمون کا سنانا۔

میں بار بار تمہیں لکھ چکا ہوں کہ اب درازیٔ عمر کی دعا کو احسان فرما کر چھوڑ دو اب تو حسن خاتمہ اور دعائے مغفرت کا محتاج ہوں۔ اگر مجھے کسی طرح یہ معلوم ہو جاتا کہ تمہارے پاس تعویذوں کا ذخیرہ موجود ہے تو میں قاری اسمٰعیل کے خط کو نہ اتنا طویل کرتا نہ رجسٹری کرتا۔ مولوی احمد نے کہا تو تھا کہ تمہارے پاس تعویذ ہیں مگر مجھے تمہارے بعد جسمانی سے اس کا یقین نہیں آیا کہ تمہارے پاس تعویذ ہوں گے۔ اس لئے وہ سارا دفتر لکھوایا تھا۔

عزیز عبدالرحیم سلمہ کو تو مجھ سے بھی زیادہ معلوم ہے اس لئے کہ اب تو تقریباً دو سال سے بعض مرتبہ میں کسی چیز کے متعلق لکھوانے کو پوچھتا ہوں تو وہ کھٹ سے میرا پرانا تعویذ یاد دلا دیتا ہے۔ تم نے صحیح لکھا میرے تعویذوں کا جز ایک عرصہ تک برحمتك یا ارحم الراحمین الحنان المنان رہا ہے جب تک میں خود لکھتا رہا۔ اور خاص تعویذوں میں اس کے بعد اللہ اکبر الاکبر تین مرتبہ کا بھی معمول رہا ہے مگر اب چند سالوں سے تعویذوں کی کثرت اتنی ہوگئی ہے کہ عصر سے مغرب تک حافظ صدیق عورتوں کو اور مولوی یامین مردوں کو مستقل تعویذ لکھنے میں مشغول رہتے ہیں پھر بھی پورے نہیں ہوتے اور جانے والے مہمانوں کا تو کوئی وقت ہی نہیں۔

اسی طرح بے وقت گاؤں سے آنے والی عورتوں کا جو یوں کہیں کہ دس میل سے آئی ہوں یا اس سے کم وبیش یا تو ابھی تعویذ دو کہ ہم چلے جاویں یا مستورات کے ٹھہرنے کا انتظام کرو۔ کھانے میں تو اللہ کے فضل سے نہ کبھی پہلے دقت ہوئی نہ اب ہے۔ ۴۰، ۵۰ کم سے کم اور ۱۰۰، ۱۵۰ تک ہو جاتے ہیں اور مردوں کے قیام کے لئے بھی مدرسہ قدیم اور دارالطلبہ جدید کھلا ہوا ہے لیکن عورتوں کے لئے کوئی جگہ گھر پر موجود نہیں۔

میں بار بار تمہارے خطوط میں تمہارے تکبر کے متعلق جو لکھتا ہوں وہ محض ایذا رسانی یا طعن نہیں ہوتا اور میں *تمہیں یہ سمجھا بھی نہیں سکتا کہ میں تمہیں کتنے اونچے اخلاق کا دیکھنا چاہتا تھا میں ہر بات میں تم سے یہ بھی کہتا رہا "من نکردم شما حذر بکنید" اس میں نہ کوئی تصنع ہے نہ توریہ۔ معلوم نہیں تمہارے متعلق میری تمنائیں کہاں تک ہیں* لیکن اپنی بداخلاقی سے اپنے دوستوں کے لئے بجائے قرب کے بعد کا سبب بنتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمہیں بھی اور اور تم سب دوستوں کے حسن ظن سے اس سیہ کار کو بھی جملہ امراض خبیثہ سے نجات عطا فرماوے۔

میں پہلے بھی لکھ چکا تھا کہ تمہاری سابقہ تحریر آنے کے بعد سارے ضروری کام ڈاک اور نوم دونوں کو خیر باد کہہ کر میں نے اس کو بہت ہی ذوق وشوق سے سنا اور عبدالرحیم اب موجود ہوتا تو اس دوسری تحریر کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوتا مگر اس میں دفع الوقتی نہیں کہ میرے پاس کوئی سنانے والا نہیں۔ عاقل سلمان تو ختم سال کی مصیبت میں لگ رہے ہیں کہ میری تالیف کے لئے بھی ان کے پاس وقت نہیں ملتا۔ اس وقت ان کو ایک کاپی کے مقابلہ کیلئے بٹھا کر تمہارا جواب لکھوا رہا ہوں اور مولوی احمد اور مولوی حبیب اللہ کے بس کا اس کا پڑھنا نہیں۔

تم نے ایک ایسے صاحب سے جو صرف حافظ اور اردو پڑھے ہیں اس کی نقل کرائی, تم ہی بتاؤ کہ اس میں کتنی غلطیاں ہوسکتی ہیں۔ کم از کم اس تحریر کا تم خود نقل اپنے سامنے رکھ کر مولوی ہاشم جیسوں سے مقابلہ کر لیتے تو زیادہ اچھا تھا.........

اللہ تعالیٰ تمہیں اور زیادہ اخلاق حسنہ نصیب فرماوے۔ *پیارے یوسف! ضرورت میں تو گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے۔*

اس کا ضرور اہتمام کریں کہ مسودہ پر ہر مضمون پر جلد وصفحہ ضرور لکھیں۔ بغیر اس کے مراجعت بہت مشکل ہوتی ہے اور جزء کے شروع میں یا ختم میں کتاب کا مطبع بھی لکھ دیں کہ مطابع مختلف ہوتے ہیں۔ ہر جگہ مطبع لکھنا تو مشکل ہے ایک جگہ بھی مطبع آجاوے تو کافی ہے۔

تم نے یہ اچھا کیا کہ مودودی وغیرہ کسی فرقہ کا نام نہیں لیا یہ صحیح ہے۔ **اتباع سنت اور اس کی اہمیت ہر فرقہ ضالہ کا رد ہے۔** اہلیہ کی طبیعت تم نے اچھی لکھی اس سے بہت مسرت ہے۔ خدا کرے یہ صحیح ہو۔ عزیزہ خدیجہ سلمہا کو بھی دعوات کہہ دیں اور اپنے خالہ وخالو سے بھی بشرط سہولت۔ مولوی ہاشم سے بھی سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ آپ کے سابقہ خط کے بعد سے قاری طیب صاحب کے سلسلہ میں دوسرے خط کا انتظار ہے۔

نیچے کا حصہ پھاڑ کر حافظ محمد احمد پٹیل کو دے دیں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ حافظ صاحب کی خدمت میں [لکھنے کو] کوئی ایسی خاص بات نہیں ہے اس لئے آپ تکلیف فرما کر ایک کارڈ ان کو لکھ دیں:

'مکرم ومحترم جناب حافظ محمد احمد پٹیل صاحب! بعد سلام مسنون، آپ کا گرامی نامہ مؤرخہ ۲۷ جولائی کئی دن ہوئے پہنچا تھا مگر طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے اور مہمانوں کے ہجوم کی وجہ سے وقت نہیں ملا۔ اس سے بہت ہی مسرت ہوئی کہ تقریباً ۲۰۰ نفر باہر سے آئے اور آپ کی جماعت کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی مقبول فرماوے، ترقیات سے نوازے۔ **مجمع کی کثرت سے زیادہ اصولوں کی پابندی پر زور دیں کہ اصولوں کی پابندی بہت زیادہ مفید اور کام کے جماؤ کا ذریعہ ہے۔**

یہ ناکارہ آپ کے لئے خاص طور سے نیز مولانا یعقوب صاحب کے لئے بہت اہتمام سے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آپ دونوں حضرات کو خصوصاً اور جملہ کام کرنے والوں کو عموماً ہر نوع کے مکارہ سے محفوظ فرما کر ہر نوع کی ترقیات سے نوازے۔ مقامی کام کی تشکیل میں رفقاء نے بہت مدد فرمائی، اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کی محنتوں کو قبول فرمائے۔ مولانا محمد موسیٰ جلاد کی جماعت کی بخیر [وعافیت] کامیاب [واپسی] سے بھی مسرت ہوئی۔ اگر ملاقات ہو تو بندہ کی طرف سے سلام مسنون۔ مدینہ منورہ سے جماعت آئی ہوئی اگر موجود ہو تو میری طرف سے سلام مسنون۔ آپ کا گرامی نامہ عصر کے بعد کی مجلس میں سنا کر مقامی مرکز تبلیغ میں بھیج دیا کہ وہ اپنے اجتماع میں بھی اس کو سنا دیں۔ عزیزم طارق سلمہ کاتب گرامی نامہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں'۔

نمبر ۲: ایک کارڈ ہارون محمد عمر صاحب (Blackburn) کو گجراتی میں لکھ دیں:

'آپ کا خط گجراتی میں پہنچا۔ یہ ناکارہ گجراتی سے واقف نہیں۔ گذشتہ سالوں میں تو

بہت سے گجراتی احباب میرے پاس جمع تھے لیکن آج کل صرف ایک مخلص دوست مولوی احمد گجراتی جو ابھی حج کے بعد پہنچے ہیں موجود ہیں اور کوئی نہیں۔اس لئے آپ کے خط کا جواب قاری محمد یوسف صاحب کے خط میں لکھوا رہا ہوں کہ وہ آپ کو گجراتی میں ترجمہ کر کے بھیج دیں۔

آپ نے جتنی دعائیں اس ناکارہ کو لکھی ہیں آپ کو اس محبت کا اللہ تعالیٰ بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ یہ ناکارہ آپ کے اور آپ کے اہل وعیال کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آپ سب کو اور اس ناکارہ کو اپنی مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے، نامرضیات سے حفاظت فرمائے۔

تم نے لکھا کہ باوجود تجھ کو نہ دیکھنے کے تیری محبت ہم سب کے دلوں میں حد سے زیادہ ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کی دینی محبت کا بہت بڑا اجر وثواب عطا کرے۔**اس ناکارہ کی ملاقات کا بدل اگر آپ اردو جانتے ہوں تو میرے اردو کے فضائل کے رسائل مطالعہ میں رکھنا بہترین بدل ہے۔** نیز میرے مخلص دوست قاری محمد یوسف (اپنا پتہ لکھ دیں) سے ملاقات کرتے رہا کریں۔

آپ نے خواب میں اس ناکارہ کو دیکھا، یہ بھی آپ کی محبت کی علامت ہے اور آپ کا اذان دینا بھی آپ کے لئے بہت مبارک ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ دین کی طرف لوگوں کو متوجہ کر رہے ہیں۔ یہ بہت مبارک اور اللہ کے یہاں قبول ہے۔قاسم خان صاحب سے بھی میرا سلام کہہ دیں۔اس خواب [میں] اس کی تنبیہ ہے کہ قرآن پاک کے صحیح پڑھنے کا بہت اہتمام کریں۔آپ کے پاس کوئی صحیح قرآن پڑھنے والا ہو تو کوشش کر کے ایک وقت نکال کر تھوڑا تھوڑا ان کو سنا دیں۔

معلوم نہیں بولٹن آپ سے کتنی دور ہے اگر قریب ہو تو وہاں کبھی کبھی ضرور جاتے رہا کریں۔وہاں قاری یوسف کے علاوہ میرے دو مخلص دوست مولوی ہاشم اور قاری اسمٰعیل بھی

ہیں۔ان میں سے کسی سے ہوتو بہتر ورنہ کسی [اور] کو سنا دیا کریں۔ اور چار مہینے کیلئے ایک دوست کو ترغیب دینا سب دوستوں کے لئے اس کی تاکید ہے کہ تبلیغی جماعت کے ساتھ ضرور جاتے رہا کریں۔اس میں دینی تقویت کے علاوہ قرآن پاک کی صحت کا بھی موقع ملے گا۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ دو چلے تبلیغ میں گذار چکے ہیں۔ یہ تو بہت ہی مبارک ہے۔تبلیغ کے گشت میں کسی صاحب کو قرآن ضرور سناتے رہا کریں۔آپ نے چار مہینے جماعت میں نکلنے کا ارادہ کیا بہت مبارک ہے'۔

نمبر۳: مولوی ہاشم صاحب کی خدمت میں:

'بعد سلام مسنون، آپ کے محبت نامے کا جواب تو میں عرصہ ہوا لکھوا چکا ہوں جس میں میں نے یہ لکھوایا تھا کہ قاری طیب صاحب کے دورہ کی تفصیل کا انتظار ہے خاص طور سے اس بات کا کہ انہوں نے مودودیوں کے سلسلہ میں عزیز مولوی اسعد سلمہ کی کوئی تردید تو نہیں کردی۔ بہت اندیشہ اس کی طرف سے ہے'۔

نمبر۴: قاری یوسف صاحب! میں ہمیشہ تمہارے خطوط میں ایسے لوگوں کے خطوط کا جواب لکھواتا رہا جن میں جواب کے لئے کوئی شلنگ وغیرہ نہ ہو مگر تمہاری تالیف کے سلسلہ میں یہ معلوم ہو کر کہ تمہیں خود لکھنے میں دقت ہوتی ہے کئی دن سے یہ خیال آرہا ہے کہ میرے خطوط کی وجہ سے تمہیں کوئی دقت تو اٹھانی نہیں پڑ رہی۔اگر تمہیں خود لکھنے میں کوئی دقت ہو تو پھر اپنے کسی شاگرد سے لکھوا دیا کریں ورنہ میرے اس نوع کی فرمائش مولوی ہاشم کے حوالہ کر دیا کریں۔البتہ کارڈ آپ اپنے پاس سے ضرور دے دیا کریں۔

معلوم نہیں کہ آپ بیتی کا جو پیکٹ مولوی نصیر کی غلطی سے بحری کے ذریعہ سے روانہ

ہو گیا وہ آپ تک پہنچا یا نہیں۔ اب تو بہت وقت ہو گیا۔ عزیز مولوی عبد الرحیم کو بھی چند نسخے دے دیئے تھے کہ کوئی بولٹن جانے والا ملے تو ایک نسخہ تمہارے پاس ضرور بھیج دیں ویسے تو غالبًا مولوی ہاشم صاحب کے پاس تم نے دیکھ ہی لیا ہو گا۔

یہ تو تمہیں معلوم ہو چکا ہو گا کہ ۷ اگست کو میرے پاؤں کا پلاسٹر کٹ گیا تھا لیکن اس کے کٹنے کے بعد سے گھٹنے میں درد اور ٹانگ میں ورم بہت بڑھ گیا ہے۔ میں اس گرنے کو اور اس ورم وغیرہ کو اپنے ہی اعمالِ بد کا ثمرہ سمجھ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی معاف فرماوے۔ میں اس کی دعا کا بہت ہی اہتمام کرتا ہوں کہ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے میرے احباب میں سے کسی کو کوئی مطالبہ میری وجہ سے نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ العالی

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۳۰/اگست ۷۱ء

از راقم سلام مسنون و درخواست دعوات

﴿314﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبد الرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، زامبیا

تاریخ روانگی: ۱۲/رجب ۹۱ھ [۲/ستمبر ۷۱ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۳۰ اگست آج ۲ ستمبر کو پہنچا۔ اس سے پہلے تمہارا خط جمعہ کو پہنچا تھا مجھے تو اس وقت جواب لکھنے کا وقت نہیں تھا مولوی احمد کو دے دیا تھا کہ فوراً اس کا جواب لکھ دیں کہ بعد میں میرے خیال میں تمہارے پاس خط پہنچنے کی

کوئی صورت نہیں رہی۔ تمہارے آج کے خط کے متعلق مولوی احمد کی بلکہ خود میری رائے یہ ہے کہ اس کے پہنچنے کا وقت نہیں رہا۔ اس لئے کہ آج ۲ ستمبر کو تمہارا خط پہنچا اور کل کو تمہاری روانگی کی تاریخ ہے لیکن اس احتمال پر کہ شاید جہاز میں تاخیر ہو یا تم اپنی ڈاک کا کوئی انتظام بتلا کر گئے ہو لکھوا رہا ہوں۔

مجھے بھی تعجب ہے کہ یوسف کو تقریباً ایک ماہ سے میں اور تم کئی مرتبہ لکھ چکے تھے کہ عزیز عبدالرحیم کی روانگی یہاں سے ۱۴ اگست کو ہو جائے گی اسلئے جو خط ۱۴ اگست تک یہاں نہ پہنچ سکے اس کو مکان کے پتہ سے بھیجنا چاہئے مگر ان کے اپنے ذہن ثاقب کے مقابلہ میں دوسرے کی بات قابل التفات نہیں ہوتی۔ تمہاری روانگی کے دوسرے دن ان کی رجسٹری اپنے مضمون کی قسط دوم کی پہنچ گئی جس کا بہت قلق ہوا۔ تمہارے سامنے آجاتی تو سننے میں سہولت رہتی۔

تم نے لکھا کہ اس سفر کے متعلق میری طبیعت بالکل منشرح نہیں ہے تمہاری رمضان کی غیبت تو مجھے بھی شاق ہے اس لئے میں نے مدینہ پاک سے لکھا تھا کہ میری واپسی کا انتظار نہ کرو فوراً زامبیا ہو آؤ، شعبان تک واپسی جائے گی مگر اس وقت تم نے تساہل کیا اب بھی میں نے بار بار تمہیں عرصہ سے تاکید کی کہ استخارہ مسنونہ بہت اہتمام سے کرتے رہو۔

چونکہ تمہاری والدہ کا اصرار بہت عرصہ سے ہو گیا اور والدہ کی ناراضی بھی پسندیدہ نہیں اس کے علاوہ اس وقت وہاں سے تمہاری اور تمہاری اہلیہ کا ٹکٹ بھی آیا ہوا ہے معلوم نہیں رمضان بعد یہ سہولت میسر ہو سکے یا نہیں۔ اس کے علاوہ میرے نزدیک یوسف کا رمضان میں بولٹن رہنا مفید ہے جس کو میں بار بار تم سے بھی لکھوا چکا ہوں اور اس کو تو مدینہ پاک میں حج کے بعد اس کی بولٹن روانگی سے پہلے ہی میں نے کہہ دیا تھا کہ آئندہ سال رمضان میں سہارنپور نہ آویں۔ رمضان بولٹن ہی میں گذاریں اور ان کی نگرانی کے لئے تمہارا بولٹن رمضان گذارنا

بھی ضروری سمجھتا ہوں۔

ان سب وجوہ کی بنا پر میری رائے اور مشورہ تو یہی ہے کہ اللہ کا نام لے کر چلے جاؤ کہ اب بھی بہت دیر ہوگئی ہے۔ رجب شعبان زامبیا اور افریقہ گذار کر رمضان المبارک بولٹن گذار و اور یوسف کی کڑی نگرانی کرو کہ ابھی وہ بہت زیادہ نگرانی کا محتاج ہے اور اس کے بعد حج سے پہلے مدینہ منورہ ایک اربعینہ گذار کر حج کر کے فوراً واپس آ جاؤ لیکن تمہیں معلوم ہے کہ حکم دینے کی مجھے عادت نہیں، مشورہ بھی خصوصی احباب کو دیتا ہوں۔ ورنہ رائے مبتلیٰ بہ اور استخارہ پر چھوڑ دیتا ہوں۔

اس کے باوجود اگر تمہاری رائے جانے کی نہیں ہے تو تمہیں اختیار ہے اس پر نہ مجھے گرانی ہوگی نہ ناراضی، البتہ وجوہ بالا کی بنا پر مشورہ اب بھی جانے کا ہے۔ دعا ضرور کرتا ہوں کہ اللہ کے نزدیک جو تمہارے حق میں خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرماوے۔ تم نے اس سیہ کار کے متعلق جو الفاظ لکھے وہ مبالغہ سے بھی آگے ہیں، ایسا نہیں لکھنا چاہئے۔ صرف مالک سے بلا واسطہ خوب مانگو۔

آج کل تمہارا رسالہ حقیقت شکر عصر کے بعد مجلس میں پڑھا جا رہا ہے مگر کہیں کہیں طباعت کی غلطیاں ہوگئیں۔ خیال ہے کہ مولوی تقی کو ان پر متوجہ کروں گا کہ طبع ثانی میں خیال رکھیں خدا کرے کہ یہ خط تمہیں مل جاوے ورنہ جو صاحب اس خط کو پڑھیں وہ ائر لیٹر پر میرے خط کے مضمون کو نقل کر کے تم تک بھیج دیں۔ اعزہ سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، جمعہ ۱۲/رجب ۹۱ھ

از راقم سلام مسنون، مولوی عبدالحفیظ کا خط آیا تھا سلام کہا ہے۔

315

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵/رجب ۹۱ھ [۵/ستمبر ۷۱ء]

ذوالمجد والکرم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب!

بعد سلام مسنون، ۱۴/اگست کو تمہاری رجسٹری یہاں پہنچی تھی جو عزیز مولوی عبدالرحیم سلمہ کی روانگی کے دو گھنٹے بعد پہنچی جس کا بہت ہی قلق ہوا۔ میں نے اس کی رسید اور دیر میں پہنچنے پر اظہار قلق تو اس دن لکھوا دیا تھا اور ساتھ ہی لکھوا دیا تھا کہ اس کے سننے کا مجھے وقت بالکل نہیں ملنے کا، مگر مجھ سے بھی نہ رہا گیا اور مولوی احمد کا بھی اصرار ہوا جس کی بنا پر عصر کے وضو میں اس کو سننا شروع کر دیا۔

چونکہ مجھے وضو میں تیل کی مالش اور پٹی وغیرہ کی وجہ سے تقریباً ۲۰، ۲۵ منٹ لگ جاتے ہیں اسلئے شروع تو کر دیا، اللہ پورا کرے۔ لیکن جب میں نے پہلے بھی لکھوایا تھا اور بہت اہتمام سے لکھوایا تھا کہ تمہارا مسودہ نقل کرنے والا میرے کاتبوں سے بھی زیادہ غلط لکھے۔ اولاً تو سننے میں بھی کچھ نہ کچھ غلطی رہ جاتی ہے اس کے علاوہ شین، صاد، زا، ضاد، ظا وغیرہ حروف میں غلطیاں زیادہ ہوجاتی ہیں۔ میں کہیں کہیں پوچھ لیتا ہوں کہ یہ حرف کس لفظ سے لکھا گیا تو معلوم ہوتا ہے کہ غلط لکھا گیا۔

اس کے علاوہ میں نے متعدد خطوط میں تمہاری سابقہ تحریر سننے کے درمیان میں یہ لکھوایا تھا کہ مسودہ میں ہر مأخذ کی جلد اور صفحہ ضرور ہونا چاہئے تاکہ مراجعت میں سہولت رہے۔ تم ابن کثیر کے حوالے بہت کثرت سے لکھواتے ہو اگر مسودہ میں صفحہ جلد ہوتا تو میں جس طرح ہوتا ابن کثیر بھی منگوا کر پاس رکھ لیتا اور اس میں ماخذ کو سنتا رہتا۔ اب تو بجز اس

کے کہ میں حاشیہ پر ینظر، یفتش لکھوادوں کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی۔

امید ہے کہ انشاءاللہ پورا تو ہو ہی جائے گا مگر یہ ڈر ضرور ہے کہ کتابت میں غلطیاں ضرور رہیں گی اس واسطے کہ مولوی تقی صاحب نظر ثانی میں بھی سب غلطیوں کی اصلاح نہ کرسکیں گے۔

یہاں تک خط لکھنے کے بعد تمہارا ایک لفافہ مؤرخہ ۱۶ اگست پہنچ کر موجب منت ومسرات ہوا۔ اس ناکارہ کی طبیعت تو اخیر اپریل سے برابر خراب ہی چل رہی ہے امراض کا سلسلہ بھی مسلسل ہے اور اس کے اسباب حکیم اور ڈاکٹر تو کیا سمجھتے میں خود ہی سمجھ رہا ہوں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس ناکارہ کے حال پر رحم فرمائیں۔

تمہارا مرسلہ مضمون حیات النبی (ﷺ) کے سلسلہ میں اور عزیز مولوی اسعد سلمہ کے خلاف جو مضمون شائع ہوا تھا وہ بھی پہنچ گیا۔ جزاکم اللہ۔ میری وجہ سے تو تم کو ہر نوع کی بڑی تکالیف اٹھانی پڑیں اللہ مجھے بھی معاف فرمائے اور تم کو بھی۔

مجھے قاری طیب صاحب کے [دورہ کی] تفاصیل جو تم نے لکھیں اب اور نہیں چاہئیں۔ خاص طور سے مودودیت کے متعلق اگر کچھ اور پیش آئے تو ضرور لکھنا۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ میرا خط جو مودودیت کے سلسلہ میں تھا قاری صاحب کو دکھلایا۔

تم نے اپنا اصول لکھا کہ میں اکابر سے یہاں آنے سے قبل ان کے مستقر پر مل لیتا ہوں بہت مناسب ہے۔ تمہیں دل لینا کون سکھائے۔ معلوم نہیں قاری صاحب تم سے پہلے سے واقف تھے یا نہیں اور اب بھی کچھ واقفیت ہوئی یا نہیں۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہاری اہلیہ نے باوجود علالت کے بہت تکلفات کیے، اللہ بہت جزائے خیر دے، صحت وقوت عطا فرمائے۔ مگر اس کی بیماری کی تم رعایت ضرور رکھا کرو۔ ایسے موقعوں پر بجائے گھر کے کچھ چیزیں بازار سے ربڑی، دودھ پاپا وغیرہ کرلیا کرو۔

قاری صاحب نے یہ صحیح فرمایا کہ مودودیوں کے سلسلہ میں وہ ابتدا ہی سے نرم ہیں اور میں سخت ہوں۔تمہاری اہلیہ کا خواب مبارک ہے اللہ تعالیٰ ان کو مبارک کرے اور قاری صاحب کی تعبیر کو سچا کرے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ مجلس علماء کی ساری رات کی بحثا بحثی بجائے تلخی کے تمہاری برکت سے خوشگواری پر ختم ہوئی۔ اللہ تمہیں مزید ترقیات اور لوگوں میں جوڑ پیدا کرنے کا ذریعہ بنائے۔

ایک نصیحت میری ہے اگر تم قبول کرلو تو کرم واحسان ہے وہ یہ کہ **اپنے معمولات ان وقتی چیزوں کی وجہ سے زائل نہ کرنا۔ اصل ترقی معمولات کی پابندی سے ہوتی ہے۔ اتباع سنت میں جس قدر بھی کوشش کرسکو غنیمت ہے۔** اللہ جل شانہ تمہیں ہر نوع کی ترقیات سے نوازے اور تم سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔

میں حب جاہ وتکبر کے متعلق تم کو ٹوکتا رہتا ہوں وہ اپنے انتہائی تعلق کی وجہ سے ہے ورنہ میرا طرز تو تم کئی سال سے دیکھ رہے ہو کہ ایک دو مرتبہ کی نصیحت وتنبیہ کے بعد پھر تعرض نہیں کرتا۔ اس ناکارہ سے معافی کی فکر نہ کرو۔ وہ تو میں پہلے ہی دن کر چکا۔ معافی تو علیحدہ چیز ہے اور بالکل معاف ہے اس کا آپ فکر نہ کریں لیکن قلبی تعلق کی وجہ سے قلبی اثر دوسری چیز ہے اور تم ہی پر اس کا فیصلہ ہے کہ تم نے میری خوشامد واصرار کو ایک معمولی اور مہمل وجہ سے ٹھکرادیا۔ **اللهم هذا قسمي فيما أملك فلا تلمني فيما لا أملك وأنت تملك۔**

بہر حال جہاں تک میرے اختیار اور ذات کا تعلق ہے بالکل معاف ہے۔ اس کا فکر نہ کریں۔ میں بہت دل سے اور اہتمام سے تمہاری ہر نوع کی ترقیات کی دل سے دعا کرتا

ہوں۔ اپنی اہلیہ اور اس کے والدین سے سلام مسنون کہہ دیں, اور بچی کو دعوات۔

فقط والسلام

حضرت اقدس مدظلہ

۱۵/رجب ۹۱ھ۔ بقلم شاہد غفرلہ

از راقم سلام مسنون امید ہے کہ مزاج مبارک بعافیت ہوں گے۔ دعاؤں کی التجا ہے۔

316

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۴/ستمبر ۱۷ء/۲۳/رجب ۹۱ھ

عرفت ربی بفسخ العزائم

عنایت فرمائم قاری یوسف متالا صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون *تمہارے بارے میں مجھے اپنے سارے ہی عزائم ہمیشہ توڑنے پڑے*۔ میں نے یہ لکھا تھا کہ تمہارے مضمون کی دوسری قسط اگر عزیز عبدالرحیم کے بعد آئی تو میں نہیں سن سکوں گا۔ بار بار لکھنے کے باوجود وہ اس دن پہنچی جس دن مولوی عبدالرحیم جا چکے تھے۔ جس پر بار بار لکھ چکا ہوں, میرا ارادہ اس کے سننے کا نہیں تھا مگر تمہارے بارے میں کون سے ارادہ پر میں عمل کر سکا۔ مولوی احمد گجراتی نے تمہاری وکالت کی اور جب بھی ذرا سا وقت مل جاتا وہ کہتے کہ ایک آدھ صفحہ سنا دوں؟ ضد تو مجھے بھی نہیں تھی یہ خیال ضرور تھا کہ عبدالرحیم سناتا تو صحیح سناتا۔

اول تو ماشاءاللہ مسودہ آپ نے میر پنجہ کش سے لکھوایا مزید براں یہ کہ مولوی احمد بھی خطوط کے سنانے میں مستقل مجتہد ہیں کچھ ان کے نزدیک لکھا ہوا پڑھنا ضروری نہیں۔

خطوط میں بھی اکثر ہوتا ہے اور تمہارے مسودہ میں تو خاص طور سے جب انہوں نے کوئی لفظ اجتہاد سے پڑھا اور میں نے کہا یہ تو مہمل لفظ ہو گیا، یہ ہوگا تو انہوں نے انصاف پسندی سے اس کو قبول کرلیا۔ عملی کو انہوں نے علمی پڑھا۔ ان فکاہات کو لکھنے میں تو بڑا وقت ضائع ہوگا۔

۲،۳ دن ہوئے مولوی تقی کا خط آیا کہ بخاری شریف قریب الختم ہے اور اس کے ختم کے بعد جلسہ تک میرا یہاں قیام ضروری ہے اور فارغ ہوں۔ اگر تو نے مولوی یوسف کے مسودہ کی دوسری قسط سن لی ہو تو جلد بھیج دے کہ میں فراغت کے ایام میں اس کو دیکھ لوں۔ اس لئے بہت سارا حرج کر کے اور کئی کام بند کر کے اس کو جلدی جلدی پورا کر کے کل دوشنبہ ۱۳ر ستمبر کو مولوی تقی کے نام اس کی رجسٹری کر دی گئی۔

مولوی تقی نے یہ بھی لکھا کہ برادرم مولوی عبدالرحیم نے اسکے بارے میں کوئی خاص بات نہیں کہی، البتہ یہ کہا تھا کہ وہاں جا کر میں خط لکھوں گا۔ برادرم مولوی یوسف صاحب کا خط آیا تھا مگر اس میں بھی کوئی ذکر نہیں تھا فقط۔ میرے خیال میں تو عبدالرحیم نے بھی غلطی کی کہ اس کو زبانی ساری باتیں سمجھا کر جانی چاہئے تھیں کہ خط و کتابت میں طول بہت ہوتا ہے اور تمہیں بھی جب کہ طباعت مولوی تقی کے ذریعہ ہونی قرار پائی ہے تو مفصل ان کو لکھنا چاہئے تھا کہ وہ کتابت وغیرہ کا انتظام وہاں سے کر کے آتے۔

یہ تو تم نے سن ہی لیا ہوگا مولوی تقی آئندہ سال میرے پاس رہنے کا ارادہ کر رہے ہیں ان کی خواہش اور اصرار تو کئی سال سے تھا مگر میں حدیث پاک کا حرج اور ان کے مالی حرج کی وجہ سے کہ وہاں مدرسہ کی تنخواہ بھی بہت ہے اور اوپر کی آمدنی بھی، قبول نہیں کرتا تھا۔ اس سال ان کے کئی خط اصرار کے آئے۔

میرا بھی خیال یہ ہوا کہ بذل المجہود کی طباعت کا میں کئی سال سے ارادہ و کوشش کر رہا ہوں کہ بذل پر جو حواشی میرے ہیں ان کی تلخیص و تصحیح کے بعد وہ طبع ہو جائیں۔ علی میاں

سے تیسرے سال حجاز میں اس پر گفتگو ہوئی تھی وہ ندوہ میں اسی وقت سے اس کی طباعت پر آمادہ بلکہ متقاضی ہیں۔ اس لئے بذل کی طباعت کی وجہ سے اور اس خیال سے کہ بذل کی مشغولی علمی حیثیت سے بخاری شریف کی تدریس سے زیادہ مفید ہوگی منظور کرلیا۔ مگر ان کے مالی نقصان کا قلق ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے ان کے لئے کوئی نعم البدل پیدا فرمائے۔

اس کے متعلق تو شاید انہوں نے بھی تمہیں مفصل لکھ دیا ہوگا۔ ان کا ارادہ بخاری شریف کے ختم ہونے کے بعد فوراً ہی یہاں آجانے کا تھا مگر ان کے مدرسہ سے زیادہ ان کے طلبہ کا اصرار تھا کہ وہ ان کی دستار بندی میں شریک ہو کر جائیں جو جلسہ کے موقع پر ہوگی۔ میں نے بھی اسکو مناسب سمجھا اور ان کو لکھ دیا کہ جلسہ سے فراغ پر آئیں۔ ان کا کل ہی جواب آیا کہ جلسہ سے فراغ پر ۱۱ شعبان کو وہاں سے چل کر ۱۳ کو سہارنپور پہنچ جاؤں گا۔ اس لئے آئندہ کوئی خط ان کو لکھیں تو سہارنپور کے پتہ سے لکھیں ترکیسر کے پتہ سے نہ لکھیں۔

اب تک کسی خط سے یہ معلوم نہیں ہوا کہ آپ بیتی کا جو پیکٹ غلطی سے بحری جہاز سے بھیجا گیا پہنچا یا نہیں؟ بہت ہی قلق ہو رہا ہے۔ عزیز عبد الرحیم بھی دس نسخے مجھ سے یہ کہہ کر لے گیا تھا کہ وہاں سے لندن جانے والے کثرت سے ملتے ہیں دو تین تو ابھی بھیج دیں گے اور بقیہ وہ اپنے ساتھ زامبیا لے کر جائیں گے اگر اب تک بھی کوئی نہ پہنچا ہو تو اطلاع پانے پر بذریعہ ہوائی جہاز بھیج دوں گا، انشاء اللہ۔ اگرچہ اس میں کوئی چیز تمہاری دلچسپی کی تو ہوگی نہیں تاہم تمہاری اگر رائے ہو تو میں ضرور بھیج دوں گا۔

اہلیہ سے اس کے والدین اور عزیز محمد سے سلام مسنون کہہ دیں۔ عزیزہ خدیجہ سلمہا کو میری طرف سے گود میں لے کر پیار کریں۔ امید ہے کہ عزیز عبد الرحیم کا زامبیا سے تمہارے پاس خط پہنچ گیا ہوگا۔ یہاں تو کوئی خط ابھی تک نہیں پہنچا۔ یہ میں پہلے خط میں لکھوا

چکا ہوں کہ عزیز موصوف ۱۴ اگست کو یہاں سے اپنے گھر گئے تھے اور یکم ستمبر کو وہاں سے بمبئی اور ۱۳ اور ۱۴ ستمبر کی درمیانی شب میں سوا بارہ بجے بمبئی سے روانہ ہو گئے تھے۔ مولوی کفایت اللہ اور مولوی تقی دونوں بمبئی تک مشایعت کے لئے بھی گئے تھے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ چمپارنی

۱۴ر ستمبر ۷۱ء، ۲۳ر رجب ۹۱ھ

از راقم سلام مسنون و درخواست [دعوات] صالحات

﴾317﴿

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، زامبیا

تاریخ روانگی: ۱۵ر ستمبر ۷۱ء، ۲۴ر رجب ۹۱ھ

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت ۱۵ ستمبر چہار شنبہ کی دوپہر کو جب کہ میں تراجم میں مشغول تھا تمہارا محبت نامہ پہنچا۔ ہر چند دل چاہا کہ کھانے کے وقت تک اس کے سننے کو مؤخر کروں لیکن نہ رہا گیا اور دو دفعہ انکار کے باوجود تراجم کے بیچ ہی میں کام چھوڑ کر سنا کہ تمہاری بخیر رسی کا شدت سے انتظار تھا۔ مژدہ بخیر رسی سے مسرت ہوئی۔

آج کی ڈاک سے تمہارے گاؤں سے محمد ڈیسائی کا غیر جوابی کارڈ پہنچا تھا جس میں انہوں نے تمہاری بخیر رسی کی اطلاع پوچھی تھی۔ ان کو بھی اسی وقت کارڈ لکھوا دیا۔ تمہاری بمبئی کی بخیر رسی اور روانگی اولاً حاجی یعقوب صاحب کے خط سے معلوم ہوگئی تھی اس کے بعد

تمہارے کسی عزیز نے ۴ ہندی ائر لیٹر حاجی یعقوب کو یہ کہہ کر دیئے کہ ہمیں اردو یا انگریزی لکھنی نہیں آتی تم اس کو انگریزی پتے لکھ کر حضرت شیخ کے پاس بھیج دو۔ حاجی یعقوب نے دوسرے دن بھیج دیئے تھے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہارے پھوپھی زاد بھائی بمع اعزہ کے پہنچ گئے جس سے تمہیں سہولت رہی۔ اس سے مسرت ہوئی کہ تمہاری اہلیہ کا برقع اعجوبہ بنا رہا۔ خدا کرے کہ تمہاری اہلیہ کا برقع وہاں کی عورتوں میں برقع کی ابتداء کر کے آئے۔ ان عورتوں کو بے پردگی کی احادیث وعید ضرور سنایا کرو اور وہ احادیث بھی جن میں نامحرموں کے سامنے عطر لگانے کی اور اچھا کپڑا پہننے کی ممانعت ہو۔

مولوی یوسف صاحب ماشاء اللہ آپ کے بھائی ہیں، میں نے اتنے خطوط ان کو لکھوائے جو تم نے ہی لکھے کہ اپنی تالیف کا بقیہ حصہ عزیز عبدالرحیم کے سامنے بھیجیں بعد میں نہ بھیجیں تمہیں معلوم ہے کہ میرے پاس کوئی سنانے والا نہیں مگر ان کی تالیف کی دوسری قسط اس دن پہنچی جس دن تم روانہ ہو گئے۔ بہت ہی قلق ہوا اور میں نے نہ سننے کا ارادہ بھی کر لیا تھا مگر تم دونوں بھائیوں کے یہاں میرے عزائم بھی پورے نہیں ہوتے۔

عزیز احمد کے اصرار پر ظہر کے وضو میں اور عصر کے وقت جاگنے کے بعد سے نماز تک تھوڑا تھوڑا سننا شروع کیا اسی دوران میں مولوی تقی کا خط آ گیا کہ میری بخاری ختم ہو گئی اگر تو مولوی یوسف کی تالیف کا دوسرا حصہ سن کر جلد بھیج دے تو اچھا ہے۔ مجبوراً ڈاک کا سلسلہ بالکل بند کر کے دو تین دن میں اس کو پورا کیا اور پرسوں مولوی تقی کے نام رجسٹری کر دیا۔

مگر اس قدر غلط لکھوایا ہے کہ میرے خیال میں مولوی تقی بھی اس کی تصحیح پر قادر نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ ان کو بار بار لکھوایا کہ کسی مولوی سے نقل کرائیں مگر ان کا لاجواب جواب یہ پہنچا کہ مولوی ہاشم اور مولوی فلاں نے تو بار بار مجھ پر تقاضا کیا ہم سے نقل کرا لو مگر میری

انکساری (بلکہ تکبر) نے ان سے نقل کرانا گوارا نہیں کیا۔

تم نے بہت اچھا کیا کہ وہاں جاتے ہی پھوپھی زاد بھائی سے کہہ دیا کہ مجھے رمضان لندن کرنا ہے اور میری رائے اب بھی یہی ہے کہ یوسف کی وجہ سے میرا دل چاہتا ہے کہ تم رمضان لندن کرو اور اس کی خوب نگرانی کرو، بھائی ہونے کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک خیر خواہ مصلح بدظن ہونے کے اعتبار سے۔ الحزم سوء الظن حدیث میں آیا ہے۔ آپ بیتی میں میرے والد صاحب کی میرے اوپر بدگمانیاں خوب پڑھی ہوں گی اتنی بدگمانیوں کے باوجود یہ سیہ کار بدکار ہی رہا۔

تمہارا وہ خط جس میں تم نے اپنا عدم انشراح لکھا تھا پہنچ گیا تھا جس کا مجھے بھی احساس اور فکر ہے لیکن زامبیا پہنچ کر دل نہ لگنا موجب مسرت ہے اور انشاء اللہ تمہاری قوت ایمانیہ کی دلیل ہے۔ حرمین کے علاوہ کون سی جگہ دنیا میں دل لگنے کی ہے پھر اپنے گھر پر تو آدمی عادت کی وجہ سے معتاد ہو ہی جاتا ہے لیکن اجنبی جگہ میں دل لگنے کی کوئی وجہ نہیں۔ نہ عادت نہ محبت۔ اس میں تو یہ ناکارہ تم سے بہت آگے ہے۔ سہارنپور میں بھی اگر علمی کام نہ ہو تو ذرا دلبستگی نہیں۔ اس مرتبہ حجاز سے واپسی پر تو تراجم کا کام اور بذل المجہود کی طباعت کی امید ایسی مسلط ہوئی کہ اب تو مدینہ پاک جلدی واپسی کی بھی امید نہیں۔

ملاوی کے جو صاحب مجھ سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ کچھ باتیں تم سے پوچھنی چاہتے ہیں ان کو ضرور بتلاؤ۔ ان کو ٹال مٹول ہرگز نہ کرو۔ معمولی باتوں کی تو مجھے اطلاع کی ضرورت نہیں کوئی اہم بات ہو تو ان کو اپنا جواب دے کر مجھے اطلاع کر دو۔ اول تو امید نہیں کہ تمہارے جواب میں کوئی قابل اصلاح بات ہو اور اگر ہوئی تو میں اس سے متنبہ کر دوں گا کہ آئندہ کام دے۔

تم گجراتیوں کو اللہ تعالیٰ بہت ہی اعلیٰ مراتب نصیب فرمائے، تمہارے خطوط میں

الفاظ تو زیادہ ہوں معنی کم۔ تم نے جو دعائیں اس سیہ کار کو ان ملاوی صاحب کے سامنے عطا فرمائیں ان سب کے نقل کی اس خط میں کوئی خاص ضرورت سمجھ میں نہیں آئی۔ اگر مقصد یہ ہے کہ میرے دل میں تمہاری وقعت اور بڑھے تو اللہ کے فضل سے پہلے ہی کیا کم ہے۔ میرے خیال میں تم اب اس لائن سے گذر چکے ہو کہ تمہارے تعلق کے اظہار کے واسطے الفاظ کی ضرورت ہو۔

ارے عقل کے کندیگر! اگر اس بے چارے کو اردو لکھنا آتی اور تو میری حالت اور مجبوری اور معذوری پر نظر کر کے وہیں نمٹا دیتا تو تیری کیا کسر شان ہوتی؟ تم دوستوں کو تو میرے حال پر بہت ترس کھانا چاہئے اور جو چیزیں میرے بغیر تم نمٹا سکتے ہو تو خاص طور سے تم ،مولوی منور، مفتی محمود ضرور نمٹا دیا کرو۔

اپنے پھوپھی زاد بھائی اور ملاوی کے رشتہ [دار] اور جناب محمد پٹیل صاحب اور دیگر احباب سے جو میرے واقف ہوں ان سے بھی سلام مسنون کہہ دو۔ جو تمہارے رشتہ دار ہیں وہ حقیقتاً میرے بھی رشتہ دار ہیں۔

درود شریف کی بہت ہی زیادہ تاکید لوگوں کو کرتے آنا۔ اس کا بہت ہی قلق رہا کہ تمہارے ہاتھ فضائل درود کے کچھ نسخے نہ بھیجے۔ اگر یہاں سے جانے کی کوئی صورت ہو تو بذریعہ بلٹی حکیم اجمیری کے پاس بھیج دوں بشرطیکہ وہاں سے جانے کی کوئی صورت ہو۔

اپنی اہلیہ سے بھی میرا خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں اور اس کا خیال ضرور رکھیں کہ ایک اہلیہ ..... نے اس کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا تھا وہاں کے تأثرات خدا کرے کہ ذرا بھی قبول نہ کرے، اپنا کوئی تأثر ان میں پیدا کر سکیں تو اس کی ضرور کوشش کریں۔

بڑی قیمتی بات لکھواتا ہوں بہت ہی اہم ہے اور بہت مجرب ہے وہ یہ کہ وہاں کی عورتوں کے اس کے پردے پر اعتراض کرنے سے پہلے یہ از خود ان کے ترک پردہ پر ایسے

زور سے استعجاب سے اللہ اوراس کے پاک رسول کی نافرمانی کا الزام قائم کرے کہ وہ بھی دیکھتی رہ جائیں ,ان کے جی براہونے کی ذرابھی پروانہ کریں۔اخیر میں یہ کہہ دیں کہ میرے واسطے جی برانہ کریں معاف کردیں۔ اللہ اوراس کے پاک رسول کا حکم رشتہ داروں کے تعلقات اوراوران کی خوشنودی سے زیادہ اہم ہے۔تعلقات بھی اللہ ہی کے حکم کی وجہ سے ہیں ورنہ آج کل کی مہذب قوم [کیلئے] تو تعلقات کی کچھ حقیقت [واہمیت] نہیں۔

اپنی والدہ سے خاص طور سے میری طرف سے سلام مسنون کے بعد تمہاری ان سے ملاقات پر مٹھائی کا مطالبہ کردیں۔مولوی یوسف تتلی سے ملاقات ہو یا خط لکھیں تو ان کو اوران کے والد اور برادران کو میری طرف سے سلام مسنون لکھ دیں۔عزیز طلحہ، حافظ صدیق، مولوی نصیر، مولوی احمد، ابوالحسن اور حبیب اللہ کی طرف سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ،

بقلم حبیب اللہ چمپارنی،

۱۵ ر ستمبر ۷۱ء، ۲۴ ر رجب ۹۱ ھ

از راقم سلام مسنون درخواست دعوات۔مولوی عبدالحفیظ صاحب کی کمر میں جو زخم تھا اس کا لاہور میں کامیاب آپریشن ہوگیا, فالحمدللہ۔ ان کا خط آیا تھا سلام و درخواست دعا آپ کی خدمت میں بھی لکھی تھی۔ فقط

مدت سے لگ رہی تھی لب بام ٹکٹکی
تھک تھک کے گرگئی نگاہ انتظار آج

﴿318﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۵ر ستمبر ۱۷ء [۵ر شعبان ۹۱ھ]

ورنہ باتو ماجراہا داشتیم

مکرم محترم قاری صاحب زادت معالیکم،

بعد سلام مسنون، گرامی نامہ مؤرخہ ۱۳ستمبر ۲۴ ستمبر کو ملا۔ مژدہ عافیت سے مسرت ہوئی۔ تمہاری یہاں سہارنپور آمد کی اشتیاق کی حالت [کے بارے میں] جو تم نے لکھا، تمہیں معلوم ہے کہ [اس] سیہ کار کو [اس کا اشتیاق تم سے] زیادہ ہی ہے۔ مگر اس سیہ کار کا معمول حتی الوسع ہمیشہ جذبات پر مصالح کی تقدیم کا رہا ہے۔

مدینہ منورہ سے اپنے سے قبل تمہاری روانگی کو بالخصوص جب کہ تراجم بخاری کی وجہ سے مجھے تمہاری احتیاج بھی تھی اہل لندن کی مصالح کے علاہ تمہارے ٹکٹ کی مصلحت کی وجہ سے اختیار کرنا پڑا۔ میں نے مدینہ پاک میں بھی کہہ دیا تھا کہ میرے نزدیک آئندہ رمضان تمہارا بولٹن میں ہونا زیادہ مناسب ہے اس لئے کہ اخیر کے دو رمضان اور دو سفر حجاز کا تجربہ یہ ہے کہ مجھ نابکار کا قرب تمہارے لئے مانع ترقی بن رہا ہے جس کی تفاصیل تو لکھنے میں تمہاری دل شکنی معلوم ہوتی ہے لیکن مثالاً دو باتوں کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔

مدینہ پاک میں میں نے کتنی مرتبہ تم پر اصرار کیا کہ مغرب سے عشاء تک کا وقت میرے آس پاس گذارو مگر تم سے تو اس پر عمل نہ ہوسکا مگر دوسروں نے میرا یہ مقولہ سن کر بہت زور باندھے۔ اس کے علاوہ مجلس ذکر میں میں نے ہمیشہ اس کی تاکید کی کہ تم میرے قریب بیٹھ کر ذکر کیا کرو تاکہ مجھ تک تمہاری آواز پہنچتی رہے مگر ہمیشہ تم تیسری لائن میں بیٹھے اور

یہ [عذر] کہ دوسرے لوگ پہلے سے مجھ سے آگے بیٹھ جاتے تھے تم بھی سمجھو کہ کہاں تک معتبر ہے۔ اور دونوں رمضانوں میں مجلس ذکر کا بھی یہی حال رہا۔ میں نے تو بہت کوشش کی کہ تم میرے قریب ذکر کرو مگر تم نے اس پر عمل نہیں کیا۔

مجھے تمہاری ترقی کا بہت اشتیاق اور اہتمام تمہیں بھی معلوم ہے کہ کتنا ہے۔ اس لئے میں نے کئی مصالح سے جس میں نمبر ایک تو خود تمہاری مصلحت وہ یہ کہ میرا خیال ہے کہ تم میرے سے بعد میں زیادہ ترقی کر سکتے ہو، اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے اور تمہیں ہر نوع کی ترقیات سے جلد از جلد کامیاب کرے۔

میں نے کئی رمضانوں میں کئی موقعہ پر کہا کہ اجازت تو مدرسہ کی سند فراغ کی طرح سے ہے اس کے بعد اگر بہت جد و جہد سے اس کو مستحکم اور جمانے کی اور بڑھانے کی کوشش کی جائے تو نسبت باقی رہتی ہے بلکہ ترقی کرتی رہتی ہے ورنہ اس میں ضعف بڑھتا چلا جاتا ہے۔

اس بنا پر تم نے سنا ہوگا کہ حضرت تھانوی قدس سرہ [کے یہاں] ہر سال کے ختم پر ایک ضمیمہ وصایا لکھا جاتا تھا اور وہ النور میں شائع ہوتا تھا اس میں تقریباً ہر سال ایک دو کی اجازت اس وجہ سے منسوخ کی جاتی تھی کہ وہ دوسرے کام میں لگ گئے، کھیتی باڑی میں لگ گئے یا یہ کہ ان کے حالات کی اب مجھے تفاصیل معلوم نہیں وغیرہ وغیرہ۔

اسی وجہ سے بار بار میں نے اپنے سب دوستوں کو اس کی تاکید بھی کی اور میرے اکابر سب کا معمول رہا کہ وہ صرف اجازت نہیں بلکہ شیخ المشائخ ہونے تک بلکہ وصال تک ایک دو گھنٹہ نہایت یکسوئی کے ساتھ مراقب اور اوراد میں مشغول رہتے تھے۔ حضرت گنگوہی قدس سرہ، حضرت سہارنپوری نور اللہ مرقدہ ہر دو حضرات رائپوریؒ، حضرت مدنیؒ اور اپنے چچا جان کو تو خوب دیکھا اور حضرت کے متعلق بھی یہ احوال سنے اور رمضانوں میں اس کی خود بھی تاکید کرتا رہا۔

اسی لئے بجائے سہارنپور کے ارادہ کے اب خود اپنی نگرانی کرو، ترقی کی کوشش کرو۔ تمہارے خطوں میں جو اپنی ناقدری وغیرہ کے تذکرے ہوتے ہیں ان کی تو ضرورت نہیں۔ اب تو میرے **معروضات پر اہمیت کے ساتھ عمل کی ضرورت ہے۔** مجھے تمہاری تالیف میں یہ اندازہ ہوا کہ تمہیں لکھنا مشکل ہے اسی لئے میں نے یہ لکھا تھا کہ میرے خطوط کسی دوسرے سے نقل کرادو۔ اس میں ان کو تمہارے ہاتھ سے نقل کرنے کی بالکل ضرورت نہیں کہ وہ تو فضول چیزیں ہیں۔

تم نے لکھا کہ عزیز عبدالرحیم کا رمضان میں بولٹن آنا مشکوک ہوگیا۔ عبدالرحیم کے زامبیا پہنچنے کے بعد سے تین خط آچکے ہیں جس میں اس نے بولٹن رمضان گذارنے کی مشکلات تفصیل سے لکھی ہیں۔ اس نے لکھا کہ افریقہ کا نام میرے پاسپورٹ میں مندرج نہیں۔ آتے ہی اس کی کوشش کی ,انہوں نے ۵ ہفتے بعد بلایا ہے۔ اس نے یہ بھی لکھا کہ آتے ہی خالوزاد بھائی اور دوسروں سے کہہ دیا تھا کہ یہاں کا نظام تم جس طرح چاہو بنالو لیکن مجھے رمضان بولٹن گذارنا ہے۔ خالوزاد بھائی نے باوجود دل نہ چاہنے کے اس کی کوشش شروع کردی۔

میں نے کل ہی اس کا جواب لکھوادیا کہ قانونی مجبوریاں تو بے اختیاری ہیں اور جب تم اتنی مشکلات سے وہاں گئے ہو اور والدہ کے پاس جانا اس سے بھی زیادہ ضروری ہے تو ایسی صورت میں بولٹن کی وجہ سے والدہ کے پاس قیام میں کمی نہ کریں۔ تمہارا بولٹن جانا تمہاری مصلحت سے نہیں بلکہ عزیز یوسف کی دلداری اور خاطر میں تھا,اور والدہ کا حق بھائی پر ہر حال میں مقدم ہے۔

تم نے لکھا کہ عبدالرحیم کا آنا مشکوک ہے اسلئے میں آجاؤں؟ تو تمہارا بولٹن کا قیام عبدالرحیم کی وجہ سے نہیں بلکہ عبدالرحیم کی آمد تمہاری خاطر میں تھی بلکہ تمہارا بولٹن میں قیام

اولاً تمہاری مصلحت سے ہے کہ میری تمنا یہ ہے کہ تم اس ماہ مبارک میں بہت زیادہ ترقی کرو جس کی تمنا اور دعا ہے وہ سہارنپور کے قیام میں مفقود ہے۔ ثانیاً اہل بولٹن اور میرے سے اور تم سے تعلق رکھنے والوں کی وجہ سے ہے۔

عزیز طارق کے خط سے جو کل ہی آیا لکھا ہے کہ انہوں نے ۱۰، ۱۵ آدمی ماہ مبارک میں تمہارے ساتھ اعتکاف کرنے کے لئے آمادہ کر لئے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے اور ان کو تم سے متمتع فرمائے۔ لندن کے متفرق لوگوں کے خطوط بھی آئے جن میں تمہارے پاس رمضان گذارنے کی خواہش لکھی ہے۔ میں ان کو جن کے ٹکٹ یا شلنگ ہوں براہ راست لکھتا ہوں اور جن کے نہ ہوں تمہارے واسطہ سے لکھتا ہوں کہ میری بھی خواہش یہ ہے کہ مولوی یوسف رمضان بولٹن ہی میں گذاریں اور تم بھی ان کے پاس رمضان گذارو۔

ایک کارڈ محمد اعظم صاحب [پتہ درج ہے] کو لکھ دو کہ:

'تمہارا ائر لیٹر پہنچا۔ تم نے رمضان المبارک کا کچھ حصہ قاری یوسف صاحب کے پاس گذارنے کو لکھا۔ بہت اچھا ضرور گذارو۔ اللہ تعالیٰ قاری صاحب کے فیوض سے مالا مال فرمائے۔ **میں تو قاری یوسف کو لکھ رہا ہوں کہ وہ رمضان بولٹن میں گذاریں تا کہ تم لوگوں کے لئے خیر و برکت کا سبب بنے۔** اس سے بھی مسرت ہوئی کہ تم بار بار مولوی یوسف صاحب کی خدمت میں جاتے رہتے ہو۔ میں تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمہیں دارین کی صلاح وفلاح نصیب فرمائے۔ فقط'

درود شریف کی تاکید ہر خط میں لکھتے رہا کریں کہ 'اعزہ واقارب احباب کو بھی تاکید کریں اور خود بھی اہتمام کریں۔'

ایک کارڈ ہارون,Blackburn کو لکھیں کہ:

تمہارا گجراتی خط پہنچا۔ یہ ناکارہ گجراتی سے واقف نہیں۔ اتفاق سے ایک دوست گجراتی یہاں ہیں۔ انہوں نے ترجمہ سنایا ورنہ میں نہیں لکھواتا۔ اس کا جواب قاری یوسف کے خط پر لکھواتا ہوں تاکہ وہ ایک کارڈ پر گجراتی میں لکھ دیں۔

تمہارا خواب جو تم نے مولوی یوسف صاحب کے تعمیل حکم میں استخارہ کے بعد دیکھا بہت مبارک ہے۔ ان کا خواب میں یہ کہنا کہ دودھ لاؤ اور اس میں بادام پیس کر ڈالنا بہت مبارک ہے۔ اس قسم کے خوابوں میں جو فرمائش کی جاتی ہے اس کے ظاہری معنی نہیں ہوسکتے, آئندہ بھی اس کا خیال رکھیں۔ قاری یوسف کا یہ کہنا کہ دودھ میں بادام پیس کر لاؤ تمہارے حق میں مبارک ہے, بے تکلف ان سے بیعت ہو جاؤ۔ دودھ میں بادام پیسنے کا مطلب یہ ہے کہ خوب محنت کرو۔ دودھ اور بادام دونوں علوم اور معرفت ہیں اور پیسنے کا مطلب یہ ہے کہ خوب محنت سے کرو۔ کام چکی پیسنے [سے] ہوتا ہے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ مولوی یعقوب اور قاسم کی جماعت میں آپ بھی ہیں، بہت مبارک ہے۔ ان سے بھی سلام کہہ دیں۔ *قرض کی ادائیگی کیلیئے دعا کرتا ہوں اور اس کے لئے درود شریف کی پانچ تسبیحیں پڑھا کریں۔* اللہ کا شکر ہے کہ اس ناکارہ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ **میری خدمت یہ ہے کہ آپ مولوی یوسف کے بتائے ہوئے معمولات پر بہت اہتمام سے عمل کریں کبھی کبھی ان کی خدمت میں جاتے رہا کریں اور جب جاویں تو ان کی مسجد میں اعتکاف کرلیا کریں, بالخصوص رمضان المبارک میں۔**

اس کے بعد ان ہی دوست نے بتلایا کہ تمہارا دوسرا خط بھی گجراتی میں ہے مگر چونکہ تاریخ دونوں پر نہیں اس لئے یہ معلوم نہ ہوسکا کہ پہلا کونسا اور دوسرا کونسا ہے۔ البتہ دوسرے خط کے مضمون سے یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ دوسرا ہے۔ اس لئے کہ آپ نے اس میں لکھا کہ

خواب کی تعبیر کا انتظار رہے۔اس کو پہلے لکھوا چکا ہوں۔ دوسرے خط میں آپ نے یہ لکھا کہ میری خالہ کے سر میں درد رہتا ہے۔ دعا سے تو انکار نہیں لیکن تعویذ کیلئے اپنے پتہ کا جوابی لفافہ بھیجیں اور اس کے ساتھ شلنگ بھیجیں اس وقت مولوی یوسف کو لکھ رہا ہوں کہ جب آپ ان کے پاس جاویں ان سے تعویذ لے لیں۔'

ایک کارڈ اقبال محمد لاڈا، [پتہ درج ہے] کو لکھ دیں:

'تمہارا ائر لیٹر غیر جوابی پہنچا۔تمہارے والد صاحب کی بیماری سے قلق ہوا۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ اگر چہ تم نے لکھا کہ جواب کی ضرورت نہیں مگر تمہارے والد صاحب کی عیادت کی وجہ سے اپنے ایک مخلص قاری یوسف کو لکھ رہا ہوں کہ وہ تمہیں لکھ دیں۔ چونکہ اب رمضان آ رہا ہے اس لئے آئندہ خط رمضان بعد لکھیں۔اپنے والدین سے میرا سلام کہہ دیں، سکینہ سلمہا سے بھی سلام کہہ دیں، میں ان سب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ فقط

اس سے قلق ہوا کہ تمہارے نام کی آپ بیتی اب تک نہیں پہنچی۔ ۳ر ماہ ہو گئے، انشاء اللہ عنقریب چوتھی بھی تیار ہونے کو ہے۔اس کے تیار ہونے پر دونوں ہوائی سے بھیجنے کا تقاضا کروں گا۔تم نے اپنے یہاں کے مبتدعین اور متجددین کا فتنہ لکھا، اللہ تعالیٰ ہی ان سارے فتنوں سے تمہاری اور تمہارے مدرسہ کی حفاظت فرمائے۔اس حالت میں تو تمہارا وہاں قیام اور بھی زیادہ ضروری ہے۔

مولوی تقی صاحب کا خط آیا میں نے پہلے تمہیں لکھا تھا کہ وہ آج کل فارغ ہیں تمہاری کتاب کی نظر ثانی کا موقع اچھا رہے گا۔اس لئے میں نے بہت اہتمام سے وہ ان کو بھیج دی تھی۔ان کا خط آیا کہ مولوی یوسف کی کتاب کا مسودہ اس قدر غلط اور خراب ہے کہ اس سے تو کاتب کسی طرح نہیں لکھ سکتا۔اس لئے ماہ مبارک میں تیرے پاس رہ کر کسی خوش خط

طالب علم سے اس کو نقل کرانا پڑے گا۔اس کے بعد کسی کاتب کو دیں گے۔

اپنی اہلیہ اور اس کے والدین سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ ان سب کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔عزیزہ خدیجہ سلمہا کو پیار زور سے کردیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۲۵/ستمبر ۷۱ء

319

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۵/ستمبر ۷۱ء [۵/شعبان ۹۱ھ]

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا سب سے پہلا ائر لیٹر ۱۵ستمبر کو آیا تھا۔ میں نے ہمروزہ ان چار ائر لیٹروں میں جو تمہارے بھائی نے بھیجے تھے ایک پر اسی وقت فوری جواب لکھوا دیا تھا۔اس کا تو تمہیں خود بھی یقین ہوگا کہ تم دونوں بھائیوں کے خطوط کے جواب میں بلا سخت مجبوری کے یہ ناکارہ تاخیر نہیں کرتا۔

تمہارے دو خط پہلا جس میں لفافہ تھا مورخہ ۱۳ستمبر کل کی ڈاک سے اور دوسرا ائر لیٹر مورخہ ۱۴ستمبر آج ۲۳ستمبر کو پہنچا۔تم نے کل کے لفافے میں لکھا کہ پہلا ائر لیٹر بھیج چکا ہوں اس کے بعد جلدی ہی دوسرا خط لکھنے کا ارادہ تھا مگر افریقہ کے ویزہ میں تاخیر کی وجہ سے دیر ہوگئی۔ اگر آپ وہاں [سے] روزانہ ایک خط لکھا کریں گے تو اس سیہ کار کو اپنا ریکارڈ ہمروزہ جواب کا توڑنا ہی پڑے گا۔تم تو وہاں اکیلے ہو اور خالی اور اس ناکارہ پر یہاں امراض کا ہجوم اور رمضان کے قرب کی وجہ سے مہمانوں کا ہجوم بھی شروع ہوگیا۔

دو ہفتے سے دہلی جانے کا تقاضا ہورہا ہے مگر گذشتہ جمعہ کو تو میں نے مسلسلات کی وجہ سے انکار کر دیا تھا آج حاجی شفیع کا خط آیا ہے کہ وہ کل جمعہ ۲۴ ستمبر کو گاڑی بھیج رہے ہیں ۔میں نے فوراً دستی جواب بھیجا کہ اس جمعہ کو تو بہت مشکل ہے آئندہ جمعہ یکم اکتوبر کو گاڑی بھیج دیں۔ اگر میرا پرچہ بروقت پہنچ گیا تب تو آئندہ شنبہ کو جانا ہوگا ورنہ پرسوں شنبہ کو ہی جانا پڑے گا۔ یہ میں نے سارا اس واسطے لکھوایا کہ کہ میرے فوری جواب پر بھی آپ کے نزدیک جواب میں تاخیر سے آپ بہت ہی برافروختہ ہورہے ہیں۔

میں نے تمہیں لندن جانے کو بار بار ضرور لکھا اور اب بھی میری رائے یہی ہے کہ یوسف کی مصلحت سے تمہارا بولٹن رمضان گذارنا بہت ضروری ہے۔لیکن تمہاری حیثیت سے دونوں برابر ہیں اس لئے اگر رمضان بولٹن جانے میں زیادہ دقت ہے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ جہاں تم دینی حیثیت سے مفید سمجھو رمضان گذارو۔تم نے جو لندن جانے کی مشکلات مالی اور قانونی لکھیں وہ بالکل صحیح ہیں اور یقیناً والدہ کا حق زیادہ ہے اس لئے لندن جانے میں اگر دقت یا حرج ہے تو میرا اصرار نہیں لیکن جو مانع لندن جانے میں ہے یعنی والدہ کے پاس بہت تھوڑا وقت گذرنا وہ سہارنپور آنے میں تو اور بھی زیادہ ہے۔

تم نے سہارنپور کا جتنا رنج اور قلق لکھا اس کا مجھے خوب اندازہ ہے مگر عزیز من! میں نے تو مدینہ پاک سے تمہیں بار بار لکھا کہ میری واپسی کا انتظار ہرگز نہ کرو جلد از جلد زامبیا چلے جاؤ ایسی صورت میں والدہ کے پاس قیام بھی ہوجاتا اور رمضان بھی لندن کا اطمینان سے ہوجاتا مگر تمہارا استخارہ ہی نہیں نکلا۔

تم نے سہارنپور کا جتنا قلق لکھا وہ تمہاری محبت کی بات ہے مگر میں جو تجویز کر رہا ہوں وہ تمہاری خیر خواہی کی بات ہے۔ یہ تو تمہیں معلوم ہے کہ مجھے تم سے محبت بھی ہے اور تمہاری فلاح مقصود بھی ہے اس کا تو تمہیں بھی انکار نہیں۔اعلیٰ حضرت رائپوری قدس سرہ نے

حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قدس سرہ کو ۴ مہینے کیلئے بنگلور مدرس بنا کر بھیجا تھا تو حضرت مولانا عبدالقادر صاحب پر بہت ہی رنج وقلق تھا اور بہت ہی روتے تھے تو اعلیٰ حضرت نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ ماں بچے کو ایک وقت میں چھاتی سے لگاتی ہے مگر ایک وقت میں پستانوں کو ایلوا لگانا پڑتا ہے۔

اس لئے تمہارے متعلق میرا بہت مخلصانہ مشورہ یہی ہے کہ سہارنپور کے رمضان کا خیال بھی نکال دو اور زامبیا یا افریقہ جونسی جگہ تمہارے نزدیک لوگوں کے تمتع کے اعتبار سے مقدم ہو اس کو اختیار کر لینا اس میں تواضع یا انکساری ہرگز نہ کرنا۔ میں نے بولٹن صرف یوسف کی وجہ سے تجویز کیا تھا کہ اس کا بھی رمضان میں یہاں آنا میرے نزدیک مناسب نہیں اگرچہ تمہاری اس کی وجوہ میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔

اس کا بھی بہت جوش وخروش کا خط آیا جس میں لکھا کہ بھائی عبدالرحیم تو یہاں رمضان میں ٹھہر نہیں سکتے اس لئے مجھے سہارنپور آنے کی ضرور اجازت دے دی جائے۔ میں اس کو بھی جواب لکھوا رہا ہوں کہ مولوی عبدالرحیم کی وجہ سے تمہارا رمضان بولٹن کا تجویز نہیں کیا تھا بلکہ تمہاری وجہ سے عبدالرحیم پر میرا اصرار تھا کہ وہ بولٹن میں رمضان کرے۔ مولوی عبدالرحیم جہاں مناسب سمجھیں رمضان گذاریں مگر تم بولٹن میں رمضان گذارو۔

تم نے لکھا کہ جلد ہی میں دوسرا خط لکھنے کا ارادہ کر رہا تھا مگر ویزا کی مجبوری کی وجہ سے نہ لکھ سکا۔ اگر اتنی جلدی جلدی تم خط لکھو گے تو میرے لئے تو بڑا مشکل ہو جائے گا۔ تم نے لکھا کہ لنڈن سے دوبارہ یہاں آنا بہت مشکل ہے میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ آسان ہے۔ اگر مشکل ہے تو ہرگز لندن کا ارادہ نہ کریں۔ والدہ کا حق بھائی سے مقدم ہے۔

تمہارا خواب بہت مبارک ہے۔ میری رفاقت تمہارے حج کے اندر اگر جسمانی نہیں ہے تو قلبی اور روحانی تو ضرور ہے۔ انشاء اللہ یہ ناکارہ دل و دعا سے ہر وقت تمہارے

ساتھ ہے چاہے زامبیا ہو یا افریقہ۔

علی عیسیٰ صاحب کی بیعت قبول کرتا ہوں تم میری طرف سے نیابۃً ان سے بیعت کے الفاظ کہلوا دو۔ معمولات کا پرچہ یہاں سے ارسال ہے۔ غلطی ہوگئی تمہارے ساتھ اردو اور گجراتی کے معمولات کے پرچے ضرور ہونے چاہئیں تھے۔ گجراتی کے تو وہاں سے منگا سکتے ہو بشرطیکہ وقت ہو اور تمہارے قیام میں پہنچ جائیں۔ لفافہ میں ایک سے زیادہ نہیں آسکتا اور پیکٹ معلوم نہیں کہ کب پہنچے۔

عیسیٰ صاحب کے علاوہ اگر کوئی مجھ سے بیعت ہونا چاہے تو اس سے بھی میری طرف سے کہہ دینا کہ بیعت کے الفاظ تو میں کہلواتا ہوں اور اس کی منظوری کیلئے وہاں خط لکھ دوں گا اور اگر کوئی تم سے بیعت کی درخواست کرے تو ہرگز انکار نہ کرنا۔ میری تعمیلِ حکم میں ضرور کر لینا۔

اپنی والدہ محترمہ اور پھوپھی زاد بھائی، اہلیہ کو میری طرف سے سلام مسنون کہہ دینا۔ یوسف کے یہاں متعدد خطوط آچکے ہیں جس میں یہاں رمضان گذارنے کے اصرار کے علاوہ اپنی تالیف کی نظر ثانی اور بقیہ کو جلد بھیجنے کے متعلق لکھا ہے۔ مولوی تقی صاحب کا بھی خط آیا ہے انہوں نے لکھا ہے کہ یوسف کا مسودہ اس قابل نہیں کہ کاتب کو دیا جا سکے۔ میں تو اس کی نظر ثانی کر رہا ہوں مگر میری اصلاح اور نظر ثانی کے بعد بھی کاتب اس مسودہ سے نہیں لکھ سکتا۔

اس کے بعد تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۷ار ستمبر پہنچا اس میں کوئی نئی بات نہیں تھی۔ بمبئی سے تمہارے ۴ر ائر لیٹر پہنچ گئے تھے جس میں سے ایک پر ۱۵ر ستمبر کو پہلے ائر لیٹر کا جواب لکھوا چکا ہوں۔ تم نے لکھا کہ آج ۱۷ر ستمبر تک کوئی خط نہیں آیا تو ۱۵ر ستمبر کو تمہارا خط آیا تھا اسی وقت اس کا جواب لکھوا دیا تھا۔

میرے پاؤں کا حال بدستور بلکہ زیادتی ہے۔ دہلی والوں کا شدید اصرار ہے مولوی انعام صاحب خود بھی آئے تھے کہ میں ایک ہفتہ کیلئے دہلی جاؤں مگر پہلے جمعہ کو تو مسلسلات تھی آج جمعہ ہے اگر آج گاڑی آگئی تو کل ورنہ اگلے جمعہ کو امید ہے۔ اس لئے کہ میں نے بھی دہلی والوں کو لکھ دیا تھا کہ اس جمعہ کو تو دقت ہے آئندہ جمعہ کو سہولت ہے۔

تم نے اپنے ہر خط میں دل نہ لگنا لکھا, مبارک ہے۔ تم جس ماحول میں اب تک رہے ہو اس اعتبار سے تو جی نہیں لگنا چاہئے۔ خدا کرے کہ افریقہ کا ویزہ جلد مل گیا ہو اور تم والدہ کی خدمت میں پہنچ گئے ہو۔ اگر والدہ کا اصرار عید گذارنے کا ہے تو میری طرف سے اجازت ہے اگر رمضان گذارنے کے بعد حج سے پہلے اتنی گنجائش ہو کہ ہفتہ عشرہ لندن گذار سکو اور خرچ بھی نہ بڑھتا ہو تو لندن چلے جانا اور یوسف کی معیشت کو جاسوسی کی نگاہ سے دیکھنا۔

تم نے دعا کے بعد بیوی کی خارش کو لکھا ہے۔ مولوی احمد نے اس کو سنانا بے کار سمجھا۔ ایسے پاگلوں سے واسطہ پڑا ہے کہ اگر معذور نہ ہوتا تو نہ لکھواتا۔ تمہاری اہلیہ کی خارش سے بہت قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

اپنی والدہ کی خدمت میں میری طرف سے سلام مسنون کے بعد کہہ دینا کہ آپ کی وجہ سے اپنا اور رورنٹھی والوں دونوں کا حرج کر کے بھیجا ہے۔ بعض آدمیوں کا خط آیا ہے کہ مولوی عبدالرحیم کے جانے سے بہت حرج ہو رہا ہے۔ مجھے تو ان کے خط سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہاری وجہ سے وہاں ذکر کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، قبول فرمائے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۲۵ رستمبر ۹۱ ھ

320

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۸ر ستمبر ۱۹۷۱ء [۸ر شعبان ۹۱ھ]

نہ دوری دلیل صبوری بود — کہ بسیار دوری ضروری بود

مکرم محترم جناب حضرت قاری صاحب مدفیوضہم رقاہ اللہ المراتب العلیا

بعد سلام مسنون، تمہاری ضد کے تو قائل ہیں اور عمر ہوگئی اس کو بھگتتے ہوئے تم کوئی مرتبہ لکھا کہ عزیز عبدالرحیم کے بعد کوئی سنانے والا نہیں اس لئے آئندہ کوئی مضمون میرے پاس نہ بھیجیں مگر وہ یوسف ہی کیا ہوا جس کے اندر ضد نہ ہو۔ آج ۲۷ ستمبر کو تمہاری آخری رجسٹری پہنچ ہی گئی اور جتنے تم اپنی بات میں پکے ہو اس کے مقابلہ میں اتنا ہی یہ ناکارہ اپنے عزائم میں کچا ہے اور اس سلسلہ میں مولوی احمد گجراتی کو میرے عزائم توڑنے میں خاص دخل ہے۔

ظہر کے وقت تمہاری رجسٹری پہنچی تھی [کہ] انہوں نے ظہر بعد ہی تقاضا شروع کر دیا کہ اس کو سناؤں لیکن اس وقت تو گنجائش بالکل نہ تھی لیکن عصر کی نماز میں انہوں نے بسم اللہ کرہی دی کہ میری معذوریوں کی وجہ سے وضو میں دیر لگتی ہے۔ چند ہی سطور سننے کے بعد میں نے سننا بند کر دیا۔

دل تو یہ چاہا کہ تمہارے اس جز کو ایسی بے دردی سے چاک کروں کہ پرزے پرزے کر دوں اس کی پشت پر تو میں نے بلا سنے ایک مضمون لکھوا کر سننے سے انکار کر دیا [یہ مضمون اس مکتوب کے آخر میں درج ہے] اور گنجائش ہوئی تو اس کی نقل اس ائر لیٹر پر بھی دوستوں میں سے کسی سے کرا لوں گا۔ مگر تمہارے قلم سے اور زبان سے وہ سب نہایت بعید

اور کذب تھا جو تم نے کہا۔

اس میں تمہارا ایک پرچہ بھی ملا اول اس کا جواب لکھواتا ہوں۔تمہارا اس سے پہلا ائر لیٹر جو سہارنپور آمد کے متعلق تھا اسی دن اس کا جواب ائر لیٹر پر لکھ کر ڈلوایا تھا اس میں میں نے لکھا تھا کہ عزیز عبدالرحیم کے جانے کے بعد سے تین ائر لیٹر آئے جن میں اس نے معذوریاں اور قانونی مجبوریاں لکھیں جن کی وجہ سے رمضان بولٹن کرنے کی صورت میں وہ والدہ کے پاس صرف ۵،٦ دن رہ سکتے ہیں اس لئے کہ ابھی تک تو ان کو ویزہ ہی نہیں ملا ہفتے بعد ملنے کا خیال ہے۔

اس کے جواب میں میں نے لکھوا دیا کہ بولٹن کا رمضان یوسف کی دلداری کی بنا پر تھا لیکن ماں کا حق مقدم ہے اس لئے رمضان بولٹن کا ارادہ نہ کرو۔تم تو جہاں رہو گے انشاء اللہ وہاں والوں کیلئے اور تمہارے لئے باعثِ خیر ہے چنانچہ اس دوران میں بھی ان کے بعض معتقدین یا مریدین کے خط پہنچے جس میں انہوں نے مولوی عبدالرحیم کے قیام کے فوائد لکھے۔اس لئے میں نے عزیز عبدالرحیم کو لکھ دیا کہ وہ رمضان بے تکلف والدہ کے پاس کریں اور شوال میں دس پندرہ دن تمہارے پاس رہ کر مدینہ پاک چلے جائیں۔

تمہیں بھی پرسوں کے ائر لیٹر میں میں لکھوا چکا ہوں کہ تمہارا قیام بولٹن کا انشاء اللہ وہاں والوں کیلئے مفید ہے اور اس سے زیادہ تمہارے لئے مفید ہے۔تمہارے مرید کا خواب کہ یہ ناکارہ تم کو مسجد میں بلا رہا ہے جہاں تک بلانے کا تعلق ہے وہ کسی تعبیر کا محتاج نہیں۔ تمہیں خوب معلوم ہے کہ مجھے تم سے ملنے کا اشتیاق تم سے زیادہ ہے اور تمہارا بلانا اس کی بشارت اور تنبیہ ہے کہ تم **انشاء اللہ جہاں جاؤ گے میرے ہی پاس ہو**۔لیکن ماہ ستمبر میں بلانے کی تعبیر تم مجھ سے زیادہ سمجھ سکتے ہو ؎ گفتگو آئین درویشی نبود

قاری صاحب! یہ ناکارہ تو انشاء اللہ تم سے غافل نہ اب ہے نہ آئندہ رہا اور

[نہ] رہے گا۔ تم نے لکھا کہ روزانہ ہی خواب میں تجھ سے ملاقات ہوتی رہتی ہے خبر نہیں کہ یہ تمہارے تعلق کا اثر ہے یا میرے۔ انشاءاللہ تمہاری ہی محبت کا ثمرہ ہوگا۔ اس واسطے کہ یہی جواب میں سب دوستوں کو اس قسم کے خطوط پر لکھوایا کرتا ہوں۔ تم نے شب معراج میں اپنی کتاب کو ختم کیا، بہت اچھا کیا۔ اللہ مبارک کرے۔ تمہارے لئے تو دعاؤں سے کسی بھی وقت دریغ نہ ہوا نہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مکارہ سے حفاظت فرما کر دارین کی ترقیات عطا فرمائے۔

تم نے اپنے پہلے خط میں لکھا تھا کہ میرے یہاں سے ہٹنے میں کوئی نقصان نہیں مگر اب تمہارے مخلص بھائی طارق نے بہت ہی مضرت تمہارے وہاں سے ہٹنے پر مدارس تبلیغ وغیرہ کو بتلائی جن کی ابتدائی اطلاعیں عرصہ ہوا تم نے لکھیں۔ خدانہ کرے اگر دینی نقصان پہنچ گیا تو یہ کتنے خسارہ کی چیز ہے بالخصوص جب کہ میرے خیال میں تمہارا تمہارے دینی لحاظ سے وہاں کا قیام زیادہ بہتر ہے۔

اپنے قرب کی برکات تو میں خوب دیکھ چکا اور ہر خط میں مختلف عنوانات سے لکھوا چکا ہوں تمہاری اہلیہ اور اس کے والدین کی ناراضگی تمہارے سفر کے سلسلہ میں بالکل برحق ہے کہ شادی کے بعد سے تمہارے اسفار بہت کثرت سے ہو رہے ہیں۔ تمہاری اہلیہ کا تو میں بہت ہی ممنون و مشکور ہوں اس کے لئے دعا بھی کرتا ہوں کہ اس نے شروع شروع میں بہت ہی خوشی سے تمہیں یہاں آنے کی اجازت دی۔ حج کو جانے کی اجازت [بھی] مگر تم نے اپنی شان بے وفائی سے اس کی قدر نہیں کی۔ تمہیں اس کی بات کی بہت ہی قدر کرنی چاہئے تھی۔

میری طرف سے سلام و دعوات کے بعد کہہ دیں کہ مجھے تمہاری اس خوبی کی بہت قدر ہے کہ تمہاری ابھی ابھی شادی ہوئی تھی اور ایران کے سفر کی وجہ سے کافی غیبت ہوگئی تھی اس وقت بھی تم نے یہاں آنے کی اور حج کو جانے کی اجازت دی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس

کا بہترین بدلہ عنایت فرمائے۔

یہ بھی کہہ دیں کہ مولوی یوسف کو از راہ محبت یہاں آنے پر بہت اصرار ہو رہا ہے مگر میں منجملہ دوسری وجوہ کے تمہاری وجہ سے بھی ان سے درخواست کر رہا ہوں کہ وہ اس سال رمضان تمہارے پاس گذاریں۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی راحت وآرام دین ودنیا کی صلاح وفلاح نصیب فرمائے اور ولد صالح عطا فرمائے۔ اپنے والدین سے بھی میرا سلام کہہ دینا اور عزیزہ خدیجہ کو دعوات کہہ دینا اور پیار کر دینا۔ **اللہ تعالیٰ اس کو بھی صاحب نصیب بنائے۔**

فقط والسلام

ایک بات اور میرے خیال میں آئی جس کو تمہارے مضمون کے ختم پر بھی لکھوا دیا۔ مضمون کا آخری ٹکڑا جس میں تم نے موجباتِ کفر لکھے ہیں اس کے متعلق مولوی تقی صاحب خاص طور سے غور کریں۔ یہاں مفتی محمود صاحب سے اور وہاں مولوی علی میاں سے کہیں کہ غور کریں کہ یہ حصہ قابلِ اشاعت ہے؟ کلم الناس علی قدر عقولھم کے خلاف تو نہیں۔ مولانا شاہد صاحب سلام مسنون فرما رہے ہیں۔

از احمد گجراتی و بھائی طلحہ سلام مسنون کے بعد حضرت والا حصہ مولانا علی میاں صاحب کے پاس بھیج دیں تو زیادہ اچھا رہے گا۔ فقط والسلام قاری اسماعیل صاحب ومولوی ہاشم صاحب کو سلام مسنون۔

نقل مضمون جو رسالہ کی پشت پر لکھا گیا:

یہ جز نہایت لغو ہے۔ تمہیں میرے حالات سے واقفیت کے بعد اس کو لکھنا چاہئے تھا۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے' اذا مدح الفاسق غضب الرب تعالی واھتز لہ

العرش 'کذا فی المشکوۃ صفحہ ٤٠٦ بروایۃ البیھقی فی الشعب عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔تم دوستوں کو جو میرے پاس کے رہنے والے ہیں خوب معلوم ہے کہ اس سیاہ کار کی حالت اس شعر کی مصداق ہے ؎

معلوم ہے دنیا کو یہ حضرت کی حقیقت
خلوت میں وہ مے خوار ہے جلوت میں ہے غازی

اور اگر تعلق اور محبت کی وجہ سے تمہارے آنکھ و کان میرے عیوب سے بے خبر ہیں کہ حبک الشیء یعمی و یصم ؎

وعین الرضا عن کل عیب کلیلة کما أن عین السخط تبدی المساویا

تو کم از کم اس مضمون کو مجھے شرمندہ کرنے کے لئے میرے پاس نہیں بھیجنا چاہئے تھا۔

علی میاں نے سوانح یوسفی مؤلفہ عزیز محمد ثانی میں ایک باب اس سیہ کار کے متعلق لکھا تھا۔ چھپنے سے پہلے مجھے اس کی ہوا بھی لگنے نہیں دی, اور صاف لکھ دیا تھا کہ اس میں ایک باب بجائے عزیز محمد ثانی کے قلم کے، میرے قلم کا ہے۔ اور وہ طباعت سے پہلے تجھے ہرگز نہیں دکھلایا جاوے گا اس لئے کہ تیرے منع کرنے کے بعد ہمیں طبع کرنا مشکل ہوگا اور تیری اصلاحات ہمیں اس باب میں قبول نہیں ہوں گی۔ فقط

تم نے یہ بھیج کر منہ پر گالیاں دینے کے سوا اور کیا کیا۔ بہرحال میں نے اس مضمون کو چند سطور کے سننے کے بعد سنانے سے روک دیا اور میرا مشورہ جو مصنوعی تواضع پر مبنی نہیں ہے, بلکہ حقیقت پر مبنی ہے یہ ہے کہ اطراء المادح سے احتراز ضروری ہے اس کے علاوہ نہایت مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ تم نے اس تحریر سے اپنے جذباتِ محبت کا جتنا بھی اظہار کیا ہو لیکن یہ چیز معاصرین کی نگاہ میں کتاب کو مقبول بنانے کی بجائے مردود بنا دے گی۔

اس لئے ایسی چیزوں سے زیادہ سے زیادہ احتراز کرنا چاہئے کہ جس کو معاصرین

تمہاری کتاب پڑھنے کی ترغیب کی بجائے اس کولغو بتلا کر پڑھنے سے منع کریں۔ البتہ میری کتابوں کی عربی یا اردو کی اگر مدح اس میں لکھی ہو جیسا کہ مجھے بتلایا گیا تو اس میں مضائقہ نہیں، بلکہ ان کے دیکھنے کی ترغیب مناسب ہے کہ اس سے آج کسی کو بھی انکار نہیں بلکہ معاصرین احباب خود اس کی تاکید کرتے ہیں۔ اور اس میں میرا کوئی دخل نہیں کہ ان میں تو میں صرف عزیز شمیم کی طرح سے ناقل و کاتب ہوں۔ مختلف کتب احادیث سے ایک نوع کی احادیث کو ایک جگہ نقل کر دیا۔

ایک ضروری بات یہ بھی ہے کہ تم نے تجدد کے خلاف سارا رسالہ لکھا اور اس میں انتساب کی جدت اختیار کیوں کی؟ مجھے انتساب ہی کا لفظ لوگوں نے بتلایا تھا، اب عزیز سلمان نے جو یہ سطور لکھ رہا ہے تمہارا عنوان دیکھ کر یہ بتلایا کہ عنوان انتساب نہیں بلکہ استبراک ہے۔ اب کوئی مضائقہ نہیں۔ فقط والسلام

اس ناکارہ نے تمہارے اس مضمون کے علاوہ جس کو قلمزد کر دیا بقیہ مضمون سن لیا مگر چونکہ مولوی تقی صاحب آج کل میں اپنے مدرسہ سے لکھنو روانہ ہو رہے ہیں۔ ۲، ۳ دن وہاں قیام کے بعد گھر جائیں گے ان کا ارادہ اور اصرار تو مدرسہ سے سیدھے سہارنپور آنے کا تھا مگر چونکہ ۱۲ اکتوبر کو اس ناکارہ کا بسلسلہ معاینہ ڈاکٹری دہلی جانا طے ہو گیا اس لئے میں نے ان کو سیدھے آنے سے منع کر دیا تھا کہ رمضان قریب ہے اور میری بائیں ٹانگ اب تک اپنے کیئے کو بھگت رہی ہے۔ ایسی حالت میں تو رمضان میں اعتکاف خود اس ناکارہ کا بھی نہیں ہو سکتا کہ قدمچہ چارپائی کے قریب رہتا ہے، چار آدمی اٹھا کر قدمچہ پر بٹھا دیتے ہیں اور چار آدمی وہاں سے کھینچ لیتے ہیں۔

نیز مولوی تقی نے تمہارے مضمون کی دوسری قسط کے متعلق یہ لکھا تھا کہ اس کی املاء اس قدر غلط ہے کہ اتنے سہارنپور میں کسی طالب علم سے اس کی نقل نہ کراؤں اس وقت تک

کسی کاتب کو دینے کے قابل نہیں۔اس لئے میں نے تمہارا یہ مضمون سننے کے بعد مولوی احمد ہی کو دے دیا کہ وہ حفاظت سے رکھیں اور مولوی تقی کے آنے پر ان کو دے دیں۔اللہ تعالیٰ تمہیں بہت ہی خوش وخرم رکھے۔تمہارے علوم وفیوض اور اتباع سنت کے جذبہ سے لوگوں میں بھی یہ جذبہ پیدا فرمائے۔مولوی ہاشم اور قاری اسمٰعیل صاحب سے سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۲۸رستمبر ۷۱ء

321

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹رستمبر ۷۱ء [۹رشعبان ۹۱ھ]

عزیز گرامی قدر ومنزلت مولوی عبدالرحیم سلمہ! اسی وقت تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۲۱رستمبر پہنچا۔حضور والا نے تحریر فرمایا کہ یہاں پہنچنے کے بعد آپ نے ۳ گرامی نامے تحریر فرمائے *اس احسان عظیم کا بدلہ کس طرح ادا ہوسکتا ہے* لیکن آپ کا پہلا گرامی نامہ ۱۵ ستمبر کو پہنچا تھا جو آپ نے ملاوی سے تحریر فرمایا تھا۔اسی دن نہیں بلکہ اسی وقت اس کا جواب ان ائر لیٹروں میں سے ایک پر لکھوایا جو آپ کے بھائی نے بمبئی سے بھیجے تھے اس کے بعد آپ کا ایک پورا لفافہ علی عیسی کی طرف سے جس میں آپ کا بھی مضمون تھا ۲۴ ستمبر کو پہنچے اور ایک ائر لیٹر بھی۔ان دونوں کا جواب ہمروزہ لکھوا دیا تھا لیکن آپ اپنے ۲۱ ستمبر والے ائر لیٹر میں جو آج ۲۹ کو پہنچا مطالبہ فرما رہے ہیں کہ میرے دونوں خطوں کا جواب نہیں ملا۔

میرے پیارے! میرے پاس کوئی ایسی قوت نہیں جس میں تمہارے خط پہنچنے سے پہلے اس کا جواب تمہارے پاس پہنچ جایا کرے یا جس دن تم خط لکھو اسی دن جواب پہنچ جایا کرے۔ میرے پاس تو آپ کا ۲۱ کا لکھا ہوا آج ۲۹ کو پہنچا۔ اس میں آپ واویلا مچا رہے ہیں۔ تم اور تمہارے بھائی تو بہت اونچے پہنچ گئے۔ عزیز طلحہ کو تو مولوی منور نے چوتھے آسمان پر بتایا اور تم دونوں کی رسائی تو عرش تک ہوگئی ہوگی۔ میں تو خاکی آدمی ہوں زمین پر پڑا ہوں۔

ایک بات کی میری درخواست تو یہ ہے کہ خط میں الفاظ کم لکھا کرو معنی زیادہ۔ تمہیں میرے مشاغل کا حال معلوم ہے اور امراض کا بھی۔ یہ بھی کہ تم دونوں کے خطوط کا کتنا اہتمام ہوتا ہے۔ پہلے تم اس کا کوئی معقول واقعی جواب لکھو کہ تمہارا پہلا خط ۱۵ کو پہنچا، دو ۲۵ کو پہنچے۔ تم ۲۱ کے خط میں یہ مطالبہ کر رہے ہو کہ میرے پہلے خطوں کا جواب کیوں نہیں آیا۔ اس کا کوئی معقول جواب مجھے ایسا لکھئے جو میرے دماغ کو پہنچ جائے۔ آپ کے خطوط تو گجرات سے نویں دن پہنچتے تھے وہ تو زامبیا ہے۔

میں ۲۵ رستمبر والے خط میں لکھ چکا ہوں اور مکرر لکھتا ہوں کہ اگر بولٹن رمضان کرنے میں قانونی مشکلات ہیں اور والدہ کے پاس قیام کا وقت کم رہتا ہے تو بولٹن کے رمضان کو بالکل حذف کر دو۔ شوال میں اگر مدینہ جاتے ہوئے ہفتہ عشرہ بولٹن کے لئے مل جائے تو اچھا ہے۔

یہاں تو یوسف کے دو خط پہنچے دونوں میں ایک ہی مضمون تھا کہ بھائی عبدالرحیم کا رمضان تو یہاں کا بعید ہے مجھے سہارنپور آنے کی اجازت دے دی جائے۔ میں نے دونوں کا جواب ہمروزہ لکھوا دیا کہ بولٹن تمہارا قیام تمہارے مدرسہ اور وہاں کے لوگوں کی مصلحت کیلئے ضروری ہے اور مدرسہ خطرہ میں ہے کہ وہاں کے مدرسہ میں متجددین آ گئے جو یوسف سے تو دبتے ہیں اور اس کی غیبت میں ان کے غالب آنے کا خطرہ ہے۔

اس کا دوسرا خط کل ہی اس کی تالیف کی آخری قسط کے ساتھ پہنچا تھا۔ تمہارے بعد

اس کی رجسٹری پہنچی تھی جس میں مضمون کی دوسری قسط تھی۔ حالانکہ میں اس کو بار بار لکھ چکا تھا کہ عبدالرحیم کے بعد کوئی سنانے والا نہیں مگر ان کی ضدی طبیعت کا کوئی مقابلہ کر سکتا ہے۔ انہوں نے بھیج دیا اور میری بے بسی کہ میں نے انتہائی مشغولی اور نہ سننے کا ارادہ کرنے کے باوجود تالیف کا حرج کر کے اس لئے سنا کہ مولوی تقی کا خط آیا کہ بخاری ختم ہو چکی، میں جلسہ تک فارغ ہوں۔ اگر یوسف کے مضمون کا دوسرا حصہ آ جائے تو میں فراغت کے زمانے میں اطمینان سے دیکھ سکتا ہوں۔ اس لئے میں نے نہایت عجلت میں اس کو سن کر مولوی تقی کے پاس رجسٹری کر دی۔ مگر اب ان کا خط آیا کہ وہ اس قدر بدخط ہے کہ رمضان میں سہارنپور میں کسی طالب علم سے اس کی نقل کرا کر کاتب کو دے سکتا ہوں۔ یہ نسخہ کاتب کے بس کا نہیں۔ مجھے قلق بھی ہوا۔

ان کی دوسری قسط آئی اس میں ایک جزء تو اس سیہ کار کے متعلق تھا جو اس سیہ کار کے سننے کا نہیں تھا بلکہ اس کو میرے پاس بھیجنا بھی نہیں چاہئے تھا۔ تمہیں معلوم ہے کہ سوانح یوسفی میں علی میاں نے ایک باب اس سیہ کار کے متعلق لکھا تھا اور انہوں نے لکھا تھا کہ طباعت سے قبل یہ باب تجھے نہیں دکھایا جا سکتا۔ یوسف کو میں نے لکھ دیا اور تمہیں بھی لکھتا ہوں کہ تمہیں یا انہیں میری محبت میں جتنے عیوب بھی اچھے لگتے ہیں مگر اس قسم کی چیزیں اس نوع کے رسالے میں لکھنا رسالہ کو معاصرین کی نگاہ میں گرانا ہے۔ اس لئے تم بھی اسے لکھ دینا کہ میری قصیدہ خوانی میرے مرنے کے بعد کریں اور مجھ پر احسان کرنے کے واسطے میری زندگی میں کرنا ہو تو میرے پاس ہرگز نہ بھیجیں ورنہ اس کتاب کی اشاعت میں مضر ہوگا۔

تم نے اس خط میں اہلیہ کی کھجلی کا حال نہیں لکھا جس کی اطلاع پہلے خط میں لکھی تھی۔ ورٹھی سے تمہارے ایک مرید عبدالستار کا خط آیا تھا جس میں لکھا تھا کہ حضرت کے جانے کے بعد سے کوئی خط [ان کا] نہیں آیا۔ اس میں لکھا تھا کہ ان کے جانے کے بعد سے

نقصان ہورہا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ ذکر کا سلسلہ جو تم نے اپنی مسجد میں جاری کیا تھا وہ اب بھی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں مبارک کرے۔

اس کا جواب اسی دن لکھوادیا تھا اور اس میں ذکر کے اہتمام کی تاکید بھی لکھ دی تھی اور اس وقت تک تمہارا ایک ہی خط پہنچا تھا۔ تمہارا مضمون بھی نقل کرایا تھا۔ کل کی ڈاک سے حکیم صاحب کا خط آیا تھا انہوں نے بھی یہی لکھا تھا کہ مولوی عبدالرحیم کا جانے کے بعد سے کوئی خط نہیں آیا۔ بندہ کے خیال میں تو حکیم صاحب کو بہت اہتمام سے خط لکھو کہ ان کے تم پر احسانات ہیں۔

مولوی تقی کا کل ہی خط آیا جس میں ۱۱ کو جلسہ کے اختتام پر سیدھے سہارنپور آنے کو لکھا تھا مگر میں نے ان کو لکھ دیا تھا کہ میں اس تاریخ میں دہلی جارہا ہوں اس لئے بجائے یہاں سیدھا آنے کے پہلے گھر ہوکر یہاں آویں۔ کل ہی ان کا خط آیا کہ وہ ترکیسر سے لکھنو اور گھر ہوتے ہوئے ۲۵ شعبان تک یہاں پہنچیں گے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا کہ یوسف کا مسودہ اس قابل نہیں کہ کاتب کو دیا جائے اس لئے وہ ماہ مبارک میں سہارنپور میں کسی سے اس کو نقل کراکر واپسی پر کاتب کو دیں گے۔ انہوں نے لکھا کہ میں مولوی عبدالرحیم کو اس سلسلہ میں مفصل خط لکھ چکا ہوں۔ یہ بھی لکھا ہے کہ مولوی عبدالرحیم نے اس سلسلہ میں مجھے کوئی ہدایت نہیں دی جس سے تعجب ہے۔ تمہیں طباعت وغیرہ کا پورا نظم کرکے جانا چاہئے تھا۔

مجھ پر دہلی سے تقاضے آرہے تھے اور مولوی انعام صاحب لینے بھی آئے تھے مگر یہاں کی بعض مجبوریوں اور معذوریوں کی وجہ سے اب تک نہ جاسکا، مگر اب قرب رمضان کی وجہ سے ۱۲ اکتوبر شنبہ کو وہاں جانے کا ارادہ کیا ہے۔ واپسی کا حال معلوم نہیں کہ کب تک ہوسکے۔ یہ میں نے خاص طور سے اس وجہ سے لکھا کہ آئندہ اگر میرے خط میں تاخیر ہوتو آپ آگ بگولہ نہ ہوجائیں۔

اپنی والدہ کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ میری رائے تو یہ تھی کہ وہ رمضان بولٹن میں کرے مگر آپ کا تقاضا ہے کہ وہ رمضان آپ کے پاس کرے لہذا وہ رمضان کے بعد مدینہ پاک جاتے ہوئے ہفتہ عشرہ بولٹن بھی ہو آئے۔ اپنی خالہ، خالہ زاد بھائی سے سلام مسنون کہہ دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۲۹ر ستمبر ۷۱ء

﴿322﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: شعبان ۱۳۹۱ھ/ اکتوبر ۷۱ء

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون، تمہارا گرامی نامہ ایر لیٹر مورخہ ۴ر شعبان/ ۵ر اکتوبر ایسے وقت میں پہونچا کہ یہ ناکارہ اپنے علاج کے سلسلہ میں دہلی گیا ہوا تھا۔ واپسی پر تمہارا گرامی نامہ ملا۔ میرا تو خیال یہ تھا کہ رمضان کے قریب اس کا جواب لکھوں گا، اس لئے کہ رمضان میں تو خط لکھنا بہت مشکل ہے اگر چہ اس پر قدرت پانا اس سے زیادہ مشکل ہے۔ تاہم ارادہ اور کوشش تو یہی ہے کہ رمضان میں تمہارے وقت کا حرج نہیں کروں گا۔

نیز اس میں کوئی بات بھی نہیں تھی بجز اس کے کہ تم نے اس میں اپنے سابقہ گرامی نامہ جات کی طرح ایک جانب اپنے آنے پر سخت زور دیا دوسری جانب اپنے وہاں قیام کی سخت ضرورت لکھی۔ آپ کے مشاغل علیہ سے بہت ہی مسرت رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر نوع کی

مدد فرمائے۔ تمہاری مساعی جمیلہ کو مثمر ثمرات و برکات بنائے۔

تم نے لکھا کہ بلا اجازت حاضری کی ہمت نہیں ہوتی کہ مزاج شاہاں......الخ (۱)

اس کو تو دو رمضانوں اور دو سفروں میں آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ کتنی نزاکت مجھ پر ٹپک رہی ہے۔ اس کے متعلق تو اس کے سوا کچھ نہیں کہتا کہ

؎ کبھی فرصت میں سن لینا بڑی ہے داستاں میری۔

بہرحال یہ تمہیں معلوم ہے کہ تمہارا بولٹن کا رمضان کسی ایک مد میں نہیں ہے، بہت ہی مختلف وجوہ جمع ہوگئی ہیں، جس میں سب سے زیادہ اہم تمہارا مدرسہ، کمیٹی اور بددینوں کا ان پر قبضہ جس کے متعلق مجھے معلوم ہوا کہ تمہارے رہنے سے ان کے پتہ کٹنے کا یقین ہے۔ لیکن تمہارے آنے سے یہ احتمال ہے کہ متدین لوگوں کا پتہ نہ کٹ جائے۔

اس کے ساتھ تم ہر خط میں جہاں ایک جانب تم اپنے نہ آنے پر قلق اور اجازت پر اصرار لکھتے ہو لیکن ساتھ ہی ایسی مجبوریاں بھی لکھ دیتے ہو کہ جس میں اگر میں ڈھیلا ہونا چاہوں بھی نہوں۔ چنانچہ اسی خط میں تم نے سارے لندن کے واسطے ایک مشترک نصاب کی تصنیف تالیف اور طباعت کی ذمہ داری اپنے اوپر لکھی اور یہ کہ رمضان میں اس کا پورا ہوجانا نہایت ضروری ہے ورنہ حرج ہوگا۔ ایک سال ہوا کسی صاحب کو آپ نے حوالہ کیا تھا مگر ان سے پورا نہ ہوا۔

ایسی حالت میں آپ ہی بتائیں اگر میں اجازت دے دوں تو نصاب کا کیا ہوگا؟ اس کی آپ نے اہمیت اور فوری ضرورت اور یہ کہ رمضان میں طبع ہونے کے بعد وہ اہل مکاتب میں تقسیم بھی ہوجائے اور یہ کہ ایک سال ہوئے یہ کام آپ نے کسی کے حوالہ کیا تھا اس نے کچھ نہیں کیا، تمہیں بتاؤ یہ ساری ضروریات اہم ہیں یا یہاں لاکر محض تضیع اوقات؟

---

(۱) پورا شعر یوں ہے: مزاج شاہاں بہت ہے نازک......آتی ہے دل پہ کدورت اکثر

قاری صاحب! **جذبات پر ہمیشہ دینی مقاصد مقدم رکھنا چاہئے اور اسکی نہایت تاکید کرتا ہوں، البتہ اس کی تاکید کئی سال سے کرتا ہوں کہ ایک دو گھنٹہ کم سے کم نہایت یکسوئی کے ساتھ اگر گھر میں ہو سکے تو گھر میں اور مسجد میں ہو سکے تو مسجد میں بالکل فارغ ہو کر اپنے اشغال و معمولات کو پورا کرو۔ اس میں ہرگز تساہل نہ کرو۔** ماہ مبارک میں ارشاد و اکمال اور فضائل کے رسالوں کا یہاں کی طرح اہتمام رکھیں۔ ارشاد و اکمال کے بعد اور کوئی رسالہ اور اگر مخصوص لوگ ہوں تو تربیت السالک میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ خود تم اہتمام سے ضرور مطالعہ میں رکھو۔

کتابوں کی رسید سے بہت مسرت ہوئی۔ بڑا انتظار تھا، بڑی حیرت ہوئی پانچ مہینے میں پہنچا۔ مولوی تقی الدین صاحب کا خط آیا کہ کتاب کی طباعت کے متعلق مولوی عبدالرحیم مجھے کچھ نہیں کہہ کر گئے اور میں نے مولوی یوسف صاحب کو مفصل خط لکھا، ان کا جواب بھی آیا مگر انہوں نے کتاب کی طباعت کے متعلق کچھ نہیں بتلایا. اور عبدالرحیم نے بھی اس سلسلہ میں کچھ نہیں لکھا۔

تم نے لکھا کہ تو جو چاہے کہہ دے۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ میں تو اپنی کتاب کے متعلق بھی کبھی کچھ نہیں کہتا۔ ساری عمر مولوی نصیر خود رائے رہے، جو چاہا چھاپا، جتنا چاہا چھاپا۔ جب سے ٹائپ کا سلسلہ چلا تو ٹائپ کی کتابوں کا تعلق علی میاں سے ہو گیا۔ میں نے اس میں بھی دخل نہیں دیا۔ طباعت کے متعلق تمہیں تفصیلات لکھنے کی ضرورت نہیں، اس کو مولوی تقی کر لیں گے۔

صرف ایک بات میں تمہارے یا مولوی عبدالرحیم کے مشورہ کی ضرورت ہے کہ مقدار کتنی طبع ہوگی؟ اور اس کا مدار اس پر ہے کہ اگر تمہاری تجویز فروخت کرنے کی ہے تو ایک ہزار بھی بہت ہے۔ میرا اپنا تجربہ تو یہ ہے کہ قیمت سے شاید میری اپنی کتاب ایک چوتھائی سے

بھی کم فروخت ہوئی ہوگی اور جزاک اللہ میں ۴ ہزار بھی کم ہے۔ بندہ کے خیال میں دو ہزار متوسط مناسب ہے۔ اس سلسلہ میں عبدالرحیم سے براہ راست مشورہ کرلوتو مناسب ہے۔ اس لئے کہ طباعت اس کی رمضان بعد ہی شروع ہوگی۔

مولوی تقی ایک دوروز میں یہاں آنے والے ہیں۔ عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ کی روانگی کے بعد سے ۲۰ ستمبر تک دمادم ۴ خط پہونچے اور ہر خط میں پہلے خط کے جواب کا شدت سے انتظار اور مصنوعی الفاظ جن سے تم بھی واقف ہو۔ میں نے ان کولکھا بھی کہ تم نے شدید انتظار کے واسطے اتنا بھی سوچا کہ تمہارے خط کے آنے اور میرے جواب جانے میں کچھ تو فصل چاہئے۔

انہوں نے اپنے خط یعنی چوتھے خط میں نہایت معافی تلافی لکھی کہ میرے تین خطوں کا جواب نہیں آیا کاہے پر ناراض ہوگئے؟ صوفیا کا مطلب صوفیا سمجھیں۔ تم ان کے بھائی ہوتم ہی سمجھو گے۔ تم اگر خط لکھوتو میرا یہ مضمون ضرور نقل کردیں۔ میرا بھی جی چاہتا ہے کہ رمضان سے پہلے ایک خط لکھ دوں مگر مشاغل کے ہجوم کی وجہ سے امید نہیں کہ میں رمضان سے پہلے خط لکھ سکوں گا۔ مولانا منور حسین صاحب رات تشریف۔۔۔ [بقیہ حصہ نہیں مل سکا]...

کسی کے عشق میں کوئی نہ مبتلا ہووے کسی کا دل کسی شخص سے نہ۔۔ ہووے
کوئی نہ بحر محبت کا آشنا ہووے مریض عشق کا کوئی نہ اے خدا ہووے
کسی کا دل نہ الٰہی غم و الم میں رہے
کوئی نہ گیسوئے جاناں کے پیچ وخم میں رہے

﴿323﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۱ء / ۱۹ر شعبان ۹۱ھ

مکرم محترم زید مجدکم جناب الحاج قاری یوسف صاحب

بعد سلام مسنون، ۱۲ اکتوبر کو تمہارا ائر لیٹر گرامی نامہ مؤرخہ ۲۲ ستمبر پہنچا تھا۔ میں تو اسی دن جواب لکھواتا مگر اتوار کو علی الصباح میں اپنی جماعت کر کے دہلی گیا اور تین دن تک وہاں حکیموں، ڈاکٹروں کے اندر ایسا پھنسا کہ باوجود انتہائی خواہش کے خط لکھوانے کا وقت نہ ملا۔

آج جمعرات کی دوپہر کو واپسی ہوئی۔ راستہ میں بڑی راحت رہی اور نہایت ہی آرام سے بہت بڑی کار میں چوکڑی مار کر تکیے لگا کر بیٹھ کر آیا لیکن حیرت ہے کہ یہاں پہنچنے پر سونے تک تو طبیعت اچھی رہی لیکن جب سو کر اٹھا ہوں تو بڑی شدت سے بخار ہوا۔ اسی حالت میں عشا کے قریب تم کو خط لکھ رہا ہوں کہ تم کو انتظار ہو رہا ہوگا۔

آپ کا آخری مضمون بذریعہ رجسٹری ۲۷ ستمبر کو پہنچا تھا اور میں نے اس کا ہمروزہ ائر لیٹر بھی لکھوا دیا تھا جس میں یہ لکھا تھا کہ تمہارے خط سے آمد کا اشتیاق تو سر آنکھوں پر اور تم سے زیادہ مجھے, مگر مجبوری بہرحال مجبوری ہے۔

تم نے خود اپنے مدرسہ اور کمیٹی کے جو حالات لکھے اور دوسرے دوستوں نے بھی لکھے, اس کا تقاضا خود بھی ہے کہ تم رمضان میں ہرگز بولٹن کو نہ چھوڑو۔ یہ تو آخری پیداوار ہے۔ میں تو مدینہ پاک ہی سے تمہاری اور تمہارے متعلقین کی مصلحت کی وجہ سے رمضان بولٹن تجویز کر چکا تھا۔

تمہارے اس آخری جز میں [ایک] مضمون اس سیہ کار کے متعلق بھی تھا جو تمہارے

قلم سے بالکل جائز نہیں تھا کہ کذبِ محض ہے۔ جو دوست میرے حالات سے ناواقف ہیں ان کو تو عدم واقفیت پر محمول کیا جا سکتا ہے لیکن جو احباب میری گندگیوں سے واقف ہیں ان کیلئے مناسب نہیں۔ میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ اگر عین الرضا عن کل عیب کلیلة تمہیں لکھنا ہی تھا تو میرے پاس نہ بھیجتے۔ علی میاں نے جو مضمون میرے بارے میں سوانح یوسفی میں لکھا اس کی مجھے آخر وقت تک خبر ہی نہ کی۔

اللہ تعالیٰ تمہارے کہے ہوئے کی لاج رکھ لے اور اس ناکارہ [کے ساتھ] اپنے اکابر اور دوستوں کے حسن ظن کی بنا پر انا عندظن عبدی بی کے موافق معاملہ فرمائے۔ بھائی ابراہیم بسم اللہ کے متعلق جو تم نے لکھا اس سے بہت قلق ہے۔ ان کے نام کا پرچہ الگ لکھوا رہا ہوں۔

تمہارے آخری مضمون کے متعلق اپنے متعلقہ مضمون کو چھوڑ کر کہ وہ تو میرے نزدیک بغیر سنے ہی کذب تھا کیونکہ ؎

صلاح کار کجا و من خراب کجا ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

بقیہ مضمون دلی جانے کی وجہ سے انتہائی مشغولی کے باوجود سنا اور سننے کے بعد بجائے مولوی تقی کے پاس بھیجنے کے یہیں رکھ لیا۔ اس لئے کہ وہ وہاں سے روانہ ہو چکے تھے۔ انہوں نے تو سیدھے سہارنپور آنے کو لکھا تھا مگر میں نے دہلی کے سفر کی وجہ سے گھر سے ہو کر آنے کو لکھ دیا۔ انہوں نے پہلے خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ تمہارے سابقہ مضمون دونوں اس قدر غلط لکھے ہوئے ہیں کہ سہارنپور میں کسی پڑھے لکھے سے نقل کرائے بغیر کاتب کو نہیں دیا جا سکتا۔

تم نے اس خط میں جس فتنہ تجدد کا اندیشہ لکھا اس سے فکر ہے۔ تعجب ہے کہ ان حالات میں بھی تم طویل غیبت کیلئے مجھے بار بار لکھتے ہو۔ ایسی حالت میں تو اگر میں بھی تم کو یہاں آنے کو لکھتا تو تم یہ لکھتے کہ یہاں کے حالات ایسے ہیں اس لئے کہ مدرسہ **تعلیم، تذکیر،**

تدریس وغیرہ ہر تعلق اور جذبہ پر غالب ہوتے ہیں۔

اس سے اور بھی قلق ہے کہ تمہارے صدر نے کمیٹی کو توڑ دیا۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہارے مدرسہ کی اور صدر صاحب کی معاونت فرمائے۔ اگرچہ میں نے بہت اہتمام سے سب کو رمضان میں خط لکھنے کو منع کر دیا ہے مگر تمہارے مدرسہ اور کمیٹی کی خبر کا انتظار ہے۔ اگرچہ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں ضرور مطلع کرنا۔

ایک ضروری بات یاد آئی تم نے مدینہ منورہ میں جو دوا میری ٹانگ پر پچکاری سے ڈالی تھی اس کا نام لکھ کر بھیجو۔ یہاں کے ڈاکٹر اس کو پوچھتے ہیں کہ وہ کیا تھی۔ میری ٹانگ کی تکلیف بدستور ہے ایک ماہ سے دہلی کے احباب بلا رہے تھے۔ مولوی انعام لینے بھی آئے تھے مگر ختم سال اور ہجوم مشاغل اور مسلسلات کے دستخطوں کی وجہ سے ٹلتا رہا مگر اب چونکہ رمضان بھی قریب آ گیا اور موجودہ حالت میں اعتکاف مشکل ہے اس لئے میں ۳ا اکتوبر کو جا کر آج ۱۷ اکتوبر کو واپس ہوا ہوں۔

دو تین دن تک خوب معائنے ہوئے۔ ۱۰، ۱۲ ڈاکٹر اور اتنے ہی حکیموں نے معائنہ کیا۔ کوئی چیز ڈاکٹروں کو مل کے نہیں دی۔ دل نہایت بہترین، گردہ نہایت اچھا، سینہ کا ایکسرے، ٹانگوں کو چوٹ جس جگہ لگی تھی تو وہ ہڈی بالکل جڑ چکی لیکن پھر یہ کسی کے سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ ٹانگوں کا درد اور ورم کیوں ہے۔

میرا سات اگست کو پلاسٹر کھلا تھا۔ اس کے بعد سے جو ورم کا سلسلہ شروع ہوا تھا اور اس کے لئے پیشاب آور گولیاں بہت ہی کثرت سے استعمال کرائی گئی تھیں۔ تمہارے حکیم اجمیری نے تقریباً دو ماہ ہوئے جب انہیں اطلاع ہوئی تو مجھے سختی سے روکا تھا کہ یہ دوائیں دل کیلئے مضر ہیں، زیادہ استعمال نہ کریں۔ چنانچہ جب سہارنپور میں میرا ایکسرے ہوا تو دل پھیلا ہوا ملا لیکن دہلی کے ایکسرے میں دل بالکل صحیح ملا۔ غالباً دل کا پھیلنا انہیں پیشاب آور گولیوں

کا اثر تھا جو ایک ماہ سے خوب استعمال میں آئیں۔

البتہ بہت سی جانچوں کے بعد یہ معلوم ہوا کہ خون میں شکر بہت مقدار میں ہے یعنی ۳۷۵۔مگر پار سال کے علی گڑھ کے معائنے جو آنکھ بنوانے کے وقت ہوئے تھے اور [جن کا ریکارڈ] شفا خانہ میں محفوظ تھا اگر چہ وہ شفا خانہ کے قواعد سے باہر جاتا نہیں۔ وہ حاجی نصیر الدین کی کوشش سے ساری فائل دہلی آ گئی۔اگر چہ اس [کے مطابق وہاں کے] ڈاکٹروں نے بہت [سی] خوردبینوں سے دیکھا مگر [دل کے] پھیلاؤ [کے علاوہ] کسی میں کچھ نہ ملا۔ یہ ان کی عقل میں نہیں آتا نہ اس کو وہ قبول کرتے ہیں کہ ایک سال میں اتنا [ورم] پیدا ہو سکتا ہے۔

میری رائے تو یہ ہے کہ یہ بھی ڈاکٹری دواؤں کا ثمرہ ہے جو بہت سخت اور گرم دی گئیں اور چونکہ اس میں کچھ اعتقاد کو بھی دخل ہے اور مجھے امریکہ کے ڈاکٹروں کے بورڈ کے فیصلہ سے جو میں نے ۳۰ سال پہلے پڑھا تھا جو تم دوستوں کو کئی مرتبہ سنایا بھی، ان کا فیصلہ میں نے پڑھا تھا کہ ہماری ساری دوائیں تیر بہدف ہیں مگر ان دواؤں سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں ان کا علاج ہمارے پاس نہیں۔

یہ سب میں نے تم کو تفصیل سے لکھ دیا ہے۔عزیز عبدالرحیم کو بھی یہ بیماری کی ساری تفصیل لکھ دو کہ معلوم نہیں کہ میں رمضان سے پہلے کوئی خط لکھ سکوں گا یا نہیں۔تمہاری اہلیہ سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ میں تمہارا بہت مشکور ہوں کہ تم نے یوسف کی وجہ سے بہت جدائی برداشت کی۔عزیزہ خدیجہ سے پیار۔اپنے خالو اور خالہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۱۸/ اکتوبر ۷۱ء

از احمد گجراتی بعد سلام مسنون درخواست دعا۔

﴿324﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، زامبیا

تاریخ روانگی: ۲۰/اکتوبر ۱۹۷۱ء [۲۹/شعبان ۹۱ھ]

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، تم نے جانے کے بعد تو وہ زور باندھے کہ ۴ستمبر کی شب میں تمہاری بمبئی سے روانگی ہوئی اور ۱۶ستمبر تک تم بواسطہ بلاواسطہ چار محبت نامے دمادم بھیج کر اعزہ اقارب احباب و مریدین میں ایسے مشغول ہوئے کہ تمہارے ۱۶ستمبر والے خط کے بعد سے آج ۱۸ اکتوبر تک ایک ماہ دو دن گذر گئے تم نے ادھر کا رخ ہی نہیں کیا۔

میں نے بھی تمہیں چار خط لکھے مگر اب تک یہ خبر نہیں ملی کہ یہ خطوط پہنچے یا نہیں۔ اس لئے کہ آپ کے ان چاروں خطوں میں میرے خطوط نہ پہنچنے کی شکایت تھی جو بے محل تھی۔ اس لئے کہ ۱۶ستمبر تک میرے خطوط کے پہنچنے کے لئے وقت بھی کم ملا تھا۔ ماہ مبارک قریب ہے ورنہ تلاش کر کے اپنے خطوط کی تاریخیں لکھواتا۔

انتہائی ہجوم اور مشاغل کے باوجود یہ خط اس لئے لکھوانا شروع کر دیا کہ رمضان میں تو وقت مشکل سے مل سکے گا البتہ خیال یہ ہے کہ خط تو اب لکھوا رہا ہوں لیکن اس کو ڈلواؤں گا پرسوں ۲۹ شعبان کی ڈاک دیکھنے کے بعد۔

عزیز یوسف متالا کے اس ماہ میں کئی خط پہنچے ان میں بھی آخری خط میں جو ایک ہفتہ ہوا آیا تھا لکھا تھا کہ تمہارا صرف ایک خط ان تک پہنچا۔ میری ٹانگوں کی تکلیف نہ صرف بدستور بلکہ روز افزوں ہے۔ اب تک صاحب فراش ہوں قدمچہ برابر میں لگا ہوا ہے۔ چار آدمی قدمچہ پر کرسی کی طرح بٹھا دیتے ہیں ایسی حالت میں اعتکاف بہت مشکل ہے۔

تقریباً ایک ماہ سے آنے والوں کی اجازت کے جواب میں یہ لکھوا رہا ہوں کہ میرا اعتکاف اس سال یقینی نہیں، تم اپنی جگہ پر اعتکاف کرو۔ خصوصی احباب مفتی اسمعیل، مولوی عبدالرحیم صاحب نجیب آباد، مولوی سجاد سرائے میر کو میں نے تقریباً ۲۰، ۲۵ دن ہوئے بڑے زور سے لکھ دیا تھا کہ تمہیں یہاں آنے کی اجازت نہیں اپنی اپنی جگہ اعتکاف کرو اور مجھ سے تعلق رکھنے والے جو تمہارے قرب وجوار میں ہوں [ان کو] میری طرف سے پیام بھیجو کہ تمہارے پاس اعتکاف کریں۔ ان تینوں نے تو قبول کرلیا اگرچہ بہت اصرار کے خطوط آئے۔

مفتی اسمعیل ایک ہفتہ ہوا یہاں آئے تھے بہت اصرار کرتے رہے مگر ان کا اصرار تو اس واسطے بے محل ہوگیا کہ ان کے مہتمم نے ان کے سالانہ اجتماع میں اس کا اعلان کردیا تھا کہ زکریا کی منظوری سے مفتی اسمعیل صاحب ڈابھیل کی جامع مسجد میں اعتکاف کریں گے جو لوگ ان کے ساتھ اعتکاف کرنا چاہیں ان کے کھانے کا انتظام مدرسہ کی طرف سے ہوگا۔ *اس کو تو میں نے ممانعت لکھ دی کہ مدرسہ سے کھانے کا انتظام ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ آپ اپنے احباب سے بطور خود کرائیں تو مضائقہ نہیں۔*

میں نے تو مولوی منور کو بھی بڑے زور سے کئی خطوں میں لکھا اگرچہ ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا تھا کہ تمہاری ضرورت تو یہاں کے انتظام کے لئے بھی ہے۔ انہوں نے لکھا کہ میں تو ضرور آؤں گا۔ چنانچہ کئی دن ہوئے وہ مع مولوی امام الدین نیز مولوی کفایت اللہ، مولوی اسماعیل بدات تقریباً سونفر کل تک پہنچ گئے تھے۔ احمد عمر جی کی بھی آج آنے کی خبر ہے۔ بھائی جمیل بھی آنے والے ہیں۔

مولوی تقی الدین صاحب بھی آگئے اور میں نے آتے ہی یوسف کی تالیف کی آخری قسط بھی ان کے حوالہ کردی تھی اور انہوں نے آتے ہی اس کی ساری تالیف کو ایک طالب علم کے حوالہ کردیا کہ وہ نقل کرے۔ انہوں نے بھی کہا اور میں نے بھی محسوس کیا کہ وہ

اس قدر غلط لکھی ہوئی ہے کہ اس سے کتابت نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ تم چلتے وقت یہ کہہ کر گئے تھے کہ اس کی طباعت کے سلسلہ میں مولوی عبدالرحیم جا کر مفصل خط لکھیں گے جواب تک نہیں پہنچا۔ میں نے کہہ دیا کہ *اب یورپ کی ہوائیں کھا رہے ہیں اب ایشیا کا خیال کہاں آسکتا ہے۔*

یہاں ایک حادثہ پیش آ گیا کہ ۲۱ شعبان کو مختصر بیماری کے بعد مولانا اکرام الحسن کا انتقال ہوگیا۔ یوسف کے خط کے جواب میں میں نے حادثہ کی تفصیل لکھوا دی ہے اور یہ بھی لکھوا دیا تھا کہ یہ خط عزیز عبدالرحیم کو بھیج دیں۔ ایک مہمان کے ساتھ تمہاری خالہ کیلئے کچھ کھجور کے دانے بھیج دیئے۔ بہت قلق ہو رہا ہے کہ تمہارے پاس بھیجنے کی کوئی صورت نہیں نکلی۔

یہ خط جیسا کہ اوپر لکھوا چکا ہوں پرسوں ۲۷ شعبان کو لکھوا چکا تھا اور کہہ دیا تھا کہ ۲۹ کی ڈاک دیکھ کر ڈال دیا جائے۔ چنانچہ آج ۲۹ شعبان ، ۲۰ اکتوبر کو تمہارا لفافہ مؤرخہ ۱۴/اکتوبر پہنچا۔ تم نے تھوڑا سا ظلم کیا کہ ایک مہینہ تک خبر نہ لی اور خط لکھا تو ایسے وقت پر کہ اگر ایک دن تاخیر سے پہنچتا تو رمضان شروع ہو جاتا۔

تم نے لکھا کہ میں نے یوسف کو لکھا کہ کسی طرح سے پہنچ جاتا کہ تیری وجہ سے میری یاد بھی باقی رہے۔ اس مہمل فقرہ کا میں مطلب نہیں سمجھا۔ تمہاری یاد ایسی ہے کہ جس کے واسطے یوسف کو یہاں آنا پڑے، یا یوسف کیلئے تمہیں آنا پڑے۔ تم دونوں کو خوب معلوم ہے کہ تمہاری یاد کے واسطے کسی محرک کی ضرورت نہیں۔ یہ ناکارہ تم دونوں کے لئے غائبانہ اور حاضرانہ دعائے خیر کرتا رہتا ہے۔

تم نے ملاوی اعزہ کے قیام کے متعلق جو مشورہ پوچھا مشورہ کا تعلق تو مقامی حالات کی تفصیل پر موقوف ہے۔ میں تو دعا ہی کر سکتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک جہاں کا قیام دونوں جہان میں [باعثِ] خیر ہو وہاں کے اسباب پیدا فرمائے، *البتہ استخارہ مسنونہ اس وقت تک*

جب تک کسی ایک کی تکمیل نہ ہو سب کے سب اہتمام سے کرتے رہیں اس میں تساہل ہرگز نہ کریں۔ اس کے بعد جو ہوگا اس میں انشاء اللہ خیر ہوگی۔ لندن کے متعلق بھی یہی سننے میں آتا ہے کہ وہاں بھی نئے نئے قوانین بنتے رہتے ہیں۔

واقعی ہجوم بہت بڑھ گیا۔ میں نے تو پہلے ہی سے اعلان کر دیا تھا اور اب بھی یہی ہے کہ معلوم نہیں اعتکاف کر سکوں گا یا نہیں۔ اعتکاف میں اٹھنے کی بار بار کوئی صورت نہیں اور جیسا کہ تم نے لکھا ہجوم بہت زیادہ بڑھ گیا۔ خواص تو اکثر میرے کہنے سے مان گئے لیکن عوام کا مجمع اس سال گذشتہ سال سے زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ رات مولوی نصیر کی روایت ہے کہ ۲۸ تک دوسو سے زیادہ بڑھ گئے۔ اس لئے مولوی منور حسین صاحب بڑی سختی کر رہے ہیں۔

کتاب کی طباعت کے متعلق میرا خیال یہ ہے کہ مولوی تقی کے حوالہ کر دو۔ میں بھی ان سے کہہ دوں گا وہ طبع کرا دیں۔ البتہ یہ تمہیں اور یوسف کو متعین کرنا ہے کہ کتنی طبع کرانی ہے۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ اب تک تمہارا ویزہ نہ مل سکا۔ آپ کے بھائی صاحب کا بھی پرچہ تھا ان کی خدمت میں بھی سلام مسنون۔

'آپ نے بہت عرصہ کے بعد خط لکھا مگر ایسے وقت میں جب کہ ماہ مبارک سر پر ہے۔ آج ۲۹ کو آپ کا گرامی نامہ ملا جب کہ میں مشاغل میں گھرا ہوا ہوں۔ مولوی عبدالرحیم صاحب کے بھیجنے میں میرا کوئی احسان نہیں ان کی والدہ کا حق ان پر تھا اور ان کے واسطے سے مجھ پر۔

یہ ناکارہ آپ کے لئے اور عزیز عبدالرحیم سلمہ کے جملہ اعزہ بالخصوص ان کی والدہ کیلئے دل سے دعا کرتا ہے۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ آپ کی سابقہ اہلیہ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرما کر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اس سے اور قلق ہوا کہ دوسری اہلیہ کو طلاق دینی پڑی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے نعم البدل عطا فرمائے۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ جہاں آپ کے حق میں دارین کے اعتبار

سے خیر ہو جلد از جلد اس مبارک کام کی تکمیل فرمائے۔

آپ نے پانچ عدد [کتابیں] ورسٹھی سے پہنچنے کی اطلاع دی ہے۔ ورسٹھی سے بھی تقریباً ۵ دن ہوئے اس کی اطلاع آئی تھی کہ مولوی عبد الرحیم صاحب کے پھوپھی زاد بھائی کی طرف سے کچھ کتابیں آئی ہیں مگر آج ۲۹ تک نہیں پہنچیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کو اس احسان عظیم کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ خدا کرے کہ عزیز عبد الرحیم کا افریقہ کا ویزہ جلد مل جائے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ چمپارنی۔ ۲۰/ اکتوبر اےء

از احمد گجراتی، بعد سلام مسنون، آپ کے گرامی نامہ کا ایک ٹکڑا بہت دنوں کے بعد پہنچا تھا۔ مولوی اسماعیل بدات یہاں آگئے ہیں۔ مولوی غلام محمد بھی آگئے ہیں۔ عوام بہت زیادہ ہیں۔ طلبہ اس سال بہت ہی کم کسی کی سفارش سے آئے ہیں۔

آپ پر خط تو برابر لکھوائے۔ شکایت کیا میں ہی آنے پر آپ کی خبر لوں گا۔ میں نے مشورہ مانگا تھا دیا نہیں۔ خیر اور کیا لکھوں۔ اس سال تراویح پہلی عشرہ خادم ناظم صاحب گورا سناوے گا۔ سب حضرات آپ کو سلام لکھواتے ہیں۔ ورسٹھی کے آپ کے مریدین کے خطوں کو حضرت کے یہاں پیش کیا جاتا ہے۔ دعا میں یاد فرماویں۔ بندہ کے یہاں بچی ایک شعبان کو پیدا ہوئی اور ۳ شعبان کو داغ مفارقت دے گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مولوی یوسف تتلی اور مولوی احمد ناخدا صاحب آرہے ہیں۔ مولوی عبد الحفیظ ویزا کے لئے پاکستان سے مکہ مکرمہ گئے ہیں اور ان کے والد آرہے ہیں۔ باقی پاکستان والوں کو ویزا نہیں ملتا۔ مفتی اسماعیل کچھولوی بہت زوروں کے ساتھ ڈابھیل میں معتکف ہورہے ہیں۔ بھائی سلمان بھی امسال اعتکاف کررہے ہیں۔

﴿325﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۰/اکتوبر ۱۹۷۱ء/۲۹/شعبان ۹۱ھ

مکرم محترم جناب الحاج مولانا قاری یوسف صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، تمہارے ائرلیٹر کے جواب میں ایک مستقل ائرلیٹر میں پرسوں لکھ چکا ہوں وہ امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا اوراس سے پہلے بھی جتنا میں خط نہ لکھنے کا ارادہ کرتا ہوں اتنا ہی لکھنا پڑتا ہے۔ اب چونکہ ماہ مبارک قریب آرہا ہے خدا کرے کہ میں خط نہ لکھنے پر قادر ہوجاؤں اب یہ خط اس لئے لکھ رہا ہوں کہ مولوی تقی صاحب پرسوں آگئے اور تمہارا مسودہ اس ایک جز کے علاوہ جسے میں قلمزد کرچکا تھا ان کے حوالہ کردیا۔

انہوں نے کہا کہ تمہارا مسودہ سارے کا سارا از سرنو نقل کرانے کا محتاج ہے۔ اس لئے انہوں نے آتے ہی ایک طالب علم کے حوالہ کردیا۔ اچھا کیا کہ اب تو طباعت شوال میں ان کی واپسی پر[ہی] ہوسکتی ہے۔ میں اس پرسوں کے خط میں بھائی اکرام کے حادثہ کی اطلاع لکھ چکا ہوں اور یہ بھی لکھا تھا کہ عزیز عبدالرحیم کو شاید رمضان سے پہلے خط لکھنے کا موقع نہ ملے، بعد ملاحظہ ان کو بھیج دیں۔

پریسٹن کے ایک صاحب آئے ہوئے ہیں جو تم سے بہت واقف ہیں ان کے ہاتھ کھجوروں کے ڈبے بھیجنے کا ارادہ تھا مگر معلوم ہوا کہ وہ تو گجرات جائیں گے اور دو ماہ کے بعد انگلینڈ جائیں گے۔ خدا کرے کوئی جانے والا مل جائے، مکہ میں تو بہت کثرت سے ملتے رہتے تھے۔ یہاں تک خط پرسوں لکھوا کر اس لئے چھوڑ دیا تھا کہ ۲۹ شعبان کو تمہارا یا عبدالرحیم کا خط آوے تو ساتھ ہی نمٹا دوں۔ آج تمہارا تو کوئی خط نہیں آیا، عبدالرحیم کا لفافہ آیا۔

عبدالرحیم نے اپنی لغویات کے ساتھ ایک مہمل لفظ یہ بھی لکھا کہ میں نے یوسف کو لکھا ہے کہ تم چلے جاؤ تا کہ تمہاری وجہ سے میری یاد بھی شیخ کو رہے۔ میں نے اس سے اس مہمل کلام کا مطلب پوچھا ہے کیا تمہاری یا عبدالرحیم کی یاد ایسی ہے کہ تم دونوں میں سے ایک ہوتو یاد آؤ۔ ماہ مبارک سر پر آ گیا, آج ۲۹ شعبان ہے لیکن تمہاری اور عبدالرحیم کی یاد باوجود بھلانے کے بھی نہیں بھلائی جارہی ہے بالخصوص کئی رمضان میں تمہارے یہاں رہنے کے مناظر آنکھوں کے سامنے ہیں۔

اب کے خواص کا مجمع تو کم ہوگیا اس لئے کہ میں بہت زوروں سے اپنی اپنی جگہ پر اعتکاف کرنے کولکھوا تا رہا لیکن عوام کا مجمع پہلے سے بڑھ گیا۔ اس کی کوشش کیجئو کہ تمہارا وقت ضائع نہ ہو, بلکہ اس کی بھی کوشش کیجئو کہ جولوگ تمہارے پاس رمضان گذار رہے ہیں ان کا وقت بھی ضائع نہ ہو۔

میں نے تم سے کئی دفعہ ایک بات کہی کہ میری ہر بات میں حرص مت کیجئو۔ عشاء بعد کی مجلس ہرگز مت رکھیو اس میں بڑا حرج ہوتا ہے۔ تمہیں ماہ مبارک میں خط لکھنے کی ممانعت نہیں ہے۔ میرے جواب میں اگر تاخیر ہوتو تو ہمات پیدا مت کیجئو اس واسطے کہ تمہیں معلوم ہے کہ رمضان میں ہجوم بڑھ ہی جاتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۲۰/ اکتوبر ۷۱ء

از احمد گجراتی بعد سلام مسنون، دعا کی درخواست۔

امسال پہلے عشرہ میں قرآن شریف گورا خادم ناظم صاحب کا سناوے گا۔ فقط

﴿326﴾

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

بنام: خالہ محترمہ حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۷ر شعبان ۹۱ھ / ۱۶را کتوبر ۱۹۷۱ء

ہمشیرہ محترمہ خالہ صاحبہ عزیز عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، عزیز عبدالرحیم کے خطوط جانے کے بعد تو دمادم چار آئے لیکن اس کے بعد سے کوئی خط نہیں آیا لیکن اس کے بعد مریدوں کے خط آئے بحمد اللہ خیریت سے ہیں۔ امید ہے کہ تم بھی خیریت سے ہوں گے۔

۱۵ دانے مدنی کھجوروں کے بھیجتا ہوں خدا کرے خیریت سے پہونچ جائیں یہ معلوم ہوا تھا کہ عبدالرحیم کی اہلیہ کو بہت زوروں سے خارش ہوگئی اور اس کے برقعے پر وہاں والیوں نے مذاق اڑایا۔ میں نے اس کو یہ لکھوایا کہ جو بے برقعے والی آیا کرے قبل اس کے کہ وہ کچھ بولے تم کہہ دو ہائے مسلمان ہو کر برقع نہیں اور اتنا شور مچادو کہ اس کو بولنے کی ہمت نہ رہے۔ عبدالرحیم کے اور جو رشتہ دار ہوں ان سے بھی میرا سلام کہہ دیں۔

یوسف متالا کے بھی خطوط آئے ہیں جس میں اس نے رمضان میں آنے کا تقاضہ لکھا مگر میں نے بولٹن والوں کے تقاضہ پر وہیں رمضان کرنے کو لکھ دیا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ، ۲۷ر شعبان ۹۱ھ

﴿327﴾

از: مفتی اسماعیل کچھولوی صاحب مدظلہ

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۴/رمضان المبارک ۹۱ھ [۲۳/اکتوبر ۱۹۷۱ء]

سیدی ومولائی وسیلۃ یومی وغدی، شیخ المشائخ حضرت اقدس دام مجدکم العالی ونفعنا اللہ تعالی بفیوضکم الوافی!

بعد سلام مسنون، الحمد للہ خیریت سے ہوں اور آنمخدومی کی خیر وعافیت کا طالب و دعاگو

فراق و وصل چہ باشد رضائے دوست طلب
کہ حیف باشد از او غیر او تمنائے

بندہ آپ سے رخصت ہوکر عافیت سے اپنے وطن پہنچ گیا۔ آپ کی توجہ اور دعاء کی وجہ سے سفر بہت ہی راحت اور اطمینان سے پورا ہوا۔ حسب الارشاد ایک شب مکان قیام کر کے دوسرے دن ڈابھیل پہنچ گیا۔ رمضان گذارنے کے لئے آٹھ دس احباب ایک دن پہلے ہی سے تشریف لا چکے تھے۔ مطلع بالکل صاف تھا اور ۲۹ کو چاند نہیں ہوا۔

جمعرات کو عصر بعد اعتکاف کی نیت کر کے بیٹھ گیا۔ آج حاضرین کی تعداد ۲۹/ ہو چکی تھی۔ پھر روزانہ اس میں اضافہ ہوتا رہا۔ آج ۴ رمضان کی شب میں معتکف حضرات کی تعداد ۴۲ ہو چکی ہے۔ طلبہ اور اہل قریہ ملا کر نماز میں ۱۲۵ تک تعداد پہنچ جاتی ہے۔ اس میں ذاکرین کی تعداد دس ہے۔

معمولات بالکل وہی ہیں جو حضرت اقدس دام مجدہم کے یہاں ہوتے ہیں۔ یعنی سب احباب ساڑھے تین بجے اٹھ کر تہجد میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ ساڑھے چار بجے سحری کا

نظم ہے پھر تلاوت کرتے ہیں اور پانچ بج کر ۲۵ منٹ پر اذان ہوتی ہے۔ متصلاً نماز پڑھ کر ۹ر بجے تک تقریباً سب ہی آرام کرتے ہیں پھر اٹھ کر چاشت اور اس کے بعد ظہر تک تلاوت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

ڈیڑھ بجے ظہر کی اذان اور دو بجے جماعت ہوتی ہے۔ اس کے بعد ختم خواجگان اور دعا ہوتی ہے، اس کے بعد ذاکرین ذکر میں مصروف ہوجاتے ہیں اور دیگر احباب تلاوت یا تسبیحات پوری کرتے ہیں۔ پونے پانچ بجے عصر کی اذان ہوتی ہے اور پانچ بجے جماعت۔ اس کے بعد ہمارا ایک ساتھی ارشاد الملوک کی تعلیم کراتا ہے جس کو سب بڑے غور سے اذان سے بیس منٹ پہلے تک سنتے رہتے ہیں۔ اس کے بعد انفراداً سب دعا میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ اور عین اذان کی آواز پر دستر خوان پر پہنچتے ہیں۔

مغرب کے بعد اوابین سے فراغت پر کھانا ہوتا ہے اور اس سے فراغت پر آدھ گھنٹہ کے لئے پھر سب جمع ہوجاتے ہیں۔ جس میں گذشتہ تین راتوں میں ایک دوسرے ساتھی نے سوانح یوسفی کا وہ باب پڑھ کر سنایا اور اس کے ختم پر آپ بیتی شروع کی گئی۔ بندہ کو یہی ترتیب اور کتاب آپ کے معمول کے موافق لگی۔ اس لئے اس کو شروع کیا گیا۔

آٹھ بجنے میں دس منٹ پر عشاء کی اذان ہوتی ہے وہاں تک یہ کتاب سنائی جاتی رہتی ہے۔ سوا آٹھ پر عشاء کی جماعت اور ساڑھے آٹھ پر تراویح شروع ہوکر برابر دس کے گھنٹہ پر وتر سے فراغت ہوتی ہے۔ تراویح میں روزانہ تین پارے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد یس شریف کا ختم اور دعا ہوتی ہے۔ اس میں جتنی بھی یس پڑھی جاتی ہے اس کا ثواب آپ کو ایصال کیا جاتا ہے اور پوری امت کیلئے دعا ہوتی ہے اور اس کے بعد پونے گیارہ بجے تک بندہ فضائل کی کتاب سناتا ہے۔ اس وقت فضائل رمضان شروع کر رکھی ہے۔

اس کے بعد ہر ایک آدمی اپنی حسبِ منشاء شب بیداری کرتا ہے۔ عموماً بارہ بجے تک

تلاوت، انفرادی نوافل وغیرہ میں لوگ مصروف رہتے ہیں۔

میں روزانہ پانچ پارے تلاوت، ذکر دوازدہ تسبیح کے ساتھ تین ہزار اسم ذات اور عصر سے قبیل مغرب تک ارشاد کی سماعت کے ساتھ ساتھ پاس انفاس بھی کرتا رہتا ہوں۔ اللہ جل شانہ قبول فرما کر ترقیات اور استقامت سے نوازے اور اس ڈھونگ میں آپ کی توجہ اور برکت کے طفیل حقیقت کی روح پھونک دے۔ آمین

گذشتہ رمضان اور وہاں کی نورانی فضا، ذوق وشوق، حاضرین کا پرخلوص جمگھٹا یاد آتا ہے تو ضبط مشکل ہوجاتا ہے۔ اپنی محرومی اور بدقسمتی کو سوچ کر رہ جاتا ہوں اور ان لوگوں کو جب دیکھتا ہوں تو خجالت اور شرمندگی کے مارے کچھ سوچ بھی نہیں سکتا۔ کیسے بھولے بھالے لوگ ہیں جو آپ کے نام مبارک اور حکم پر یہاں جمع ہوگئے ہیں۔ آپ ان کے لئے ایسی دعا فرماویں کہ اللہ جل شانہ ان کو دنیا اور آخرت دونوں میں خوشی اور ترقیات سے نوازے کہ ان بے چاروں نے بہت بڑی قربانی دی ہے۔

کھانا پینا اور دوسرے سب انتظامات بہت ہی عمدہ اور پرسکون ہیں۔ اس کی ساری ذمہ داری مہتمم صاحب نے اپنے اوپر لے رکھی ہے وہ روزانہ صبح آکر تحقیقات کرتے ہیں اور مسجد میں روزانہ مغرب بعد آکر تراویح اور دعا سے فراغت کے بعد گھر جاتے ہیں۔ پاؤں کی تکلیف بدستور باقی ہے۔ صرف یہاں کے احوال کی اطلاع اور اصلاح اور دعاء کی امید پر خط لکھا ہے۔ امید ہے کہ معاف فرمائیں گے اور حاضرین سے بھی حسبِ سہولت اور موقع ہم دور افتادگان کیلئے دعاء کی درخواست اور سلام مسنون۔

فقط والسلام

العبد اسمعیل کچھولوی غفرلہ

۴ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

﴿328﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: شب ۱۱/ رمضان ۹۱ھ [۳۰/ اکتوبر ۷۱ء]

عنایت فرمائم قاری یوسف صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، ایک رجسٹری پیکٹ تمہارے اور مولوی ہاشم کے نام کل بھیج چکا ہوں، امید ہے کہ اس خط سے پہلے پہنچ چکا ہوگا۔ اسی وقت جناب اسمعیل احمد جی بھائی گیارہویں شب میں عشاء کے بعد ملے اور عزیز مولوی ریاض نے ان کا تعارف کرایا اور یہ بھی کہا کہ عنقریب آپ کے پاس جارہے ہیں۔ بڑا قلق ہوا۔ اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو ۲۰ روپئے محصول کے ضائع نہ کرتا۔ چونکہ عزیز عبدالرحیم تم سے میری بہ نسبت پہلے ملے گا اس لئے اس کا حصہ بھی تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ جب ملاقات ہو دے دیں، بذریعہ ڈاک بھیجنے کی ضرورت نہیں۔

تمہارا کل کی ڈاک سے ایک اہم خط بھی آیا ہوا ہے باوجود رمضان کے اس کے جواب کا کل ہی سے ارادہ کر رہا ہوں مگر ذرا اطمینان کا وقت چاہ رہا ہوں مگر ملا نہیں۔ بہت اہتمام سے تمہارے اور تمہارے رفقاء کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں اور احباب بھی کرتے ہیں۔ اپنی اہلیہ اور اس کے والدین سے سلام مسنون کہہ دیں اور عزیزہ خدیجہ سے دعوات۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ چمپارنی

شب ۱۱/ رمضان ۹۱ھ

329

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳؍رمضان ۹۱ھ [یکم نومبر ۷۱ء]

مکرم محترم قاری یوسف صاحب متالاسلمہ! بعد سلام مسنون، کئی دن سے بلکہ شروع رمضان ہی سے تم دونوں کی یاد بے اختیار آرہی ہے ؎

شب فرقت میں یاد اس بے خبر کی بار بار آئی
بھلانا میں نے گو چاہا مگر بے اختیار آئی

بالخصوص صبح کی نماز میں تم اور بقیہ نمازوں میں عزیز عبدالرحیم اکثر یاد آتے رہتے ہو۔ مغرب کے بعد کی چائے میں بھی اپنا تلاش کرانا اور تم دونوں کا ٹال مٹول کرتے رہنا بھی اکثر نظروں میں آجاتا ہے۔ اس سب کے باوجود پختہ ارادہ تھا کہ تم دونوں کو خط نہیں لکھوں گا مگر میرا پہلے ہی کون سا ارادہ پورا ہوا جو یہ ہوگا۔

کل کی ڈاک سے تمہارا خط پہنچا اور اس کے اخیر میں جو تم نے وسوسہ کی بے چینی لکھی اس نے مجھے مجبور کیا کہ فوراً خط لکھوں۔ ڈاک چونکہ ظہر کی نماز کے بالکل قریب پہنچی تھی اس لئے کل تو وقت نہ ملا، آج ساری ڈاک وغیرہ چھوڑ کر تمہارے خط کا جواب اور اس میں بھی سب سے آخری جز لکھوار ہا ہوں کہ تم نے اس سے پریشانی اور تشویش لکھی۔ تمہاری تشویش سے بہت ہی قلق ہوا۔

تم تو ماشاء اللہ خود بھی عالم ہو اور آج کل تو حدیث کی کتابوں پر بھی تمہاری نظر ہے۔ **وساوس کا بہترین اور منصوص علاج تو عدم التفات ہے جو بہت ہی مجرب ہے۔** یہ چیز تو صحابہ کرامؓ کو بھی کثرت سے پیش آئی جس میں من خلق اللہ ؟تک کے الفاظ ذہنوں میں آئے

اور حضور ﷺ نے اس کا علاج فلینتہ فرمایا اور صحابہ کرامؓ کی اس درخواست پر کہ ایسے خیالات آتے ہیں کہ ان کے اظہار سے کوئلہ ہو جانا زیادہ آسان ہے تو حضور اقدس ﷺ نے اس کو صریح الایمان فرمایا۔ اس لئے نہ تو ان کی طرف زیادہ التفات کریں نہ ان کو زیادہ اہمیت دیں اور ایسے خیالات کے وقت قصداً اہتماماً لاحول چند مرتبہ پڑھا کریں۔

اس کے ساتھ ہی ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ اس مرض کے پیدا ہونے کے دو سبب ہوتے ہیں۔ ایک تو اہل اللہ میں سے کسی کی اہانت چاہے فعلی، قولی، عملی نہ ہو بلکہ سوءِ ظن کے درجہ میں کہ جزم کے ساتھ کسی کے متعلق خیال دل میں فسق و فجور یا بے دینی یا دنیا طلبی یا اس قسم کی کوئی چیز، [یہ] وسوسہ کے درجہ میں آ کر نکل جائے تب تو مضائقہ نہیں لیکن اگر قلب میں جزم پیدا ہو تو اس کو نکالنے کی فکر کریں اور یہ سوچیں کہ معلوم نہیں جو ظن اس کے متعلق کیا جا رہا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں۔ اور اگر صحیح ہو اور اس نے توبہ کر لی ہو، یا حب دنیا وغیرہ اپنے خیال میں دنیا طلبی ہو اور واقع میں اس کا مقصد کوئی دینی غرض ہو وغیرہ وغیرہ۔ تمہارے ساتھ حسنِ ظن کا تقاضا یہ ہے کہ یہ چیز تم میں نہیں ہوگی۔

البتہ ایک دوسرا امر جس کے متعلق یہ شبہ ہے کہ کہیں اس کا حملہ تم پر نہ ہوا ہو وہ یہ ہے کہ جب آدمی کسی کی تردید کے درپے ہوتا ہے چاہے وہ اہل بدعت ہوں یا اہل تجدد ہوں یا اور اس قسم کے فرق ضالہ ہوں، جہاں تک ان کی تردید کا تعلق ہے وہ تو نہایت اہم، مفید اور موجب اجر ہے لیکن اس تردید میں جہاں تک کسی کی ذات یا افراد کی اہانت کا تعلق ہے جس کا نتیجہ دوسری جانب عجب اور اپنا تزکیہ نفس ہے اس سے ضرور احتراز کرنا چاہئے۔ یہ باریک چیز ہے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں اور میرے سب دوستوں کو رذائل نفس اور مکائد شیطان سے محفوظ فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر بہت ہی فضل فرما رکھا ہے جس کی مجھے بہت ہی امیدیں ہیں

مگر مزاج میں تھوڑا سا نرماہٹ بھی پیدا کریں مگر اللہ والوں کے ساتھ، اور جن کے ساتھ ہے اس میں کمی کریں۔

یہ تو اہم اور ضروری بات تھی جو بغیر تمہارے خطوں کے سامنے رکھے تمہارے دوسرے خط سے جو بے چینی پیدا ہوئی اس کی وجہ سے لکھا۔ اس کے بعد تمہارا ایک پرچہ مولوی عبد الحق صاحب کے لفافہ میں پہنچا۔ تم نے سب سے پہلے پرچہ میں مولوی عبد الحق صاحب کے لفافہ میں ۲۸ شعبان سے اعتکاف کا ارادہ لکھا, جزاکم اللہ۔ یہ ناکارہ ہمیشہ ۲۹ سے شروع کرتا ہے۔

تم نے لکھا کہ دو تین سال پہلے تو کچھ رونا آتا تھا اب وہ بھی نہیں آتا۔ یہ کچھ قابل فکر بات نہیں، انشاء اللہ جب اس کا موقع آئے گا خود بخود آجائے گا۔ بیعت کے وقت یہ خیال آنا کہ جب تیرے پاس کچھ نہیں تو بیعت کیوں کرتا ہے مبارک ہے۔ مگر اس خیال سے بیعت کو ترک نہ کریں۔

عزیز عبد الرحیم کے جانے [کے بعد] اور ستمبر میں تو دمادم کئی خط آئے مگر ایک ماہ سے [کوئی خط] نہیں آیا۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ اب کہاں ہے۔ اسی لئے اس کو خط لکھنے کا ارادہ نہیں کر رہا ہوں کہ پتہ معلوم نہیں کہ وہ اب کہاں ہے۔ تمہاری اہلیہ کی بیماری کی خبر سے بہت ہی فکر رہتا ہے، اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے اسے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ مولوی عبد الحق کے متعلق مستقل پرچہ ہے ان تک پہنچا دیں۔

اس کے بعد تمہارے ائر لیٹر کے بقیہ مضمون کا جواب لکھوا رہا ہوں۔ تم نے بھائی اکرام کے لئے **ایصالِ ثواب** کیا، جزاکم اللہ، **یہی اصل تعزیت ہے**۔ یہ بھی اچھا کیا کہ نظام الدین خط لکھ دیا۔ تم نے جو اجتماع کی کیفیت لکھی اس سے بہت زیادہ مسرت ہوئی۔ تبلیغی سلسلہ میں تمہاری توجہات ضرور بڑھنی چاہئیں کہ یہ بہت اہم چیز ہے۔

ہمارے یہاں پہلا روزہ جمعہ کو ہوا اس لئے کہ بدھ ۲۹ شعبان کو رؤیت نہیں ہوئی۔
لیکن میں اپنے معمول کے موافق بدھ کی شام کو عصر کے بعد دارالطلبہ جدید پہنچ گیا تھا۔
صاحب فراش ہونے کی وجہ سے اعتکاف کی ہمت تو مغرب کے وقت تک میری بھی نہیں ہوئی
اور احباب کا اصرار بھی تھا کہ میں نہ کروں اور ایک ماہ سے آنے والوں کو شدت سے منع کر رہا
تھا کہ نہ آویں کہ میں امراض کی وجہ سے اعتکاف نہیں کرسکتا مگر اس کے باوجود ۲۸ تک تقریباً
۴۰۰ نفر پہنچ گئے تھے۔ جس کی وجہ سے اس تجویز سے آیا تھا کہ میں مولوی عبدالعزیز کے حجرہ
میں رمضان گذاروں گا تا کہ ان آنے والوں کی کچھ اشک شوئی ہو مگر اللہ کے فضل وکرم سے
یہاں پہنچنے کے بعد ڈرتے ڈرتے ایک عشرہ کی نیت کی تھی۔

یہ تو میرا ہمیشہ کا معمول ہے کہ میں ماہ مبارک کا اعتکاف ہر عشرہ کا مستقل کیا کرتا
ہوں اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے جس سال پورے ماہ کا اعتکاف کیا تھا تو تینوں عشرے کی
علیحدہ علیحدہ نیت کی تھی، بخاری میں یہ قصہ موجود ہے۔

تم نے اچھا کیا کہ تین قرآن کا قانون نہیں چلایا۔ مفتی اسماعیل کا خط جس میں اس
کے اعتکاف کی تفاصیل ہیں بھیج رہا ہوں۔ اس میں بھی میں نے دو چیزوں پر شدت سے نکیر کی
ہے ایک ۳ قرآن شروع کرنے پر، دوسرے آپ بیتی سنانے پر۔ میں نے لکھا ہے کہ یہ لغو
کتاب رمضان میں ہرگز سنانے کی نہیں۔ اس کی جگہ کوئی فضائل کی کتاب رکھو۔

حجاز میں حرمین میں بدھ کا پہلا روزہ ہورہا ہے، اس کی اتباع میں عربوں نے بدھ کی
شب سے تراویح شروع کردی ہوں گی۔ تمہارے بولٹن میں بدعتیوں اور متجددین کی خبریں جو
تم ہر خط میں لکھتے ہو موجب فکر وتشویش ہیں۔ منجملہ دوسری وجوہ کے تمہارے رمضان وہاں
کرنے میں اس کو بھی دخل ہے کہ تمہاری برکت سے وہ دبے رہتے ہیں۔

تمہاری غیبت میں شرور وفتن کا اندیشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مساعی جمیلہ کو مثمر

ثمرات بنائے، اہل سنت کو غلبہ عطا فرمائے ، اتباع سنت کی زیادہ سے زیادہ رغبت عطا فرمائے۔تمہارے صدر صاحب کے احوال سے بڑی مسرت ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں دین ودنیا دونوں کی ترقیات سے نوازے۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ تم اعتکاف اکیلے ہی کر رہے ہو۔تمہارے لندن کے احباب اور معتقدین بالخصوص طارق نے مجھے ایسے سبز باغ دکھائے اور دھوکہ میں رکھا کہ تمہاری وجہ سے اتنے لوگ اعتکاف کریں گے یہ اور وہ وغیرہ۔تمہارے نظام الاوقات سے بہت مسرت ہوئی۔اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، استقامت اور ترقیات سے نوازے ,لیکن ذکر بالجہر کا کوئی وقت ضرور ہونا چاہیئے،دوسرا نہ ہوتو تم تنہا ہی سہی اور بھی کوئی ہوتو زیادہ اچھا ہے۔ فضائل رمضان کے بعد فضائل درود شریف ضرور سنائیں۔

تم نے لکھا کہ رات اہلیہ نے کہلایا تھا کہ خدیجہ کے دانت نکل رہے ہیں جس سے بہت خوشی ہوئی۔دانت نکلنے میں تو دست آیا ہی کرتے ہیں۔معلوم نہیں تمہاری مسجد میں بیت الخلاء ہے یا نہیں، اگر مسجد میں نہیں تو پھر گھر کے بیت الخلاء میں جانے میں تو اشکال نہیں، اس میں گھر والوں اور بچی کی بھی خیر خبر لی جاسکتی ہے۔

یہ خط یہاں تک لکھوایا ہی تھا اور چونکہ رمضان میں لکھوایا وقت بہت ضائع ہوا، اس کی رجسٹری کا خیال ہوا کہ تمہارا دوسرا ائر لیٹر مؤرخہ ۶ رمضان پہنچ کر موجب مسرت ہوا۔مفتی اسماعیل کا یہ پرچہ اس نیت سے بھیج رہا ہوں کہ عبدالرحیم اگر وہاں آجاوے تو اس کو بھی ان کے معمولات معلوم ہوجاویں۔میں نے ۳ قرآن اور آپ بیتی کے علاوہ بقیہ کی تصویب کی ہے۔

عشاء کے بعد مقامی کمیٹی وغیرہ کے احباب کے آنے سے تم نے ان کو شدت سے منع کر دیا میرے خیال میں تو یہ مناسب نہیں بلکہ ان سے کوئی دینی مذاکرہ رمضان کی اہمیت مشائخ کے معمولات وغیرہ تشویق کی چیزیں زبانی بیان کرو تو زیادہ اچھا ہے جیسا کہ تم نے

یہاں دیکھا کہ میں باوجودیکہ مجھے بولنا نہیں آتا اس کے باوجود مغرب کے بعد کھانے کے بعد سے عشاء تک ربط بے ربط کچھ نہ کچھ کہتا ہی رہتا ہوں۔

تمہارے دونوں خطوں میں تمہاری یکسوئی اور تنہا اعتکاف پر اپنا ابتدائی دور خوب یاد آیا۔ اب سے ۴۰ برس پہلے اپنا بھی یہی دور تھا کہ ۲۴ گھنٹہ میں کسی سے ملاقات یا بات چیت کا وقت نہیں ملتا تھا۔ تم نے لکھا کہ مبتدعین متجددین کے ساتھ جھگڑے کی نوبت آ گئی۔ *اس سے ضرور احتراز کریں کم سے کم اس سلسلہ میں تم نمایاں نہ ہو تو زیادہ اچھا ہے۔ اس لئے کہ اس سے اصلاح کا دروازہ تو مسدود ہو ہی جاتا ہے اور شرور فتن کا دروازہ کھل جاتا ہے۔* تمہیں یاد ہوگا کہ میں کئی سال سے بار بار نصیحت کر رہا ہوں کہ اس سلسلہ میں چاہے مبتدعین سے ہو چاہے نصاریٰ سے، تم نمایاں مت ہو۔

کتاب کے بارے میں مجھے کوئی خاص تکلیف نہیں ہوئی، تم سے یہ مضمون واقف حال ہونے کے بعد موجب تعجب ہے۔ آپ بیتی نمبر۴ ابھی چند روز ہوئے طبع ہوئی۔ دارالطلبہ جدید کی مسجد میں تو اس کا داخلہ حکماً بند ہے۔ یہ کہہ دیا ہے کہ عید کی رات سے پہلے یہاں نہ آئے لیکن تمہارے نام ایک رجسٹری جس میں ایک تمہارے نام ہے اور ایک مولوی ہاشم کے نام ۳۰ اکتوبر کو بذریعہ طیارہ اس لئے بھیجی کہ پہلے بحری والی کئی ماہ میں پہنچی تھی۔ یہ طیارہ والی تو دس بارہ دن میں پہنچے گی ہی۔ اگر عید سے پہلے پہنچ جائے تو ماہ مبارک اس میں ضائع نہ کرو۔

اس کے بعد اتفاق سے ایک صاحب مہمان آئے اور کئی دن ٹھہرے۔ الوداعی مصافحہ کے وقت کسی نے یہ کہا کہ بولٹن جا رہے ہیں، بہت قلق ہوا۔ اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو ہوائی رجسٹری کی ضرورت نہ ہوتی۔ ان صاحب نے یہ بھی بیان کیا کہ میں ۲۲ رمضان کو قاری یوسف صاحب کے پاس پہنچ جاؤں گا۔ ان کے ہاتھ دو ڈبیہ تمر باللوز، ایک تمہاری ایک

تمہارے خسر صاحب کی، اور ایک آپ بیتی بغیر نام اس خیال سے بھیج دی کہ عبدالرحیم سے ملاقات تمہاری میری بہ نسبت پہلے ہوگی، اس کو دے دیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے رمضان کو موجب ثمرات وترقیات بنائے۔

یہ خط اسمٰعیل کا اصل تو عبدالرحیم کے واسطے تھا، بعد ملاحظہ احتیاط سے رکھیں اس کو دے دیں۔ اسمٰعیل کا طویل خط پھر آج آ گیا۔ میں نے اس کے سابقہ خط پر ایک تو آپ بیتی پر نکیر کی تھی اور ایک ۳ پاروں پر نکیر کی تھی اور حالات دریافت کئے تھے۔ میری عادت ہمیشہ اس قسم کے خطوط عبدالرحیم کے پاس بھیجنے کی تھی مگر اب تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۱۳؍رمضان ۹۱ھ

330

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۸؍رمضان ۹۱ھ [۶؍نومبر ۱۹۷۱ء]

منہ کے دیکھے سے تو آجاتی ہے محبت سب کو
میں تو جانوں کہ میرے بعد میرا دھیان رہے

اجی حضرت صاحب! جانے کے بعد آپ نے ۱۵ دن تک تو وہ زور دکھلائے کہ یکے بعد دیگرے ۳ خط آپ کے پہنچے اور ان میں میرے خط نہ پہنچنے کی بڑی شکوہ شکایت لکھ دی حالانکہ ۱۵ دن میں زامبیا کے خط کا جواب پہنچنا بھی مشکل تھا۔ لیکن اس کے بعد سے آپ

نے وہ چپ کھینچی کہ کوئی خیر خبر نہیں ہوئی کہ اب آپ کا قیام کہاں ہے؟ افریقہ کا ویزہ ملا یا نہیں ملا؟ رمضان المبارک کہاں گذرا؟ کس حال میں گذرا؟

عزیز مفتی اسمعیل نے تو بہت زور دکھلائے بڑی لڑائیوں کے بعد میں نے ان کو بھی اب کے ڈابھیل میں اعتکاف کرنے کو تجویز کر دیا تھا۔ معلوم ہوا کہ ۲؍رمضان کو ۴۲؍آدمی معتکف ہو گئے تھے اور اس کے بعد اور بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کا بہت تفصیلی خط اپنے حالات میں آیا تھا میرا جی چاہتا تھا کہ تمہارے پاس بھیجوں مگر تمہارا پتہ معلوم نہ تھا۔ اس لئے عزیز یوسف کے پاس بھیج دیا اور اس پر لکھ دیا تھا کہ عزیز عبدالرحیم سے تم بہرحال پہلے ملو گے اس لئے کہ حسبِ تجویز مکہ جاتے ہوئے وہ تم سے مل کر جائیں گے اس لئے وہ خط تمہیں دے دیں۔

مفتی اسمعیل کا تو ایک خط اس کے بعد بھی آچکا وہ بھی جی چاہے تھا کہ تمہیں دکھاؤں مگر سمجھ میں نہ آیا کہ کہاں بھیجوں۔ تمہاری روانگی پر بمبئی سے تمہارے بھائی نے ۴ لفافے بھیجے تھے۔ ۳ تو ستمبر میں بھیج چکا ایک رہ گیا تھا، اگر چہ رمضان میں خط لکھوانا مشکل بھی ہے اور کوئی خاص بات جب کہ تمہارا خط نہیں آیا تو لکھنے کی بھی نہیں ہے مگر چونکہ یہ تمہارے پتہ کا ایک لفافہ ہے اور معلوم نہیں کہ رمضان کے بعد تمہارا کدھر کا سفر ہو اور اگر بھیجا جاوے تو تم تک پہلے پہنچ سکے گا یا نہیں اس لئے نہایت عجلت میں لکھوا رہا ہوں۔ اور معنی دقیق اس میں یہ بھی ہے ؂

ہے یہی شرط وفاداری کہ بے چون و چراں
وہ مجھے چاہے نہ چاہے میں اسے پوچھا کروں

تمہاری خیریت کا بہت شدت سے انتظار رہا اور ہے۔ ماہ مبارک میں تم دونوں بھائی خلاف امید خاصے یاد آئے۔ صبح کی نماز میں یوسف اور بقیہ میں تم۔ اور دوسرے مغرب کے بعد کی چائے میں اپنا روزانہ ڈھونڈوانا اور تمہارا دونوں کا جھانسے دے کر بھاگنا یاد آیا۔

اس کے علاوہ بھی اکثر تم دونوں یاد آتے ہی رہے۔

تمہارے حکیم صاحب بھی تمہارے نہ ہونے کی وجہ سے اب تک تو امروز وفردا کرتے رہے۔ پہلے تو شروع رمضان میں آنے کو لکھا تھا پھر ۱۵ کو، مگر انور کے پاس ان کے مینیجر کا خط آیا کہ حکیم صاحب بمبئی گئے ہوئے ہیں۔ آج کل امامت مولوی عبد المنان دہلوی کی ہے کہ وہ شروع رمضان سے یہاں مقیم ہیں۔ مولوی عبید اللہ صاحب بلیاوی بھی رمضان سے ۸، ۱۰/روز پہلے سے یہاں مقیم ہیں۔ کل ۱۶/رمضان کو مولانا انعام الحسن صاحب مع اپنے لواحقین کے گیارہ بجے پہنچ گئے تھے۔ کل ۱۸/کو واپسی ہے۔

یہ تو غالباً تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا ۲۱/شعبان کو معمولی سی بیماری پر بھائی اکرام مرحوم کا ظہر کی سنتوں کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے میں انتقال ہو گیا۔ تمہارے نام ایک ائر لیٹر جو پہلے سے لکھ رکھا تھا ۲۹/شعبان کو بھیج چکا ہوں جو غالباً پہنچ چکا ہو گا۔ اب آئندہ خط جو لکھا جائے گا تو تمہارے خط کے آنے کے بعد لکھا جائے گا۔ اگر آپ خط لکھیں تو براہ کرم یہ بھی لکھیں کہ اس کا جواب کہاں بھیجا جاوے۔

صوفی اقبال اور ڈاکٹر اسمٰعیل کو باوجود کوشش کے ویزہ نہ مل سکا لیکن وہ دونوں تمہاری مع اہلیہ کے مدینہ پہنچنے کی خوشیاں بہت منا رہے ہیں۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے باحسن وجوہ تمہارا مبارک سفر پورا فرمائے۔ اپنی اہلیہ سے میری طرف سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ اس کے لئے بھی دعا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ صحت وعافیت کے ساتھ سفر پورا فرمائے اور اس کی وجہ سے یورپ میں پردہ کا کچھ رواج پڑ جائے تو اسکے لئے صدقہ جاریہ ہے۔

تمہارے پھوپھی زاد بھائی کا ہدیہ سنیہ پہنچ گیا۔ اس کی رسید ورٹھی تو ہمروزہ لکھوا دی تھی اس پرچہ پر بھی لکھوا رہا ہوں، پھاڑ کر انہیں دے دیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اور انہیں

بہترین بدلہ عطا فرمائے کہ اصل تحریک تو تمہاری ہی ہوگی۔ اپنی والدہ سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دو۔ یہ ناکارہ ان کے لئے بھی خاص طور سے دعا کرتا ہے۔

اگر اسباب مساعد ہوں تو میرے خیال میں یوسف کی اہلیہ بھی تمہاری اہلیہ کے ساتھ حج کر لے تو اس کو سہولت رہے گی۔ اگر مولوی یوسف خود ارادہ کریں تب تو بہت ہی اچھا ورنہ اس کے خالو بھی ارادہ کر رہے تھے جیسا کہ پہلے انہوں نے لکھا تھا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۱۸؍رمضان ۹۱ھ

﴿331﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، زامبیا

تاریخ روانگی: ۲۸؍رمضان المبارک ۹۱ھ [۱۶؍نومبر ۱۹۷۱ء]

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، عین انتظار میں تمہارا محبت نامہ پہنچا اور رمضان میں تم بہت یاد آئے۔ زیادہ تو اس وجہ سے کہ والدہ کی وجہ سے تمہارے رمضان کی جدائی گوارا کی تھی مقدر کہ والدہ تک پہنچنے کی اب تک اطلاع نہیں ملی۔ میں نے ۲۹؍شعبان کو جو تمہیں خط لکھا تھا اس کی رسید کا انتظار تھا وہ اس ائر لیٹر سے جو تم نے ۱۳ رمضان کو لکھا مل گئی۔

اس کے بعد ۱۷ رمضان کو بھی میں نے تم کو مفصل خط لکھا ہے جس میں میں نے لکھا ہے کہ بمبئی سے مرسلہ ۴ لفافوں میں سے یہ آخری لفافہ ہے اور چونکہ یہ معلوم نہیں کہ رمضان

کے بعد تمہارا پتہ یہی رہے گا۔ اس لئے رمضان ہی میں خط لکھوا رہا ہوں، اگرچہ رمضان میں خط لکھوانا بہت مشکل ہے اور آج تو ۲۸ رمضان ہے ماہ مبارک ختم ہو رہا ہے، ایسی حالت میں تو خط لکھنا بہت ہی دشوار ہے مگر یہ خیال کر کے کہ معلوم نہیں رمضان کے بعد تمہارا پتہ کیا رہے گا اور چونکہ اس خط کے ساتھ پونڈ بھی تھے اس کی رسید بھی ضروری تھی اس لئے عجلت کر رہا ہوں کہ رمضان بعد تو ہجوم رہے گا۔

تمہارے ۴۰ پونڈ کا ڈرافٹ پہنچا تھا مگر معلوم ہوا کہ اس کی وصولی یہاں نہیں ہو سکتی اس لئے بمبئی بھیج دیا۔ تم دونوں بھائی ان لوگوں میں نہیں ہو کہ جن کی دعا کے واسطے یاد دہانی کی ضرورت پڑے۔

شب فرقت میں یاد اس بے خبر کی بار بار آئی
بھلانا میں نے گو چاہا مگر وہ بے اختیار آئی

مغرب کے بعد کی چائے میں اور نماز کی اماموں میں تم اکثر یاد آتے رہے۔

اس مرتبہ امامت مستقل مولوی عبدالمنان دہلوی کی رہی کہ وہ ۲۸ شعبان کو آ گئے تھے۔ ہمارے یہاں ۲۹ کو رؤیت نہ ہو سکی اس لئے یکم رمضان ۲۲ اکتوبر جمعہ کو ہوا اور مکہ مکرمہ میں دو دن پہلے بدھ کو روزہ ہوا۔ ۸، ۱۰ مہمان متفرق اوقات میں وہاں سے بدھ کا روزہ رکھ کر آئے۔ اب ان کو دو روزے مزید رکھنا پڑیں گے۔

اس سے مسرت ہوئی کہ تمہاری برکت سے زامبیا میں ایک صاحب نے پورے ماہ کا اعتکاف کر لیا۔ اللہ کرے کہ اعتکاف کا سلسلہ آئندہ بھی شدت سے چلے۔ امید ہے کہ اخیر عشرہ میں ۱۰، ۱۲ آدمیوں کا اعتکاف ہو گیا ہو گا۔ اللہ کرے کہ افریقہ کا ویزہ مل گیا ہو ورنہ بہت ہی کلفت ہو گی۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہارا ماہ مبارک یکسوئی اور انشراح سے گذر رہا ہے۔ اللہ کا شکر ہے۔ *تم اپنے قرآنوں کا ایصال ثواب اس سیہ کار کو کرتے ہو اس احسانِ عظیم کا*

اللہ تعالیٰ ہی تمہیں دونوں جہان میں بہترین بدلہ عطافرمائے۔

اوپر لکھ چکا ہوں کہ تمہارا مرسلہ [ہدیہ] ۴۰؍ پونڈ پہنچ گیا تھا اور بمبئی بھیج دیا گیا۔ صوفی جی کی خدمت میں براہ راست شکریہ لکھ رہا ہوں, ان کی خدمت میں ایک لفافہ میں رکھ کر بھیج دیں۔ میرے خیال میں **اعزہ کے ہدیہ قبول کرنے میں زیادہ تنگی نہ کرو۔اس لئے کہ ان کو گرانی زیادہ ہوا کرتی ہے۔** تم نے لکھا کہ چچازاد بھائی کے ہدیہ میں سے ۱۵ میں نے رکھ لئے ، دس تمہیں ارسال ہیں۔ میرے خیال میں یہ دس بھی تم ہی رکھ لیتے تو زیادہ اچھا تھا کہ سفر کی حالت میں ہو، اہلیہ بھی ساتھ ہے۔ اس ناکارہ کو تو مالک نے میری حیثیت اور ضرورت سے زائد دے رکھا ہے۔

پھوپھی زاد بھائی کی خدمت میں بندہ کی طرف سے رسید وشکریہ پیش کر دیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے دونوں جہان میں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ امید ہے کہ بھائی اکرام کے حادثہ کے متعلق تم نے مولوی انعام صاحب کو خط لکھ دیا ہوگا۔ تعجب ہے کہ بھائی اکرام کے حادثہ کی تفصیل کا خط یوسف کے پاس سے نہیں پہنچا۔

تمہارا یہ خط جس میں تم نے لکھا کہ مولوی تقی کے نام براہ راست خط لکھ رہا ہوں کہ وہ طباعت کا انتظام کریں, مولوی تقی کو دکھلا دیا۔ مولوی تقی صاحب کو میں نے ابھی بلایا اور یہ خط بھی دکھلایا۔ وہ یوں کہتے ہیں کہ آج ۲۸ رمضان تک مولوی عبدالرحیم کا کوئی خط نہیں پہنچا, البتہ طباعت کیلئے وہ تیار ہیں, اور ان کی بھی رائے ہے کہ ایک ہزار ہی طبع کرائی جائے۔

تم نے لکھا کہ چاند دیکھتے ہی بے اختیار آنسو نکل گئے کہ میں اپنی سیاہ کاریوں کی وجہ سے دور ہو گیا۔ یہ بات نہیں ؎

نہ دوری دلیل صبوری بود　　　　کہ بسیار دوری ضروری بود

اس سال تو میں نے جیسا کہ پہلے بھی لکھا خواص کو سب ہی کو اپنی اپنی جگہ اعتکاف کو لکھ دیا۔

چنانچہ مولوی سجاد سرائے میر، مولوی عبد الرحیم نجیب آباد، مفتی محمود کو بھی اخیر عشرہ میں یہاں آنے کو روک دیا تھا۔ وہ اخیر عشرہ کا اعتکاف دیوبند ہی میں کریں۔ چنانچہ وہ دیوبند ہی میں چھتہ کی مسجد میں معتکف ہیں۔ ۱۵، ۲۰ آدمی ان کے ساتھ ہیں۔

ان سب میں مفتی اسمعیل کے خطوط بہت امید افزا پہنچے۔ ویسے تو ان سب ہی دوستوں کے خطوط تمہارے دکھلانے کو دل چاہتا تھا اور اگر تم یہاں اپنے گھر ہوتے تو وہ خطوط تمہارے حوالہ کر دیتا۔ ان میں مفتی اسمعیل کے خطوط زیادہ تفصیلی اور امید افزا تھے کہ ان کے یہاں شروع ہی میں ۴۵ آدمی معتکف ہو گئے تھے اور اخیر عشرہ میں ۸۰ سے زیادہ۔

ان کا پہلا خط تو میں نے تمہارے دکھلانے کے لئے یوسف کے پاس بھیجدیا تھا، اس خیال سے کہ وہ بھی دیکھ لے گا اور تمہارے وہاں پہنچنے پر [تم بھی کہ] بہر حال تم حج سے پہلے تو انشاء اللہ لندن جاؤ گے ہی، اور حج سے پہلے نہ جاسکو تو حج کے بعد ضرور وہاں کے حالات گہری نظر سے دیکھ کر آنا۔ دوسرا مفتی اسمعیل کا خط بھی تفصیلی آیا ہوا ہے اس کے متعلق بھی خیال ہے کہ رمضان کے بعد یوسف کے پاس بھیج دوں۔

اب تو رمضان بالکل ہی قریب الختم ہے۔ تمہارا خط بھی اس خیال سے لکھوا رہا ہوں کہ مبادا تم رمضان کے بعد افریقہ یا لندن روانہ ہو جاؤ۔ میرے پاؤں کی تکلیف میں تو کچھ اضافہ رہا اور ۲۹ شعبان تک بھی میری یا ساتھیوں میں سے کسی کی رائے اعتکاف کی نہیں تھی لیکن مجمع باوجود منع کرنے کے ۲۸ شعبان تک ۴۰۰ کے قریب پہنچ گیا۔ اس خیال سے کہ وہ سب مسجد میں رہیں اور میں کچے گھر میں بہت نامناسب ہے۔ اس لئے اس تجویز پر آیا تھا کہ بجائے اعتکاف کے میں مفتی عبد العزیز کے حجرہ میں قیام کروں گا مگر یہاں آنے کے بعد ایک دن کا ارادہ کیا تھا مگر اللہ جل شانہ نے محض اپنے فضل و کرم سے آج ۲۸ تک تو پہنچا دیا۔

یوسف کو بھی میں نے بولٹن ہی میں اعتکاف کرنے کو لکھ دیا تھا مگر اس کے معتقدین

نے مجھے دھوکہ دیا۔ طارق نے لکھا تھا کہ میں نے لندن میں اور اس کے نواح میں گشت کر کے بہت سے معتکفین ہر عشرہ کیلئے تیار کر رکھے ہیں۔ اور بھی بعض لوگوں نے لکھا تھا کہ اگر یوسف یہاں اعتکاف کرے تو بہت فائدہ ہوگا۔ مگر یوسف کے خط سے معلوم ہوا کہ شروع رمضان میں کوئی دوسرا معتکف اس کے ساتھ نہیں تھا۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس میں یوسف کی بے اعتنائی کو بھی دخل ہے اس کو لوگوں کو ترغیب دینا چاہئے تھا۔

پھوپھی زاد بھائی کی خدمت میں بھی بہت بہت سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہوں، مگر اس کا بہت قلق ہے کہ عزیز عبدالرحیم والدہ تک نہ پہنچ سکا۔ اسے کہنا چاہئے تھا کہ ویزہ کا انتظام یہیں سے کرنا چاہئے تھا۔

مدنی لوگوں میں بھی صوفی اقبال، ڈاکٹر اسمعیل وغیرہ احباب کو بھی باجود کوشش کے ویزہ نہ مل سکا۔ البتہ عزیز مولوی عبدالحفیظ کو ویزہ مل گیا تھا مگر وہ بھی اپنی بعض مجبوریوں کی وجہ سے شروع رمضان میں نہ آسکے، ۲۰ رمضان کو یہاں آ گئے۔ احمد ناخدا شروع رمضان میں آ گئے لیکن ان کا ویزہ ختم ہو رہا ہے اس لئے وہ شنبہ کو واپسی کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اگرچہ احتمال ہے کہ اس دن عید ہو مگر ان کی سیٹ شنبہ کی شام کو دہلی سے بمبئی کی طے ہوگئی۔ ان لوگوں کے ذہن میں کہ جو بدھ کا روزہ رکھ کر آئے ہیں کہ جمعرات کو نہیں تو جمعہ کو عید ہو ہی جائے گی۔

مولوی یوسف تتلی مع ۳۰ نفر افریقیوں کے شروع ہی سے یہاں موجود ہیں۔ اس مرتبہ حضرت ناظم صاحب کے بار بار اصرار اور سفارش سے پہلے عشرہ کا قرآن ان کے خادم خاص گورا نے سنایا۔ میری تو صلاح نہیں تھی مگر ناظم صاحب کا اصرار ہو رہا [تھا] اور مولوی منور وغیرہ سب ہی مخالف تھے، مگر سننے کے بعد میری مخالفت تو جاتی رہی، ماشاء اللہ بہت اچھا یاد ہے۔ ناظم صاحب نے بھی یہی کہلایا تھا کہ اگر چاہو تو ایک رات میں بھی سنا دے گا۔ اور ۳/ راتوں میں بھی، مگر میں نے مجمع کے خیال سے پورا عشرہ ہی تجویز کیا تھا۔ دوسرا تیسرا عشرہ حسبِ دستور

عزیز سلمان پڑھ رہا ہے۔

لکھوانے کو تو اور بھی جی چاہ رہا ہے مگر رمضان ختم ہو رہا ہے۔ مولوی یونس کی طبیعت رات سے خراب ہے۔ تمہارے ڈاکٹر حکیم اجمیری صاحب کے خطوط پہلے تو آئے کہ وہ ۱۵ اکتوبر کو پہنچیں گے۔ اس کے بعد ان کے مینیجر کا خط آیا کہ وہ بمبئی گئے ہوئے ہیں اور طبیعت ناساز ہے لیکن ۲۰ رمضان کی شب میں فرنٹیئر سے بلا اطلاع پہنچ گئے اور معتکف ہیں۔ اللہ ان کو بہت ہی جزائے خیر دے۔ بہت ہی بلند درجے عطا فرمائے۔

ان کا اصرار یہ ہے کہ وہ رمضان کے بعد میرے علاج کے سلسلہ میں مستقل سہارنپور ٹھہریں چاہے کئی ماہ قیام کرنا پڑے۔ اس کو تو میں نے شدت سے انکار کر دیا البتہ یہ قرار پایا کہ وہ عید کے بعد ۳، ۴، ۵ دن ٹھہریں گے اور میرے مرض کی تشخیص [اور] حکیم ایوب صاحب سے تبادلۂ خیالات کر کے کوئی دوا تجویز کریں گے، جس کی تکمیل حکیم ایوب کریں گے۔

مولوی انعام اور اہل دہلی کا شدید اصرار یہ ہے کہ میں علی گڑھ جاؤں اور میرے ضعف اور کاہلی کا تقاضا یہ ہے کہ کہیں بھی نہ جاؤں۔ شعبان میں ضرور ایک ہفتہ کیلئے دہلی رمضان کے سہم میں گیا تھا، وہ گذر ہی گیا۔

یہ غالباً تمہیں معلوم ہوگیا ہوگا کہ مولوی تقی صاحب اپنے مدرسہ سے چھٹی لے کر ایک سال کیلئے میرے پاس آئے اور بذل المجہود میرے حواشی کی تلخیص کے ساتھ ٹائپ پر ندوہ میں طبع کرانے کی تجویز ہو رہی ہے۔ ضرور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ باحسن وجوہ تکمیل کو پہنچائے۔ والدہ سے بعد سلام مسنون لکھ دیں کہ تمہاری وجہ سے عبدالرحیم کو کھویا تھا مگر افسوس کہ مل نہ سکا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۲۸ رمضان المبارک ۹۱ھ

﴿332﴾

از: مفتی اسماعیل کچھولوی صاحب مدظلہ

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: ۲۹ ؍ رمضان المبارک ۹۱ھ [۱۷؍ نومبر ۷۱ء]

از جامعہ ڈابھیل، ۲۹ ؍ رمضان المبارک ۹۱ھ،

سیدی ومولائی وسیلہ یومی وغدی حضرت اقدس دام مجدکم العالی

بعد سلام مسنون، الحمدللہ خیریت سے ہوں اور آں مخدومی کی خیر وعافیت کا نیک طالب۔ حضرت اقدس کا گرامی نامہ عین انتظار کی حالت میں کل موصول ہوا۔ آپ نے جن امور کیلئے اہتمام سے بچنے کا ارشاد فرمایا ہے اس پر عمل کی پوری کوشش کروں گا اور آنمخدومی سے بھی درخواست ہے کہ بندہ کیلئے دعا فرمائیں کہ خدائے پاک پورے طور سے اس پر عمل کرنا نصیب کرے اور آسان فرمائے۔

میں ایک عریضہ ۲۷ رمضان المبارک کو خدمت میں ارسال کر چکا یہ سمجھتے ہوئے کہ یہاں کے احوال کی یہ اخیری اطلاع ہے اور اب نو واردین کا سلسلہ ختم ہو گیا لیکن اس کے بعد بھی چونکہ اور جگہوں پر قرآن مجید ختم ہو چکے تھے اس لئے نو واردین آتے رہے اور گذشتہ رات ۲۹ ویں تھی ختم قرآن کی وجہ سے گاؤں اور اور اطراف کی بستیوں کے بہت آدمی جمع ہو گئے تھے۔ ساڑھے تین سو کے قریب مجمع تھا۔

حضرت مولانا احمد اللہ صاحب مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ حسینیہ راندیر گجرات کے مشہور واعظوں میں سے ہیں اور مولانا عبدالرحیم صاحب مولانا اسمعیل صاحب وغیرہم کے استاذ ہیں، ان سے میری پہلے کبھی ملاقات بھی نہیں تھی، اولاً تو انہوں نے اپنے آدمیوں کو جو پہلے ان کے ساتھ رمضان گذارتے تھے یہاں شروع رمضان سے بھیج دیا اور پھر پہلے عشرہ

میں ایک تبلیغی اجتماع میں تقریر کرکے رات کوایک بجے صرف ملاقات کرنے جامعہ کی مسجد میں تشریف لائے۔ملاقات کی اور دعا کروائی اور مسرت کا اظہار کرکے تشریف لے گئے۔ مجھے تو بہت ہی ندامت اور رقت رہی۔

پھر درمیانی عشرہ میں بھی ایک مرتبہ عشاء سے قبل تشریف لائے۔آئے تو تھے تھوڑی دیر کیلئے لیکن تراویح یہاں پڑھ کرتشریف لے گئے اور گذشتہ رات تیسری مرتبہ تشریف لائے اور تراویح بھی یہاں پرادا فرمائی،رات کوتین دعائیں ہوئی۔ایک تراویح کے ختم پر وہ محراب خوان نے کرائی،ایک ختم یسین پر جو میں نے کی اور آج رات تراویح بعد بجائے کتابی تعلیم کے مولانا موصوف کا بیان رکھا گیا مولانا نے بیان کے بعد دعا فرمائی۔بحمداللہ تینوں دعائیں دیر تک رقت آمیز رہیں۔پورے مجمع پر رقت طاری رہی اور تراویح پڑھنے آنے والوں میں سے بہت سے رات کیلئے ٹھہر بھی گئے اور گذشتہ رات بھی اکثر معتکفین نے بیداری کرکے وصول فرمائی۔

یہ محض حضرت اقدس کی دعاؤں اور توجہات کا نتیجہ اوراسی کی برکت ہے۔اللہ جل شانہ اس سلسلہ کوقائم ودائم رکھے اور بندہ کواس کے لئے قبول فرمائے،ظاہری وباطنی اصلاح فرمائے،استقامت اورترقی نصیب فرمائے۔رمضان کے ختم ہونے کے تصور سے جھرجھری سی آجاتی ہے۔معلوم نہیں آئندہ نصیب ہوتا ہے یا نہیں۔احقر کے والدین،دونوں بچوں کیلئے نیز جملہ حاضرین معتکفین کے لئے دعا کی درخواست اوران کی طرف سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

العبد اسمعیل کچھولوی غفرلہ

333

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: [۴ شوال ۹۱ھ/۲۲ نومبر ۷۱ء]

باسمہ سبحانہ

مکرم محترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب زادت معالیکم!

بعد سلام مسنون، ماہ مبارک میں آپ کا ایک ایر لیٹر اور ایک دستی پرچہ پہنچا۔ تمہارے پہلے ائر لیٹر پر بہت ہی جی چاہا کہ جواب لکھوادوں مگر چونکہ مولوی ہاشم صاحب نے یہ لکھا تھا کہ آپ بیتی کی رسید کے متعلق میں نے قاری صاحب سے کہا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ رمضان میں حرج ہوگا اس لئے میں نے بھی حرج کے خیال سے رمضان میں نہیں لکھوایا، اگرچہ میں پہلے بھی رمضان میں دو خط لکھوا چکا ہوں۔

عید کے دن آپ کے دوسرے ائر لیٹر نے عید کو دوبالا کردیا مگر آپ بیتی کی رسید آپ نے اس میں بھی نہیں لکھی۔ *غالباً کثرت ہجوم کی وجہ سے خیال نہیں رہا۔* تم نے لکھا کہ کوئی حالات سہارنپور کے نہیں لکھے میں تو اپنے خیال میں آپ کو شروع رمضان میں دو خط لکھوا چکا ہوں اس میں یہاں کے حالات لکھوا چکا ہوں کہ مجھے اپنے امراض کی وجہ سے اس کا واہمہ بھی نہیں تھا کہ میں اعتکاف کرسکوں گا۔

اس لئے کہ ٹانگوں کی تکلیف کی وجہ سے حجاز کے سفر کے بعد سے چوپایوں کی طرح سے ۴/آدمی اٹھا کر قدمچہ پر بٹھا دیتے ہیں اسی لئے رجب سے لوگوں کو آنے سے منع کرتا تھا۔ اس کے باوجود مجمع یکم رمضان تک ۵۰۰ کے قریب پہنچ گیا تھا۔ میں اس خیال سے کہ میں کچے گھر میں پڑا رہوں اور یہ یہاں اس خیال سے ۲۹ شعبان کو یہاں آ گیا کہ مفتی عبد العزیز

کے حجرہ میں رمضان گذار دوں گا۔ مگر اللہ کے فضل سے بلا استحقاق بلکہ استحقاق کے خلاف اعتکاف پورا ہو ہی گیا۔

اس سال پہلا قرآن تو گورا نے سنایا جس کے متعلق پہلے لکھ چکا ہوں، مولوی احمد کہتے ہیں کہ میں تفصیل سے لکھ چکا ہوں میری صلاح تو بالکل نہیں تھی مگر ناظم صاحب کا اصرار تھا۔ دوسرا تیسرا حسبِ معمول عزیز سلمان نے سنایا۔ تم نے لکھا کہ میرے آخری عشرہ میں مزید آدمی معتکف ہو گئے اس سے مسرت ہوئی۔ مگر تم نے مولوی ہاشم کا نام بھی لکھا مگر وہ اور قاری اسمعیل تو شروع ہی سے اپنی مسجد میں معتکف تھے۔

تمہاری مرسلہ دوا کا پارسل پہنچ گیا تھا مگر تم نے غلط بھیجا میں نے صرف نام اس لئے دریافت کیا تھا کہ یہاں کے ڈاکٹر اب تلک کی دواؤں کی تحقیق کر رہے ہیں اور سب دوائیں تو عزیز ابوالحسن کو معلوم تھیں اس لئے کہ ڈاکٹر اسمعیل ان کو بار بار لکھتے ہیں مگر تمہاری دوا کا نام نہ اس کو معلوم تھا نہ مجھ کو۔ اس لئے صرف نام معلوم کیا تھا۔ چونکہ ٹانگوں کے درد کا سلسلہ اب تک شدت کے ساتھ چل رہا ہے اس لئے بعض ڈاکٹروں کو خیال ہوا کہ شاید اس دوا کا اثر ہو۔

میرا خیال یہ ہے کہ دوا کا اثر نہیں مگر اس کے استعمال میں جو بے احتیاطی مجھ سے ہوئی اس کا اثر ضرور ہے۔ گرمی میں تو ان دواؤں کا استعمال آسان تھا مگر سردی میں دقت یہ ہے کہ ٹانگوں کا بنیان ہر وقت رہتا ہے اس کو نکال کر مالش کرنا بہت دشوار ہے گرمی میں سہولت رہتی ہے۔ اب یہ دوا معلوم نہیں گرمی تک باقی رہنے میں کارآمد رہے گی یا بے کار ہو جائے گی۔

تمہاری رقم پہنچ گئی تھی اور ڈاکٹر جنید صاحب کی زکوۃ رمضان میں ادا کر دی تھی اگرچہ وہ ڈرافٹ اب تک وصول نہیں ہوا کہ اس میں حساب میں جمع کی شرط تھی اور میرا حساب کسی بنک میں نہیں۔ نصیر کا حساب ایک بنک میں ہے مگر اس بینک والوں نے بھی کسی وجہ سے لینے سے انکار کر دیا۔ البتہ عزیز ابوالحسن کی مساعی جمیلہ سے امید پیدا ہو گئی کہ وہ ۲، ۳

روز میں وصول ہوجائے گی۔

ڈاکٹر صاحب کی رقم کے متعلق ایک تساہل تم سے ہوا وہ یہ کہ زکوۃ کی رقم کے متعلق ہمیشہ اس کا خیال رکھیں کہ اس کی تصریح کردیں کہ یہ رقم مدرسہ کی ہے یا اہل ضرورت پر تقسیم کرنے کی۔ میرا معمول یہ ہے کہ جو رقوم زکوۃ کے نام سے آتی ہیں اس کو میں مدرسہ میں داخل کردیتا ہوں البتہ خصوصی احباب کی زکوۃ اگر اس میں مدرسہ کی تصریح نہ ہو تو اپنی رائے سے تقسیم کرتا ہوں۔

اس میں بھی اگر تمہارا نام نہ ہوتا تو مدرسہ میں داخل کردیتا اس لئے زکوۃ تو میں نے رمضان ہی میں ادا کردی تھی مگر جب گڑ بڑ معلوم ہوئی تو فکر بھی ہوا مگر الحمد للہ کہ اب اس کی صورت پیدا ہوگئی۔ لیکن مولانا تقی صاحب کے رقم کے سلسلہ میں چونکہ تم نے روزہ کی حالت میں خط لکھا اور غالباً کثرت مجاہدہ کی وجہ سے سحری بھی نہیں کھائی اس لئے آپ نے ایک جگہ ۲۲۵ مولانا موصوف کو دینا لکھا اور ایک جگہ ۲۷۵، جس کی وجہ سے میرے دس منٹ ضائع بھی ہوئے اس لئے کہ میں احتیاط پر عمل کی وجہ سے ۲۷۵ پر اصرار کرتا رہا اور وہ ۲۲۵ پر۔

وہ بے چارے تم تو تھے نہیں کہ میری خوشامد، اصرار، ڈانٹ کے باوجود بھی چائے سے انکار کردیتے ۲۷۵ لے کر چلے گئے۔ قاری صاحب! خفا نہ ہوجیۓ، اس کو تو کبھی نہیں بھولوں گا۔ میرے ۵۰۰ کا بھی صمیم قلب سے شکریہ، اگرچہ اس کا حساب بھی کسی کی سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ نے ڈیڑھ سو کا قرضہ بھی لکھا اور ۵۰۰ کا ہدیہ بھی، اگرچہ میرے نزدیک سب ہدیہ ہی ہے کہ وہ ریال مجھے یاد نہیں۔

میرا خیال تو یہ تھا کہ مفتی اسمٰعیل کے دو خطوں میں سے ایک پر آپ کا اور ایک پر عزیز عبدالرحیم کا نام لکھوں اس لئے کہ میں مفتی اسمٰعیل کے خطوط تمہیں اور عبدالرحیم دونوں ہی کو دکھلانا چاہتا تھا اگرچہ اس نے اپنی عقلمندی سے ایک طرف ہی لکھا مگر چونکہ تمہارا مضمون

پورا نہیں ہوا اس لئے دوسرے پر بھی تمہیں ہی لکھواتا ہوں۔ یہ تو تم بھی خوب جانتے ہو کہ تمہارے لئے دعاؤں سے یہ ناکارہ کسی وقت بھی غافل نہیں ہوتا۔

تمہارا دوسرا ائر لیٹر جو عید کے دن پہنچ کر عید فعید الخ کا مصداق بنا، سنسر کی مہر سے تعجب ہوا۔ مگر علی میاں نے بھی لکھا کہ تیرے خط پر سنسر کی مہر لگی ہوئی رائے بریلی میں ملی۔ کچھ میرے ہی ساتھ خصوصیت نہ ہوگی۔ اس سے بہت ہی مسرت ہوئی کہ وسوسہ جاتا رہا۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی تمہیں اپنے حفظ وامان میں رکھے لیکن جیسا کہ میں نے پہلے خط میں بھی لکھا تھا اس کے منشاء کی رعایت بہت ضروری ہے کہ زیادہ تر اہل اللہ کے ساتھ بدگمانی سے یہ چیز پیدا ہوتی ہے۔

تم نے آخری خط میں جو معمولات لکھے ان سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے قبول فرمائے اور زیادتی فرمائے۔ تم نے اس خط کے درمیان میں اپنی کمیٹی کے متجددین کا پھر ذکر کیا حالانکہ مولوی ہاشم صاحب ۱۵ رمضان کے خط میں لکھ چکے تھے کہ اللہ نے اپنے فضل وکرم سے مبتدعین اور متجددین کو کمیٹی سے خارج کر دیا جس سے بہت مسرت ہوئی تھی مگر تمہارے خط سے پھر تردد ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہیں حفظ وامن میں رکھے اور تمہاری اور مولوی ہاشم صاحب کی مسجد کو اپنے حفظ وامن میں رکھے، نااہلوں کے تصرف سے محفوظ رکھے۔

تمہارے اس فقرہ سے تعجب ہوا کہ۔۔۔ تلاش کرنے سے ملی۔ لندن میں تو بہت کثرت سے ملتی ہوگی۔ میرے خیال میں تمہارے یہاں سے تو حجاز جانے والے بہت کثرت سے ملتے ہوں گے وہاں سے ۲، ۴ ڈبے منگا لو۔ تم تو خود بھی۔۔۔ کے شوقین ہو جیسا کہ مولوی عبدالحفیظ کی روایت ہے جو اس وقت میرے پاس بیٹھے ہیں۔ عزیز عبدالحفیظ عوارض معذوریوں کے بعد اگرچہ ویزہ کی تو دقت نہیں تھی مگر دوسری مجبوریوں کی وجہ سے ۲۰ کو پہنچے۔

اس کی تلافی میں طویل قیام کا ارادہ کررہے ہیں۔

اس سے تعجب ہوا کہ عزیز عبدالرحیم کا خط نہیں ملا۔ یہاں تو کئی آئے مگر اس سے بہت قلق ہوا کہ اس کا رمضان نہ یہاں ہوا نہ والدہ کے پاس۔ میرا تو جی چاہتا تھا کہ وہ والدہ کو نمٹانے کے بعد تمہارے پاس چلا جائے۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ اخیر عشرہ میں تمہاری طبیعت خراب ہوگئی اور پرانا مرض پھر عود کر آیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہیں صحت عطا فرمائے۔ رات کو سوتے وقت الحمد شریف، آیۃ الکرسی، قلق اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس پڑھ کر بغیر بولے سونے کا اہتمام ہے یا نہیں؟ بغیر بولے سونے کا اہتمام ضرور کریں۔

تم نے ذمہ داری اور تنخواہ سے توحش پہلے بھی لکھا تھا۔ جہاں تک ذمہ داری کا تعلق ہے اس میں جہاں تک ہوسکے کمی ضرور کرو مگر ایسا نہ ہو کہ تمہاری نگرانی چھوٹنے سے مسجد و مدرسہ میں بدعنوانیاں شروع ہوجائیں مگر جہاں تک تنخواہ کا تعلق ہے اس کو چھوڑنے کا ہرگز ارادہ نہ کریں۔ ہم [لوگوں] کا توکل اتنا بڑھا ہوا نہیں ہے کہ ترک معاش کے بعد یکسوئی سے کام میں لگے رہیں۔

اخلاص پیدا کرنے کی صورت یہ ہے کہ جو کام کرو دین کا کام سوچ کر کرو اور خالص لوجہ اللہ سمجھ کر کرو اور تنخواہ کو اس کا معاوضہ نہ سمجھو بلکہ اللہ کی طرف سے ایک احسان عظیم سمجھو۔ یہ اللہ کا احسان ہے کہ تمہاری مخالفت لوگ نہیں کرتے اس کا بہت ہی شکریہ ادا کریں, اللہ تعالیٰ تمہاری بہت ہی مدد کرے۔ تم نے لکھا کہ اگر کسی طرف سے کمیٹی یا کسی کی مخالفت ہوتی ہے اس کا اثر میری طبیعت پر بہت زیادہ ہوتا ہے یہ تمہاری نازک مزاجی کا اثر ہے۔

آدمی یہ سمجھے کہ میری مخالفت کوئی نہیں کرے اور سب مطیع ہی رہیں گے اس میں

احتمال کبر پیدا ہونے کا ہے۔ مخالفتیں کس کی نہیں ہوئیں؟ کیا سید الکونین ﷺ کی نہیں ہوئی، پھر ہما شما کیا؟ اس کا کبھی خیال نہ کرنا کہ مخالفت نہیں ہوگی۔ البتہ **انتقام لینے کا واہمہ بھی نہیں [لانا] نہ کسی کو ذلیل کرنے کا۔**

من یتأل علی اللہ یکذبہ کا مصداق یہ نہیں ہے جو تم نے لکھا اس کا مصداق تو [یہ ہے کہ کسی سے] کہہ دیا جائے کہ تو برباد [ہوگا] یا چناں چنیں نہ ہوگا، ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ بد دینوں کے لئے بد دعا کرنے میں حرج نہیں، اللہ تعالیٰ ان کے شرور سے محفوظ فرمائے۔ دین کے کام میں مشکلات پیش آیا ہی کرتی ہیں۔

تمہارا تیسرا دستی پرچہ پہنچا جو سب سے پہلے لکھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ دو ڈبیہ زعفران کی بھی پہنچیں۔ دوا تو بے محل تھی مگر یہ کار آمد۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اہلیہ محترمہ کو جن کی طرف سے دوسرا ڈبہ ہے بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے۔ محمد یعقوب صاحب کی معرفت تمہاری خدمت میں ایک نسخہ "الحظ الاوفر" اور دس عدد "جزء الخطبات" اور اس سے قبل ۱۱ رمضان کو اسمعیل احمد جیوا کے ہاتھ ایک پیکٹ تمر باللوز کا تمہارے نام اور ایک تمہارے خسر کے نام اور ایک آپ بیتی نمبر ۴ عزیز عبد الرحیم کے نام بھیجی۔

عزیز عبد الرحیم کے متعلق انتظار ہے خدا کرے کہ ان کو اس سفر میں لندن پہنچنے کا موقع مل جائے۔ میں نے تو اس عزیز کو لکھ دیا کہ حج سے پہلے موقع نہ ملے تو حج کے بعد بولٹن ہو کر آ جاؤ۔ اپنی اہلیہ سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں اس کی مسلسل بیماری کی خبر سے قلق ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

عزیزہ خدیجہ کو بھی دعوات کہہ دیں۔ نیز عزیز مولوی عبدالحفیظ سلمہ کی طرف سے بھی سلام مسنون۔ تمہارے خسر کی طرف سے بھی ایک ہدیہ پہنچا تھا مگر انہوں نے رمضان کے بعد تجارتی سلسلہ میں کہیں جانا لکھا تھا اس لئے ان کا پرچہ اس میں رکھ رہا ہوں اگر وہ موجود ہوں یا آپ لکھیں تو بھیج دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۴؍شوال ۹۱ھ

﴿334﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، زامبیا

تاریخ روانگی: ۵؍شوال ۹۱ھ [۲۳؍نومبر ۷۱ء]

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۲۶ رمضان عید کے دن پہنچ کر عید فعید کا مصداق بنا۔ اس سے بھی بہت قلق ہوا کہ تمہارا رمضان المبارک والدہ کے پاس بھی نہ ہوسکا اور ہمارے پاس بھی نہیں، لیکن اس سے مسرت ہوئی کہ تمہاری وجہ سے زامبیا میں اعتکاف کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے حق میں اس کو صدقہ جاریہ فرمائے۔

تمہارا اس سے پہلا خط بھی پہنچ گیا تھا اور باوجود رمضان ہونے کے میں نے اس کا ہمروزہ جواب اس واسطے لکھوایا تھا کہ معلوم نہیں تمہارا نظام سفر کیا ہو۔ ۴۰؍ پونڈ والی رجسٹری بھی پہنچ گئی تھی مگر چونکہ وہ یہاں کیش نہ ہوسکی اس لئے اس کو بمبئی بھیج دیا۔ امید ہے کہ کیش ہوجائے گی۔

امید ہے کہ عید کے بعد تم اپنی والدہ کے پاس پہنچ گئے ہو گے۔ ان کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد کہہ دینا کہ آپ کے اصرار اور تقاضا کی وجہ سے اس امید پر عبدالرحیم کو بھیجا تھا کہ وہ رمضان اور عید آپ کے ساتھ کرلے مگر مقدر۔

اس سے مسرت ہوئی کہ تمہارا رمضان مبارک اچھا گذر گیا۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، قبول فرمائے اور تمہاری وجہ سے جو ملاوی اور زامبیا میں دینی حرکت پیدا ہوئی اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ اس ناکارہ کو تو اپنے نعلین کی حقیقت خوب معلوم ہے اللہ ہی کی عطا ہے وہ جس کو عطا فرمائے۔

ماہ مبارک کی جدائی کا صدمہ تو یہاں بھی سب کو خوب محسوس ہوا اور تم دونوں بھائیوں کی یاد بھی ماہ مبارک میں خوب آئی، بالخصوص نمازوں کے اوقات میں کہ گذشتہ سال صبح کی نماز یوسف کے حوالہ تھی اور بقیہ تمہارے۔ اس سال مولوی عبدالمنان دہلوی چونکہ رمضان سے پہلے آگئے تھے اس لئے مولانا منور صاحب کی رغبت سے مستقل امامت بھی ان کے ہی ذمہ رہی۔ اخیر کے دو جمعے بھی انہوں نے ہی پڑھائے۔

اس سے پہلے مفتی محمود صاحب آتے رہے مگر چونکہ میں نے اس سال مخصوص احباب کیلئے اپنے اپنے مستقر پر اعتکاف کو لکھ دیا جس کو پہلے بھی لکھوا چکا ہوں اس لئے مفتی صاحب کا اخیر عشرہ دیوبند ہی میں تجویز کر دیا تھا۔ اس لئے انہوں نے چھتہ کی مسجد میں اعتکاف کیا جس سے مجھے بہت مسرت ہوئی کہ یہ مسجد دارالعلوم کی ابتدا ہے اور یہ حجرے حضرت نانوتوی اور حضرت مولانا یعقوب صاحب نوراللہ مراقدہما کے مسکن رہے جو عرصہ سے کسمپرسی میں پڑے ہوئے تھے۔ مفتی جی کی وجہ سے ۱۰، ۱۵ آدمی اور بھی اس میں معتکف ہو گئے اور اخیر عشرہ خوب زور وشور کے ساتھ گذرا۔

مولوی سجاد کو ان کے مدرسہ سرائے میر میں، مولوی عبدالرحیم کو ان کے مدرسہ نجیب

آباد میں، مفتی اسمٰعیل کو ان کے مدرسہ ڈابھیل میں باوجود ان سب دوستوں کے شدید اصرار کے کہ وہ سہارنپور رمضان گذاریں، [میں نے] اپنے اپنے مستقر ہی پر متعدد وجوہ سے تجویز کر دیا تھا۔ ان میں سے مفتی اسمٰعیل کے یہاں کے حالات امید سے زیادہ مثمر ہوئے اس کے یہاں شروع ہی سے ۴۰، ۵۰ معتکف ہو گئے تھے اور اخیر میں سو سے زائد ہو گئے تھے۔

اس کے تفصیلی خطوط بلکہ ان سب ہی کے خطوط کو میرا دل چاہتا رہا کہ تمہارے پاس بھیجوں جو رمضان میں اپنے اپنے حالات کے آتے رہے لیکن چونکہ وہ کارڈ تھے اور مختصر، مفتی اسمٰعیل کے خطوط بہت مفصل تھے، اس لئے ان کے خطوط یوسف کے پاس بھیجتا رہا اس لئے کہ تمہارا کوئی مستقر اور مستقل پتہ مجھے معلوم نہ تھا، میں نے یوسف کو لکھوا دیا تھا کہ اصل میں یہ خطوط مولوی عبدالرحیم کے پاس بھیجنے مقصود ہیں لیکن مولوی عبدالرحیم کا افریقہ سے واپسی پر لندن آنا طے ہے اس لئے ان خطوط کو محفوظ رکھیں۔ عبدالرحیم کی واپسی پر اسکو دکھلا دیں۔

مفتی اسماعیل کے یہاں کے تین پاروں پر تو شروع میں میں نے نکیر کی تھی مگر اس نے یہ لکھا کہ ان میں متعدد لوگ ایسے ہیں جو سہارنپور رمضان گذار چکے ہیں ان کا اصرار تین پاروں پر ہی ہے اور اسی طرح اس کے نظام الاوقات میں آپ بیتی پر انکار کیا کہ یہ رمضان میں سنانے کی نہیں مگر اس نے لکھا کہ لوگوں کو اس سے دلچسپی زیادہ ہے۔ تمہارے حصہ کی آپ بیتی نمبر۴ گیارہ رمضان کو ایک مہمان کے ہاتھ بولٹن بھیج دی اور یوسف کو لکھ دیا کہ مولوی عبدالرحیم آویں تو ان کے حوالہ کر دیں اور اگر اتفاقیہ ان کا آنا نہ ہو تو کسی حج کو جانے والے کی معرفت ان کے پاس بھیج دیں اور دونوں نہ ہو سکے تو ان کو سہارنپور آنے پر دے دی جائے گی۔ اس سال مولوی عبید اللہ صاحب بلیاوی نے پورا رمضان یہیں گذارا اور ختم خواجگان اور ختم یسین کے بعد نظام الدین کی دعاؤں کا چربہ شروع ہو گیا۔

میں اپنے اعتکاف کے متعلق پہلے لکھوا چکا ہوں کہ ۲۹ رشعبان تک نہ میری رائے

تھی نہ کسی اور کی، اس کے بعد ۲۹ کو مفتی عبدالعزیز کے حجرہ کی نیت سے آیا کہ باوجود میرے منع کرنے کے ۴۰۰ر سے زائد مجمع آ گیا تھا۔ خیال تھا کہ میں اپنے قدمچہ کے ساتھ مفتی عبدالعزیز کے حجرہ میں پڑا رہوں کہ مہمانوں کے پاس رہوں مگر یہاں پہنچنے کے بعد محض اللہ جل شانہ کے انعام واحسان سے صورۃً تو اعتکاف پورا ہو ہی گیا اللہ تعالیٰ قبول فرماوے تو اس کے کرم سے کیا بعید ہے۔

ناظم صاحب کی طبیعت بحمد اللہ اچھی رہی۔ تراویح تو اپنے حجرہ میں مختصر پڑھتے رہے اور روزے اخیر کے تین کے علاوہ سب رکھے۔ حکیم ایوب صاحب ایک روزہ بھی نہ رکھ سکے لیکن تراویح ساری مسجد میں بیٹھ کر پڑھیں۔ تمہارا خط مولوی تقی صاحب کے پاس پہنچ گیا میں نے پہلے بھی ان سے ایک آدھ دفعہ اس سلسلہ میں گفتگو کی کہ وہ طباعت میں تاخیر نہ کریں اور اس سلسلہ میں جو خرچ چاہئے مجھ سے لے لیں اس وقت بھی میں نے دکھلا دیا تھا مگر رمضان کے بعد سے ان کی طبیعت کچھ خراب ہے بار بار استنجا جانا پڑتا ہے۔

یوسف کے یہاں فوٹو کرانا شاید بہت آسان ہے وہ ہر خط کا فوٹو کراتا ہے، بعد ملاحظہ تمہارے پاس بھیج دیتا، فوٹو کرانے کی کیا ضرورت تھی۔ عبدالحفیظ صاحب بہت شدید انتظار وعدہ خلافیوں کے بعد ۲۰ رمضان کو آ گئے تھے وہ اس وقت میرے پاس ہیں وہی خط سنا رہے ہیں اور حبیب اللہ لکھ رہا ہے۔ تم سے اور تمہاری اہلیہ سے بہت بہت سلام مسنون کہتے ہیں۔

تم نے لکھا کہ زامبیا ملاوی میں قصائد پڑھے جاتے ہیں، بہت مبارک ہے نہ ہوئے سہارنپور میں، اتنے فتوے ان کے خلاف لگتے کہ وہ بھی یاد کرتے۔ مفتی اسمٰعیل نے تو رمضان کے زور باندھ کر فتویٰ بازی کا مسئلہ اپنی ذات کے متعلق ہلکا کر لیا۔ اس مرتبہ قصیدہ کے بجائے فضائل درود شریف کی صلوۃ وسلام والی چہل حدیث تراویح کے بعد روزانہ ہوتی

تھی۔اس کے خلاف بھی من من تو سنتار ہا مگر مفتی اسمعیل نہیں تھے جو زیادہ زور باندھتے۔

یہاں کے نظام الاوقات اللہ کا شکر ہے باوجود میری شدید بیماری کے بہت ہی اچھے رہے۔صبح کو اپنے دستور کے موافق علی الصباح نماز کے بعد میں تو ساڑھے نو تک سوتا تھا بقیہ احباب کچھ سوتے کچھ جاگتے تھے ساڑھے نو پر اٹھنے کے بعد مختصر صلوۃ الضحی کے بعد گذشتہ سالوں میں صلوۃ الضحیٰ میں کچھ پارے پڑھا کرتا تھا اس سال نہیں پڑھا۔

جس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن پاک بالنظر سال بھر نوبت نہیں آئی مگر عینک لگا کر میرا قرآن پاک جو جلی ہے کچھ دیکھ کر کچھ اندازہ سے ساڑھے گیارہ تک پڑھنے کا معمول تھا,اسی درمیان میں مولوی یونس اور مولوی عاقل سلمان تینوں احباب گیارہ بجے سے ایک بجے تک میرے پاس بیٹھ کر میرے تراجم بخاری جن کی نظر ثانی مولوی یونس نے رجب شعبان میں کر رکھی تھی اس کا مذاکرہ کرتے اور اس میں اصلاح کرتے ہیں,اور اس میں کچھ مجھ سے پوچھنا ہوتا ہے وہ پوچھتے رہتے تھے۔

اسی دوران میں مولوی تقی صاحب جو اخیر شعبان میں یہاں آئے تھے اور رمضان المبارک میں میرے حواشی بذل نقل کرتے تھے وہ بھی کچھ پوچھنا ہوتا تھا تو اس دوران میں آکر اولاً یونس پارٹی سے،اور ضرورت ہوتی تھی تو مجھ سے بھی پوچھتے تھے۔بہت سالوں کے بعد شاید ۳۰ر سال کے بعد امسال برائے نام علمی مشغلہ بھی رمضان میں رہا ورنہ اوجز کے زمانہ میں تو کچھ کام رمضان میں کیا،اس کے بعد چھوٹ ہی گیا تھا,لیکن اس میں بھی میری شرکت برائے نام تھی۔

ایک سلسلہ جو گذشتہ سال صوفی انعام اللہ شروع کرا گئے تھے یعنی آدھ گھنٹہ دس کے بعد وعظ وہ اس سال بدستور بلکہ زیادہ اہمیت سے رہا اور اس میں زیادہ تر مولانا عبید اللہ صاحب،دوسرے درجہ میں مولوی منور صاحب اور مولوی عبدالجبار نے بھی پورا رمضان اس

سال یہیں گذارا،تقریریں کرتے رہے۔ وارد وصادر علیحدہ جیسے مولانا منظور صاحب دو دن رہے، مولوی محمد عمر صاحب ایک دن رہے وغیرہ وغیرہ۔

میں ساڑھے گیارہ سے پونے دو تک ڈاک، تخلیہ اور ذکر وغیرہ کی ابتداء میں جس کو مولوی احمد میرے سامنے بیٹھ کر کراتے تھے، پونے دو کے بعد نماز کی تیاری کرتا تھا۔ ڈھائی پر حسب دستور ظہر، اس کے بعد سے عصر تک ذکر، عصر کے بعد ارشاد الکمال، مغرب بعد میری چائے اور مہمانوں کا کھانا، تقریباً سات بجے تک اور اسکے بعد مجلس عمومی حسب سابق مگر اس سال میں نے کچھ تقریباً نہیں کہا، اس لئے کہ ضعف دماغ کے علاوہ بخار اور دونوں سے بڑھ کر رمضان المبارک میں گلا کھانسی کی وجہ سے ایسا بیٹھا رہا کہ آواز ہی نہ نکلتی تھی۔

اس سال اس وقت بھی کوئی کتاب عزیز شاہد اولاً انفاس عیسی جو رمضان سے پہلے سے عصر بعد مجلس میں ہوا کرتی تھی اس کے بعد مولانا وصی اللہ صاحب کا ارشاد بسلسلہ تصوف اور میری چاروں نسبتوں کی تقریر جو ہر سال کی تھی، اس کو میں نے آپ بیتی نمبر۵ کا جز بنا کر طباعت کیلئے تجویز کر رکھی ہے، وغیرہ وغیرہ ہوتی تھی۔ پھر پونے آٹھ پر بیعت کا سلسلہ۔

البتہ اس سال ۵۶ر سالہ معمول جو ۳۸ھ سے گذشتہ سال تک ہمیشہ رہا جو ہندوستان میں چھوٹا نہ حجاز میں وہ میری مجلس افطار تھی جو اس سال بالکل بند رہی۔ دو شب مولوی انعام کی وجہ سے اور ایک شب کسی اور مہمان کی وجہ سے تھوڑی دیر کو۔ اس کی اصل وجہ تو حرج تھا کہ بڑا وقت ضائع ہو جاتا تھا اور ظاہری وجہ ڈاکٹروں کی بندش تھی۔ انہوں نے مجھ پر ہر نوع کی مٹھائی، ہر نوع کا پھل ہر نوع کی چکنائی بند کر رکھی تھی اول تو جب عمل مذہبی تقویٰ پر نہ ہوا تو اس پر کیا ہوتا مگر انکار کیلئے بہانہ بڑا اچھا ہوتا۔ اظہار وغیرہ عشاء کے بعد کسی نہ کسی [نوع کی] افطاری لانے کے عادی تھے اور لاتے بھی رہے مگر میں یہی کہہ دیتا تھا کہ پردہ کے باہر جس کو چاہو بانٹ دو۔ اس وجہ سے بے چاروں نے لانا چھوڑ دیا۔

سونا تو اس کے باوجود ۱۲؍ بجے سے پہلے نہیں ہوتا۔ تراویح کے بعد ختم یسین کے بعد مولوی عبید اللہ کی دعا بہت لمبی ہوتی تھی۔ پھر مولوی معین الدین کی کتاب اولاً درود کی چہل حدیث پھر فضائل رمضان پھر فضائل درود اور آخر میں تذکرۃ الخلیل شروع ہوگئی۔ مولوی نصیر کو اللہ بہت ہی جزائے خیر دے، دین و دنیا دونوں میں بہتر سے بہتر بدلہ دے۔ وہ مغرب کے قریب متصل آکر عشاء کے قریب اور ۳ بجے رات سے آکر ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑھ کر واپس جاتا تھا۔

مہمانوں کا اندازہ تو پار سال سے کچھ زائد ہی رہا چاولوں کی دو دیگیں شام کو اور دو سحر میں ایک میٹھے کی اور ایک نمکین کی۔ بہت ہی مفصل نظام الاوقات میں نے تمہیں لکھوا دیا۔ یہ غالباً پہلے لکھوا چکا ہوں اس سال پہلے عشرہ کا قرآن پاک ناظم صاحب کے اصرار پر بلکہ درخواست پر ان کے خادم گورا نے سنایا۔ بقیہ دونوں عشرہ سلمان نے سنایا۔

مولوی احمد کا بھی بڑا اصرار تھا ان سے طے ہوگیا کہ اگر ۲۹ کا چاند نہ ہوا تو ۳۰؍ کی شب میں تم سے سنیں گے جو ڈھائی تک تو بڑے اطمینان سے ہوا اس کے بعد گولہ باری شروع ہوگئی جس کی دو روایتیں ہیں کہ ابتداء ہندوؤں کی شادی میں گولے چلے اور اسکی آواز پر مسلمانوں نے چاند کی گولہ باری شروع کر دی۔ دوسری یہ ہے کہ دہلی سے ریڈیو پر چاند کی خبر شروع ہوگئی۔

گیارہ بجے قاضی صاحب پر آدمی بھیجا کہ انہوں نے تو گولہ نہیں چھوڑ دیا۔ ساری رات ردوقدح میں گذری، نیند بھی نہیں آئی۔ مولوی عبد المالک اور مولوی یامین کو کرایہ کی کار میں دیوبند بھیجا۔ معلوم ہوا کہ وہاں کچھ نہیں مگر مظفر نگر میں مولوی مفتی عبد الرحیم صاحب نے رؤیت کا اعلان کر دیا اس لئے یہ لوگ اسی کار میں مظفر نگر گئے اور بارہ کی صبح کو ہماری نماز کے بعد، مدرسہ کی نماز سے پہلے واپس آئے۔

قاضی شہر کو بلایا گیا ان کی رائے کے خلاف مفتیوں کی اکثریت کی بنا پر ٦ بجے صبح کو دفعةً عید کا اعلان ہو گیا اور ساڑھے سات پر ہمارے یہاں نماز ہوئی۔ مہمان سارے سحری کھا چکے تھے اس لئے عید کے بعد کھانے کا سوال ہی نہیں رہا اور نو بجے تک الوداعی مصافحوں کا زور شروع ہو گیا۔ میں تو سمجھا کہ مسجد خالی ہو گئی مگر دو پہر کو کھانے میں معلوم ہوا کہ ۲۰۰ آدمی ہیں۔

اب تو جگہ ختم ہو گئی مگر عزیز یوسف نے بہت ہی اصرار اور تقاضا سے معمولات پوچھے ہیں اور اس پر افسوس لکھا ہے کہ وہاں کوئی دوست نہیں رہا کہ مفصل لکھے۔ اس لئے آپ بعد ملاحظہ یا اس کی نقل اس کو بھیج دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۵/شوال ۹۱ھ

از راقم سلام مسنون و درخواست دعا۔

از احقر ابوالحسن بعد سلام مسنون، دعا کی درخواست۔ بھابھی جان کی خدمت میں ہم دونوں کا سلام عرض کر دیں۔ دعا کی درخواست۔ اہلیہ آپ کو بھی سلام عرض کرتی ہے۔

افسوس اس چمن میں وہ سرورداں نہیں — لطفِ بہارِ تازگیِ گلستاں نہیں
ایسا کوئی چمن نہیں جس میں خزاں نہیں — گل خندہ زن نہیں کہ وہ آرام جاں نہیں

﴿335﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۹؍شوال ۹۱ھ [۷؍دسمبر ۷۱ء]

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب زادت معالیکم!

بعد سلام مسنون، اس ناکارہ نے یکم رمضان سے ۴ شوال تک ۳؍عرائض بھیجے جواب کا تو نہ انتظار ہے نہ امید کہ آپ مشغول بہت رہتے ہیں۔ اگر مولانا ہاشم صاحب کے خطوط سے ان کا پہنچ جانا معلوم ہو جائے تو موجب طمانینت ہو۔

نمبر ایک ۹ رمضان کو ایک رجسٹری جس میں آپ بیتی وغیرہ بھیجنے کی تفصیل لکھی تھی۔ دوسرا پرچہ دستی ۱۱ رمضان جناب اسمٰعیل احمد جیوا کے ہاتھ بھیجا جن کے ہاتھ ایک آپ بیتی نمبر ۴ عبد الرحیم کیلئے بھیجی۔ اس کے بعد ۴ شوال کو ایک رجسٹری بھیجی جس میں تمہارے مرسلہ ڈرافٹ کی رسید بھی تھی اور یہ بھی لکھا کہ دواتم نے غلط بھیجی۔ میں نے تو صرف نام پوچھا تھا۔

میں نے مولانا تقی صاحب کی خدمت میں بار بار درخواست کی کہ وہ تمہاری کتاب کے سلسلہ میں علی الحساب کچھ لے لیں مگر وہ اپنے سیٹھ ہونے کے گمان میں ابھی تک نہیں لے رہے۔ مگر میرا خیال ہے کہ وہ اپنی دار السلطنت میں تو ہیں نہیں اور تمہارا بھیجنا بے قابو ہے، وہ ابتدائی کام کے لئے لے لیں، میرا حساب تو چلتا ہی رہے گا۔ وہ ہر وقت کاتب کی فکر میں ہیں۔ کئی کاتبوں سے خط وکتابت اور بات چیت ہو چکی ہے انشاء اللہ جلد ہی [کتابت شروع] ہو جائے گی۔

عزیز مولوی عبد الرحیم کا شدت سے انتظار ہے، معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے، کس

مرحلہ میں ہے اگر ان کی کوئی اطلاع ملے تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اپنی اہلیہ سے ضرور سلام مسنون کہہ دیں۔ بچی سے دعوات۔ پہلے خط میں تمہارے خسر کے خط کا جواب لکھ چکا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۹/شوال ۹۱ھ

﴿336﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۴/شوال ۹۱ھ [۱۲/دسمبر ۷۱ء]

باسمہ سبحانہ

مکرم و محترم قاری یوسف صاحب مد فیوضکم!

بعد سلام مسنون، آپ کا کوئی گرامی نامہ عرصہ سے نہیں آیا اور میرا بھی جی تمہارے حرج کی وجہ سے تو نہیں چاہتا مگر بعض ضروری باتیں پیش آتی ہی رہتی ہیں۔ اس وقت تین امر قابلِ ذکر ہیں۔

اول: یہ کہ جس کو میں پہلے بھی لکھوا چکا ہوں کہ مولانا انعام الحسن صاحب کی تشریف آوری پر آپ اس کا اہتمام کریں کہ آپ اپنے وقت کو زیادہ فارغ رکھیں، مسجد و مدرسہ کا انتظام پہلے سے کر دیں کہ حرج نہ ہو اور آپ کا وقت مولانا کے ساتھ زیادہ گذر سکے۔

نمبر۲: بمبئی کے ایک صاحب جناب الحاج حبیب جان صاحب نے جنہوں نے ماہ مبارک سہارنپور میں گذارا تھا بیت السالک اپنے خرچ سے مولانا ظہور الحسن صاحب خانقاہ

اشرفیہ کے واسطے سے طبع کرائی ہے جو طبع بھی ہوگئی ہے۔ میں نے رمضان میں ان سے وعدہ لے لیا تھا کہ وہ ایک نسخہ بذریعہ طیارہ آپ کے پاس بھیج دیں گے اورانہوں نے فوراً ایک نسخہ آپ کی خدمت میں بھیجنے کا وعدہ بھی کرلیا تھا۔ اگراب تک نہ پہنچی ہوتو میرے حوالے سے ان کوایک خط اس پتہ پرلکھ دیں: حبیب جان محمد [پتہ درج ہے]

میرے پاس ایک ہی نسخہ آیا ہے میں اپنا بھیج دیتا مگر وہ چونکہ بہت ہی ذوق وشوق سے وعدہ کر کے گئے اس واسطے نہیں بھیجا۔ ان کا پتہ اوپر لکھا گیا ہے آپ انہیں لکھیں کہ زکریا نے لکھا ہے کہ آپ نے ان سے وعدہ کیا تھا۔ وہ تو بہت ہی تقاضا کر گئے تھے۔ میں تو خود بھی لکھ دیتا مگر میری [رائے] میں تمہاری طرف سے اشتیاق ضروری ہے۔

نمبر۳: تمہارے ہدایا قدیمہ وجدیدہ سبھی کا انتہائی ممنون ومشکور ہوں لیکن جتنی راحت اس بجلی والے بسترہ سے پہنچی اتنی کسی سے نہیں پہنچی۔ گذشتہ سال بھی پوری سردی وہ میرے بدن کا لفافہ رہا اور بٹن کو کبھی کھولتا کبھی بند کرتا رہتا ہوں۔ جب ذرا سردی ٹانگوں میں لگی اسے کھول دیا اور بسترہ ٹانگوں پر لپٹا رہتا ہے جب ذرا گرمی معلوم ہوئی بند کردیا۔

نمبر۴: البتہ وہ تمہارا بسترہ منیٰ والا جو تم نے مدینہ بھیجا تھا اس کے استعمال کی نوبت نہیں آئی۔ اب تک کوئی ضرورت اس کے استعمال کی نہیں سمجھ میں آئی۔ پیشاب کا مرض ہے بار بار موت دانی میں کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے اس کے استعمال کی ابھی تک نوبت نہیں آئی۔

نمبر۵: عزیز عبدالرحیم کا شروع شوال میں ایک خط آیا تھا جس میں لکھا تھا کہ ۲ رشوال کو والدہ کے پاس پہنچ جاؤں گا۔ اس کے بعد سے آج تک کوئی خط نہیں آیا۔ معلوم نہیں کہ اس کا نظام کیا ہے۔ میں نے تو اس کو بہت تاکید کی تھی کہ بولٹن ضرور اس سفر میں جاوے چاہے حج کے بعد جانا ہو۔ معلوم نہیں کہ اس کا نظام بنا یا نہیں۔

نمبر۶: مولوی تقی صاحب تمہاری کتاب کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ آج وہ اپنا اور میرا

حرج کر کے صبح دیو بند گئے تھے۔ایک کاتب کوتمہاری کتاب کے مسودہ کا ایک حصہ دے آئے ہیں، اللہ کرے کہ جلدازجلد باحسن وجوہ اس کی طباعت ہو جاوے۔

نمبر۷: عزیزم مولوی احتشام کاندھلوی سے تو تم خوب واقف ہو گے، سولہ شوال کی شب میں ان کا انتقال ہو گیا۔ دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کی درخواست، اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔اس کی خیریت کا شدت سے انتظار ہے۔خدیجہ کو پیار و دعوات۔عزیز محمد کی شادی کے مژدہ کا شدت سے انتظار ہے۔بشرطِ سہولت اس کے والدین سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، شب ۲۴؍شوال ۹۱ھ

﴿337﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۵؍شوال ۹۱ھ [۱۳؍دسمبر ۱۹۷۱ء]

عزیز گرامی قدر ومنزلت مولوی عبد الرحیم متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا ۲۱ رمضان کا زامبیا سے لکھا ہوا خط عید کے دن مجھے ملا تھا جو میرے لئے **عید [فعید ثم عید]** کا مصداق بن گیا تھا اور ہمروزہ اس کا جواب بھی لکھوا دیا تھا اس میں تم نے لکھا تھا کہ ویزہ ۲۱؍رمضان کو پہنچا جب کہ میں تیسرے عشرہ کے اعتکاف میں بیٹھ گیا۔۲؍شوال کو والدہ کے پاس جاؤں گا۔اس کے بعد آج ۲۵ شوال تک تمہارا کوئی خط نہیں ملا جس کا شدت سے انتظار ہے۔ یہ تو امید نہیں کہ تم نے اتنے دنوں تک خط نہیں لکھا ہوگا، غالباً ڈاک کی گڑبڑ کی

وجہ سے نہیں پہنچا ہوگا۔

مولوی یوسف تتلی سے یہ معلوم ہوکر کہ تمہاری والدہ بھی اس سال حج کا ارادہ کر رہی ہیں بہت ہی خوشی ہوئی۔ اگر ایسا ہوگیا تو بہت ہی اچھا ہوگا کہ ان کے لئے تمہاری رفاقت دینی وعلمی فوائد کا سبب بنے گی اور تمہارے لئے ان کی معیت کھانے پینے کی سہولتوں کا ذریعہ بنے گی۔ اگر یہ روایت صحیح ہوتو میری طرف سے ان کی خدمت میں مبارک باد پیش کر دیں اور اگر کوئی تردد ہوتو میری طرف سے تاکید کر دیں کہ وہ ضرور ارادہ کر لیں کہ ایسا بہتر وقت ان کو شاید پھر نہ ملے۔ اللہ تعالیٰ اپنے لطف وکرم سے تمہارا ان کا اور تمہاری اہلیہ کا سفر حج وزیارت نہایت سہولت راحت کے ساتھ تکمیل کو پہنچا کر حج وزیارت قبول فرمائے۔

میری طبیعت کا حال بدستور ہے ,مجموعی طور پر تو اللہ کے فضل سے بہت راحت سے ہوں کوئی تکلیف نہیں لیکن گھٹنوں میں ایسا انجماد ہوگیا کہ وہ سیدھے نہیں ہوتے، نہ ان پر بوجھ دیا جاتا ہے، نہ حجاز سے واپسی کے بعد زمین پر پاؤں رکھنے کی نوبت آئی۔ جیسا کہ تم خود دیکھ گئے تھے۔ سارے رمضان یہی حال رہا اور اب بھی کوئی تغیر نہیں۔

رمضان کے اخیر عشرہ میں تمہارے حکیم صاحب آئے تھے،عید کے بعد ان کا اصرار ہوا کہ وہ میرے علاج کیلئے یہاں قیام کر لیں۔ ۴،۶ ماہ کیوں نہ لگ جائے اس کو تو میں نے نہایت شدت سے انکار کر دیا دوسری صورت انہوں نے یہ بتائی کہ مستقل علاج تو ان کا شروع کر دوں اور وہ ہر ہفتہ یا ۱۵،۲۰ دن پر آجایا کریں۔ میں نے اس کو بھی منظور نہیں کیا۔

تیسری صورت میں نے یہ تجویز کی کہ وہ حکیم ایوب صاحب سے تبادلہ خیالات کر کے اپنی تجویز نسخہ علاج وغیرہ حکیم ایوب کو سمجھا دیں اور ان کی جو رائے ہو اس کو غور سے سن لیں۔ چنانچہ دونوں کے مشورہ سے ایک علاج شروع ہوا جو ۷ شوال سے چل رہا ہے۔ کوئی خاص فرق تو ابھی محسوس نہیں ہوا,البتہ بھوک میں جو اباء اور تنفر تھا وہ نہیں رہا، نیز قبض میں کچھ

فرق ہے وہ یہ کہ اجابت کھل کے تو اب تک نہیں ہوئی، لیکن کبھی کبھی رات دن میں ہو جاتی ہے۔ حکیم صاحب اس کو کامیابی بتاتے ہیں۔

مولوی تقی کو اللہ جزائے خیر دے کہ وہ بذل کیلئے اپنے مدرسہ سے ایک سال کی چھٹی لے کر آ گئے اور ماہ مبارک میں انہوں نے یوسف متالا کی تالیف کو ایک طالب علم سے صاف کرایا اور پرسوں دیوبند جا کر کاتب کو ایک حصہ دے بھی آئے۔ اہلیہ سے سلام کہہ دیں اور اپنے جملہ اعزہ سے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ
بقلم حبیب اللہ، ۲۵؍شوال ۹۱ھ

﴿338﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ
بنام: حضرت مولانا عبد الرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۲۷؍شوال ۹۱ھ [۱۵؍دسمبر ۷۱ء]

عزیز مولوی عبد الرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، پرسوں مولوی یوسف توتلی نے کہا کہ میں کل گھر خط لکھنا چاہتا ہوں اگر آپ عبد الرحیم کو پرچہ لکھنا چاہیں تو دے دیں۔ بہت جی خوش ہوا اور اسی مجلس میں پرچہ لکھ کر دے دیا۔ آج ۱۵ دسمبر کو تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۷ دسمبر پہنچا، اور جب معلوم ہوا کہ مولوی یوسف توتلی نے ابھی لفافہ نہیں بھیجا ہے تو میں نے ان سے درخواست کی کہ ایک دن روک لیں تا کہ میں اس کا جواب بھی اسی میں بھیج دوں۔

تمہارے اس خط سے یہ معلوم ہو کر کہ میرا کوئی خط تمہیں نہیں ملا بہت قلق ہوا۔ باوجود رمضان ہونے کے میں نے تمہارے ہر خط کا جواب اس پتہ پر جو تم نے سرورق لکھا تھا

فوراً لکھوایا اور سب خطوط زامبیا ہی کے پتے سے لکھے بجز اس خط کے جو تمہارے ۲۱ ر رمضان والے محبت نامہ موصولہ یوم العید کے جواب میں نے دوسرے دن لکھوایا تھا کہ اس کا جواب تو میں نے اس امید پر کہ تم ۲ شوال کو اپنے ۲۱ رمضان والے خط کی بنا پر افریقہ پہنچ گئے ہو گے افریقہ لکھا تھا مگر آج کے خط سے یہ معلوم ہو کر کہ تم ۲ شوال کو نہیں جا سکے بہت قلق ہوا۔

مولوی تتلی سے یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ تمہاری والدہ بھی حج کو جانے والی ہیں اس پر میں نے پرسوں کے خط میں بہت اظہارِ مسرت کیا تھا۔ میری رائے اب بھی یہی ہے کہ اگر وہ تمہارے ساتھ جا سکیں تو بہت ہی بہتر ہے۔ تمہارے ناخن کی تکلیف سے بہت ہی کلفت پہنچی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے کہ یہ سلسلہ بہت ہی پرانا ہو گیا۔ تمہارا کوئی خط اب تک ایسا نہیں پہنچا کہ جس میں اس ناخن کا ذکر ہو۔

میرے پاس تمہارا ۲۱ رمضان کا لکھا ہوا [خط] عید کے دن ملا تھا اس کے بعد تمہارا کوئی خط نہیں ملا۔ اس سے تعجب بھی ہے کہ ایک مہینہ کے اندر تمہارا کوئی خط نہیں آیا۔ تم نے ۲۷ [ویں کو] شب قدر میں باوجود علالت کے جو کچھ کیا اللہ اس کو قبول فرماوے۔ اہلیہ کی پھنسیوں کی شکایت سے بھی قلق ہوا، اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرمائے۔ میری طرف سے اہلیہ، والدہ اور دوسرے اعزہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ اپنے پھوپھی زاد بھائی اور زامبیا والے رشتے داروں سے بھی میرا سلام کہہ دیں۔

میں نے رمضان میں دو خط مفتی اسمعیل کے ان کے اور ان کے متعلقین کے اعتکاف کی کیفیت کی تفصیل کے تمہارے دکھانے کیلئے یوسف متالا کو بھیجے تھے اس لئے کہ اس وقت تک میرے ذہن میں یہ نہ تھا نہ اس کی اطلاع تھی کہ افریقہ جانے میں تمہیں اتنی تاخیر ہوگی۔ میرا خیال تو یہ تھا کہ رمضان افریقہ گذار کر وسط شوال میں بولٹن پہنچ جاؤ گے مگر اب تو حج سے پہلے بظاہر بولٹن کی کوئی صورت نہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ حج کے بعد بولٹن ہو کر

آؤ تو اچھا ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ , بقلم حبیب اللہ، شب ۲۷ر شوال ۹۱ھ

از احقر یوسف تتلی، بعد سلام مسنون، آں محترم سٹینگر پہنچ گئے ہوں گے۔ والدہ محترمہ، مولانا محمد صاحب وغیرہ کو سلام کے بعد دعا کی درخواست آپ سے یہی ہے کہ غریب خانہ پر بھی ضرور تشریف لے جاویں۔ والد صاحب بھائی یونس میری طرف سے نیابت کریں گے۔ بھائی یونس کو نصیحت بھی کریں اور گھر میں قیام بھی فرمائیں۔

339

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۰ر شوال ۹۱ھ [۱۸ر دسمبر ۱۷ء]

مکرم محترم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب مد فیوضکم!

بعد سلام مسنون، میں نے ۱۷ شوال کے خط میں جو مولوی ہاشم صاحب کے ایر ائر لیٹر پر تھا یہ لکھا تھا کہ باوجود رمضان اور مشغولی کے میں نے رمضان میں تین خط لکھے اور چوتھا وہ تھا اور پانچواں گذشتہ ہفتہ طارق جلالی کے ائر لیٹر پر ۱/۴ [چوتھائی] لکھا تھا۔ مجھے جوابات کا تو انتظار نہیں اس کا خیال ضرور ہے کہ کسی ذریعہ سے یہ معلوم ہو جاتا کہ میرا کوئی خط پہنچتا ہے یا نہیں اس لئے کہ تمہیں تو خطوط کا وقت نہیں ملتا یا کسی غریب عبدالقدیر کی طرف سے خط لکھنے کی اجازت نہیں ملتی یا اس کی دل شکنی کے خیال سے تم خود نہیں لکھتے۔

میں نے متعدد خطوط میں عزیز محمد کی شادی کے متعلق دریافت کیا۔ تمہیں یا تو وقت نہیں یا مصالح بالا میں سے کوئی مانع ہوا لیکن الحاج مولوی عبدالحق سلمہ کے خط سے گذشتہ

جمعہ بعد نماز جمعہ اس کے نکاح کی خبر سن کر بہت مسرت ہوئی۔اگر فرصت ہواور مصالح کے خلاف نہ ہوتو میری طرف سے عزیز موصوف اوراس کے والدین کوضرور مبارک باد کہہ دیں۔ اللہ تعالیٰ اس تقریب سعید کو اپنے فضل وکرم سے مبارک فرمائے، زوجین میں محبت نصیب فرما کراولاد صالح عطا فرمائے۔عزیز محمد سے یہ بھی کہہ دیں کہ کم ازکم تمہیں تو اپنی شادی کی اطلاع ضرور کرنی چاہئے تھی۔ان تعلقات پر جو تمہارے یہاں کے قیام میں تھے تمہیں قاری یوسف صاحب سے زیادہ بے اعتنائی دکھلانا نہیں چاہئے۔

میں نے گذشتہ ہفتہ جو طارق جلالی کے ائر لیٹر میں ۱۴/ پرچہ لکھا تھا۔اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ بمبئی کے ایک صاحب نے جن کا پتہ بھی میں نے لکھ دیا تھا تربیت السالک کی تبویب چھاپی ہے اور میرے کہنے پر ماہ مبارک میں ان صاحب نے تیار ہونے پر تمہارے پاس بذریعہ طیارہ بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔میں نے طارق سلمہ کے خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ میرے حوالہ سے تم ایک خط ان کو یاد دہانی کا ضرور لکھ دو تا کہ ان صاحب کوتمہاری طلب بھی معلوم ہو جائے ,مگر بعد میں مجھے خیال ہوا کہ معلوم نہیں تمہیں خط لکھنے کا وقت ملے گا یانہیں یا کسی غریب کی طرف سے خط لکھنے کی اجازت ملے گی یانہیں اس لئے میں نے خود بھی بمبئی ان صاحب کو خط لکھوادیا پھر بھی تم سے درخواست ہے کہ ایک خط ان پر اگر کتاب پہنچ گئی ہوتو شکریہ کا اورنہ پہنچی ہوتو اشتیاق اور طلب کا ضرور لکھ دو۔

عزیز عبدالرحیم کا ۲۱/رمضان کا لکھا ہوا خط عید کے دن ملا تھا جس میں اس نے لکھا تھا کہ افریقہ کا ویزہ ۲۱/رمضان کو پہنچا،لیکن میں تیسرے عشرہ کا اعتکاف زامبیا میں شروع کر چکا تھا اس لئے انشاءاللہ ۲/شوال کو پہنچ جاؤں گا لیکن اس کے بعد اسی کا ۷/دسمبر کا لکھا ہوا خط ۱۵/کو پہنچا تھا جس میں اس نے لکھا کہ جب سارے مراحل طے ہونے کے بعد میں سفارتخانہ میں ویزہ لینے گیا تو انہوں نے کئی طرح کے حلف نامے اور کاغذات کا اور مطالبہ کر دیا، جن

میں سے اکثر کی تو تکمیل ہوگئی ۲، ۴ باقی ہیں جو انشاء اللہ ۲، ۴ روز میں ہو جائے گی۔

اس کے بعد سے کوئی خط اس کا آج ۱۹ دسمبر تک نہیں پہنچا جس سے معلوم ہو کہ وہ افریقہ جا سکا یا نہیں۔ بہت ہی وقت ضائع ہوا۔ مولوی تقی کہتے ہیں کہ میں نے عزیز عبدالرحیم کو پہلے ہی سمجھایا تھا کہ یہاں سے فلاں فلاں کاغذ کی تکمیل کر کے لیجاؤ ورنہ بہت دقت ہوگی مگر ایجنٹ نے اس کو یہ کہہ دیا کہ زامبیا کا لے جاؤ وہاں سے افریقہ کا آسانی سے مل جائے گا۔ اس غریب کا بہت وقت ضائع ہوا جس کا مجھے بھی قلق ہے۔

مولوی یوسف تتلی صاحب سے یہ معلوم ہو کر کہ تمہاری والدہ بھی اسی سال حج کا ارادہ کر رہی ہیں بہت ہی مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ پورا فرمائے کہ ان کیلئے عزیز عبدالرحیم کی معیت دینی حیثیت سے بہت زیادہ مفید ہے اور عزیز عبدالرحیم کو ان کی معیت دنیوی حیثیت سے موجب سہولت ہے۔ میں نے عزیز عبدالرحیم کے ذریعہ سے اس کی والدہ کو تاکید لکھوائی ہے کہ ضرور عزیز موصوف کی معیت کو غنیمت سمجھ کر، اگر کوئی مانع ہو تو اس کو دور کر کے، ضرور اسی سال عزیز عبدالرحیم کے ساتھ حج کر لیں، انشاء اللہ موجبِ خیرات ہوگا۔

یہ میں پہلے لکھوا چکا ہوں مولوی تقی صاحب تمہاری کتاب دیوبند جا کر ایک کاتب کے حوالہ کر آئے تھے جو کتابت کر رہا ہے۔ عزیز مولوی ازہر شاہ قیصر ابن حضرت مولانا انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا خط آیا تھا کہ کتابت ہو رہی ہے اور میں اس کی نگرانی بھی کر رہا ہوں۔ میں نے تقاضا بھی کر دیا تھا کہ جتنی کتابت ہوتی رہے مفتی محمود صاحب کے ہاتھ کہ وہ جمعرات کو آتے ہیں بھیجتے رہیں تاکہ یہاں تصحیح وغیرہ ہو کر جاتی رہے۔

میرا تو خیال ہے کہ دیوبند میں اس کی طباعت بھی شروع کرا دی جائے مگر آج کل راستوں کی بندش کی وجہ سے دہلی سے کاغذ دیوبند پہنچنا مشکل ہے۔ میری کاپیاں بھی رکی پڑی ہیں کہ کاغذ کے آنے میں بڑی دقت ہو رہی ہے۔ اہلیہ سے سلام مسنون کے بعد بھائی

کی شادی پر مبارک باد، عزیزہ خدیجہ کو پیار۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ، بقلم حبیب اللہ چمپارنی ۳۰؍شوال ۹۱ ھ

340

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۸؍ذیقعدہ ۹۱ھ/ ۲۶؍دسمبر ۱۹۷۱ء

ایں کہ می بینم بہ بیداریست یارب یا بخواب

المخدوم المکرّم حضرت الحاج قاری یوسف صاحب متالا زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، پرسوں تمہارا ائر لیٹر پہنچا تھا چونکہ شنبہ تھا ڈاک کا وقت بھی نہیں رہا تھا اور میری سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ میں یہ خواب دیکھ رہا ہوں یا واقعہ ہے اور اس کا واقعی یقین نہیں آیا۔

خواب میں تو لوگ سب کچھ دیکھتے ہی رہے ہیں اور یقین نہ آنے کا زیادہ مبنیٰ یہ ہے کہ میں نے ۲ خط تو رمضان میں لکھے اور تیسرا ۴ شوال کو اور ان تینوں کی تاریخیں مفصل ۱۷؍شوال کے مولوی ہاشم کے ائر لیٹر کے چوتھائی پر تمہیں لکھ بھی چکا تھا, اور اسکے بعد پھر ۲۴؍شوال کو بھائی طارق کے لفافہ میں ایک اہم پرچہ تمہارے نام لکھا پھر ۳۰ شوال کو مولوی عبدالحق صاحب کے ائر لیٹر پر ایک چوتھائی آپ کو لکھا۔ ان دونوں کی رسید کا تو ابھی وقت نہیں ہوا مگر ان سے پہلے ۴ خطوں کی رسید آج ۸؍ذیقعدہ تک نہیں پہنچی۔

اب حیرت کی بات یہ ہے کہ آپ کا یہ ائر لیٹر مؤرخہ ۱۸؍دسمبر مطابق ۲۹؍شوال میں بھی کسی خط کی رسید نہیں ہے

چھیڑ دیکھو کہ خط تو لکھا ہے میرے خط کی مگر رسید نہیں

اسی وجہ سے مجھے خواب کا شبہ ہورہا ہے کہ اگر واقعی یہ خط بیداری کا ہوتا تو اس میں کسی ایک خط کا تو ذکر ہوتا اگر چہ میرا انتظار بے محل ہے اسلئے کہ تم نے آپ بیتی نمبر ۴ کی رسید بھی اب تک نہیں بھیجی جس کا پہنچنا مولوی ہاشم کے خط سے معلوم ہو گیا تھا اللہ انہیں بہت جزائے خیر دے اور ان کے اس فقرہ کی وجہ سے کہ میں نے قاری صاحب سے رسید کا تقاضا کیا تھا مگر انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ زکریا کا حرج ہوگا۔ اس لئے اور بھی خیال یہی ہے کہ یہ خواب ہوگا, ورنہ تم نے جب میرے حرج کے خیال سے رسید نہ لکھی تو خط میں تو اور بھی حرج ہوگا۔

اسی وجہ سے میں نے ایک بہت ہی اہم خط عزیز مولوی احسان کے نام لکھا اور چونکہ براہ راست جانا مشکل تھا اس لئے وہ خط بجائے تمہارے مولوی ہاشم کے واسطہ سے جمعرات ۴ رذیقعدہ کو بھیجا اور بڑی ندامت ہے کہ ان کا پتہ نہ مجھے خود یاد تھا نہ میرے کسی کاتب کو اس لئے ان کے نام کا خط بھی تمہاری معرفت بھیجنا پڑا۔ خدا کرے کہ ان تک پہنچ گیا ہو۔

بہر حال اگر یہ خواب بھی ہو تو میں تو اس کا جواب بیداری ہی میں لکھوا رہا ہوں۔ اگر یہ تمہارا خط خواب نہیں ہے تب بھی انشاء اللہ میرا یہ خط مفید ہوگا۔ تم نے لکھا کہ اس سے قبل ۳ ہفتے پیشتر ۲ خط لکھ چکا ہوں اگر وہ واقعی بیداری میں لکھے تھے تو نہیں پہنچے اور اگر خواب میں لکھے تھے تو پہنچ گئے اس لئے کہ بلی کے خواب میں چھیچھڑے, خواب میں تو نہ معلوم کیا کیا پہنچ جاوے۔

تم نے اس خط میں عزیز عبد الرحیم کے متعلق کچھ نہیں لکھا حالانکہ میں ہر خط میں استفسار کرتا ہوں کہ وہ کہاں ہے؟ کس حال میں ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے, غریب کو بہت پریشان ہونا پڑا۔ حالانکہ میں نے ہی اس کو اس کی والدہ کے تقاضے پر بھیجا تھا۔ میں نے مفتی اسماعیل کے دو خط تمہارے واسطے سے بھیجے معلوم نہیں کہ پہنچے یا نہیں۔ آج بھی ایک خط ایک صاحب کا اسی کو بھیجنا تھا لیکن بظاہر اس خیال سے کہ اب تو اس کے مکہ جانے کا وقت

آ گیا اس لئے اس خط کو کل یا پرسوں مکہ ہی بھیج دوں گا۔

اب تم اپنے خط کے متعلق سنو۔ اس خط میں تم نے اپنا انتہائی اضطراب بے چینی لکھ کر اس سیہ کار کو بھی مضطرب کر دیا مگر اتنا مجمل لکھا کہ جس سے میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ یہ اضطراب و پریشانی کس بات کی ہے۔ اگر حالات حاضرہ پر ہے تو اللہ مبارک کرے کہ یہ **قوت ایمانی کی دلیل** ہے لیکن تم ہی انصاف سے بتاؤ اور تم اپنی جدید تالیف میں اسوۂ رسول اسوۂ صحابہ کے خلاف پر جو وعیدیں اور جو ثمرات خود لکھ چکے ہو اس کے علاوہ کیا ہو رہا ہے۔

۱۵/ویں پارہ کا پہلا رکوع وقضينا الى بنى اسرائيل فى الكتاب لتفسدن فى الأرض مرتين ... ان آیات کو بہت غور سے پڑھو۔ بنی اسرائیل کے مسلمانوں پر کفار کو دو دفعہ مسلط کیا اور مسلمانانِ بیت المقدس پر یہود کو اب مسلط کر دیا اور بنی اسرائیل کے قصہ میں مسلمانوں پر جن کفار کو مسلط کیا ان کو عباداً لنا اولى بأس شديد سے تعبیر کیا۔ اللہ کی مخلوق تو سب ہیں، مسلمان بھی کافر بھی، سب اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں اور اس پاک قرآن کا فیصلہ و كذلك نولى بعض الظالمين بعضاً بما كانوا يكسبون ہے۔

اب اس کے بعد ہم لوگوں کو گریبان میں منہ ڈال کر اپنی حالت بھی دیکھنی چاہئے۔ مالک کی طرف سے جو کچھ ہو رہا ہے وہ تو اب بھی رحم ہے کرم ہے، اور سید الکونین علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کے نام لینے کی انتہائی لاج ہے ورنہ ہمارے افعال اقوام سابقہ قوم نوح و عاد و ثمود ولوط میں سے کون سی قوم سے ہٹے ہوئے ہیں۔ یہ اللہ کا انتہائی کرم نہیں تو اور کیا ہے کہ ہم اقوام سابقہ کی طرح سے بالکل نیست و نابود نہیں کر دیئے گئے۔

اس سب کے باوجود علی میاں کا ۲، ۳ دن ہوئے خط آیا تھا۔ انہوں نے مجھے لکھا تھا کہ تیرا ایک پرانا واقعہ یاد دلاتا ہوں کہ تو نے ایک دفعہ اس نوع کے حالات پر حضرت اقدس رائپوری نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں یوں عرض کیا تھا کہ حضرت! حالات کی بنا پر عذر و

معذرت تو کوئی ہے نہیں اب تو مالک سے مراحم خسروانہ کی درخواست کرنی ہے۔علی میاں نے لکھا کہ تیرا وہ واقعہ یاد دلا کر اب تجھ سے یہی درخواست ہے جو تو نے حضرت رائپوریؒ سے کی۔

یہ تو علی میاں کی محبت ہے یہ سیہ کار تو صلاح کار کجا و من خراب کجا کا صحیح مصداق ہے لیکن مالک سے مانگے بغیر کوئی ٹھکانہ بھی نہیں ؎

گرچہ میں بدکار و نالائق ہوں اے شاہ جہاں

پر تیرے در کو بتا اب چھوڑ کر جاؤں کہاں

کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کے واسطے

اسی لئے میں نے علی میاں کو لکھا اور تمہیں بھی لکھتا ہوں اور اپنے مخصوص دوستوں کو بھی لکھتا ہوں کہ بجائے پریشانی واضطراب کے مالک سے مراحم خسروانہ کی درخواست کرو کہ مراحم خسروانہ کی درخواست جب ہی کی جاتی ہے جب ساری حجتیں ختم ہوچکی ہوں اور ساری عدالتیں خلاف کا فیصلہ کر دیتی ہیں کہ وہ پاک ذات کریم ورحیم ہے۔

یہ تو ایک پہلو ہوا دوسرا پہلو بھی بہت اہم ہے جو تمہاری ذات سے تعلق رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر اضطراب وپریشانی وجوہ بالا کے علاوہ بلا کسی وجہ کے سمجھ میں آئے اور ایسا بھی بسا اوقات ہو جاتا ہے تو پھر اپنے حال پر ضرور غور کرو۔تمہارے یہاں مشائخ کی آمد ورفت تو خوب بڑھی ہوئی ہے اور مختلف المذاق مختلف الالوان اہل حق آتے رہتے ہیں۔میں مضمون بالا بھی اور یہ مضمون بھی جو آگے لکھوا رہا ہوں اب سے پچاس برس پہلے الاعتدال میں بہت تفصیل سے لکھ چکا ہوں وہ یہ ہے کہ اہل اللہ کی شان میں کسی قسم کی بے ادبی ہرگز مناسب نہیں۔

معصوم انبیاء کے سوا کوئی نہیں اگر اللہ والوں میں سے کسی کی شان میں قلباً بھی

بے حرمتی ہوئی ہوتو بہت اہتمام سے توبہ بھی کریں اور اپنے کو اس سے بچائیں بھی۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کی ہر بات کو حق سمجھا جاوے یہ میں اوپر لکھوا چکا ہوں کہ انبیاء کے سوا کوئی معصوم نہیں لیکن خطائے بزرگان گرفتن خطا است ۔ ایسے اوقات میں آدمی کو اپنے احوال پر غور کرنا چاہئے کہ اگر فلانے میں ایک عیب ہے تو مجھ میں دس عیب ہیں اور اپنے معاصی جدیدہ وقدیمہ کو مستحضر رکھ کر یہ سوچنا چاہئے کہ کسی نابینا کو دوسرے پر کانے ہونے کا عیب لگانا کہاں تک پسندیدہ ہوسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ میری بھی اس بری عادت سے حفاظت فرمائے اور تمہاری بھی اور میرے سب دوستوں کی بھی,کہ میری مثال بالکل ''من نکردم شما حذر بکنید'' کی سی ہے۔ وما استقمت فما قولی لك استقم ۔تم نے لکھا کہ اپنی پریشانی اور اضطراب کی وجہ سے بجز فرائض اور ذکر جہر کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔تم جیسے سمجھ دار سے یہ مضمون بہت بے محل ہے۔ ایسے وقت میں اوراد واشغال،مراقبات بالخصوص مراقبہ دعائیہ بہت اہتمام سے کرنا چاہئے، الا بذکر الله تطمئن القلوب۔

بہت اہتمام سے جتنا بھی زیادہ سے زیادہ ہوسکتا ہوتوبہ واستغفار اللہ کے ذکر کا مشغلہ خود بھی بڑھاؤ اور احباب اور دوستوں کو بھی تاکید کرتے رہو۔ یہاں تقریباً ایک ماہ بلیک آؤٹ رہا لوگ تو اس سے بہت ہی پریشان ہوئے اور اس سیہ کار کو تو بہت ہی لطف آیا کہ مغرب کے بعد سے صبح تک نہ کسی کا آنا نہ کسی کا جانا۔روشنی کی بندش جتنی اوپر والوں کی طرف سے تھی میں نے تو اپنے [بارے] میں اس سے بھی زیادہ کر رکھی تھی کہ بجلی کا بلب جلتا ہی نہیں تھا۔ بہت یکسوئی کے ساتھ کچھ پڑھنا، کچھ سوچنا، کچھ مانگنا کرتا رہا مگر یہ بھی بار بار سوچتا رہا کہ یہ بھی تو اللہ کا احسان ہے جو ہو رہا ہے۔

تم نے لکھا کہ کسی سے بات کرنے میں جی نہیں لگتا یہ تو بہت مبارک ہے۔تم نے

لکھا اور صرف مدرسہ وہ بھی پیٹ کی خاطر۔ اسی لئے تو میں شدت سے تنخواہ چھوڑنے کا مخالف ہوا کہ اگر بقول تمہارے پیٹ کی خاطر نہ ہوتی تو مدرسہ چھوڑ دیتے۔ پیٹ ہی کی خاطر سہی مگر دین کا کام تو ہوتا رہا۔

تمہیں یاد ہوگا کہ بخاری شریف کے سبق میں ہمیشہ بار بار کہتا رہا کہ اس زمانہ میں اہل مدرسہ کو بغیر تنخواہ کے مدرس نہیں رکھنا چاہئے۔ اس لئے کہ وہ زمانہ ختم ہوگیا جب دین کا کام پیٹ سے اہم سمجھا جاتا تھا ورنہ یہ بے تنخواہ مدرس جتنا حرج کرتے ہیں اور طلبہ کا نقصان کرتے ہیں اس کے لحاظ سے تو تنخواہ لینا بہت ہی اہم ہے۔

اس سب کے بعد یہ سیہ کار بہت اہتمام سے تمہارے لئے دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ تمہاری ہر قسم کی پریشانی کو دور فرمائے، تمہاری مدد فرمائے، اپنی رضا و محبت نصیب فرمائے، مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے، نامرضیات سے حفاظت فرمائے۔

میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ مولوی تقی صاحب اللہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے میری کتاب میں تو ہمہ تن لگے ہوئے ہیں تمہاری کتاب کی طباعت کی بھی کوشش کر رہے ہیں۔ اب تو وہ ایک ڈیڑھ ماہ کیلئے ہمیں الوداع کہہ رہے ہیں اس لئے کہ وہ چونکہ شعبان میں یہاں آگئے تھے رمضان میں بھی گھر نہیں گئے اسلئے میرا بھی خیال ہے کہ وہ عید گھر کریں اور ندوہ قیام کے بعد وہ گھر جائیں گے اور عید کے بعد واپسی میں بھی شاید کچھ لکھنؤ ٹھہرنا پڑے۔

پہلے متعدد خطوط میں عزیز محمد سلمہ کی شادی کی مبارک باد لکھوا چکا ہوں اگرچہ تم نے اس کی خبر بھی نہیں کی۔ اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ خدیجہ کو دعوات بلکہ میری طرف سے گود میں لے کر پیار۔ اپنی خالہ اور خالو سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ، بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۸/ذوالقعدہ ۹۱ھ

﴿341﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰؍ ذیقعدہ ۹۱ھ/ ۲۹؍ دسمبر ۷۱ء

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے افریقہ کے خط کا بہت ہی شدت سے انتظار تھا اس لئے کہ تم نے ۲۱؍ رمضان کو جو خط لکھا تھا اس میں لکھا تھا کہ ویزا مل گیا مگر میں چونکہ اعتکاف میں بیٹھ گیا اسلئے انشاء اللہ ۲؍ شوال کو افریقہ پہنچ جاؤں گا۔ اس کے بعد تمہارا ۳ یا ۴؍ شوال کا محبت نامہ ملا اس میں تم نے لکھا کہ میں جب ویزا لینے کے لئے سفارتخانہ گیا تو انہوں نے ۵، ۱۰؍ فارم اور خانہ پری کرنے کیلئے دے دیے، جن میں سے بعض تو ہوگئے اور بعض باقی ہیں جو ۳، ۴؍ دن میں ہو جائیں گے۔ اس سے میں مطمئن تھا کہ اگر ۲ شوال نہیں تو ۸، ۱۰؍ شوال تک تم افریقہ پہنچ ہی گئے ہو گے اور اسی وجہ سے تمہاری بخیر رسی کے خط کا بہت شدت سے انتظار تھا۔

قاری یوسف صاحب تو مولوی طلحہ کی لائن پر چل رہے ہیں، *دنیا و ما فیھا* سے زہد بڑھتا جا رہا ہے اول تو ان کو خط کی فرصت نہیں ملتی اور اگر ملتی ہے تو اپنی وحشت *عن الدنیا* کی رام کہانی کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا، حالانکہ میں ان کے ہر خط میں انتہائی تاکید لکھتا ہوں کہ عزیز عبدالرحیم کی اطلاع ہر خط میں ضرور لکھا کرو مگر وہ تمہارے خط کا ذکر بھی نہیں لکھتے۔

شدید انتظار میں آج ۲۹؍ دسمبر مطابق ۱۰ ذوالقعدہ چہار شنبہ کی صبح کو تمہارا زامبیا سے تار ملا جس میں افریقہ کے ویزہ کیلئے دعا کو تم نے لکھا جس سے بہت ہی فکر و قلق اور رنج ہے۔ اس پر تار کی روانگی کی تو کوئی تاریخ نہیں۔ معلوم ہوا کہ وہاں کی روانگی کی تاریخ ان تاروں پر نہیں ہوتی۔ اس تار پر روانگی کی تاریخ بھی نہیں ہے۔ ۲۸ دسمبر سہارنپور ہی کی تاریخ ہے۔

خدا کرے کہ یہ تار بہت پرانا ہو اور تم افریقہ خیریت سے پہنچ گئے ہو ورنہ اب تو حج سے پہلے افریقہ جانے کا وقت بھی نہیں رہا۔ اگر افریقہ جاتے ہو تو پھر حج فوت ہوتا ہے۔ میں نے تمہارے نام ایک خط شروع ذیقعدہ میں صوفی اقبال کی معرفت مدینہ بھی لکھ دیا یہ سمجھ کر کہ تم شروع شوال میں افریقہ پہنچ گئے ہوگے اور آخر ذیقعدہ تک زیادہ سے زیادہ مکہ پہنچ جاؤ گے مگر اب تو میں سوچ میں پڑ گیا اور تمہاری پریشانی کا خیال اور بھی زیادہ سوہان روح بنا ہوا ہے۔

البتہ یہ بات موجب تسکین ہے کہ یہ سب والدہ کی خوشنودی اور ان کی ملاقات کے شوق میں ہے, اور اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماں کی خدمت کی وجہ سے سید الکونین ﷺ کی زیارت سے محروم رہے اور اس پر بھی افضل التابعین اور حضور اقدس ﷺ کی طرف سے یہ تمغہ ملا کہ حضرت عمرؓ کو حضور اقدس ﷺ نے ان سے دعا کی وصیت فرمائی۔ اس لئے میرے پیارے! جتنی پریشانی ہو رہی ہے اس کو والدہ کی خدمت اور رضا کی مد میں شمار کر کے انشاء اللہ ترقیات کے امیدوار رہنا۔

میں نے تو مولوی یوسف تتلی کی زبانی یہ خبر سن کر کہ تمہاری والدہ بھی اس سال تمہارے ساتھ حج کا ارادہ کر رہی ہیں بہت ہی مسرت کے ساتھ تاکید اور ترغیب کا خط تمہارے ذریعہ سے تمہاری والدہ کی خدمت میں لکھا کہ ضرور ارادہ کریں اور ساتھ ہی عزیز یوسف کو بھی لکھ دیا تھا کہ اگر وہ اپنی بیوی کو تمہارے اور تمہاری والدہ کے ساتھ حج کرا سکے تو بہت ہی اچھا ہے کہ اس کو [اور اس کی] اہلیہ کو تمہاری اور تمہاری والدہ کے ساتھ دین و دنیا دونوں کی صلاح و فلاح نصیب ہوگی, مگر اب تو تمہارے ہی متعلق فکر ہو گیا کہ تمہارے حج کا کیا ہوگا۔

میرا مشورہ تو یہ ہے کہ اب تک بھی تمہیں افریقہ کا ویزہ نہیں ملا تو تم اپنی والدہ کو بذریعہ تار اطلاع کرو کہ وہ حج کے لئے آجائیں اور تم بھی مکہ مکرمہ پہنچ جاؤ۔ وہاں والدہ سے

بھی ملاقات ہو جائے گی، دونوں کا حج بھی ہو جائے گا۔ حج کے بعد اگر والدہ کا اصرار ہو اور جدہ سے افریقہ کا ویزہ مل جائے تو کچھ دن افریقہ بھی رہتے آؤ، ورنہ والدہ سے ملاقات ہو ہی جائے گی۔ میرے خیال میں تو یہ صورت سب سے آسان ہے، آئندہ جیسے وہاں کے حالات اور تمہاری اور تمہاری والدہ کی مصالح ہوں۔ میری اس تحریر کو حکم تو ہرگز نہ سمجھیں، مشورہ ضرور ہے اور مشورہ حضرت بریرہؓ نے حضور اقدس ﷺ کا بھی قبول نہیں کیا۔

زامبیا میں اپنے پھوپھی زاد بھائی سے بندہ کی طرف سے سلام مسنون کہہ دیں اور خود جائیں یا خط لکھیں تو والدہ سے بھی میرا یہ مشورہ کہہ دیں۔ تمہاری معیت ان کے لئے دینی حیثیت سے مفید ہوگی اور تمہاری وجہ سے ان کو آسانی بھی ہوگی کہ مکہ اور مدینہ میں تمہارے مشتاق موجود ہیں۔ میں تمہارے افریقہ سے واپسی [میں] حج کو جانا سعدی اور صوفی اقبال دونوں کو لکھ چکا تھا اس لئے دونوں کے خطوط تمہارے اشتیاق اور انتظار کے آرہے ہیں۔

یہاں بحمد اللہ خیریت ہے میری حالت بدستور ہے کہ تکلیف تو بحمد اللہ کچھ نہیں ہے لیکن ٹانگوں کی معذوری بدستور، بلکہ کچھ اضافہ ہے کہ دونوں ٹانگیں بالخصوص بائیں بالکل ہی معطل ہے، اس حالت کو تم دیکھ ہی گئے تھے کہ تین آدمی پکڑ کر قدمچہ پر بٹھا دیتے ہیں اور قدمچہ پر سے اٹھا کر میری چارپائی پر ڈال دیتے ہیں۔

مولوی تقی صاحب آج کل سہارنپور ہی میں ہیں، اخیر شعبان میں آگئے تھے اور بذل کے حواشی لکھ رہے ہیں اور عزیز یوسف کی جدید تالیف اتباع سنت کی رمضان میں نظر ثانی اور نقل کرا کر دیوبند ایک کاتب کے حوالہ کر دی ہے جس نے کتابت بھی شروع کر دی ہے اور مولوی تقی صاحب نے اس پر بڑی اچھی تقدیم بھی لکھ دی ہے جو مجھے بھی سنائی تھی۔

مولوی تقی صاحب ۲۰/ ذیقعدہ کو یہاں سے لکھنؤ جانے کا ارادہ کر رہے ہیں اسلئے کہ وہ مدرسہ کی تعطیل کے بعد سے گھر نہیں جا سکے، سیدھے سہارنپور آگئے تھے۔ میری بھی

رائے ہے کہ وہ عید گھر کریں اور لکھنؤ کے حضرات ایک ماہ سے ان پر تقاضا کررہے ہیں کہ وہ بذل کے ابتدائی کام کے واسطے چند روز لکھنؤ ٹھہریں۔ اس لئے ان کا ارادہ ہے کہ وہ ۲۰ کو یہاں سے لکھنؤ جا کر کچھ وہاں قیام کریں اور پھر عید پر گھر جائیں اور گھر جانے کے بعد واپسی میں بھی کچھ لکھنؤ ٹھہریں گے۔ غالبًا ایک ماہ کا یہ ان کا سفر ہوگا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ ۱۰؍ذیقعدہ ۹۱ھ

342

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰؍ذیقعدہ ۹۱ھ [۲۹؍دسمبر ۷۱ء]

مکرم ومحترم عالی جناب معلّی الالقاب حضرت الحاج قاری یوسف متالا صاحب زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، تمہارا ۱۸ دسمبر کا ائر لیٹر ۲۵ دسمبر کو پہنچا تھا جس کا جواب ۲۷؍دسمبر کے ائر لیٹر رجسٹری کو میں نے بھیجا تھا۔ خدا کرے کہ پہنچ گیا ہو۔ تم نے اپنے اس ائر لیٹر میں لکھا تھا کہ میں نے ۳ ہفتے ہوئے دو خط بھیجے تھے جس کے جواب میں میں نے لکھا تھا کہ اگر آپ نے خواب میں لکھے تھے تب تو سمجھو کہ پہنچ گیا ہے۔ اس لئے کہ خواب میں تو نہ معلوم کیا کیا پہنچ جاتا ہے اور اگر عالم یقظہ میں بھیجا ہے تو نہیں پہنچا۔

اس کے بعد مؤرخہ ۲۹ نومبر کا تمہارا ایک ائر لیٹر ۲۷ دسمبر کو پہنچا جس سے میں یہ سمجھا کہ تمہارے وہ دونوں خط عالم رؤیا کے نہیں تھے بلکہ واقعی بھیجے تھے۔ اس لئے میں منتظر رہا کہ ۲، ۳ دن بعد شاید دوسرا بھی پہنچ جائے تو دونوں کا بیک وقت جواب لکھوا دوں اور اس

سے اگلے دن تمہارا دوسرا لفافہ بھی پہنچا جس سے میں یہ سمجھا کہ دوسرا بھی آگیا اور جب فوراً اس کو کھلوایا تو معلوم ہوا کہ یہ تو ۱۵/ دسمبر کے بعد کا ہے, جس میں کلثوم کا بھی پرچہ تھا۔ میں تو اس کا جواب ابھی نہ لکھواتا بلکہ ایک آدھ دن اور تمہارے دوسرے خط کا انتظار کرتا جو ایک ماہ پہلے لکھا ہوا ہے لیکن آج ایک اہم واقعہ پیش آیا جس کی وجہ سے آج یہ ائر لیٹر لکھوا رہا ہوں۔

وہ یہ کہ آج ۲۹/ دسمبر، چہار شنبہ کی صبح کو عزیز عبد الرحیم کا تار زامبیا سے پہنچا کہ افریقہ کے ویزا کیلئے دعا کی سخت ضرورت ہے جس سے بہت رنج و قلق اور فکر ہے۔ میں تو اس کے سابقہ خطوط کی بنا پر یہ سمجھے ہوا تھا بلکہ طے شدہ تھا کہ وہ ۸، ۱۰ شوال تک ضرور افریقہ پہنچ جائے گا چنانچہ اس کے افریقہ کے پتہ سے ۳ خط بھیجے مگر یہ پتہ نہ چلا کہ تار کب کا چلا ہوا ہے، اس لئے کہ اس پر روانگی کی تاریخ نہیں ہے خدا کرے کہ یہ تار پرانا ہو اور وہ افریقہ پہنچ گیا ہو۔

میں نے تار کے جواب میں آج ہی اس کو ائر لیٹر لکھوایا کہ میری رائے تو میں افریقہ جانے کا وقت نہیں رہا, مکہ چلے جاؤ اور چونکہ مولوی یوسف تتلی سے معلوم ہوا تھا کہ تمہاری والدہ بھی اس سال حج کا ارادہ کر رہی ہیں اس لئے میں نے عبد الرحیم کو لکھا ہے کہ وہ والدہ کو اصرار کرے کہ وہ مکہ آجائیں۔

میں بھی افریقہ کے خط میں اس کی والدہ کو تقاضا کر چکا ہوں کہ وہ ضرور عبد الرحیم کے ساتھ حج کریں اور عبد الرحیم بھی اب بجائے افریقہ جانے کے مکہ چلا جائے ورنہ اگر حج فوت ہو گیا تو معلوم نہیں پھر کب میسر ہو, بالخصوص اہلیہ کے ساتھ اور غالباً تمہیں بھی لکھوا چکا ہوں کہ اگر عبد الرحیم اور اس کی والدہ دونوں حج کریں اور تم اپنی بیوی کو بھی حج کرا سکو تو یہ موقعہ اس کے لئے بھی بہتر ہے لیکن اگر وہ دونوں حج نہ کریں یا تمہاری بیوی نہ جا سکے تو تنہا تمہارے حج پر جانے کی میرے نزدیک ضرورت نہیں۔

اس کے بعد اب میں تمہارے ائر لیٹر مؤرخہ ۲۹/ نومبر اور لفافہ دونوں کا علی الترتیب

جواب لکھواتا ہوں اور اگر تمہارا نو مبر والا دوسرا خط بھی پہنچ گیا تو اس کا جواب بعد میں لکھواؤں گا۔تمہارے خطوط سے میرا حرج ہوتا ہو یا نہ ہو مگر میرے خطوط سے تمہارا حرج ضرور ہوتا ہوگا۔ باوجود خط نہ لکھنے کے ارادہ کے، خط کے بعد جواب لکھے بغیر نہیں رہا جاتا تم چاہے میرے حرج کی وجہ سے میری کتاب کی بھی رسید نہ لکھو۔تم نے اس ائرلیٹر میں میری رجسٹری کی رسید لکھی ,بہت احسان فرمایا۔مگر اس میں میرے حرج کا خیال نہ فرمایا، مگر ساتھ ہی اگر یہ لکھ دیتے کہ فلاں تاریخ کی رجسٹری تو زیادہ سہولت ہوتی ,اس لئے کہ میری رجسٹریاں تو دمادم پہنچتی رہتی ہیں۔

تمہاری دوا کا استعمال ابوالحسن کے اصرار سے شروع ہو ہی گیا اور مولوی یوسف تتلی بھی بہت ہی اہتمام سے ایک دوا لائے تھے اس لئے ایک ٹانگ پر تمہاری اور ایک پر ان کی دوا کا استعمال ہے کہ شاید کوئی تو فائدہ کرے مگر ابھی تک کسی نے فائدہ نہیں کیا۔آئندہ کسی دوا کے بھیجنے میں جلدی نہ کریں۔

مولوی ہاشم کے خط سے ان کی اور مولوی حافظ یعقوب کے اعتکاف کی تفصیل عرصہ ہوا معلوم ہو چکی انہوں نے بہت اچھا کیا کہ اخیر عشرہ کا اعتکاف تمہارے ساتھ کیا۔ طارق کا خط اور ان کے اصرار پر ان کی معذرت کا خط...دونوں پہنچ گئے ,دونوں کا جواب بھی لکھوا چکا ہوں ان کے ائرلیٹر پر بھی چوتھائی تمہارے نام لکھوایا تھا۔

زکوۃ کے متعلق جو تم نے لکھا وہ میرے یہاں پوچھنے پر بھی اور بار بار تحقیق پر بھی نہیں بتایا گیا۔میرا خیال ہے کہ یہ لفظ لکھنا تم ہی بھول گئے اس لئے کہ اس جملہ کی وجہ سے مجھے کئی دن تردد ہوا کہ میں خرچ کروں یا مدرسہ میں داخل کروں۔ سنانے والے کی بھول کا اعتبار اس واسطے نہیں کہ ۵، ۷ لوگوں نے پڑھا۔ بالآخر تمہارے اعتماد پر اس کو خود ہی صرف کیا۔آئندہ اس کا اہتمام زکوۃ میں کریں کہ یہ تیری اختیاری ہے۔

تمہارے اس ائر لیٹر سے جو مؤرخہ ۲۹ نومبر ہے یہ معلوم ہو کر کہ غالباً گذشتہ منگل کو عبدالرحیم افریقہ پہنچ گئے ہوں گے اور یہ بھی خیال ہو رہا ہے کہ خدا کرے کہ وہ تار پرانا ہو جس کا میں نے ذکر اوپر کیا ہے۔ پیرس میں جو جماعت رکی ہوئی تھی اس کے لندن پہنچ جانے سے بہت مسرت ہے۔ اگر وہ جماعت موجود ہو تو بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ یہ ناکارہ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہے، تم نے بڑی تکلیف انتظار کی اٹھائی۔

تم نے لکھا کہ آپ بیتی کے ۳ ر نمبر یکجا مجلد۔۔۔ لکھے میرے پارسل میں بھیج دیئے تھے۔ عزیز طلحہ کا بیان ہے کہ یہ ۲۵ ر عدد مولوی عبدالرحیم منشی انیس کو دے کر گئے تھے مجھے اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں۔ اس وقت عبدالرحیم کا خود بھی یہی خیال تھا کہ وہ افریقہ سے جلد بولٹن پہنچ جائے گا اور رمضان بولٹن کرے گا مگر مقدر۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ اس کا ایک نسخہ مولوی یعقوب کو دے دیا۔

تم نے اہل بدعت کا جو زور لکھا وہ تو عزیز من! سب ہی جگہ ہے، اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے۔ *ان لوگوں سے مناظرہ مجادلہ تو مناسب نہیں البتہ اتباع سنت پر تقریریں اور ان کو اتباع سنت پر تاکید اور ان کے غیر متشدد لوگوں کو میرا رسالہ فضائل درود کثرت سے دکھاؤ جس کی وجہ سے ان کو اپنے متشددین سے یہ کہنے کی گنجائش رہے کہ یہ لوگ محبت رسول کے مخالف نہیں۔*

یہاں تک آپ کے ائر لیٹر کا جواب تھا اس کے بعد لفافہ کا جواب لکھواتا ہوں, جس میں کلثوم کا خط بھی پہنچا اور اس سے بہت کلفت ہوئی۔ مکہ مدینہ سے ہر ہفتہ سعدی، شمیم، صوفی اقبال، ڈاکٹر اسمٰعیل وغیرہ کے خطوط آتے رہتے ہیں, اللہ کی بندی کو میرے خط آپ کے پاس بھیجنے کی مصلحت آپ کی سمجھ میں نہ آتی ہو تو میں بتاؤں۔ وہ ہر شخص سے میرے ساتھ تعلق کی قوت ظاہر کر کے مالی فوائد حاصل کرتی ہے۔ مکہ اور مدینہ کے لوگوں نے بھی اس قسم کی

شکایت لکھی ہے۔

سعدی تو بے وقوف ہے اور ہر موقع پر میں اس کو ڈانٹتا بھی رہا ہوں وہ اس نا کارہ کے ساتھ تعلق سے مرعوب ہوکر بہت سا مالی نقصان بھی اٹھا چکا اور صوفی اقبال نے تو اس کو ڈانٹ دیا کہ تم شیخ کا نام غلط استعمال کر رہی ہو۔اس کے متعلق صوفی اقبال نے تو مجھے خود نہیں لکھا لیکن کلثوم نے اس کی بڑی شکایت لکھی۔ یہ بھی سمجھ میں نہ آیا کہ اس نے اپنی لڑکی کا خط تمہارے پاس کیوں بھیجا اور پتہ لکھا نہیں جس کی وجہ سے تمہیں مکرر لکھنا پڑا حالانکہ مکہ سے پاکستان ڈاک سیدھی جاتی ہے۔ بہر حال میری وجہ سے آپ کوئی مالی بار نہ اٹھائیں۔

تم نے اپنے اس لفافہ میں بھی مجملاً اپنی پریشانی کا ذکر کیا اس کا مفصل جواب تو میں اپنے ائر لیٹر رجسٹری میں ۳،۴ دن ہوئے لکھوا چکا ہوں۔ پیارے! پریشانی سے کچھ کام نہیں چلتا۔ دعا استغفار کا خود بھی اہتمام رکھو، دوستوں کو بھی اس کی تاکید کرتے رہو ؎

اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

یہ جو کچھ ہو رہا ہے ہمارے اعمال کا ثمرہ ہے اور اس سے بہت کم ہے جس کے ہم مستحق ہیں۔

قاری صاحب فقرہ نہیں ہے بھائیو! پیارو! دوستو! اپنے اعمال کو گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو کہ ہم کیا کر رہے ہیں یہ سب اللہ کا کرم ہی کرم اور حضور پاک ﷺ کے توسط کا سہارا ہے ورنہ ہم تو بہت زیادہ کے مستحق ہیں **گھبرانے سے کچھ نہیں ہوتا، رونے سے ہوتا ہے۔**

تم نے علی میاں کو جو خواب میں میرے ساتھ نہایت پریشانی میں دیکھا وہ بالکل واقعہ ہے وہ بھی اسی جگہ کھڑے ہیں جہاں تم ہو اور بہت پریشانی کے خطوط کثرت سے آرہے ہیں اور میں ان کو بھی وہی لکھ رہا ہوں جو تم کو لکھ رہا ہوں *تم بھی اپنے خطوط میں زیادہ احتیاط سے کام نہیں لے رہے ہو حالانکہ حالات سے تم مجھ سے زیادہ واقف ہو۔*

میں نے کلثوم کے خط کا جواب براہ راست اس کو لکھ دیا اور اس پر اس کی نکیر بھی کی

ہے کہ جب مکہ مدینہ سے میرے پاس ہر ہفتے خط آرہے ہیں تو میرا خط تمہارے پاس کیوں بھیجا اور جب مکہ مدینہ سے خطوط براہ راست پاکستان جارہے ہیں تو اپنی لڑکی کا خط تمہارے پاس کیوں بھیجا۔ مکہ سے تو قریشی صاحب کے انتقال کا تار بھائی سلیم صاحب نے بھیجا۔ اس سے مقصود اس کے علاوہ کچھ نہیں جو میں نے اوپر لکھا کہ وہ میرے تعلقات سے تمہیں مرعوب کرنا چاہ رہی ہے۔

اسمعیل جیوا کے ہاتھ جو کتابیں بھیجیں وہ خدا کرے کہ پہنچ گئی ہوں۔ میں نے تو ان سے پہلے ہی پوچھ لیا تھا کہ لے جاسکتے ہو یا نہیں۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ عزیز انعام صاحب کے قیام کے دوران کیلئے اپنا وقت فارغ کرلیا جزاکم اللہ، بہت اچھا کیا۔ ان کے ساتھ زیادہ وقت گذاریں اور مولانا محمد عمر صاحب کیساتھ زیادہ وقت گذاریں کہ میں ان کو بہت مخلص اور اونچا سمجھ رہا ہوں۔ فقط

تمہارے دوسرے خط کا جواب بھی ہوگیا۔ تمہاری پریشانی سے اس نا کارہ کو خاص طور سے فکر ہوجاتا ہے یہ نا کارہ بقول حضرت اقدس رائے پوری نور اللہ مرقدہ کے چکنا گھڑا ہے اور تم میں احساس بہت زیادہ ہے اور بیمار بھی بہت جلد ہوجاتے ہو اس لئے فکر ہوجاتا ہے۔ **اللہ تعالیٰ تمہیں صحت وقوت کے ساتھ اپنے دین کے کام کیلئے تادیر زندہ سلامت رکھے۔**

میں نے مدینہ منورہ سے روانگی کے بعد سب سے پہلا خط جو بہت مفصل لکھا تھا وہ محض غصہ میں نہیں لکھا تھا بلکہ تمہارے ساتھ اخلاص اور تعلق کی وجہ سے لکھا تھا اور کئی خطوں میں اس کے چاک کرنے کو لکھا تھا مگر تم نے ان سب خطوط کو ایسا اڑایا کہ گویا کوئی پہنچے ہی نہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ، ۱۰/ ذیقعدہ ۹۱ھ

﴿343﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۵/ذوالقعدہ ۹۱ھ، مطابق ۱۳/جنوری ۷۲ء

مکرم ومحترم قاری یوسف صاحب زادت معالیکم! بعد سلام مسنون تمہارا آخری ائرلیٹر مرسلہ ۳۱ دسمبر ۷۲ء گیارہ ماہ قبل ۱۰ جنوری کو ملا تھا ہمروزہ اس کا جواب لکھوا چکا ہوں، جس میں تمہارے غریب عبدالقدیر کی شادی کا مژدہ بھی لکھ چکا ہوں کہ ۲۵/دسمبر کو منجانب اللہ اس کی شادی کی سلسلہ جنبانی شروع ہوئی، ۲۷/کو خطبہ طے ہوا، ۲۹/کو عزیز عبدالحفیظ نے مسجد نبوی میں منبر کے قریب نکاح پڑھا دیا کہ وہ اس دن گیا ہوا تھا۔ ۶/جنوری پنج شنبہ کو رخصتی ہوگئی اور ۱۰ جنوری کو مسجد نور میں ولیمہ ہوگیا مگر اس کا اصرار تھا کہ ایک ولیمہ اس کا سہارنپور میں میرے دسترخوان پر بھی ہو۔

میں نے اس کو لکھ دیا تھا کہ ولیمہ تو ہو چکا پھر بھی اگر تمہارا اصرار ہے تو انشاء اللہ مولوی انعام کی آمد پر دوبارہ کردوں گا۔ اس کے اخلاص اور نیک نیتی سے پرسوں شام کو بلا اطلاع دفعۃً مولوی انعام صاحب پہنچ گئے اور کل بدھ کی صبح کو یہاں بھی اس کا ولیمہ کردیا تھا۔ تمہاری مسرتوں کے لئے بار بار اس کی تفاصیل لکھوا رہا ہوں۔

میں نے پہلے خط میں لکھا تھا کہ تمہاری کتاب کے ۴۰ صفحے کی کتابت ہوگئی اور ان کی کاپیوں کا مقابلہ کر کے وہ [مولانا تقی صاحب] پرسوں منگل کی شام کو لکھنؤ روانہ ہوگئے۔ ایک عشرہ لکھنؤ قیام کے بعد وہ اپنے گھر چلے جائیں گے۔ ۱۰، ۱۲/دن گھر قیام کر کے واپسی میں ۲، ۳/دن لکھنؤ قیام کر کے واپسی کا ارادہ ہے۔ میں نے تقاضا کردیا کہ ان کی واپسی تک تمہاری اس کتاب کی کتابت پوری ہوجاوے۔

میں نے پہلے خط میں یہ بھی لکھوا دیا تھا کہ تمہارا اردو ورقہ اصلاحات کا پرچہ بھی پہنچ چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمہاری کتاب کو بہت نافع فرماوے۔ میں تو خود اردو سے واقف نہیں اور مجھے موجودہ اردو کی عدم واقفیت پر کچھ قلق بھی نہیں لیکن مولوی تقی صاحب کی رائے تمہاری کتاب کے متعلق یہ ہے کہ موجودہ اردو کے موافق نہیں اور اس کی اصلاحات بھی بہت لمبا کام تھا۔ میں نے تو ان سے کہہ دیا تھا کہ میں تو کچھ زیادہ حامی ہوں نہیں مجھے تو موجودہ اردو سے *مظاہر حق کی اردو اچھی لگتی ہے۔*

میں پہلے بھی یہ لکھ چکا تھا اور احتیاطاً دوبارہ اس لئے لکھتا ہوں کہ ڈاک کا قصہ آج کل گڑ بڑ ہے کہ ۲۰ ذوالقعدہ کو عبدالرحیم کی بخیر رسی کا افریقہ کا تار آ گیا تھا۔ میں نے اس کو متعدد خطوط میں یہ لکھوا دیا تھا کہ اب بجائے افریقہ جانے کے مکہ پہنچ جاؤ اور چونکہ تمہاری والدہ بھی حج کا ارادہ کر رہی ہیں اس لئے ان کو بھی بذریعہ تار مکہ بلا لو۔ اس لئے کہ حج کا زمانہ موقت ہے اور تمہاری والدہ کے لئے عبدالرحیم کے ساتھ حج کرنے سے بہتر موقع نہیں مل سکتا۔ مگر تعجب ہے کہ عبدالرحیم کے خطوط تو میرے پاس رمضان، شوال، ذیقعدہ میں پہنچے مگر میرے خطوط کی رسیدان میں نہیں آئی۔

خدا کرے کہ بمبئی سے تمہاری کتاب تربیت السالک پہنچ گئی ہو۔ میں نے تو ان کو ایک اور خط لکھوا دیا۔ اہلیہ محترمہ کو اور اسکے [والدین] کو سلام مسنون، عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔

تم نے مولوی ہاشم کو میرے لفافہ کے ساتھ مولوی احسان کے پتہ کا لفافہ دے دیا۔ اس کا تو بہت بہت شکریہ، جزاکم اللہ، مگر مولوی، حافظ، حاجی، قاری، صوفی ہو کر تمہیں دوسرے کے *لفافہ کا اس کو دینے سے پہلے کھولنے کا حق تھا؟* البتہ ان کی طرف سے اگر اجازت ہو تو مضائقہ نہیں۔ میں نے اس لئے لکھا کہ یہ معمولی باتیں قابل لحاظ ہوا کرتی ہیں۔ ہر چند کہ میری طرف سے تو کوئی اشکال نہیں مگر ممکن ہے کہ ان کو تمہارا کھولنا پسند نہ آیا ہو اور تمہارے

لحاظ سے کچھ کہہ نہ سکے ہوں۔

میں تو جب تک میری آنکھیں تندرست تھیں میرا خط کوئی کھول لیتا تھا تو چاہے وہ میرا کتنا ہی مخلص کیوں نہ ہواس سے جواب طلب کر لیتا تھا۔ مولوی نصیر کو بھی یہ حق نہ تھا کہ وہ میری ڈاک کھول لیں۔ اب تو میری آنکھوں کی معذوری کی وجہ سے میری ڈاک سابقہ کے ردعمل میں نہ معلوم کتنی جگہ پڑھی جاتی ہے، پھر مجھ تک آتی ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ

۲۵/ذوالقعدہ ۹۱ھ مطابق ۱۳/جنوری ۷۲ء

﴿344﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ذیقعدہ ۹۱ھ/ دسمبر ۷۱ء

محترم المقام قبلہ مکرم بھائی صاحب مدفیوضکم وبرکاتکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر وعافیت ہوں گے۔ اس وقت شدید انتظار میں گرامی نامہ ملا اس سے قبل میں والدہ محترمہ کے پتہ پر ائر لیٹر بھی لکھ چکا ہوں۔ نیز اخبارات کا ایک پلندہ بھی ارسال خدمت کر چکا ہوں۔ امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔ کچھ اخبارات اس کے بعد بھی جمع ہیں جو انشاء اللہ آج ہی روانہ کر دوں گا۔

آپ کے بارے میں گذشتہ دنوں میں نے اس لئے خط نہ لکھا کہ میں شدید انتظار

میں رہا کہ آپ کا کیا ہوتا ہے, اس کے بعد خط لکھوں۔ آج ہی آپ کے خط کے ساتھ حضرت کا گرامی نامہ بھی پہنچا جس میں حضرت نے آپ کے بارے میں تحریر فرمایا کہ پانچ خط آپ نے مجھے لکھے ہیں۔ آپ کا ایک دستی خط پہنچا, اور اس سے بہت پہلے شوال کے پہلے عشرے میں آپ کا رمضان والا لفافہ مجھے ملا تھا۔ مطلب کہ صرف دو خط پہنچے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بقیہ تین کرسمس کی نذر ہو گئے۔ اس لئے کہ کرسمس کے ایام میں انہوں نے کہا تھا کہ ۱۵ ملین تو صرف پارسل ڈاک میں پڑے ہیں۔

سارے بہن بھائیوں کی مختصر حالت پڑھ کر دل رو پڑا۔ اللہ تعالیٰ شانہ ان کمسن یتیموں کی دنیا و عقبیٰ سنوار دے, اور دارین کی عافیت ان کیلئے مقدر فرماوے۔ خدا کے فضل سے ہم تو انہیں حقیقی ہی سمجھتے ہیں اس لئے میں نے قاسم کے ساتھ [نسبت طے] کرنے کیلئے میں نے والدہ کو لکھا تھا مگر مقدر۔ خدا کرے کہ جلد اپنی بہنوں کا بھی رشتہ ہو جاوے۔

میری تو تمنا ہے کہ فاطمہ کی تو آپ کی موجودگی میں شادی ہو جائے تو بہتر ہے, بلکہ فاطمہ اور حوا دونوں ہی کی۔ میں تو وہاں کیا آؤں؟ تنہا کی اجازت والدہ نے نہیں دی، کنبہ کے ساتھ میں نہیں آ سکتا۔ اس لئے اسے والدہ کی قلت محبت سمجھ کر اس پروگرام کو دل سے نکالتا ہوں کہ اب خدا کو جب ملاقات مقدر ہو گی تو ہو گی, ورنہ جنت سے بہتر تو کوئی جگہ نہیں جہاں کسی کی کسی سے ملاقات ہو۔

آپ کیلئے ٹکٹ اور ڈیکلریشن بھیجنے میں دو دن لگیں گے۔ اس لئے آج ہی یہ خط سپر ڈِ ڈاک کر رہا ہوں کہ آپ کو تسلی ہو جاوے۔ آپ کو جو میں ٹکٹ بھیجوں اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ آپ کو آسانی سے یہاں کا ویزہ مل جائے۔ اس لئے اگر آئیں تو کوئی قابل اشکال چیز تاریخ وغیرہ کی ہو یا آپ کا ارادہ بعد میں عمرہ کر کے جانے کا ہو تو اس کیلئے آپ فکر نہ فرماویں۔ اس لئے کہ انشاء اللہ ایجنٹ کے ساتھ تعلقات بہت اچھے ہیں ٹکٹ کے پیسے میں

نے انہیں زبردستی دیئے تھے۔اس لئے کوئی ترمیم کروانی ہوگی تو وہ کروالیں گے۔

اس لئے ٹکٹ کہیں کا کسی تاریخ کا ہو آپ اس پر ویزہ حاصل کر کے تشریف لے آویں۔آنے سے قبل تار کردیں یا فون کردیں۔دونوں نمبر اوپر لکھے ہیں۔یہاں کے ویزے میں تو کوئی خاص مشکل نہیں۔یہ لوگ یہاں ائرپورٹ پر بھی دے دیتے ہیں بشرطیکہ مقامی آدمی کا پکا پتہ آنے والا بتادے تو اس کو کافی سمجھا جاتا ہے۔آپ احتیاطاً وہیں سے لے لیں۔ اس میں اور بھی آسانی ہوجائے گی۔فقط

یوسف

اسے پاس آشنائی ہے ☆ نہ ہمیں طاقت جدائی ہے
مرگ نے دیر کیوں لگائی ہے ☆ عمر جینے سے تنگ آئی ہے
بات قسمت نے یہ بڑھائی ہے ☆ اپنے طالع کی نار آئی ہے
ورنہ مرنے میں کیا برائی ہے ☆ زندگی سخت بے حیائی ہے
کوفت سے جان لب پہ آئی ہے ☆ [ہم] نے کیا چوٹ دل پہ کھائی ہے
بوسہ لعل لب سے وائے تم ☆ نہ ہوئے کامیاب مرتے دم
اس دیں نے دکھائی راہ عدم ☆ آب حیواں تھے اپنے حق میں تم
کیا کہوں دوست حکایت غم ☆ اس کے کوچہ میں مثل نقش قدم
ہوگئے خاک میں برابر ہم ☆ وہاں وہی نازِ خود نمائی ہے

345

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳؍ذیقعدہ ۹۱ھ/ ۱۱؍جنوری ۷۲ء

باسمہ سبحانہ

مکرم و محترم حضرت قاری صاحب زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، اس وقت تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۳؍دسمبر آج ۱۱ جنوری کو پہنچا۔ اول تو میں یہ سمجھا کہ یہ وہی ایک لفافہ ہے جو گم شدہ ہے جس کے متعلق تم نے پچھلے خط میں لکھا تھا کہ تین ہفتے ہوئے دو لفافے بھیج چکا ہوں۔ ان میں کا ایک پہنچ گیا تھا دوسرا باقی تھا۔ میں سمجھا تھا کہ وہی آیا ہے۔ مگر جب مضمون سننا شروع کیا تو مضامین اس لفافہ سے بعد کے تھے۔ پھر غور سے تاریخ پڑھوائی تو معلوم ہوا کہ یہ تو ۳ دسمبر ۷۲ء کا ہے *جو تمہاری کرامت سے لکھنے سے گیارہ ماہ قبل پہنچ گیا۔ تمہاری بزرگی اور خوارق کے تو ہم خود ہی معتقد ہیں۔*

تمہارا وہ لفافہ جس میں کلثوم کا پرچہ تھا پہنچ گیا میں اس کا ہمروزہ جواب لکھوا چکا ہوں اور کلثوم کے خط کا براہ راست مدینہ جواب لکھوا چکا ہوں, اور اس کو اس کی حماقت پر نکیر بھی لکھ چکا ہوں کہ میرے نام کا پرچہ لندن بھیجا جب کہ مکہ مدینہ سے ہر ہفتہ سعدی، عبدالحفیظ، اقبال، ڈاکٹر اسمعیل کے خطوط آرہے ہیں اور ان سب میں اس کے پیام وسلام بھی ہوتے ہیں۔ میں تمہیں لکھ چکا ہوں کہ اس کا مقصد تمہیں میرے تعلقات سے مرعوب کرنا تھا اس پر بھی میں نے نکیر لکھی کہ اس نے اپنی لڑکی کا خط تمہارے پاس بھیجا اور لڑکی کا پتہ نہیں لکھا, حالانکہ حجاز سے پاکستان کی ڈاک براہ راست جارہی ہے۔

میں نے مفتی اسمعیل ڈابھیلی کے دو خط بھی آخر رمضان و شروع شوال میں

عبدالرحیم کے دکھانے کے لئے تمہارے پاس بھیج دیئے تھے اس امید پر کہ حسبِ قرارداد وہ حج سے پہلے تمہارے پاس پہنچ جائیں گے۔ معلوم نہیں تمہارے پاس پہنچا یا نہیں۔ حاجی حبیب کو میں بھی دو خط تقاضے کے لکھ چکا ہوں کہ وہ جلد کتاب تمہارے پاس بھیج دیں۔ میں نے دوسرے خط میں یہ بھی لکھ دیا تھا کہ کتاب حاجی یعقوب کو دے دیں کہ وہ میرے حساب میں محصول لگالیں۔

جدید تالیف کی طباعت کا واقعی مجھے بہت اہتمام ہے مولوی تقی صاحب سے میں نے بار بار یہ بھی کہا کہ اس کے لئے جو رقم چاہیئے وہ مجھ سے لے لو۔ انہوں نے کہا ہے کہ کتابت کے بعد لے لوں گا اس لئے کہ کتابت پوری ہونے سے پہلے مجھے یہ اندازہ نہیں کہ کیا خرچ ہوگا۔

چونکہ آج مولوی تقی صاحب لکھنؤ اور وہاں سے عید کرنے اپنے گھر جائیں گے تقریباً ایک ماہ میں واپسی ہوگی اسلئے میرے تقاضے پر انہوں نے کل دیوبند ایک آدمی بھیجا تھا جو شام کو تمہاری کتاب کے ۴۰ صفحے کتابت شدہ لے کر آیا جس میں مولوی تقی کی تقدیم بھی آگئی اور تمہارے مسودہ کے ۲۴ صفحے بھی آگئے اور اس کا مقابلہ کرنے کے بعد آج ایک صاحب کے حوالہ کردی جو کل جمعرات کو دیوبند جائیں گے اس لئے کہ یہاں کوئی اچھا کاتب نہ ملا۔ دیوبند کے ایک کاتب سے کتابت شروع کرائی اللہ کرے کہ جلد طبع ہوجائے۔ رمضان کے بعد مولوی تقی کے نام تمہارا لفافہ جس میں اصلاحات کا دوورقہ بھی تھا پہنچ گیا۔

تم نے اضطراب کا حال پہلے خط میں لکھا تھا میں اس کے جواب میں لکھوا چکا ہوں اور اب پھر لکھواتا ہوں کہ یہ مبارک تھا اور تمہارے جوشِ ایمان کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے, اللھم زد فزد۔ تعجب ہے کہ عزیز عبدالرحیم کا ۴ رمضان کے بعد تمہارے پاس کوئی خط نہیں پہنچا۔ اس نے لکھا تھا کہ وہ ۵ خط تم کو ڈاک سے لکھ چکا اور یہ بھی لکھا تھا کہ چھٹا

خط آج دستی ایک صاحب کے ہاتھ بھیج رہا ہوں۔

عزیز عبد الرحیم کا ایک عشرہ ہوا تار ملا تھا کہ ویزا کیلئے دعا کرو اس سے بہت ہی قلق وفکر ہوا اس کے بعد ۱۹ کو اس کا ایک ائر لیٹر پہنچا اس میں بھی مشکلات درج تھیں۔ میں نے ایر لیٹر اس کے جواب میں لکھوایا تھا مگر اس کے ڈالنے سے قبل ۲۰ ذیقعدہ کو اس کا افریقہ سے بخیر رسی کا تار پہنچ گیا جس سے بہت ہی مسرت ہوئی اور اسی ائر لیٹر پر میں نے تار کی رسید بھی لکھوا دی۔

محمد کی شادی کے متعلق نہ تو تم نے کسی خط میں لکھا نہ اس کا ابھی تک کوئی خط آیا۔ مولوی ہاشم کو اللہ جزائے خیر دے، آپ کے احوال ان کے خطوط سے معلوم ہوتے رہتے ہیں ان کا ضرور شکریہ ادا کریں۔ اہلیہ کی خیریت سے مسرت ہوئی اس کا بہت فکر رہتا ہے۔

مولوی احمد لولات سے معلوم ہوا کہ گجرات کا اخبار بہورا اسماچار میں گجراتی میں تمہارے رمضان کی تفصیل لکھی تھی۔ ان چیزوں کا اخبارات میں آنا مجھے پسند نہیں۔ *ہم لوگ ہمیشہ اس کی کوشش کرتے ہیں کہ ہمارے اجتماعات کا کوئی ذکر اخبارات میں نہ آوے اور اگر آجاتا ہے تو وہ لاعلمی سے، اجنبیوں کی طرف سے۔*

آپ کو ایک مژدہ جانفزا سناؤں, آپ کو تو اطلاع مجھ سے پہلے ہی ہوگئی ہوگی کہ ۲۹/دسمبر کو آپ کے مخلص دوست عزیز عبد القدیر کا نکاح مدینہ پاک میں ہوگیا, اور محض انعام الٰہی یا سید الکونین ﷺ کی بخشش سے۔ ۲۵ دسمبر کو عبد الحمید صاحب انجینئر بھوپالی کی اس سے ملاقات ہوئی باتوں باتوں میں اس کے گھر چلا گیا۔ انہوں نے شادی کا حال پوچھا اور پھر خود ہی اپنی ربیبہ سے نکاح کی پیشکش کی۔

عبد القدیر نے زکریا کی اجازت پر موقوف کر دیا اور ۲۶ کی صبح کو روضۂ اقدس پر جا کر درخواست پیش کی اور صوفی اقبال نے اپنی اہلیہ کو دیکھنے کے لئے بھیجا اس کو بہت پسند آئی

اور ۲۷ کو خطبہ طے ہو گیا اور ۲۹؍ کو عزیز عبد الحفیظ نے مسجد نبوی میں منبر کے قریب نکاح پڑھایا کہ وہ اتفاقاً اس دن مدینہ پہنچا تھا اور ۶؍ جنوری کو رخصتی ہوئی اور اس کے بعد پیر کے دن ۱۰؍ جنوری کو مسجد نور کے ہفتہ واری اجتماع میں ولیمہ ہوا۔

عبد الحفیظ نے لکھا ہے کہ عبد القدیر کا شدید اصرار ہے کہ ایک ولیمہ سہارنپور میں تیرے دستر خوان پر ضرور ہوگا۔ غریب عبد القدیر کو تو نہیں مگر آپ کی خدمت میں شیرینی پیش کرنے کو میرا بھی بہت جی چاہ رہا ہے مگر اس کی صورت کوئی سمجھ میں نہیں آئی۔ اجمالی تفصیل میں نے لکھ دی، آپ کو تو اس سے زیادہ تفصیل معلوم ہوگئی ہوگی۔

ایک بات لکھنے کو کئی دفعہ جی چاہا مگر تمہارے رنج اور قلق کی وجہ سے نہ لکھا، غالباً تمہیں معلوم تو ہو گیا ہوگا کہ کئی ماہ ہوئے تمہارے رضا کے پیٹ میں ہندی ایک بجے کے قریب شدید درد ہوا، جس نے بے تاب کر دیا۔ اسی وقت شفا خانہ میں داخل کیا گیا معلوم ہوا کہ آنت میں گرہ لگ گئی۔ اگلے دن پیٹ کا آپریشن ہوا ایک ہفتہ ہسپتال میں رہنا پڑا اور اچھا ہونے کے بعد وہ اپنی دادی وغیرہ کے ساتھ پاکستان چلا گیا۔

میں نے تو پاکستان جانے کی شدید مخالفت لکھی تھی اس کے باپ کو بھی کہ قرآن پاک کا حرج ہوگا مگر دادی نہ مانی۔ ۳، ۴؍ ماہ پاکستان میں ضائع کرنے کے بعد پھر مدینہ پہنچ گیا مگر اتنے دنوں آزادی اور عیاشی کے بعد اب پڑھنے پڑھانے میں تو کیا جی لگتا۔ میں نے تو پاکستان بھی اس کے باپ کو خط لکھ دیا تھا کہ اس کے قرآن پاک کا اہتمام رکھا جائے اور یہ معلوم ہونے پر کہ وہ ایک چلہ کے لئے تبلیغی جماعت میں جا رہا ہے، رائے ونڈ والوں کو لکھا تھا کہ بلا کسی معتمد کی معیت کے ہرگز نہ بھیجا جاوے۔

اس کی بیماری کے متعلق تو کئی مرتبہ لکھنے کو جی چاہا مگر اول تو تمہارے رنج وکلفت کی وجہ سے اور ثانیاً اس وجہ سے کہ تمہیں تو براہ راست مجھ سے زیادہ تفصیل معلوم ہوتی ہوگی نہیں

لکھا تھا۔اب چونکہ قصہ رفع دفع ہو گیا اس لئے احتیاطاً لکھ دیا کہ شاید اس کا خط براہ راست نہ پہنچا ہو۔اس کا خط تو میرے پاس بھی کوئی آنے کے بعد سے نہیں آیا مگر صوفی اقبال، ڈاکٹر اسمٰعیل اور پاکستان سے رائے ونڈ اور لائل پور کے خطوط میں حالات آتے رہے۔

تمہارے ۔۔۔کا بھی کوئی خط براہ راست نہیں آیا مگر عبدالقدیر وغیرہ کے خطوط سے خیریت معلوم ہوتی رہتی ہے۔تمہیں تو انشاء اللہ تفصیل معلوم ہوتی رہتی ہوگی۔تمہارے یہاں کے اجتماع عظیم کی جو ۳۰ جولائی کو ہونے والا ہے مکہ وغیرہ کے خطوط سے بھی وہاں کے لوگوں کی تیاریاں معلوم ہوکر مسرت بھی ہورہی ہے اور رشک بھی آرہا ہے کہ ان حضرات کے لئے لندن کا سفر کیسا آسان ہے۔

تمہاری خالہ کا خط بھی نانی نرولی سے آیا ہے اس میں بھی یہ مژدہ آیا ہے کہ مولوی عبدالرحیم افریقہ پہنچ گئے۔تمہارے بجلی والے بستر کے متعلق پہلے بھی دو دفعہ شکر یہ لکھ چکا ہوں۔تمہارے ہدایا میں اس نے مجھے بہت ہی کام دیا۔پارسال بھی ساری سردی میں یہ میرا غلاف رہا اور امسال بھی میرے بستر پر مستقل رہتا ہے۔جب ٹانگوں میں سردی کا اثر ہوتا ہے بجلی کھول کر اسے ٹانگوں پر لپیٹ لیتا ہوں اور اخیر شب میں تہجد کے وقت بھی نماز کے وقت میں اسے ٹانگوں پر لپیٹے رکھتا ہوں۔

اللہ تمہیں بہت ہی جزائے خیر دے البتہ منیٰ والا بستر اب تک لپٹا رکھا ہے ,جی چاہتا ہے کہ کوئی جانے والا ملے تو اسے واپس کر دوں ,اس لئے کہ رات کو پیشاب کا بار بار آنا اور اس کو ہر دفعہ نکالنا بھی دشوار اور اس کو پہنے ہوئے پیشاب بھی دشوار۔یہ سب میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں۔

آج مولوی تقی صاحب گھر جارہے ہیں ایک ہفتہ لکھنؤ قیام کے بعد عید کرنے اپنے گھر جائیں گے۔ایک عشرہ گھر قیام کرنے کے بعد پھر لکھنؤ واپس آئیں گے اور ایک ہفتہ

وہاں قیام کے بعد سہارنپور کا ارادہ ہے۔ تمہاری کتاب کے کاتب کا وعدہ یہ ہے کہ ان کی واپسی تک کتاب پوری کر دوں گا۔ اگر اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا تو امید ہے کہ شروع محرم میں طباعت ہو جائے گی, لیکن میرے ذہن میں اس کے بھیجنے کی کوئی صورت اب تک سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔

دو سال ہوئے جب میں نے اپنی کتابوں کا بڑا ذخیرہ حاجی یعقوب صاحب کی وساطت سے تم کو بھیجا تھا۔ ان کے بھیجنے میں ان کو بھی بڑی دقت ہوئی تھی اور وصول کرنے میں تمہیں بھی بڑی دقت ہوئی تھی۔ اگر کوئی آسان صورت تمہارے ذہن میں ہو تو ضرور لکھ دو۔ اپنی خالہ صاحبہ ،خالو صاحب سے مبارک باد پیش کر دیں۔ منشی انیس جو تمہیں کتابیں بھیجتے ہیں اس کی کیا صورت ہوتی ہے۔ منشی جی سے پوچھنے کا تو ارادہ نہیں کیا کہ ان کی تجارتی مصالح کے خلاف ہے۔ مجھ سے تو کوئی انکار نہیں مگر وہ مولوی نصیر کو اپنے وسائل پر مطلع کرنا نہیں چاہتے, اس لئے تم سے پوچھتا ہوں۔

اپنی اہلیہ سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ تمہاری صحت کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ مولوی ہاشم صاحب سے خاص طور سے سلام مسنون کے بعد ۴ / ذیقعدہ کو ایک ائر لیٹر تمہاری معرفت ان کو لکھا تھا جس میں ایک ورقہ عزیز احسان رائے ونڈ کے نام تھا۔ اب تک معلوم نہ ہوا کہ وہ خط پہنچا یا نہیں۔ مولوی ہاشم صاحب کی عادت تو بہت جلد رسید لکھنے کی ہے مگر معلوم نہ ہو سکا کہ وہ خط پہنچا یا نہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی

۲۳ / ذیقعدہ ۹۱ھ، مطابق ۱۱ / جنوری ۷۲ء

346

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۲؍ذیقعدہ ۹۱ھ [۸؍جنوری ۷۲ء]

باسمہ سبحانہ

عزیزم عبدالرحیم متالا، پوسٹ بکس نمبر ۲۹۹، سٹینگر، ناٹال جنوبی افریقہ۔ بعد سلام مسنون، تمہارے متعدد خطوط پہنچے اور تمہارا کوئی خط ایسا نہیں پہنچا جس کا میں نے ہمروزہ جواب نہ لکھوایا ہو۔ ان سب کی تاریخیں تلاش کر کے لکھواؤں تو بڑی دیر بھی لگے گی۔ تمہارا آخری ائر لیٹر مؤرخہ ۱۰؍ذیقعدہ ۲؍۰ کو ملا تھا جس کو سن کر بہت ہی رنج وقلق ہوا۔ اس لئے کہ اس سے معلوم ہوا تھا کہ دس ذیقعدہ تک بھی تمہیں افریقہ کا ویزہ نہ ملا۔ زیادہ رنج اس سے ہوا تھا کہ نہ حج ہوا نہ والدہ سے ملاقات ہوئی۔

میں نے اس میں اور اس سے پہلے دو خطوں میں تمہیں یہ لکھوایا تھا کہ بجائے افریقہ کے جدہ فوراً چلے جاؤ اور اپنی والدہ کو بذریعہ تار مکہ بلالو اس لئے کہ مولوی یوسف تتلی سے معلوم ہوا تھا کہ تمہاری والدہ بھی اس سال حج کا ارادہ کر رہی ہیں مجھے تو بہت ہی خوشی ہوئی تھی۔ اس لئے کہ اگر ان کا حج تمہارے ساتھ ہوگا تو ان کے لئے دینی حیثیت سے بہت مفید ہوگا اور تمہارا ان کے ساتھ حج تمہارے لئے مادی حیثیت سے مفید ہے۔ یہ مضمون میں ۴، ۵؍خطوں میں لکھوا چکا ہوں۔

مولوی یوسف تتلی کے لفافہ میں بھی اس مضمون کا ایک پرچہ لکھوایا تھا لیکن میرا ایر لیٹر ۲۰؍ذیقعدہ والا ڈاک میں پڑنے سے پہلے تمہارے افریقہ پہنچنے کا تار مل گیا تھا جس سے بہت مسرت ہوئی۔ اسی ائر لیٹر پر تمہارے تار کی رسید بھی لکھ دی تھی، خدا کرے کہ وہ خط

مل گیا ہو۔ اب بھی میری رائے یہ ہے کہ اگر بسہولت ممکن ہو تو اپنی والدہ ماجدہ کو ساتھ لے کر حج کرلو۔ اس لئے کہ ان کے لئے اس سے بہتر موقع دینی حیثیت سے نہیں ملے گا مگر تم نے اپنے آخری خط میں لکھا تھا کہ وہاں کوئی سعودی سفارت خانہ نہیں، یہ البتہ مشکل مسئلہ ہے اگرچہ سعودی ویزا حج کے زمانہ میں ہر جگہ سے بسہولت مل جاتا ہے۔

اگر کہیں قریب سے سعودی ویزا حاصل ہوسکے اور تم حج سے پہلے والدہ کو لے کر حج کرسکو تو میرے نزدیک بہت مناسب ہے۔ حج کے بعد اگر والدہ کا اصرار ہو تو غالباً جدہ سے افریقہ کا ویزہ ملنا آسان ہوگا، ورنہ والدہ سے تو ملاقات ہو ہی جائے گی اور ان کے ساتھ حج ہو جانا مزید برآں ہے۔

اس سے بڑی حیرت ہے کہ تمہارے کسی خط میں بھی میرے کسی خط کی رسید نہیں حالانکہ میں نے رمضان، شوال، ذیقعدہ تین ماہ میں بواسطہ، بلاواسطہ تقریباً ۱۵ر خطوط لکھوائے ہیں۔ اپنی والدہ ماجدہ سے خاص طور سے میرا سلام مسنون کہہ دیں اور یہ کہ یہ ناکارہ آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔

میں نے تو عزیز یوسف کو بھی متعدد خطوط میں یہ شوال میں لکھوایا تھا کہ اگر عزیز عبدالرحیم اور ان کی والدہ اس سال حج کریں تو تم بھی جس طرح ہوسکے اپنی اہلیہ کو اسی سال حج کرادو کہ اس کے لئے بھی اس سے بہتر موقع نہیں ہوسکتا۔ والأمر بيد الله۔

اللہ تعالیٰ تمہیں خوش وخرم رکھے اور آئندہ کے اسفار میں بھی سہولت پیدا فرمائے۔ اپنی اہلیہ سے بھی میری طرف سے خاص طور سے سلام مسنون فرمادیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ بقلم حبیب اللہ، ۲۲ر ذیقعدہ ۹۱ھ۔

از احمد گجراتی بعد سلام مسنون درخواست دعا۔ از ت. ندوی ایضاً

﴿347﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، جنوبی افریقہ

تاریخ روانگی: ۳۰؍ذیقعدہ ۹۱ھ [۱۶؍جنوری ۷۲ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۱۲ جنوری آج ۱۸؍کو پہنچ کر موجب مسرات ہوا۔ تم نے لکھا کہ اس سے قبل زامبیا سے متعدد خطوط لکھے پہنچے ہوں گے۔ اس فقرہ سے تکلیف ہوئی۔ تمہارا کوئی خط روانگی کے بعد سے یا تار ایسا نہیں پہنچا جس کا میں نے ہمروزہ جواب نہ لکھوایا ہو۔ تمہارے دونوں تاروں کا جواب بھی ہمروزہ میں نے لکھوایا۔ تعجب ہے کہ میرے خطوط تم تک کیوں نہیں پہنچتے۔ ممکن ہے کہ پتے میں کوئی غلطی ہوتی ہو۔

تمہاری بخیر رسی تو گذشتہ ہفتہ تار سے مل گئی تھی اور اسی وقت اس کا جواب بھی لکھوا دیا تھا، آج کے خط سے مفصل حالات معلوم ہوئے۔ اللہ کا شکر ہے کہ تم اپنی والدہ کی کشش سے پہنچ ہی گئے۔ لیکن اس کا بہت ہی قلق ہوا کہ اس سال تمہارا حج رہ گیا۔ میرا تو دل چاہتا تھا کہ تمہاری والدہ کا حج تمہارے ساتھ ہو جاتا تو ان کے لئے دینی حیثیت سے بہتر ہوتا۔ لیکن جو مجبوریاں تم نے اس خط میں لکھی ہیں وہ بھی اہم اور قابل لحاظ ہیں، الخیر فیما وقع۔

عزیز یوسف متالا کی کتاب کی کتابت تو شروع ہوگئی اور ۴۰؍صفحے لکھے جا چکے جن میں مولوی تقی کی تقدیم آ گئی لیکن مولوی تقی صاحب ایک ہفتہ ہوا اپنے گھر عید کرنے کے لئے لکھنؤ روانہ ہو چکے ہیں اور عید کے قریب وہاں سے اپنے گھر جائیں گے۔ ۱۰، ۱۲؍دن گھر قیام کے بعد واپسی میں پھر ہفتہ عشرہ لکھنؤ ٹھہریں گے، اس کے بعد یہاں آئیں گے۔ اس وقت تک غالباً کتابت کی تکمیل ہو چکی ہوگی۔

عزیزم مفتی اسمٰعیل چونکہ رمضان میں یہاں نہ آ سکے تھے اس لئے ان کے اصرار پر

عید پر یہاں آنے کی اجازت دے دی تھی, وہ کل ۲۹ ذیقعدہ کو یہاں آ گئے تھے۔ عید تک یہاں قیام رہے گا, اس کے بعد دو تین دن اپنے گھر رہ کر مدرسہ جائیں گے۔

اس کا ضرور قلق ہے کہ اپنا سوچا ہوا [پروگرام] سارا غلط ہو گیا, اپنا خیال تو یہ تھا کہ تم ایک ڈیڑھ ماہ والدہ کے پاس رہ کر رمضان کا کل یا جز بولٹن میں گذارتے اور یوسف کے حالات کو گہری نگاہ سے دیکھتے۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کی ہر نوع کی دستگیری اور مدد فرمائے, اکابر کے **نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔**

حکیم سعد کو ضرور خط لکھتے رہا کرو, ان کے احسانات تم پر بھی اور اس سیہ کار پر بھی بہت ہیں۔ ان کا علاج غائبانہ بھی برابر ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے۔ والدہ صاحبہ، خالہ زاد بھائی، اہلیہ، ہمشیر گان اور جملہ اعزہ سے میرا اسلام مسنون بھی کہہ دیں۔ یہ ناکارہ تمہاری وجہ سے ان سب کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔

تعجب ہے کہ عزیز یوسف کا ڈیڑھ ماہ سے کوئی خط نہیں پہنچا اور اس کو اس کی شکایت ہے کہ تمہارا خط نہیں پہنچا۔ عزیزانم طلحہ، نصیر، ابوالحسن اور دیگر حاضرین کی طرف سے سلام مسنون۔ عزیز عبدالحفیظ ۱۷ شوال کو مکہ مکرمہ واپس جا چکا تھا۔ بخیر رسی اور دیگر خطوط متعدد آ چکے۔ نیچے کا حصہ پھاڑ کر عزیزم مولوی احسان الحق مدرسہ عربیہ رائے ونڈ جنکشن ضلع لاہور کے نام لفافہ میں بند کر کے بھیج دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ، ۳۰/ذیقعدہ ۹۱ھ

عزیزم مولوی احسان الحق کا خط دل چاہے تو لفافہ میں بند کر کے بھیج دو یا اس کی نقل کسی ائر لیٹر پر بھیج دو کہ ائر لیٹر بہ نسبت لفافہ کے جلدی پہنچتا ہے۔ میں تمہارے ہر خط اور ہر تار کی اطلاع عزیزم قاری یوسف متالا کو کرتا رہتا ہوں۔ آج کے خط کی اطلاع بھی آج یا کل کر دوں گا۔

﴿348﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا احسان الحق صاحب مدظلہ العالی، رائے ونڈ

تاریخ روانگی: ۳۰/ذیقعدہ ۹۱ھ [۱۶/جنوری ۷۲ء]

عزیزانم الحاج مولوی احسان الحق و عزیزم مولوی طلحہ قریشی سلمہما! بعد سلام مسنون، میں ۲۰ دسمبر کے بعد سے ۱۰، ۱۲ خط تمہیں مکہ، لندن اور مختلف جہات سے بھیج چکا ہوں۔ ان وسائط سے یہ تو معلوم ہوا کہ یہ احباب میرے خطوط تمہارے پاس بھیج چکے ہیں۔ لندن سے مولوی ہاشم نے لکھا تھا کہ ۴ جنوری کو تیرا خط ان احباب کے نام پہنچا تھا اور میں نے اسی دن لفافہ میں بند کر کے مولوی احسان کے نام بھیج دیا لیکن آج ۱۸ جنوری تک میرے کسی خط کا جواب تو درکنار کسی خط سے یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ میرا کوئی خط تم تک پہنچا یا نہیں۔

۲۰ دسمبر کے خطوط کو تو آج تقریباً ایک ماہ گذر گیا۔ تاروں کے علاوہ بھائی یوسف رنگ والوں کا خط کویت کے واسطہ سے پہنچا تھا۔ اس کا جواب بھی ہمروزہ ۱۳ جنوری کو عزیز عبدالحفیظ مکی کی رجسٹری میں بھیجا جا چکا جس میں ایک پرچہ تمہارے نام تھا اور ایک بھائی یوسف رنگ والوں کے نام۔

گذشتہ ہفتہ مولوی یوسف تتلی بمبئی سے تمہارے یہاں گئے ہیں۔ یہاں سے روانگی کے وقت بلکہ بمبئی پہنچنے کے بعد تک تو ان کو ویزا تمہارے یہاں کا نہیں مل سکا تھا لیکن حاجی یعقوب صاحب کا ایک خط پہنچا تھا کہ ان کو ویزا مل گیا اور وہ ۲، ۳ دن میں جا رہے ہیں۔

اسی دن میں نے تم دونوں کے نام ایک پرچہ لکھ کر حاجی یعقوب کے پاس بھیج دیا تھا اور ان کو یہ بھی لکھ دیا کہ آپ بیتی نمبر ۴ کے پانچ نسخے ان کے ہاتھ تمہارے پاس بھیج دیں، مگر کتاب پر نام نہ لکھیں۔ اس لئے کہ تم سب کے نام لکھ کر نسخے میں پہلے بھیج چکا ہوں۔ اگر ان

میں سے کچھ پہنچ گئے ہوں ورنہ بعد میں پہنچ جائیں گے, اور نا مزد پہنچنے کے بعد یہ نسخے چاہے کسی کو ہدیہ کردیں جس کو دل چاہے، چاہے فروخت کردیں۔

ان نسخوں میں تم عزیز طلحہ، قاضی جی، مفتی جی اور مولوی محمد احمد بہاولپوری علی الترتیب اس شرط کے ساتھ رکھ لیں کہ جب ان کے نام کا پہنچ جائے تو وہ واپس کردیں۔ نمبر ۵ بھی طبع ہوگئی ہے مگر دیکھئے تم تک لے جانے والا کوئی ملے یا نہیں؟

ایک جدید تالیف اسی ہفتہ میں لکھوائی ہے وہ خوانِ خلیل کے حواشی۔ یہ رسالہ حضرت تھانویؒ نے حضرت سہارنپوریؒ کے وصال پر لکھا تھا جو بڑی تلاش سے میں نے اس لئے حاصل کیا تھا کہ جدید تذکرۃ الخلیل کا اس کو ضمیمہ بنا دیا جائے مگر سننے سے معلوم ہوا کہ اس پر تو خود حواشی کی بڑی ضرورت ہے اس کے متعلق تو میرا بہت ہی دل چاہتا ہے کہ تم دوستوں تک جلد از جلد پہنچ جائے کہ میرے حضرت کے حالات اور حضرت حکیم الامۃ کے قلم سے, لیکن ؎

کیف الوصول الی سعاد ودونها
قلل الجبال و دونهن حتوف

قریشی صاحب کے بعد سے تمہارے یہاں کے کام کا ہر وقت فکر لگا رہتا ہے کہ کیا نظم قائم ہوا۔ مجھے تو فکر سوار ہو جایا کرتا ہے کئی راتیں اس سوچ میں نیند بھی نہیں آتی۔ احباب سے مشورہ بھی کر رہا ہوں۔ احباب مذکورہ کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست, نیز والدین زوجتین سے سلام مسنون۔

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ
بقلم حبیب اللہ، ۳۰/ ذیقعدہ ۹۱ھ

﴿349﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۵/ذی الحجہ۱۹۱ھ [۲۱/جنوری ۷۲ء]

باسمہ سبحانہ

مکرم ومحترم قاری یوسف صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، گرامی نامہ مؤرخہ ۶/جنوری بہت تاخیر سے ۲۰ کو پہنچا۔ معلوم نہیں آپ کے خطوط کے پہنچنے میں اتنی تاخیر کیوں ہوتی ہے۔ عموماً لندن کے خطوط ۵، ۶ دن میں پہنچ جاتے ہیں۔ خیال یہ ہوتا ہے کہ آپ خط لکھنے کے بعد اس کے ڈالنے میں استخارہ کرتے ہیں اگرچہ اس خط میں تو لکھنے کی تاخیر اور ڈاکخانہ کہ مہر میں زیادہ فرق نہیں، ایک ہی دن کا فرق ہے۔ اور سہارنپور کی مہر ۱۹ کی ہے جو ۲۰ کو مجھے ملا۔

تمہاری وساطت سے جو مولوی ہاشم کے نام عزیز احسان کا خط بھیجا تھا ایک عشرہ ہوا مولوی ہاشم صاحب کی رسید پہنچ گئی اور اس کے ذریعہ یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ آپ نے ان کو مولوی احسان کے نام پتہ لکھ کر لفافہ بھی دے دیا تھا, جزاکم اللہ۔ میں تو آپ ہی کو تکلیف دیتا لیکن آپ کے خطوط آہستہ خرام، بلکہ مخرام کہ

زیر قدمت ہزار جانست ونزا کتے

مجھے خیال ہوا کہ نہ معلوم یہ کب پہنچے گا اور کہاں رسید ملے گی۔ چنانچہ ہوا بھی ایسا ہی کہ مولوی ہاشم کی رسید ایک ہفتہ پہلے پہنچ گئی۔ مولوی احسان کے خطوط کا شدت سے انتظار ہے۔ اب تک کوئی نہیں پہنچا۔

عزیز عبدالرحیم کی افریقہ بخیر رسی کا تار پہنچ گیا تھا اور اسی دن میں اس کی اطلاع

آپ کو بھی کر چکا تھا، خدا کرے کہ پہنچ گئی ہو۔ میری تو خواہش تھی کہ اس سال اس کی والدہ بھی اس کے ساتھ حج کر لیں اور تمہاری اہلیہ بھی مگر عزیز عبدالرحیم نے جو مجبوریاں لکھیں وہ قابلِ لحاظ ہیں۔

میں نے تو لکھا تھا کہ عبدالرحیم اپنی والدہ کو لے کر حج کو چلا جائے اور حج کے بعد پھر افریقہ آ جائے مگر عبدالرحیم نے لکھا کہ تین ماہ کا ویزا ملا اور اس میں یہ شرط ہے کہ اگر ایک گھنٹہ کے لئے بھی ملک سے باہر جانا ہوا تو پھر یہ ویزا منسوخ ہے۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ سعودی سفارت خانہ یہاں نہیں ہے، اس لئے حج کا ویزہ یہاں ملنا مشکل ہے ۔

ما کل مایتمنی المرء یدرکه

حاجی حبیب صاحب کے خط دو آئے۔ انہوں نے میرے لکھنے کے خلاف تربیت السالک بجائے طیارہ کے بحری سے بھیجی۔ میں نے طیارہ سے لکھا تھا مگر میرے دوبارہ لکھنے پر انہوں نے دوسرا نسخہ ایک لندن کے دوست کی معرفت دستی بھی بھیج دیا۔ خدا کرے کہ دونوں پہنچ جائیں۔ اگر دونوں پہنچ جائیں اور تم سے زائد ہوں تو ایک نسخہ اپنی طرف سے مولوی ہاشم صاحب کو دے دیں اور اگر تمہیں دونوں کی ضرورت ہو تو اپنے پاس رکھ لیں۔

مکہ مدینہ والوں کے خطوط بالخصوص صوفی اقبال، ڈاکٹر اسمعیل، ملک عبدالحفیظ کے متعدد آئے کہ مولوی عبدالرحیم کا شدت سے انتظار ہو رہا ہے۔ صوفی اقبال نے تو لکھا ہے کہ ان کی اطلاع تو کوئی ہے نہیں، خیال یہ ہے کہ وہ اپنی اہلیہ اور والدہ کے ساتھ بلا اطلاع دفعۃً پہنچ جائیں گے۔

مستقبل کا فکر تو برمحل ہے اور کس کو نہیں ہے مگر محض فکر سے تو کچھ نہیں ہوتا، کام تو کرنے سے ہوتا ہے۔ وقضینا الی بنی اسرائیل فی الکتاب لتفسدن فی الأرض آیات آج کل ہمارے حالات کے بہت موافق ہیں ان کو غور سے دیکھا کرو اور اس کے بعد

وإن عــدتـم عـدنـا کا فرمانا بھی موجب الاِ ذعان ہے۔ **معاصی سے بچنے میں، طاعات کی ترغیب دلانے میں جو کوشش ہوتی ہو اس سے دریغ نہ کریں۔ خود بھی کوشش کرتے رہیں احباب سے بھی تاکید کرتے رہیں۔**

تم نے لکھا کہ آئندہ کے متعلق کچھ لکھیں۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ آئندہ کے متعلق لکھنے کی کیا بات ہے۔ **دین کے لئے جو بھی سعی کی جاسکتی ہو وہ اگر ظاہری ثمرات پیدا نہ کرے تو اجر وثواب اور باطنی ثمرات سے تو خالی نہیں۔**

آپ کے مدرسہ کے مدرس مولوی عبدالحق مدینہ منورہ بخیریت پہنچ گئے ہیں اور آپ کے دوستوں اور پیاروں تک آپ کے پیامات بھی انہوں نے پہنچا دیئے ہیں۔ میں نے صرف اس واسطے لکھ دیا کہ ان لوگوں کی نگاہ میں تو کوئی اہمیت ان چیزوں کی نہیں ہوگی اور مجھے تمہارے رفع انتظار کی وجہ سے اہتمام ہے۔

میں نے متعدد مرتبہ ایک بات تم سے دریافت کی وہ یہ کہ منشی انیس صاحب جو کتابیں آپ کے پاس بھیجتے ہیں وہ بحری ڈاک ہی کے ذریعہ سے پہنچتی ہیں یا اس کے علاوہ آپ کے پاس کوئی ایسا ذریعہ ہے جس سے زیادہ کتابیں پہنچ جائیں؟ ڈاک کا محصول چاہے بحری ہو بہت زیادہ ہے اور میں نے کئی سال ہوئے جب بحری جہاز سے بلـٹی بھیجی تھی اس میں بہت زیادہ دقت اٹھانی پڑی تھی۔

مجھے معلوم ہوا تھا کہ جن لوگوں کے پاس غیر ملکی تجارت کا لائسنس ہوتا ہے ان کو بحری جہاز سے بذریعہ بلٹی مال کا بھیجنا آسان ہوتا ہے۔ میرا رسالہ حجۃ الوداع بیروت والوں نے بھی طبع کرایا ہے اور اس کے دو نسخے انہوں نے میرے پاس بھی تقریباً ایک ماہ ہوا بھیجے تھے اور ان کا بمبئ [پہنچ] جانا بھی تقریباً ۲۰ دن ہوئے معلوم ہوا تھا مگر معلوم ہوا کہ وہ کسی وجہ سے وہاں کے کسٹم میں محبوس ہے اور جناب الحاج شفیع میاں صاحب ڈابھیل والے جن کے

نام سے یہ بلٹی آئی تھی وہ حج کو روانہ ہو گئے۔

میرا جی چاہتا ہے کہ تمہارے پاس کتابیں بھیجنے کی کوئی آسان صورت معلوم ہو جائے تو وقتاً فوقتاً کچھ کتابیں تمہارے پاس بھیجتا رہوں۔ اپنی اہلیہ محترمہ سے سلام مسنون کہہ دیں اور عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ تمہارے پہلے خط سے معلوم ہوا تھا کہ اس کے دانت نکل رہے ہیں جس کی وجہ سے بخار کا سلسلہ ہے امید ہے کہ دانت نکل چکے ہوں گے۔ تمہارے غریب عبدالقدیر کی شادی کی تفصیلات پہلے خط میں لکھ چکا ہوں امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۵/ذی الحجہ ۹۱ھ

از احمد لولات بعد سلام مسنون درخواست دعا، حبیب اللہ بھی کہتا ہے کہ میرا بھی سلام لکھ دو۔

﴿350﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۶/جنوری ۷۲ء [۹/ذی الحجہ ۹۱ھ]

عنایت فرمائم الحاج قاری یوسف صاحب! بعد سلام مسنون، تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۱۷ جنوری ۲۵/جنوری کو پہنچا۔ مولوی احسان کے خط کی رسید والا ائر لیٹر بھی تمہارا پہنچ گیا تھا اور اس کا جواب بھی میں ہمروزہ دے چکا ہوں اور کل کی ڈاک سے مولوی احسان کے پاس سے اس خط کے پہنچنے کی رسید بھی صالح جی دولہا میاں کی معرفت حاجی یعقوب کے لفافہ میں پہنچ گئی۔

صالح جی کراچی سے اپنے گھر جانے کے واسطے ہوائی جہاز سے بمبئی پہنچے تھے تو وہ کچھ دوستوں کے خطوط لائے تھے اور انہوں نے حاجی یعقوب کو خطوط یہ کہہ کر دے دیئے تھے کہ جس کو آپ دولہا میاں کہا کرتے تھے وہ خطوط لایا ہے اور ۱۰ فروری کو واپس جائے گا۔ اگر ان کے جوابات دینا چاہیں تو حاجی یعقوب کے پاس بھیج دیں، لیتا جاؤں گا۔ خیال ہے کہ عید بعد ان سب خطوط کا جواب لکھ کر بھیج دوں گا۔

تمہاری کتاب کے بارے میں کتابت تو اس کی دیوبند میں ہورہی ہے، ۴۰ رصفحے کتابت ہو چکے تھے، مولوی تقی صاحب کا خط لکھنؤ سے آیا ہے وہ عید کرنے گھر گئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے یہاں ایک پریس میں تمہاری کتاب کی طباعت کی بات چیت کرلی ہے گھر سے واپسی پر وہ ۴۰ رصفحے طباعت کے واسطے بھیج دیں گے۔ بقیہ جتنی کتابت ہوتی جائے گی تقاضا کر کے بھجوادوں گا۔

مولوی عبدالرحیم کے خطوط تو یہاں بھی آتے رہے باوجود میری انتہائی کوشش کے وہ حج کو نہ جاسکے جس کا بہت قلق ہے۔ بھورا سماچار کے متعلق میں نے احتیاطاً تمہیں نکیر لکھ دی تھی اس لئے کہ ہم لوگ اس قسم کی چیزوں کے اخبارات میں آنے کے مخالف ہیں کہ اس میں نفع تو کم ہے اور نقصان زیادہ ہے۔ حاسدین کو حسد کا موقع ملتا ہے اور کچھ لوگوں پر عجب بھی پیدا ہو جانے کا احتمال ہے۔

تمہاری کتاب کے گجراتی ترجمہ کے متعلق بہت زور سے تائید کرتا ہوں، ضرور ترجمہ کرالیں بشرطیکہ ترجمہ کرنے والا گجراتی پر حاوی ہو۔ یہاں تو جو مشائخ علمائے کرام گجراتی کے ماہر تشریف لاتے ہیں ان سے تو گجراتی کا خط بھی نہیں پڑھا جاتا حالانکہ اس کو اپنی مادری زبان بتاتے ہیں۔

مفتی اسمعیل صاحب اس وقت میرے پاس بیٹھے ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مولوی

عبدالرحیم کی کتاب حقیقت شکر کا گجراتی ترجمہ میں نے کیا تھا اس کو انہوں نے پسند کیا تھا۔ اگر کسی اور سے کراؤ تب بھی مفتی اسمعیل یا عبدالرحیم جیسے ماہرین سے نظر ثانی ضرور کرالینا۔

میرے فضائل کے رسائل جن کے دوسری زبانوں میں ترجمے کئے جاتے ہیں ان کی لوگ بہت شکایت کرتے ہیں میں تو چونکہ واقف نہیں اس لئے جو جس زبان میں ترجمہ کی اجازت مانگتا ہے دے دیتا ہوں۔

تم نے رضا یا ابنائے یوسف وغیرہ سے خط و کتابت کی معلوم نہیں کیوں صفائی لکھی، مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے اس سلسلہ میں ابتدائی خط کے علاوہ جو جدہ سے رجسٹری کیا تھا (اور کئی مرتبہ اس کو چاک کرنے کا حکم تحریر کر چکا ہوں مگر اب تک کسی خط میں تم نے اس کے متعلق یہ بھی نہ لکھا کہ میرا اس مضمون کا کوئی خط پہنچا یا نہیں) [کچھ لکھا ہو]۔ مولوی عبدالحق کے متعلق پیامات جو بھیجے گئے تھے وہ تو میرے نزدیک قابل التفات نہیں تھے اس لئے میں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

میں نے تو صرف غریب عبدالقدیر کی شادی کے متعلق لکھا تھا کہ اس کی تو اطلاع آپ کو تفصیل سے ہوئی ہی ہوگی۔ اس لئے کہ اس غریب کی خاطر تو آپ نے بہت سے غرباء ٹھکرادیئے تھے۔ روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام کیلئے ضرور خط لکھتے رہا کریں، بہت ضروری ہے۔ اس کا اقامہ ابھی تک نہیں ملا اور حج کے موسم کی ملازمت ۵ ماہ کی ہر سال ملتی ہے۔ اس کے ساتھ اس کی قبلہ نما کی تجارت بھی کئی سال سے رہتی ہے۔

تم نے جو کتابیں بھیجنے کا طریقہ ۱۰ کیلو کے پارسل کا لکھا یہ تو تم نے پہلے بھی لکھا تھا اس میں مجھے خیال تھا کہ محصول ڈاک بہت زیادہ ہوا۔ خیال تھا کہ شاید کوئی زیادہ مقدار کی کتابوں کے لئے بحری بلٹی کا کوئی آسان طریقہ ہو۔ اہلیہ کی طبیعت دوبارہ خراب ہونے سے بہت ہی قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحت عطا فرمائے۔ معلوم نہیں غریب شادی کے بعد سے

مسلسل بیمار ہی چل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرمائے۔ عزیزہ خدیجہ کی صحت سے بہت مسرت ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ، ۲۶ ؍جنوری ۷۲ء

مفتی اسماعیل رمضان کی قضا میں اس وقت عید کی تعطیل میں آئے تھے، سلام لکھواتے ہیں۔ عزیزان شاہد، طلحہ، ابوالحسن کی طرف سے بھی سلام مسنون۔

از احمد گجراتی، بعد سلام مسنون، درخواست دعا۔ حبیب اللہ کا بھی سلام مسنون۔

351

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳؍ ذی الحجہ ۹۱ھ [۲۹؍جنوری ۷۲ء]

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون

فدا ہوں آپ کی کس کس ادا پر

آج ۱۲؍ ذی الحجہ کو ظہر کے قریب ڈاک کا انبار پہنچا۔ نہ تو ان کے سننے کا وقت اور جواب کا تو پوچھنا ہی کیا مگر چونکہ قدیم عادت یہ ہے کہ ڈاک آنے کے بعد چاہے کتنا ہی وقت تنگ ہو کھانے یا پینے میں کتنی ہی دیر لگے میں اپنے کاتبوں سے بھیجنے والوں کے نام پوچھ لیا کرتا ہوں، اور اگر نام سے کوئی بہت اہم معلوم ہو تو مختصراً اس کو اسی وقت سنتا بھی ہوں۔ ڈاک کے پلندہ میں میرے موجودہ کاتب مولوی حبیب اللہ نے پہلے ہی آپ کا نام لے دیا۔ میرے لئے تو کافی ہو گیا۔

فوراً خط سنا معلوم ہوا کہ ۱۹ جنوری کا چلا ہوا آج ۲۹؍ کو یعنی ۱۲؍ ذی الحجہ کی ظہر کے قریب پہنچا۔ اس وقت میں تو گھبرا گیا اور مولوی نصیر صاحب نے نہایت اطمینان سے جواب دے دیا کہ اب تو وقت نہیں رہا، تاہم انہوں نے میری پریشانی دیکھ کر متعدد دوستوں کو جانوروں کی تلاش میں بھجوایا، میری تو ظہر کے بعد کی نیند اڑ گئی۔

دو گھنٹے بعد معلوم ہوا کہ دیہات کے لوگ جو اپنے جانور ادھر ادھر سے لاتے ہیں وہ ۱۲؍ ذی الحجہ کی دس گیارہ بجے سے واپس ہونا شروع ہو جاتے ہیں اس لئے کہ دیہات والوں کو شہروں میں جانوروں کا رکھنا بھی مشکل ہوتا ہے اور یہاں کے گھاس وغیرہ کا خرچ بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔

میں نے دوبارہ زور باندھے کہ شیخ انعام اللہ صاحب کو اللہ جزائے خیر دے وہ عصر کے بعد ایک بھینس خرید کر لائے جو گراں بھی تھی اور لوگوں کی نگاہ میں زیادہ پسند بھی نہ تھی مگر چونکہ وقت آخری تھا اس لئے اس کو ذبح فوراً کرایا اور مغرب سے عشاء تک اس کی بوٹیاں وغیرہ کرا کر اسی وقت کچھ حصہ تو گھر بھیج کر میں نے کہا کہ اس کو جتنا قیمہ جلد ہو سکتا ہو مشین پر کراویں اور بقیہ بوٹیاں آگ پر رکھیں مبادا کل تک خراب ہو جاویں اور بقیہ عشاء کی نماز تک سب تقسیم کرایا جس سے اطمینان ہوا۔

حکیم والوں نے تو یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہمارے یہاں تو آج ہی ایک بہترین جانور دو پہر کو ذبح ہو چکا ہے اور اسی کا گوشت گھروں میں تقسیم ہو چکا ہے۔ تاہم اور فقراء کی تو کمی نہیں اور گھر والوں سے بھی میں نے کہہ دیا کہ میں تو کل اسی میں سے لوں گا بغیر مرچ کے۔ اس لئے کہ آنکھ کے آپریشن کے بعد سے اب مرچ بالکل نہیں کھائی جاتی مگر آپ کی اس لاپرواہی پر جتنی بھی داد دی جائے کم ہے۔

اللہ کے بندے! قربانی کا معاملہ تو ایسا لا ابالی نہیں تھا۔ جن دوستوں نے میرا یا اپنا

حصہ میرے یہاں کرانا چاہا شروع ذیقعدہ سے ان کے خطوط آنا شروع ہو گئے تھے۔ بعض دوستوں کے اصرار پر بہت عمدہ بکرے بھی میں نے ذیقعدہ میں خرید کر ان ہی کے پاس چھوڑ دیئے تھے۔

تقسیم سے پہلے تو میرا معمول تھا کہ شعبان یا رمضان میں بقرات خرید کر سرساوہ، شیخ پورہ وغیرہ کے احباب ہی کے ذریعہ سے خریدتا تھا اور ان ہی کے یہاں چھوڑ دیتا تھا کہ ۹/ذی الحجہ کو پہنچا دیں مگر بعض مجبوریوں کی وجہ سے [اب اس کا معمول] نہیں رہا۔ پھر بھی اخیر ذیقعدہ ورنہ زائد سے زائد شروع ذی الحجہ میں خرید والیتا ہوں کہ اطمینان سے اچھا جانور اچھے نرخ میں مل جاتا ہے۔

تمہارا یہ جانور گراں تو بہت ملا مگر اللہ کا احسان ہے کہ قربانی وقت پر ہوگئی، یہ بھی تمہارے اخلاص کی برکت ہے۔ اگر مولوی حبیب اللہ تمہارا نام نہ لیتے تو یہ خط سننے کی نوبت بھی نہ آتی اور بقیہ ڈاک کے ساتھ کل ۱۳/ذی الحجہ کو سنتا۔ صرف تمہارے رفع انتظار کے لئے لکھواتا ہوں کہ قربانی ادا ہوگئی, اللہ کا شکر ہے۔

تم نے لکھا کہ خط لکھا تھا وہ پرسوں پہنچ گیا تھا اور ہمروزہ اس کا جواب مولوی ہاشم صاحب کے ائر لیٹر پر بھجوا چکا ہوں۔ میری طرف سے تو جواب میں تاخیر نہیں ہوسکتی۔ رقم بھیجنے کی تو کوئی زیادہ عجلت نہ تھی، حکم نامہ کاش ایک ہفتہ پہلے پہنچ جاتا تو بہت اچھا ہوتا۔ آپ کی گستاخیاں تو قدیم وحدیث ساری ہی معاف ہیں۔ اس خط میں تو کوئی گستاخی نہیں البتہ تاخیر سے اچھا جانور نہ ملنے سے قلق ہے۔

مولوی تقی صاحب اپنے گھر گئے ہوئے ہیں۔ ہفتہ عشرہ میں واپسی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ لکھنؤ میں آپ کے مولوی یوسف متالا کی کتاب کی طباعت کا بہترین انتظام ہوگیا۔ واپسی پر انشاء اللہ جتنی کاپیاں تیار ہوں گی لکھنؤ بھیج دوں گا۔ لکھنا تو بہت زائد تھا

مگر رات بھی بہت زائد ہوگئی اور اس میں جگہ بھی نہیں۔ باقی انشاء اللہ آئندہ۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، شب ۱۳؍ذی الحجہ ۹۱ھ

مفتی اسماعیل کچھولوی رمضان کی قضا میں شروع ذی الحجہ سے پہلے سے آئے ہوئے ہیں۔ ان ہی کے متبرک ہاتھوں نے آپ کی قربانی کو ذبح کیا۔

﴿352﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵؍ذی الحجہ ۹۱ھ [۳۱؍جنوری ۷۲ء]

باسمہ سبحانہ

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب مد فیوضکم! بعد سلام مسنون، جناب سلیمان یوسف پٹیل لندن کے خط سے تمہاری ناسازی طبع کا حال معلوم ہوکر بہت ہی فکر وقلق ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ تمہارا ائر لیٹر ۱۲ ذوالحجہ کو ظہر کے وقت پہنچا تھا جس میں تم نے قربانی کا حکم لکھا تھا۔

وقت کی تنگی کی وجہ سے جانور گراں بھی ملا اور اچھا بھی نہ ملا۔ جس کا مجھے بہت قلق ہے۔ اگر تم ایک ہفتہ پہلے اطلاع کر دیتے تو بہت اچھا تھا۔ تاہم باوجود تنگیٔ وقت تعمیل حکم کر دی گئی۔ اسی دن اس کی اطلاع شام کو جناب عبدالحمید صاحب کے ائر لیٹر پر کر دی تھی امید ہے کہ پہنچ گئی ہوگی۔

عزیز عبدالرحیم کے افریقہ پہنچنے کے بعد دو خط پہنچے۔اس سے تو قلق ہوا کہ وہ حج نہ کر سکے لیکن معلوم نہ ہوا کہ اب ان کا نظام قیام کا کب تک ہے۔ میں بھی ان کو لکھ چکا ہوں آپ بھی ان کو لکھ دیں کہ واپسی میں اگر ممکن ہو تو کچھ دن تمہارے پاس قیام کر کے آویں۔ دوسرا پرچہ حافظ پٹیل پر دستی یا بذریعہ ڈاک بھیج دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ، ۱۵/ذی الحجہ ۹۱ھ

353

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: جناب حافظ محمد پٹیل صاحب، ڈیوزبری

تاریخ روانگی: ۱۵/ذی الحجہ ۹۱ھ [۳۱/جنوری ۷۲ء]

باسمہ سبحانہ

مکرم ومحترم جناب الحاج حافظ پٹیل صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، جناب کا ائر لیٹر مؤرخہ ۳/جنوری بہت تاخیر سے پہنچا۔آپ نے جو اپنے یہاں کی تفاصیل لکھیں اس سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، مزید ترقیات سے نوازے۔عزیزم مولانا الحاج انعام الحسن صاحب کی آمد کے لئے جو آپ اہتمامات فرما رہے ہیں ان سے بھی بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو مثمر ثمرات و برکات بنائے۔آپ کا گرامی نامہ احتیاط سے رکھ لیا ہے, دو تین دن میں مولانا انعام الحسن صاحب کی آمد کی خبر ہے ان کو بھی دکھا دیا جائے گا۔

امید ہے کہ آپ حج سے فارغ ہوکر واپس تشریف لے آئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے حج وزیارت قبول فرمائے، دارین کی ترقیات سے نوازے۔ جناب الحاج مولانا یعقوب صاحب کاوی کی خدمت میں بھی سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ یہ ناکارہ آپ کے لئے اور جملہ رفقائے تبلیغ کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ ۱۵/ذوالحجہ ۹۱ھ

354

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۷/ذوالحجہ ۹۱ھ/۱۳/فروری ۷۲ء

باسمہ سبحانہ

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، گرامی نامہ ائر لیٹر مؤرخہ ۳۰ جنوری پہنچ کر موجب منت ہوا۔ تم نے جو ائر لیٹر قربانی کے متعلق لکھا تھا وہ بہت ہی تاخیر سے ۱۲ ذی الحجہ کو ظہر کے وقت پہنچا۔ بڑی عجلت میں قربانی تو عصر کے بعد کردی گئی اور اس کی اطلاع ایک تو اسی دن رات کو عبدالحمید صاحب کے ائر لیٹر پر اور مکرر اطلاع ۱۵ ذی الحجہ کو سلیمان محمد پٹیل کے لفافہ میں کرا چکا ہوں۔ امید ہے کہ دونوں اطلاعیں آپ کے خط لکھنے کے بعد پہنچ گئی ہوں گی۔

آپ نے بہت اچھا کیا تار نہیں بھیجا، تار میں واقعی آج کل تو بہت ہی غلطیاں

ہو رہی ہیں, اور ایسی فحش غلطیاں ہو رہی ہیں کہ کچھ مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ اس زمانہ میں کئی تار بہت گڑبڑ پہنچے۔ معلوم نہیں بمبئی سے تمہارے پاس تربیت السالک کوئی پہنچی یا نہیں؟

بمبئی سے حبیب جان صاحب نے مجھے اطلاع دی تھی کہ بذریعہ بحری ڈاک بھیج دی گئی اور جب میں نے یہ لکھا کہ بحری ڈاک تو کئی مہینے میں پہنچتی ہے تو انہوں نے لکھا تھا کہ ایک صاحب لندن جانے والے ہیں ان کے ساتھ ایک نسخہ دستی بھی بھیج دوں گا۔ اس پر میں نے ان کو لکھا تھا کہ مولوی ہاشم صاحب کے بھائی کا خط بھی اس دن آیا تھا، ۳۰ تاریخ کو آرہے ہیں اور مجھے معلوم ہوا تھا کہ یہ سارے گجراتی بوٹا والے مسافر خانہ میں رہتے ہیں۔ حبیب جان صاحب نے بھی لکھا تھا کہ میں نے ناظم کو کہہ دیا ہے کہ کوئی لندن جانے والا ملے تو مجھے بتا دیں۔ معلوم نہیں مولوی ہاشم کے بھائی کتاب لے گئے یا نہیں اور بمبئی میں ان سے کسی نے ذکر کیا یا نہیں۔

تم نے لکھا کہ خدا کرے کہ قربانی کی رقم بھی پہنچ گئی ہو۔ وہ آج ۱۳ فروری تک تو پہنچی نہیں مگر کوئی جلدی بھی نہیں۔ تم نے بہت اچھا کیا مولوی عبدالرحیم کے پاس لندن کے ویزا کے کاغذات بھیج دیئے۔ خدا کرے کہ وہ سہولت سے تمہارے پاس پہنچ جائیں۔ حج نہ ہونے کا تو مجھے بھی قلق ہے۔

تم نے میوزیم کے متعلق جو لکھا اس میں اب محنت کرنے کی ضرورت نہیں۔ اول تو اس ناکارہ کی صحت نے بالکل ہی جواب دے دیا۔ تم نے جس حال میں چھوڑا تھا اس سے کئی بانس نیچے گر چکا ہوں۔ دل و دماغ آنکھیں سب ہی معطل ہیں۔ اس لئے میوزیم سے تو کسی کتاب کی فوٹو کی یا نقل کی ضرورت نہیں۔ موجودہ حالت میں تو اب سفر حجاز کے بھی قابل نہیں رہا۔ اس لئے کہ خود کردہ را علاجے نیست۔

بائیں ٹانگ ایسی معطل ہوگئی ہے کہ وہ چارپائی پر بھی سیدھی نہیں کھلتی چہ جائیکہ

زمین پر قدم رکھنا۔ چار پائی کے برابر قدمچہ رکھا ہوا ہے, چار آدمی ہاتھ پاؤں پکڑ کر قدمچہ پر جو کرسی نما بنا ہوا ہے بٹھا دیتے ہیں کہ اکڑوں بیٹھنا تو اب قابو کا نہیں رہا۔ رکوع سجدہ بھی نہیں ہوسکتا، اشاروں سے نماز پڑھتا ہوں۔

لیکن اس سب کے باوجود پڑے پڑے کام کی عادت پڑ چکی ہے اس لئے مولوی تقی صاحب حواشی ابوداؤد میں کچھ پوچھنے آجاتے ہیں۔ عزیزان عاقل، سلمان میرے تراجم بخاری کو صاف کررہے ہیں اور آپ بیتی کا سلسلہ بھی میرے ساتھ ایسی بری طرح چمٹا کہ ختم ہونے کو نہیں آتا۔ نمبر۵ بھی تیار ہوگیا ہے اور غالباً آپ کے پاس پہنچ گئی ہوگی۔

میں نے حاجی یعقوب صاحب کو [اس کے بارے میں] لکھ دیا تھا, ان کا جواب تقریباً ۱۵ دن ہوئے آیا تھا کہ دو نسخے ایک تمہارے لئے ایک مولوی ہاشم کیلئے عنقریب بھیج دوں گا۔ ایک صاحب لندن جانے والے ہیں اس لئے میں نے ڈاک سے نہیں بھیجے, اگر نہ پہنچے ہوں تو انشاءاللہ عنقریب پہنچ جائیں گے۔

تمہارے ان قاصد نے جو کہ رمضان میں زعفران لائے تھے عنقریب لندن جانے کو لکھا ہے اور مجھ سے مل کر جانے کو لکھا ہے۔ خیال ہے کہ ان کے ہاتھ اگر اس وقت تک رسید نہ آئی تو ان کے ذریعہ دو نسخے ایک تمہارے لئے ایک مولوی ہاشم کے لئے بھیج دوں گا۔

مولوی تقی صاحب پرسوں گھر سے آگئے۔ تمہاری کتاب کی کتابت جیسا میں پہلے لکھ چکا ہوں دیوبند میں ہورہی ہے اور وہ لکھنؤ میں اس کی طباعت کا انتظام بھی کر کے آئے تھے مگر یہاں آکر ان کی رائے پھر بدل گئی۔ اب وہ دیوبند ہی میں طباعت کا ارادہ کررہے ہیں۔ میں نے بھی اس کو مناسب سمجھا کہ یہاں ہر ہفتہ مفتی محمود صاحب آتے ہیں ان کے ذریعہ سے تقاضا میں اور پروف لگانے میں سہولت رہے گی۔

اس مرتبہ سہارنپور میں بھی سردی بہت زیادہ ہوئی, اور تعجب ہے کہ حجاز میں بھی

سردی اس سال بہت زیادہ ہوئی۔ حکیم یامین صاحب نے لکھا تھا کہ اتنی سردی عمر بھر میں نہیں سنی گئی۔

تمہاری اہلیہ کی بیماری نے بہت ہی کلفت میں ڈالا, اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرمائے۔ میرے خیال میں اس غریب کی بیماری میں تمہاری بے اعتنائی کو بھی دخل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کو شفا عطا فرماوے۔ مولوی عبد الرحیم کو خط لکھو تو میرا بھی سلام مسنون لکھ دینا اور یہ بھی کہ عرصہ سے ان کا خط نہیں آیا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ ۲۷/ ذوالحجہ ۹۱ ھ، ۱۳/ فروری ۷۲ء

پردہ میں ہے رشک ماہ میرا — کیوں نہ ہو دن سیاہ میرا
کیا مرنے کے بعد پاؤں پھیلائے — ہے مقبرہ خواب گاہ میرا
اے دوستو! ہاتھ سے چلا میں — قابو نہیں دل پہ میرا
مرنا نہیں اختیار کی بات — خود جرم ہے عذر خواہ میرا
اے چارہ گر اب تو پھینک دے یہ — ہے حال بہت تباہ میرا
ناصح انصاف تو ہی کر یار — دل دیتے ہی کیا گناہ میرا

حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے خلفاء کرام کی بعض اہم تصانیف

حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمۃ اللہ علیہ

شریعت و طریقت کا تلازم	تاریخ مشائخ چشت	فضائل درود شریف

حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

وصف شیخ	ارمغان اہل دل	تربیت الطالبین	فتاوی محمودیہ (۲۳ جلد)

حضرت مولانا عاقل صاحب

ملفوظات شیخ	الدر المنضود شرح ابوداود

صوفی اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ

فیض شیخ	اکابر کا سلوک و احسان	صقالۃ القلوب	اکابر کا تقوی

مولانا نسیم فریدی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تجلیات ربانی	مکتوبات خواجہ محمد معصوم	تذکرۂ حضرت خواجہ باقی باللہ

حضرت مولانا یوسف صاحب متالا دامت برکاتہم

مشائخ احمد آباد	حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے خلفاء کرام
بزرگوں کے وصال کے احوال	

ڈاکٹر اسماعیل میمن صاحب

تربیت السالکین	نسبت و احسان

مولانا محمد ثانی حسنی رحمۃ اللہ علیہ

حیات امام ربانی مجدد الف ثانی	حیات خلیل	سوانح مولانا یوسف صاحب

حضرت مولانا طلحہ صاحب کاندھلوی دامت برکاتہم	مکاتب دینیہ کی اہمیت
ملک عبدالحفیظ صاحب مکی دامت برکاتہم	التصوف والصوفیہ
مولا عبدالجبار صاحب اعظمی	امداد الباری شرح بخاری
مولانا احسان الحق صاحب	ترجمۂ حیاۃ صحابہ
مولانا ھاشم صاحب پٹیل دامت برکاتہم	بدنظری کا علاج
مفتی اسماعیل صاحب کچھولوی دامت برکاتہم	مکتوبات مرشدی
مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی	تذکرۃ الاولیاء
حضرت مولانا یوسف صاحب لدھیانوی	آپ کے مسائل اور ان کا حل
قاری امیر حسن صاحب	کلمات صادق وعدل

حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ اور آپ کے خلفاء کرام کی کتابیں ملنے کا پتہ

"کتب خانہ یحیوی۔ سہارنپور۔ انڈیا

فضائل درود شریف
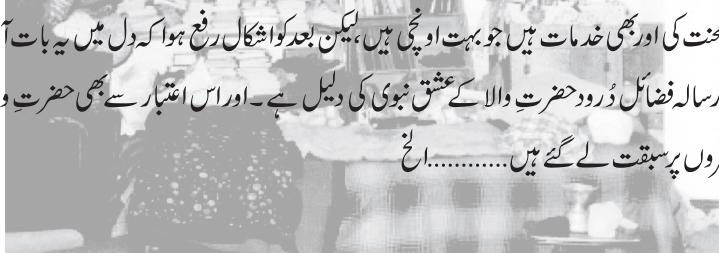
''ایک بشارت''

بنام: حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحبؒ

از: حضرت مولانا ڈاکٹر ماجد علی صاحب علیگڑھی

''مخدومی و معظمی حضرت اقدس دامت برکاتکم ومتعنا اللّٰہ والمسلمین بطول بقائک وبرکات انفاسک السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہٗ ۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ دیگر احوال یہ ہیں کہ رمضان المبارک میں اعتکاف کے درمیان حضورِ اکرم ﷺ نے ایک بشارت دی تھی جس کو وہاں بیان نہ کر سکا تھا۔ وہ بشارت یہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''زکریا (یعنی حضرتِ والا) رسالہ فضائل دُرود کی وجہ سے اپنے معاصرین پر سبقت لے گیا'' اس نا کارہ کو اس پر تعجب بھی ہوا کہ حضرتِ والا کی احادیث کی اور دین کی محنت کی اور بھی خدمات ہیں جو بہت اونچی ہیں، لیکن بعد کو اشکال رفع ہوا کہ دل میں یہ بات آئی کہ رسالہ فضائل دُرود حضرتِ والا کے عشق نبوی کی دلیل ہے۔ اور اس اعتبار سے بھی حضرتِ والا دوسروں پر سبقت لے گئے ہیں...........الخ

فضائل درود شریف

''ایک بشارت''

بنام: حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحبؒ

از: حضرت مولانا ڈاکٹر ماجد علی صاحب علیگڑھی

''مخدومی و معظمی حضرت اقدس دامت برکاتکم ومتعنا اللہ والمسلمین بطول بقائک وبرکات انفاسک السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔-----------------

نیز کافی عرصہ ہوا حضور ﷺ سے ہی اس ناکارہ کو یہ بشارت ملی تھی کہ جمعہ کے روز آپ کوئی مخصوص دُرود یا قصیدہ پڑھتے ہیں جو حضور ﷺ کو بہت پسند ہے اگر ایسا ہے تو وہ درود یا قصیدہ اِس ناکارہ کو بھی بتا دیجیے ممنون ہوگا......

جواب:- اللہ تعالیٰ خواب کو میرے لئے اور تمہارے لئے مبارک کرے، پسند آنے کے واسطے اونچی چیز کا ہونا ضروری نہیں......

نبی کریم ﷺ کا خواب میں دیکھنا احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے......

بندہ کا معمول جمعہ کے دن بعد عصر

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ تَسْلِیْمًا''

اسّی مرتبہ پڑھنے کا ۲۵-۳۰ سال سے ہے۔ فضائل درود کی تالیف کے بعد سے اس کے اخیر کے دو قصیدے ملا جامی اور حضرت نانوتوی کا کبھی کبھی سننے کی نوبت آجاتی ہے۔

حضرت شیخ الحدیثؒ۔

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: غالباً ذیقعدہ/ذی الحجہ ۸۷ھ مطابق فروری مارچ ۶۷ء

محترم المقام محسنم قبلہ بھائی عبدالرحیم صاحب مدفیوضکم وبرکاتکم!

بعد سلام مسنون! ---------------------

مندرجہ ذیل درود شریف حضرت شیخ مدظلہم پڑھتے ہیں۔ دو دفعہ اس کی شیخ سے میں نے تصحیح کی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ
وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَأَتْبَاعِهٖ كَمَا هُوَ أَهْلُهٗ وَ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى وَ بِعَدَدِ مَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى
كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

فقط: یوسف